مِشكوٰة المصابيح

مع الإكمال في اسماء الرجال

تالیف: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ



ترجمہ
ابو انس محمد سرور گوہر

نظر ثانی
شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد

تحقیق وتخریج
حافظ زبیر علی زئی

مکتبہ اسلامیہ

کتاب .... مشکوٰۃ المصابیح

تالیف .... امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ

جلد .... سوم

ناشر .... محمد سرور عاصم

کمپوزنگ/ڈیزائننگ .... مکتبہ اسلامیہ پرنٹرز

سرورق خطاطی .... حافظ انجم محمود

اشاعت .... اگست 2013ء

قیمت ....



مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973 فیکس: 042-37232369

بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

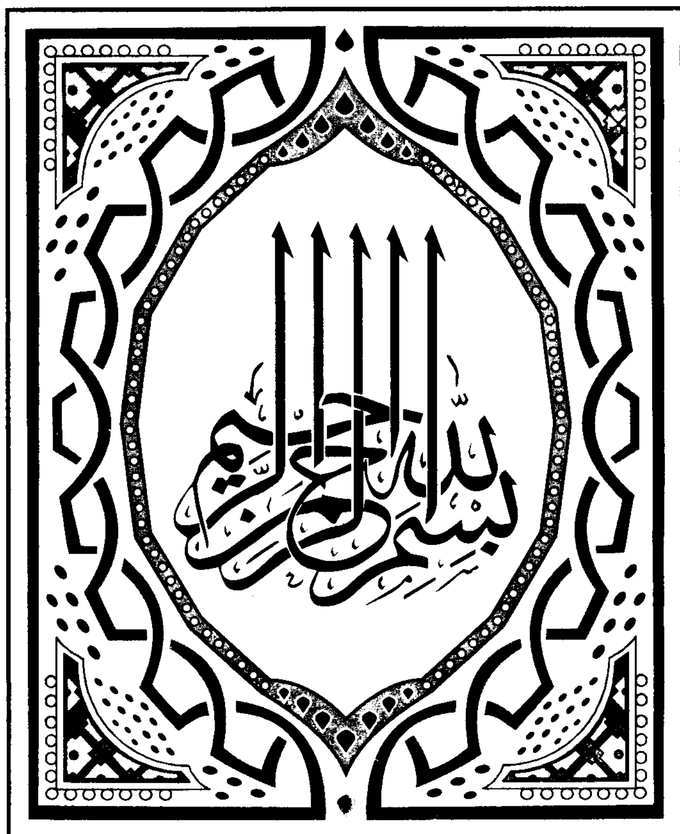
فہرست

کتاب الآداب 9

کتاب الرقاق 162

کتاب الفتن 232

[کتاب احوال القیامة وبدءِ الخلق] 292


بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْآدَابِ

آداب کا بیان

بَابُ السَّلَامِ

سلام کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ — فصل اول

٤٦٢٨: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ، طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ النَّفَرِ، وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ جُلُوْسٌ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ، فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَذَهَبَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) قَالَ: ((فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)). قَالَ: ((فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ، وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّى الْاٰنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۶۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے آدم علیہ السلام کو اس کی صورت پر تخلیق فرمایا، ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا، جب اس نے انہیں پیدا کیا تو فرمایا: جاؤ اس جماعت کو سلام کرو، اس جماعت میں چند فرشتے بیٹھے ہوئے تھے وہ آپ کو جو جواب دیں، وہ غور سے سنیں، چنانچہ وہی جواب تمہارا اور تمہاری اولاد کا ہوگا، وہ گئے اور انہوں نے ان سے کہا: السلام علیکم! انہوں نے کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ!'' فرمایا: ''انہوں نے انہیں لفظ رحمۃ اللہ کا زائد جواب دیا۔'' فرمایا: ''جنت میں جانے والا ہر شخص صورتِ آدم علیہ السلام پر ہوگا، اس کا قد ساٹھ ہاتھ ہوگا، ان کے بعد پھر مسلسل اب تک قد و قامت میں کمی واقع ہوتی چلی آ رہی ہے۔''

٤٦٢٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتُقْرِئُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۶۲۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، کون سا (آداب) اسلام بہتر ہے؟ فرمایا: ''(یہ کہ) تم کھانا کھلاؤ اور تم جسے جانتے ہو اسے بھی اور جسے نہیں جانتے اسے بھی سلام کرو۔''

٤٦٣٠: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ: يَعُوْدُهٗ اِذَا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٢٧) و مسلم (٢٨/ ٢٨٤١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٣٦) و مسلم (٦٣/ ٣٩)۔

مَرِضَ، وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْشَهِدَ)). لَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَايَةِ النَّسَائِيِّ [1]

۴۶۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کے مومن پر چھ حق ہیں: جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے، جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو، جب وہ دعوت دے تو اسے قبول کرے، جب وہ اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے، جب اسے چھینک آئے (اور الحمدللہ کہے) تو وہ اسے یرحمک اللہ کہہ کر جواب دے، اور اس کی موجودگی اور غیر موجودگی میں اس سے خیر خواہی کرے۔''

صاحب مشکوۃ کہتے ہیں: اور میں نے اسے نہ تو صحیحین میں پایا ہے نہ کتاب الحمیدی میں، لیکن جامع الاصول کے مؤلف (ابن اثیر) نے اسے نسائی کی روایت سے ذکر کیا ہے۔

٤٦٣١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَاتَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا، وَلَاتُؤْمِنُوْا، حَتّٰى تَحَابُّوْا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۶۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم مومن نہیں بن جاتے، تم اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے جب تک تم باہم محبت نہیں کرتے' کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں! جب تم اسے کرنے لگ جاؤ گے تو تمہاری باہم محبت ہو جائے' آپس میں سلام پھیلاؤ۔''

٤٦٣٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۶۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوار، پیدل چلنے والے کو، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور قلیل، کثیر کو سلام کریں۔''

٤٦٣٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۴۶۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور قلیل، کثیر کو سلام کریں۔''

٤٦٣٤: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٤/ ٥٣ ح ١٩٤٠) [والترمذي (٢٧٣٧) وقال هذا حديث صحيح]۔

[2] رواه مسلم (٩٣/ ٥٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٣٢) و مسلم (١/ ٢١٦٠)۔

[4] رواه البخاري (٦٢٣١)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٤٧) و مسلم (١٤/ ٢١٦٨)۔

۴۶۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کیا۔

٤٦٣٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَاتَبْدَؤُوا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ، وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۶۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو، اور جب تم ان میں سے کسی کو راستے میں ملو تو انہیں راستے کے ایک طرف چلنے پر مجبور کر دو۔''

٤٦٣٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَإِنَّمَا يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْ: وَعَلَيْكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۶۳۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب یہودی تمہیں سلام کرتے ہیں تو ان میں سے ایک تمہیں یہی کہتا ہے: السام علیک (تم پر موت واقع ہو) لہذا تم انہیں یہ جواب دو: وعلیک (تم پر ہو)۔''

٤٦٣٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۶۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم (جواب میں اتنا) کہو: ''وعلیکم''۔

٤٦٣٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ، وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ: ((يَاعَائِشَةُ! إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ)) قُلْتُ: اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا: قَالَ: ((قَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((عَلَيْكُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ. قَالَتْ: اِنَّ الْيَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم: فَقَالُوْا: اَلسَّامُ عَلَيْكَ قَالَ: ((وَعَلَيْكُمْ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: السَّامُ عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ، وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَهْلًا يَا عَائِشَةُ! عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَاِيَّاكِ الْعُنْفَ، وَالْفُحْشَ)). قَالَتْ: اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: ((اَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَاقُلْتُ، رَدَدْتُّ عَلَيْهِمْ، فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ. قَالَ: ((لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ)). [4]

۴۶۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یہودیوں کی ایک جماعت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو انہوں نے کہا: تم پر موت واقع ہو، میں نے کہا: بلکہ تم پر موت اور لعنت واقع ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! بے شک اللہ مہربان ہے وہ ہر معاملے میں مہربانی و نرمی کرنے کو پسند فرماتا ہے۔'' میں نے عرض کیا، کیا آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] رواه مسلم (١٣/ ٢١٦٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٥٧) و مسلم (٨/ ٢١٦٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٥٨) و مسلم (٦/ ٢١٦٣)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٢٧) و الرواية الثانية (٦٠٣٠) و مسلم (١٠/ ٢١٦٥) و الرواية الثانية (١١/ ٢١٦٥)۔

فرمایا: ''میں نے کہہ دیا تھا: اورتم پر (موت واقع ہو) اورایک دوسری روایت میں: ''تم پر'' کے الفاظ ہیں۔انہوں نے واؤ کا ذکرنہیں کیا۔

اور بخاری کی روایت میں ہے: عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہودی نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: تم پر موت واقع ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اورتم پر۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم پر موت واقع ہو، اللہ تم پر لعنت فرمائے اورتم پر ناراض ہو۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! ٹھہرو، نرمی اختیار کرو، سختی اور بدگوئی سے اجتناب کرو۔'' انہوں نے عرض کیا: کیا آپ نے نہیں سنا جوانہوں نے کہا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا، میں نے انہیں جواب دے دیا تھا، ان کے متعلق میری بددعا قبول ہوگئی جبکہ ان کی میرے متعلق بددعا قبول نہیں ہوئی۔'' اور مسلم کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ بدگوئی کرنے والی نہ بنیں، کیونکہ اللہ بے تکلف اور باتکلف بدگوئی کو پسند نہیں فرماتا۔''

٤٦٣٩: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ ، وَالْيَهُوْدِ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۴۶۳۹: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک ایسی مجلس سے گزر ہوا جس میں مسلمان، بتوں کے پجاری مشرک اور یہودی بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔

٤٦٤٠: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ)) فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا . قَالَ: ((فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ)). قَالُوْا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْاَذٰى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۴۶۴۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہاں بیٹھنا ہماری مجبوری ہے اس کے بغیر گزارہ نہیں، ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نے ضرور بیٹھنا ہی ہے تو پھر راستے کا حق ادا کرو۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نظریں جھکانا، تکلیف نہ پہنچانا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔''

٤٦٤١: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِىْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: ((وَاِرْشَادُ السَّبِيْلِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ هٰكَذَا. ❸

۴۶۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے اس (حدیث سابق میں مذکورہ) قصے کے متعلق روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور راستہ بتانا۔'' امام ابوداود نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے بعد اسی طرح روایت کیا ہے۔

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٥٤) و مسلم (١١٦/ ١٧٩٨)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٢٩) و مسلم (١١٤/ ٢١٢١)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٨١٦)۔

٤٦٤٢: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: ((وَتُغِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ، وَتَهْدُوا الضَّالَّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ هٰكَذَا وَلَمْ اَجِدْ هُمَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ. [1]

۴۶۴۲: عمر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قصہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، فرمایا: ''مظلوم کی مدد کرو اور راستہ بھٹکے ہوئے شخص کی رہنمائی کرو۔'' امام ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بعد اسی طرح روایت کیا ہے، اور میں نے، ان دونوں حدیثوں کو صحیحین میں نہیں پایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٦٤٣: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ، وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ، وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ، وَيَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ، وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ اِذَا مَاتَ، وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۴۶۴۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر دستور کے مطابق چھ حقوق ہیں: جب اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے، جب وہ دعوت دے تو اسے قبول کرے، جب وہ چھینک مارے (اور وہ الحمدللہ کہے) تو اسے یرحمك الله کہے، جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے، جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو، اور اس کے لیے وہی کچھ پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

٤٦٤٤: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَشْرٌ)). ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ، فَقَالَ: ((عِشْرُوْنَ)). ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ((ثَلٰثُوْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۶۴۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(اس کے لیے) دس (نیکیاں) ہیں۔'' پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا، جب وہ بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(اس کے لیے) بیس (نیکیاں) ہیں۔'' پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا، جب وہ بیٹھ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨١٧) ☆ ابن حجير العدوي: مستور و في السند علة أخرى وللحديث شواهد ضعيفة۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٣٦ وقال: هذا حديث حسن) والدارمي (٢/ ٢٧٥-٢٧٦ ح ٢٦٣٦) [وابن ماجه (١٤٣٣) و أحمد (١/ ٨٨-٨٩)] ☆ الحارث الأعور ضعيف و حديث مسلم (٢١٦٢) يغني عنه۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٦٨٩ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٥١٩٥)۔

گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''(اس کے لیے) تیس (نیکیاں) ہیں۔''

٤٦٤٥: وَعَنْ مُعَاذِبْنِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ، وَزَادَ، ثُمَّ اَتٰی اٰخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ! فَقَالَ: ((اَرْبَعُوْنَ)) وَقَالَ: ((هٰکَذَا تَکُوْنُ الْفَضَائِلُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۶۴۵: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی مفہوم کی حدیث نقل کرتے ہوئے یہ اضافہ نقل کیا ہے، پھر ایک اور آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ومغفرته! آپ ﷺ نے فرمایا: ''(اس کے لیے) چالیس (نیکیاں) ہیں۔'' اور فرمایا: ''فضائل اسی طرح ہوتے ہیں۔''

٤٦٤٦: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۶۴۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سلام میں پہل کرنے والا شخص اللہ کا سب سے زیادہ قریبی ہے۔''

٤٦٤٧: وَعَنْ جَرِیْرٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ عَلٰی نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِنَّ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۴۶۴۷: جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ خواتین کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔

٤٦٤٨: وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((یُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ یُسَلِّمَ اَحَدُهُمْ، وَیُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ یَرُدَّ اَحَدُهُمْ)). رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰی اَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ: رَفَعَهُ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِیٍّ وَهُوَ شَیْخُ اَبِیْ دَاوُدَ. [4]

۴۶۴۸: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب لوگوں کی جماعت کا گزر ہو تو ان کی طرف سے ایک آدمی کا سلام کرنا کافی ہے اور جو بیٹھے ہوئے ہیں ان کی طرف سے ایک آدمی کا جواب دینا کافی ہے۔'' بیہقی نے شعب الایمان میں اسے مرفوع روایت کیا ہے۔ اور ابوداؤد نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد کہا: حسن بن علی نے اسے مرفوع روایت کیا ہے، اور وہ ابوداؤد کے استاد ہیں۔

٤٦٤٩: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَیْرِنَا، لَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ، وَلَا بِالنَّصَارٰی، فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ، وَتَسْلِیْمَ النَّصَارٰی الْاِشَارَةُ بِالْاَکُفِّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: اِسْنَادُهُ ضَعِیْفٌ. [5]

۴۶۴۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٩٦) ☆ سنده معلول لأن الراوي شك في اتصاله و له شاهد ضعيف فی التاريخ الكبير للبخاري (١/ ٣٣٠)۔ [2] **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٢٥٤ ح ٢٢٥٤٥) و الترمذي (٢٦٩٤ وقال: حسن) وأبو داود (٥١٩٧)۔ [3] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ٣٥٧ ح ١٩٣٦٧) ☆ السند ضعيف جدًا، فيه جابر الجعفي (ضعيف جدًا رافضي) قال: حدثني رجل (مجهول) عن طارق التميمي عن جرير به، و للحديث شواهد حسنة عند أبي داود (٥٢٠٤ حسن) والترمذي (٢٦٩٧) والبخاري فی الأدب المفرد (١٠٤٧۔١٠٤٨) وانظر الحديث الآتي (٤٦٦٣)۔

[4] **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٩٢٢) وأبو داود (٥٢١٠)۔

[5] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦٩٥) ☆ ابن لهيعة مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة عند الطبراني فی الأوسط (٧٣٧٦) و النسائي (الكبرى: ١٠١٧٢) وغيرهما۔

علاوہ کسی اور سے مشابہت اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں، تم یہود و نصاریٰ سے مشابہت اختیار نہ کرو، کیونکہ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرنا ہے جبکہ عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے ساتھ اشارہ کرنا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے کہا: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٦٥٠: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا لَقِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَاِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ، اَوْجِدَارٌ، اَوْحَجَرٌ، ثُمَّ لَقِيَهُ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۶۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے، اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا کوئی پتھر حائل ہو جائے پھر اس سے ملاقات ہو جائے تو چاہیے کہ اسے سلام کرے۔''

٤٦٥١: وَعَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهٖ، وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامٍ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا. [2]

۴۶۵۱: قتادہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی گھر میں جاؤ تو وہاں کے رہنے والوں کو سلام کرو اور جب تم (وہاں سے) نکلو تو اس گھر والوں کو الوداعی سلام کہو۔'' بیہقی نے اسے شعب الایمان میں مرسل روایت کیا ہے۔

٤٦٥٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَابُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۴۶۵۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹا! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو، (اس طرح) تم پر اور تیرے اہل خانہ پر برکت ہوگی۔''

٤٦٥٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ. [4]

۴۶۵۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے سلام پھر کلام۔'' ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔

٤٦٥٤: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُوْلُ: اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا، وَاَنْعِمْ صَبَاحًا، فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥٢٠٠)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٨٤٥، نسخة محققة: ٨٤٥٩) و عبد الرزاق في المصنف (١٠/ ٣٨٩ ح ١٩٤٥٠) ☆ السند مرسل أي منقطع۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦٩٨ وقال: حسن صحيح غريب) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف مشهور۔ [4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٦٩٩) ☆ عنبسة و محمد بن زاذان: متروكان، و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن عدي (الكامل ٥/ ١٩٢٩) و ابن السني (عمل اليوم و الليلة: ٢١٤ و نسخة سليم الهلالي: ٢١٥) و غيرهما فالحديث ضعيف۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٢٧) ☆ قتادة: لم يسمع من عمران بن حصين رضي الله عنه، انظر تحفة الأشراف (٨/ ١٨٦) فالخبر منقطع۔

۴۶۵۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم دور جاہلیت میں (بوقت ملاقات) کہا کرتے تھے: اللہ تیری آنکھ ٹھنڈی رکھے اور تم تروتازہ وخوش وخرم حالت میں صبح کرو۔ جب اسلام آیا تو ہمیں اس سے روک دیا گیا۔

٤٦٥٥: وَعَنْ غَالِبٍ، قَالَ: إِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، إِذْجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَدِّيْ، قَالَ: بَعَثَنِيْ اَبِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِئْتِهِ فَاقْرِئْهُ السَّلَامَ. قَالَ: فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: اَبِيْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ. فَقَالَ: ((عَلَيْكَ وَعَلَى اَبِيْكَ السَّلَامُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۶۵۵: غالب بیان کرتے ہیں، ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میرے والد نے میرے دادا سے روایت کیا، انہوں نے کہا، میرے والد نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا فرمایا: آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں سلام عرض کرنا، انہوں نے کہا: میں آپ کی خدمت میں پہنچا اور میں نے عرض کیا کہ میرے والد آپ کو سلام عرض کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر اور تمہارے والد پر سلام ہو۔''

٤٦٥٦: وَعَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ رضی اللہ عنہ كَانَ عَامِلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ، بَدَأَ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۶۵۶: ابوالعلاء بن حضرمی سے روایت ہے کہ علاء حضرمی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے (مقرر کردہ بحرین کے) حکمران تھے، اور جب وہ آپ کی طرف خط لکھتے تو اپنے نام (از طرف علاء) سے شروع کیا کرتے تھے۔

٤٦٥٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَتَبَ اَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ، فَإِنَّهُ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ. [3]

۴۶۵۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی خط لکھے تو وہ اسے خاک آلود کر دے کیونکہ اس طرح کرنے سے کام جلد و آسان ہو جاتا ہے۔'' ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔

٤٦٥٨: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((ضَعِ الْقَلَمَ عَلَى اُذُنِكَ، فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمَآلِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ. [4]

۴۶۵۸: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے سامنے کاتب تھا، میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قلم اپنی کان پر رکھو کیونکہ ایسا کرنا (کان پر قلم رکھنا) مقصد و انجام جلد یاد کرا دیتا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں ضعف ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٣١) ☆ قال المنذري: "هذا الإسناد فيه مجاهيل"۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٣٤) ☆ بعض ولد العلاء (ابن العلاء) مجهول۔

[3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٧١٣) ☆ حمزة: متروك متهم بالوضع و للحديث طريق آخر عند ابن حزم (٣٧٧٤) فيه مجهول و في السندين: أبو الزبير مدلس وعنعن ۔ إن صح السند إليه ۔

[4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٧١٤) ☆ عنبسة و محمد بن زاذان متروكان، تقدما (٤٦٥٣)۔

٤٦٥٩: وَعَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَتَعَلَّمَ السُّرْیَانِیَّةَ، وَفِیْ رِوَایَةٍ: اَنَّهٗ اَمَرَنِیْ اَنْ اَتَعَلَّمَ كِتَابَ یَهُوْدَ، وَقَالَ: ((اِنِّیْ مَا اٰمَنُ یَهُوْدَ عَلٰی كِتَابٍ)). قَالَ: فَمَا مَرَّبِیْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰی تَعَلَّمْتُ فَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰی یَهُوْدَ كَتَبْتُ، وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَیْهِ قَرَأْتُ لَهٗ كِتَابَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶

۴۶۵۹: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں سریانی زبان سیکھوں۔
ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں یہودیوں کی کتابت سیکھوں اور فرمایا: ”مجھے یہود کی کتابت کا اندیشہ ہے۔“ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نصف ماہ سے پہلے ہی ان کی زبان سیکھ لی، جب آپ ﷺ یہود کے نام خط لکھتے تو میں تحریر کرتا اور جب وہ آپ ﷺ کے نام خط لکھتے تو ان کے مکتوب میں آپ کو پڑھ کر سناتا تھا۔

٤٦٦٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا انْتَهٰی اَحَدُكُمْ اِلٰی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ، فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ یَجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ، ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ، فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِأَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۶۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں آئے تو وہ سلام کرے، پھر اگر وہ بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے، اور جب وہ وہاں سے اٹھے تو وہ سلام کرے، پہلا (سلام) دوسرے (سلام) سے زیادہ حق نہیں رکھتا۔“

٤٦٦١: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا خَیْرَ فِیْ جُلُوْسٍ فِی الطُّرُقَاتِ، اِلَّا لِمَنْ هَدَی السَّبِیْلَ، وَرَدَّ التَّحِیَّةَ، وَغَضَّ الْبَصَرَ، وَاَعَانَ عَلَی الْحَمُوْلَةِ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ. وَذُكِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ جُرَیٍّ فِیْ بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَةِ. ❸

۴۶۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”راستوں میں بیٹھنے میں کوئی خیر و بھلائی نہیں، مگر اس شخص کے لیے (خیر) ہے جو راستہ بتائے، سلام کا جواب دے، نظر جھکائے اور جو سواری پر بوجھ رکھوانے میں مدد کرے۔“ اور ابوجری سے مروی حدیث ”باب فضل الصدقة“ میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٦٦٢: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِیْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ، فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ، یَا اٰدَمُ! اِذْهَبْ اِلٰی اُولٰئِكَ الْمَلَائِكَةِ اِلٰی مَلَأٍ مِنْهُمْ

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٠٦ وقال: حسن) و أبو داود (٥٢٠٨)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٠٦ وقال: حسن) و أبو داود (٥٢٠٨)۔ ❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٣٠٥ ح ٣٣٣٩) ☆ فيه يحيى بن عبيد الله (ضعيف جدًا) عن أبيهٖ عن أبي هريرة إلخ وحديث أبي داود (٤٨١٦ و سنده حسن) يغني عنه و كذا حديث البخاري في الأدب المفرد (١٤٩ أ ١) ٥ حديث أبي جري تقدم (١٩١٨)۔

جُلُوْسٍ، فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. قَالُوْا: عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى رَبِّهٖ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ. فَقَالَ لَهُ اللّٰهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ: اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ. فَقَالَ: اِخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّيْ وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّيْ يَمِيْنٌ مُبَارَكَةٌ، ثُمَّ بَسَطَهَا، فَإِذَا فِيْهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهٗ، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ! مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ، فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوْبٌ عُمْرُهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَإِذَا فِيْهِمْ رَجُلٌ أَضْوَأُهُمْ. أَوْمِنْ أَضْوَئِهِمْ. قَالَ: يَارَبِّ! مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا ابْنُكَ دَاوٗدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهٗ عُمْرَهٗ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً. قَالَ: يَارَبِّ زِدْ فِيْ عُمْرِهٖ. قَالَ: ذٰلِكَ الَّذِيْ كَتَبْتُ لَهٗ. قَالَ: أَيْ رَبِّ! فَإِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ لَهٗ مِنْ عُمْرِيْ سِتِّيْنَ سَنَةً. قَالَ: أَنْتَ وَذَاكَ. قَالَ: ثُمَّ سَكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا، وَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهٖ، فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ لَهٗ آدَمُ: قَدْ عَجِلْتَ، قَدْ كُتِبَ لِيْ أَلْفُ سَنَةٍ، قَالَ بَلٰى، وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوٗدَ سِتِّيْنَ سَنَةً، فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ، وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ)) قَالَ: ((فَمِنْ يَوْمَئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۴۶۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو انہوں نے چھینک ماری اور الحمدللہ کہا، انہوں نے اللہ کی توفیق سے اس کی حمد بیان کی، تو ان کے رب نے انہیں کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے، آدم! فرشتوں کی اس جماعت کی طرف جاؤ جو بیٹھی ہوئی ہے، (وہاں جا کر) کہو: السلام علیکم! انہوں نے کہا: السلام علیکم! انہوں نے کہا: علیک السلام ورحمۃ اللہ! پھر وہ وہاں سے اپنے رب کے پاس واپس آئے تو اس نے فرمایا: ''بے شک یہ تمہارا اور تیری اولاد کا باہمی سلام ہے۔ اللہ نے انہیں حکم دیا جبکہ اس کے دونوں ہاتھ بند تھے، تم دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو، انہوں نے کہا: میں نے اپنے رب کا دایاں ہاتھ منتخب کر لیا جبکہ میرے رب کے دونوں ہاتھ دائیں با برکت ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں ہاتھ کو پھیلایا تو اس میں آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد تھی، انہوں نے عرض کیا، رب جی! یہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ تمہاری اولاد ہے، ہر انسان کی عمر اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھی ہوئی تھی، اور ان میں ایک ایسا آدمی تھا جو ان سب سے زیادہ روشن (چہرے والا) تھا، انہوں نے عرض کیا، رب جی! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ آپ کے بیٹے داود (علیہ السلام) ہیں، اور میں نے ان کی عمر چالیس سال لکھی ہے، انہوں نے عرض کیا: رب جی! اس کی عمر میں اضافہ فرما، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بس یہی ہے جو میں نے اس کے لیے لکھ دی ہے، انہوں نے عرض کیا، رب جی! میں نے اپنی عمر سے ساٹھ سال اسے عطا کر دیے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرا معاملہ ہے، فرمایا: پھر وہ جس قدر اللہ نے چاہا جنت میں رہے، پھر وہاں سے اتار دیے گئے، اور آدم علیہ السلام اپنی عمر شمار کیا کرتے تھے، جب موت کا فرشتہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: تم جلدی آ گئے ہو کیونکہ میری عمر تو ہزار برس لکھی گئی تھی، اس نے عرض کیا، جی ہاں، (درست ہے) لیکن آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹے داود علیہ السلام کو ساٹھ سال دے دیے تھے، انہوں نے انکار کیا اسی وجہ سے ان کی اولاد نے بھی انکار کیا، اور وہ بھول گئے اسی وجہ سے ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی دن سے لکھنے اور گواہی دینے کا حکم فرمایا گیا۔''

٤٦٦٣: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضي الله عنها، قَالَتْ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِيْ نِسْوَةٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. رَوَاهُ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٣٦٨ وقال: حسن غريب)۔

أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❶

۴۶۶۳: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری خواتین کی جماعت کے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔

٤٦٦٤: وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَيَغْدُوْ مَعَهُ إِلَى السُّوْقِ. قَالَ: فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوْقِ، لَمْ يَمُرَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى سَقَّاطٍ، وَلَا عَلَى صَاحِبِ بَيْعَةٍ، وَلَا مِسْكِيْنٍ، وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ، قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا، فَاسْتَتْبَعَنِيْ إِلَى السُّوْقِ، فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوْقِ وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُوْمُ بِهَا، وَلَا تَجْلِسُ فِيْ مَجَالِسِ السُّوْقِ؟ فَاجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثْ. قَالَ: فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: يَا أَبَابَطْنٍ! . قَالَ: وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَابَطْنٍ. إِنَّمَا نَغْدُوْ مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ، نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِيْنَاهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❷

۴۶۶۴: طفیل بن ابی بن کعب سے روایت ہے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا کرتے تھے اور وہ ان کے ساتھ صبح کے وقت بازار جاتے، راوی بیان کرتے ہیں، جب ہم بازار جاتے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں معمولی کاروبار کرنے والے، بڑے سرمایہ دار، مسکین اور جس کسی شخص کے پاس سے بھی گزرتے تو اسے سلام کرتے، طفیل بیان کرتے ہیں، میں ایک روز عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے بازار جانے کے لیے کہا، میں نے انہیں کہا: آپ بازار میں کیا کریں گے؟ جبکہ آپ کسی بیع پر رکتے نہیں، نہ سودے کے متعلق دریافت کرتے ہیں، نہ اس کی قیمت پوچھتے ہیں اور نہ آپ بازار کی مجالس میں بیٹھتے ہیں، لہذا آپ یہاں ہی تشریف رکھیں اور ہم بات چیت کرتے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: پیٹ والے! راوی بیان کرتے ہیں، طفیل کا پیٹ بڑا تھا، ہم سلام کی غرض سے جاتے ہیں، ہم ہر ملنے والے کو سلام کرتے ہیں۔

٤٦٦٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: لِفُلَانٍ فِيْ حَائِطِيْ عَذْقٌ، وَإِنَّهُ قَدْ آذَانِيْ مَكَانُ عَذْقِهِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**أَنْ بِعْنِيْ عَذْقَكَ**)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((**فَهَبْ لِيْ**)). قَالَ: لَا. قَالَ: ((**فَبِعْنِيْهِ بِعَذْقٍ فِي الْجَنَّةِ**)) فَقَالَ: لَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَا رَأَيْتُ الَّذِيْ هُوَ أَبْخَلُ مِنْكَ إِلَّا الَّذِيْ يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ**)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❸

۴۶۶۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا، فلاں شخص کا میرے باغ میں کھجور کا ایک درخت ہے، وہ اس کھجور کے درخت کی وجہ سے مجھے ایذا پہنچاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا کہ اپنا کھجور کا درخت مجھے

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥٢٠٤) و ابن ماجه (٣٧٠١) و الدارمي (٢/ ٢٧٧ ح ٢٦٤٠)۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه مالك فى الموطأ (٢/ ٩٦١-٩٦٢ ح ١٨٥٩) و البيهقي في شعب الإيمان (٨٧٩٠)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٣٢٨ ح ١٤٥٧١) [و عبد بن حميد (١٠٣٧)] و البيهقي في شعب الإيمان (٨٧٧١، نسخة محققة: ٨٣٩٦ و السنن ٦/ ١٥٧-١٥٨) والحاكم (٢/ ٢٠) ☆ فيه عبد الله بن محمد بن عقيل ضعيف، ضعفه الجمهور۔

فروخت کردو، اس نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”چلو مجھے ہبہ کردو۔“ اس نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں کھجور کے درخت کے بدلے میں مجھے فروخت کردو۔“ اس نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے سلام کہنے میں بخل کرنے والے کے علاوہ تجھ سے زیادہ بخیل کوئی اور نہیں دیکھا۔“

٤٦٦٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

۴۶۶۶: عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہوتا ہے۔“

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٧٨٦، نسخة محققة: ٨٤٠٧) ☆ سفيان الثوري و أبو إسحاق السبيعي مدلسان و عنعنا۔

بَابُ الْاِسْتِيْذَانِ

اجازت طلب کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٦٦٧: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰی، قَالَ: اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ اٰتِيَهٗ، فَاَتَيْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ، فَرَجَعْتُ. فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَأْتِيَنَا؟ فَقُلْتُ: اِنِّیْ اَتَيْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا عَلَیَّ فَرَجَعْتُ، وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ، فَلْيَرْجِعْ)) فَقَالَ عُمَرُ: اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ. قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَقُمْتُ مَعَهٗ، فَذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ، فَشَهِدْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۶۶۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے، انہوں نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پاس بلا بھیجا، میں ان کے دروازے پر آیا اور تین بار سلام کیا، مجھے جواب نہ ملا تو میں لوٹ گیا، انہوں نے (مجھ سے) پوچھا: تمہیں کس چیز نے ہمارے پاس نہ آنے دیا؟ میں نے کہا: میں آیا تھا اور آپ کے دروازے پر تین بار سلام کیا تھا لیکن تم نے مجھے جواب نہ دیا اس لئے میں واپس چلا گیا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا: ''جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر دلیل پیش کرو۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان کے ساتھ کھڑا ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر گواہی دی۔

٤٦٦٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اِذْنُكَ عَلَیَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ، وَاَنْ تَسْتَمِعَ سَوَادِیْ حَتّٰی اَنْهَاكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۶۶۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: ''تمہارا مجھ سے اجازت لینا یہی ہے کہ تم پردہ اٹھاؤ اور تم میری پوشیدہ باتیں سن لو (تو آ جاؤ) جب تک میں تجھے ایسے کرنے سے منع نہ کر دوں۔''

٤٦٦٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰی اَبِیْ، فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: ((مَنْ ذَا؟)) فَقُلْتُ: اَنَا. فَقَالَ: ((اَنَا! اَنَا!)) كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۶۶۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے والد کے ذمہ قرض کے متعلق نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٤٥) و مسلم (٣٣/ ٢١٥٣)۔

[2] رواه مسلم (١٦/ ٢١٦٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٥٠) ومسلم (٣٨/ ٢١٥٥)۔

دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''کون ہے؟'' میں نے کہا: میں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں، میں'' گویا آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔

٤٦٧٠: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ؓ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ لَبَنًا فِىْ قَدَحٍ فَقَالَ: ((اَبَاهِرٍّ! اِلْحَقْ بِاَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ اِلَىَّ)) فَاَتَيْتُهُمْ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَاَقْبَلُوْا، فَاسْتَأْذَنُوْا، فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا. رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ ❶

۴۶۷۰: ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں داخل ہوا آپ ﷺ نے ایک پیالہ میں دودھ پایا تو فرمایا: ''ابوہر! اہل صفہ کے پاس جاؤ، اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔'' میں ان کے پاس گیا اور انہیں بلایا، وہ آئے اور (اندر آنے کی) اجازت طلب کی، آپ نے انہیں اجازت دے دی تو وہ اندر آ گئے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٦٧١: عَنْ كَلْدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ: اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ بَعَثَ بِلَبَنٍ اَوْجِدَايَةٍ وَضَغَابِيْسَ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ، وَالنَّبِىُّ بِاَعْلَى الْوَادِىْ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ، وَلَمْ اَسْتَأْذِنْ: فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ: ((اِرْجِعْ، فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ! أَأَدْخُلُ؟)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۶۷۱: کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہ صفوان بن امیہ ؓ نے (میرے ہاتھ) دودھ یا ہرن کا بچہ اور ککڑی، نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجی، جبکہ نبی ﷺ بالائی علاقے میں تھے، راوی بیان کرتے ہیں، میں آپ کے پاس گیا تو میں نے نہ سلام کیا اور نہ اجازت طلب کی، نبی ﷺ نے فرمایا: ''واپس جاؤ اور کہو: السلام علیکم! کیا میں آ سکتا ہوں؟''

٤٦٧٢: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ؓ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا دُعِىَ اَحَدُكُمْ فَجَآءَ مَعَ الرَّسُوْلِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ لَهُ اِذْنٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَّهُ، قَالَ: ((رَسُوْلُ الرَّجُلِ اِلَى الرَّجُلِ اِذْنُهُ)). ❹

۴۶۷۲: ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو بلایا جائے اور وہ پیغام لانے والے کے ساتھ ہی آ جائے تو یہ اس کے لیے اجازت ہی ہے۔''

اور انہی کی روایت میں ہے، فرمایا: ''آدمی کا آدمی کی طرف قاصد بھیجنا اس کی اجازت ہی ہے۔''

٤٦٧٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهٖ، وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْاَيْمَنِ اَوِالْاَيْسَرِ فَيَقُوْلُ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ!)) وَذَالِكَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُتُوْرٌ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

❶ رواه البخاري (٦٢٤٦)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧١٠ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٥١٧٦)۔

❸ **ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٩٠) ☆ قتادة مدلس و عنعن۔ ❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٥١٨٩)۔

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ!)) فِيْ بَابِ الضِّيَافَةِ. [1]

۴۶۷۳: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے دروازے پر تشریف لاتے تو آپ اپنا چہرہ دروازے کے سامنے نہ کرتے، بلکہ اس کے دائیں کونے یا بائیں کونے پر آتے تو فرماتے: ''السلام علیکم! السلام علیکم!'' ان دنوں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''السلام علیکم رحمۃ اللہ'' باب الضیافۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٦٧٤: عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَسْتَأْذِنُ عَلٰى اُمِّيْ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ: اِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا)) فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّيْ خَادِمُهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلاً. [2]

۴۶۷۴: عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: کیا میں اپنی ماں (کے پاس جاتے وقت اس) سے اجازت طلب کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس آدمی نے عرض کیا، میں گھر میں اس کے ساتھ ہی رہتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر بھی اس سے اجازت طلب کرو۔'' اس آدمی نے عرض کیا: میں اس کا خادم ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر بھی اجازت طلب کرو، کیا تم اسے عریاں حالت میں دیکھنا پسند کرتے ہو؟'' اس نے عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے اجازت طلب کرو۔'' امام مالک رحمہ اللہ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

٤٦٧٥: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ لِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ، وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِيْ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [3]

۴۶۷۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کے وقت اور دن کے وقت جانے کی اجازت تھی، جب میں رات کے وقت جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے (بطورِ علامت اجازت) کھانس دیتے تھے۔

٤٦٧٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَأْذَنُوْا لِمَنْ لَمْ يَبْدَأْ بِالسَّلَامِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [4]

۴۶۷۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص (اجازت لینے کی خاطر) سلام سے ابتداء نہ کرے تو اسے اجازت نہ دو۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥١٨٦) ٥ حديث أنس تقدم (٤٢٤٩)۔ [2] **إسناده ضعيف لإرساله**، رواه مالك فى الموطأ (٢/ ٩٦٣ ح ١٨٦٢) ☆ السند مرسل۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه النسائي (٣/ ١٢ ح ١٢١٣) [وابن ماجه (٣٧٠٨) و أحمد (١/ ٨٠ ح ٦٠٨)] ☆ في سماع عبد الله بن نجي من علي رضي الله عنه نظر و حديث النسائي (١٢١٤، وسنده حسن) يغني عنه۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٨١٦، نسخة محققة: ٨٤٣٣) ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن۔ إن صح السند إليه، و تلميذه أبو إسماعيل إبراهيم بن يزيد الخوزي: ضعيف جدًا۔

بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَالْمُعَانَقَةِ

مصافحہ اور معانقہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٦٧٧: عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِاَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۴۶۷۷: قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں مصافحہ (پر عمل) تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

٤٦٧٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، فَقَالَ الْاَقْرَعُ: اِنَّ لِیْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا، فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، ثُمَّ قَالَ: **((مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ))**. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ: **((اَثَمَّ لُكَعُ))** فِیْ بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی، وَذُكِرَ حَدِيْثُ اُمِّ هَانِئٍ فِیْ بَابِ الْاَمَانِ. ❷

۴۶۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بوسہ لیا، اس وقت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس تھے، اقرع رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے دس بچے ہیں، میں نے ان میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تعجب سے) اس کی طرف دیکھا، پھر فرمایا: ''جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

اور ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((اَثَمَّ لُكَعُ)) باب مناقب اهل بيت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعليهم اجمعين میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔ جبکہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث باب الامان میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

٤٦٧٩: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: **((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ، اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا))**. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ: **((اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ**

❶ رواه البخاري (٦٢٦٣)۔ ❷ متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٩٧) و مسلم (٦٥/ ٢٣١٨) ☆ حديث: أثم لكع؟ يأتي (٦١٣٤) و حديث أم هاني تقدم (٣٩٧٧)۔

فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ، غُفِرَلَهُمَا)). ❶

۴۶۷۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے وقت مصافحہ کرتے ہیں، تو ان کے الگ ہونے سے پہلے انہیں بخش دیا جاتا ہے۔'' احمد، ترمذی، ابن ماجہ۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے، فرمایا: ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے وقت مصافحہ کرتے ہیں، اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں، اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں، تو انہیں بخش دیا جاتا ہے۔''

٤٦٨٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى اَخَاهُ اَوْصَدِيْقَهُ، اَيَنْحَنِيْ لَهُ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: اَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: اَفَيَأْخُذُ بِيَدِهٖ وَيُصَافِحُهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۴۶۸۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم میں سے آدمی اپنے بھائی یا اپنے دوست سے ملاقات کرتا ہے، تو کیا وہ اس کے سامنے سر جھکائے؟ فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے کہا: کیا وہ اسے گلے لگائے اور اس کا بوسہ لے؟ فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے عرض کیا، کیا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرے؟ فرمایا: ''ہاں۔''

٤٦٨١: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ اَنْ يَّضَعَ اَحَدُكُمْ يَدَهٗ عَلٰى جَبْهَتِهٖ، اَوْعَلٰى يَدِهٖ، فَيَسْأَلُهٗ: كَيْفَ هُوَ؟ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ. ❸

۴۶۸۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مریض کی عیادت اس طرح پوری ہوتی ہے کہ تم میں سے کوئی ایک اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر یا اس کے ہاتھ پر رکھ کر اس سے دریافت کرے: ''کیا حال ہے؟'' اور تمہارا آپس میں پورا سلام دعا، مصافحہ کرنا ہے۔'' احمد، ترمذی، اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

٤٦٨٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ بَيْتِيْ، فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَدِمَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهٗ، وَاللّٰهِ! مَارَاَيْتُهٗ عُرْيَانًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۴۶۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ وہ آپ کے پاس آئے تو انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فرطِ محبت سے) اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے، قمیص پہنے

❶ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٢٨٩ ح ١٨٧٤٦) و الترمذي (٢٧٢٧ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (٣٧٠٣) و أبو داود (٥٢١٢) ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة ـ ☆ ورواية: "وحمدا الله واستغفراه غفرلهما" رواها أبو داود (٥٢١١) و سنده ضعيف، فيه أبو الحكم زيد بن أبي الشعثاء العنزي، وثقه ابن حبان وحده ـ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٢٨ وقال: حسن) [وابن ماجه (٣٧٠٢)] ☆ فيه حنظلة بن عبيدالله السدوسي: ضعيف ـ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٠ ح ٢٢٥٩١) و الترمذي (٢٧٣١) ☆ فيه علي بن يزيد: ضعيف مجروح، وعبيدالله بن زحر: ضعيف ـ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٣٢ وقال: حسن غريب) ☆ إبراهيم بن يحيى بن محمد: حسن الحديث وأبوه يحيى: ضعيف و كان ضريرًا يتلقن و محمد بن إسحاق بن يسار مدلس و عنعن ـ إن صح السند إليه ـ

بغیر، اس کی طرف چلے، اللہ کی قسم! میں نے اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد آپ کو قمیص کے بغیر دیکھا، آپ ﷺ نے اسے گلے لگایا اور اس کا بوسہ لیا۔

٤٦٨٣: وَعَنْ اَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عَنَزَةَ، اَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَافِحُكُمْ اِذَا لَقِيْتُمُوْهُ؟ قَالَ مَالَقِيْتُهُ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِیْ، وَبَعَثَ اِلَیَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ اَكُنْ فِیْ اَهْلِیْ، فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ، فَاَتَيْتُهُ، وَهُوَ عَلٰی سَرِيْرٍ، فَالْتَزَمَنِیْ فَكَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۶۸۳: ایوب بن بشیر، عنزہ قبیلے کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا جب تم رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے تو وہ تم سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں جب بھی آپ سے ملا ہوں، آپ ﷺ نے مجھ سے مصافحہ کیا ہے، آپ نے ایک روز مجھے طلب فرمایا لیکن میں گھر پر نہیں تھا، جب میں آیا تو مجھے بتایا گیا، میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت چارپائی پر تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے مجھے گلے لگایا، یہ (گلے لگانا) بہت ہی بہتر تھا، بہت ہی بہتر۔

٤٦٨٤: وَعَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِیْ جَهْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ جِئْتُهُ: ((مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2]

۴۶۸۴: عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جس روز میں (بیعت اسلام کے لیے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مہاجر سوار کے لیے خوش آمدید۔''

٤٦٨٥: وَعَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رضی اللہ عنہ، رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ. قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ. وَكَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ. بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ خَاصِرَتِهِ بِعُوْدٍ، فَقَالَ: اَصْبِرْنِیْ. قَالَ: ((اِصْطَبِرْ)). قَالَ: اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَیَّ قَمِيْصٌ، فَرَفَعَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ قَمِيْصِهِ، فَاحْتَضَنَهُ، وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ، قَالَ: اِنَّمَا اَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۶۸۵: اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار کے ایک قبیلے سے تھا، وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور وہ مزاح طبیعت تھے اور وہ انہیں (اپنی باتوں کے ذریعے) ہنسا رہے تھے، تو نبی ﷺ نے ایک لکڑی سے اس کے پہلو پر چوب لگائی، انہوں نے کہا: مجھے بدلہ دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں بدلہ دیتا ہوں۔'' انہوں نے عرض کیا: آپ پر تو قمیص ہے جبکہ مجھ پر قمیص نہیں، نبی ﷺ نے اپنی قمیص اٹھائی تو میں آپ ﷺ سے چمٹ گیا اور آپ کے پہلو کو بوسہ دینے لگا، اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں بس یہی چاہتا تھا۔

٤٦٨٦: وَعَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَلَقّٰی جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ، فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَابَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ،

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢١٤) ☆ أيوب بن بشير: مستور ورجل من بني عنزة: مجهول، قاله المنذري۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٣٥ وقال: ليس إسناده بصحيح) ☆ سفيان الثوري و أبو إسحاق مدلسان وعنعنا ومصعب بن سعد أرسل عن عكرمة بن أبي جهل، فالسند منقطع۔ [3] **صحيح**، رواه أبو داود (٥٢٢٤)۔

وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلاً. وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ: وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلاً. ❶

۴۶۸۶: شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا تو انہیں گلے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) بوسہ دیا۔ ابوداؤد، بیہقی فی شعب الایمان مرسلاً۔

جبکہ مصابیح کے بعض نسخوں میں اور شرح السنہ میں البیاضی کی سند سے متصل ہے۔

٤٦٨٧: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضي الله عنه، فِيْ قِصَّةِ رُجُوْعِهِ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ قَالَ: فَخَرَجْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَتَلَقَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاعْتَنَقَنِيْ ثُمَّ قَالَ: ((مَا أَدْرِيْ: أَنَا بِفَتْحِ خَيْبَرَ أَفْرَحُ، أَمْ بِقُدُوْمِ جَعْفَرٍ؟)) وَوَافَقَ ذٰلِكَ فَتْحَ خَيْبَرَ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❷

۴۶۸۷: جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سرزمین حبشہ سے واپسی کے واقعہ کے بارے میں مروی ہے، انہوں نے فرمایا: جب ہم مدینہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا استقبال کیا اور مجھے گلے لگا لیا، پھر فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ مجھے فتح خیبر کی زیادہ خوشی ہے یا جعفر کی آمد کی۔'' اتفاق سے ان کی آمد فتح خیبر کے روز تھی۔

٤٦٨٨: وَعَنْ زَارِعٍ رضي الله عنه، وَكَانَ فِيْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا، فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَرِجْلَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ❸

۴۶۸۸: زارع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور وہ وفد عبدالقیس میں شامل تھے: جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم اپنی سواریوں سے جلدی جلدی اترے اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔

٤٦٨٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَفِيْ رِوَايَةٍ: حَدِيْثًا وَكَلَامًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ فَاطِمَةَ، كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ، قَامَ إِلَيْهَا، فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا، وَأَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا، قَامَتْ إِلَيْهِ، فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ، فَقَبَّلَتْهُ، وَأَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ❹

۴۶۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیئت، سیرت وصورت، ایک روایت میں ہے: بات چیت میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو مشابہ نہیں پایا، جب وہ آتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا استقبال کرتے، آپ ان کا ہاتھ پکڑتے اور ان کا (پیشانی

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٢٠) و البيهقي في شعب الإيمان (٨٩٦٨، والسنن الكبرى ٧/ ١٠١) ☆السند مرسل، ورواه البيهقي بسند ضعيف عن الشعبي عن عبد الله بن جعفر به مسندًا و للحديث طرق ضعيفة كلها ـ ٥ وذكره البغوي في مصابيح السنة (٣٦٣٠) و شرح السنة (١٢/ ٢٩٢ بعد ح ٣٣٢٧) بدون سند و لم أجده مسندًا وله شواهد ضعيفة عند أبي القاسم البغوي في معجم الصحابة (٢٧٧) و الطبراني في الكبير (٢/ ١٠٨ ح ١٤٧٠) وغيرهما ـ

❷ **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٢٩١ بعد ح ٣٣٢٧) بدون سند ـ ☆ ورواه الطبراني في الصغير (١/ ١٩ ح ٣٠) والكبير (٢/ ١٠٨ ح ١٤٧٠، ٢٢/ ١٠٠ ح ٢٤٤) فيه أحمد بن خالد بن عبد الملك بن سرح، ليس بشيئ (لسان الميزان ١/ ١٦٥) و أنس بن سالم الخولاني، ترجمته في تاريخ دمشق (٢/ ٢٣٢) و لم أجد من وثقه ـ

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٢٥) ☆ فيه أم أبان: لم أجد من وثقها و للحافظ الهيثمي كلام مشوش في مجمع الزوائد (٩/ ٣٩٠) فانتبه ـ ❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٥٢١٧)ـ

پر) بوسہ لیتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے، اور جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ بھی آپ کا استقبال کرتیں، آپ کا ہاتھ پکڑتیں اور آپ کا بوسہ لیتیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

٤٦٩٠: وَعَنِ الْبَرَآءِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ، اَوَّلَ مَاقَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَاِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهٗ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ اَصَابَهَا حُمّٰی فَاَتَاهَا اَبُوْبَکْرٍ، فَقَالَ: کَیْفَ اَنْتِ یَا بُنَیَّةُ؟! وَقَبَّلَ خَدَّهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۶۹۰: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، (کسی غزوہ سے واپسی پر) میں سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ آیا تو ان کی بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی تھیں اور وہ بخار میں مبتلا تھیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو فرمایا: پیاری بیٹی! تمہارا کیا حال ہے؟ اور انہوں نے ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔

٤٦٩١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اُتِیَ بِصَبِیٍّ، فَقَبَّلَهٗ، فَقَالَ: ((اَمَا اِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ، وَاِنَّهُمْ لَمِنْ رَیْحَانِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❷

۴۶۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا بوسہ لیا اور فرمایا: ''سن لو! یہ (بچے) بخل اور بزدلی کا باعث ہوتے ہیں، اور بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطیہ ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٦٩٢: عَنْ یَعْلٰی رضی اللہ عنہ، قَالَ: اِنَّ حَسَنًا وَحُسَیْنًا اسْتَبَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَضَمَّهُمَا اِلَیْهِ، وَقَالَ: ((اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

۴۶۹۲: یعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی طرف تیزی سے دوڑتے آئے تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو گلے لگالیا، اور فرمایا: ''بے شک اولاد بخل اور بزدلی کا باعث ہوتی ہے۔''

٤٦٩٣: وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَصَافَحُوْا، یَذْهَبِ الْغِلُّ، وَتَهَادَوْا، تَحَابُّوْا وَتَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ)). رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا. ❹

۴۶۹۳: عطاء خراسانی رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مصافحہ کیا کرو (اس سے) کینہ جاتا رہتا ہے، ہدیے (تحائف) دیا کرو، باہم محبت پیدا ہوگی اور دشمنی و رنجش جاتی رہے گی۔'' امام مالک نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

---

❶ **إسناده صحیح**، رواه أبو داود (٥٢٢٢) [و البخاري (٣٩١٨)]۔ ❷ **ضعیف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٣٥ ح ٣٤٤٨) ☆ ابن لهیعة مدلس و عنعن و للحدیث شواهد عند الترمذي (١٩١٠ وسنده ضعیف) و ابن ماجه (٣٦٦٦ مختصرًا بلفظ: "إن الولد مبخلة مجبنة" حدیث حسن) وأحمد (٥/ ٢١١ سنده ضعیف) وغیرهم۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٧٢ ح ١٧٧٠٥) [والترمذي (٣٧٧٥ وقال: حسن) و ابن ماجه (٣٦٦٦) وصححه الحاكم (٣/ ١٦٤) علی شرط مسلم]۔ ❹ **سنده ضعیف**، رواه مالك في الموطأ (٢/ ٩٠٨ ح ١٧٥٠) ☆ سنده ضعیف لإرساله و له شاهد ضعیف في جامع عبد الله بن وهب (ص ٣٨ ح ٢٤٦) و في الباب أحادیث أخرى تغني عنه

٤٦٩٤: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ، فَكَاَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۴۶۹۴: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے نصف النہار سے پہلے چار رکعت (نماز چاشت) پڑھی گویا اس نے وہ رکعات شب قدر میں ادا کیں، اور جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں، تو ان کے سارے گناہ گر جاتے ہیں۔''

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٩٥٥، نسخة محققة: ٨٥٥٣) [والبخاري فى التاريخ الكبير (٩/ ٣٤٤) مختصرًا جدًا] ☆ فيه منصور بن عبدالله (ويقال: ابن عبد الرحمٰن) وثقه ابن حبان وحده بذكره فى الثقات (٤٧٦/٧)۔

بَابُ الْقِيَامِ

بطورِ تعظیم کھڑے ہونے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٦٩٥: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ، بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِلَيْهِ، وَكَانَ قَرِيْبًا مِنْهُ فَجَآءَ عَلٰى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لِلْأَنْصَارِ ((قُوْمُوْا إِلٰى سَيِّدِكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَضَى الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهِ فِيْ بَابِ حُكْمِ الْأُسَرَاءِ. [1]

۴۶۹۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب بنو قریظہ، سعد رضی اللہ عنہ کا فیصلہ قبول کرنے پر راضی ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو ان کی طرف بھیجا، اور وہ آپ کے قریب ہی تھے، چنانچہ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے، اور جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: ''اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔''
اور یہ حدیث مکمل طور پر باب حکم الاسراء میں گزر چکی ہے۔

٤٦٩٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ، وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۶۹۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما، سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی آدمی کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں مت بیٹھے، بلکہ وسعت و کشادگی پیدا کرو۔''

٤٦٩٧: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۶۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنی جگہ سے اٹھے اور وہ پھر وہیں واپس آ جائے تو اس جگہ کا وہی زیادہ حق دار ہے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤١٢١) و مسلم (٦٤/ ١٧٦٨)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٦٩) و مسلم (٢٧/ ٢١٧٧)۔
[3] رواه مسلم (٣١/ ٢١٧٩)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٦٩٨: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانُوْا اِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَالِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [1]

۴۶۹۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص زیادہ محبوب نہیں تھا، اس کے باوجود جب وہ آپ کو دیکھتے تو وہ کھڑے نہیں ہوتے تھے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ناپسند کرتے ہیں۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٦٩٩: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۶۹۹: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کو یہ پسند ہو کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔“

٤٧٠٠: وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُتَّكِئًا عَلٰى عَصًا، فَقُمْنَا لَهٗ، فَقَالَ: ((**لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۷۰۰: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاٹھی کا سہارا لے کر باہر تشریف لائے تو ہم آپ کی خاطر کھڑے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم ایسے نہ کھڑے ہوا کرو جیسے عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم میں کھڑے ہوتے ہیں۔“

٤٧٠١: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ: جَآءَ نَا اَبُوْبَكْرَةَ رضی اللہ عنہ فِيْ شَهَادَةٍ، فَقَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهٖ، فَاَبٰى اَنْ يَجْلِسَ فِيْهِ، وَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ ذَا، وَنَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۷۰۱: سعید بن ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ گواہی کے سلسلہ میں ہمارے پاس آئے تو ایک آدمی ان کی خاطر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا، انہوں نے وہاں بیٹھنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایسے آدمی کے کپڑے سے اپنا ہاتھ صاف کرے جو اس نے اسے نہیں پہنایا۔

٤٧٠٢: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَامَ فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ،

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٧٥٤)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٢٧٥٥ وقال: حسن) و أبو داود (٥٢٢٩)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٣٠) ☆ فيه أبو مرزوق: لين وأبو العدبس و تلميذه: مستوران و لبعض الحديث شواهد عند مسلم وغيره۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٢٧) ☆ أبو عبد الله مولى آل أبي بردة: مجهول۔

نَزَعَ نَعْلَهُ اَوْبَعْضَ مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ ، فَيَعْرِفُ ذَالِكَ اَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُوْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۷۰۲: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ جاتے تو ہم آپ کے اردگرد بیٹھ جاتے تھے، پھر آپ کھڑے ہوتے اور آپ کا واپس آنے کا ارادہ ہوتا تو آپ اپنا جوتا اتار کر یا اپنی کوئی چیز وہاں رکھ جاتے جس سے صحابہ سمجھ جاتے (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئیں گے) اور وہ وہیں بیٹھے رہتے۔

٤٧٠٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۷۰۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان، ان کی اجازت کے بغیر علیحدگی پیدا کرے (اور خود ان دونوں کے درمیان بیٹھ جائے)۔“

٤٧٠٤: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**لَاتَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۷۰۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر مت بیٹھو۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٧٠٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا ، فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهِ. ❹

۴۷۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں تشریف رکھتے اور ہمارے ساتھ گفتگو فرمایا کرتے تھے، اور جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم دیر تک کھڑے رہتے حتیٰ کہ ہم آپ کو دیکھتے کہ آپ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے گھر داخل ہو جاتے۔

٤٧٠٦: وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ ، فَتَزَحْزَحَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَآهُ اَخُوْهُ اَنْ يَتَزَحْزَحَ لَهُ**)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❺

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٥٤) ☆ تمام بن نجيح: ضعيف وكعب بن ذهل: فيه لين۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٥٢) و أبو داود (٤٨٤٥)۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٨٤٤)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٩٣٠) [و أبو داود (٤٧٧٥)] ☆ فيه هلال بن أبي هلال: مستور، لم يوثقه أحد من المتقدمين والله أعلم۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٩٣٣، نسخة محققة: ٨٥٣٤) ☆ مجاهد بن فرقد: حديثه منكر و تكلم فيه۔

۴۷۰۶: واثلہ بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے، رسول اللہ ﷺ اس کی خاطر اپنی جگہ سے ہٹ گئے تو اس آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جگہ تو کافی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مسلمان کا حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے تو وہ اس کے لیے (اپنی جگہ سے کچھ) ہٹ جائے۔'' امام بیہقی نے دونوں احادیث شعب الایمان میں ذکر کی ہیں۔

بَابُ الْجُلُوْسِ وَالنَّوْمِ وَالْمَشْيِ

بیٹھنے، سونے اور چلنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۴۷۰۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۴۷۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے صحن میں اپنے ہاتھوں کے ساتھ گوٹ مار کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

۴۷۰۸: وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَمِّهٖ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا اِحْدٰى قَدَمَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۴۷۰۸: عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا، آپ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

۴۷۰۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۴۷۰۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی چت لیٹے ہوئے اپنا ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پر رکھے۔

۴۷۱۰: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَسْتَلْقِيَنَّ اَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۴۷۱۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص چت لیٹ کر اپنا ایک پاؤں دوسرے پر نہ رکھے۔''

۴۷۱۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِيْ بُرْدَيْنِ وَقَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ، خُسِفَ بِهِ الْاَرْضَ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

---

❶ رواه البخاري (٦٢٧٢)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٨٧) و مسلم (٧٥/ ٢١٠٠)۔

❸ رواه مسلم (٧٢/ ٢٠٩٩)۔

❹ رواه مسلم (٧٤/ ٢٠٩٩)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٨٩) ومسلم (٤٩/ ٢٠٨٨)۔

۴۷۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دفعہ ایک آدمی سوٹ پہنے ہوئے تکبر کے انداز میں چل رہا تھا اور اس کے نفس نے اسے غرور میں ڈال رکھا تھا، اسے زمین میں دھنسا دیا گیا، اور وہ روز قیامت تک اس میں اترتا چلا جائے گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٧١٢: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۴۷۱۲: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں پہلو تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔

٤٧١٣: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبٰى بِيَدَيْهِ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

۴۷۱۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھتے تو آپ اپنے ہاتھوں سے گوٹ مار لیتے تھے۔

٤٧١٤: وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا رَأَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدُ الْقُرْفُصَاءَ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمُتَخَشِّعَ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۷۱۴: قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں قرفصاء کے طور پر بیٹھے ہوئے دیکھا، (پاؤں پر بیٹھے ہوئے تھے اور بازوؤں کو پنڈلیوں کے گرد لپیٹ رکھا تھا)، وہ بیان کرتی ہیں، جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، خاشع و متواضع حالت میں دیکھا تو خوف کی وجہ سے میں لرز گئی۔

٤٧١٥: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِيْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۷۱۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھتے تو سورج کے اچھی طرح طلوع ہو جانے تک آلتی پالتی مار کر (چارزانوں ہو کر) اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے۔

٤٧١٦: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، وَإِذَا عَرَّسَ

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٧٧٠ وقال: حسن غريب)۔ [2] **ضعيف جدا**، رزين (لم أجده) [وأبو داود (٤٨٤٦) والترمذي في الشمائل (١٢٨) واللفظ له، فيه عبد الله بن إبراهيم المدني: منكر الحديث متروك متهم وحديث البخاري (٦٢٧٢) يغني عنه، تقدم (٤٧٠٧)]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٤٧) [وأصله عند الترمذي (٢٨١٤ وسنده ضعيف) ولم يذكر هذا اللفظ] ☆ فيه عبدالله بن حسان العنبري: لم أجد من وثقه وصفية ودحيبة: لم يوثقهما غير ابن حبان۔ [4] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٨٥٠)۔

قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❶

۴۷۱۶: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت پڑاؤ ڈالتے تو آپ اپنے دائیں پہلو پر لیٹتے تھے اور جب صبح سے تھوڑا سا پہلے پڑاؤ ڈالتے تو آپ اپنی کہنی کھڑی کرتے اور ہتھیلی پر سر رکھ لیتے تھے۔

٤٧١٧: وَعَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَ: كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۷۱۷: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی آل سے کسی شخص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر بس اسی قدر تھا جس قدر کپڑے میں میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور مسجد (بعض نے کہا: جائے نماز) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے پاس تھی۔

٤٧١٨: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ، فَقَالَ: ((**إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۴۷۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مسجد میں پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اس طرح لیٹنے کو اللہ پسند نہیں فرماتا۔''

٤٧١٩: وَعَنْ يَعِيْشَ بْنِ طِخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي، إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: ((**إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ**)) فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۴۷۱۹: یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، اور وہ اصحاب صفہ میں سے تھے، انہوں نے فرمایا: میں سینے کے درد کی وجہ سے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک ایک آدمی اپنے پاؤں سے مجھے ہلانے لگا اور اس نے کہا: ''اس طرح لیٹنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔'' میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

٤٧٢٠: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((**مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ۔ وَفِي رِوَايَةٍ: حِجَارٌ۔ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ**)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِي مَعَالِمِ السُّنَنِ لِلْخَطَابِيِّ: ((**حِجًى**)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❺

۴۷۲۰: علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رات کے وقت گھر کی چھت پر سو جائے اور اس (چھت) کے پردے نہ ہوں، اور ایک روایت میں ہے: اس پر پتھر نہ ہوں تو اس سے ذمہ اٹھ گیا۔'' ابوداود اور معالم السنن للخطابی میں ((حجی)) کے الفاظ ہیں۔

٤٧٢١: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ. رَوَاهُ

❶ **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٣٢٥ ح ٣٣٥٩) [و مسلم (٦٨٣) و الترمذي في الشمائل (٢٥٩) وأحمد (٥/ ٣٠٩)]۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٤٤) ☆ بعض آل أم سلمة: مجهول۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٦٨)۔ ❹ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٤٠) وابن ماجه (٧٥٢)۔

❺ **حسن**، رواه أبو داود (٥٠٤١) و ذكره الخطابي في معالم السنن (٤/ ١٣٢ ح ١٣٨١)۔

التِّرْمِذِيُّ ❶

۴۷۲۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی کسی ایسی چھت پر سوئے جس کے پردے نہ ہوں۔

٤٧٢٢: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۷۲۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص مجلس کے وسط میں بیٹھتا ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ملعون ہے۔

٤٧٢٣: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۷۲۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین مجلس وہ ہے جو فراخ ہو۔'' (جہاں لوگوں کو بیٹھنے میں تنگی نہ ہو)

٤٧٢٤: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَصْحَابُهُ جُلُوْسٌ، فَقَالَ: ((مَالِيْ أَرَاكُمْ عِزِيْنَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۷۲۴: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں الگ الگ (بیٹھے ہوئے) دیکھ رہا ہوں؟''

٤٧٢٥: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ، فَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❺

۴۷۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو، پھر وہ (سایہ) اس سے بلند ہو جائے اور اس شخص کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو جائے اور کچھ سائے میں تو وہ (وہاں سے) اٹھ جائے۔''

٤٧٢٦: وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ، قَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ فَلْيَقُمْ فَإِنَّهُ مَجْلِسُ الشَّيْطٰنِ)) هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ مَوْقُوْفًا. ❻

۴۷۲۶: شرح السنہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ''جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور وہ سایہ اس

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٥٤ وقال: غريب) ☆ عبد الجبار بن عمر ضعيف و ابن وهب عنعن وروى أحمد (٥/ ٢٧١ ح ٢٢٣٣٣) عن بعض أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال: "من نام على إجار ليس عليه ما يرفع قدميه فخر فبرئت منه الذمة." وسنده حسن لذاته ـ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٥٣ وقال: حسن صحيح) وأبو داود (٤٨٢٦) ☆ أبو مجلز لم يدرك حذيفة رضی اللہ عنہ كما قال شعبة، انظر جامع التحصيل (ص ٢٩٦) وغيره۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٨٢٠)۔ ❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٨٢٣)۔

❺ **حسن**، رواه أبو داود (٤٨٢١)۔ ❻ **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٣٠١ ح ٣٣٣٥) وفي سماع محمد بن المنكدر من سيدنا أبي هريرة رضی اللہ عنہ لهذا الحديث نظر و باقي السند حسن و رواه أحمد (٢/ ٢٨٣) من طريق آخر عن محمد بن المنكدر به ـ

سے بلند ہو جائے تو وہ شخص (وہاں سے) اٹھ جائے، کیونکہ وہ شیطان کی مجلس ہے۔'' معمر نے اسی طرح اسے موقوف روایت کیا ہے۔

٤٧٢٧: وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ، فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِی الطَّرِيْقِ، فَقَالَ لِلنِّسَاءِ: ((اِسْتَأْخِرْنَ، فَاِنَّهٗ لَيْسَ لَكُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ، عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيْقِ)). فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰى اَنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❶

۴۷۲۷: ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے، راستے میں مرد عورتوں کے ساتھ شامل ہو گئے، آپ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا: ''راستے کے ایک طرف چلو، تمہیں راستے کے وسط میں چلنے کا کوئی حق نہیں، لہٰذا تم راستے کے کناروں پر چلو۔'' چنانچہ (یہ حکم سن کر) عورت (چلتے وقت) دیوار کے ساتھ لگ جاتی تھی حتیٰ کہ اس کا کپڑا دیوار کے ساتھ اٹک جاتا تھا۔

٤٧٢٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَّمْشِیَ يَعْنِی الرَّجُلَ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۷۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی دو عورتوں کے درمیان چلے۔

٤٧٢٩: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِیَّ ﷺ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِیْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَذُكِرَ حَدِيْثَا عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِیْ بَابِ الْقِيَامِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَیْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ فِیْ بَابِ اَسْمَآءِ النَّبِیِّ ﷺ وَصِفَاتِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. ❸

۴۷۲۹: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے ہر شخص کو جہاں جگہ ملتی وہ وہیں بیٹھ جاتا تھا۔

اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی دو حدیثیں باب القیام میں ذکر کی گئی ہیں، اور علی وابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی دو حدیثیں ہم ان شاء اللہ تعالیٰ باب اسماء النبی ﷺ و صفاتہ میں ذکر کریں گے۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٧٢) والبيهقي في شعب الإيمان (٧٨٢٢) ☆ فيه شداد بن أبي عمرو: مجهول وأبوه: مستور وللحديث شاهد ضعيف عند ابن حبان (الموارد: ١٩٦٩)۔

❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أبو داود (٥٢٧٣) ☆ فيه داود بن أبي صالح المدني: منكر الحديث وقال: أبو حاتم الرازي: "مجهول حدث بحديث منكر"۔ ❸ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٢٥) [والترمذي (٢٧٢٥)] ☆شريك القاضي مدلس وعنعن ولم أجد من تابعه وللحديث شاهد ضعيف في المعجم الكبير للطبراني (٧١٩٧) وحديث البخاري (٦٦) و مسلم (٢١٧٦) يغني عنه۔ ٥حديث عبد الله بن عمرو تقدم (٤٧٠٣) و حديث علي يأتي (٥٧٩٠) وحديث أبي هريرة يأتي (٥٧٩٥)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٧٣٠: عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَرَّبِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا، وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِیَ الْيُسْرٰی خَلْفَ ظَهْرِیْ، وَاتَّكَأْتُ عَلٰی اَلْيَةِ يَدِیْ، فَقَالَ: ((**اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۷۳۰: عمرو بن شرید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی پشت کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کے پاس جو گوشت ہے اس پر ٹیک لگائی تھی، اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: کیا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو جن پر غضب ہوا (یعنی یہود)۔''

٤٧٣١: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّبِیَ النَّبِیُّ ﷺ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ عَلٰی بَطْنِیْ، فَرَكَضَنِیْ بِرِجْلِهٖ، وَقَالَ: ((**يَا جُنْدُبُ! اِنَّمَا هِیَ ضِجْعَةُ اَهْلِ النَّارِ**)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۷۳۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے پاؤں سے مجھے چونکا مارا اور فرمایا: ''جندب! یہ تو جہنمیوں کا سا لیٹنا ہے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٤٨) ☆ فيه ابن جريج مدلس وعنعن ولم أجد تصريح سماعه فى السند الموصول۔ [2] **صحيح**، رواه ابن ماجه (٣٧٢٤)۔

بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

چھینک مارنے اور جمائی لینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٧٣٢: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَالَ: هَا؛ ضَحِكَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ)). [1]

۴۷۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ چھینکنے کو پسند فرماتا ہے اور جمائی لینے کو ناپسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی چھینک مارے اور ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ کہے، تو اسے سننے والے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اسے ”يَرْحَمُكَ اللّٰهُ“ ”اللہ تم پر رحم فرمائے“ کہے۔ رہی جمائی تو وہ شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو وہ روکنے کی مقدور بھر کوشش کرے، کیونکہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس سے مسکراتا ہے۔“ بخاری۔
اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: ”کیونکہ تم میں سے کوئی ایک (جمائی کے وقت) آواز نکالتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔“

٤٧٣٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ، اَوْ صَاحِبُهٗ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۷۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی چھینک مارے تو وہ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) کہے اور اس کا (مسلمان) بھائی یا اس کا ساتھی اسے ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) کہے، جب وہ اسے ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) کہے تو یہ (چھینک مارنے والا) کہے: اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کر دے۔“

٤٧٣٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ قَالَ: ((اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۷۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمیوں نے نبی ﷺ کے پاس چھینک ماری تو آپ نے ان میں سے ایک کو چھینک کا

---

[1] رواه البخاري (٦٢٢٦، الرواية الأولى، ٦٢٢٣ والرواية الثانية) ومسلم (٥٦/ ٢٩٩٤ الرواية الثانية)۔

[2] رواه البخاري (٦٢٢٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٢٥) و مسلم (٥٣/ ٢٩٩١)۔

جواب دیا جبکہ دوسرے کو نہ کہا، تو اس شخص نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی جبکہ میرے لیے دعا نہیں فرمائی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس لیے کہ اس نے ''الحمد للہ'' کہا، جبکہ تم نے ''الحمد للہ'' نہیں کہا۔''

٤٧٣٥: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ، وَاِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۷۳۵: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی چھینک مارے اور ''الحمد للہ'' کہے تو تم اسے دعا دو۔ اور اگر وہ ''الحمد للہ'' نہ کہے تو تم اس کے لیے دعا نہ کرو۔''

٤٧٣٦: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ: ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰى، فَقَالَ: ((الرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّلتِّرْمِذِیِّ: اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ فِی الثَّالِثَةِ: ((اَنَّهٗ مَزْكُوْمٌ)). [2]

۴۷۳۶: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو سنا، جبکہ ایک آدمی نے آپ کے پاس چھینک ماری، تو آپ ﷺ نے اس کے لیے کہا: ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) پھر اس نے دوسری مرتبہ چھینک ماری تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بندے کو زکام لگا ہوا ہے۔''

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اسے تیسری مرتبہ (چھینک آنے پر) فرمایا کہ ''اسے زکام لگا ہوا ہے۔''

٤٧٣٧: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فِمِهٖ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۷۳۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے کیونکہ شیطان (منہ میں) داخل ہو جاتا ہے۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

٤٧٣٨: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ اَوْثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَاصَوْتَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [4]

۴۷۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب چھینک مارتے تو آپ اپنے ہاتھ یا اپنے کپڑے سے اپنا چہرہ ڈھانپ

[1] رواه مسلم (٥٤/ ٢٩٩٢)۔

[2] رواه مسلم (٥٥/ ٢٩٩٣) و الترمذي (٢٧٤٣)۔

[3] رواه مسلم (٥٧/ ٢٩٩٥)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٤٥) و أبو داود (٥٠٢٩)۔

لیتے اور اس کے ساتھ وہ اپنی آواز پست کرتے تھے۔ ترمذی، ابوداؤد، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٧٣٩: وَعَنْ اَبِی اَیُّوْبَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، وَلْيَقُلِ الَّذِیْ يَرُدُّ عَلَيْهِ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ [1]

۴۷۳۹: ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی چھینک مارے تو وہ کہے: ہر حال پر اللہ کا شکر ہے۔ اور جو شخص اسے جواب دے تو وہ کہے: اللہ تم پر رحم فرمائے۔ اور وہ (چھینک مارنے والا) کہے: اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کر دے۔“

٤٧٤٠: وَعَنْ اَبِی مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَرْجُوْنَ اَنْ يَّقُوْلَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ: ((يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۷۴۰: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہود، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس امید پر چھینک مارا کرتے تھے کہ آپ انہیں ((یَرْحَمُکُمُ اللّٰه)) کہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے: ”اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کر دے۔“

٤٧٤١: وَعَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ! فَقَالَ لَهٗ سَالِمٌ: وَعَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ! فَكَاَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ، فَقَالَ: اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ! فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ! اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَلْيَقُلْ لَهٗ مَنْ يَّرُدُّ عَلَيْهِ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَقُلْ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِیْ وَلَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۷۴۱: ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں، ہم سالم بن عبید کے ساتھ تھے کہ اتنے میں لوگوں میں سے ایک آدمی نے چھینک ماری تو اس نے کہا: السلام علیکم! (یہ سن کر) سالم نے کہا: تجھ پر اور تیری ماں پر، گویا اس آدمی نے اپنے دل میں کچھ ناراضی محسوس کی، انہوں نے فرمایا: سن لو! میں نے تمہیں صرف وہی کچھ کہا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا (ایک دفعہ) ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک ماری تو اس نے کہا: السلام علیکم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تجھ پر اور تیری ماں پر، (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جب تم میں سے کوئی چھینک مارے تو وہ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ)) کہے، اور جو اسے جواب دے تو وہ کہے: ((یَرْحَمُكَ اللّٰهُ))، اور پھر وہ کہے: اللہ مجھے اور تمہیں بخش دے۔“

٤٧٤٢: وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَاِنْ

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٤١) [وابن ماجه (٣٧١٥)] و الدارمي (٢/ ٢٨٣ ح ٢٦٦٢) ☆ محمد بن أبي ليلى ضعيف وحديث البخاري (٦٢٢٤) يغني عنه۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٧٣٩ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٥٠٣٨)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٤٠) و أبو داود (٥٠٣١) ☆ قال الحاكم: "الوهم في رواية جرير (بن عبدالحميد) هذه ظاهر فإن هلال بن يساف لم يدرك سالم بن عبيد و لم يروه و بينهما رجل مجهول" فالسند معلل۔

شِئْتَ فَلَا)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۴۷۴۲: عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چھینک مارنے والے کو تین مرتبہ دعائیہ جواب دو، وہ اگر اس سے زیادہ مرتبہ چھینک مارے تو پھر اگر تم چاہو تو اسے دعائیہ جواب دو اور اگر تم چاہو تو (جواب) نہ دو۔'' ابوداؤد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٧٤٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: ((شَمِّتْ اَخَاكَ ثَلٰثًا، فَاِنْ زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. وَقَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا اَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم. ❷

۴۷۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''اپنے (مسلمان) بھائی کو (چھینک مارنے کے جواب میں) تین بار دعائیہ جواب دو، اگر چھینکوں میں اضافہ ہو جائے تو وہ زکام ہے۔''
اور انہوں (راوی سعید المقبری) نے کہا: میں ان کے متعلق یہی جانتا ہوں کہ انہوں نے حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مرفوع کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٧٤٤: عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاَنَا اَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَلَيْسَ هٰكَذَا. عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ نَقُوْلَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❸

۴۷۴۴: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں چھینک ماری تو کہا: ''اللہ کے لیے تمام تعریفیں ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو، (یہ سن کر) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں بھی کہتا ہوں: ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو۔ مگر اس طرح کہنا ثابت نہیں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا تھا کہ ہم کہیں: ہر حال پر اللہ کا شکر ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٣٦) والترمذي (٢٧٤٤) ☆ عبيدة: لا يعرف حالها وحميدة لم يوثقها غير ابن حبان وأبو خالد يزيد بن عبد الرحمٰن الدالاني مدلس وعنعن۔

❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥٠٣٤)۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٣٨)۔

بَابُ الضِّحْكِ

ہنسنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٧٤٥: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ، اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۷۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی ﷺ کو کھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ میں آپ کے حلق کا کوا دیکھ سکوں، آپ تو صرف مسکرایا کرتے تھے۔

٤٧٤٦: وَعَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا حَجَبَنِيَ النَّبِيُّ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ، وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۷۴۶: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے جب سے اسلام قبول کیا، نبی ﷺ نے مجھے (مجلس میں آنے سے) منع نہیں کیا اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے تو مسکراتے۔

٤٧٤٧: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ، وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ، فَيَأْخُذُوْنَ فِيْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَيَضْحَكُوْنَ، وَيَتَبَسَّمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلتِّرْمِذِيِّ: يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ. [3]

۴۷۴۷: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جس جگہ نماز پڑھتے تو وہاں سے طلوع آفتاب تک نہیں اٹھتے تھے، اور جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ کھڑے ہوتے، اور (اس دوران) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باتیں کرتے اور اُمورِ جاہلیت پر گفتگو کیا کرتے اور ہنستے تھے جبکہ آپ ﷺ فقط تبسم فرمایا کرتے تھے۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے: وہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

---

[1] رواه البخاري (٦٠٩٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٨٩) و مسلم (١٣٤/ ٢٤٧٥)۔

[3] رواه مسلم (٦٩/ ٢٣٢٢) و الترمذي (٢٨٥٠ وقال: حسن صحيح)۔

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٧٤٨: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ 1

۴۷۴۸: عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٧٤٩: عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ أَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ. وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ: أَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّوْنَ بَيْنَ الْأَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوْا رُهْبَانًا. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ 2

۴۷۴۹: قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہنسا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! اور ان کے دلوں میں ایمان پہاڑ سے بھی زیادہ عظیم تھا۔ اور بلال بن سعد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، وہ تیر اندازی کرتے تھے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنستے تھے، اور جب رات ہو جاتی تو وہ راہب (یعنی تارک دنیا) بن جاتے تھے (اللہ کی عبادت میں مصروف ہو جاتے تھے)۔

---

1 **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٤١ وقال: غريب ابن لهيعة عنعن)۔

2 **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٣١٨ قبل ح ٣٣٥٢ بدون سند) ☆ لم أجد له سندًا متصلاً فهو مردود و حديث مسلم (٦٧٠) و البخاري (الأدب المفرد: ٢٦٦) يغني عنه۔

بَابُ الْاَسَامِیْ

ناموں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٧٥٠: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوْقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۷۵۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ بازار میں تھے کہ کسی آدمی نے کہا: ابوالقاسم! جب نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا: میں نے تو اسے بلایا تھا، تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت مت رکھو۔''

٤٧٥١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ، فَاِنِّيْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۷۵۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت مت رکھو، کیونکہ مجھے تو قاسم بنایا گیا ہے، میں تمہارے مابین تقسیم کرتا ہوں۔''

٤٧٥٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَآءِكُمْ اِلَى اللّٰهِ: عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۷۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے ناموں میں سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن اللہ کو زیادہ پسند ہیں۔''

٤٧٥٣: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا، وَلَا رَبَاحًا، وَلَا نَجِيْحًا، وَلَا اَفْلَحَ، فَاِنَّكَ تَقُوْلُ: اَثَمَّ هُوَ؟ فَلَا يَكُوْنُ، فَيَقُوْلُ: لَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ، قَالَ: ((لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا، وَلَا يَسَارًا، وَلَا اَفْلَحَ، وَلَا نَافِعًا)). [4]

۴۷۵۳: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے غلام (بچے یا غلام) کا نام یسار (آسانی)،

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٢٠) و مسلم (١/ ٢١٣١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣١١٤) و مسلم (٤/ ٢١٣٣)۔

[3] رواه مسلم (٢/ ٢١٣٢)۔

[4] رواه مسلم (١٢، ١١/ ٢١٣٧)۔

رباح (منافع)، نجیح (کامیاب) اور افلح (فوز وفلاح) مت رکھو، کیونکہ تم کہو گے: کیا وہ یہاں ہے؟ وہ نہیں ہو گا تو کہنے والا کہے گا: وہ نہیں ہے۔‘‘

اور انہیں کی روایت میں ہے، فرمایا: ’’اپنے غلام کا رباح، یسار، افلح اور نافع نام نہ رکھو۔‘‘

٤٧٥٤: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: اَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَنْهٰى اَنْ يُسَمّٰى بِيَعْلٰى ، وَبِبَرَكَةٍ ، وَبِاَفْلَحَ ، وَبِيَسَارٍ ، وَبِنَافِعٍ ، وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا ، ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۷۵۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ وہ یعلی، برکہ (برکت)، افلح، یسار، نافع اور اس طرح کے نام رکھنے سے منع فرما دیں، پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے بعد میں اس سے خاموشی اختیار فرمائی، پھر آپ ﷺ وفات پا گئے اور اس سے منع نہ فرمایا۔

٤٧٥٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَخْنَى الْاَسْمَآءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَاللّٰهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ ، قَالَ: ((اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ، وَاَخْبَثُهُ: رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ)). [2]

۴۷۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’روزِ قیامت اللہ کے ہاں اس شخص کا نام سب سے زیادہ قبیح ہو گا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہو۔‘‘ بخاری۔

اور مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ’’روز قیامت اللہ کے ہاں وہ شخص سب سے زیادہ ناراض کن اور خبیث نام والا ہو گا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہو گا حالانکہ شہنشاہ تو صرف اللہ ہی ہے۔

٤٧٥٦: وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ ﷺ قَالَتْ: سُمِّيْتُ بَرَّةَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ، اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ، سَمُّوْهَا زَيْنَبَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۷۵۶: زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرا نام برہ رکھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تم اپنی تعریف خود نہ کیا کرو، تم میں سے جو نیک ہیں، اللہ انہیں خوب جانتا ہے اس کا نام زینب رکھو۔‘‘

٤٧٥٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ ، فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ ، وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۷۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام بدل کر جویریہ رکھ دیا، اور آپ ﷺ ناپسند کرتے تھے کہ یوں کہا جائے: وہ برہ کے پاس سے چلے گئے ہیں۔

---

[1] رواه مسلم (١٣/ ٢١٣٨)۔

[2] متفق عليه ، رواه البخاري (٦٢٠٦) ومسلم (٢١ ، ٢٠ / ٢١٤٣)۔

[3] رواه مسلم (١٩/ ٢١٤٢)۔

[4] رواه مسلم (١٦/ ٢١٤٠)۔

٤٧٥٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا: عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَمِيْلَةَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۴۷۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کو عاصیہ کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

٤٧٥٩: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ وُلِدَ، فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهِ، فَقَالَ: ((مَا اسْمُهُ؟)) قَالَ: فُلَانٌ. قَالَ: ((لَا، وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

٤٧٥٩: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، منذر بن ابی اسید جب پیدا ہوئے تو اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا' آپ ﷺ نے اسے اپنی ران پر رکھا اور فرمایا: ''اس کا نام کیا ہے؟'' اس نے کہا: فلاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں' بلکہ اس کا نام منذر ہے۔''

٤٧٦٠: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ، كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ، وَكُلُّ نِسَآءِكُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ. وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: غُلَامِيْ وَجَارِيَتِيْ، وَفَتَايَ وَفَتَاتِيْ. وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ: رَبِّيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: سَيِّدِيْ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((لِيَقُلْ: سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ: مَوْلَايَ، فَاِنَّ مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۴۷۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یوں نہ کہے: میرے بندے (غلام) میری بندی (لونڈی)، تم سب اللہ کے بندے اور غلام ہو جبکہ تمہاری سب خواتین اللہ کی لونڈیاں ہیں، بلکہ تم یوں کہا کرو: میرے لڑکے، میری لڑکی، اور غلام بھی یوں نہ کہے: میرے رب! بلکہ یوں کہے: میرے آقا۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: وہ یوں کہے: میرے سیّد، میرے مولا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''غلام اپنے آقا سے میرے مولا نہ کہے، کیونکہ تمہارا مولا اللہ ہے۔''

٤٧٦١: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا: الْكَرْمُ، فَاِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۴۷۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم (انگور کو) کرم نہ کہو، کیونکہ کرم تو قلب مؤمن ہے۔''

٤٧٦٢: وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا: الْكَرْمَ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: الْعِنَبَ وَالْحَبَلَةَ)). ❺

۴۷۶۲: اور مسلم ہی کی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کرم نہ کہو، بلکہ تم عنب اور حبلہ

❶ رواه مسلم (١٥/ ٢١٣٩)۔
❷ متفق عليه، رواه البخاري (٦١٩١) و مسلم (٢٩/ ٢١٤٩)۔
❸ رواه مسلم (١٣/ ٢٢٤٩، الرواية الثانية ١٥/ ٢٢٤٩، و الثالثة ١٤/ ٢٢٤٩)۔
❹ رواه مسلم (٧/ ٢٢٤٧)۔
❺ رواه مسلم (١٢/ ٢٢٤٨)۔

(انگور) کہو۔''

٤٧٦٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ، وَلَا تَقُوْلُوْا: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۴۷۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم انگور کا نام کرم رکھو نہ زمانے کو برا کہو، کیونکہ اللہ ہی تو زمانہ ہے۔''

٤٧٦٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَسُبُّ اَحَدُكُمُ الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۴۷۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی زمانے کو بُرا بھلا نہ کہے، کیونکہ اللہ ہی تو زمانہ ہے۔''

٤٧٦٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِيْ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: ((يُؤْذِيْنِي ابْنُ اٰدَمَ)) فِيْ بَابِ الْاِيْمَانِ.

۴۷۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے: میرا نفس (جی) خبیث ہو گیا بلکہ یوں کہے: میرا نفس بوجھل ہو گیا۔''

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''ابن آدم مجھے ایذا پہنچاتا ہے۔'' باب الایمان میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٧٦٦: عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ لَمَّا وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَعَ قَوْمِهٖ سَمِعَهُمْ يُكَنُّوْنَهٗ بِاَبِي الْحَكَمِ، فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ، وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ، فَلِمَ تُكْنٰى اَبَا الْحَكَمِ؟)) قَالَ: اِنَّ قَوْمِيْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ اَتَوْنِيْ فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ، فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيْقَيْنِ بِحُكْمِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اَحْسَنَ هٰذَا، فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟)) قَالَ: لِيْ شُرَيْحٌ، وَمُسْلِمٌ، وَعَبْدُاللّٰهِ. قَالَ: ((فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ؟)). قَالَ: قُلْتُ: شُرَيْحٌ. قَالَ: ((فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❹

۴۷۶۶: شریح بن ہانی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے

---

❶ رواه البخاري (٦١٨٢)۔

❷ رواه مسلم (٦/ ٢٢٤٧)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٦١٧٩) و مسلم (١٦/ ٢٢٥٠) ٥ حديث "يؤذيني ابن آدم" تقدم (٢٢)۔

❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٩٥٥) و النسائي (٨/ ٢٢٦ - ٢٢٧ ح ٥٣٨٩)۔

انہیں سنا کہ وہ میرے والد کو ابوالحکم کی کنیت سے پکارتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا: ''بے شک اللہ ہی حکم ہے اور حکم کا اختیار اسے ہی حاصل ہے، تمہاری کنیت ابوالحکم کیوں رکھی گئی؟'' اس نے کہا: جب میری قوم میں کسی چیز میں اختلاف ہو جاتا تو وہ میرے پاس آتے اور میں ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں تو وہ دونوں فریق میرے فیصلے پر راضی ہو جاتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کتنا اچھا ہے، تیرے کتنے بچے ہیں؟'' اس نے کہا: شریح، مسلم اور عبداللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان میں سے بڑا کون ہے؟'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے کہا: شریح، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ابوشریح ہو۔''

٤٧٦٧: وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: لَقِيْتُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ. قَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَلْاَجْدَعُ شَيْطَانٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۴۷۶۷: مسروق بیان کرتے ہیں، میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: مسروق بن اجدع، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اجدع، شیطان (کا نام) ہے۔''

٤٧٦٨: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَسْمَائِكُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِكُمْ، فَاَحْسِنُوْا اَسْمَائَكُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۷۶۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت تمہیں تمہارے اور تمہارے آباء کے نام سے پکارا جائے گا، اپنے نام اچھے رکھو۔''

٤٧٦٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى اَنْ يَجْمَعَ اَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ، وَيُسَمّٰى مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۴۷۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے نام اور اپنی کنیت کو اس طرح اکٹھا کر کے محمد ابوالقاسم نام رکھ لے۔

٤٧٧٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا سَمَّيْتُمْ بِاسْمِيْ فَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: ((مَنْ تَسَمّٰى بِاسْمِيْ، فَلَا يَكْتَنِ بِكُنْيَتِيْ، وَمَنْ تَكَنّٰى بِكُنْيَتِيْ، فَلَا يَتَسَمَّ بِاسْمِيْ)). ❹

۴۷۷۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میرے نام پر نام رکھو تو پھر میری کنیت پر کنیت مت رکھو۔'' اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے، فرمایا: ''جس نے میرے نام پر نام رکھا تو وہ میری

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٥٧) و ابن ماجه (٣٧٣١) ☆ فيه مجالد بن سعيد وهو ضعيف من جهة سوء حفظه۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٩٤ ح ٢٢٠٣٥) و أبو داود (٤٩٤٨) ☆ قال أبو حاتم الرازي: "عبدالله بن أبي زكريا لم يسمع أبا الدرداء"۔

❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٨٤١ وقال: حسن صحيح)۔

❹ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٨٤٢) و ابن ماجه (٣٥٣٥) و أبو داود (٤٩٦٦)۔

کنیت نہ رکھے، اور جس نے میری کنیت پر کنیت رکھی تو وہ میرے نام پر نام نہ رکھے۔‘‘

٤٧٧١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ وَلَدْتُ غُلَامًا، فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا، وَكَنَّيْتُهُ اَبَا الْقَاسِمِ، فَذُكِرَ لِيْ اَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((مَا الَّذِيْ اَحَلَّ اسْمِيْ وَحَرَّمَ كُنْيَتِيْ؟ اَوْمَا الَّذِيْ حَرَّمَ كُنْيَتِيْ وَاَحَلَّ بِاسْمِيْ؟)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: غَرِيْبٌ. ❶

۴۷۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام محمد اور اس کی کنیت ابوالقاسم رکھی ہے، لیکن مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’کون ہے وہ جس نے حلال قرار دیا میرا نام رکھنا اور حرام کیا میری کنیت رکھنا، یا کون ہے وہ جس نے حرام کیا میری کنیت رکھنا اور حلال کیا میرا نام رکھنا؟‘‘ ابوداود، اور محی السنہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٧٧٢: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ اِنْ وُلِدَلِيْ بَعْدَكَ وَلَدٌ اُسَمِّيْهِ بِاسْمِكَ وَاُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۷۷۲: محمد بن حنفیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر آپ کے بعد میرے ہاں بچہ پیدا ہو تو میں آپ کے نام پر اس کا نام اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت رکھ لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ہاں۔‘‘

٤٧٧٣: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَنَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَفِي الْمَصَابِيْحِ صَحَّحَهُ. ❸

۴۷۷۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک بوٹی چنا کرتا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر میری کنیت (ابوحمزہ) رکھی۔ اسے ترمذی نے بیان کیا اور فرمایا: اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں، اور مصابیح میں ہے کہ اس نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

٤٧٧٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۴۷۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برا نام تبدیل کر دیا کرتے تھے۔

٤٧٧٥: وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَمِّهِ اُسَامَةَ بْنِ اَخْدَرِيٍّ، اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهٗ: اَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: أَصْرَمُ قَالَ: ((بَلْ اَنْتَ زُرْعَةُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

۴۷۷۵: بشیر بن میمون اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے روایت کرتے ہیں کہ اصرم نامی ایک آدمی ان لوگوں میں شامل تھا جو

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٦٨) ☆ فيه محمد بن عمران الحجبي: مستور۔

❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٩٦٧)۔ ❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٣٨٣٠ و لم يصححه في نسختنا، بل قال: غريب) و ذكره البغوي في مصابيح السنة (٣/ ٣٠٧ ح ٣٧٠٨) ☆ فيه جابر الجعفي: ضعيف رافضي مدلس و شيخه أبو نصر خيثمة بن أبي خيثمة: لين الحديث۔ ❹ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٨٣٩)۔

❺ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٩٥٤)۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا نام کیا ہے؟'' اس نے کہا: اصرم، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ تم زرعہ ہو۔''

٤٧٧٦: وَقَالَ: وَغَيَّرَ النَّبِيُّ ﷺ اِسْمَ الْعَاصِ، وَعَزِيْزٍ، وَعَتَلَةَ، وَشَيْطَانٍ، وَالْحَكَمِ، وَغُرَابٍ، وَحُبَابٍ، وَشِهَابٍ. وَقَالَ: تَرَكْتُ اَسَانِيْدَهَا لِلْاِخْتِصَارِ. ❶

۴۷۷۶: اور ابوداود نے کہا، اور نبی ﷺ نے عاص، عزیز، عتلہ، شیطان، حکم، غراب، حباب اور شہاب نام بدل دیے تھے، اور انہوں نے کہا: میں نے اختصار کی خاطر ان کی اسناد بیان نہیں کیں۔

٤٧٧٧: وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ ﷺ قَالَ لِاَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ اَوْقَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ لِاَبِيْ مَسْعُوْدٍ: مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ زَعَمُوْا؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ)) ❷. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: اِنَّ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، حُذَيْفَةُ.

۴۷۷۷: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے ابوعبداللہ سے یا ابوعبداللہ نے ابومسعود سے کہا: تم نے لفظ ''زَعَمُوْا'' (لوگوں کا خیال ہے) کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو کیا فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''آدمی کا ایسے انداز میں گفتگو کرنا بُرا ہے۔'' ابوداود، اور انہوں نے کہا: ابوعبداللہ سے مراد حذیفہ ہیں۔

٤٧٧٨: وَعَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا: مَاشَآءَ اللّٰهُ وَشَآءَ فُلَانٌ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۷۷۸: حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یوں نہ کہا کرو: جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے، بلکہ یوں کہو: جو اللہ چاہے، پھر فلاں چاہے۔''

٤٧٧٩: وَفِيْ رِوَايَةٍ مُنْقَطِعًا، قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا: مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشَآءَ مُحَمَّدٌ، وَقُوْلُوْا: مَا شَآءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❹

۴۷۷۹: اور ایک منقطع روایت میں ہے، فرمایا: ''یوں نہ کہا کرو: جو اللہ چاہے اور جو محمد (ﷺ) چاہے، بلکہ یوں کہا کرو: جو اکیلا اللہ چاہے۔''

٤٧٨٠: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ، فَاِنَّهٗ اِنْ يَّكُ سَيِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

---

❶ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٩٥٦)۔ ❷ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٩٧٢)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٣٨٤ ح ٢٣٦٥٤) و أبو داود (٤٩٨٠)۔

❹ **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٣٦١ بعد ح ٣٣٨٩ بدون سند و قال: بإسناد منقطع) ☆ وللحديث شواهد منها الحديث السابق (٤٧٧٨) و شاهد آخر عند ابن ماجه (٢١١٧) والنسائي في عمل اليوم والليلة (٩٨٨، السنن الكبرى: ١٠٨٢٥) و سنده حسن ۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٧٧) ☆ قتادة مدلس وعنعن ولحديثه شاهد ضعيف عند الحاكم (٤/ ٣١١)۔

۴۷۸۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''منافق کے لیے لفظ سیّد (آقا) نہ کہو، کیونکہ اگر وہ سیّد (سردار، آقا) ہے تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٧٨١: عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، قَالَ: جَلَسْتُ اِلٰی سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ جَدَّهٗ حَزْنًا قَدِمَ عَلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((**مَا اسْمُكَ؟**)) قَالَ: اِسْمِيْ حَزْنٌ، قَالَ: ((**بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ**)) قَالَ: مَا اَنَا بِمُغَيِّرٍ اِسْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِيْ. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۷۸۱: عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ بیان کرتے ہیں، میں سعید بن مسیّب کے پاس بیٹھا تھا، انہوں نے مجھے حدیث بیان کی کہ ان کے دادا حزن، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''تمہارا نام کیا ہے؟'' اس نے کہا: میرا نام حزن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(نہیں) بلکہ تم سہل ہو۔'' اس نے کہا: میں اپنے والد کے رکھے ہوئے نام کو تبدیل نہیں کروں گا، ابن مسیّب نے فرمایا: اس کے بعد ہم میں ''حزونت'' (سختی) برقرار رہی۔

٤٧٨٢: وَعَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ، وَاَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَی اللّٰهِ: عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَاَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ، وَاَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۷۸۲: ابووہب جشمی بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیا علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھا کرو، اللہ کے ہاں پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں، سب سے سچا نام حارث اور ہمام ہے جبکہ سب سے قبیح نام حرب اور مرہ ہے۔''

---

[1] رواہ البخاري (٦١٩٠)۔

[2] **إسنادہ ضعيف**، رواہ أبو داود (٤٩٥٠) [والنسائي (٣٥٩٥)] ☆ فيه عقيل: مجهول۔

بَابُ الْبَيَانِ وَالشِّعْرِ

بیان وشعر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٧٨٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۴۷۸۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، دو آدمی مشرق کی (جانب) سے آئے اور انہوں نے خطاب کیا، لوگوں نے ان کے بیان پر تعجب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بعض بیان جادو کی سی تاثیر رکھتے ہیں۔''

٤٧٨٤: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۴۷۸۴: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بعض شعر پُر حکمت ہوتے ہیں۔''

٤٧٨٥: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ)) قَالَهَا ثَلٰثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۴۷۸۵: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تکلف سے کلام کرنے والے ہلاک ہو گئے۔'' آپ نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔

٤٧٨٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۴۷۸۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے زیادہ درست بات جو کسی شاعر نے کہی وہ لبید شاعر کی یہ بات ہے: سن لو! اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔''

٤٧٨٧: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا فَقَالَ: ((هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((هِيْهِ)) فَاَنْشَدْتُّهُ بَيْتًا فَقَالَ: ((هِيْهِ)) ثُمَّ اَنْشَدْتُّهُ بَيْتًا فَقَالَ: ((هِيْهِ)) حَتّٰى اَنْشَدْتُّهُ مِائَةَ بَيْتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

---

❶ رواه البخاري (٥٧٦٧)۔

❷ رواه البخاري (٦١٤٥)۔

❸ رواه مسلم (٧/ ٢٦٧٠)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٦١٤٧) و مسلم (٣/ ٢٢٥٦)۔

❺ رواه مسلم (١/ ٢٢٥٥)۔

۴۷۸۷: عمرو بن شرید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں امیہ بن ابی صلت کا کوئی شعر یاد ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''سناؤ!'' میں نے آپ کو ایک شعر سنایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور سناؤ!'' پھر میں نے آپ کو ایک شعر اور سنایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور سناؤ!'' حتی کہ میں نے آپ کو سو شعر سنائے۔

٤٧٨٨: وَعَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ فِیْ بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ اِصْبَعُهٗ فَقَالَ:

((هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَالَقِيْتِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۷۸۸: جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کسی غزوہ میں شریک تھے کہ آپ کی انگلی سے خون نکلنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک انگلی ہی تو ہو جو خون آلودہ ہوئی ہے اور تجھے جو تکلیف پہنچی ہے وہ اللہ کی راہ میں ہے۔''

٤٧٨٩: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: ((اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ، فَاِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ)) وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ: ((اَجِبْ عَنِّیْ، اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۷۸۹: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے بنو قریظہ (کے محاصرے) کے دن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''مشرکوں کی ہجو بیان کرو، اللہ (کی نصرت) تمہارے ساتھ ہے۔'' اور رسول اللہ ﷺ حسان رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے: ''میری طرف سے جواب دو، اے اللہ! جبریل علیہ السلام کے ذریعے اس کی مدد فرما۔''

٤٧٩٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اُهْجُوْا قُرَيْشًا؛ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۷۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قریش کی ہجو بیان کرو کیونکہ یہ ان پر تیر اندازی سے بھی زیادہ شدید ہے۔''

٤٧٩١: وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ: ((اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)). وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۷۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو حسان رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا: ''جب تک تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دفاع میں مشرکین کی ہجو کرتے رہتے ہو اس وقت تک جبریل علیہ السلام تمہاری مدد کرتے رہتے ہیں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''حسان نے ان کی ہجو بیان کی اور مسلمانوں کو سکون پہنچایا اور خود بھی سکون پایا۔''

٤٧٩٢: وَعَنِ الْبَرَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰی اغْبَرَّ بَطْنُهٗ يَقُوْلُ:

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٠٢) و مسلم (١١٢/ ١٧٩٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢١٢) و مسلم (٥١/ ٢٤٨٥)۔

[3] رواه مسلم (١٥٧/ ٢٤٩٠)۔

[4] رواه مسلم (١٥٧/ ٢٤٩٠)۔

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

إِنَّ الْأُولٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ: ((أَبَيْنَا أَبَيْنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۴۷۹۲: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق کے روز مٹی اٹھا رہے تھے حتیٰ کہ ان کا پیٹ غبار آلود ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اشعار) کہہ رہے تھے: ''اللہ کی قسم! اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے، صدقہ دیتے اور نہ ہی نماز پڑھتے، ہم پر سکینت نازل فرمانا جب ہم ان (دشمنان دین) سے ملیں تو ہمیں ثابت قدم رکھ کیونکہ انہوں نے ہم پر زیادتی کی ہے، جب بھی انہوں نے فتنے کا ارادہ کیا تو ہم نے انکار کیا۔'' آپ لفظ ''ہم نے انکار کیا، ہم نے انکار کیا'' پر آواز بلند فرماتے تھے۔

٤٧٩٣: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ، وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ، وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

يَقُوْلُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ:

((اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۴۷۹۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مہاجر و انصار (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) خندق کھود رہے تھے، مٹی اٹھا رہے تھے اور کہہ رہے تھے: ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے تاحیات جہاد کرنے پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیعت کی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں فرما رہے تھے: ''اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔''

٤٧٩٤: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَأَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۴۷۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھر کر خراب ہو جانا، اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ (مذموم) اشعار سے بھر جائے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٧٩٥: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ. فَقَالَ

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٤١٠٤) و مسلم (١٢٥/ ١٨٠٣)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٣٥) و مسلم (١٣/ ١٨٠٥)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٦١٥٥) و مسلم (٧/ ٢٢٥٧)۔

النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ، وَلِسَانِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ. لَكَأَنَّمَا تَرْمُونَهُم بِهِ نَضْحَ النَّبْلِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❶

وَفِي الْاِسْتِيعَابِ لِابْنِ عَبْدِالْبَرِّ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا ذَا تَرَى فِي الشِّعْرِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ)).

۴۷۹۵: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے شعر کی مذمت کے بارے میں حکم اتارا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان سے جہاد کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (یہ ہجو اس طرح ہے) گویا تم ان پر تیر اندازی کر رہے ہو۔''

استیعاب لابن عبدالبر میں ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ شعر کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔''

٤٧٩٦: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَالْبَذَاءُ، وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۴۷۹۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''حیا اور کم گوئی ایمان کی شاخیں ہیں، جبکہ فحش گوئی اور بیان (مبالغہ آرائی) نفاق کی دو شاخیں ہیں۔''

٤٧٩٧: وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي، مَسَاوِيكُمْ أَخْلَاقًا، الثَّرْثَارُوْنَ، الْمُتَشَدِّقُوْنَ، الْمُتَفَيْهِقُوْنَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ. ❸

۴۷۹۷: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک (دنیا میں) تم میں سے مجھے زیادہ پسندو محبوب اور روزِ قیامت میرے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں سے زیادہ با اخلاق ہوگا، اور تم میں سے (دنیا میں) مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور روزِ قیامت مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ شخص ہوگا جو تم میں سے بد اخلاق، بہت باتیں کرنے والے، زبان دراز اور گلا پھاڑ کر باتیں کرنے والے ہیں۔''

٤٧٩٨: وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ؟ قَالَ: ((الْمُتَكَبِّرُوْنَ)). ❹

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٣٧٨ ح ٣٤٠٩) [وأحمد (٣/ ٤٥٦ والزهري صرح بالسماع عنده) و رواه أحمد (٣/ ٤٦٠، ٦/ ٣٨٧) وصححه ابن حبان (الموارد: ٢٠١٨)] ☆ عبدالرحمن بن عبدالله بن كعب بن مالك سمع من جده كما في صحيح البخاري (٢٩٤٨)۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٠٢٧ وقال: حسن غريب)۔ ❸ **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٩٦٩، نسخة محققة: ٤٦١٦) [وأحمد (٤/ ١٩٣-١٩٤) و صححه ابن حبان (الموارد: ١٩١٧-١٩١٨)] ☆ مكحول عن أبي ثعلبة رضي الله عنه منقطع وللحديث شواهد منها الحديث الآتي (٤٧٩٨)۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٠١٨ وقال: حسن غريب)۔

۴۷۹۸: امام ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے، ان کی روایت میں ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم باتونی اور منہ پھٹ شخص کے متعلق تو جانتے ہیں، لیکن "المتفیھقون" سے مراد کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تکبر کرنے والے۔"

٤٧٩٩: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَاتَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ 1

۴۷۹۹: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ ایک قوم کا ظہور ہوگا وہ اپنی زبانوں کے ذریعے (مدحہ سرائی کر کے مال کما کر) ایسے کھائیں گے جیسے گائے اپنی زبان کے ساتھ کھاتی ہے۔"

٤٨٠٠: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِىْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا يَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. 2

۴۸۰۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ چرب زبان اور مبالغے سے کام لینے والے اس شخص سے دشمنی رکھتا ہے جو زبان کی کمائی کھاتا ہے جیسا کہ گائے زبان سے چارہ کھاتی ہے۔" ترمذی، ابوداؤد، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٨٠١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنَ النَّارِ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ! مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. 3

۴۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "معراج کی رات میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، میں نے کہا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ آپ کی امت کے خطیب حضرات ہیں، جن کے قول و فعل میں تضاد تھا۔" ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٨٠٢: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِىَ بِهٖ قُلُوْبَ الرِّجَالِ اَوِالنَّاسِ، لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 4

۴۸۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کلام صرف اس لئے سیکھتا ہے تاکہ وہ اس کے

---

1 **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ١٨٤ ح ١٥٩٧) ☆ السند منقطع، زيد بن أسلم لم يسمع من سعد رضي الله عنه وللحديث شواهد ضعيفة في مسند الإمام أحمد (١/ ١٧٥-١٧٦) و الصحيحة (٤١٩) وغيرهما و الحديث الآتي يغني عنه ۔ 2 **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٨٥٣) و أبو داود (٥٠٠٥)۔

3 **حسن** ويأتي (٥١٤٩) ورواه الترمذي (لم أجده) [وأحمد (٣/ ١٨٠)] ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان ضعيف وللحديث شواهد عند ابن حبان (الموارد: ٣٥، الإحسان: ٥٣) و أبي نعيم (حلية الأولياء ٨/ ١٧٢) وابن أبي حاتم في التفسير (١/ ١٠٠-١٠١ ح ٤٧٢ و سنده حسن) وغيرهم. 4 **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٠٦) ☆ في سماع الضحاك بن شرحبيل من الصحابة نظر كما أشار المنذري رحمه الله فالسند مظنة الإنقطاع ۔

ذریعے مردوں یا لوگوں کے دلوں پر قابو پا سکے تو روزِ قیامت اللہ اس کی طرف سے کوئی نفل اور فرض عبادت قبول نہیں کرے گا۔''

٤٨٠٣: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَاَكْثَرَ الْقَوْلَ . فَقَالَ عَمْرٌو: لَوْ قَصَدَ فِيْ قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَقَدْ رَاَيْتُ، اَوْ اُمِرْتُ اَنْ اَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ، فَاِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۸۰۳: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک روز فرمایا ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے (اظہارِ فصاحت کے لیے) بات کو طول دیا تو عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ بات کرتے وقت میانہ روی اختیار کرتا تو اس کے لیے بہتر ہوتا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں نے جانا یا مجھے حکم دیا گیا کہ میں بات میں اختصار کروں، کیونکہ اختصار بہتر ہے۔''

٤٨٠٤: وَعَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، وَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا، وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا، وَاِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۸۰۴: صخر بن عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک بعض بیان جادو جیسا اثر رکھتے ہیں، بعض علم جہالت ہوتے ہیں، بعض شعر حکمت ہوتے ہیں اور بعض قول بوجھ ہوتے ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٨٠٥: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا، يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَوْيُنَافِحُ . وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَانَافَحَ اَوْفَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)). ❸ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۴۸۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ، حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر رکھواتے، وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فخر کرتے یا آپ ﷺ کا دفاع کرتے، اور رسول اللہ ﷺ فرماتے: ''بے شک اللہ جبریل علیہ السلام کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع کرتا ہے یا فخر کرتا ہے۔''

٤٨٠٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ حَادٍ يُقَالُ لَهُ: اَنْجَشَةُ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ . فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((رُوَيْدَكَ يَا اَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ)). قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِيْ ضَعْفَةَ النِّسَآءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

---

❶ إسناده حسن، رواه أبو داود (٥٠٠٨)۔ ❷ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٥٠١٢) ☆ عبدالله بن ثابت النحوي: مجهول و شيخه: مستور۔ ❸ إسناده حسن، رواه البخاري (تعليقًا انظر تحفة الاشراف ١٢/ ١٠ ح ١٦٣٥١، و رواه البخاري (٣٥٣١ ببعضه) [والترمذي (٢٨٤٦ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٥٠١٥)]۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٦٢١١) و مسلم (٧٣/ ٢٣٢٣)۔

۴۸۰۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص آپ کا حدی خوان تھا اسے انجشہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا، اس کی آواز بہت اچھی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''انجشہ! ٹھہرو ٹھہرو، شیشوں کو مت چور کرو۔'' قتادہ رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: آپ نے یہ خواتین کی نزاکت کے پیش نظر فرمایا تھا۔

٤٨٠٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الشِّعْرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هُوَ كَلَامٌ، فَحَسَنُهُ حَسَنٌ، وَقَبِيْحُهُ قَبِيْحٌ)). رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ [1]

۴۸۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شعر ذکر کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ایک کلام ہے، اس میں سے جو اچھا ہے وہ اچھا ہے اور جو بُرا ہے وہ بُرا ہے۔''

٤٨٠٨: وَرَوَى الشَّافِعِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا. [2]

۴۸۰۸: امام شافعی رحمہ اللہ علیہ نے اسے عروہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

٤٨٠٩: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَانَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خُذُوا الشَّيْطَانَ، اَوْاَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ، لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۸۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یمن کے علاقے) عرج میں سفر کر رہے تھے کہ ایک شاعر سامنے آیا اور وہ اشعار کہنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(اس) شیطان کو پکڑو۔'' یا فرمایا: (اس) شیطان کو (شعر کہنے سے) روکو، یہ کہ کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھرنا اس کے لیے شعر کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے۔''

٤٨١٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [4]

۴۸۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گانا دل میں نفاق پیدا کر دیتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگا دیتا ہے۔''

٤٨١١: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ طَرِيْقٍ، فَسَمِعَ مِزْمَارًا، فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيْقِ اِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ، ثُمَّ قَالَ لِيْ بَعْدَ اَنْ بَعُدَ: يَا نَافِعُ! هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا؟ قُلْتُ: لَا، فَرَفَعَ اِصْبَعَيْهِ مِنْ اُذُنَيْهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ، فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. قَالَ نَافِعٌ: كُنْتُ اِذْ ذَاكَ صَغِيْرًا. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [5]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (٤/ ١٥٥ ح ٤٢٦١) [والبيهقي (١٠/ ٢٣٩)] ☆ فيه عبد العظيم بن حبيب، قال الدارقطني: "ليس بثقة"۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الشافعي في مسنده (ص ٣٦٦ ح ١٦٦٦) ☆ فيه إبراهيم (بن أبي يحيى) متروك۔ [3] رواه مسلم (٩/ ٢٢٥٩)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥١٠٠، نسخة محققة: ٤٧٤٦) ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن إن صح السند إليه و فيه عبد الله بن عبد العزيز بن أبي رواد "أحاديثه منكرة"۔ [5] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٨ ح ٤٥٣٥) و أبو داود (٤٩٢٤)۔

۴۸۱۱: نافع بیان کرتے ہیں، میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک راستے میں تھا تو انہوں نے بانسری کی آواز سنی، تو انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال لیں، اور وہ راستے میں دوسری جانب ہٹ گئے، پھر دور جا کر مجھے فرمایا: نافع! کیا تم کچھ سن رہے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے کانوں سے انگلیاں نکالیں اور فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے بانسری کی آواز سنی، تو آپ نے ایسے ہی کیا تھا جیسے میں نے کیا، نافع نے کہا: میں تب چھوٹا تھا۔

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْغِيْبَةِ وَالشَّتْمِ

حفاظت زبان، غیبت اور گالی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٨١٢: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ يَّضْمَنْ لِيْ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۴۸۱۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مجھے زبان اور شرم گاہ (کی حفاظت) کی ضمانت دے دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

٤٨١٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا، يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِّنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا، يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: ((يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). ❷

۴۸۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بندہ ایسی بات کرتا ہے جس میں اللہ کی رضا ہوتی ہے اور وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا، لیکن اللہ اس کی وجہ سے درجات بلند فرما دیتا ہے، اور بندہ ایسی بات کرتا ہے جس میں اللہ کی ناراضی ہوتی ہے اور وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا، لیکن وہ اس کے باعث جہنم میں گر جاتا ہے۔'' یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔
اور بخاری، مسلم کی روایت میں ہے: ''وہ اس (بات) کی وجہ سے جہنم میں اس قدر گہرا گر جاتا ہے جس قدر مشرق و مغرب کے درمیان دوری ہے۔''

٤٨١٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۴۸۱۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑائی جھگڑا کرنا کفر ہے۔''

٤٨١٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ: كَافِرٌ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا

---

❶ رواه البخاري (٦٤٧٤)۔

❷ رواه البخاري (٦٤٧٤، ٦٤٧٧، و الرواية الثانية ٦٤٧٨) و مسلم (٥٠/ ٢٩٨٨)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٤٨) و مسلم (١١٦/ ٦٤)۔

اَحَدُهُمَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۸۱۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی سے کہا: کافر، تو ان دونوں میں سے ایک ضرور (ایمان سے) کفر کی طرف لوٹا۔''

٤٨١٦: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلاً بِالْفُسُوْقِ، وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَالِكَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۸۱۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص کسی شخص کو فاسق یا کافر کہہ کر پکارتا ہے اور اگر وہ شخص (جسے پکارا جا رہا ہے) ایسے نہ ہو تو پھر وہ (بات) اس (کہنے والے) پر لوٹ آتی ہے۔''

٤٨١٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دَعَا رَجُلاً بِالْكُفْرِ، اَوْقَالَ: عَدُوُّ اللّٰهِ، وَلَيْسَ كَذَالِكَ، اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۸۱۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی شخص کو کافر کہہ کر پکارا یا کہا: اللہ کے دشمن! جبکہ وہ ایسے نہ ہو تو وہ بات اس (کہنے والے) پر لوٹ آتی ہے۔''

٤٨١٨: وَعَنْ اَنَسٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِیْ مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۸۱۸: انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باہم گالی گلوچ کرنے والے دو افراد میں سے اس وقت تک گنہگار وہ ہے جو پہلے گالی دیتا ہے جب تک مظلوم ایک کے بدلے میں دو گالیاں نہ دے۔''

٤٨١٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَنْبَغِیْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۴۸۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سچے شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ بہت زیادہ لعنت کرنے والا ہو۔''

٤٨٢٠: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [6]

۴۸۲۰: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کثرت سے لعنت کرنے والے روز

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٠٤) و مسلم (١١١/ ٦٠)۔

[2] رواه البخاري (٦٠٤٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٤٤) و مسلم (١١٢/ ٦١)۔

[4] رواه مسلم (٦٨/ ٢٥٨٧)۔

[5] رواه مسلم (٨٤/ ٢٥٩٧)۔

[6] رواه مسلم (٨٦/ ٢٥٩٨)۔

قیامت نہ گواہ ہوں گے اور نہ سفارشی۔‘‘

٤٨٢١: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ؛ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۸۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب آدمی کہتا ہے: لوگ (اپنے بُرے اعمال کے بدلے میں) ہلاک ہو گئے تو وہ ان سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔‘‘

٤٨٢٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۸۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تم قیامت کے روز سب سے بدترین اس شخص کو پاؤ گے جو دوغلا ہے، اِدھر لوگوں سے کچھ بات کرتا ہے اور اُدھر لوگوں سے کچھ بات کرتا ہے۔‘‘

٤٨٢٣: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((نَمَّامٌ)). [3]

۴۸۲۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ’’چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔‘‘ اور مسلم کی روایت میں نَمَّامٌ ’’چغل خور‘‘ کا لفظ ہے۔

٤٨٢٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ، وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ: ((إِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُوْرٌ، وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ)). [4]

۴۸۲۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’سچائی کو اختیار کرو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے، اور نیکی جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے، آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچائی کا متلاشی رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق (بہت سچا) لکھ دیا جاتا ہے، اور تم جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ گناہوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف رہنمائی کرتے ہیں، آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کا طلب گار رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔‘‘
اور مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ’’بے شک سچ نیکی ہے، اور نیکی جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے، اور بے شک جھوٹ گناہ ہے،

---

[1] مسلم (١٣٩/ ٢٦٢٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٥٨) و مسلم (١٠٠/ ٢٥٢٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٥٦) و مسلم (١٦٩، ١٦٨/ ١٠٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٩٤) و مسلم (١٠٥/ ٢٦٠٧)۔

اور گناہ جہنم کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔‘‘

٤٨٢٥: وَعَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِيْ خَيْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۴۸۲۵: ام کلثوم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا شخص جھوٹا نہیں، وہ خیرو بھلائی کی بات کرتا ہے اور خیر و بھلائی کی بات ہی آگے پہنچاتا ہے۔‘‘

٤٨٢٦: وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۴۸۲۶: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم مدح سرائی کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی پھینکو۔‘‘

٤٨٢٧: وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيْكَ)) ثَلَاثًا ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فُلَانًا، وَاللّٰهُ حَسِيْبُهُ إِنْ كَانَ يُرٰى أَنَّهُ كَذٰلِكَ، وَلَا يُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۴۸۲۷: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی ﷺ کی موجودگی میں دوسرے آدمی کی تعریف کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تیری تباہی ہو، تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔‘‘ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا ’’جس نے ضرور ہی مدح سرائی کرنی ہو تو وہ کہے: میں فلاں کو اس اس طرح خیال کرتا ہوں، جبکہ اللہ اس کی حقیقت سے آگاہ ہے، اگر موصوف ایسا ہی ہو جیسا اس نے خیال کیا، وہ اللہ پر کسی شخص کی نسبت تزکیہ کا حکم یقینی طور پر نہ لگائے۔‘‘

٤٨٢٨: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. ((قَالَ: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)) قِيْلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيْ أَخِيْ مَا أَقُوْلُ؟ قَالَ: ((إِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((إِذَا قُلْتَ لِأَخِيْكَ مَا فِيْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ)). ❹

۴۸۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟‘‘ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تیرا اپنے بھائی کو ان الفاظ سے یاد کرنا جسے، وہ ناپسند کرتا ہو۔‘‘ عرض کیا گیا، آپ مجھے بتائیں کہ جو بات میں کر رہا ہوں وہ میرے بھائی میں موجود ہو تو پھر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اگر تو وہ

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٩٢) و مسلم (١٠١/ ٢٦٠٥)۔

❷ رواه مسلم (٦٩/ ٣٠٠٢)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٦١٦٢) و مسلم (٦٥/ ٣٠٠٠)۔

❹ رواه مسلم (٧٠/ ٢٥٨٩)۔

چیز اس میں ہے جو تم کہہ رہے ہو تو پھر تم نے اس کی غیبت کی، اور جب تم نے ایسی بات کی جو اس میں نہیں تو پھر تم نے اس پر بہتان لگایا۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''جب تم نے اپنے بھائی کے متعلق ایسی بات کی جو اس میں ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اور جب تم نے ایسی بات کی جو اس میں نہیں ہے تو پھر تم نے اس پر بہتان بازی کی۔''

٤٨٢٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ رَجُلاً اِسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((ائْذَنُوْا لَهُ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ)) فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ وَجْهِهٖ، وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ. فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِيْ وَجْهِهٖ، وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَتٰى عَاهَدْتِّنِيْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَاللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهٖ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۴۸۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اجازت دے دو اور وہ اپنی قوم کا برا شخص ہے۔'' جب وہ بیٹھ گیا تو نبی ﷺ نے اپنے چہرے پر خوشی کا اظہار فرمایا اور اس کے لیے تبسم فرمایا: جب وہ آدمی چلا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے اس کے متعلق اس طرح اس طرح کہا، پھر (اس کے آنے پر) آپ نے اپنے چہرے پر خوشی کا اظہار فرمایا اور اس کے لیے تبسم فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے مجھے کب فحش گو پایا؟ کیونکہ روزِ قیامت اللہ کے ہاں مقام و مرتبہ میں سے بدتر وہ شخص ہوگا جس کے شر سے بچنے کے لیے لوگ اسے چھوڑ دیں۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''اس کی فحش گوئی سے بچنے کے لیے۔''

٤٨٣٠: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًا اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ، وَاِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْسَتَرَهُ اللّٰهُ، فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ! عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ)) فِيْ بَابِ الضِّيَافَةِ. ❷

۴۸۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری ساری امت کے گناہ قابل معافی ہیں، مگر وہ لوگ جو علانیہ گناہ کرتے ہیں، اور علانیہ گناہ کرنا یہ ہے کہ آدمی رات کے وقت کوئی (گناہ کا) عمل کرے، پھر صبح ہونے پر کہتا پھرے: اے فلاں! میں نے رات کو اس طرح اس طرح کیا تھا، حالانکہ اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی ہوئی تھی، اور اس نے رات اس طرح بسر کی کہ اس کے رب نے اسے چھپا رکھا تھا اور جب صبح کرتا ہے تو اپنے اوپر سے اللہ کے پردے کو اٹھا دیتا ہے۔''

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہو'' باب الضیافة میں ذکر کی گئی ہے۔

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٣٢_٦٠٥٤) و مسلم (٧٣/ ٢٥٩١)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٦٩) و مسلم (٥٢/ ٢٩٩٠) ٥ حديث أبي هريرة رضي الله عنه: من كان يؤمن بالله تقدم (٤٢٤٣)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٤٨٣١: عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِي أَعْلَاهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ قَالَ: غَرِيْبٌ. ❶

۴۸۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دیتا ہے درآنحالیکہ وہ باطل پر تھا۔ اس کے لیے جنت کے کنارے پر ایک گھر بنا دیا جاتا ہے، اور جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا ترک کر دیا تو اس کے لیے جنت کے وسط میں گھر بنا دیا جاتا ہے، اور جس نے اپنا اخلاق سنوار لیا، اس کے لیے اس میں بلند جگہ پر گھر بنا دیا جاتا ہے۔'' امام ترمذی نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے، اور اسی طرح شرح السنہ اور مصابیح میں ہے، فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٨٣٢: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَتَدْرُوْنَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ تَقْوَى اللّٰهِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ. أَتَدْرُوْنَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ؟ أَلْأَجْوَفَانِ: اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۴۸۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ کون سی چیز زیادہ تر لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی؟ (پھر فرمایا) اللہ کا تقوی اور حسن خلق، کیا تم جانتے ہو کہ کون سی چیز زیادہ تر لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی؟ (پھر فرمایا) دو چیزیں، منہ اور شرم گاہ۔''

٤٨٣٣: وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ إِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ. وَرَوٰى مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ. ❸

۴۸۳۳: بلال بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک آدمی بھلائی کی بات کرتا ہے اور وہ اس کی قدر و منزلت سے آگاہ نہیں ہوتا جس کے بدلہ میں اللہ اس شخص کے لیے روز قیامت تک اپنی رضا لکھ دیتا ہے، اور بے شک آدمی کوئی بُری بات کر دیتا ہے اور وہ اس کی بھی اہمیت نہیں جانتا تو اس کی وجہ سے اللہ روز قیامت تک کے لیے اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے۔'' شرح السنہ۔ اور امام مالک، ترمذی اور ابن ماجہ نے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٩٣) و البغوي في شرح السنة (١٣/ ٨٢ ح ٣٥٠٢) وذكره في مصابيح السنة (٣/ ٣٢٢-٣٢٣ ح ٣٧٦٠) [ورواه ابن ماجه (٥١)] ☆ سلمة بن وردان ضعيف و حديث أبي داود (٤٨٠٠) يغني عنه۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٠٠٤ وقال: صحيح غريب) و ابن ماجه (٤٢٤٦)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٣١٥ ح ٤١٢٥) و مالك في الموطأ (٢/ ٩٨٥ ح ١٩١٤) والترمذي (٢٣١٩ وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (٣٩٦٩)۔

٤٨٣٤: وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَهُ، وَيْلٌ لَهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❶

۴۸۳۴: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو بات کرتے وقت جھوٹ بولتا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے لوگوں کو ہنسائے، تو اس کے لیے ہلاکت ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے۔“

٤٨٣٥: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُوْلُهَا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ، يَهْوِيْ بِهَا أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَإِنَّهُ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهِ أَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❷

۴۸۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک بندہ محض لوگوں کو ہنسانے کے لیے بات کرتا ہے اور وہ اس کی وجہ سے زمین و آسمان کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ دور جہنم میں گر جاتا ہے، اور وہ اپنے پاؤں کی طرف سے پھسلنے سے اتنا نہیں پھسلتا جتنا کہ وہ زبان کے پھسلنے سے پھسلتا ہے۔“

٤٨٣٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَمَتَ نَجَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❸

۴۸۳۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔“

٤٨٣٧: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: مَا النَّجَاةُ؟ فَقَالَ: ((أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❹

۴۸۳۷: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور میں نے عرض کیا، نجات کا باعث کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی زبان پر قابو رکھ، تیرا گھر تیرے لیے کافی ہونا چاہیے، اور اپنی خطاؤں پر رویا کر۔“

٤٨٣٨: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ رَفَعَهُ، قَالَ: ((إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ، فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ، فَتَقُوْلُ: اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا، فَإِنَّا نَحْنُ بِكَ، فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا، وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۴۸۳۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوع روایت کیا ہے، فرمایا: ”جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو سارے اعضاء زبان سے

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٣، ٥، ٧ ح ٢٠٣٣٣ وغيره) و الترمذي (٢٣١٥ وقال: حسن) وأبو داود (٤٩٩٠) والدارمي (٢/ ٢٩٦ ح ٢٧٠٥)۔ ❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٨٣٢، نسخة محققة: ٤٤٩٢) [والبغوي في شرح السنة (١٤/ ٣١٩) واللفظ له] ☆ فيه يحيى بن عبيدالله التيمي: متروك، روى عن أبيه إلخ۔
❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ١٧٧ ح ٦٦٥٤) و الترمذي (٢٥٠١) و الدارمي (٢/ ٢٩٩ ح ٢٧١٦) والبيهقي في شعب الإيمان (٤٩٨٣)۔ ❹ **ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٥٩ ح ٢٢٥٩٠) و الترمذي (٢٤٠٦ وقال: حسن) ☆ علي بن يزيد: ضعيف جدًا و تلميذه عبيد الله بن زحر ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة۔
❺ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٤٠٧)۔

درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے (حقوق کے تحفظ کے) بارے میں اللہ سے ڈرنا، کیونکہ ہم تیرے رحم وکرم پر ہیں، اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔"

٤٨٣٩: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ [1]

۴۸۳۹: علی بن حسین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ غیر متعلقہ (فضول باتوں) کو چھوڑ دے۔"

٤٨٤٠: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ. [2]

۴۸۴۰: امام ابن ماجہ نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٨٤١: وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْهُمَا. [3]

۴۸۴۱: امام ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں اسے ان دونوں (علی بن حسین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا ہے۔

٤٨٤٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَلَا تَدْرِيْ، فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ، اَوْبَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۴۸۴۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا تو ایک آدمی نے کہا: جنت کی بشارت ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم نہیں جانتے کہ شاید اس نے کسی غیر متعلقہ چیز کے بارے میں بات کی ہو یا کسی ایسی چیز میں بخل کیا ہو جو اس میں کمی نہیں کر سکتی تھی۔"

٤٨٤٣: وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ قَالَ: فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ وَقَالَ: ((هٰذَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَصَحَّحَهُ. [5]

۴۸۴۳: سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز کا اندیشہ ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: "اس کا۔" ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

٤٨٤٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَاجَآءَ بِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [6]

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه مالك في الموطأ (٢/ ٩٠٣ ح ١٧٣٧) و أحمد (١/ ٢٠١ ح ١٧٣٧) ☆ السند مرسل أي ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة، انظر الحديث الآتي (٤٨٤٠)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٩٧٦) [والترمذي (٢٣١٧)] ☆ قرة ضعيف ضعفه الجمهور والزهري عنعن۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣١٨ وقال: غريب) و البيهقي في شعب الإيمان (١٠٨٠٥) ☆ الزهري عنعن و الحديث مرسل۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣١٦ وقال: غريب) ☆ الأعمش مدلس و عنعن و لم يسمع من أنس رضي الله عنه۔

[5] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٤١٠)۔ [6] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (١٩٧٢ وقال: حسن غريب) ☆فيه عبد الرحيم بن هارون ضعيف، كذبه الدارقطني۔

۴۸۴۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ اس (بندے) سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔''

٤٨٤٥: وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَسَدِ الْحَضْرَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَلَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۸۴۵: سفیان بن اسد حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے (مسلمان) بھائی سے کوئی بات کرے، وہ اس میں تمہیں سچا جانتا ہو جبکہ تو اس سے جھوٹ بول رہا ہو۔''

٤٨٤٦: وَعَنْ عَمَّارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانٌ مِنْ نَارٍ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❷

۴۸۴۶: عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں دوغلہ ہوگا تو روزِ قیامت اس کی زبان آگ کی ہوگی۔''

٤٨٤٧: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا بِاللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيِّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ: ((وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيِّ)) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❸

۴۸۴۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن نہ تو طعن کرنے والا ہوتا ہے اور نہ لعنت کرنے والا، نہ وہ فحش گو ہوتا ہے اور نہ زبان دراز۔'' ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان۔

اور بیہقی کی دوسری روایت میں ہے ''نہ وہ فحش گوئی کرنے والا ہوتا ہے اور نہ زبان درازی کرنے والا۔'' امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٨٤٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۴۸۴۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما، بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔''

٤٨٤٩: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ، وَلَا بِجَهَنَّمَ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((وَلَا بِالنَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❺

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٧١) ☆ ضبارة و أبوه مجهولان و فيه علة أخرى۔

❷ **حسن**، رواه الدارمي (٢/ ٣١٤ ح ٢٧٦٧) [وأبو داود (٤٨٧٣)] ☆ شريك القاضي صرح بالسماع عند ابن أبي الدنيا في كتاب الصمت (٢٧٤) فالسند حسن و للحديث شواهد۔ ❸ **حسن**، رواه الترمذي (١٩٧٧) و البيهقي في شعب الإيمان (٥١٥٠ ، ٥١٤٩)۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٠١٩)۔

❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٧٦ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٤٩٠٦) ☆ قتادة مدلس وعنعن ولحديثه شاهد مرسل عند البغوي في شرح السنة (٣٥٥٧) و مصنف عبد الرزاق (١٩٥٣١)۔

۴۸۴۹: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک دوسرے کو ایسے نہ کہو: تم پر اللہ کی لعنت ہو، تم پر اللہ کا غضب ہو اور تم جہنم میں جاؤ۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”ایسے بھی نہ کہو: تم (جہنم کی) آگ میں جاؤ۔“

٤٨٥٠: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ، فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُوْنَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِيْ لُعِنَ، فَإِنْ كَانَ لِذَالِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۸۵۰: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب بندہ کسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے، تو اس کے پہنچنے سے پہلے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے، اس کے دروازے بھی بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں بائیں جاتی ہے، جب وہ کوئی راستہ نہیں پاتی تو وہ اس شخص کی طرف جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی، بشرطیکہ وہ اس کا مستحق ہو ورنہ وہ کہنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے۔“

٤٨٥١: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ رِدَاءَهُ فَلَعَنَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُوْرَةٌ، وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۸۵۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہوا نے ایک آدمی کی چادر اڑا دی تو اس نے اس پر لعنت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس پر لعنت نہ بھیجو کیونکہ وہ تو حکم کی پابند ہے، اور جو شخص کسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے، جبکہ وہ اس کی مستحق نہیں ہوتی تو پھر وہ لعنت اسی شخص پر لوٹ آتی ہے۔“

٤٨٥٢: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يُبَلِّغُنِيْ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِيْ عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا، فَإِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۸۵۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرا کوئی صحابی کسی دوسرے صحابی کے بارے میں مجھے کوئی (ناپسندیدہ) بات نہ پہنچائے، کیونکہ میں پسند کرتا ہوں کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرا سینہ صاف ہو۔“

٤٨٥٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ: ((لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۸۵۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ کو صفیہ رضی اللہ عنہا سے بس یہ یہ کافی ہے یعنی ان کا قد چھوٹا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے ایک ایسی بات کی ہے اگر اسے سمندر میں ملا دیا جائے تو اس پر غالب آ جائے (یعنی اس کی کیفیت بدل ڈالے)۔“

٤٨٥٤: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٠٥) ☆ نمران بن عتبة الذماري مجهول۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٧٨ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٩٠٨) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٦٠) ☆ وليد بن أبي هشام: مستور و شيخه زيد بن زايد: لم يوثقه غير ابن حبان۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٦/ ١٨٩ ح ٢٦٠٧٥) و الترمذي (٢٥٠٢) و أبو داود (٤٨٧٥)۔

شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۴۸۵۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فحش گوئی جس چیز میں ہو، وہ اسے معیوب بنا دیتی ہے اور حیا جس چیز میں ہو وہ اسے مزین کر دیتا ہے۔''

٤٨٥٥: وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ)). يَعْنِي مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ خَالِدًا لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ. ❷

۴۸۵۵: خالد بن معدان، معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو (اس کے سابقہ کسی) گناہ پر ملامت کرتا ہے تو یہ شخص مرنے سے پہلے اس (گناہ) کا ارتکاب کر لیتا ہے۔'' اس سے وہ گناہ مراد ہے جس سے وہ توبہ کر چکا ہو۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اس کی سند متصل نہیں کیونکہ خالد کی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔

٤٨٥٦: وَعَنْ وَاثِلَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❸

۴۸۵۶: واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے (مسلمان) بھائی (کے مصیبت میں مبتلا ہونے) پر خوشی کا اظہار نہ کر، ممکن ہے اللہ اس پر رحم فرما دے اور تمہیں (اس مصیبت میں) مبتلا کر دے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٨٥٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ. ❹

۴۸۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں کسی کی نقل اتارنا پسند نہیں کرتا خواہ مجھے اتنا اتنا مال دیا جائے۔'' ترمذی نے اسے روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

٤٨٥٨: وَعَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ، فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَلَمَّا سَلَّمَ اَتٰى رَاحِلَتَهُ فَاَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ، ثُمَّ نَادٰى: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِيْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَتَقُوْلُوْنَ هُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِيْرُهُ؟ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰى مَا قَالَ؟)). قَالُوْا: بَلٰى. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ. ❺

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: ((كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا)) فِيْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ.

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٥٠٥)
❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٧٤ وقال: حسن غريب)۔ ☆ محمد بن الحسن الهمداني ضعيف و السند منقطع ـ
❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٠٦) ☆ مكحول لم يسمعه من واثلة رضي الله عنه فالسند منقطع۔
❹ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٥٠٣)۔
❺ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٨٥) ☆ فيه أبو عبدالله الجشمي: مجهول ـ ٥ حديث "كفى بالمرء كذبًا" تقدم (١٥٦)۔

۴۸۵۸: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی آیا، اس نے اپنا اونٹ بٹھایا پھر اسے باندھا اور مسجد میں آیا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، جب آپ نے سلام پھیرا تو وہ اپنی سواری کے پاس آیا، اسے کھولا اور اس پر سوار ہو کر بلند آواز سے کہا: اے اللہ! مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور ہماری رحمت میں کسی اور کو شریک نہ کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم گمان کرتے ہو وہ زیادہ نادان ہے یا اس کا اونٹ؟ کیا تم نے اس کی بات نہیں سنی؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیوں نہیں، سنی ہے۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''بندے کے جھوٹا ہونے کے لیے کافی ہے۔'' باب الاعتصام کی فصل اول میں بیان ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٨٥٩: عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى، وَاهْتَزَّلَهُ الْعَرْشُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

۴۸۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب فاسق کی مدح سرائی کی جاتی ہے تو رب تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور اس کی (تعریف کی) وجہ سے اس کا عرش لرز جاتا ہے۔''

٤٨٦٠: وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [2]

۴۸۶۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن میں خیانت اور جھوٹ کی عادت نہیں ہو سکتی البتہ ان کے علاوہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔''

٤٨٦١: وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضي الله عنه. [3]

۴۸۶۱: امام بیہقی نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

٤٨٦٢: وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقِيْلَ لَهُ:

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٨٨٦، نسخة محققة: ٤٥٤٤) ☆ فيه سابق البربري مجهول الحال (انظر لسان الميزان ٣/ ٢-٣) عن أبي خلف خادم أنس (متروك ورماه ابن معين بالكذب / التقريب ٤/ ١٨٧ت ٨٠٨٣) عن أنس رضي الله عنه به إلخ ـ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٥٢ ح ٢٢٥٢٣) ☆الأعمش قال: "حدثت عن أبي أمامة" إلخ و للحديث طرق ضعيفة و قال ابن أبي شيبة في كتاب الإيمان (٨١): "حدثنا يحيى بن سعيد عن سفيان عن سلمة بن كهيل عن مصعب بن سعد عن سعد قال: المؤمن يطبع على الخلال كلها إلا الخيانة والكذب" وسنده صحيح، رواية يحيى القطان عن سفيان الثوري محمولة على السماع ـ

[3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٨٠٩، نسخة محققة: ٤٤٦٩ وضعفه) ☆ أبو إسحاق والأعمش مدلسان وعنعنا وفيه علة أخرى و انظر تخريج الحديث السابق (٤٨٦٠)ـ

أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقِيْلَ لَهُ: أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟ قَالَ: ((لَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا. [1]

۴۸۶۲: صفوان بن سُلیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا، کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر عرض کیا گیا: کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر آپ سے عرض کیا گیا، کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' مالک، بیہقی نے اسے شعب الایمان میں مرسل روایت کیا ہے۔

٤٨٦٣: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِي صُوْرَةِ الرَّجُلِ، فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيْثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُوْنَ، فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِيْ مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۸۶۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، شیطان انسانی روپ دھار کر لوگوں کے پاس آتا ہے، ان سے جھوٹی باتیں کرتا ہے، پھر جب لوگ منتشر ہوجاتے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی کہتا ہے: میں نے ایک آدمی کو سنا۔ میں اس کے چہرے سے شناسا ہوں لیکن میں اس کا نام نہیں جانتا، وہ یہ بات بیان کرتا تھا۔''

٤٨٦٤: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، قَالَ: أَتَيْتُ أَبَاذَرٍّ رضی اللہ عنہ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ أَسْوَدَ وَحْدَهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَاذَرٍّ! مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ، وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ، وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوْتِ، وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ)). [3]

۴۸۶۴: عمران بن حطان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو میں نے انہیں کالی چادر سے گوٹ مارے ہوئے مسجد میں اکیلے پایا تو میں نے کہا: ابوذر! یہ تنہائی کیسی؟ انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''برے ہم نشین سے تنہائی بہتر ہے اور نیک ہم نشین تنہائی سے بہتر ہے اور اچھی بات تحریر کرنا خاموشی سے بہتر ہے جبکہ بُری بات تحریر کرنے سے خاموشی بہتر ہے۔''

٤٨٦٥: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مُقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً)). [4]

۴۸۶۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا (بُری بات کرنے سے) خاموشی برقرار رکھنا ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے۔''

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه مالك في الموطأ (٢/ ٩٩٠ ح ١٩٢٨) و البيهقي في شعب الإيمان (٤٨١٢) ☆ السند مرسل وانظر الحديث السابق (٤٨٦٠ بتحقيقي) فهو يغني عنه۔ [2] رواه مسلم (المقدمة باب ٤، ١/ ١٢ بعد ح ٧، ترقيم دارالسلام: ١٧)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٩٩٣، نسخة محققة: ٤٦٣٩) [ولم يصححه الحاكم (٣/ ٣٤٣) وضعفه الذهبي] ☆ شريك القاضي مدلس وعنعن۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٩٥٣، نسخة محققة: ٤٦٠٢) [والدارمي (٥٩٨) والحاكم (٢/ ٦٨)] ☆ الحسن البصري وهشام بن حسان مدلسان وعنعنا، وقوله: "بالصمت" يعني في الجهاد ___ إن صح الحديث۔

٤٨٦٦: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰی اَنْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوْصِنِیْ قَالَ: ((**اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهٖ**)) قُلْتُ: زِدْنِیْ قَالَ: ((**عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ، وَنُوْرٌ لَكَ فِي الْاَرْضِ**)). قُلْتُ: زِدْنِیْ قَالَ: ((**عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ، فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ**)). قُلْتُ: زِدْنِیْ قَالَ: ((**اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ، فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ، وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ**)). قُلْتُ: زِدْنِیْ قَالَ: ((**قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا**)). قُلْتُ: زِدْنِیْ قَالَ: ((**لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ**)). قُلْتُ: زِدْنِیْ قَالَ: ((**لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ**)). [1]

۴۸۶۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے پوری حدیث ذکر کی اور یہاں تک بیان کیا، انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ وہ تیرے تمام اُمور کے لیے زیادہ باعث زینت ہے۔'' میں نے عرض کیا: مزید فرمائیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کی تلاوت اور اللہ عزوجل کا ذکر کر کیونکہ وہ آسمان میں تیرے تذکرے اور زمین میں تیرے لیے نور کا باعث ہے۔'' میں نے عرض کیا: مجھے مزید وصیت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیشہ خاموشی اختیار کرو، کیونکہ وہ شیطان کو دور کرنے اور تیرے دین کے معاملے میں تیری مددگار رہے۔'' میں نے عرض کیا، مزید فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''زیادہ ہنسنے سے بچو، کیونکہ وہ دل کو مردہ کر دیتا ہے اور چہرے کے نور کو ختم کر دیتا ہے۔'' میں نے عرض کیا: مزید وصیت فرمائیں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''حق بیان کر خواہ وہ کڑوا ہو۔'' میں نے عرض کیا، مزید فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈر۔'' میں نے عرض کیا، مزید فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے تیری خامیوں کا علم، لوگوں کو بُرا بھلا کہنے سے روکے رکھے۔''

٤٨٦٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**يَا اَبَا ذَرٍّ! اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَصْلَتَيْنِ هُمَا اَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ، وَاَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ؟**)) قَالَ: قُلْتُ: بَلٰی! قَالَ: ((**طُوْلُ الصَّمْتِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ! مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا**)). [2]

۴۸۶۷: انس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوذر! کیا میں تمہیں دو خصلتیں نہ بتاؤں جو پشت پر (انسان کے عمل کے لحاظ سے) بہت ہلکی ہیں جبکہ میزان میں بہت بھاری ہیں؟'' وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، جی ہاں! بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''خاموش رہنا اور اچھے اخلاق اختیار کرنا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مخلوق نے ان جیسے دو عمل نہیں کیے۔''

٤٨٦٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ، فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَقَالَ:

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٩٤٢ ، نسخة محققة: ٤٥٩٢)۔ ☆ فيه يحيى بن سعيد السعدي البصري مجروح، جرحه العقيلي و ابن حبان و لم يوثق البتة و لحديثه شاهد ضعيف، انظر تنقيح الرواة (٣/ ٣١٨)۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٩٤١ ، نسخة محققة: ٤٥٩١) [و أبو يعلى (٦/ ٥٣ ح٣٢٩٨)] ☆ فيه بشار بن الحكم الضبي: منكر الحديث۔

((لَعَّانِيْنَ وَصِدِّيْقِيْنَ؟ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!)) فَأَعْتَقَ أَبُوْبَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيْقِهِ، ثُمَّ جَآءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَا أَعُوْدُ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❶

۴۸۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ اپنے کسی غلام پر لعنت کر رہے تھے آپ ﷺ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''(کیا) لعنت کرنے والے اور صدیقین (اکٹھے ہو سکتے ہیں؟) رب کعبہ کی قسم! ہرگز نہیں۔'' چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس دن اپنے بعض غلام (بطور کفارہ) آزاد کیے، پھر نبی ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا: میں آئندہ ایسے نہیں کروں گا۔ امام بیہقی نے پانچوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

٤٨٦٩: وَعَنْ أَسْلَمَ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلَى أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهُ فَقَالَ عُمَرُ: مَهْ، غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ! فَقَالَ لَهُ أَبُوْبَكْرٍ: إِنَّ هٰذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❷

۴۸۶۹: (عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک روز عمر رضی اللہ عنہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے۔ (یہ منظر دیکھ کر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ آپ کی مغفرت فرمائے! اسے چھوڑ دیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے مجھے ہلاکت کے گڑھوں تک پہنچایا ہے۔

٤٨٧٠: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِضْمَنُوْا لِيْ سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اُصْدُقُوْا إِذَا حَدَّثْتُمْ، وَأَوْفُوْا إِذَا وَعَدْتُّمْ، وَأَدُّوْا إِذَا ائْتُمِنْتُمْ، وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ، وَغُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوْا أَيْدِيَكُمْ)). ❸

۴۸۷۰: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: جب تم بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو پورا کرو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، اپنی نظریں نیچی رکھو اور اپنے ہاتھوں کو (ظلم سے) روکو۔''

٤٨٧١-٤٨٧٢: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہم أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ، وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ، الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ)). رَوَاهُمَا أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❹، ❺

---

❶ **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥١٥٤، نسخة محققة: ٤٧٩١) [والبخاري فى الأدب المفرد (٣١٩) وسنده حسن]۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه مالك فى الموطأ (٢/ ٩٨٨ ح ١٩٢١)۔

❸ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٣٢٣) و البيهقي في شعب الإيمان (٥٢٥٦، نسخة محققة: ٤٤٦٤٠، ٤٨٧٧) [وابن حبان في صحيحه (الموارد: ٢٥٤٧) و صححه الحاكم (٤/ ٣٥٩)] ☆ مطلب بن عبد الله لم يسمع من عبادة رضي الله عنه و للحديث شواهد ضعيفة عند الحاكم (٤/ ٣٥٩ ح ٨٠٦٧) وغيره۔

❹ **حسن**، رواه أحمد (٤/ ٢٢٧ ح ١٧٩٩٨، ٦/ ٤٥٩ ح ٢٧٥٩٩ وسنده حسن) والبيهقي في شعب الإيمان (١١١٠٨، نسخة محققة: ١٠٥٩٦) [وأبو نعيم في معرفة الصحابة (٤/ ١٨٦٧ ح ٤٧٠٠)] [وانظر الحديث الآتي (٤٨٧٢) فإنه شاهد له]۔ ❺ **حسن**، رواه أحمد (٦/ ٤٥٩) [وانظر سنن ابن ماجه (٤١١٩) والحديث السابق]۔

۴۸۷۱-۴۸۷۲: عبدالرحمٰن بن غنم اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ یاد آ جائے، جبکہ اللہ کے بندوں میں سے بدترین لوگ چغل خور، پیاروں کے درمیان جدائی ڈالنے والے اور (گناہوں سے) لاتعلق لوگوں پر برائی کا الزام لگانے والے ہیں۔''

٤٨٧٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ، وَكَانَ صَائِمَيْنِ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلٰوةَ قَالَ: ((اَعِيْدُوْا وُضُوْءَ كُمَا وَصَلٰوتَكُمَا، وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ)). قَالَا: لِمَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اغْتَبْتُمْ فُلَانًا)). ❶

۴۸۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی جبکہ وہ روزے سے تھے، جب نبی ﷺ نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں اپنا وضو دوبارہ کرو، نماز دہراؤ اور روزہ پورا کرو، اور کسی دوسرے روز اس کی قضا دو۔'' ان دونوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔''

٤٨٧٤-٤٨٧٥: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، وَجَابِرٍ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا؟ قَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ، فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). ❷ وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ، وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ)). ❸

۴۸۷۴-۴۸۷۵: ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غیبت زنا سے بھی زیادہ سنگین ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! غیبت زنا سے کیسے زیادہ سنگین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک آدمی زنا کرتا ہے تو وہ توبہ کرتا ہے اور اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ اسے بخش دیتا ہے۔ جبکہ غیبت کرنے والے کو معاف نہیں کیا جاتا حتی کہ وہ شخص جس کی غیبت کی گئی ہے، وہ اسے معاف کر دیے۔''

٤٨٧٦: وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ، وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ تَوْبَةٌ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❹

۴۸۷۶: اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، فرمایا: ''زنا کرنے والا توبہ کر لیتا ہے جبکہ غیبت کرنے والے کے لیے توبہ نہیں۔'' (کیونکہ وہ اسے اہمیت نہیں دیتا کہ یہ بھی گناہ ہے اور وہ توبہ نہیں کر پاتا)۔ امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

٤٨٧٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ، تَقُوْلُ:

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان: ٦٧٢٩، نسخة محققة: ٦٣٠٣) ☆ فيه عباد بن منصور: ضعيف، ومثنى بن بكر: مجهول۔ ❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٧٤١، نسخة محققة: ٦٣١٥) ☆ فيه عباد بن كثير: متروك والجريري اختلط وفيه علة أخرى۔ ❸ ايضًا۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٧٤٢، نسخة محققة: ٦٣١٦) ☆ فيه رجل مجهول و فى السند إليه نظر۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيرِ وَقَالَ: فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ ضُعْفٌ. [1]

۴۸۷۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تم نے جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے دعائے مغفرت کرو، کہو: اے اللہ! ہماری اور اس کی مغفرت فرما۔'' بیہقی فی الدعوات الکبیر۔ اور فرمایا: اس کی سند میں ضعف ہے۔

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (٢/ ٢٩٤ ح ٥٠٧) [وأورده ابن الجوزي فى الموضوعات (٣/ ١١٨-١١٩)] ☆ فيه عنبسة بن عبد الرحمٰن القرشي: متروك متهم۔

بَابُ الْوَعْدِ

وعدے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٨٧٨: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، وَجَاءَ اَبَابَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ. فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم دَيْنٌ ، اَوْكَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا . قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُعْطِيَنِيْ هٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ، وهٰكَذَا . فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ . قَالَ جَابِرٌ: فَحَثَا لِيْ حَثْيَةً ، فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ ، وَقَالَ: خُذْ مِثْلَيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۸۷۸ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس مال آیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی قرض تھا یا آپ نے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ فرمایا تھا تو وہ ہمارے پاس آئے (ہم وہ قرض ادا کریں گے اور آپ کا وعدہ وفا کریں گے) جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ مجھے اس قدر اس قدر اور اس قدر عطا فرمائیں گے' اور جابر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ ہاتھ پھیلائے، جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے لپ بھر کر مجھے عطا فرمایا، میں نے انہیں گنا تو وہ پانچ سو تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اتنے دو بار اور لو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٨٧٩: عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَبْيَضَ قَدْشَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ ، وَاَمَرَلَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قُلُوْصًا ، فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَاَتَانَا مَوْتُهُ ، فَلَمْ يُعْطُوْنَا شَيْئًا ، فَلَمَّا قَامَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عِدَةٌ فَلْيَجِئْ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ ، فَاَمَرَ لَنَا بِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۸۷۹: ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ کو (سرخی مائل) سفید رنگت میں دیکھا اور آپ کے کچھ بال سفید ہو

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٩٦) و مسلم (٦١، ٦٠/ ٢٣١٤)۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٨٢٦)۔

چکے تھے' اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے، آپ نے ہمارے لیے تیرہ اونٹنیوں کا حکم فرمایا' جب ہم انہیں لینے گئے تو آپ کی وفات کی خبر ہمیں پہنچی چنانچہ ہمیں کچھ نہ مل سکا۔ البتہ جب ابوبکر نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالی تو انہوں نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کسی کے پاس کوئی عہد ہو تو وہ تشریف لائے' میں ان کے پاس گیا اور انہیں بتایا تو انہوں نے ہمیں اونٹ عطا کرنے کا حکم دیا۔

٤٨٨٠: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِی الْحَسْمَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِیَّ ﷺ قَبْلَ اَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهٗ بَقِيَّةٌ، فَوَعَدْتُهٗ اَنْ اٰتِيَهٗ بِهَا فِیْ مَكَانِهٖ، فَنَسِيْتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ، فَاِذَا هُوَ فِیْ مَكَانِهٖ، فَقَالَ: ((لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ، اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ اَنْتَظِرُكَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۸۸۰: عبداللہ بن ابی حسماء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ سے، آپ کے اعلان نبوت سے پہلے کوئی چیز خریدی اور آپ کا کچھ بقایا میرے ذمے باقی رہ گیا تو میں نے آپ سے، وہ بقایا اسی جگہ لانے کا وعدہ کیا اور پھر میں بھول گیا، تین دن بعد مجھے یاد آیا (اور میں گیا) تو آپ اسی جگہ پر تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے مجھے مشقت میں مبتلا کر دیا، میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔''

٤٨٨١: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: ((اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهٖ اَنْ يَفِیَ لَهٗ، فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيْعَادِ، فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۸۸۱ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی وعدہ وفائی کی نیت سے اپنے بھائی سے کوئی وعدہ کر لیتا ہے لیکن اس سے وعدہ وفا نہیں ہوا اور نہ وہ وقت مقرر پر پہنچا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔''

٤٨٨٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَتْنِیْ اُمِّیْ يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ فِیْ بَيْتِنَا فَقَالَتْ: هَا تَعَالَ اُعْطِيْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَرَدْتِ اَنْ تُعْطِيَهٗ؟)) قَالَتْ: اَرَدْتُ اَنْ اُعْطِيَهٗ تَمْرًا. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَا اِنَّكِ لَوْلَمْ تُعْطِيْهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كَذِبَةٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۴۸۸۲: عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز میری والدہ نے مجھے بلایا جبکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے' میری والدہ نے فرمایا: سنو آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: میں نے اسے ایک کھجور دینے کا ارادہ کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! اگر تم اسے کوئی چیز نہ دیتیں تو تمہارے ذمے ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٩٦) ☆ فيه عبد الكريم بن عبد الله بن شقيق: مجهول۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٩٥) و الترمذي (٢٦٣٣) وقال: ليس إسناده بالقوي ... وأبو النعمان مجهول وأبو وقاص مجهول)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٩١) و البيهقي في شعب الإيمان (٤٨٢٢) ☆ مولى عبد الله: مجهول۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٨٨٣: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ اَحَدُهُمَا اِلٰى وَقْتِ الصَّلٰوةِ، وَذَهَبَ الَّذِیْ جَآءَ لِيُصَلِّيَ، فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [1]

۴۸۸۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی آدمی سے وعدہ کیا' لیکن ان دونوں میں سے ایک وقت نماز تک نہ آیا جبکہ وہ شخص جو آ چکا تھا وہ نماز پڑھنے چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔''

[1] **ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) [و ابن أبي حاتم في علل الحديث (٢/ ٢٧٤ ح ٢٣٢١) و قال: في الإسناد مجهولان: أبو النعمان و أبو وقاص]۔

بَابُ الْمِزَاحِ

مزاح (خوش طبعی) کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٨٨٤: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ: ((يَا اَبَا عُمَيْرٍ! مَافَعَلَ النُّغَيْرُ؟)) وَكَانَ لَهٗ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۸۸۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمارے ساتھ تکلف نہیں برتتے تھے (گھل مل کر رہتے تھے) حتیٰ کہ آپ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: ''ابوعمیر!'' چڑیا نے کیا کیا؟'' ابوعمیر کی ایک چڑیا تھی وہ اس کے ساتھ کھیلا کرتا تھا وہ مر گئی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٨٨٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا. قَالَ: ((اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۸۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو ہم سے خوش طبعی کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں حق بات ہی کہتا ہوں۔''

٤٨٨٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ؟)) فَقَالَ: مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ؟)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۸۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سواری طلب کی تو آپ نے فرمایا: ''میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔'' اس نے عرض کیا: میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹنیاں ہی اونٹ کو جنم دیتی ہیں۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٢٩) و مسلم (٣٠/ ٢١٥٠)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٩٩٠ وقال: حسن)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٩٩١ وقال: صحيح غريب) وأبو داود (٤٩٩٨)۔

٤٨٨٧: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهٗ: ((یَاذَاالْاُذُنَیْنِ!)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ [1]

۴۸۸۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ''اے دو کانوں والے!''

٤٨٨٨: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ: ((اِنَّهٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ)) فَقَالَتْ: وَمَا لَهُنَّ؟ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ. فَقَالَ لَهَا: ((اَمَاتَقْرَئِیْنَ الْقُرْاٰنَ؟ ﴿اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً o فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا﴾)). رَوَاهُ رَزِیْنٌ وَفِی شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ. [2]

۴۸۸۸: انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ایک بڑھیا عورت سے فرمایا: ''کوئی بڑھیا جنت میں نہیں جائے گی۔'' اس (عورت) نے عرض کیا: ان کے لیے کیا (مانع) ہے؟ اور وہ قرآن پڑھتی تھی، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''کیا تم قرآن نہیں پڑھتی ہو؟ بے شک ہم نے ان (حوروں) کو ایک خاص طریقے پر پیدا کیا ہے، پھر ان کو کنوارا رکھا۔'' رزین۔ شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

٤٨٨٩: وَعَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ كَانَ اسْمُهٗ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ، وَكَانَ یُهْدِیْ لِلنَّبِیِّ ﷺ مِنَ الْبَادِیَةِ، فَیُجَهِّزُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَخْرُجَ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اِنَّ زَاهِرًا بَادِیَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ)) وَكَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُحِبُّهٗ، وَكَانَ رَجُلًا دَمِیْمًا. فَاَتَی النَّبِیُّ ﷺ یَوْمًا وَهُوَ یَبِیْعُ مَتَاعَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ لَا یُبْصِرُهٗ فَقَالَ: اَرْسِلْنِیْ، مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِیَّ ﷺ، فَجَعَلَ لَا یَاْلُوْ مَا اَلْزَقَ ظَهْرَهٗ بِصَدْرِ النَّبِیِّ ﷺ حِیْنَ عَرَفَهٗ، وَجَعَلَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ یَشْتَرِی الْعَبْدَ؟)) فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِذْ وَاللّٰهِ! تَجِدُنِیْ كَاسِدًا! فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((لٰكِنْ عِنْدَاللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [3]

۴۸۸۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زاہر بن حرام نامی ایک گنوار شخص جنگل سے نبی ﷺ کے لیے تحائف لایا کرتا تھا، اور جب وہ واپسی کا ارادہ کرتا تو رسول اللہ ﷺ اسے (سامان) دیا کرتے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''زاہر جنگل میں ہمارا کارندہ ہے اور ہم شہر میں اس کے کارپرداز ہیں۔'' اور نبی ﷺ اس سے محبت کیا کرتے تھے، حالانکہ وہ کوئی خوبصورت نہیں تھا، چنانچہ ایک روز نبی ﷺ تشریف لائے تو وہ اپنا سامان فروخت کر رہا تھا، آپ نے اس کے پیچھے سے اپنے حصار میں لے لیا اور وہ آپ کو نہیں دیکھتا تھا، اس نے عرض کیا: مجھے چھوڑ دو، یہ کون ہے؟ اس نے ایک طرف سے دیکھا تو پہچان لیا کہ وہ نبی ﷺ ہیں، جب اس نے آپ کو پہچان لیا تو وہ بڑے اہتمام کے ساتھ اپنی پشت نبی ﷺ کے سینۂ مبارک کے ساتھ لگانے لگا، اور نبی ﷺ فرمانے لگے: ''اس غلام کو کون خریدے گا؟'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میری بہت کم قیمت آپ کو ملے گی، نبی ﷺ نے فرمایا: ''لیکن تم

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٠٧) والترمذي (١٩٩١) ☆ وللحديث شاهد حسن عند الطبراني في الكبير (١/ ٢٤٠ ح ٦٦٢)۔ [2] **ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) و البغوي في شرح السنة (١٣/ ١٨٣ بعد ح ٣٦٠٦) [والترمذي في الشمائل (٢٣٩) و البغوي في مصابيح السنة (٣/ ٣٣٥۔٣٣٦ ح ٣٧٩٦)] ☆ مبارك بن فضالة مدلس وعنعن والحسن البصري: مرسل، وله شاهد ضعيف عند ابن الجوزي في كتاب الوفاء و سنده ضعيف فيه رجل لم يسم، انظر تنقيح الرواة (٣/ ٣٢١)۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ١٨١ ح ٣٦٠٤) [و أحمد (٣/ ١٦١) والترمذي في الشمائل (٢٣٨)] وأخطأ من ضعفه۔

اللہ کے ہاں کم قیمت کے نہیں ہو۔"

٤٨٩٠: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْاَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ، فَسَلَّمْتُ، فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ: ((اُدْخُلْ)) فَقُلْتُ: اَكُلِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((كُلُّكَ)) فَدَخَلْتُ. قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ: اِنَّمَا قَالَ: اَدْخُلُ كُلِّيْ مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۸۹۰: عوف بن مالک اشجعی بیان رضی اللہ عنہ کرتے ہیں، میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ چمڑے کے چھوٹے سے خیمے میں تھے، میں نے سلام عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''اندر آ جاؤ۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں سارا (اندر آ جاؤ)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سارے کے سارے (اندر آ جاؤ)۔'' میں اندر چلا گیا، عثمان بن ابی عاتکہ (راوی) بیان کرتے ہیں، اس نے کہا: کیا میں چھوٹے سے خیمے میں سارے کا سارا آ جاؤں؟

٤٨٩١: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اسْتَأْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا، فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ: لَا اَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَحْجُزُهُ، وَخَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ مُغْضَبًا. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ: ((كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ اَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ؟)) قَالَتْ: فَمَكَثَ اَبُوْبَكْرٍ اَيَّامًا، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا، فَقَالَ لَهُمَا: اَدْخِلَانِيْ فِيْ سِلْمِكُمَا كَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ فِيْ حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَدْ فَعَلْنَا، قَدْ فَعَلْنَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۸۹۱: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آنے کی اجازت طلب کی اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی آواز بلند ہوتے ہوئے سنی، جب وہ اندر تشریف لے آئے، تو انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو پکڑا تا کہ انہیں طمانچہ ماریں، اور انہوں نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر آواز بلند کرتے ہوئے نہ دیکھوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو روکنے لگے اور وہ غصے کی حالت میں باہر تشریف لے گئے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر نکل گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے مجھے کیسے دیکھا کہ میں نے تمہیں اس آدمی (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے بچایا۔'' راوی بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ چند دنوں کے بعد پھر تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی تو ان دونوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عائشہ رضی اللہ عنہا) کو صلح کی حالت میں پایا اور انہوں نے ان دونوں سے کہا: تم مجھے اپنی صلح میں داخل کرو جیسے تم نے اپنی لڑائی میں مجھے داخل کیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم کر چکے، ہم کر چکے۔''

٤٨٩٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((لَا تُمَارِ اَخَاكَ، وَلَا تُمَازِحْهُ، وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❸

۴۸۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا نہ کر اور نہ اس سے (تکلیف دہ) مذاق کر اور نہ ہی اس سے ایسا وعدہ کر جس کی تو خلاف ورزی کرے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

❶ **صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٠٠)۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٩٩) ☆ أبو إسحاق مدلس وعنعن وسقط ذكره من السنن الكبرى للنسائي (٨٤٩٥)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٩٥) ☆ ليث بن أبي سليم: ضعيف۔

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

مفاخرت اور عصبیت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٨٩٣: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ؟ فَقَالَ: ((اَکْرَمُهُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقَاهُمْ)) قَالُوْا: لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ: ((فَاَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِیْلِ اللّٰهِ)). قَالُوْا: لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسْئَلُكَ. قَالَ: ((فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِّیْ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: ((فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۴۸۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: لوگوں میں سے زیادہ معزز شخص کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان میں سے اللہ کے ہاں زیادہ معزز شخص وہ ہے جو ان میں سے زیادہ متقی و پرہیز گار ہے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اس کے متعلق آپ سے نہیں پوچھ رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تب معزز شخص یوسف علیہ السلام اللہ کے نبی، اللہ کے نبی کے بیٹے، اللہ کے نبی کے پوتے، اللہ کے خلیل (ابراہیم علیہ السلام) کے پڑپوتے ہیں۔“ صحابہ نے عرض کیا: ہم اس بارے میں آپ سے دریافت نہیں کر رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم عرب قبائل کے متعلق مجھ سے دریافت کر رہے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے جو جاہلیت میں بہتر تھے وہی تمہارے اسلام میں بہتر ہیں بشرطیکہ وہ (آداب شریعت کے متعلق) سمجھ بوجھ حاصل کریں۔“

٤٨٩٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ، یُوْسُفُ ابْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۴۸۹۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کریم بن کریم بن کریم بن کریم، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔“

٤٨٩٥: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فِیْ یَوْمِ حُنَیْنٍ: کَانَ اَبُوْسُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهٖ، یَعْنِیْ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَلَمَّا غَشِیَهُ الْمُشْرِکُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ:

((اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ))

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٤٦٨٩) و مسلم (١٦٨ / ٢٣٧٨)۔

[2] رواه البخاري (٣٣٩٠)۔

قَالَ: فَمَارُؤِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۸۹۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوۂ حنین کے روز ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ آپ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے‘ جب مشرکین نے آپ کو ہر طرف سے گھیر لیا تو آپ (سواری سے) نیچے اترے اور فرمانے لگے: ”میں نبی ہوں کوئی جھوٹ نہیں‘ اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔“ راوی بیان کرتے ہیں: اس دن تمام لوگوں میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ شجاع کوئی نہیں دیکھا گیا۔

٤٨٩٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۸۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ سے پوچھا: مخلوق میں سے بہترین شخصیت! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔“

٤٨٩٧: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ، فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ، فَقُوْلُوْا: عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۸۹۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری مدح میں ایسے مبالغہ نہ کرنا جیسے نصاریٰ نے ابن مریم کی مدح میں مبالغہ سے کام لیا‘ میں تو اس کا بندہ ہوں‘ تم کہو‘ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔“

٤٨٩٨: وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ: اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ، عَلٰى اَحَدٍ، وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۸۹۸: عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٨٩٩: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا، اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ، اَوْلَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهٖ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ، اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، اَوْفَاجِرٌ شَقِيٌّ، النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ آدَمَ، وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ)). رَوَاهُ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٤٢) و مسلم (٨٠-٧٨/ ١٧٧٦)۔

[2] رواه مسلم (١٥٠/ ٢٣٦٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٤٥) و مسلم (٥/ ١٦٩١)۔

[4] رواه مسلم (٦٤/ ٢٨٦٥)۔

التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۸۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ اپنے فوت شدہ آباؤ اجداد پر فخر کرنے سے باز آ جائیں، وہ تو دوزخ کے کوئلے ہیں، یا وہ اللہ کے ہاں کرم نجاست سے بھی زیادہ حقیر ہیں جو کہ اپنی ناک سے غلاظت دھکیلتا ہے، بے شک اللہ نے آباؤ اجداد پر تمہارے جاہلی فخر وغرور کو ختم کر دیا ہے، بس وہ (فخر کرنے والا) مؤمن متقی ہے یا فاجر بد بخت، تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے (پیدا ہوئے) ہیں۔''

۴۹۰۰: وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ: انْطَلَقْتُ فِيْ وَفْدِ بَنِيْ عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا. فَقَالَ: ((السَّيِّدُ اللّٰهُ)) فَقُلْنَا: وَاَفْضَلُنَا فَضْلاً، وَاَعْظَمُنَا طَوْلاً. فَقَالَ: ((**قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ، اَوْبَعْضَ قَوْلِكُمْ، وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۹۰۰: مطرف بن عبداللہ بن شخیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، وہ (اپنے والد سے) بیان کرتے ہیں، میں بنو عامر کے وفد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو ہم نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سید ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''سید تو اللہ ہے۔'' پھر ہم نے عرض کیا: آپ فضیلت میں ہم سے افضل ہیں اور ہم سے عظیم تر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کہہ رہے ہو وہ کہو یا اپنی بات کا کچھ حصہ کہو اور شیطان تمہیں (باتیں بنانے پر) دلیر نہ بنا دے۔''

۴۹۰۱: وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَلْحَسَبُ الْمَالُ، وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۴۹۰۱: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا میں باعث اعزاز مال ہے جبکہ اللہ کے ہاں (آخرت میں) باعث اعزاز تقویٰ ہے۔''

۴۹۰۲: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا**)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [4]

۴۹۰۲: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص جاہلی نسب کی طرف نسبت کرے (اور اس پر فخر کرے) تو اس سے کہو اپنے باپ کا آلہ تناسل کاٹ کر منہ میں لے لو اور یہ بات کنایہ سے مت کہو۔''

۴۹۰۳: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِيْ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ وَكَانَ مَوْلًى مِنْ اَهْلِ فَارِسَ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقُلْتُ: خُذْهَا مِنِّيْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ! فَالْتَفَتَ اِلَى

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٩٥٥-٣٩٥٦ وقال: حسن) و أبو داود (٥١١٦)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢٥ ح ١٦٤٢٠) و أبو داود (٤٨٠٦)۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٢٧١ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (٤٢١٩) ☆ قتادة عنعن و حديث النسائي (٤/ ٦٥ ح ٣٢٢٧ سنده صحيح) يغني عنه۔ [4] **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ١٢٠-١٢١ ح ٣٥٤١) [و أحمد (٥/ ١٣٦) والبخاري في الأدب المفرد (٩٣٦، ٩٤٦)] ☆ الحسن البصري عنعن و للحديث شواهد ضعيفة عند عبدالله بن أحمد في زوائد المسند (٥/ ١٣٣، فيه مدلس و عنعن) وغيره۔

فَقَالَ: ((هَلَّا قُلْتَ: خُذْهَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِیُّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۹۰۳: عبدالرحمٰن بن ابی عقبہ رحمۃ اللہ علیہ، ابوعقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اہل فارس کے آزاد کردہ غلام تھے، انہوں نے کہا: میں غزوۂ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا، میں نے ایک مشرک پر وار کیا تو میں نے کہا: اسے میری طرف سے وصول (برداشت) کرو، میں فارسی النسل ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تم نے ایسے کیوں نہ کہا، اسے میری طرف سے وصول (برداشت) کرو اور میں انصاری، جوان ہوں۔''

٤٩٠٤: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رُدِّیَ فَهُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۹۰۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنی قوم کی ناحق حمایت و نصرت کی تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کنویں میں گر جائے اور اسے اس کی دم سے پکڑ کر کھینچا جائے۔''

٤٩٠٥: وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْعَصَبِیَّةُ؟ قَالَ: ((اَنْ تُعِیْنَ قَوْمَكَ عَلَی الظُّلْمِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۹۰۵: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! عصبیت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کہ تم ناحق اپنی قوم کی معاونت کرو۔''

٤٩٠٦: وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: ((خَیْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِیْرَتِهٖ مَا لَمْ یَأْثَمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۹۰۶: سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے بہترین دفاع کرنے والا وہ ہے جو اپنے خاندان کا دفاع کرتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔''

٤٩٠٧: وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّةٍ، وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِیَّةً، وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِیَّةٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

۴۹۰۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے عصبیت کی طرف بلایا، وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت پر قتال کرے اور وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت پر فوت ہو۔''

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٢٣) ☆ محمد بن إسحاق مدلس: عنعن وعبد الرحمٰن بن أبي عقبة مستور لم يوثقه غير ابن حبان۔ ❷ **صحيح**، رواه أبو داود (٥١١٨)۔ ❸ **ضعيف جدا**، رواه أبو داود (٥١١٩) [وابن ماجه (٣٩٤٩)] ☆ فيه سلمة الدمشقي: مستور، لم يوثقه غير ابن حبان و دلس عن عباد بن كثير و لحديثه شاهد ضعيف جدًا يأتي (٤٩٠٩)۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٢٠) ☆ فيه أيوب بن سويد: ضعيف على الراجح وسعيد لم يسمع من سراقة رضي الله عنه۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٢١ وقال: هذا مرسل، عبدالله بن أبي سليمان لم يسمع من جبير) ☆ و ابن أبي لبيبة ضعيف، ضعفه الجمهور وحديث مسلم، ح: ١٨٤٨ يغني عنه۔

٤٩٠٨: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [1]

۴۹۰۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی چیز سے تیری محبت اندھا اور بہرہ بنا دیتی ہے۔''

الفصل الثالث

فصل ثالث

٤٩٠٩: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ كَثِيرٍ الشَّامِيِّ مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِيْنَ عَنِ امْرَأَةٍ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهَا: فَسِيْلَةُ، أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ؟ قَالَ: ((لَا، وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۹۰۹: اہل فلسطین سے عبادہ بن کثیر شامی اپنی (فلسطینی) فسیلہ نامی عورت سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں نے اپنے والد کو بیان کرتے ہوئے سنا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا یہ بھی عصبیت کے زمرے میں آتا ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ عصبیت تو یہ ہے کہ آدمی اپنی قوم کی ناحق حمایت ونصرت کرے۔''

٤٩١٠: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَنْسَابُكُمْ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلٰى أَحَدٍ، كُلُّكُمْ بَنُوْ آدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَؤُوْهُ، لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلٰى أَحَدٍ فَضْلٌ إِلَّا بِدِيْنٍ وَتَقْوٰى، كَفٰى بِالرَّجُلِ أَنْ يَكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [3]

۴۹۱۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے یہ انساب (ذات، قبیلے) کسی کے لیے باعث عار نہیں، تم سب آدم کی اولاد ہو اور تم سب باہم اس طرح برابر ہو جس طرح ایک صاع دوسرے صاع کے برابر ہوتا ہے، دین اور تقویٰ کے علاوہ کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں، آدمی کے لیے عار کے لحاظ سے یہی کافی ہے کہ وہ زبان دراز، فحش گو اور بخیل ہو۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٣٠) ☆ أبو بكر بن أبي مريم: ضعيف و كان قد سرق بيته فاختلط. وروى البيهقي في شعب الايمان (٤١٢) عن ابي الدرداء رضي الله عنه قال: حبك الشيء يعمي ويصم وسنده صحيح والحمد لله۔

[2] **ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٠٧) و ابن ماجه (٣٩٤٩) ☆ عباد بن كثير: متروك فالسند ضعيف جدًا و للحديث طريق آخر عند أبي داود (٥١١٩) و سنده ضعيف جدًا كما تقدم (٤٩٠٥)۔

[3] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٤٥، ١٥٨) [والطبراني في الكبير (١٧/ ٢٩٥ ح ٨١٤)] والبيهقي في شعب الإيمان (٥١٤٦، نسخة محققة: ٤٧٨٣)] ☆عبدالله بن لهيعة صرح بالسماع عند الطبراني، وهذا الحديث روى عنه يحيى بن إسحاق السيلحيني وهو سمع منه قبل اختلاطه، وللحديث شواهد معنوية كثيرة جدًا۔

بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

حسن سلوک اور صلہ رحمی کرنے کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

٤٩١١: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ: ((**اُمُّكَ**)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((**اُمُّكَ**)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((**اُمُّكَ**)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((**اَبُوْكَ**)) وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ: ((**اُمَّكَ، ثُمَّ اُمَّكَ، ثُمَّ اُمَّكَ، ثُمَّ اَبَاكَ، ثُمَّ اَدْنَاكَ، اَدْنَاكَ**)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۴۹۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیری والدہ۔'' اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیری ماں۔'' اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیری ماں۔'' اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا باپ۔''

ایک دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیرا باپ، پھر تیرا قریبی رشتہ دار، پھر اس سے کم قریبی رشتہ دار۔''

٤٩١٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**رَغِمَ اَنْفُهُ، رَغِمَ اَنْفُهُ، رَغِمَ اَنْفُهُ**)) قِیْلَ: مَنْ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَیْهِ عِنْدَالْكِبَرِ، اَحَدُهُمَا اَوْكِلَاهُمَا، ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۹۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو!'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کس کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اپنے والدین میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے میں پالے پھر وہ (ان کے ساتھ حسن سلوک کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔''

٤٩١٣: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فِیْ عَهْدِ قُرَیْشٍ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ عَلَیَّ وَهِیَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا؟ قَالَ: ((**نَعَمْ، صِلِیْهَا**)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۴۹۱۳: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں، میری والدہ میرے پاس تشریف لائیں جبکہ وہ مشرکہ تھی، یہ اس وقت کی بات ہے

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٥٩٧١) و مسلم (٤، ١/ ٢٥٤٨)۔

[2] رواه مسلم (٩/ ٢٥٥١)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (٢٦٢٠) و مسلم (٥٠/ ١٠٠٣)۔

جب قریش سے (حدیبیہ کا) معاہدہ ہوا تھا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بے شک میری والدہ میرے پاس آئی ہیں جبکہ وہ بہتر سلوک کی متمنی ہے تو کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! اس سے صلہ رحمی کرو۔''

٤٩١٤: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اٰلَ اَبِیْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِیْ بِاَوْلِيَاءَ، اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۹۱۴: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''آل ابوفلاں میرے دوست و حمایتی نہیں، میرا حمایتی تو اللہ اور صالح مومن ہیں، لیکن ان کے ساتھ رشتہ داری ہے جسے میں صلہ رحمی کے ذریعے برقرار رکھوں گا۔''

٤٩١٥: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ، وَوَاْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنْعَ وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۹۱۵: مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے ماؤں کی نافرمانی کرنے، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے، بخل کرنے اور دست سوال دراز کرنے کو تم پر حرام قرار دیا ہے، اور فضول باتیں کرنے، (لوگوں کے احوال جاننے کے لیے) زیادہ سوال کرنے اور مال ضائع کرنے کو تمہارے متعلق ناپسند فرمایا ہے۔''

٤٩١٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ اَبَاهُ، وَيَسُبُّ اُمَّهُ، فَيَسُبُّ اُمَّهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۹۱۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آدمی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، وہ کسی آدمی کے والد کو گالی دیتا ہے تو (بدلے میں) وہ اس کے والد کو گالی دیتا ہے، اور یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو (بدلے میں) وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔''

٤٩١٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۹۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک آدمی کا اپنے والد کے فوت ہو جانے کے بعد، اس کے دوستوں سے صلہ رحمی کرنا سب سے بڑی نیکی ہے۔''

٤٩١٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ وَيُنْسَاَ لَهُ فِيْ اَثَرِهِ،

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٩٠) و مسلم (٣٦٦/ ٢١٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٠٨) و مسلم (١٢/ ٥٩٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٧٣) و مسلم (١٤٦/ ٩٠)۔

[4] رواه مسلم (١٣/ ٢٥٥٢)۔

فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۴۹۱۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا رزق فراخ کر دیا جائے اور اس کی عمر دراز کر دی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔''

٤٩١٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَى الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: مَهْ؟ قَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ. قَالَ: اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى يَا رَبِّ! قَالَ: فَذَاكِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۴۹۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا، اور جب وہ اس سے فارغ ہوا تو رحم کھڑا ہو گیا اور اس نے رحمان کی کمر پکڑ لی، اس پر (رحمان) نے فرمایا: ہٹ جا؟ اس (رحم) نے عرض کیا' یہ مقام اس کا ہے جو تیرے ساتھ قطع رحمی سے پناہ طلب کرتا ہے' فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں اس سے تعلق قائم رکھوں جو تجھ سے تعلق قائم رکھے، اور جو تجھ سے تعلق توڑ دے میں اس سے تعلق توڑ دوں، رحم نے عرض کیا' رب جی! کیوں نہیں (میں راضی ہوں)' فرمایا: ''یہ میں نے جو کہا ایسے ہی ہوگا۔''

٤٩٢٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ اللّٰهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۴۹۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رحم' رحمان سے مشتق ہے' اللہ نے فرمایا: جس نے تجھ سے تعلق قائم کیا میں اس سے تعلق قائم کروں گا اور جس نے تجھ سے تعلق توڑا میں اس سے تعلق توڑ دوں گا۔''

٤٩٢١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ: مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۴۹۲۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رحم عرش کے ساتھ معلق ہے' وہ عرض کرتا ہے: جس نے مجھے جوڑا اللہ اسے جوڑے اور جس نے مجھے توڑا اللہ اسے توڑے۔''

٤٩٢٢: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

۴۹۲۲: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔''

٤٩٢٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٨٦) و مسلم (٢١/ ٢٥٥٧)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٣٠) و مسلم (١٦/ ٢٥٥٤)۔

❸ رواه البخاري (٥٩٨٨)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٨٩) و مسلم (١٧/ ٢٥٥٥)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٨٤) و مسلم (١٩/ ٢٥٥٦)۔

قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۴۹۲۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صلہ رحمی کے بدلے میں صلہ رحمی کرنے والا، صلہ رحمی کرنے والا نہیں، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔''

٤٩٢٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ، وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ: ((لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذَالِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۴۹۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بدسلوکی کرتے ہیں، میں ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ مجھ پر زیادتی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارا بیان درست ہے تو پھر تم ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہے ہو، جب تک تم اس روش پر قائم رہو گے تو ان کے خلاف اللہ کی طرف سے تمہیں مدد پہنچتی رہے گی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٩٢٥: عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَرُدُّ الْقَدْرَ اِلَّا الدُّعَآءُ، وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهٗ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸

۴۹۲۵: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعا، تقدیر کو بدل دیتی ہے، حسن سلوک سے عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے، بے شک آدمی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔''

٤٩٢٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، كَذَالِكُمُ الْبِرُّ، كَذَالِكُمُ الْبِرُّ)). وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: ((نِمْتُ فَرَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ)) بَدَلَ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ)). ❹

۴۹۲۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں قراءت سنی تو میں نے کہا: یہ کون (قراءت کر رہا) ہے؟ انہوں نے کہا: حارثہ بن نعمان ہیں، حسن سلوک کی یہی جزا ہوتی ہے، حسن سلوک کی جزا ایسی ہی ہوتی ہے۔'' اور وہ اپنی والدہ کے ساتھ سب سے بڑھ کر حسن سلوک کرنے والے تھے۔ بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا

❶ رواه البخاري (٥٩٩١)۔ ❷ رواه مسلم (٢٢/ ٢٥٥٨)۔ ❸ **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٩٠، ٤٠٢٢) ☆ سفيان الثوري مدلس و عنعن۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٧ ح ٣٤١٨) والبيهقي في شعب الإيمان (٧٨٥١) ☆ الزهري مدلس و عنعن و لم يثبت تصريح سماعه فى السند المتصل، راجع مسند الحميدي (٢٨٥ بتحقيقي) و صرح بالسماع فى الرواية المرسلة عند ابن وهب فى الجامع (ح١٣٣)۔

ہے اور ایک روایت میں: ''میں جنت میں داخل ہوا'' کی بجائے: ''میں نے خواب میں اپنے آپ کو جنت میں دیکھا'' کے الفاظ ہیں۔

٤٩٢٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۴۹۲۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''والد راضی تو رب راضی، والد ناراض تو رب ناراض۔''

٤٩٢٨: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّ لِي امْرَاَةً وَاُمِّي تَأْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا، فَقَالَ لَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْضَيِّعْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۴۹۲۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اس کے پاس آیا تو اس نے کہا: میری ایک بیوی ہے جبکہ میری والدہ اسے طلاق دینے کا مجھے حکم دیتی ہے (یہ سن کر) ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''والد جنت کا بہترین دروازہ ہے، اگر تم چاہو تو دروازے کی حفاظت کرلو، اور چاہو تو ضائع کرلو۔''

٤٩٢٩: وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَبَرُّ؟ قَالَ: ((اُمَّكَ)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((اُمَّكَ)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((اُمَّكَ)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((اَبَاكَ، ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۹۲۹: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ماں سے۔'' میں نے عرض کیا، پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی والدہ کے ساتھ۔'' میں نے عرض کیا، پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ماں کے ساتھ۔'' میں نے عرض کیا، پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ماں کے ساتھ۔'' میں نے عرض کیا، پھر کس کے ساتھ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے والد کے ساتھ، پھر قریب ترین اور پھر قریب تر رشتے دار کے ساتھ (اچھا سلوک کر)۔''

٤٩٣٠: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَنَا اللّٰهُ، وَاَنَا الرَّحْمٰنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنَ اسْمِيْ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۹۳۰: عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں اور میں رحمان ہوں، میں نے رحم تخلیق کیا اور اس کا نام اپنے نام (رحمان) سے تجویز کیا، جس نے اسے جوڑا میں اسے

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٨٩٩)۔

❷ **حسن**، رواه الترمذي (١٩٠٠ وقال: صحيح) و ابن ماجه (٢٠٨٩)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٨٩٧ وقال: حسن) و أبو داود (٥١٣٩)۔

❹ **صحيح**، رواه أبو داود (١٦٩٤) [والترمذي (١٩٠٧ وقال: صحيح)]۔

جوڑوں گا اور جس نے اسے توڑا کیا میں اسے (اپنی رحمت سے) محروم کردوں گا۔"

٤٩٣١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

۴۹۳۱: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جس قوم میں قطع رحمی کرنے والا شخص ہو اس پر رحمت نازل نہیں ہوتی۔"

٤٩٣٢: وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا، مَعَ مَا يُدَخِّرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ، مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۹۳۲: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ظلم و سرکشی اور قطع رحمی ایسے گناہ ہیں کہ ان کے مرتکب کو اللہ دنیا میں سزا دینے کے ساتھ ساتھ اسے آخرت میں بھی ذخیرہ کر لیتا ہے۔"

٤٩٣٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ، وَلَا عَاقٌّ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۴۹۳۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان اور مستقل شراب نوش جنت میں نہیں جائے گا۔"

٤٩٣٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَاتَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ، فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ، مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ، مَنْسَأَةٌ فِي الْاَثَرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [4]

۴۹۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنے نسب کو اس قدر ضرور سیکھو جس کے مطابق تم صلہ رحمی کرتے ہو، کیونکہ صلہ رحمی اہل رحم میں محبت، مال میں اضافے اور درازئ عمر کا باعث ہے۔" ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٩٣٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا، فَهَلْ لِّیْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟)). قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَبِرَّهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [5]

۴۹۳۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں

[1] **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٩٦٢، نسخة محققة: ٧٥٩٠) [والبغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٨ ح ٣٤٣٩-٣٤٤٠) والبخاري في الأدب المفرد (٦٣) و فيه أبو إدام سليمان بن زيد المحاربي وهو ضعيف جدًا متهم]۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٥١١ وقال: صحيح) و أبو داود (٤٩٠٢)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٨/ ٣١٨ ح ٥٦٧٥) و الدارمي (٢/ ١١٢ ح ٢٠٩٩)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٩٧٩)۔ [5] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٩٠٤ وقال: صحيح)

☆وصححه ابن حبان (الموارد: ٢٠٢٢) و الحاكم على شرط الشيخين (٤/ ١٥٥) ووافقه الذهبي۔

نے ایک بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو کیا میرے لیے توبہ (کی گنجائش) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہاری والدہ ہے؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہاری خالہ ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔''

٤٩٣٦: وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَیْنَ نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلِمَةَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ: ((**نَعَمْ، اَلصَّلٰوةُ عَلَیْهِمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا، وَاِكْرَامُ صَدِیْقِهِمَا**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۴۹۳۶: ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں بنوسلمہ (کے قبیلے) سے ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا والدین کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی ایسی صورت ہے، جس کے ذریعے میں ان کی وفات کے بعد ان سے حسن سلوک کرسکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! ان کے لیے دعا کرو، ان کے لیے مغفرت طلب کرو، ان کے بعد ان کی وصیت پر عمل کرو، وہ جو صلہ رحمی کیا کرتے تھے اسے جاری رکھو اور ان کے دوستوں کی تکریم کرو۔''

٤٩٣٧: وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ حَتّٰی دَنَتْ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ، فَجَلَسَتْ عَلَیْهِ. فَقُلْتُ: مَنْ هِیَ؟ فَقَالُوْا: هِیَ اُمُّهُ الَّتِیْ اَرْضَعَتْهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۹۳۷: ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم کرتے ہوئے دیکھا، اچانک ایک عورت آئی حتیٰ کہ وہ نبی ﷺ کے قریب ہو گئی اور آپ نے اس کے لیے اپنی چادر بچھا دی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ تو انہوں نے بتایا: یہ آپ ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٩٣٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((**بَیْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ، فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ، فَاَطْبَقَتْ عَلَیْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً، فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهٗ یُفَرِّجُهَا. فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ كَبِیْرَانِ، وَلِیَ صِبْیَةٌ صِغَارٌ اَرْعٰی عَلَیْهِمْ، فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْهِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ، وَاِنَّهٗ قَدْ نَاٰیٰ بِیْ**

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥١٤٢) و ابن ماجه (٣٦٦٤)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٤٤) ☆ عمارة بن ثوبان: مستور و جعفر بن يحيى مثله ۔

الشَّجَرُ، فَمَا اَتَيْتُ حَتّٰى اَمْسَيْتُ، فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ، فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ، فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا، وَاَكْرَهُ اَنْ اَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِيْ وَدَأْبُهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ. فَفَرَّجَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتّٰى يَرَوْنَ السَّمَاءَ. قَالَ الثَّانِيْ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا، فَأَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ، فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ، فَلَقِيْتُهَا، بِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا. قَالَتْ: يَا عَبْدَاللّٰهِ! اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ، فَقُمْتُ عَنْهَا. اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا، فَفَرَّجَ لَهُمْ فُرْجَةً. وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ: اَعْطِنِيْ حَقِّيْ. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ، فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا، فَجَاءَنِيْ فَقَالَ: اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ وَاَعْطِنِيْ حَقِّيْ. فَقُلْتُ: اِذْهَبْ اِلٰى ذَالِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ: اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِيْ. فَقُلْتُ: اِنِّيْ لَا اَهْزَأُبِكَ فَخُذْ ذَالِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا، فَاَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا. فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا مَابَقِيَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۹۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس دوران کہ تین آدمی سفر کر رہے تھے، بارش آ گئی، انہوں نے پہاڑ میں ایک غار میں پناہ لی، اتنے میں پہاڑ سے ایک چٹان گری اور اس نے ان کی غار کا منہ بند کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: اپنے اعمال کا جائزہ لو جو تم نے خالص اللہ کی رضا کی خاطر کیے تھے، پھر ان کے ذریعے اللہ سے دعا کرو شاید کہ وہ اس تکلیف (چٹان) کو دور کر دے، ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے والدین تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے' میں ان کے نان ونفقہ کا ذمہ دار تھا، جب میں شام کے وقت مویشی لے کر واپس آتا تو میں دودھ دھو کر' اپنی اولاد سے پہلے' اپنے والدین کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ میں جنگل میں دور نکل گیا جس کی وجہ سے میں شام کے وقت (دیر سے) گھر پہنچا تو میں نے ان دونوں کو سویا ہوا پایا، میں نے حسب معمول دودھ دھویا، پھر میں دودھ کا برتن لے کر آیا اور ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا، میں نے انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور ان سے پہلے بچوں کو پلانا بھی نامناسب جانا جبکہ بچے میرے قدموں کے پاس بھوک سے بلکتے رہے، میری اور ان کی یہی صورت حال رہی حتیٰ کہ صبح ہو گئی' (اے اللہ!) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری رضا کی خاطر ایسے کیا تھا تو پھر ہمارے لیے اس قدر راستہ بنا دے کہ ہم وہاں سے آسمان دیکھ لیں، اللہ نے ان کے لیے راستہ کھول دیا حتیٰ کہ وہ آسمان دیکھنے لگے۔ دوسرے نے عرض کیا، اے اللہ! میری ایک چچا زاد بہن تھی، میں اسے اتنا چاہتا تھا جتنا کہ زیادہ سے زیادہ مرد خواتین کو چاہتے ہیں، میں نے اس سے برائی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن اس نے انکار کر دیا حتیٰ کہ میں اسے سو دینار دوں، میں نے کوشش کر کے سو دینار جمع کیے اور وہ لے کر اس کے پاس گیا' اور جب میں (اس سے برا فعل کرنے کے لیے) اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر جا اور اس مہر کو نہ توڑ، (یہ سنتے ہی) میں اس سے

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٤٦٥) و مسلم (١٠٠/ ٢٧٤٣)۔

اٹھ کھڑا ہوا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو ہمارے لیے راستہ کھول دے! اللہ نے ان کے لیے کچھ راستہ کھول دیا۔ تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے ایک فرق (۱۶ رطل) چاولوں کی اجرت پر ایک مزدور کام پر لگا رکھا تھا' پس جب اس نے اپنا کام مکمل کر لیا تو اس نے کہا: میرا حق مجھے ادا کرو، جب میں نے اس کا حق اس پر پیش کیا تو وہ اسے کمتر سمجھتے ہوئے چھوڑ کر چلا گیا میں اس سے زراعت کرتا رہا حتی کہ میں نے اس سے گائے اور چرواہے جمع کر لیے، وہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا: اللہ سے ڈر جا اور مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق مجھے ادا کر، میں نے کہا یہ گائے اور اس کے چرانے والے کو لے جا، اس نے کہا: اللہ سے ڈر! مجھ سے مذاق نہ کر، میں نے کہا: میں تم سے مذاق نہیں کر رہا، تم یہ گائے اور اس کے چرواہے کو لے جاؤ، وہ اسے لے کر چلا گیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو باقی راستہ بھی کھول دے، چنانچہ اللہ نے ان کے لیے راستہ کھول دیا (اور وہ تکلیف دور کر دی)۔''

٤٩٣٩: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ اَنَّ جَاهِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ: ((**هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ؟**)) قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: ((**فَالْزَمْهَا، فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۴۹۳۹: معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور انہوں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! میں جہاد میں شریک ہونے کے لیے آپ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہاری والدہ ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاؤ! اس کے پاس رہو، کیونکہ جنت اس کے قدموں کے پاس ہے۔''

٤٩٤٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَاَةٌ اُحِبُّهَا، وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَكْرَهُهَا، فَقَالَ لِيْ: طَلِّقْهَا، فَاَبَيْتُ. فَاَتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ' فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**طَلِّقْهَا**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۹۴۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میری ایک بیوی تھی جسے میں پسند کرتا تھا' جبکہ عمر رضی اللہ عنہ اسے ناپسند کرتے تھے' انہوں نے مجھے فرمایا: اسے طلاق دے دو، میں نے انکار کر دیا تو عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اسے طلاق دے دو۔''

٤٩٤١: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: ((**هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ**)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۴۹۴۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دونوں تمہاری جنت (کا سبب) ہیں اور تمہاری جہنم (کا سبب) ہیں۔''

---

[1] **إسناده صحيح** ، رواه أحمد (٣/ ٤٢٩ ح ١٥٦٢٣) و النسائي (٦/ ١١ ح ٣١٠٦) و البيهقي في شعب الإيمان (٧٨٣٣)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٨٩ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٥١٣٨)۔

[3] **إسناده ضعيف** ، رواه ابن ماجه (٣٦٦٢) ☆ قال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف وقال الساجي: اتفق أهل النقل على ضعف علي بن يزيد" و علي بن يزيد الألهاني ضعيف جدًا متروك ، تقدم مرارا۔

٤٩٤٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوْتُ وَالِدَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا وَاِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْلَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُلَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا)). ❶

۴۹۴۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک بندے کے والدین یا ان دنوں میں سے ایک فوت ہو جاتا ہے جبکہ وہ ان دونوں کا نافرمان ہوتا ہے اور وہ (ان کی موت کے بعد) ان کے لیے دعا کرتا رہتا ہے اور ان دونوں کے لیے مغفرت طلب کرتا رہتا ہے تو اللہ ایسے شخص کو حسن سلوک کرنے والا لکھ دیتا ہے۔''

٤٩٤٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَصْبَحَ مُطِيْعًا لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ اَصْبَحَ عَاصِيًا لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِوَاِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا)). قَالَ رَجُلٌ: وَاِنْ ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: ((وَاِنْ ظَلَمَاهُ، وَاِنْ ظَلَمَاهُ، وَاِنْ ظَلَمَاهُ)). ❷

۴۹۴۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے والدین (کے حق) کے متعلق اللہ کی اطاعت میں صبح کرتا ہے تو اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہو تو (دروازہ بھی) ایک، اور جو شخص اپنے والدین (کے حق) کے متعلق اللہ کی نافرمانی میں صبح کرتا ہے تو اس کے لیے جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں، اور اگر وہ ایک ہو تو (جہنم کا دروازہ بھی) ایک۔'' ایک آدمی نے عرض کیا، اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں، اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں اور اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں۔''

٤٩٤٤: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً)). قَالُوْا: وَاِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ)). ❸

۴۹۴۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک بچہ جب اپنے والدین کو نظر رحمت سے دیکھتا ہے تو اللہ اس کے ہر بار دیکھنے کے بدلے میں، اس کے لیے حج مبرور کا ثواب لکھ دیتا ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اگر چہ وہ ہر روز سو مرتبہ دیکھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، اللہ (تصور سے) بہت بڑا اور (ہر نقص سے) پاک تر ہے۔''

٤٩٤٥: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كُلُّ الذُّنُوْبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَا شَآءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ، فَاِنَّهٗ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ)). ❹

---

❶ **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٩٠٢، نسخة محققة: ٧٥٢٤) [وابن عدي في الكامل (٧/ ٢٦٧٩-٢٦٨٠)] ☆ فيه يحيى بن عقبة بن أبي مالك وهو كذاب خبيث عدو الله كما قال ابن معين رحمه الله و للحديث شواهد ضعيفة كما في تنقيح الرواة (٢/ ٣٣١) فالسند موضوع والحديث ضعيف۔ ❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٩١٦، نسخة محققة: ٧٥٣٨) ☆ فيه أبو محمد عبد الله بن يحيى بن موسى السرخسي متهم بالكذب و للحديث شواهد ضعيفة عند هناد بن السري (الزهد: ٩٩٣) وغيره۔ ❸ **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٨٥٩، نسخة محققة: ٧٤٧٥) ☆ فيه نهشل بن سعيد: كذاب و السند إليه مظلم و الضحاك عن ابن عباس: منقطع۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٨٩٠، نسخة محققة: ٧٥٠٠٦) والحاكم (٤/ ١٥٦) ☆ فيه بكار بن عبد العزيز بن أبي بكرة: ضعيف۔

۴۹۴۵: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''والدین کی نافرمانی کے علاوہ اللہ جتنے چاہے گناہ معاف کر دیتا ہے، کیونکہ وہ اس (گناہ) کے مرتکب کو مرنے سے پہلے زندگی ہی میں سزا دے دیتا ہے۔''

٤٩٤٦: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حَقُّ كَبِيْرِ الْإِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

۴۹۴۶: سعید بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بڑے بھائی کا اپنے چھوٹے بھائیوں پر ایسے حق ہے جیسے والد کا اپنی اولاد پر حق ہے۔'' امام بیہقی نے پانچوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٩٢٩، نسخة محققة: ٧٥٥٣) ☆ فيه محمد بن السائب النكري وهو لين الحديث والوليد بن مسلم مدلس وعنعن و روى النكري في بعض الروايات عن أبيه به و أبوه مجهول، وللحديث لون آخر عند أبي نعيم في أخبار أصبهان (١/ ١٢٢)۔

بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ

مخلوق پر شفقت ورحمت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٩٤٧: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَرْحَمُ اللهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۹۴۷: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔''

٤٩٤٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اِنْ نَزَعَ اللهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۹۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے پوچھا: کیا آپ بچوں کا بوسہ لیتے ہیں؟ جبکہ ہم تو ان کا بوسہ نہیں لیتے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہارے متعلق اختیار نہیں رکھتا جبکہ اللہ نے تیرے دل سے رحمت نکال دی ہے (کہ میں اسے واپس لا سکوں)۔''

٤٩٤٩: وَعَنْهَا، قَالَتْ: جَآءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِيْ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: ((مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۹۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت میرے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں، اس نے مجھ سے سوال کیا، میرے پاس صرف ایک کھجور ہی تھی، میں نے وہی اسے دے دی، اس نے اسے اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا، اور خود نہ کھائی، پھر وہ کھڑی ہوئی اور چلی گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی ان بیٹیوں سے کسی طرح آزمائش کی گئی اور اس نے ان سے حسن سلوک کیا تو وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔''

٤٩٥٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٣٧٦) و مسلم (٦٦/ ٢٣١٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٩٨) و مسلم (٦٤/ ٢٣١٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٩٥) و مسلم (١٤٧/ ٢٦٢٩)۔

هٰكَذَا)). وَضَمَّ اَصَابِعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۴۹۵۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ بالغ ہو گئیں تو وہ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ اس طرح ہوں گے۔'' اور آپ نے اپنی انگلیاں ملائیں۔

٤٩٥١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) وَاَحْسِبُهُ قَالَ: ((كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۴۹۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیوہ اور مسکین کی ضرورتوں کا خیال رکھنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔'' اور میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ قیام کرنے (تہجد پڑھنے) والے کی طرح ہے جو سستی نہیں کرتا، اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا (مسلسل روزے رکھتا ہے)۔''

٤٩٥٢: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ، وَلِغَيْرِهِ، فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا)) وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۴۹۵۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا، خواہ یتیم اس کا اپنا ہو یا کسی اور کا، جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا اور پھر ان دونوں (انگلیوں) کے درمیان کچھ فرق کیا۔

٤٩٥٣: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۴۹۵۳: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپ مومنوں کو باہم رحمت و مہربانی کرنے، باہم محبت اور معاونت کرنے میں، جسم کی مانند پائیں گے، جب کوئی عضو تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کا سارا جسم بیداری اور بخار میں مبتلا رہتا ہے۔''

٤٩٥٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ، اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ، وَاِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

۴۹۵۴: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام مومن فرد واحد کی طرح ہیں، اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے تو اس کا سارا جسم دکھتا ہے، اور اگر اس کا سر تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو بھی اس کا سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔''

---

❶ رواہ مسلم (١٤٩/ ٢٦٣١)۔

❷ متفق علیه، رواہ البخاري (٦٠٠٧) و مسلم (٤١/ ٢٩٨٢)۔

❸ رواہ البخاري (٥٣٠٤)۔

❹ متفق علیه، رواہ البخاري (٦٠١١) و مسلم (٦٦/ ٢٥٨٦)۔

❺ رواہ مسلم (٦٧/ ٢٥٨٦)۔

٤٩٥٥: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا)) ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۴۹۵۵: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن (دوسرے) مومن کے لیے عمارت کی مانند ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔

٤٩٥٦: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّآئِلُ اَوْصَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ: ((اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَاشَآءَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۴۹۵۶: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب سائل یا کوئی ضرورت مند شخص آپ کے پاس آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''تم (مجھ سے) سفارش کرو تمہیں اجر ملے گا، اور اللہ جو چاہے گا وہ اپنے رسول کی زبان پر جاری فرما دے گا۔''

٤٩٥٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا، فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا؟ قَالَ: ((تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ، فَذَالِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۴۹۵۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد کرو، وہ ظالم ہو یا مظلوم۔'' کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں مظلوم کی تو مدد کروں گا لیکن ظالم کی مدد کیسے کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا اسے ظلم سے روکنا، یہی تمہارا اس کی مدد کرنا ہے۔''

٤٩٥٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْمُسْلِمُ اَخُ الْمُسْلِمِ، لَايَظْلِمُهٗ، وَلَا يُسْلِمُهٗ، وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۴۹۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے (ظالم کے) سپرد کرتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہو تو اللہ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے، اور جو شخص کسی مسلمان کی کوئی پریشانی دور کرتا ہے تو اللہ اس سے قیامت کے روز کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور فرما دے گا، اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے تو روزِ قیامت اللہ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

٤٩٥٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْمُسْلِمُ اَخُ الْمُسْلِمِ، لَايَظْلِمُهٗ، وَلَا يَخْذُلُهٗ، وَلَا يَحْقِرُهٗ، التَّقْوٰى هٰهُنَا)). وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ ((بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٢٦) و مسلم (٦٥/ ٢٥٨٥)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٧٤٧٦) و مسلم ١٤٥/ ٢٦٢٧)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٥٢) و مسلم (٦٢/ ٢٥٨٤)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٤٢) و مسلم (٥٨/ ٢٥٨٠)۔

الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۹۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ ہی اسے حقیر خیال کرتا ہے، تقویٰ یہاں ہے۔'' اور آپ نے اپنے سینے کی طرف تین مرتبہ اشارہ کیا ''کسی آدمی کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر خیال کرے، ہر مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔''

٤٩٦٠: وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ. وَ أَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُوْنَ أَهْلًا وَلَا مَالًا، وَالْخَائِنُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ، وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ)). وَذَكَرَ: الْبُخْلَ أَوِ الْكَذِبَ ((وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۹۶۰: عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل جنت تین قسم کے ہیں: منصف، خیرات کرنے والا اور نیکی کرنے کی توفیق سے نوازا گیا بادشاہ، (دوسرا) ہر رشتے دار سے (خصوصاً) اور ہر مسلمان سے (عموماً) مہربانی اور نرم دلی کے جذبات رکھنے والا شخص اور (تیسرا) عیال دار جو کہ حرام چیزوں اور سوال کرنے سے اجتناب کرتا ہے۔ جبکہ جہنمیوں کی پانچ اقسام ہیں: وہ ضعیف جس میں عقل نہیں (جس کے ذریعے وہ بری بات سے بچے)، وہ لوگ جو تمہارے ماتحت ہیں، جنہیں (حلال) اہل و عیال اور مال کی خواہش نہیں، خائن شخص کہ اگر اس کے دل میں کسی معمولی سی چیز کا طمع پیدا ہو تو وہ اس کی خیانت کر لیتا ہے، وہ آدمی جو صبح و شام (ہر موقع پر) تیرے اہل و عیال اور تیرے مال کے بارے میں تجھ سے دھوکہ کرتا ہے۔'' اور آپ نے بخیل یا جھوٹے کا ذکر کیا۔ ''اور بداخلاق جو فحش گو ہو۔''

٤٩٦١: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۹۶۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

٤٩٦٢: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَاللّٰهِ! لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ! لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ! لَا يُؤْمِنُ)). قِيْلَ: مَنْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] رواه مسلم (٣٢/ ٢٥٦٤)۔ [2] رواه مسلم (٦٣/ ٢٨٦٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٣) و مسلم (٧٢/ ٤٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠١٦) [و مسلم (٧٣/ ٤٦) بلفظ آخر، و لفظ المشكوة لم أجد عنده]۔

۴۹۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کون (مومن نہیں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں۔''

٤٩٦٣: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۹۶۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص، جس کی شرانگیزیوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔''

٤٩٦٤: وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہم عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ، حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۹۶۴: عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام پڑوسی کے متعلق مجھے مسلسل وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے۔''

٤٩٦٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا كُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخِرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ، مِنْ اَجْلِ اَنْ يُحْزِنَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۹۶۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم تین ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو ایک دوسرے سے سرگوشی نہ کریں حتیٰ کہ تم لوگوں کے ساتھ مل جاؤ، اس لیے کہ یہ طرز عمل اس (تیسرے شخص) کو غم میں مبتلا کر دے گا۔''

٤٩٦٦: وَعَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ)) ثَلٰثًا. قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: ((لِلّٰهِ، وَلِكِتَابِهٖ، وَلِرَسُوْلِهٖ، وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَعَامَّتِهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۹۶۶: تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: ''دین، اخلاص و خیر خواہی (کا نام) ہے۔'' ہم نے عرض کیا، کس کے لیے؟ فرمایا: ''اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔''

٤٩٦٧: وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

---

[1] رواه مسلم (٧١/ ٤٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠١٤، ٦٠١٥) و مسلم (١٤١، ١٤٠/ ٢٦٢٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٩٠) و مسلم (٣٧/ ٢١٨٤)۔

[4] رواه مسلم (٩٥/ ٥٥)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٢٧١٥) و مسلم (٩٧/ ٥٦)۔

۴۹۶۷: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نماز قائم کرنے، زکوۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٩٦٨: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ. ❶

۴۹۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابوالقاسم صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کسی بدنصیب شخص ہی سے رحمت سلب کی جاتی ہے۔''

٤٩٦٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❷

۴۹۶۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رحم کرنے والوں پر رحمان رحم فرماتا ہے، زمین والوں پر تم رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔''

٤٩٧٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا، وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❸

۴۹۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کی توقیر نہیں کرتا، نیکی کا حکم نہیں کرتا اور نہ وہ برائی سے روکتا ہے، وہ ہم میں سے نہیں۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٩٧١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ اَجْلِ سِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ مَنْ يُّكْرِمُهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۴۹۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو نوجوان کسی عمر رسیدہ شخص کی اس کے عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ اس کے عمر رسیدہ ہونے پر ایسا شخص متعین فرمائے گا جو اس کی عزت کرے گا۔''

٤٩٧٢: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ،

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٤٤٢ ح ٩٧٠٠) و الترمذي (١٩٢٣ وقال: حسن)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٩٤١) و الترمذي (١٩٢٤ وقال: حسن صحيح)۔ ❸ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٢١) ☆ليث بن أبي سليم ضعيف و لبعض الحديث شواهد۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٢٢ وقال: غريب) ☆ فيه يزيد بن بيان و شيخه خالد بن محمد البصري: ضعيفان۔

وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ، وَلَا الْجَافِي عَنْهُ، وَإِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❶

۴۹۷۲: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بوڑھے مسلمان کی عزت کرنا، ایسے حافظ قرآن کی عزت کرنا جو غلو سے کام نہ لیتا ہو اور عادل بادشاہ کی عزت کرنا اللہ کی عظمت سے ہے۔''

٤٩٧٣: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ، وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

۴۹۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانوں کے گھروں میں سے وہ گھر بہتر ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو، اور مسلمانوں کا وہ گھر برا ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔''

٤٩٧٤: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلّٰهِ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ، وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيْمَةٍ أَوْ يَتِيْمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ)) وَقَرَنَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❸

۴۹۷۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر کسی یتیم کے سر پر (شفقت سے) ہاتھ پھیرتا ہے تو اس کے ہاتھ کے نیچے آنے والے ہر بال کے بدلے میں اسے ایک نیکی ملتی ہے، اور جو شخص اپنے زیر کفالت کسی یتیم بچی یا بچے کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے تو وہ اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' اور آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملائیں۔ احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٩٧٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ آوَى يَتِيْمًا إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ، إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ. وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ أَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْأَخَوَاتِ فَأَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ)). فَقَالَ: رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاثْنَتَيْنِ؟ قَالَ: ((أَوِ اثْنَتَيْنِ)) حَتّٰى لَوْ قَالُوْا: أَوْ وَاحِدَةً لَقَالَ: وَاحِدَةً. ((وَمَنْ أَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيْمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا كَرِيْمَتَاهُ؟ قَالَ: ((عَيْنَاهُ)). رَوَاهُ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❹

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٤٣) و البيهقي في شعب الإيمان (١٠٩٨٦) ☆ أبو كنانة مجهول۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٦٧٩) ☆ يحيى بن أبي سليمان ضعيف ضعفه الجمهور انظر نيل المقصود (٨٩٣) و السند ضعفه البوصيري والعراقي۔ ❸ **إسناده ضعيف جدا**، رواه أحمد (٥/ ٢٥٠، ٢٦٥ ح ٢٢٦٤٠) والترمذي (لم أجده) [و البغوي في شرح السنة (١٣/ ٤٤ ح ٣٤٥٦) من طريق ابن المبارك به وهو فى الزهد لابن المبارك (٦٥٥)] ❹ **إسناده ضعيف جدا**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٤٤ ح ٣٤٥٧) [والطبراني (٨/ ١٦٢)] ☆ فيه حسين بن قيس الرحبي وهو متروك۔

۴۹۷۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے (دستر خوان) میں شریک کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے لازمی طور پر جنت واجب کر دیتا ہے، بشرطیکہ اس نے کوئی نا قابلِ معافی گناہ نہ کیا ہو، اور جو شخص تین بیٹیوں یا اتنی ہی بہنوں کی کفالت کرتا ہے اوران کی اچھی تربیت کرتا ہے، ان پر رحم کرتا ہے حتیٰ کہ وہ ان کی تمام ضرورتیں پوری کر دیتا ہے تو اللہ اس شخص کے لیے جنت واجب کر دیتا ہے۔'' کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا دو (کی کفالت کرنے والا) بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں وہ بھی۔'' حتیٰ کہ اگر وہ کہتے، کیا ایک بھی؟ تو آپ ﷺ فرما دیتے: ایک بھی۔ ''اور اللہ جس شخص کی دو عمدہ چیزیں سلب کر لے تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! دو عمدہ چیزوں سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی دو آنکھیں۔''

٤٩٧٦: وَعَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَنَاصِحُ الرَّاوِيْ لَيْسَ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ. [1]

۴۹۷۶: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا اپنے بچے کی اچھی تربیت کرنا اس کے لیے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور ناصح راوی اصحاب الحدیث کے ہاں قوی نہیں۔

٤٩٧٧: وَعَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ. [2]

۴۹۷۷: ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''والدین اپنی اولاد کو جو بہترین عطیہ دیتا ہے وہ ان کی اچھی تربیت ہے۔'' ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: میرے نزدیک یہ حدیث مرسل ہے۔

٤٩٧٨: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). وَاَوْمَاَ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اِلَى الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ ((امْرَاَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا، ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ، حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۹۷۸: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور سیاہ رخساروں والی عورت (وہ بیوہ جس کے چہرے کا رنگ محنت مزدوری کرنے کی وجہ سے سیاہ ہو گیا) روز قیامت اس طرح ہوں گے۔'' اور یزید بن زریع نے درمیانی انگلی اور انگشت شہادت کی طرف اشارہ کیا۔ ''نیز منصب و جمال والی عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے شادی نہ کرے حتیٰ کہ وہ بڑے ہو جائیں یا فوت ہو جائیں۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٥١) ☆ فيه ناصح الحائك: ضعيف۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٥٢) و البيهقي في شعب الإيمان (٨٦٥٣) ☆ موسى أبو أيوب: مستور، وفيه علة أخرى۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٤٩) ☆ فيه النهاس بن قهم: ضعيف۔

٤٩٧٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا، وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا۔ يَعْنِي الذُّكُورَ۔ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۹۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ دفن نہ کرے اور نہ اس کی اہانت کرے اور نہ ہی وہ اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح دے تو اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔''

٤٩٨٠: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنِ اغْتِيبَ عِنْدَهُ أَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهُ، نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَإِنْ لَّمْ يَنْصُرْهُ، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ، أَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۴۹۸۰: انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی نصرت و دفاع پر قادر ہو اور اس نے اس کا دفاع کیا تو اللہ دنیا و آخرت میں اس کی نصرت و دفاع فرمائے گا اگر وہ اس کی نصرت پر قادر ہونے کے باوجود اس کی نصرت نہیں کرتا تو اللہ دنیا و آخرت میں اسے بے یار و مددگار چھوڑ دے گا۔''

٤٩٨١: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ أَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [3]

۴۹۸۱: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی غیبت نہ ہونے دی تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دے۔''

٤٩٨٢: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ مِنْ عِرْضِ أَخِيْهِ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [4]

۴۹۸۲: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے تو اللہ پر حق ہے کہ وہ روز قیامت اس کا جہنم سے دفاع کرے۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم ہے۔''

٤٩٨٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَءًا مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيْهِ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٤٦) ☆ أبو معاوية مدلس و عنعن و ابن حدير غير مشهور كما قال المنذري۔

[2] **ضعيف جدا موضوع**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ١٠٧ ح ٣٥٣٠) ☆ فيه أبان بن أبي عياش كذاب متروك۔

[3] **إسناده حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٦٤٣، نسخة محققة: ٧٢٣٧) [وأحمد (٦/ ٤٦١) و البغوي في شرح السنة (١٣/ ١٠٧ ح ٣٥٢٩)] ☆ عبيد الله بن أبي زياد القداح حسن الحديث انظر نيل المقصود (١٤٩٦)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ١٠٦ ح ٣٥٢٨) ☆ فيه ليث بن أبي سليم ضعيف مدلس وعنعن۔

حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۹۸۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کسی ایسی جگہ تنہا چھوڑ دے جہاں اس کی بے حرمتی اور بے عزتی کی جا رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ایسی جگہ تنہا، بے یار و مددگار چھوڑ دے گا جہاں وہ مدد کا محتاج ہوگا، اور اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کی کسی ایسی جگہ مدد کرتا ہے جہاں اس کی بے عزتی اور بے حرمتی کی جاتی ہو تو اللہ ایسی جگہ اس کی مدد فرمائے گا جہاں وہ پسند کرتا ہو کہ اس کی نصرت ہو۔''

٤٩٨٤: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْؤُدَةً)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ. ❷

۴۹۸۴: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے (کسی کا) کوئی عیب دیکھا اور اس کی پردہ پوشی کی تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے زندہ درگور کو زندہ کیا۔'' احمد، ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا۔

٤٩٨٥: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ مِرْآةُ أَخِيهِ فَإِنْ رَأَى بِهِ أَذًى فَلْيُمِطْ عَنْهُ)). ❸ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وَلِأَبِيْ دَاوُدَ: ((اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهُ، وَيَحُوطُهُ مِنْ وَّرَائِهِ)). ❹

۴۹۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک تم میں سے ہر ایک اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے آئینہ ہے، اگر وہ اس میں کوئی عیب دیکھے تو وہ اس سے زائل کر دے۔'' ترمذی، اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

ترمذی اور ابوداود کی روایت میں ہے: ''مومن مومن کا آئینہ ہے، اور مومن مومن کا بھائی ہے، وہ اس کا نقصان نہیں ہونے دیتا اور وہ اس کی غیر موجودگی میں اس (کے جان و مال اور عزت) کی حفاظت کرتا ہے۔''

٤٩٨٦: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِيْ لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ، وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ بِهِ شَيْنَهُ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❺

۴۹۸۶: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مومن کی عزت کسی منافق سے بچاتا ہے تو

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٨٤) ☆ إسماعيل بن بشير و تلميذه: مجهولان۔

❷ **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٤٧ ح ١٧٤٦٤) و الترمذي (بعد ١٩٣٠) [وأبو داود (٤٨٩١)]۔

❸ **ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (١٩٢٩) و إسناده ضعيف جدًا، فيه يحيى بن عبيدالله: متروك۔

❹ **حسن**، رواه أبو داود (٤٩١٨) [و إسناده حسن] [والترمذي (لم أجده)]۔

❺ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٨٣) ☆ فيه إسماعيل بن يحيى المعافري: مجهول و لم يوثقه غير ابن حبان۔

اللہ ایک فرشتہ بھیجے گا جو روز قیامت اس کے گوشت کو جہنم کی آگ سے بچائے گا، اور جس نے کسی مسلمان شخص پر اس کو بدنام کرنے کے لیے کوئی تہمت لگائی تو اللہ اس کو جہنم کے پل پر روک لے گا حتیٰ کہ وہ (سزا بھگت کر) اپنی کہی ہوئی بات سے پاک ہو جائے۔“

۴۹۸۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ، وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [1]

۴۹۸۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے نزدیک بہترین ساتھی وہ ہے جو ان میں اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہے اور اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے۔“ ترمذی، دارمی، اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۹۸۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَأْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ اَحْسَنْتَ، فَقَدْ اَحْسَنْتَ، وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ اَسَأْتَ، فَقَدْ اَسَأْتَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۹۸۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے کیسے پتہ چلے کہ میں اچھا ہوں یا برا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اپنے پڑوسیوں کو کہتے ہوئے سنو کہ تم اچھے ہو تو تم اچھے ہو اور جب تم انہیں کہتے ہوئے سنو کہ تم برے ہو تو تم برے ہو۔“

۴۹۸۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۹۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں سے ان کے مقام و مرتبے کے مطابق برتاؤ کرو۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۴۹۹۰: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّاَ يَوْمًا، وَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَايَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا؟)) قَالُوْا: حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ، وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا ائْتُمِنَ، وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ)). [4]

۴۹۹۰: عبدالرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک روز وضو فرمایا تو آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے وضو

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٩٤٤) و الدارمي (٢/ ٢١٥ ح ٢٤٤٢) ـ [2] **إسناده صحيح**، رواه ابن ماجه (٤٢٢٣) ـ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٤٢) ☆ حبيب بن أبي ثابت و سفيان الثوري مدلسان وعنعنا والسند منقطع، ولعله أشار مسلم في مقدمة صحيحه إلى ضعفه لأنه ذكره بصيغة التمريض. والله أعلم ـ

[4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٥٣٣، نسخة محققة: ١٤٤٠)| و أبو نعيم في معرفة الصحابة (٤/ ١٨٣٨)| ☆ الحسن بن أبي جعفر: ضعيف، و لأصل الحديث شواهد ـ

کے پانی کو جسموں پر ملنے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''کس چیز نے تمہیں اس پر آمادہ کیا؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرے یا اللہ اور اس کے رسول اسے پسند فرمائیں تو وہ جب بات کرے سچ بولے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرے اور اپنے پڑوسیوں اور میل جول رکھنے والوں سے حسن سلوک کرے۔''

٤٩٩١: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۴۹۹۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''وہ شخص مومن نہیں جو شکم سیر ہو کر کھائے جبکہ اس کا قریبی ہمسایہ بھوکا ہو۔'' امام بیہقی نے دونوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

٤٩٩٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا، غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا. قَالَ: ((هِيَ فِي النَّارِ)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةَ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا، وَاِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ، وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ ((هِيَ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۴۹۹۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! فلاں عورت اپنی نمازوں، روزوں اور صدقات کی کثرت کے حوالے سے مشہور ہے لیکن وہ اپنی زبان درازی سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جہنمی ہے۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! فلاں عورت اپنی نمازوں، روزوں اور صدقات کی قلت کے حوالے سے مشہور ہے، اور وہ پنیر کے چند ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور وہ اپنی زبان درازی کے ذریعے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جنتی ہے۔''

٤٩٩٣: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟)) قَالَ: فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا. فَقَالَ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [3]

۴۹۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند ایسے لوگوں کے پاس، کھڑے ہوئے جو بیٹھے ہوئے تھے تو

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٣٨٩، نسخة محققة: ٣١١٧) [والبخاري فى الأدب المفرد (١١٢) و صححه الحاكم (٤/ ١٦٧) ووافقه الذهبي] ☆ سفيان الثوري مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٤٤٠ ح ٩٦٧٣) والبيهقي في شعب الإيمان (٩٥٤٥-٩٥٤٦، نسخة محققة: ٩٠٩٨-٩٠٩٩) [والبخاري فى الأدب المفرد (١١٩) وابن حبان (الموارد: ٢٠٥٤) والأعمش صرح بالسماع عنده وعند البيهقي) و صححه الحاكم (٤/ ١٦٦) ووافقه الذهبي]۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٢٦٣) والبيهقي في شعب الإيمان (١١٢٦٨)۔

فرمایا: ''کیا میں تمہیں تمہارے برے اور اچھے لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟'' راوی بیان کرتے ہیں، وہ خاموش رہے، آپ ﷺ نے تین مرتبہ ایسے فرمایا، تو ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیوں نہیں، آپ ہمارے برے میں سے بہتر کے متعلق ہمیں ضرور بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جس سے خیر کی توقع کی جائے اور اس کے شر سے امن ہو جبکہ تم میں سے براوہ ہے جس سے خیر کی توقع نہ کی جائے اور اس کے شر سے امن نہ ہو۔'' ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٩٩٤: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ، وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهُ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ، وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ)). [1]

۴۹۹۴: ابن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق تقسیم کیے ہیں جس طرح اس نے تمہارے درمیان تمہارے اموال تقسیم کیے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ ہر شخص کو دنیا عطا کرتا ہے خواہ وہ شخص اسے پسند ہو یا ناپسند جبکہ وہ دین صرف اسے عطا کرتا ہے جسے پسند فرماتا ہے، جس شخص کو اللہ دین عطا فرما دے تو (سمجھو کہ) وہ اللہ کا پسندیدہ شخص ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دل اور اس کی زبان مسلمان نہیں ہو جاتے، اور وہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا جب تک اس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو جائے۔''

٤٩٩٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ)). رَوَاهُمَا اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۴۹۹۵: ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن الفت کا مسکن (سراسر الفت) ہے، اور اس شخص میں کوئی خیر نہیں جو کسی سے الفت نہیں کرتا اور نہ اس سے کوئی الفت کرتا ہے۔'' احمد، اور امام بیہقی نے دونوں احادیث شعب الایمان میں بیان کی ہیں۔

٤٩٩٦: وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَضٰى لِاَحَدٍ مِنْ اُمَّتِيْ حَاجَةً يُّرِيْدُ اَنْ يَّسُرَّهٗ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِيْ وَمَنْ سَرَّنِيْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ، وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)). [3]

۴۹۹۶: انس ﷺ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میرے کسی امتی کی ضرورت پوری کی جس کے ذریعے وہ اسے خوش کرنا چاہتا ہو تو اس نے مجھے خوش کیا، جس نے مجھے خوش کیا تو اس نے اللہ کو خوش کیا، اور جس نے اللہ کو خوش کیا تو اللہ اسے

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٣٨٧ ح ٣٦٧٢) والبيهقي في شعب الإيمان (٥٥٢٤، نسخة محققة: ٥١٣٦) ☆ فيه صباح بن محمد: ضعيف و له شاهد ضعيف عند الحاكم (١/ ٣٣-٣٤) فيه سفيان الثوري مدلس وعنعن وعلة أخرى۔

[2] **صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٤٠٠ ح ٩١٨٧) و البيهقي في شعب الإيمان (٨١١٩، نسخة محققة: ٧٧٦٦ فى السنن الكبرى ١٠/ ٢٣٦-٢٣٧) [والحاكم (١/ ٢٣ وفي سنده خطأ)] ☆ سنده حسن وللحديث شواهد۔

[3] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٦٥٣، نسخة محققة: ٧٢٤٧) [من طريق أحمد بن علي بن أفطح عن يحيى بن زهدم بن الحارث عن أبيه عن أنس إلخ و هذه النسخة موضوعة، المتهم بها زهدم. والله أعلم]۔

جنت میں داخل فرمائے گا۔''

٤٩٩٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً، وَاحِدَةٌ فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ، وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). ❶

۴۹۹۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کسی مصیبت زدہ شخص کی فریاد رسی کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے تہتر (۷۳) مغفرتیں لکھ دیتا ہے، ان میں سے ایک میں اس کے تمام معاملات کی درستی ہے جبکہ بہتر (۷۲) روز قیامت اس کے لیے درجات کے حصول کا باعث ہوں گی۔''

٤٩٩٨-٤٩٩٩: وَعَنْهُ، وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ، فَاَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللّٰهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلٰى عِيَالِهٖ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❷

۴۹۹۸-۴۹۹۹: انس اور عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مخلوق اللہ کی عیال (زیر کفالت) ہے، اور مخلوق میں سے وہ شخص اللہ کو زیادہ پسند ہے جو اس کی عیال سے اچھا سلوک کرتا ہے۔'' امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں بیان کی ہیں۔

٥٠٠٠: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جَارَانِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

۵۰۰۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت سب سے پہلے دو پڑوسیوں کا مقدمہ پیش ہوگا۔''

٥٠٠١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا شَكٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَسْوَةَ قَلْبِهٖ قَالَ: ((اِمْسَحْ رَاْسَ الْيَتِيْمِ، وَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❹

۵۰۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے اپنی سنگ دلی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یتیم کے سر پر دست شفقت پھیرا کر اور مسکین کو کھانا کھلایا کر۔''

٥٠٠٢: وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةً اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❺

۵۰۰۲: سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں بہترین صدقہ کے متعلق نہ بتاؤں؟'' وہ تیری اس بیٹی پر صدقہ کرنا ہے جو (طلاق وغیرہ کی وجہ سے) تیرے پاس لوٹ آئے اور تیرے سوا اس کے لیے کمانے والا بھی نہ ہو۔''

---

❶ **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٦٧٠، نسخة محققة: ٧٢٦٤) ☆ فيه زياد بن أبي حسان وأحاديثه موضوعة كما في لسان الميزان وغيره۔ ❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٤٤٦، نسخة محققة: ٧٠٤٦) ☆ فيه يوسف بن عطية الصفار: متروك و علل أخرى۔ ❸ **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٥١ ح ١٧٥٠٧) ☆ فيه عبد الله بن لهيعة تابعه عمرو بن الحارث عند الطبراني في الكبير (١٧/ ٣٠٣ ح ٨٣٦) وسنده حسن۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٢٦٣ ح ٧٥٦٦) ☆ فيه رجل لم يسم: مجهول۔

❺ **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٦٦٧) ☆ علته الإنقطاع بين سراقة رضي الله عنه و عُليّ كما صرح به البوصيري وغيره فالسند منقطع۔

بَابُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ

اللہ کے لیے اور اللہ کی طرف سے محبت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۰۰۳: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْأَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا، اِئْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا، اِخْتَلَفَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۰۰۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روحیں مختلف قسم کے لشکر ہیں جو باہم متعارف ہوتی ہیں وہ دنیا میں باہم محبت سے رہتی ہیں، اور جن میں اجنبیت تھی ان میں اختلاف رہتا ہے۔''

۵۰۰۴: وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. [2]

۵۰۰۴: اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۰۰۵: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ: إِنِّيْ أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، قَالَ: فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَآءِ فَيَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَآءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقُبُوْلُ فِي الْأَرْضِ، وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ. قَالَ: فَيُبْغِضُهُ جِبْرَئِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ أَهْلِ السَّمَآءِ: إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوْهُ. قَالَ: فَيُبْغِضُوْنَهُ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۰۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو وہ جبریل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے: بے شک میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں لہذا تم بھی اس سے محبت کرو، فرمایا: جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں' پھر وہ آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں: بے شک اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہذا تم اس سے محبت کرو، آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں، پھر زمین والوں (کے دلوں) میں اس کی مقبولیت پیدا کر دی جاتی ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو وہ جبریل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے: بے شک میں فلاں شخص سے بغض رکھتا ہوں لہذا تم بھی اس سے بغض رکھو، جبریل علیہ السلام اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے بغض رکھتا

[1] رواه البخاري (٣٣٣٦)۔

[2] رواه مسلم (١٥٩ / ٢٦٣٨)۔

[3] رواه مسلم (١٥٧ / ٢٦٣٧)۔

ہے‘ لہٰذا تم بھی اس سے بغض رکھو‘ فرمایا: وہ اس سے بغض رکھتے ہیں‘ پھر زمین والوں کے دلوں میں اس کے لیے بغض پیدا کر دیا جاتا ہے۔“

٥٠٠٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ؟ اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۰۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ روز قیامت فرمائے گا: میری عظمت و تعظیم کی خاطر باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں آج ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں گا‘ اس دن میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں۔“

٥٠٠٧: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِيْ قَرْيَةٍ أُخْرٰى، فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا قَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: اُرِيْدُ اَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۰۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کسی دوسری بستی میں اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی زیارت کے لیے گیا تو اللہ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا جو اس کے انتظار میں تھا، (جب وہ اس فرشتے کے پاس سے گزرا تو) اس نے کہا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس آدمی نے کہا: میں اس بستی میں اپنے ایک (مسلمان) بھائی سے ملنے جا رہا ہوں، اس نے پوچھا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کا تم بدلہ چکانے جا رہے ہو؟ اس نے کہا: اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں کہ میں اس سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں، اس (فرشتے) نے کہا: میں اللہ کی طرف سے تمہارے پاس پیغام لے کر آیا ہوں کہ جس طرح تم اللہ کی خاطر اس شخص سے محبت کرتے ہو ویسے ہی اللہ تم سے محبت کرتا ہے۔“

٥٠٠٨: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ: ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۰۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن وہ (صحبت یا علم و عمل کے لحاظ سے) ان سے ملا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی ان کے ساتھ ہوگا جس سے اس کی محبت ہوگی۔“

٥٠٠٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((وَيْلَكَ! وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: ((اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ)) قَالَ اَنَسٌ: فَمَا رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ

---

[1] رواه مسلم (٣٧/ ٢٥٦٦)۔

[2] رواه مسلم (٣٨/ ٢٥٦٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٦٩) و مسلم (١٦٥/ ٢٦٤٠)۔

فَرِحُوْا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۰۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے، تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' اس نے عرض کیا: میری تیاری صرف یہی ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہے۔'' انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے مسلمانوں کو اسلام قبول کرنے کے بعد اس بات سے زیادہ کسی اور چیز سے خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۵۰۱۰: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ، كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُّحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيْرِ إِمَّا أَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۰۱۰: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسے کستوری والا اور آگ کی بھٹی دھونکنے والا، کستوری والا یا تو وہ تمہیں عطیہ دے دے گا یا تم خود اس سے خرید لو گے یا پھر تم اس سے اچھی خوشبو پا لو گے۔ جبکہ بھٹی دھونکنے والا یا تو وہ تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تم اس سے گندی بو پاؤ گے۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۵۰۱۱: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ)). [3]

۵۰۱۱: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان لوگوں کے لیے جو میری خاطر باہم محبت کرتے ہیں، میری خاطر باہم ملاقاتیں کرتے ہیں، اور میری خاطر ہی ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، میری محبت واجب ہو گئی۔'' مالک۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے، فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری جلالت و عظمت کی خاطر باہم محبت کرنے والوں کے لیے نور کے منبر ہیں، ان پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء بھی رشک کریں گے۔''

۵۰۱۲: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَأُنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((هُمْ

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦١٦٧) و مسلم (١٦١/ ٢٦٣٩)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٥٥٣٤) و مسلم (١٤٦/ ٢٦٢٨)۔

[3] **صحيح**، رواه مالك في الموطأ (٢/ ٩٥٣-٩٥٤ ح ١٨٤٣) و الترمذي (٢٣٩٠ وقال: حسن صحيح)۔

قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوحِ اللّٰهِ، عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ، وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا، فَوَاللّٰهِ! اِنَّ وُجُوهَهُمْ لَنُورٌ، وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُورٍ، لَا يَخَافُونَ اِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُونَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ)). وَقَرَاَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۰۱۲: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو نہ تو انبیا ہیں اور نہ شہدا، لیکن روز قیامت اللہ کے ہاں ان کے مقام و مرتبہ پر انبیا علیہم السلام اور شہدا بھی رشک کریں گے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بتائیں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ لوگ ہیں جو آپس میں نہ تو کسی رشتے ناتے کی وجہ سے محبت کرتے ہیں نہ کسی مالی شراکت کی بنا پر بلکہ وہ محض اللہ کے حکم اور قرآنی اتباع میں باہم محبت کرتے اور لین دین کرتے ہیں، اللہ کی قسم! ان کے چہرے چمکتے ہوں گے اور وہ نور (کے منبروں) پر ہوں گے، اور جب دیگر لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے تو وہ خوف زدہ نہیں ہوں گے اور جب دیگر لوگ غم کا شکار ہوں گے تو وہ غم زدہ نہیں ہوں گے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''سن لو! بے شک اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

۵۰۱۳: وَرَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اَبِي مَالِكٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ. [2]

۵۰۱۳: اور انہوں (امام بغوی) نے اسے ابو مالک کی سند سے کچھ زوائد کے ساتھ مصابیح کے الفاظ سے شرح السنہ میں روایت کیا ہے، اور اسی طرح شعب الایمان میں بھی ہے۔

۵۰۱۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِاَبِي ذَرٍّ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! اَيُّ عُرَى الْإِيمَانِ اَوْثَقُ؟)) قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((الْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ، وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [3]

۵۰۱۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''ابوذر! ایمان کا کون سا حصہ (حلقہ) زیادہ مضبوط و محکم ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت و تعاون کرنا، اللہ کی خاطر محبت کرنا اور اللہ کی خاطر بغض رکھنا۔''

۵۰۱۵: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاهُ اَوْ زَارَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. [4]

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٣٥٢٧)۔ [2] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٥٠ ح ٣٤٦٤) و ذكره في مصابيح السنة (٣/ ٣٧٩ ح ٣٨٩٧) و البيهقي في شعب الإيمان (٩٠٠١ ، نسخة محققة: ٨٥٨٨) [وأحمد (٥/ ٣٤١، ٣٤٣ وسنده حسن) و عبدالرزاق (١١/ ٢٠١-٢٠٢ ح ٢٠٣٢٤) ☆ و للحديث شواهد عند ابن حبان (الموارد: ٢٥٠٨) و الحاكم (٤/ ١٧٠-١٧١) وغيرهما۔ [3] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٥١٣، نسخة محققة: ٩٠٦٨) ☆ فيه حنش بن قيس الرحبي متروك فالسند ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة فهو ضعيف۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٠٨) [وابن ماجه (١٤٤٣)] ☆ أبو سنان عيسى بن سنان ضعيف ولابن حبان وهم عجيب في تسمية أبي سنان۔

۵۰۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مسلمان اپنے (مسلمان) بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اس سے ملاقات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیری حیات اخروی اچھی ہو گئی ہے، تیرا چلنا اچھا ہو گیا اور تم نے جنت میں جگہ بنا لی ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۱۶: وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۵۰۱۶: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے (مسلمان) بھائی سے محبت کرے تو وہ اسے بتائے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔''

۵۰۱۷: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعِنْدَهُ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهُ: إِنِّي لَأُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَعْلَمْتَهُ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((قُمْ إِلَيْهِ فَأَعْلِمْهُ)). فَقَامَ إِلَيْهِ فَأَعْلَمَهُ فَقَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِيْ أَحْبَبْتَنِيْ لَهُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ، وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ)). [2]

۵۰۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جبکہ کچھ لوگ آپ کے پاس تھے، ان لوگوں میں سے کسی نے کہا: میں اس شخص سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے اسے بتایا ہے؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی طرف جاؤ اور اسے بتاؤ۔'' چنانچہ وہ اس شخص کے پاس گیا اور اسے بتایا (کہ میں تجھ سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں) تو اس نے کہا: جس ذات کی خاطر تم مجھ سے محبت کرتے ہو وہ ذات تجھ سے محبت کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر وہ آدمی واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا تو اس نے آپ کو اس کے جواب سے آگاہ کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس کے ساتھ ہی ہو گے جس سے تم محبت کرتے ہو، اور تم نے جو ثواب چاہا وہ تمہیں ملے گا۔'' بیہقی فی شعب الایمان۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے: ''آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہو گا، اور جو اس نے کیا اس کا وہ صلہ پائے گا۔''

۵۰۱۸: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۵۰۱۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم صرف کسی مومن شخص کی ہم نشینی اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف متقی شخص ہی کھائے۔''

۵۰۱۹: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥١٢٤) و الترمذي (٢٣٩٢ وقال: غريب)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٠١١) و الترمذي (٢٣٨٦ وقال: حسن غريب) ☆ الحسن البصري عنعن و حديث المرء مع من أحب صحيح متواتر دون الزيادة و حديث أبي داود (٥١٢٥) يغني عنه۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٣٩٥ وقال: حسن صحيح) وأبو داود (٤٨٣٢) و الدارمي (٢/ ١٠٣ ح٢٠٦٣)۔

حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ النَّوَوِيُّ: اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. [1]

۵۰۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔'' احمد، ترمذی، ابوداؤد، بیہقی فی شعب الایمان۔ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے، اور امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی اسناد صحیح ہیں۔

۵۰۲۰: وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نَعَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اٰخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْئَلْهُ عَنِ اسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ، وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۰۲۰: یزید بن نعامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی کسی آدمی سے بھائی چارہ قائم کرے تو وہ اس سے اس کے نام، اس کے والد کے نام اور اس کے قبیلے کے متعلق دریافت کرلے، کیونکہ یہ محبت (دوستی) کو زیادہ ملانے (بڑھانے) والا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۰۲۱: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟)) قَالَ قَائِلٌ: الصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ. وَقَالَ قَائِلٌ: اَلْجِهَادُ. قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى: اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ. [3]

۵۰۲۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو کون سے اعمال زیادہ پسند ہیں؟'' صحابہ میں سے کسی نے عرض کیا: نماز، زکوۃ، اور کسی نے عرض کیا: جہاد ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل، اللہ کی خاطر محبت کرنا اور اللہ کی خاطر بغض رکھنا ہے۔'' احمد۔ اور ابوداؤد نے آخری حصہ روایت کیا ہے۔

۵۰۲۲: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَكْرَمَ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۵۰۲۲: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو وہ اپنے رب عزوجل کی تکریم کرتا ہے۔''

۵۰۲۳: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟)) قَالُوْا:

[1] **حسن**، رواه أحمد (۲/ ۳۰۳ ح ۸۰۱۵) و الترمذي (۲۳۷۸) و أبو داود (۴۸۳۳) والبيهقي في شعب الإيمان (۹۴۳۶)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۳۹۲ ب وقال: غريب) ☆ يزيد بن نعامة: تابعي و السند مرسل۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۵/ ۱۴۶ ح ۲۱۶۲۸) و أبو داود (۴۵۹۹) ☆ يزيد بن أبي زياد: ضعيف والرجل: مجهول۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أحمد (۵/ ۲۵۹ ح ۲۲۵۸۲، نسخة محققة: ۲۲۲۲۹)۔

بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ ((خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۵۰۲۳: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ضرور بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب ان پر نظر پڑے تو اللہ یاد آجائے۔''

٥٠٢٤: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ أَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ؛ لَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. يَقُوْلُ: هٰذَا الَّذِيْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ)). [2]

۵۰۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر دو بندے اللہ عزوجل کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں، ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں، تو روز قیامت اللہ ان دونوں کو اکٹھا کر دے گا اور فرمائے گا: یہ ہے وہ جس سے تم میری رضا کی خاطر محبت کیا کرتے تھے۔''

٥٠٢٥: وَعَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى مِلَاكِ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِيْ تُصِيْبُ بِهٖ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ أَهْلِ الذِّكْرِ، وَإِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ، وَأَحِبَّ فِي اللّٰهِ وَأَبْغِضْ فِي اللّٰهِ، يَا أَبَا رَزِيْنٍ! هَلْ شَعَرْتَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ زَائِرًا أَخَاهُ، شَيَّعَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ، كُلُّهُمْ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ، وَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! إِنَّهُ وَصَلَ فِيْكَ، فَصِلْهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فِيْ ذٰلِكَ فَافْعَلْ)). [3]

۵۰۲۵: ابورزین (لقیط بن عامر بن صبرہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس دین کی بنیاد کے متعلق نہ بتاؤں جس کے ذریعے تم دین و دنیا کی بھلائی حاصل کر لو؟ تم اہل ذکر کی مجالس اختیار کرو، جب خلوت میں ہو تو پھر جس قدر ہو سکے اپنی زبان پر اللہ کا ذکر جاری رکھو اور اللہ کی خاطر محبت کرو اور اللہ کی خاطر بغض رکھو۔ ابورزین! کیا تمہیں معلوم ہے؟ کہ آدمی جب اپنے (مسلمان) بھائی کی زیارت کے لیے (گھر سے) نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ چلتے ہیں اور وہ سب اس کے لیے دعائیں کرتے جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں: ہمارے پروردگار! اس نے تیری رضا کی خاطر تعلق جوڑا ہے تو اسے (اپنی رحمت و مغفرت کے ساتھ) جوڑ دے، اگر تم اپنے جسم کو ان کاموں پر لگا سکو تو لگاؤ۔''

٥٠٢٦: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ، لَهَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تُضِيْءُ كَمَا يُضِيْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ)) فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ يَسْكُنُهَا؟ قَالَ: ((الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ، وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِي اللّٰهِ، وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِي اللّٰهِ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [4]

---

[1] **حسن**، رواه ابن ماجه (٤١١٩)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٠٢٢، نسخة محققة: ٨٦٠٦) ☆ حكيم بن نافع الرقي ضعفه الجمهور و الأعمش عنعن إن صح السند إليه۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٠٢٤، نسخة محققة: ٨٦٠٨) ☆ عثمان بن عطاء بن أبي مسلم الخراساني: ضعيف و أبوه مدلس۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٠٠٢، نسخة محققة: ٨٥٨٩) ☆ فيه محمد بن أبي حميد: ضعيف۔

۵۰۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں یاقوت کے ستون ہیں، ان پر زمرد کے بالا خانے ہیں، ان کے دروازے کھلے ہیں، وہ چمک دار ستارے کی طرح چمکتے ہیں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان میں کون لوگ رہیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے، اللہ کی خاطر آپس میں ہم نشینی اختیار کرنے والے اور اللہ کی خاطر آپس میں ملاقات کرنے والے۔'' امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

ہجر، قطع تعلقی اور عیب جوئی کی ممانعت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۰۲۷: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لِيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِیْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۰۲۷: ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زائد ترک تعلقات کرے، دونوں ملتے ہیں تو وہ اس سے اعراض کرتا ہے اور وہ اس سے اعراض کرتا ہے، اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔''

۵۰۲۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا)). وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((وَلَا تَنَافَسُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۰۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، تم کسی کے عیب مت تلاش کرو اور نہ جاسوسی کرو، قیمت بڑھانے کے لیے بولی مت دو اور نہ باہم حسد کرو، بغض مت رکھو اور نہ قطع تعلقی کرو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''(اور حسد کی بنا پر) باہم ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو۔''

۵۰۲۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۰۲۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، شرک سے بیزار ہر شخص کو بخش دیا جاتا ہے، البتہ اس شخص کی مغفرت نہیں ہوتی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ رنجش و عداوت ہو، کہا جاتا ہے: ان دونوں کو مہلت دو حتیٰ کہ وہ صلح کر لیں۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٧٧) و مسلم (٢٥/ ٢٥٦٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٦٦) ومسلم (٢٨/ ٢٥٦٣)۔

[3] رواه مسلم (٣٥/ ٢٥٦٥)۔

۵۰۳۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اُتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۵۰۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ہر جمعے (سات دنوں میں) لوگوں کے اعمال دو مرتبہ پیر اور جمعرات کے روز پیش کیے جاتے ہیں، ہر بندۂ مومن کو بخش دیا جاتا ہے، البتہ اس بندے کی مغفرت نہیں ہوتی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ رنجش و عداوت ہو، کہا جاتا ہے: ان دونوں کو چھوڑ دو حتیٰ کہ وہ (عداوت سے) رجوع کرلیں۔‘‘

۵۰۳۱: وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ مُعَيْطٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِيْ خَيْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ: وَلَمْ اَسْمَعْهُ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ: اَلْحَرْبُ، وَالْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ وَحَدِيْثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا. ❷

۵۰۳۱: اُم کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ’’لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا شخص جھوٹا نہیں، وہ (دونوں سے) خیر و بھلائی کی بات کرتا ہے اور (دونوں کو) خیر و بھلائی کی بات پہنچاتا ہے۔‘‘
امام مسلم نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے انہیں یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین امور کے علاوہ کسی معاملے میں جھوٹ بولنے کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا: لڑائی (جنگ) میں، لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں اور میاں بیوی کی باہم گفتگو کرنے میں۔‘‘

۵۰۳۲: وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ)) فِيْ بَابِ الْوَسْوَسَةِ. ❸

۵۰۳۲: اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ’’شیطان مایوس ہو چکا‘‘ باب الوسوسہ میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۵۰۳۳: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ: كَذِبُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ لِيُرْضِيَهَا، وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ، وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❹

۵۰۳۳: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’صرف تین مواقع پر جھوٹ بولنا جائز ہے، آدمی کا اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ بولنا، لڑائی میں جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔‘‘

❶ رواه مسلم (٣٦/ ٢٥٦٥)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٩٢) و مسلم (١٠١/ ٢٦٠٥)۔

❸ رواه مسلم، تقدم (٧٢)۔

❹ **صحيح**، رواه أحمد ٦/ ٤٦١ ح ٢٨١٦٠) و الترمذي ١٩٣٩ وقال: حسن)۔

٥٠٣٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَكُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلٰثَةٍ، فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَالِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَآءَ بِإِثْمِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۰۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین دن سے زائد ترک تعلق کرے، جب وہ اس سے ملاقات کرے تو تین مرتبہ اسے سلام کرے، ہر مرتبہ وہ اسے سلام کا جواب نہ دے تو یہ (سلام کرنے والا) اس (ترک ملاقات) کے گناہ سے پاک ہوجاتا ہے۔''

٥٠٣٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۰۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زائد ترک تعلق کرے، جس شخص نے تین دن سے زائد ترک تعلق توڑے رکھا اور وہ (اسی حالت میں) فوت ہوگیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔''

٥٠٣٦: وَعَنْ اَبِيْ خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۵۰۳۶: ابوخراش سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اپنے بھائی سے سال بھر ترک ملاقات کی تو وہ اس کے خون بہانے کے مترادف ہے۔''

٥٠٣٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ، فَإِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلٰثٌ فَلْيَلْقَهٗ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْاَجْرِ، وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَآءَ بِالْإِثْمِ وَ خَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۵۰۳۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مؤمن کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مؤمن سے تین دن سے زائد ترک ملاقات کرے، جب تین دن گزر جائیں تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے ملاقات کرے اور اسے سلام کرے، اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو وہ دونوں اجر میں شریک ہیں، اور اگر وہ سلام کا جواب نہ دے تو وہی شخص گناہ گار رہو گا جبکہ سلام کرنے والا ترک ملاقات کے زمرے سے نکل جائے گا۔''

٥٠٣٨: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ؟)) قَالَ: قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: ((اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ،

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٩١٣)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٣٩٢ ح ٩٠٨١) و أبو داود (٤٩١٤)۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٤٩١٥)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩١٢) ☆ فيه هلال بن أبي هلال المدني مستور، وثقه ابن حبان وحده وقال الذهبي: لا يعرف۔

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. ❶

۵۰۳۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں روزے، صدقے اور نماز سے بہتر درجے والے عمل کے متعلق نہ بتاؤں؟'' راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کیا: ضرور بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو فریقوں، دوستوں، رشتہ داروں کے درمیان صلح کرانا، جبکہ دو فریقوں کے درمیان فساد ایسی خصلت ہے جو (نیکیوں کو) زائل کر دینے والی ہے۔'' ابوداؤد، ترمذی، اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۰۳۹: وَعَنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ، وَ الْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ، لَا أَقُوْلُ: تَحْلِقُ الشَّعْرَ، وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ**)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❷

۵۰۳۹: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سابقہ امتوں کی بیماری (غیر محسوس طریقے سے) تمہاری طرف منتقل ہو گئی ہے، حسد اور بغض وعداوت اور وہ نیکیوں کو زائل کرنے والی ہے، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ (بیماری) بال مونڈتی ہے بلکہ وہ دین کو ختم کر دیتی ہے۔''

۵۰۴۰: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((**إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ؛ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ**)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❸

۵۰۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔''

۵۰۴۱: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**إِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ؛ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۵۰۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو (فریقوں، دوستوں، رشتہ داروں) کے درمیان برائی ڈالنے سے بچو کیونکہ وہ (دین کو) زائل کرنے والی ہے۔''

۵۰۴۲: وَعَنْ أَبِيْ صِرْمَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ**)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❺

۵۰۴۲: ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی (مسلمان) کو تکلیف پہنچاتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ اسے تکلیف پہنچاتا ہے، اور جو شخص کسی کو مشقت میں مبتلا کرتا ہے تو اللہ اسے مشقت میں مبتلا کر دیتا ہے۔'' ابن ماجہ، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩١٩) والترمذي (٢٥٠٩) ☆ فيه الأعمش وأبو معاوية مدلسان وعنعنا وللحديث شواهد ضعيفة۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أحمد (١/ ١٦٧ ح ١٤٣٠) و الترمذي (٢٥١٠) ☆ فيه مولى للزبير: مجهول، لم أجد من وثقه وانظر تحفة الأحوذي (٣/ ٣٢٠) لمزيد التحقيق۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٠٣) ☆ جد إبراهيم بن أبي أسيد: لا يعرف والحديث ضعفه البخاري۔

❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٠٨ وقال: صحيح غريب)۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٣٤٢) والترمذي (١٩٤٠) وأبو داود (٣٦٣٥) ☆ لؤلؤة لم يوثقها غير الترمذي و للحديث شواهد كثيرة كلها ضعيفة۔

۵۰۴۳: وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْمَكَرَبِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ. ❶

۵۰۴۳: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ملعون ہے جو کسی مومن کو نقصان پہنچاتا ہے یا اسے دھوکہ دیتا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۴۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَنَادٰی بِصَوْتٍ رَفِیْعٍ فَقَالَ: ((یَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِهٖ! لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ، وَلَا تُعَیِّرُوْهُمْ، وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ، فَاِنَّهٗ مَنْ یَّتَّبِعْ عَوْرَةَ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ یَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ، وَمَنْ یَّتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ یَفْضَحْهُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❷

۵۰۴۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور با آواز بلند فرمایا: ''اے لوگو! جو اپنی زبان سے اسلام لائے ہو جبکہ ایمان ان کے دلوں تک نہیں پہنچا، تم مسلمانوں کو تکلیف مت پہنچاؤ اور نہ انہیں عار دلاؤ اور نہ ہی ان کے عیوب تلاش کرو، کیونکہ جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے عیوب تلاش کرتا ہے تو اللہ اس کے عیوب کا پیچھا کرتا ہے، اور جس کے عیوب کا اللہ پیچھا کرتا ہے تو وہ اسے رسوا کر دیتا ہے خواہ وہ اپنے گھر کے وسط میں ہو۔''

۵۰۴۵: وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: ((اِنَّ مِنْ اَرْبَی الرِّبٰوا الْاِسْتِطَالَةُ فِیْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ حَقٍّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ ❸

۵۰۴۵: سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سود کی سب سے سنگین صورت مسلمان کی عزت کے بارے میں زبان درازی کرنا ہے۔''

۵۰۴۶: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا عَرَجَ بِیْ رَبِّیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُّحَاسٍ یَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ، وَصُدُوْرَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ یَا جِبْرَئِیْلُ! قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَأْکُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۵۰۴۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب میرے رب نے مجھے معراج کرائی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے، وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے کہا: جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے (ان کی غیبت کیا کرتے تھے) اور ان کی عزتوں کے متعلق عیب جوئی کرتے تھے۔''

۵۰۴۷: وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ اَکَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اُکْلَةً، فَاِنَّ اللّٰهَ یُطْعِمُهٗ مِثْلَهَا مِنْ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٤١) ☆ أبو سلمة الكندي: مجهول و فرقد السبخي: ضعيف۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٠٣٢ وقال: حسن غريب)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٨٧٦) و البيهقي في شعب الإيمان (٦٧١٠)۔

❹ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٨٧٨)۔

جَهَنَّمَ، وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ لَهُ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۰۴۷: مستورد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان آدمی (کی غیبت) کی وجہ سے ایک لقمہ کھایا تو اللہ اس شخص کو اس کی مثل جہنم سے کھلائے گا اور جس شخص نے کسی مسلمان آدمی کی (غیبت کی) وجہ سے کوئی کپڑا پہنا تو اللہ اس شخص کو اس کی مثل جہنم سے (کپڑا) پہنائے گا اور جو شخص شہرت وریاکاری کی جگہ کھڑا ہوا تو اللہ اس کو روز قیامت شہرت وریاکاری کی جگہ پر کھڑا کرے گا۔“

۵۰۴۸: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۰۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حسن ظن، حسن عبادت میں سے ہے۔“

۵۰۴۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِعْتَلَّ بَعِيْرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِزَيْنَبَ: ((أَعْطِيْهَا بَعِيْرًا)) فَقَالَتْ: أَنَا أُعْطِيْ تِلْكَ الْيَهُوْدِيَّةَ! فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَهَجَرَهَا ذَا الْحَجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ: ((مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا)) فِيْ بَابِ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ.

۵۰۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا جبکہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس زائد سواری تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ”اس (صفیہ رضی اللہ عنہا) کو اونٹ دے دو۔“ انہوں نے کہا: میں اس یہودن کو دوں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحجہ، محرم اور صفر کے چند ایام تک ان سے صحبت ترک کر دی۔

اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”جو شخص کسی مومن کی عزت بچاتا ہے۔“ باب الشفقة والرحمة میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۰۵۰: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَأَى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ، فَقَالَ لَهُ عِيْسٰى: سَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا، وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ! فَقَالَ عِيْسٰى: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٨١) والبخاري في الأدب المفرد: ٢٤٠] ☆ فيه بقية ولم يصرح بالسماع ولحديثه شواهد ضعيفة عند أحمد (٤/ ٢٢٩) والحاكم (٤/ ١٢٧، ١٢٨ فيه ابن جريج ولم يصرح بالسماع إلا في رواية سفيان بن وكيع (ضعيف) عنه) وغيرهما۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد ٢/ ٤٠٧ ح ٩٢٦٩) وأبو داود (٤٩٩٢)۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٦٠٢) ٥ حديث من حمى مؤمنًا تقدم (٤٩٨٦)۔

[4] رواه مسلم (١٤٩/ ٢٣٦٨)۔

۵۰۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ایک آدمی کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو عیسیٰ علیہ السلام نے اسے فرمایا: تم نے چوری کی ہے، اس نے کہا، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! ہرگز نہیں، (اس پر) عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان لایا، اور میں نے اپنے نفس کی تکذیب کی۔''

۵۰۵۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا، وَكَادَ الْحَسَدُ اَنْ يَّغْلِبَ الْقَدْرَ)). [1]

۵۰۵۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' قریب ہے کہ فقر (اللہ پر اعتراض کرنے کی وجہ سے) کفر بن جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آ جائے۔''

۵۰۵۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰى اَخِيْهِ فَلَمْ يَعْذِرْهُ، اَوْلَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهٗ، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ: الْمَكَّاسُ: الْعَشَّارُ. [2]

۵۰۵۲: جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سامنے عذر پیش کرے اور وہ اسے معذور نہ سمجھے یا وہ اس کا عذر قبول نہ کرے تو اس پر ٹیکس وصول کرنے والے کی مثل گناہ ہوتا ہے۔''

یہ دونوں روایتیں امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہیں، اور فرمایا: ((المکاس)) سے عشر لینے والا مراد ہے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٦١٢، نسخة محققة: ٦١٨٨) ☆ فيه يزيد الرقاشي: ضعيف وسفيان الثوري مدلس وعنعن۔ [2] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٣٣٨، نسخة محققة: ٧٩٨٥) ☆فيه إبراهيم بن أعين العجلي: ضعيف وأبو الزبير مدلس وعنعن إن صح السند إليه و فيه أبو عمرو العبدي (؟) وللحديث شاهد ضعيف عند ابن ماجه (٣٧١٨) وغيره۔

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّأَنِّيْ فِي الْأُمُوْرِ

معاملات میں احتیاط وتحمل اختیار کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥٠٥٣: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَیْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۵۰۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔“

٥٠٥٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ: ((اِنَّ فِیْكَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۰۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عبدالقیس کے سردار اشج سے فرمایا: ”تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ پسند فرماتا ہے: حلم اور وقار۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٠٥٥: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((الْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّیْطَانِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ فِیْ عَبْدِالْمُهَیْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّاوِیْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ. [3]

۵۰۵۵: سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”برد باری اللہ کی جانب سے ہے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے ہے۔“ امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے، اور اسے غریب کہا ہے اور بعض محدثین نے اس حدیث کے راوی عبدالمہیمن بن عباس کے حافظے کے متعلق کلام کیا ہے۔

٥٠٥٦: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا حَلِیْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَکِیْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ)). [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٣٣) و مسلم (٦٣/ ٢٩٩٨)۔ [2] رواه مسلم (٢٥/ ١٧)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠١٢) ☆ عبد المهيمن بن عباس: ضعيف۔

[4] **حسن**، رواه أحمد (٣/ ٦٩ ح ١١٦٨٤) و الترمذي (٢٠٣٣) [وابن حبان (الإحسان: ١٩٣) و صححه الحاكم (٤/ ٢٩٣) ووافقه الذهبي]۔

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۰۵۶: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لغزش کرنے والا ہی بردبار ہوتا ہے اور تجربہ کار ہی دانا ہوتا ہے۔'' احمد، ترمذی، اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۰۵۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: اَوْصِنِيْ فَقَالَ: ((خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيْرِ، فَاِنْ رَأَيْتَ فِيْ عَاقِبَتِهٖ خَيْرًا فَامْضِهٖ، وَاِنْ خِفْتَ غَيًّا فَاَمْسِكْ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۵۰۵۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ مجھے وصیت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معاملے پر غور وفکر کر، اگر تو اس کے انجام میں خیر و بھلائی دیکھے تو اسے کر گزر اور اگر تجھے گمراہی کا اندیشہ لگے تو اسے مت کر۔''

۵۰۵۸: وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ الْاَعْمَشُ: لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلتُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۰۵۸: مصعب بن سعد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، جبکہ اعمش نے فرمایا: میں تو اس (حدیث) کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے جانتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمل آخرت کے علاوہ ہر چیز میں عجلت سے کام نہ لینا بہتر ہے۔''

۵۰۵۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلسَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۰۵۹: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھی سیرت تحمل و وقار اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔''

۵۰۶۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۵۰۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا طریق اور اچھی سیرت نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔''

۵۰۶۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ، فَهِيَ اَمَانَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [5]

۵۰۶۱: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی بات کرتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھے (کہ کہیں کوئی اور تو نہیں سن رہا) تو وہ امانت ہے۔''

۵۰۶۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ: ((هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟)) قَالَ: لَا.

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا منكر**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ١٧٨ ح ٣٦٠٠) ☆ فيه أبان بن أبي عياش متروك متهم۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨١٠) ☆ الأعمش مدلس و عنعن۔ [3] **حسن**، رواه الترمذي (٢٠١٠ وقال: حسن غريب)۔ [4] **حسن**، رواه أبو داود (٤٧٧٦) وله شاهد عند الترمذي (٢٠١٠) وانظر الحديث السابق (٥٠٥٩)۔ [5] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٩٥٩ وقال: حسن) و أبو داود (٤٨٦٨)۔

فَقَالَ: ((فَإِذَا اَتَانَا سَبْىٌ فَأْتِنَا)) فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَأْسَيْنِ، فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِخْتَرْ مِنْهُمَا)). فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ، خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۰۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ابوالہیثم بن التیہان سے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے۔'' اس نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو پھر تم ہمارے پاس آنا۔'' نبی ﷺ کے پاس دو غلام لائے گئے تو ابوالہیثم بھی آپ کے پاس آ گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے کوئی ایک پسند کر لو۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! آپ ہی پسند فرما دیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص سے مشورہ طلب کیا جائے تو وہ امین ہوتا ہے، اسے لے لو کیونکہ میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، میں تمہیں اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔''

۵۰۶۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلٰثَةَ مَجَالِسَ: سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ، اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ، اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ: ((اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ)) فِيْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ.

۵۰۶۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین مجالس، (جہاں) ناحق قتل کرنے یا زنا کرنے یا ناحق مال حاصل کرنے کے متعلق باتیں ہو رہی ہوں، کے علاوہ مجالس (کی باتیں) امانت ہوتی ہیں۔''

اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ: ''بے شک بڑی امانت'' باب المباشرۃ کی فصل اول میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۰۶۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ: قُمْ، فَقَامَ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: اَدْبِرْ، فَاَدْبَرَ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: اَقْبِلْ، فَاَقْبَلَ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: اُقْعُدْ، فَقَعَدَ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَلَا اَفْضَلُ مِنْكَ، وَلَا اَحْسَنُ مِنْكَ، بِكَ اٰخُذُ، وَبِكَ اُعْطِيْ، وَبِكَ اُعْرَفُ، وَبِكَ اُعَاتِبُ، وَبِكَ الثَّوَابُ، وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ)). وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ الْعُلَمَآءِ. [3]

۵۰۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ نے عقل کو پیدا فرمایا تو اسے فرمایا: کھڑی ہو جا، وہ کھڑی ہو گئی، پھر اسے کہا: پیچھے مڑ، تو وہ پیچھے مڑ گئی، پھر اسے کہا: سامنے توجہ کر، تو وہ سامنے آ گئی، پھر اسے کہا: بیٹھ جا،

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣٦٩ وقال: حسن صحيح غريب) ☆ عبدالملك بن عمير مدلس وعنعن وحديث الترمذي (٢٨٢٢) حسن بالشواهد۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٦٩) ☆ ابن أخي جابر: مجهول، لم أجد من وثقه۔ ٥ حديث أبي سعيد تقدم (٣١٩٠)۔ [3] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٦٣٣٠، نسخة محققة: ٤٣١٣) ☆ الفضل بن عيسى الرقاشي: منكر الحديث وحفص بن عمر يروي الموضوعات۔

تو وہ بیٹھ گئی، پھر اسے فرمایا: میں نے اپنی پوری مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ بہتر وافضل اور سب سے اچھا بنایا ہے، میں تیری وجہ سے مؤاخذہ کروں گا، تیری وجہ سے عنایت کروں گا اور تیری وجہ سے میں پہچانا جاتا ہوں، میں تیری وجہ سے سزا دوں گا جزا اور ثواب کا انحصار بھی تجھ پر ہے۔'' اس کے متعلق بعض علما نے کلام کیا ہے۔

۵۰۶۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ، وَالصَّوْمِ، وَالزَّكٰوةِ، وَالْحَجِّ، وَالْعُمْرَةِ)) حَتّٰى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا ((وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ)). [1]

۵۰۶۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ایک شخص نماز پڑھنے والوں، روزہ رکھنے والوں، زکوٰۃ دینے والوں، حج اور عمرہ کرنے والوں میں ہوگا۔'' یہاں تک کہ آپ ﷺ نے تمام اچھے کاموں کا ذکر کیا۔ ''لیکن اس شخص کو ثواب اس کی عقل کے تناسب سے دیا جائے۔''

۵۰۶۶: وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَبَاذَرٍّ! لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ)). [2]

۵۰۶۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''ابوذر! تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں اور مشتبہات سے رک جانے جیسا کوئی تقویٰ نہیں اور نہ ہی حسن خلق جیسا کوئی حسب وشرف ہے۔''

۵۰۶۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاِقْتِصَادُ فِى النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ، وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ)). رَوَى الْبَيْهَقِىُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۵۰۶۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خرچ کرنے میں میانہ روی نصف معیشت ہے، (اچھے) لوگوں سے دوستی اور محبت نصف عقل ہے، اور حسن سوال نصف علم ہے۔'' امام بیہقی نے یہ چاروں احادیث شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٦٣٧، نسخة محققة: ٤٣١٦) ☆ منصور بن سقير أو صقير: ضعيف و قال ابن معين في حديثه: هذاحديث باطل۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٦٤٦، نسخة محققة: ٤٣٢٥، ٧٦٦٨) [وابن ماجه (٤٢١٨ بسند آخر وسنده ضعيف)] ☆ إبراهيم بن يحيى الغساني: ضعيف مجروح [3] **إسناده ضعيف منكر**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٥٦٨، نسخة محققة: ٦١٤٨) ☆ فيه مخيس بن تميم وحفص بن عمر: مجهولان (انظر الجرح و التعديل ٨/ ٤٤٢ وغيره) و قال أبو حاتم: "هذا حديث باطل". (علل الحديث ٢/ ٢٨٤ ح ٢٣٥٤)۔

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

نرمی، حیااور حسن خلق کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۰۶۸: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَاسِوَاهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ: قَالَ لِعَائِشَةَ: ((عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ، وَالْفُحْشَ، اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ)). [1]

۵۰۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے، نرمی کو پسند فرماتا ہے، اور وہ جس قدر نرمی پر عطا کرتا ہے، وہ سختی پر عطا نہیں کرتا نہ اس کے علاوہ کسی اور چیز پر عطا کرتا ہے۔‘‘

اور مسلم ہی کی روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ’’نرمی اختیار کرو، سختی اور بدزبانی سے اجتناب کرو، بے شک جس چیز میں نرمی ہوتی ہے تو وہ اس (چیز) کو مزین کر دیتی ہے اور جس چیز سے اسے نکال لیا جاتا ہے تو وہ اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔‘‘

۵۰۶۹: وَعَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۰۶۹: جریر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’نرمی سے محروم شخص (ہر قسم کی) خیر و بھلائی سے محروم ہے۔‘‘

۵۰۷۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۰۷۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا (کہ اتنے شرمیلے نہ بنو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اسے چھوڑ دو، کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔‘‘

۵۰۷۱: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه مسلم (۷۷ـ۷۹/ ۲۵۹۳) والبخاري (الرواية الثانية: ۶۰۳۰)۔

[2] رواه مسلم (۷۴/ ۲۵۹۲)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۲۴) و مسلم (۵۹/ ۳۶)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (۶۱۱۷) و مسلم (۶۰، ۶۱/ ۳۷)۔

۵۰۷۱: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حیا خیر ہی لاتا ہے۔'' ایک روایت میں ہے: ''حیا تو سراپا خیر ہے۔''

٥٠٧٢: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُوْلٰى: اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۰۷۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں نے سابقہ انبیا علیہم السلام کے کلام سے جو پایا ہے اس میں یہ (مقولہ) بھی ہے کہ جب تو حیا نہیں کرتا تو پھر جو چاہے سو کر۔''

٥٠٧٣: وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْبِرِّ، وَالْاِثْمِ فَقَالَ: ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۰۷۳: نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیکی، اچھا اخلاق ہے، جبکہ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگ اس سے مطلع ہو جائیں۔''

٥٠٧٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۰۷۴: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب شخص وہ ہے جو تم میں اخلاق میں سب سے زیادہ اچھا ہے۔''

٥٠٧٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۵۰۷۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو تم میں اخلاق میں سب سے زیادہ اچھا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٠٧٦: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [5]

۵۰۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو نرمی سے اس کا حصہ دیا گیا تو اسے دنیا و آخرت کی بھلائی سے اس کا حصہ دیا گیا اور جو شخص نرمی سے اپنے حصے سے محروم کر دیا گیا تو وہ دنیا و آخرت میں اپنے حصے کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔''

---

[1] رواه البخاري (٦١٢٠)۔ [2] رواه مسلم (١٤/ ٢٥٥٣)۔ [3] رواه البخاري (٣٧٥٩)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٥٩) و مسلم (٦٨/ ٢٣٢١)۔ [5] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٧٤ح ٣٤٩١) [وأحمد (٦/ ١٥٩) والترمذي (٢٠١٣ وقال: و هذا حديث حسن صحيح)]۔

۵۰۷۷: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ، وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ ❶

۵۰۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیا ایمان کا حصہ ہے، اور ایمان (والے) جنت میں ہوں گے، جبکہ فحش گوئی برائی ہے اور برائی (والے) جہنم میں جائیں گے۔''

۵۰۷۸: وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَیْنَةَ، قَالَ: قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا خَیْرُ مَا اُعْطِیَ الْاِنْسَانُ قَالَ: ((اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ)). رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ ❷

۵۰۷۸: مزینہ قبیلے کے آدمی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! انسان کو جو عطا کیا گیا ہے اس میں سب سے بہتر چیز کونسی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حسن خلق۔''

۵۰۷۹: وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِیْكٍ. ❸

۵۰۷۹: اور شرح السنہ میں اسامہ بن شریک سے مروی ہے۔

۵۰۸۰: وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ)) قَالَ: وَالْجَوَّاظُ: الْغَلِیْظُ الْفَظُّ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ فِیْ سُنَنِهٖ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِیْهِ عَنْ حَارِثَةَ وَكَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ، وَلَفْظُهٗ: قَالَ: ((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِیُّ)) یُقَالُ: الْجَعْظَرِیُّ: الْفَظُّ الْغَلِیْظُ. وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ وَهْبٍ وَلَفْظُهٗ قَالَ: وَالْجَوَّاظُ: الَّذِیْ جَمَعَ وَمَنَعَ. وَالْجَعْظَرِیُّ: الْغَلِیْظُ الْفَظُّ. ❹

۵۰۸۰: حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بد اخلاق اور سخت دل انسان جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' ابوداود، بیہقی فی شعب الایمان۔

اور جامع الاصول والے نے بھی اسے روایت کیا ہے، اور اس میں حارثہ سے مروی ہے، اور اسی طرح انہی سے شرح السنہ میں بھی مروی ہے، اور اس کے الفاظ یہ ہیں، فرمایا: ''جواظ وجعظری'' جنت میں نہیں جائے گا۔ ''جعظری'' کا یہ معنی کیا جاتا ہے: ''سخت خو اور سخت گو۔'' اور مصابیح کے نسخوں میں عکرمہ بن وہب سے مروی ہے، اور اس کے الفاظ ہیں: ''جواظ'' کا معنی ہے: مال جمع کرنے والا بخیل، اور ''جعظری'' کا معنی ہے: ''سخت خو اور سخت گو۔''

۵۰۸۱: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٥٠١ ح ١٠٥١٩) و الترمذي (٢٠٠٩ وقال: حسن صحيح)۔

❷ **صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٩٩٢، نسخة محققة: ٧٦٢٥) ☆ وللحديث شواهد عند ابن ماجه (٣٤٣٦) و أبي داود (٣٨٥٥) والترمذي (٢٠٣٨) وغيرهم۔ ❸ **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ١٣٨، ١٣٩ ح ٣٢٢٦ وقال: حديث حسن) [وابن ماجه (٣٤٣٦) و أصله عند أبي داود (٣٨٥٥)]۔

❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٨٠١) و البيهقي في شعب الإيمان (٨١٧٣) و البغوي في شرح السنة (١٣/ ١٧٠ ح ٣٥٩٣ بدون سند) وذكره في مصابيح السنة (٣/ ٣٩٧ ح ٣٩٥٣)۔

خُلُقٌ حَسَنٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى أَبُوْدَاوُدَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ. [1]

۵۰۸۱: ابو درداء رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روز قیامت مومن کی میزان میں حسن خلق سے زیادہ بھاری چیز کوئی نہیں رکھی جائے گی، اور اللہ یقیناً بدزبان اور بے ہودہ باتیں کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور ابوداؤد نے پہلا حصہ روایت کیا ہے۔

۵۰۸۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۰۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک مومن اپنے حسن خلق کی وجہ سے روزے دار اور تہجد گزار شخص کا درجہ پالیتا ہے۔“

۵۰۸۳: وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ، وَاتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۵۰۸۳: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو، اور برائی کے بعد نیکی کرو وہ اس (برائی) کو مٹا دے گی، اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔“

۵۰۸۴: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَّحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ؟ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [4]

۵۰۸۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں جو جہنم کی آگ پر یا جہنم کی آگ ان پر حرام ہے؟ وہ ہر آسانی کرنے والے، نرمی کرنے والے، قریب رہنے والے، نرم خو پر حرام ہے۔“ احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۰۸۵: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ [5]

۵۰۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن بھولا بھالا سخی ہوتا ہے جبکہ فاجر دھوکہ باز، بخیل ہوتا ہے۔“

۵۰۸۶: وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ إِنْ قِيْدَ انْقَادَ،

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٠٠٢) و أبو داود (٤٧٩٩)۔ [2] **حسن**، رواه أبو داود (٤٧٩٨)۔

[3] **حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٥٣ ح ٢١٦٨١) و الترمذي (١٩٨٧ وقال: حسن صحيح) و الدارمي (٢/ ٣٢٣ ح ٢٧٩٤)۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أحمد (١/ ٤١٥ ح ٣٩٣٨) و الترمذي (٢٤٨٨)۔

[5] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣٩٤ ح ٩١٠٧) و الترمذي (١٩٦٤ وقال: غريب) و أبو داود (٤٧٩٠) ☆رجل مجهول ويحيى بن أبي كثير مدلس و عنعن و بشر بن رافع ضعيف۔

وَاِنْ اُنِيْخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلاً ❶

۵۰۸۶: مکحول بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن نرم مزاج اور باوقار ہوتے ہیں جیسے مہار دار اونٹ، جب اسے چلایا جاتا ہے تو چل پڑتا ہے اور اگر اسے چٹان پر بٹھایا جاتا ہے تو وہ بیٹھ جاتا ہے۔'' امام ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

۵۰۸۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمُسْلِمُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۵۰۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مسلمان جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور ان کی ایذاؤں پر صبر کرتا ہے وہ اس سے افضل ہے جو ان کے ساتھ مل جل کر نہیں رہتا اور نہ ان کی ایذاؤں پر صبر کرتا ہے۔''

۵۰۸۸: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُّنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَآءَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❸

۵۰۸۸: سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غصے پر قابو پاتا ہے جبکہ وہ اس (غصے) کو نکال سکتا ہے تو اللہ روز قیامت اسے ساری مخلوق کے سامنے لائے گا اور اسے اپنی پسند کی حور اختیار کرنے کا اختیار دے گا۔'' ترمذی، ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۸۹: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَبْنَآءِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: ((مَلَاَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًا وَّاِيْمَانًا)). وَذُكِرَ حَدِيْثُ سُوَيْدٍ: ((مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ)) فِيْ كِتَابِ اللِّبَاسِ. ❹

۵۰۸۹: اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ، سوید بن وہب نے نبی ﷺ کے اصحاب کی اولاد میں سے کسی آدمی سے روایت کیا، اس نے اپنے والد سے، فرمایا: ''اللہ اس کے دل کو امن و ایمان کے ساتھ بھر دے گا۔'' اور سوید سے مروی حدیث: ''جس نے خوبصورت لباس پہننا ترک کر دیا۔'' کتاب اللباس میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۰۹۰: عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَآءُ))

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (لم أجده) [وابن المبارك في الزهد (٣٨٧) و السند مرسل و له شاهد ضعيف جدًا عند العقيلي في الضعفاء (٢/ ٢٧٩) فيه عبدالله بن عبدالعزيز بن أبي رواد: ضعيف جدًا مجروح ، ولبعضه شاهد عند ابن ماجه (٤٣) بلفظ: "فإن المؤمن كا لجمل الأنف حيثما قيد انقاد" وسنده صحيح]۔

❷ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٥٠٧) و ابن ماجه (٤٠٣٢)۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٠٢١) وأبو داود (٤٧٧٧)۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٧٧٨) ☆ محمد بن عجلان مدلس وعنعن وشيخه سويد بن وهب مجهول و فيه علة أخرى۔ ٥ حديث "من ترك لبس ثوب جمال" تقدم (٤٣٤٨)۔

رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا. [1]

۵۰۹۰: زید بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ہر دین کی کچھ امتیازی خصوصیات ہیں اور اسلام کی امتیازی خصوصیت حیا ہے۔'' امام مالک نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

۵۰۹۱_۵۰۹۲: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم. [2]

۵۰۹۱_۵۰۹۲: ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

۵۰۹۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيعًا، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ)). [3]

۵۰۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں، جب ان دونوں میں سے ایک اٹھالیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔''

۵۰۹۴: وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: ((فَإِذَا سُلِبَ أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْآخَرُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [4]

۵۰۹۴: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے، فرمایا: ''جب ان میں سے ایک کو سلب کرلیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اس کے پیچھے چلا جاتا ہے۔''

۵۰۹۵: وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ آخِرُ مَا وَصَّانِي بِهِ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ وَضَعْتُ رِجْلِي فِي الْغَرْزِ أَنْ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ! أَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ [5]

۵۰۹۵: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب میں نے رکاب میں پاؤں رکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وصیت کرتے ہوئے مجھے فرمایا: ''معاذ! لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا۔''

۵۰۹۶: وَعَنْ مَالِكٍ، بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ)). رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا. [6]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه مالك فى الموطأ (۲/ ۹۰۵ ح ۱۷٤۳) ☆ السند مرسل۔

[2] **ضعيف**، رواه ابن ماجه (٤۱۸۲) و البيهقي في شعب الإيمان (۷۷۱٦) ☆ صالح بن حسان متروك وللحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (٤۱۸۱) وغيره۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۷۲۷، نسخة محققة: ۷۳۳۱) و فيه قال جرير بن حازم: "أنا يعلى بن حكيم، أظنه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس" إلخ فالراوي شك فى السند۔ [4] **إسناده ضعيف جدًا موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۷۲٦، نسخة محققة: ۷۳۳۰) ☆ فيه محمد بن يونس الكديمي كذاب و علل أخرى۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه مالك فى الموطأ (۲/ ۹۰۲ ح ۱۷۳۵ بدون سند) ☆ السند معضل، الإمام مالك ولد بعد وفاة سيدنا معاذ بن جبل رضي الله عنه۔

[6] **سنده ضعيف**، رواه مالك فى الموطأ (۲/ ۹۰٤ ح ۱۷٤۲ بدون سند) [و له شواهد ضعيفة عند أحمد (۲/ ۳۸۱) و البخاري فى الأدب المفرد (۲۷۳) وغيرهما و انظر الحديث الآتي: ۵۷۷۰]۔

۵۰۹۶: امام مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔“

۵۰۹۷: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. ❶

۵۰۹۷: امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۰۹۸: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ حَسَّنَ خَلْقِيْ، وَخُلُقِيْ، وَزَانَ مِنِّيْ مَاشَانَ مِنْ غَيْرِيْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا. ❷

۵۰۹۸: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: ”ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے میری صورت و سیرت کو بہتر بنایا اور میرے علاوہ کسی میں جو عیب تھا مجھے اس سے محفوظ کر کے مزین بنایا۔“ بیہقی فی شعب الایمان، مرسل روایت ہے۔

۵۰۹۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَأَحْسِنْ خُلُقِيْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❸

۵۰۹۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! تو نے مجھے اچھی طرح تخلیق فرمایا، پس میرے اخلاق بھی سنوار دے۔“

۵۱۰۰: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟)) قَالُوْا: بَلٰى! قَالَ: ((خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا، وَأَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❹

۵۱۰۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تم میں سب سے بہتر لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟“ انہوں نے عرض کیا، ضرور بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جن کی تم میں سے عمریں دراز ہوں اور وہ تم میں سے بہترین اخلاق کے حامل ہوں۔“

۵۱۰۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❺

۵۱۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ان میں سب سے بہتر اخلاق والے ہیں۔“

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣٨١ ح ٨٩٣٩) ☆ فيه محمد بن عجلان مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٤٥٩، نسخة محققة: ٤١٤٥) ☆ قال ابن أبي فديك: بلغني عن جعفر بن محمد إلخ فالسند منقطع ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٦٨ ح ٢٤٨٩٦) [و صححه ابن حبان (الموارد: ٢٤٢٣، الإحسان: ٩٥٩) بسند آخر نحوه]۔ ❹ **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٤٠٣ ح ٩٢٢٤) [وابن حبان (الإحسان: ٢٩٧٠/ ٢٩٨١، وابن إسحاق صرح بالسماع عنده)]۔ ❺ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٦٨٢) و الدارمي (٢/ ٣٢٣ ح ٢٧٩٥)۔

٥١٠٢: وَعَنْهُ، أَنَّ رَجُلاً شَتَمَ أَبَابَكْرٍ، وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ، وَيَتَبَسَّمُ، فَلَمَّا أَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ، فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَامَ فَلَحِقَهُ أَبُوْبَكْرٍ، وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَانَ يَشْتِمُنِيْ وَأَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ، غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ: ((كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَّ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ: مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِيْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا أَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهُ، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُّرِيْدُ بِهَا صِلَةً إِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ يُّرِيْدُ بِهَا كَثْرَةً إِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [1]

۵۱۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گالی دی، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، آپ تعجب کر رہے تھے اور مسکرا رہے تھے، جب اس نے زیادہ بدتمیزی کی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی کسی بات کا جواب دیا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس گئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ مجھے گالیاں دیے جا رہا تھا جبکہ آپ تشریف فرما تھے، جب میں نے اس کی کسی بات کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے ساتھ فرشتہ تھا جو اسے جواب دے رہا تھا، اور جب تم نے اسے جواب دیا تو شیطان واقع ہو گیا۔“ پھر فرمایا: ”ابوبکر! تین چیزیں مکمل طور پر حق ہیں، جس شخص کی حق تلفی کی جائے اور وہ اللہ عزوجل کی خاطر اس سے چشم پوشی کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ اسے قوت و نصرت عطا فرماتا ہے، جو شخص صلہ رحمی کی خاطر عطیہ دیتا ہے تو اللہ اس کے بدلے میں اسے زیادہ عطا فرماتا ہے اور جو شخص کثرت (مال) کی خاطر دست سوال دراز کرتا ہے تو اللہ مزید قلت فرما دیتا ہے۔“

٥١٠٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا إِلَّا نَفَعَهُمْ وَلَا يُحْرِمُهُمْ إِيَّاهُ إِلَّا ضَرَّهُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [2]

۵۱۰۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ جس گھر والوں کے ساتھ نرمی کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ انہیں نفع پہنچاتا ہے، اور جس گھر والوں کو اس سے محروم کر دیتا ہے تو وہ انہیں اس کی وجہ سے نقصان پہنچا دیتا ہے۔“

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٤٣٦ ح ٩٦٢٢) [وأبو داود (٤٨٩٧ مختصرًا)]۔

[2] **صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٥٥٧، نسخة ثانية: ٦١٣٧ وسنده ضعيف) ☆ وله شاهد في معرفة الصحابة لأبي نعيم (٤/ ١٨٧٧ ح ٤٧٢٢) بسند صحيح عن عبيد الله بن معمر رضي الله عنه و اختلف في صحابيته ورجح الحافظ ابن حجر والذهبي بأنه صحابي (انظر تجريد أسماء الصحابة للذهبي ١/ ٣٦٤ والإصابة)۔

بَابُ الْغَضَبِ وَالْكِبْرِ

غصے اور تکبر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥١٠٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اَوْصِنِیْ قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ)) فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۵۱۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے درخواست کی، مجھے وصیت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''غصہ نہ کیا کر۔'' اس نے کئی بار یہی درخواست کی، آپ ﷺ نے (ہر بار یہی) فرمایا: ''غصہ نہ کیا کر۔''

٥١٠٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۵۱۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی کو پچھاڑنے والا شخص زیادہ طاقت ور نہیں، طاقت ور شخص تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔''

٥١٠٦: وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ، اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيْمٍ مُتَكَبِّرٍ)). ❸

۵۱۰۶: حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں جنتیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر ضعیف شخص کہ لوگ اسے ضعیف و ناتواں سمجھیں اگر وہ اللہ پر قسم اٹھالے تو وہ اسے پورا فرما دے۔ کیا میں تمہیں جہنمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر سرکش، بخیل اور متکبر۔''

اور مسلم کی روایت میں ہے: ''ہر بخیل، کمینہ اور متکبر شخص۔''

٥١٠٧: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ

---

❶ رواه البخاري (٦١١٦)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٦١١٤) و مسلم (١٠٧/ ٢٦٠٩)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٤٩١٨) و مسلم (٤٧، ٤٦/ ٢٨٥٣)۔

خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ. وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۱۰۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو گا وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔''

۵۱۰۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ)). فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا، وَّنَعْلُهٗ حَسَنًا . قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ. اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۱۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔'' ایک آدمی نے عرض کیا، آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اور اس کے جوتے اچھے ہوں۔ (کیا یہ بھی تکبر ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ صاحب جمال ہے اور وہ جمال کو پسند فرماتا ہے، تکبر سے مراد، حق بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔''

۵۱۰۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۱۰۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمی ایسے ہیں، جن سے اللہ روز قیامت کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔'' ایک روایت میں ہے۔ اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا: بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر۔''

۵۱۱۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ، وَالْعَظْمَةُ اِزَارِيْ، فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ)).. وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((قَذَفْتُهٗ فِي النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۵۱۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے، جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کو کھینچے گا میں اسے آگ میں داخل کروں گا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''میں اسے آگ میں پھینکوں گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۵۱۱۱: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ

---

[1] رواہ مسلم (۱۴۸/ ۹۱)۔

[2] رواہ مسلم (۱۴۷/ ۹۱)۔

[3] رواہ مسلم (۱۷۲/ ۱۰۷)۔

[4] رواہ مسلم (۱۳۶/ ۲۶۲۰)۔

فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۵۱۱۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ سرکشوں ظالموں کے زمرے میں لکھا جاتا ہے، چنانچہ جس (عذاب) میں وہ مبتلا ہوئے یہ بھی اسی میں مبتلا ہوگا۔''

۵۱۱۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ أَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، يُسَاقُوْنَ إِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى: بُوْلَسَ، تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِيْنَةِ الْخَبَالِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۵۱۱۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تکبر کرنے والوں کو روز قیامت آدمیوں کی صورت میں چیونٹیوں کی مثل جمع کیا جائے گا، ہر جگہ سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں جہنم میں بولس نامی جیل کی طرف ہانکا جائے گا آگوں کی آگ (سب سے بڑی آگ) انہیں گھیر لے گی اور انہیں جہنمیوں کی طینۃ الخبال نامی پیپ پلائی جائے گی۔''

۵۱۱۳: وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطٰنِ، وَإِنَّ الشَّيْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَإِنَّمَا يُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❸

۵۱۱۳: عطیہ بن عروہ سعدی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غصہ شیطان کی طرف سے ہے، جبکہ شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے، اور آگ پانی ہی سے بجھائی جاتی ہے، جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کرے۔''

۵۱۱۴: وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❹

۵۱۱۴: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، اگر غصہ ختم ہو جائے تو ٹھیک ورنہ لیٹ جائے۔''

۵۱۱۵: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ، وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى، وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلٰى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهٰى وَلَهٰى، وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى، وَنَسِيَ الْمُبْتَدَأَ وَالْمُنْتَهٰى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَا: لَيْسَ إِسْنَادُهُ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٠٠ وقال: حسن غريب) ☆ فيه عمر بن راشد: ضعيف۔

❷ **حسن**، رواه الترمذي (٢٤٩٢ وقال: حسن)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٧٨٤)۔ ❹ **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ١٥٢ ح ٢١٦٧٥) والترمذي (لم أجده) [وأبو داود (٤٧٨٢) و صححه ابن حبان (الموارد: ١٩٧٣)۔

بِالْقَوِيِّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَيْضًا: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۵۱۱۵: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”برا ہے وہ بندہ جس نے تکبر کیا اور اس بڑی بلند ذات (اللہ تعالیٰ) کو بھول گیا، برا ہے وہ بندہ جس نے ظلم و زیادتی کی اور وہ غالب و اعلیٰ ذات کو بھول گیا، برا ہے وہ بندہ جو بھول گیا، کھیل کود میں مشغول رہا اور وہ قبروں اور اپنے بوسیدہ ہونے کو بھول گیا، برا ہے وہ بندہ جس نے تکبر کیا اور سرکشی کی اور وہ (اپنے) آغاز و انجام کو بھول گیا، برا ہے وہ بندہ جو دین کے بدلے دنیا طلب کرتا ہے، برا ہے وہ بندہ جو شبہات کے ذریعے دین کو خراب کرتا ہے، بدترین وہ بندہ ہے جسے طمع و حرص کھینچ لے جاتی ہے، برا ہے وہ بندہ کہ خواہش اسے گمراہ کر دیتی ہے، برا ہے وہ بندہ جسے دنیا کی رغبت ذلیل کر دیتی ہے۔“ ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان، دونوں نے فرمایا: اس کی سند قوی نہیں، اور امام ترمذی نے یہ بھی فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۱۱۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۵۱۱۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر غصے کا گھونٹ پی جاتا ہے وہ گھونٹ اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے بہتر ہے۔“

۵۱۱۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ قَالَ: الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ، وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ، فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ، وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ قَرِيْبٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا. [3]

۵۱۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: غصے کے وقت صبر کرنا، غلطی سرزد ہو جانے پر درگزر کرنا، جب وہ ایسے کریں گے تو اللہ انہیں بچائے گا اور ان کے دشمن سرنگوں ہو جائیں گے گویا وہ قریبی جگری دوست ہے۔“ امام بخاری نے اسے معلق روایت کیا ہے۔

۵۱۱۸: وَعَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲٤٤۸) و البيهقي في شعب الإيمان (۸۱۸۱) ☆ فيه زيد الخثعمي: مجهول وهاشم بن سعيد الكوفي: ضعيف۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۲/ ۱۲۸ ح ٦۱۱٤) ☆ علي بن عاصم: ضعيف على الراجح و الحسن البصري عنعن عن ابن عمر رضي الله عنه إن صح السند إليه۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه البخاري في التفسير (باب ٤ قبل ح ٤۸۱٦ تعليقًا بدون سند) [و أسنده البيهقي (۷/ ٤٥) و ابن حجر في تغليق التعليق (٤/ ۳۰۳) وسنده ضعيف، علي بن أبي طلحة لم يدرك ابن عباس، ولا ينفعه أن يروى عن ثقات أصحابه رضي الله عنه لأنه لم يصرح بأنه سمع جميع رواياته عن ابن عباس من فلان و فلان: الثقات]۔

الْإِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ)). ❶

۵۱۱۸: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غصہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے۔''

٥١١٩: وَعَنْ عُمَرَ ؓ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تَوَاضَعُوْا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ، فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيْرٌ، وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ، فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِّنْ كَلْبٍ أَوْخِنْزِيْرٍ)). ❷

۵۱۱۹: عمر ؓ سے روایت ہے، انہوں نے منبر پر فرمایا: لوگو! تواضع اختیار کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ اسے رفعت عطا کرتا ہے، وہ خود کو اپنی نظروں میں تو چھوٹا خیال کرتا ہے جبکہ لوگوں کی نظروں میں عظیم ہوتا ہے، اور جو شخص تکبر کرتا ہے، اللہ اسے پستی کا شکار کر دیتا ہے، وہ لوگوں کی نگاہوں میں چھوٹا ہوتا ہے جبکہ وہ اپنے آپ کو بڑا تصور کرتا ہے، حتیٰ کہ وہ ان کے نزدیک کتے یا خنزیر سے بھی ذلیل و حقیر ہوتا ہے۔''

٥١٢٠: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ ؑ: يَا رَبِّ! مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: مَنْ إِذَا قَدَرَ غَفَرَ)). ❸

۵۱۲۰: ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موسیٰ بن عمران ؑ نے عرض کیا: رب جی! تیرے بندوں میں سے کون سا شخص تیرے نزدیک زیادہ معزز ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو قدرت ہونے کے باوجود معاف کر دے۔''

٥١٢١: وَعَنْ أَنَسٍ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَمَنِ اعْتَذَرَ إِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهُ)). ❹

۵۱۲۱: انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے، اللہ اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دیتا ہے، جو شخص اپنے غصے کو روک لیتا ہے، روز قیامت اللہ اس سے اپنا عذاب روک لے گا اور جو شخص اللہ کے حضور معذرت کرتا ہے، اللہ اس کی معذرت قبول فرما لیتا ہے۔''

٥١٢٢: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ، وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ، فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ: فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضٰى وَالسَّخَطِ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَا وَالْفَقْرِ وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٢٩٤، نسخة محققة: ٧٩٤١) [والطبراني في الكبير (١٩/ ٤١٧ ح ١٠٠٧)] ☆ فيه مخيس بن تميم: مجهول (تقدم: ٥٠٦٧). ❷ **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨١٤٠، نسخة محققة: ٧٧٩٠) ☆ فيه محمد بن يونس الكديمي و سعيد بن سلام العطار كذابان وعلل أخرى. ❸ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٣٢٧، نسخة محققة: ٧٩٧٤) ☆ فيه أبو العباس الحسن بن سعيد بن جعفر بن الفضل بن شاذان ضعيف.

❹ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٣١١، نسخة محققة: ٧٩٥٨) [و أبو يعلى (٧/ ٣٠٢ ح ٤٣٣٨)] ☆ الربيع بن سليم الخلقاني ضعيف و أبو عمرو مولى أنس بن مالك: مجهول و للحديث شواهد ضعيفة.

فَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَشُحٌّ مُطَاعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَهِيَ اَشَدُّ هُنَّ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۵۱۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں باعث نجات ہیں اور تین چیزیں باعث ہلاکت ہیں باعث نجات چیزیں یہ ہیں: ظاہر و باطن میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا، رضا و ناراضی میں حق بات کرنا، اور تونگری و محتاجی میں میانہ روی اختیار کرنا، اور باعث ہلاکت چیزیں یہ ہیں: ایسی خواہش جس کی اتباع کی جائے، ایسا بخل جس کی اطاعت کی جائے، اور انسان کی خود پسندی، اور یہ ان سب سے زیادہ مہلک ہے۔'' امام بیہقی نے پانچوں احادیث شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۲۵۲، نسخة محققة: ٦٨٦٥) ☆ بكر بن سليم ضعفه الجمهور و باقي السند حسن، و للحديث شواهد ضعيفة۔

اَلظُّلْمُ

ظلم کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥١٢٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيمَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۱۲۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظلم روز قیامت کئی اندھیروں کا باعث ہوگا۔''

٥١٢٤: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي الظَّالِمَ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾ اَلْآيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۱۲۴: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے لیکن وہ جب اسے پکڑتا ہے تو پھر اسے چھوڑتا نہیں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''تیرے رب کی پکڑ اسی طرح ہوتی ہے جب وہ بستی کے ظالموں کو پکڑتا ہے۔''

٥١٢٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ: ((لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ، اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَّا اَصَابَهُمْ)) ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اجْتَازَ الْوَادِیَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۱۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام حجر کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''تم ان مساکن میں، جہاں کے باشندوں نے اپنے اوپر ظلم کیا، روتے ہوئے داخل ہونا کیونکہ جس عذاب میں وہ مبتلا ہوئے کہیں تم بھی اس میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر ڈھانپ لیا اور رفتار تیز کر دی حتیٰ کہ وہ وادی سے گزر گئے۔

٥١٢٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ، اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

۵۱۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص پر اپنے (مسلمان) بھائی کا، اس کی عزت سے

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٤٤٧) و مسلم (٥٧/ ٢٥٧٩)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٤٦٨٦) و مسلم (٦١/ ٢٥٨٣)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (٤٤١٩) و مسلم (٣٩/ ٢٩٨٠)۔

[4] رواه البخاري (٢٤٤٩)۔

متعلق یا کسی اور چیز سے متعلق کوئی حق ہو تو وہ (دنیا میں)، اس سے معافی تلافی کروا لے قبل اس کے کہ وہ دن آ جائے جب اس کے پاس درہم و دینار نہیں ہوں گے، اگر اس کے پاس عمل صالح ہوں گے تو وہ اس سے اس کے ظلم کے بقدر لے لیے جائیں گے، اور اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی تو حق دار کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیے جائیں گے۔“

٥١٢٧: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟)) قَالُوْا: اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ. فَقَالَ: ((اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا، وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا، فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۱۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، جس شخص کے پاس درہم ہوں نہ مال و متاع، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو روز قیامت نماز، روزے اور زکوۃ لے کر آئے گا، اور وہ بھی آ جائے گا جسے اس نے گالی دی ہوگی، جس کسی پر بہتان لگایا ہوگا، جس کسی کا مال کھایا ہوگا، جس کسی کا خون بہایا ہوگا اور جس کسی کو مارا پیٹا ہوگا، اس (مظلوم) کو اس کی نیکیوں میں سے نیکیاں دے دی جائیں گی، اور اگر اس کے ذمے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان (حق داروں) کے گناہ لے کر اس شخص پر ڈال دیے جائیں گے پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔“

٥١٢٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: ((اِتَّقُوا الظُّلْمَ)) فِيْ بَابِ الْاِنْفَاقِ.

۵۱۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم روز قیامت حق داروں کو ان کے حقوق ضرور ادا کرو گے، حتیٰ کہ سینگوں والی بکری سے سینگوں کے بغیر بکری کو بدلہ دلایا جائے گا۔“

اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”ظلم سے بچو۔“ باب الانفاق میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٥١٢٩: عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً، تَقُوْلُوْنَ: اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَآءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [3]

---

[1] رواه مسلم (٥٩/ ٢٥٨١)۔

[2] رواه مسلم (٦٠/ ٢٥٨٢) o حديث جابر تقدم (١٨٦٥)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٠٠٧ وقال: حسن غريب)۔

۵۱۲۹: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امّعہ نہ بنو، (وہ اس طرح کہ) تم کہو: اگر لوگوں نے اچھا سلوک کیا تو ہم بھی اچھا سلوک کریں گے، اور اگر انہوں نے ظلم کیا تو ہم بھی ظلم کریں گے، بلکہ تم اپنے آپ سے عزم کرو کہ اگر لوگوں نے اچھا سلوک کیا تو تم بھی اچھا سلوک کرو گے اور اگر انہوں نے برا سلوک کیا تو تم ظلم نہیں کرو گے۔''

۵۱۳۰: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ، وَلَا تُكْثِرِيْ فَكَتَبَتْ: سَلَامٌ عَلَيْكَ، أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ، كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَّلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ)) وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ!. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۱۳۰: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام خط لکھا کہ آپ اختصار کے ساتھ مجھے وصیت لکھیں، چنانچہ انہوں نے لکھا: سلام علیک! امابعد! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص لوگوں کی ناراضی کے بدلے میں اللہ کی رضا تلاش کرتا ہے تو اللہ اسے لوگوں کے شر سے کافی ہو جاتا ہے، اور جو شخص اللہ کی ناراضی کے بدلے میں لوگوں کی خوشی تلاش کرتا ہے تو اللہ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔'' والسلام علیک!

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۱۳۱: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم، وَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَيْسَ ذَاكَ، إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ، أَلَمْ تَسْمَعُوْا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهِ: ﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّوْنَ، إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۱۳۱: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی: ''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی۔'' یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر گراں گزری اور انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہیں کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے یہ مراد نہیں، بلکہ اس سے مراد شرک ہے، کیا تم نے لقمان علیہ السلام کا قول نہیں سنا جو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: ''بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''ایسے نہیں جو تم گمان کرتے ہو، یہ تو وہ ہے جیسے لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا۔''

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤١٤) ☆ رجل من أهل المدينة مجهول وروى ابن حبان (الإحسان: ٢٧٧) عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((من أرضى الناس بسخط الله كفاه الله و من أسخط الله برضا الناس وكله الله إلى الناس.)) وسنده صحيح و رواه أحمد في الزهد (ص ١٦٤ ح ٩٠٨) عن عائشة موقوفًا وسنده صحيح وحديث ابن حبان وأحمد يغني عن حديث الترمذي۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٧٧٦) و مسلم (١٩٧/ ١٢٤)۔

٥١٣٢: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، عَبْدٌ أَذْهَبَ اٰخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

۵۱۳۲: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت مقام و مرتبے کے لحاظ سے وہ شخص بدترین ہوگا جس نے کسی کی دنیا (بنانے) کی خاطر اپنی آخرت ضائع کر لی۔''

٥١٣٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ: دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ. يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ﴾، وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ: ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ، وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ، فَذَاكَ إِلَى اللّٰهِ: إِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَإِنْ شَآءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ)). ❷

۵۱۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اعمال نامے تین قسم کے ہیں، ایک وہ اعمال نامہ جسے اللہ معاف نہیں فرمائے گا، وہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''بے شک اللہ معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔'' ایک وہ اعمال نامہ ہے جسے اللہ نہیں چھوڑے گا، وہ ہے بندوں کا آپس میں ظلم کرنا حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے سے بدلہ لے لیں، اور ایک وہ اعمال نامہ ہے جس کی اللہ پرواہ نہیں کرے گا، وہ ہے بندوں کا اپنے اور اللہ کے درمیان ظلم کرنا، یہ اللہ کے سپرد ہے، اگر وہ چاہے تو اسے عذاب دے دے اور اگر چاہے تو اس سے درگزر فرمائے۔''

٥١٣٤: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ اللّٰهُ حَقَّهٗ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهٗ)). ❸

۵۱۳۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مظلوم کی بددعا سے بچو، وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کا مطالبہ کرتا ہے اور بے شک اللہ حق دار سے اس کا حق نہیں روکتا۔''

٥١٣٥: وَعَنْ أَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ رضي الله عنه أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ مَّشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهٗ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهٗ ظَالِمٌ، فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ)). ❹

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٩٦٦) [و حسنه البوصيري المتأخر!] ☆ فيه عبد الحكيم السدوسي لم يوثقه غير ابن حبان من المتقدمين وروى عنه جماعة۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٤٧٣، نسخة محققة: ٧٠٦٩_٧٠٧٠) [وأحمد (٦/ ٢٤٠ ح ٢٦٥٥٩)] ☆ صححه الحاكم (٤/ ٥٧٥) فتعقبه الذهبي، قال: "صدقة (بن موسى) ضعفوه وابن بابنوس فيه جهالة" و صححه الحاكم مرة أخرى حديثه الآخر (٢/ ٣٩٢) ووافقه الذهبي، قلت: صدقة بن موسى ضعفه الجمهور فهو ضعيف۔ ❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٤٦٤، نسخة محققة: ٧٠٦١) ☆ فيه صالح بن حسان (كمافى النسخة المحققة) :وهو متروك جدًا۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٦٧٥، نسخة محققة: ٧٢٦٩) [والطبراني فى الكبير (٦١٩)] ☆ قال الهيثمي: "وفيه عياش بن مؤنس و لم أجد من ترجمه" (مجمع الزوائد ٤/ ٢٠٥) قلت: وثقه ابن حبان وحده فهو مجهول الحال و أبو الحسن نمران بن مخمر: مجهول الحال۔

۵۱۳۵: اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ظالم کے ساتھ چلتا ہے تا کہ وہ اس کو تقویت پہنچائے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے، ایسا شخص اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔''

۵۱۳۶: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهُ، فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: بَلٰى وَاللّٰهِ! حَتّٰى الْحُبَارٰى لَتَمُوْتُ فِیْ وَكْرِهَا هُزْلًا لِظُلْمِ الظَّالِمِ. رَوَى الْبَيْهَقِیُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۵۱۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ظالم شخص اپنے آپ ہی کو نقصان پہنچاتا ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! حتیٰ کہ سرخاب ظالم کے ظلم کی وجہ سے دبلی پتلی ہو کر اپنے آشیانے ہی میں مر جاتی ہے۔ امام بیہقی نے چاروں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷٤۷۹، نسخة محققة: ۷۰۷۵) ☆ عمر بن جابر الحنفي: مقبول أي مجهول الحال و ثقه ابن حبان وحده و إسماعيل بن حكيم الخزاعي لم أجد من وثقه و أما نعيم بن حماد فهو صدوق حسن الحديث و لم يصب من ضعفه۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ

نیکی کا حکم دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥١٣٧: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُّنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۱۳۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے، اگر وہ طاقت نہ رکھے تو پھر اپنی زبان سے، اگر وہ (اس کی بھی) استطاعت نہ رکھے تو پھر اپنے دل سے (بدلنے کے لیے منصوبہ بندی کرے اور اس سے نفرت رکھے)، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

٥١٣٨: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِیْهَا، مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُّوْا سَفِیْنَةً، فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِیْ اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِیْ اَعْلَاهَا فَکَانَ الَّذِیْ فِیْ اَسْفَلِهَا یَمُرُّ بِالْمَآءِ عَلَی الَّذِیْنَ فِیْ اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْا بِهٖ، فَاَخَذَ فَاْسًا، فَجَعَلَ یَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِیْنَةِ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا: مَالَكَ؟ قَالَ: تَاَذَّیْتُمْ بِیْ وَلَا بُدَّ لِیْ مِنَ الْمَآءِ. فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰی یَدَیْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَکُوْهُ اَهْلَکُوْهُ وَاَهْلَکُوْا اَنْفُسَهُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۵۱۳۸: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی حدود (قائم کرنے) میں سستی کرنے والے اور ان میں مبتلا ہونے والے شخص کی مثال اس قوم کی مثل ہے جنہوں نے ایک کشتی (میں سوار ہونے) کے متعلق قرعہ اندازی کی تو ان میں سے بعض اس کی نچلی منزل پر اور بعض بالائی منزل پر بیٹھ گئے، جو نچلی منزل میں تھے وہ پانی لینے کے لیے بالائی منزل والوں کے اوپر سے گزرتے، جس سے اوپر والے تکلیف محسوس کرتے، لہذا نچلی منزل والوں نے کلہاڑا پکڑا اور کشتی کے نچلے حصے میں سوراخ کرنے لگے، چنانچہ اوپر والے ان کے پاس آئے اور پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ (ہمارے اوپر جانے سے) تمہیں تکلیف ہوتی ہے اور پانی بھی ہماری مجبوری ہے، اگر اوپر والوں نے اس کے ہاتھ روک لیے تو وہ اسے بھی بچا لیں گے اور اپنے آپ کو بھی بچا لیں گے، اور اگر اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیں گے تو وہ اسے بھی ہلاک کر دیں گے اور اپنے آپ کو بھی ہلاک کر لیں گے۔''

٥١٣٩: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یُجَآءُ بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، فَیُلْقٰی فِی النَّارِ،

[1] رواه مسلم (٧٨/ ٤٩)۔ [2] رواه البخاري (٦٢٨٦)۔

فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ: اَىْ فُلَانُ! مَا شَأْنُكَ؟ اَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ، وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۱۳۹: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت ایک آدمی لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اس کی انتڑیاں آگ میں نکل آئیں گی، وہ ان کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے، جہنمی اس پر جمع ہو جائیں گے، اور اس سے دریافت کریں گے: اے فلاں! تمہیں کیا ہوا؟ کیا تو ہمیں نیکی کرنے کا حکم نہیں دیتا تھا اور ہمیں برائی کرنے سے نہیں روکتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا، اور میں تمہیں برائی سے روکتا تھا اور خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۵۱۴۰: عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهِ، ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۱۴۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تم پر اپنا عذاب نازل کر دے، پھر تم اس سے دعائیں کرو گے لیکن وہ قبول نہ ہوں گی۔''

۵۱۴۱: وَعَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۵۱۴۱: عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب زمین پر گناہ کیا جائے اور وہاں موجود شخص اسے ناپسند کرے تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو وہاں موجود نہیں، اور جو شخص اس وقت وہاں موجود نہ ہو لیکن وہ اس پر راضی ہو تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو وہاں موجود ہو۔''

۵۱۴۲: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾. فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَصَحَّحَهُ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ: ((اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ)). وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ يُّعْمَلُ فِيْهِمْ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٦٧) و مسلم (٥١/ ٢٩٨٩)۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (٢١٦٩ وقال: حسن)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٣٤٥)۔

بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا ثُمَّ لَايُغَيِّرُوْنَ اِلَّا يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ)). وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ يُّعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ هُمْ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَّعْمَلُهٗ)). ❶

۵۱۴۲: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ''لوگو! تم یہ آیت تلاوت کرتے ہو: ''ایمان والو! تم (گناہوں کے متعلق) اپنا خیال رکھو، جب تم ہدایت پر ہو تو پھر گمراہ شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔'' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک جب لوگ کسی برائی کو دیکھیں گے اور اسے روکیں گے نہیں تو پھر قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔'' ابن ماجہ، ترمذی، اور امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: ''جب وہ ظالم کو (ظلم کرتے ہوئے) دیکھیں اور وہ اس کے ہاتھوں کو نہ روکیں تو پھر قریب ہے کہ اللہ ان سب کو عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔''

اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں ہے: ''جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں پھر وہ انہیں روکنے کی طاقت کے باوجود نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ انہیں عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔''

ایک اور روایت میں ہے: ''جس قوم کی اقلیت گناہ میں مبتلا ہو جائے اور وہ اکثریت جو گناہ تو نہیں کرتی مگر کرنے والوں کو روکتی بھی نہیں (وہ بھی عذاب سے دوچار ہو جائے گی)۔''

۵۱۴۳: وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَّكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَّعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ، يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۵۱۴۳: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر کوئی شخص کسی قوم میں گناہ کرتا ہو اور وہ لوگ اسے روکنے کی طاقت کے باوجود نہ روکیں تو پھر اللہ ان کے مرنے سے پہلے انہیں اپنے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

۵۱۴۴: وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ رضی اللہ عنہ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ! لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُّطَاعًا، وَهَوًى مُّتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ، وَرَاَيْتَ اَمْرًا لَابُدَّلَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِ، فَاِنَّ وَرَآءَ كُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ فِيْهِنَّ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ اَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۵۱۴۴: اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''تم اپنی جانوں کو لازم پکڑو، جب تم خود ہدایت پر ہو گے تو گمراہ لوگ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا

❶ **إسناده صحيح**، رواه ابن ماجه (٤٠٠٥) و الترمذي (٢١٦٨) و أبو داود (٤٣٣٨)۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٣٣٩) وابن ماجه (٤٠٠٩) [وأحمد (٤/ ٣٦٤) و الطيالسي (٦٦٣) وصححه ابن حبان (١٨٣٩۔١٨٠٤)] ☆ عبيد الله بن جرير مجهول الحال لم يوثقه غير ابن حبان و للحديث شواهد ضعيفة

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٠٥٨ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (٤٠١٤) [عمرو بن جارية وثقه الترمذي وابن حبان فحديثه حسن]۔

سکیں گے۔'' کے بارے میں ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: سن لو! اللہ کی قسم! میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلکہ تم نیکی کرنے کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو، حتیٰ کہ جب تم دیکھو کہ بخل کی اطاعت کی جاتی ہے، خواہش کی اتباع کی جاتی ہے، دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے اور ہر شخص اپنی رائے و عقل پر خوش ہے، اور تم دیکھو کہ ایک ایسا امر جس سے بچنا مشکل ہے تو پھر تم اپنی جانوں کو لازم پکڑو اور عام لوگوں کے معاملے کو چھوڑ دو، کیونکہ آگے ایام صبر آنے والے ہیں، جس شخص نے ان ایام میں صبر کیا گویا اس نے انگارہ پکڑا، ان ایام میں عمل کرنے والے کے لیے پچاس آدمیوں کے عمل کرنے کے برابر اجر و ثواب ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان کے پچاس آدمیوں کے اجر کی مانند؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان پچاس آدمیوں کے اجر کی مانند جو تم میں سے ہیں۔''

٥١٤٥: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَطِیْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ، فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَکُوْنُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ اِلَّا ذَکَرَهٗ، حَفِظَهٗ، مَنْ حَفِظَهٗ، وَنَسِیَهٗ مَنْ نَسِیَهٗ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ: ((اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْهَا، فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ، اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ)) وَذَکَرَ: ((اَنَّ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَآءً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ فِی الدُّنْیَا، وَلَا غَدْرَ اَکْبَرُ مِنْ غَدْرِ اَمِیْرِ الْعَامَّةِ، یُغْرَزُ لِوَآءُهٗ عِنْدَ اِسْتِهٖ)). قَالَ: ((وَلَا یَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِّنْکُمْ هَیْبَةُ النَّاسِ اَنْ یَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((اِنْ رَّاٰی مُنْکَرًا اَنْ یُّغَیِّرَهٗ)) فَبَکٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ، وَقَالَ: قَدْ رَاَیْنَاهُ فَمَنَعَتْنَا هَیْبَةُ النَّاسِ اَنْ نَتَکَلَّمَ فِیْهِ. ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اِنَّ بَنِیْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی، فَمِنْهُمْ مَّنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا، وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا، وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا، وَّمِنْهُمْ مَنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا، وَّیَحْیٰی کَافِرًا، وَّیَمُوْتُ کَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَّنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا، وَّیَحْیٰی مُؤْمِنًا، وَیَمُوْتُ کَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَّنْ یُوْلَدُ کَافِرًا، وَّیَحْیٰی کَافِرًا وَّیَمُوْتُ مُؤْمِنًا)) قَالَ: وَذَکَرَ الْغَضَبَ: ((فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ سَرِیْعَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی؛ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّکُوْنُ بَطِیْءَ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَیْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی، وَخِیَارُکُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ بَطِیْءَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ، وَشِرَارُکُمْ مَنْ یَّکُوْنُ سَرِیْعَ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَیْءِ)) قَالَ: ((اِتَّقُوا الْغَضَبَ، فَاِنَّهٗ جَمْرَةٌ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ، اَلَا تَرَوْنَ اِلَی انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ وَحُمْرَةِ عَیْنَیْهِ؟ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَیْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَلْیَضْطَجِعْ وَلْیَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ)) قَالَ: وَذَکَرَ الدَّیْنَ فَقَالَ: ((مِنْکُمْ مَنْ یَّکُوْنُ حَسَنَ الْقَضَاءِ، وَاِذَا کَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِی الطَّلَبِ، فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی، وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ سَیِّءَ الْقَضَاءِ، وَاِنْ کَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ، فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی، وَخِیَارُکُمْ مَّنْ اِذَا کَانَ عَلَیْهِ الدَّیْنُ اَحْسَنَ الْقَضَآءَ، وَاِنْ کَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ، وَشِرَارُکُمْ مَّنْ اِذَا کَانَ عَلَیْهِ الدَّیْنُ اَسَآءَ الْقَضَآءَ وَاِنْ کَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِی الطَّلَبِ)). حَتّٰی اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رُءُوْسِ النَّخْلِ وَاَطْرَافِ الْحِیْطَانِ فَقَالَ: ((اَمَا اِنَّهٗ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا فِیْمَا مَضٰی مِنْهَا اِلَّا کَمَا بَقِیَ مِنْ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْمَا مَضٰی مِنْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۵۱۴۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کے بعد ہمیں خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے تو

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٩١ وقال: حسن) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف۔

آپ نے قیام قیامت تک پیش آنے والے تمام واقعات بیان فرمائے، کچھ لوگوں نے اسے یاد رکھا اور کچھ لوگوں نے اسے بھلا دیا، آپ کے خطاب میں یہ بھی تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا شیریں وشاداب ہے، بے شک اللہ تمہیں اس میں خلیفہ و جانشین بنانے والا ہے، وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، سن لو! دنیا سے بچو، اور عورتوں (کے فتنے) سے بچو۔'' اور آپ ﷺ نے ذکر فرمایا: ''روز قیامت ہر عہد شکن کے لیے، دنیا میں اس کی عہد شکنی کے مطابق ایک جھنڈا ہوگا، اور امیر عامہ (صدر) کی عہد شکنی سے بڑھ کر کوئی عہد شکنی نہیں ہوگی، اس کا جھنڈا اس کی سرین پر نصب کیا جائے گا، اور لوگوں کا خوف تم میں سے کسی کو حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ وہ اسے جانتا ہو۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''اگر وہ کوئی برائی دیکھے، تو اسے روک دے لوگوں کا خوف اسے ایسا کرنے سے نہ روکے۔'' چنانچہ (یہ بیان کر کے) ابوسعید رضی اللہ عنہ رونے لگے، اور فرمایا: یقیناً ہم نے اس کو دیکھا لیکن لوگوں کے خوف نے ہمیں اس کے متعلق بات کرنے سے روک دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! آدم علیہ السلام کی اولاد مختلف طبقات پر پیدا کی گئی، ان میں سے کوئی تو مؤمن پیدا کیا گیا، وہ اسی حالت میں زندہ رہا اور اسی حالت پر فوت ہوا، اور ان میں کچھ کو کافر پیدا کیا گیا، وہ حالت کفر پر زندہ رہے اور کافر ہی فوت ہوئے، اور ان میں سے کچھ مؤمن پیدا ہوتے ہیں، حالت ایمان پر زندہ رہتے ہیں اور حالت کفر پر فوت ہو جاتے ہیں، اور ان میں سے کچھ حالت کفر پر پیدا ہوتے ہیں، اسی حالت پر زندہ رہتے ہیں اور حالت ایمان پر فوت ہوتے ہیں۔'' اور راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے غصے کا ذکر فرمایا: ''ان میں سے کچھ کو جلد غصہ آجاتا ہے اور جلد ہی اتر جاتا ہے، ان میں سے ایک (خصلت) دوسری (خصلت) کا بدل ہے، اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہیں غصہ دیر سے آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے یہ بھی ایک (خصلت) دوسری کا بدل ہے، اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جسے غصہ دیر سے آتا ہو اور جلد زائل ہوتا ہو، اور تم سے بدترین شخص وہ ہے جسے غصہ تو جلد آتا ہو جبکہ وہ زائل دیر سے ہوتا ہو۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''غصے سے بچو، کیونکہ وہ ابن آدم کے دل پر ایک انگارہ ہے، کیا تم اس کی رگوں کے پھولنے اور اس کی آنکھوں کی سرخی کی طرف نہیں دیکھتے، جو شخص ایسی کیفیت محسوس کرے تو اسے چاہیے کہ وہ لیٹ جائے اور زمین کے ساتھ لگ جائے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے قرض کا ذکر کیا تو فرمایا: ''تم میں سے کوئی ادائیگی میں اچھا ہوتا ہے لیکن جب اس نے کسی سے قرض لینا ہو تو وہ وصولی میں سختی کرتا ہے، یہ (خصلت) دوسری کا بدل ہے، (تاہم یہ وصف قابل ستائش نہیں) کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ادائیگی میں برے ہوتے ہیں جبکہ وصولی میں اچھے ہوتے ہیں تو یہ بھی دوسری (خصلت) کا بدل ہے، (تاہم یہ وصف قابل ستائش نہیں) اور تم میں سے بہتر شخص وہ ہے کہ جب اس پر قرض ہو تو وہ اچھی طرح ادا کرتا ہے، اور جب اس نے قرض لینا ہو تو وہ وصولی میں اچھا ہوتا ہے، اور تم میں سے بدترین شخص وہ ہے جو قرض کی ادائیگی میں برا ہو اور اگر اس نے قرض لینا ہو تو وہ وصولی میں سخت ہو۔'' حتیٰ کہ جب دھوپ کھجور کے درختوں کی چوٹیوں اور دیواروں کی اطراف پر آ گئی تو فرمایا: ''سن لو! دنیا بس اتنی ہی باقی رہ گئی ہے جتنا آج کے دن کا یہ حصہ باقی رہ گیا ہے۔''

٥١٤٦: وَعَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَنْ يَّهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يَعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۱۴۶: ابوبختری، نبی ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اس وقت

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٣٤٧)۔

تک گناہوں کی وجہ سے تباہ و برباد نہیں کیے جائیں گے جب تک وہ گناہوں کے جواز کے لیے جھوٹے عذر پیش نہیں کریں گے۔''

۵۱۴۷: وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيِّ الْكِنْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَوْلًى لَنَا أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّيْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُّنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْا، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ)) [1] رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

۵۱۴۷: عدی بن عدی کندی بیان کرتے ہیں، ہمارے آزاد کردہ غلام نے ہمیں حدیث بیان کی کہ اس نے میرے دادا کو بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کی نافرمانی کی وجہ سے سب لوگوں کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا حتیٰ کہ وہ اپنے سامنے برائی ہوتی دیکھیں اور وہ اسے روکنے کی طاقت رکھنے کے باوجود اسے نہ روکیں، جب وہ اس طرح کے ہو جائیں تو پھر اللہ عام و خاص (زیادہ اور تھوڑوں سب کو) عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

۵۱۴۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ إِسْرَآئِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ، نَهَتْهُمْ عُلَمَآؤُهُمْ، فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ، وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ، فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﴿ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ﴾. قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: ((لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! حَتّٰى تَأْطِرُوْهُمْ أَطْرًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ: ((كَلَّا وَاللّٰهِ! لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ، وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ، وَلَتَأْطِرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا، وَلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا، أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ)). [2]

۵۱۴۸: عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بنو اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہو گئے تو ان کے علما نے انہیں منع کیا، وہ باز نہ آئے تو وہ (علما) ان کے ہم نشین اور ان کے ہم نوالہ و ہم پیالہ بن گئے، اللہ نے ان کے دلوں کو ایک دوسرے کے مشابہ کر دیا اور داؤد و عیسیٰ بن مریم ؑ کی زبان پر ان پر لعنت فرمائی، اور یہ اس لیے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ زیادتی کرتے تھے۔'' راوی بیان کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے اور آپ بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ''نہیں (تم بھی کامیاب نہیں ہو گے) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! حتیٰ کہ تم ان (گناہ گاروں، ظالموں) کو سختی سے منع کرو۔'' اور ابوداؤد کی روایت میں ہے، فرمایا: ''ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! تم ضرور نیکی کا حکم کرو، تم ضرور برائی سے منع کرو اور تم ضرور ظالم کے ہاتھوں کو پکڑو تم ضرور اسے حق کی طرف مائل کرو اور تم ضرور اسے حق پر قائم رکھو ورنہ پھر اللہ تمہارے دلوں کو ایک دوسرے کے مشابہ کر دے گا، پھر وہ تم پر بھی لعنت فرمائے گا جس طرح اس نے ان پر لعنت فرمائی۔''

۵۱۴۹: وَعَنْ أَنَسٍ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ

[1] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٣٤٦ ح ٤١٥٥) ☆ فيه "مولى لنا" مجهول و له شاهد عند الطبراني ورجاله ثقات (مجمع الزوائد ٧/ ٢٦٨) و شاهد آخر عند الترمذي (٢١٦٨ حسن صحيح) و أبي داود (٤٣٣٨) و ابن ماجه (٤٠٠٥) تقدم (٥١٤٢) و صححه ابن حبان (الإحسان: ٣٠٤)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٠٤٧ وقال: حسن) وأبو داود (٤٣٣٧) ☆ أبو عبيدة لم يسمع من أبيه فالسند منقطع۔

مِنْ نَّارٍ، قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ: ((خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ وَيَقْرَءُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ)). [1]

۵۱۴۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے معراج کی رات کچھ آدمیوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کترے جا رہے تھے، میں نے کہا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ آپ کی امت کے خطیب حضرات ہیں، یہ لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے تھے مگر خود کو بھول جاتے تھے۔'' شرح السنہ، بیہقی فی شعب الایمان اوران کی روایت میں ہے، فرمایا: ''آپ کی امت کے وہ خطیب حضرات ہیں جو یہ کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے، وہ اللہ کی کتاب پڑھتے تھے لیکن عمل نہیں کرتے تھے۔''

۵۱۵۰: وَعَنْ عَمَّارِبْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُنْزِلَتِ الْمَآئِدَةُ مِنَ السَّمَآءِ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَاُمِرُوْا اَنْ لَّا يَخُوْنُوْا، وَلَا يَدَّخِرُوْا لِغَدٍ، فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ، فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۱۵۰: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آسمان سے روٹی اور گوشت پر مشتمل دستر خوان اتارا گیا اور انہیں حکم دیا گیا کہ وہ خیانت نہ کریں اور نہ کل کے لیے ذخیرہ کریں، لیکن انہوں نے خیانت کی، ذخیرہ کیا اور کل کے لیے اٹھا رکھا، جس کی وجہ سے انہیں بندر اور خنزیر بنا دیا گیا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۱۵۱: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّهٗ تُصِيْبُ اُمَّتِيْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ، لَا يَنْجُوْ مِنْهُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ، فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَقَلْبِهٖ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ، وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ، فَصَدَّقَ بِهٖ، وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ، فَاِنْ رَاٰى مَنْ يَّعْمَلُ الْخَيْرَ اَحَبَّهٗ عَلَيْهِ، وَاِنْ رَاٰى مَنْ يَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَهٗ عَلَيْهِ، فَذٰلِكَ يَنْجُوْ عَلٰى اِبْطَانِهٖ كُلِّهٖ)). [3]

۵۱۵۱: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخری دور میں میری امت کو ان کے بادشاہوں کی طرف سے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑے گا، اور ان سے صرف وہی شخص بچے گا جو اللہ کے دین کو پہچان کر اپنی زبان، اپنے ہاتھ

---

[1] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٣٥٣ ح ٤١٥٩ وقال: حسن) و البيهقي في شعب الإيمان (١٧٧٣) تقدم (٤٨٠١) فراجعه للشواهد]۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٠٦١ و قال: غريب) ☆ سعيد بن أبي عروبة و قتادة مدلسان عنعنا و للحديث شواهد ضعيفة ـ

[3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٥٨٧، نسخة محققة بعد ح ٧١٨٠) ☆ فيه سهل بن عمار: ضعيف كما يظهر من ترجمته في لسان الميزان (٣/ ١٤٣-١٤٤) و جابر بن زيد عن عمر: منقطع ـ

اور اپنے دل کے ذریعے اس کے خلاف جہاد کرے گا، یہ وہ شخص ہے جسے پہلی سعادتیں حاصل ہوں گی، اور وہ شخص جس نے اللہ کے دین کی معرفت حاصل کی اور اس کی تصدیق بھی کی، اور وہ آدمی جس نے اللہ کے دین کو پہچانا لیکن اس (کے بیان وتفصیل) پر خاموشی اختیار کی، اگر اس نے کسی کو اچھا کام کرتے ہوئے دیکھا تو اس پر اس کو پسند کیا، اور اگر کسی کو برا کام کرتے ہوئے دیکھا تو اس پر اس سے ناراض ہوا۔ یہ شخص اپنی مخفی پسند و ناپسند پر کامیاب ہو گیا۔''

٥١٥٢: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَام: اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا، بِاَهْلِهَا قَالَ: يَا رَبِّ! اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا، لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ)) قَالَ: ((فَقَالَ: اِقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ)). ❶

۵۱۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے جبریل علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں فلاں شہر کو اس کے باسیوں سمیت الٹ دو۔ اس نے عرض کیا: رب جی! ان میں تو تیرا فلاں بندہ ہے جس نے آنکھ جھپکنے کے برابر تیری نافرمانی نہیں کی۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس (شہر) کو اس پر اور ان پر الٹ دے، کیونکہ اس کا چہرہ میری خاطر کبھی لمحہ بھر کے لیے بھی متغیر نہیں ہوا۔''

٥١٥٣: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ: مَالَكَ اِذَا رَاَيْتَ الْمُنْكَرَ فَلَمْ تُنْكِرْهُ؟)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَيُلَقّٰى حُجَّتَهٗ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❷

۵۱۵۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل روز قیامت بندے سے سوال کرتے ہوئے فرمائے گا: تجھے کیا ہوا تھا کہ جب تو نے برائی دیکھی تو تُو نے اسے کیوں نہیں روکا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو اس کی دلیل سکھا دی جائے گی اور وہ عرض کرے گا: رب جی! میں لوگوں سے ڈر گیا اور تجھ سے امید رکھی۔'' امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔

٥١٥٤: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيْقَتَانِ، تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَيُبَشِّرُ اَصْحَابَهٗ وَيُوْعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَاَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُوْلُ: اِلَيْكُمْ اِلَيْكُمْ، وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهٗ اِلَّا لُزُوْمًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❸

۵۱۵۴: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی

❶ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٥٩٥، نسخة محققة: ٧١٨٩) ☆ فيه عبيد بن إسحاق العطار: ضعيف، وفيه علة أخرى۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٥٧٥، نسخة محققة: ٧١٦٨) ☆ سفيان الثوري مدلس و لم يصرح بالسماع، و أخاف الإنقطاع فى السند۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٣٩١ ح ١٩٧١٦) والبيهقي في شعب الإيمان (١١١٨٠، نسخة محققة: ١٠٦٦٦) ☆ قتادة والحسن مدلسان وعنعنا۔

جان ہے! بے شک نیکی اور برائی دو (الگ الگ) مخلوق ہیں، روز قیامت انہیں لوگوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا، چنانچہ نیکی تو اپنے ساتھیوں (یعنی نیکوکاروں) کو خوشخبری دے گی اور ان سے خیر کا وعدہ کرے گی، جبکہ برائی کہے گی: دور رہو، دور رہو، لیکن وہ (برائی کرنے والے) اس سے جدا نہیں ہو سکیں گے۔"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کِتَابُ الرِّقَاقِ

دلوں کو نرم بنانے والی باتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

۵۱۵۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۱۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو نعمتیں ایسی ہیں، جن کے بارے میں بہت سے لوگ خسارے میں ہیں: صحت اور فراغت۔''

۵۱۵۶: وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((وَاللّٰهِ! مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۱۵۶: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال بس ایسے ہی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈبوئے، پھر وہ دیکھے کہ وہ (انگلی پانی کی) کتنی مقدار کے ساتھ لوٹتی ہے۔''

۵۱۵۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ قَالَ: ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟)) فَقَالُوْا: مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ. قَالَ: ((فَوَاللّٰهِ! لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۱۵۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے ایک چھوٹے کانوں والے مردار بچے کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لینا پسند کرے گا؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم تو اسے کسی معمولی چیز کے بدلے میں لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ (بکری کا مردہ بچہ) تمہارے نزدیک حقیر ہے۔''

۵۱۵۸: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

[1] رواه البخاري (٦٤١٢)۔

[2] رواه مسلم (٥٥ / ٢٨٥٨)۔

[3] رواه مسلم (٢ / ٢٩٥٧)۔

[4] رواه مسلم (١ / ٢٩٥٦)۔

۵۱۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا مومن کے لیے قید خانہ جبکہ کافر کے لیے جنت ہے۔''

۵۱۵۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً، يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا، وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ، وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا، حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۱۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کسی مومن کی کوئی نیکی ضائع نہیں کرتا، اس کو اس (نیکی) کے بدلے میں دنیا میں عطا کیا جاتا ہے اور اس کے بدلے میں اسے آخرت میں جزا دی جائے گی، اور کافر کو اس کی دنیا میں اللہ کے لیے کی گئی نیکیوں کے بدلے میں کھلایا جاتا ہے، حتیٰ کہ جب وہ آخرت کو پہنچے گا تو اس کی کوئی نیکی نہیں ہوگی جس کی اسے جزا دی جائے۔

۵۱۶۰: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ: ((حُفَّتْ)) بَدَلَ: ((حُجِبَتْ)). [2]

۵۱۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم کو شہوات کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا اور جنت کو ناگوار چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔'' بخاری، مسلم۔ البتہ صحیح مسلم میں ((حجبت)) کے بدلے ((حفت)) کے الفاظ ہیں۔

۵۱۶۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ، وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ، وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ، اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ، وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ، تَعِسَ وَانْتَكَسَ، وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتُقِشَ. طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَشْعَثَ رَأْسُهٗ، مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ، اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ، وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ، اِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ، وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۱۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دینار و درہم اور دوشالے کا (پرستار) بندہ ہلاک ہوا، اگر اسے دیا جائے تو خوش اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہوتا ہے، وہ ہلاک ہوا اور ذلیل ہوا، جب اسے کانٹا چبھے تو وہ نکالا نہ جائے، خوش حالی ہو اس شخص کے لیے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے، اس کے بال پراگندہ اور پاؤں گرد آلود ہیں، اگر وہ پہرے پر مامور ہے تو وہ پہرے پر ڈٹا ہوا ہے اور اگر لشکر کے آخری دستے میں ہے تو وہ وہاں بھی ڈٹا ہوا ہے، اگر وہ (محفل میں شرکت کے لیے) اجازت طلب کرے تو اسے اجازت نہ دی جائے اور اگر وہ سفارش کرے تو سفارش قبول نہ کی جائے۔''

۵۱۶۲: وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ، حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ: فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ: ((اَيْنَ السَّائِلُ؟)) وَكَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ: ((اَنَّهٗ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْيُلِمُّ، اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتْ

---

[1] رواه مسلم (٥٦/ ٢٨٠٨)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٨٧) ومسلم (١/ ٢٨٢٣) [ورواه مسلم (١/ ٢٨٢٢) من حديث سيدنا أنس رضي الله عنه]۔

[3] رواه البخاري (٢٨٨٧)۔

عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ. وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ، وَوَضَعَهٗ فِيْ حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ، وَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۱۶۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اپنے بعد تمہارے متعلق جس چیز کا اندیشہ ہے وہ یہ ہے کہ تم پر دنیا کی رونق اور اس کی زینت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا خیر، برائی کو ساتھ لائے گی؟ آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ پر وحی اتاری جا رہی ہے، راوی بیان کرتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (چہرے مبارک) سے پسینہ صاف کیا، اور فرمایا: ''وہ سائل کہاں ہے؟'' گویا آپ نے اس کی تعریف کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خیر، شر کو ساتھ نہیں لائے گی، بے شک موسم ربیع جو چارہ اگاتا ہے، اس سے وہ بعض چارہ جانور کو مار ڈالتا ہے، اپھارہ کر دیتا ہے یا ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے، البتہ سبز گھاس کھانے والا جانور کھاتا ہے حتیٰ کہ اس کے کوکھ نکل آتے ہیں، وہ سورج کی طرف رخ کر کے جگالی کرتا ہے، گوبر کرتا ہے اور پیشاب کرتا ہے، اور وہ دوبارہ (چرنے) چلا جاتا ہے اور دوبارہ (سبز گھاس) کھاتا ہے، یہ مال سرسبز و شاداب، شیریں ہے جس نے اسے اپنی ضرورت کے مطابق لیا اور اسے اس کے حق کے مطابق خرچ کیا تو وہ بہترین مددگار ہے، اور جس نے اسے اپنی ضرورت کے بغیر حاصل کیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور وہ (مال) روز قیامت اس کے خلاف گواہی دے گا۔''

۵۱۶۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((فَوَاللّٰهِ! لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ، وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا، وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۱۶۳: عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمہارے متعلق فقر سے نہیں ڈرتا لیکن مجھے تمہارے متعلق اس بات کا اندیشہ ہے کہ دنیا تم پر فراخ کر دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فراخ کی گئی تھی، پھر تم اس کے متعلق ویسے ہی رغبت رکھو گے جیسے انہوں نے اس کے متعلق رغبت رکھی، اور وہ تمہیں ہلاک کر دے گی جیسے اس نے انہیں ہلاک کر دیا۔''

۵۱۶۴: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((كَفَافًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۱۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو صرف اتنا رزق عطا فرما کہ ان کے جسم و جان کا رشتہ برقرار رہ سکے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''بقدر کفاف'' (گزارہ لائق روزی عطا فرما)

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٦٥) و مسلم (١٢٣/ ١٠٥٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٠١٥) و مسلم (٦/ ٢٩٦١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٦٠) و مسلم (١٨/ ١٠٥٥)۔

٥١٦٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۵۱۶۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے فلاح پائی جس نے (اپنے رب کی) اطاعت کر لی اور اسے بقدر ضرورت رزق عطا کیا گیا اور اللہ نے جو اسے عطا کیا اس پر اس نے قناعت اختیار کی۔''

٥١٦٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ الْعَبْدُ: مَالِيْ مَالِيْ. وَإِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلٰثٌ: مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى، اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى، اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى، وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۵۱۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ کہتا ہے، میرا مال، میرا مال، حالانکہ اس کا مال فقط تین صورتوں میں ہے جو اس نے کھا کر ختم کر دیا، یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا (اللہ کی راہ میں) دے کر ذخیرہ کر لیا، اور جو ان کے علاوہ ہے وہ تو اسے لوگوں کے لیے چھوڑ کر جانے والا ہے۔''

٥١٦٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ: فَيَرْجِعُ اثْنَانِ، وَيَبْقٰى مَعَهُ وَاحِدٌ، يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقٰى عَمَلُهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۵۱۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، ان میں سے دو واپس آ جاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ باقی رہتی ہے، اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کے اعمال اس کے ساتھ جاتے ہیں، اس کے گھر والے اور اس کا مال واپس آ جاتے ہیں، اور اس کے اعمال (اس کے ساتھ) باقی رہ جاتے ہیں۔''

٥١٦٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ: ((فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا اَخَّرَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

۵۱۶۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون ہے جسے اپنے وارثوں کا مال اپنے مال سے زیادہ پسند ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال اپنے وارثوں کے مال سے زیادہ پسند ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اس کا مال تو وہ ہے جو اس نے آگے بھیجا جبکہ وہ مال جو اس نے پیچھے چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے۔''

٥١٦٩: وَعَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ: ((يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ: مَالِيْ مَالِيْ)). قَالَ: ((وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ، اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ، اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

۵۱۶۹: مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ (اس وقت)

---

❶ رواه مسلم (١٢٥/ ١٠٥٤)۔

❷ رواه مسلم (٤/ ٢٩٥٩)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٦٥١٤) و مسلم (٥/ ٢٩٦٠)۔

❹ رواه البخاري (٦٤٤٢)۔

❺ رواه مسلم (٣/ ٢٩٥٨)۔

سورۂ تکاثر کی تلاوت فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، اے ابن آدم! حالانکہ تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے کھایا اور ختم کر دیا، یا پہن لیا اور بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کر کے (آخرت کے لیے) آگے بھیج دیا۔''

٥١٧٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۱۷۰: ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مال داری، مال اور ساز و سامان کی کثرت سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ مال داری تو نفس کی مال داری (یعنی قناعت) ہے۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

٥١٧١: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَّاْخُذُ عَنِّیْ هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ؟)) قُلْتُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَخَذَ بِيَدِیْ فَعَدَّ خَمْسًا، فَقَالَ: ((اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ، وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ الضِّحْكَ، فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ)) [2] رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۱۷۱: ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات سیکھے اور ان پر عمل کرے یا کسی ایسے شخص کو سکھائے جو ان پر عمل کرے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں، چنانچہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ چیزیں شمار کیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''محارم (اللہ کی حرام کردہ چیزوں) سے بچ جاؤ، اس طرح تم سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے، اللہ نے جو تمہاری قسمت میں لکھ دیا ہے اس پر راضی ہو جاؤ اس طرح تم سب لوگوں سے زیادہ غنی بن جاؤ گے، اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو گے تو مومن بن جاؤ گے، لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرو جو تم اپنی ذات کے لیے پسند کرتے ہو، تو مسلمان بن جائے گا، زیادہ مت ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔'' احمد، ترمذی، اور امام ترمذی ؒ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥١٧٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ، اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى، وَاَسُدَّ فَقْرَكَ، وَاِنْ لَا تَفْعَلْ، مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا، وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۵۱۷۲: ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ فرماتا ہے: انسان! میری عبادت کے لیے

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٤٤٦) و مسلم (١٢٠/ ١٠٥١)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣١٠ ح ٨٠٨١) و الترمذي (٢٣٠٥)۔☆ أبو طارق مجهول والحسن البصري مدلس وعنعن۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٣٥٨ ح ٨٦٨١) و ابن ماجه (٤١٠٧)۔

فارغ ہو جا، میں تیرے دل کو مال داری (قناعت) سے بھر دوں گا، تیری محتاجی ختم کر دوں گا اور اگر تو (ایسے) نہیں کرے گا تو میں تجھے کاموں میں مصروف کر دوں گا اور تیری محتاجی ختم نہیں کروں گا۔''

٥١٧٣: وَعَنْ جَابِرٍ ﷜ قَالَ: ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ، وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ)). يَعْنِيْ الْوَرْعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۱۷۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کی عبادت اور اس میں بھرپور انہماک کا ذکر کیا گیا اور دوسرے آدمی کا تقویٰ و احتیاط برتنے کا ذکر کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تقویٰ کے ساتھ (اس عبادت و اجتہاد کا) موازنہ نہ کرو۔''

٥١٧٤: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ الْاَوْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ: ((اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا [2]

۵۱۷۴: عمرو بن میمون اودی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو، اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو اپنے مرض سے پہلے، اپنے مال دار ہونے کو اپنی محتاجی سے پہلے، اپنی فراغت کو اپنی مصروفیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔'' امام ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

٥١٧٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷜، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُطْغِيًا، اَوْفَقْرًا مُنْسِيًا، اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، اَوْهَرَمًا مُفْنِدًا، اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، اَوِ الدَّجَّالَ، فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۵۱۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی حد سے تجاوز کر دینے والی تونگری کا انتظار کرتا ہے، یا (عبادت و اطاعت سے) بھلا دینے والی محتاجی کا انتظار کرتا ہے، یا خراب کر دینے والے مرض کا، یا بے ہودہ گوئی کرانے والے بڑھاپے کا، یا اچانک آ جانے والی موت کا، یا دجال کا، دجال تو پوشیدہ فتنہ ہے جس کا انتظار ہے، یا قیامت کا اور قیامت بڑی آفت اور ناگوار چیز ہے۔''

٥١٧٦: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا، اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ،

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥١٩ وقال: غريب) ☆ محمد بن عبد الرحمٰن بن نبيه : مجهول الحال۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (لم أجده) [والبغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٢٤ ح ٤٠٢١) و ابن المبارك فى الزهد (٢) والنسائي فى الكبرى كما في تحفة الأشراف (١٣/ ٣٢٨ ح ١٩١٧٩)] ☆ السند مرسل ورواه الحاكم (٤/ ٣٠٦) موصولاً من حديث ابن عباس و صححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي وسنده حسن۔

[3] **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٢٣٠٦ وقال: غريب حسن) والنسائي (لم أجده) ☆ محرز بن هارون: متروك ضعفه الجمهور۔

وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۵۱۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہیں، ہاں! البتہ اللہ کا ذکر، اللہ کے پسندیدہ اعمال اور عالم و متعلم اس سے مستثنیٰ ہیں۔''

۵۱۷۷: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ، مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۵۱۷۷: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر دنیا (کی اہمیت) اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ کسی کافر کو اس میں سے پانی کا گھونٹ بھی نہ پلاتا۔''

۵۱۷۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❸

۵۱۷۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاگیریں مت بناؤ ورنہ تم دنیا میں منہمک ہو جاؤ گے۔''

۵۱۷۹: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ، اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ، وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ، اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ، فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ. ❹

۵۱۷۹: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے دنیا کو پسند کیا، اس نے آخرت کا نقصان کیا اور جس نے آخرت کو پسند کیا تو اس نے دنیا کو نقصان پہنچایا، تم باقی رہنے والی چیز کو فنا ہونے والی چیز پر ترجیح دو۔''

۵۱۸۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ، وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۵۱۸۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''درہم و دینار کا بندہ ملعون ہے۔''

۵۱۸۱: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❻

۵۱۸۱: کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو بھوکے بھیڑیے، جنہیں بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑا جائے تو وہ ان کے لیے اتنا نقصان دہ نہیں جتنی آدمی کے مال و جاہ کی حرص اس کے دین کے لیے

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۲۳۲۲ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (۴۱۱۲)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (لم أجده) والترمذي (۲۳۲۰ وقال: صحيح غريب) و ابن ماجه (۴۱۱۰) ☆ عبدالحميد بن سليمان ضعيف وللحديث شاهد ضعيف عند القضاعي في مسند الشهاب (۱۴۳۹)۔ ❸ **حسن**، رواه الترمذي (۲۳۲۸ وقال: حسن) والبيهقي في شعب الإيمان (۱۰۳۹۱)۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۴/ ۴۱۲ ح ۱۹۹۳۳) والبيهقي في شعب الإيمان (۱۰۳۳۷ ، نسخة محققة : ۹۸۵۴ و في السنن الكبرى ۳/ ۳۷۰) [والحاكم (۳/ ۳۱۹، ۴/ ۳۰۸)] ☆ وقال المنذري: "المطلب: لم يسمع من أبي موسى"۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۳۷۵ وقال: حسن غريب) ☆ يونس بن عبيد و شيخه الحسن البصري مدلسان وعنعنا وصح الحديث بلفظ: "تعس عبد الدينار والدرهم" (رواه البخاري: ۸۸۶ وغيره)۔ ❻ **حسن**، رواه الترمذي (۲۳۷۶ وقال: حسن صحيح) والدارمي (۲/ ۳۰۴ ح ۲۷۳۳)۔

نقصان دہ ہے۔‘‘

۵۱۸۲: وَعَنْ خَبَّابٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ اِلَّا اُجِرَ فِيْهَا، اِلَّا نَفَقَتَهٗ فِيْ هٰذَا التُّرَابِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۵۱۸۲: خباب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’مومن جو بھی خرچ کرتا ہے تو اس پر اسے اجر ملتا ہے لیکن اس نے جو خرچ اس مٹی پر (زائد از ضرورت) کیا اس پر اسے اجر نہیں ملتا۔‘‘

۵۱۸۳: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

۵۱۸۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’سارا خرچہ اللہ کی راہ میں سوائے تعمیرات کے، اس (پر خرچ کرنے) میں کوئی خیر نہیں۔‘‘ ترمذی، اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۱۸۴: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهٗ فَرَاٰى قُبَّةً مُشْرِفَةً، فَقَالَ: ((مَا هٰذِهٖ؟)) قَالَ اَصْحَابُهٗ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ، رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ، حَتّٰى لَمَّا جَآءَ صَاحِبُهَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ، فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَقَالَ: وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالُوْا: خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ، فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمْ يَرَهَا، قَالَ: ((مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ؟)) قَالُوْا: شَكٰى اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ، فَاَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ: ((اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ اِلَّا مَالَا، اِلَّا مَالَا)) يَعْنِيْ اِلَّا مَالَا بُدَّ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۵۱۸۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز باہر تشریف لائے اور ہم آپ کے ساتھ تھے، آپ نے ایک اونچا سا قبہ دیکھا تو فرمایا: ’’یہ کیا ہے؟‘‘ آپ کے صحابہ نے عرض کیا، یہ ایک انصاری شخص کا ہے، آپ خاموش ہو گئے اور اسے اپنے دل میں رکھا حتیٰ کہ جب اس کا مالک آیا تو اس نے لوگوں کی موجودگی میں آپ کو سلام کیا، لیکن آپ نے اس سے اعراض کیا، اس نے کئی مرتبہ ایسے کیا حتیٰ کہ اس آدمی نے آپ میں ناراضی اور اپنے سے بے رخی پہچان لی، اس نے اپنے ساتھیوں سے وجہ دریافت کی اور کہا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض محسوس کرتا ہوں لیکن وجہ ناراضی معلوم نہیں، انہوں نے بتایا، آپ باہر تشریف لائے تھے اور آپ نے تمہارا قبہ دیکھا تھا، وہ آدمی اپنے قبے کی طرف گیا اور اسے گرا کر زمین کے برابر کر دیا، پھر ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ نے اس (قبے) کو نہ دیکھا تو فرمایا: ’’قبے کو کیا ہوا؟‘‘ صحابہ نے عرض کیا، اس کے مالک نے آپ کی بے رخی کی ہم سے وجہ دریافت کی تو ہم نے اسے بتا دیا، پس اس نے اسے گرا دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’سن لو! ہر عمارت جس کے بغیر

---

❶ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٨٣ وقال: صحيح) وابن ماجه (٤١٦٣)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٨٢) ☆ زافر: صدوق ضعيف الحديث ضعفه الجمهور من كثرة أوهامه كما حققته في التعليق على تهذيب التهذيب۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥٢٣٨)۔

گزارہ ہو سکتا ہو وہ اپنے مالک کے لیے وبال ہے۔"

٥١٨٥: وَعَنْ اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَدٍ بِالدَّالِ بَدَلَ التَّآءِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ. [1]

۵۱۸۵: ابو ہاشم بن عتبہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: "تمہارے لیے اتنا مال جمع کرنا ہی کافی ہے کہ ایک خادم ہو اور اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے) ایک سواری ہو۔" احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، اور مصابیح کے بعض نسخوں میں ابو ہاشم بن عتبد یعنی تاء کے بجائے دال کا ذکر ہے، اور یہ تصحیف ہے۔

٥١٨٦: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِیْ سِوٰی هٰذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٌ يَسْكُنُهُ، وَثَوْبٌ يُوَارِیْ بِهِ عَوْرَتَهُ، وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَآءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2]

۵۱۸۶: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "انسان کو ان تین چیزوں، رہائش کے لیے گھر، ستر ڈھانپنے کے لئے کپڑے اور روٹی پانی کے سوا کسی چیز کا حق نہیں۔"

٥١٨٧: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ﷺ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُهُ اَحَبَّنِیَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِیَ النَّاسُ قَالَ: ((اِزْهَدْ فِی الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۵۱۸۷: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیں جب میں وہ عمل کر لوں تو میں اللہ اور لوگوں کا محبوب بن جاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: "دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جا تو لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔"

٥١٨٨: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَامَ عَلٰی حَصِيْرٍ، فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَسَدِهٖ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ. فَقَالَ: ((مَالِیْ وَلِلدُّنْيَا؟ وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۵۱۸۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر سو گئے جب اٹھے تو آپ کے جسد اطہر پر اس (چٹائی)

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٩٠ ح ٢٢٨٦٣) والترمذي (٢٣٢٧) و النسائي (٨/ ٢١٨-٢١٩ ح ٥٣٧٤) وابن ماجه (٤١٠٣) و ذكره البغوي في مصابيح السنة (٣/ ٤٢٣-٤٢٤ ح ٤٠٢٧ و فيه "عتبة" بالتاء) ☆ أبو وائل رواه عن سمرة بن سهم وهو رجل مجهول و روى النسائي في الكبرى (٥/ ٥٠٧ ح ٩٨١٢) بسند حسن عن بريدة رضي الله عنه رفعه: ((يكفي أحدكم من الدنيا خادم و مركب.)) وهو يغني عنه۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٤١ وقال: صحيح)۔ [3] **ضعيف**، رواه الترمذي (لم أجده) وابن ماجه (٤١٠٢) ☆ فيه خالد بن عمرو القرشي: كذاب وضاع و له متابعات مردودة و شواهد ضعيفة فالسند موضوع و الحديث ضعيف۔

[4] **حسن**، رواه أحمد (١/ ٣٩١ ح ٣٧٠٩) و الترمذي (٢٣٧٧ وقال: صحيح) و ابن ماجه (٤١٠٩)۔

کے نشانات تھے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر آپ ہمیں حکم فرمائیں تو ہم آپ کے لیے نرم بستر تیار کر دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا دنیا سے کیا سروکار، میں اور دنیا تو ایسے ہیں جیسے کوئی سوار کسی درخت کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لیے رکتا ہے اور پھر کوچ کر جاتا ہے اور اسے وہیں چھوڑ جاتا ہے۔''

٥١٨٩: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَغْبَطُ اَوْلِيَائِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ، اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ، وَاَطَاعَهٗ فِی السِّرِّ، وَكَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ، لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ، وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا، فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِكَ)). ثُمَّ نَقَدَ بِيَدِهٖ فَقَالَ: ((عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهٗ، قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ، قَلَّ تُرَاثُهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

٥١٨٩: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے دوستوں میں سے وہ مؤمن میرے نزدیک زیادہ قابل رشک ہے جس کے پاس ساز وسامان کم ہو، نماز میں اسے لذت حاصل ہوتی ہو، اپنے رب کی عبادت خوب اچھی طرح کرتا ہو اور وہ پوشیدہ حالت میں بھی اس کی اطاعت کرتا ہو، لوگوں میں مشہور نہ ہو، اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھتی ہوں، اس کا رزق گزارہ لائق ہو اور وہ اس پر صابر ہو۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹکی بجائی اور فرمایا: ''اس کی موت جلدی آ گئی، اسے رونے والیاں کم ہیں اور اس کی میراث بھی کم ہے۔''

٥١٩٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِيَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا، فَقُلْتُ: لَا، يَا رَبِّ! وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْمًا، وَاَجُوْعُ يَوْمًا، فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ، وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ [2]

٥١٩٠: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' میرے رب نے مجھے پیش کش کی کہ وہ مکہ کی وادی بطحا (یا مکہ کے سنگ ریزوں) کو سونا بنا دے، میں نے کہا: رب جی! نہیں، بلکہ میں چاہتا ہوں کہ میں ایک روز شکم سیر ہوں اور ایک روز بھوکا رہوں، جب میں بھوکا رہوں تو تیرے حضور عاجزی کروں اور تیرا ذکر کروں، اور جب شکم سیر ہوں تو تیری حمد بیان کروں اور تیرا شکر ادا کروں۔''

٥١٩١: وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِهٖ، مُعَافًی فِیْ جَسَدِهٖ، عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ، فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

٥١٩١: عبید اللہ بن محصن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' تم میں سے جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ اسے اپنے اہل وعیال کے متعلق کوئی خطرہ نہ ہو اور وہ تندرست ہو، اور اس کے پاس ایک دن کا کھانا موجود ہو تو گویا اس کے لیے تمام

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٥٢ ح ٢٢٥٢٠) والترمذي (٢٣٤٧) [وابن ماجه (٤١١٧ بسند آخر فيه صدقة بن عبد الله وأيوب بن سليمان ضعيفان)] ☆ علي بن يزيد: ضعيف جدًا و عبيد الله بن زحر: ضعيف. وللحديث طرق كلها ضعيفة كما حققته في تخريج مسند الحميدي (٩١١) و النهاية (٣٠)۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (٥/ ٢٥٤ ح ٢٢٥٤٣) و الترمذي (٢٣٤٧) ☆ علي بن يزيد ضعيف جدًا وعبيدالله بن زحر ضعيف، انظر الحديث السابق (٥١٨٩)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٤٦)۔

اطراف سے دنیا جمع کر دی گئی۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥١٩٢: وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مَلَأَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ، فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ، وَثُلُثٌ شَرَابٌ، وَثُلُثٌ لِنَفْسِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۵۱۹۲: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کسی آدمی نے ایسا کوئی برتن نہیں بھرا جو اس کے پیٹ سے زیادہ برا ہو، انسان کے لیے چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر سیدھی رکھ سکیں، اگر زیادہ کھانا ضروری ہی ہو تو پھر (پیٹ کا) تہائی حصہ کھانے کے لیے، تہائی پانی کے لیے اور تہائی سانس کے لیے ہو۔''

٥١٩٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ: ((اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ. [2]

۵۱۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو ڈکار لیتے ہوئے سنا تو فرمایا: ''اپنا ڈکار کم کر، کیونکہ روز قیامت وہ شخص لوگوں سے بہت دیر تک بھوکا رہے گا جو دنیا میں خوب سیر ہو کر کھاتا تھا۔'' شرح السنہ، اور امام ترمذی نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

٥١٩٤: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً، وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۱۹۴: کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر امت کے لیے ایک فتنہ (آزمائش و امتحان) رہا ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔''

٥١٩٥: وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ، فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ، فَيَقُوْلُ لَهٗ: اَعْطَيْتُكَ، وَخَوَّلْتُكَ، وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ، فَمَا صَنَعْتَ؟ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! جَمَعْتُهٗ، وَثَمَّرْتُهٗ، وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ، فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ. فَيَقُوْلُ لَهٗ: اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ. فَيَقُوْلُ: رَبِّ! جَمَعْتُهٗ، وَثَمَّرْتُهٗ، وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ، فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ. فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ. [4]

۵۱۹۵: انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کو روز قیامت بکری کے بچے کی طرح (ذلت کے ساتھ) پیش کیا جائے گا، اور اسے اللہ کے حضور کھڑا کیا جائے گا تو وہ اس سے فرمائے گا: میں نے تجھے (حیات و حواس، صحت و عافیت) عطا کی، میں نے تجھے خادم ملازم عطا کیے اور (انبیا و کتب نازل فرما کر) تجھ پر انعام فرمایا، تو نے کیا کیا؟

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٣٨٠ وقال: حسن صحيح) وابن ماجه (٣٣٤٩)۔ [2] **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٥٠ تحت ٤٠٤٩) بلا سند عن يحيى البكاء عن ابن عمر ، وأسنده الترمذي (٢٤٧٨) وقال: "حسن غريب" وسنده ضعيف۔ ☆ يحيى البكاء ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (٣٣٥١) وغيره۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٣٣٦ وقال: حسن صحيح غريب)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٢٧) ☆ إسماعيل بن مسلم: ضعيف الحديث و للحديث شاهد ضعيف۔

وہ عرض کرے گا: رب جی! میں نے اس (مال) کو جمع کیا اور اس کو بڑھایا اور جتنا تھا اس سے زیادہ چھوڑا، تو مجھے واپس بھیج میں وہ سارا تیری خدمت میں لے آتا ہوں۔ اسے کہا جائے گا: تم نے جو آگے بھیجا تھا وہ مجھے دکھاؤ، تو وہ پھر وہی کہے گا، میں نے اسے جمع کیا، اسے بڑھایا اور وہ جتنا تھا اس سے زیادہ اسے چھوڑا، لہٰذا تو مجھے واپس بھیج میں وہ سارا تیری خدمت میں لا حاضر کرتا ہوں، چنانچہ وہ ایسا (بدقسمت) انسان ہوگا جس نے کوئی نیکی آگے نہیں بھیجی ہوگی، اسے جہنم کی طرف بھیج دیا جائے گا۔'' ترمذی، اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

٥١٩٦: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَوَّلَ مَا يُسْأَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ النَّعِيْمِ اَنْ يُّقَالَ لَهٗ: اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ؟ وَنُرَوِّكَ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۱۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت بندے سے نعمتوں کے بارے میں سب سے پہلے یوں سوال کیا جائے گا: کیا ہم نے تیرے جسم کو درست نہیں بنایا تھا، اور (کیا) ہم نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟''

٥١٩٧: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ، وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ؟)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۵۱۹۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت انسان کے قدم (اللہ کے دربار میں) برابر جمے رہیں گے حتیٰ کہ اس سے پانچ چیزوں کے متعلق نہ پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے متعلق کہ اس نے اسے کن کاموں میں ختم کیا، اس کی جوانی کے متعلق کہ اس نے اسے کہاں ضائع کیا، اس کے مال کے متعلق کہ اس نے اسے کہاں سے حاصل کیا اور اسے کن مصارف میں خرچ کیا اور اپنے علم کے مطابق کتنا عمل کیا؟'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٥١٩٨: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهٗ: ((اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ اَحْمَرَ، وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۵۱۹۸: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''تم سرخ سے بہتر ہو نہ سیاہ سے، مگر یہ کہ تم اس سے تقویٰ کے ذریعے فضیلت حاصل کرو۔''

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٣٥٨)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤١٦)۔ ☆ حسين بن قيس الرحبي متروك و للحديث شواهد ضعيفة۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٥٨ ح ٢١٧٣٦) ☆ قال المنذري: "رجاله ثقات إلا ان بكر بن عبد الله المزني لم يسمع من أبي ذر فالسند منقطع" و حديث أحمد (٥/ ٤١١، مجمع الزوائد ٨/ ٨٤ و سنده صحيح) يغني عنه۔

٥١٩٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَازَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا اِلاَّ اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ، وَبَصَّرَهُ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَ هَا وَدَوَاءَ هَا وَاَخْرَجَهُ مِنْهَا سَالِمًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۵۱۹۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے تو اللہ اس کے دل میں حکمت پیدا فرما دیتا ہے، اس (حکمت) کو اس کی زبان پر جاری فرما دیتا ہے، دنیا کا عیب، اس کی بیماریاں اور اس کے علاج پر اسے بصیرت عطا فرما دیتا ہے اور اسے اس سے صحیح سلامت دار السلام (جنت) کی طرف نکال لے جاتا ہے۔“

٥٢٠٠: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْاِيْمَانِ، وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيْمًا، وَلِسَانَهُ صَادِقًا، وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً، وَخَلِيْقَتَهُ مُسْتَقِيْمَةً، وَجَعَلَ اُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً، وَعَيْنَهُ نَاظِرَةً، فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمْعٌ، وَاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ، وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُهُ وَاعِيًا)). [2] رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

۵۲۰۰: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص نے فلاح پائی جس کے دل کو اللہ نے ایمان کے لیے خالص کر دیا، اس کے دل کو (حسد و بغض وغیرہ سے) سلامت رکھا، اس کی زبان کو راست گو بنایا، اس کے نفس کو مطمئن بنایا، اس کی طبیعت کو مستقیم بنایا، اس کے کانوں کو غور سے (حق) سننے والا اور اس کی آنکھ کو (دلائل) دیکھنے والا بنایا، کان اس چیز کے لیے جسے دل محفوظ رکھتا ہے، قیف ہیں اور آنکھ محل قرار و ثبات ہے، اور اس شخص نے فلاح پائی جس نے اپنے دل کو محافظ بنایا۔“

٥٢٠١: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا، عَلٰى مَعَاصِيْهِ، مَايُحِبُّ، فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ)). ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ﴾. رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۵۲۰۱: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اللہ عزوجل کو دیکھو کہ وہ بندے کو اپنی معصیت کے باوجود دنیا دے رہا ہے جس (معصیت) کو وہ پسند نہیں کرتا تو وہ کوئی تدبیر ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”جب انہوں نے اس چیز کو بھلا دیا جس کے ذریعے انہیں سمجھایا گیا تھا تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دے، حتیٰ کہ جب وہ عطا کردہ چیزوں پر خوش ہو گئے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا، تب وہ متحیر و ناامید ہو گئے۔“

٥٢٠٢: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِيْنَارًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيَّةٌ)) قَالَ: ثُمَّ تُوُفِّيَ اٰخَرُ فَتَرَكَ دِيْنَارَيْنِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيَّتَانِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٥٣٢، نسخة محققة: ١٠٠٥٠) ☆ فيه عمر بن صبح: متروك متهم و بشير بن زاذان: ضعيف جدًا۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٤٧ ح ٢١٦٣٥) والبيهقي في شعب الإيمان (١٠٨، نسخة محققة: ١٠٧) ☆ خالد بن معدان عن أبي ذر رضي الله عنه: منقطع۔

[3] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٤٥ ح ١٧٤٤٤) ☆ رشدين بن سعد أبو الحجاج: ضعيف وللحديث شاهد عند البيهقي (شعب الإيمان: ٤٥٤٠، نسخة محققة: ٤٢٢٠) وسنده حسن۔

شُعَبِ الْاِیْمَانِ [1]

۵۲۰۲: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل صفہ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا تو اس نے ایک دینار چھوڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(یہ دینار) ایک داغ (دینے کا باعث)۔'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر دوسرا آدمی فوت ہوا تو اس نے دو دینار چھوڑے تو رسول اللہ نے فرمایا: ''(یہ دو دینار) دو داغ (دینے کا باعث) ہیں۔''

۵۲۰۳: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰی خَالِهٖ اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهُ، فَبَكٰی اَبُوْ هَاشِمٍ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكَ يَا خَالُ! اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَی الدُّنْيَا؟ قَالَ: كَلَّا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ. قَالَ وَمَا ذَالِكَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ، وَمَرْكَبٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) وَاِنِّیْ اُرَانِیْ قَدْجَمَعْتُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۵۲۰۳: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے ماموں ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے تو ابوہاشم رضی اللہ عنہ رونے لگے، انہوں نے پوچھا: ماموں جان! کون سی چیز آپ کو رولا رہی ہے، کیا کوئی تکلیف تمہیں اضطراب میں ڈال رہی ہے یا دنیا کی حرص؟ انہوں نے کہا، ہرگز نہیں، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وصیت فرمائی تھی لیکن میں نے اس پر عمل نہ کیا، انہوں نے فرمایا: وہ (وصیت) کیا تھی؟ انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تمہارے لیے اتنا مال جمع کرنا ہی کافی ہے کہ ایک خادم ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے ایک سواری ہو۔'' اور میں خیال کرتا ہوں کہ میں (مال) جمع کر چکا ہوں۔

۵۲۰۴: وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: قُلْتُ لِاَبِی الدَّرْدَاءِ مَالَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ؟ فَقَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ)). فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ. [3]

۵۲۰۴: ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کو کیا ہے کہ آپ فلاں کی طرح (مال و منصب) طلب نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تمہارے آگے ایک دشوار گھاٹی ہے جسے بھاری وزن اٹھانے والے پار نہیں کر سکیں گے۔'' میں چاہتا ہوں کہ میں اس گھاٹی (سے گزرنے) کے لیے وزن ہلکا رکھوں۔

۵۲۰۵: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَمْشِیْ عَلَی الْمَآءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ؟)) قَالُوْا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((كَذَالِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [4]

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٢٥٣ ح ٢٢٥٣٣) والبيهقي في شعب الإيمان (٦٩٦٣) ☆ وللحديث شواهد صحيحة عند أحمد (٥/ ٢٥٣، ٢٥٨) و ابن حبان (الموارد: ٢٤٨١ سنده حسن) وغيرهما وهو بها صحيح۔

[2] **ضعيف**، تقدم طرفه (٥١٨٥) و رواه أحمد (٣/ ٤٤٤ ح ١٥٧٤٩) و الترمذي (٢٣٢٧ وسنده ضعيف) والنسائي (٨/ ٢١٨۔٢١٩ ح ٥٣٧٤) و ابن ماجه (٤١٠٣ وسنده ضعيف) ☆ أبو وائل رواه عن سمرة بن سهم وهو رجل مجهول (انظر ح ٥١٨٥)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٤٠٨، نسخة محققة: ٩٩٢٣۔٩٩٢٤) [وصححه الحاكم (٤/ ٥٧٣۔٥٧٤) ووافقه الذهبي] ☆ أبو معاوية الضرير مدلس و عنعن و صرح بالسماع في رواية محمد بن سليمان ابن بنت مطر الوراق وهو ضعيف فالسند معلل۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٤٥٧، نسخة محققة: ٩٩٧٣) ☆ خضر بن أبان الهاشمي وهلال بن محمد العجلي ضعيفان وفى السند علل أخرى۔

۵۲۰۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا کوئی ایسا شخص ہے جو پانی پر چلتا ہو لیکن اس کے پاؤں گیلے نہ ہوتے ہوں؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا دار شخص اسی طرح ہے، وہ گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔'' ان دونوں احادیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

٥٢٠٦: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلاً، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ، وَلٰكِنْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ ﴿سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ. [1]

۵۲۰۶: جبیر بن نفیر رحمہ اللہ مرسل روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری طرف یہ وحی نہیں کی گئی کہ میں مال جمع کروں اور تاجروں میں سے ہو جاؤں، بلکہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ ''اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کریں اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں، اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں حتیٰ کہ آپ وفات پا جائیں۔'' شرح السنہ، اور ابونعیم نے ابومسلم سے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

٥٢٠٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهِ، وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهِ، لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا، مُكَاثِرًا، مُفَاخِرًا، مُرَائِيًا، لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ. [2]

۵۲۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے حلال طریقے سے، مانگنے سے بچنے کے لیے، اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے کے لیے اور اپنے پڑوسی پر مہربانی کرنے کے لیے دنیا طلب کی تو وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمکتا) ہوگا۔ اور جس شخص نے حلال طریقے سے، مال میں اضافہ کرنے کے لیے، باہم فخر کرنے کے لیے اور ریاکاری کے لیے دنیا طلب کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔''

٥٢٠٨: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَآئِنُ، لِتِلْكَ الْخَزَآئِنِ مَفَاتِيْحُ، فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ، مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ، وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ، مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٣٧ ح ٤٠٣٦) و أبو نعيم في حلية الأولياء (٢/ ١٧١ ح١٧٧٨) ☆ السند مرسل ۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٣٧٤ـ١٠٣٧٥، نسخة محققة: ٩٨٨٩ـ٩٨٩٠) و أبو نعيم في حلية الأولياء (٨/ ٢١٥) [وعبد بن حميد فى المنتخب من المسند (١٤٣٣)] ☆ مكحول لم يسمع من أبي هريرة رضي الله عنه و فى السند الآخر رجل (مجهول) و فى السندين علل أخرى ۔

[3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٢٣٨) ☆ عبد الرحمٰن بن زيد بن أسلم ضعيف جدًا، يروى الموضوعات عن أبيه ۔

۵۲۰۸: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک یہ خیر کے خزانے ہیں، ان خزانوں کی چابیاں ہیں، اس بندے کے لیے خوشخبری ہے جسے اللہ نے خیر کے لیے چابی (کھولنے والا) بنا دیا اور شر کو بند کرنے والا بنا دیا، اور اس بندے کے لیے ہلاکت ہے جسے اللہ نے شر کھولنے والا اور خیر کو بند کرنے والا بنایا۔''

٥٢٠٩: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا لَمْ يُبَارَكْ لِلْعَبْدِ فِيْ مَالِهٖ جَعَلَهٗ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ)). ❶

۵۲۰۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندے کے کسی مال میں برکت نہ رکھی جائے تو وہ اس مال کو پانی اور مٹی (یعنی تعمیر) پر صرف کرتا ہے۔''

٥٢١٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ، فَاِنَّهٗ اَسَاسُ الْخَرَابِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❷

۵۲۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تعمیرات کے سلسلے میں (ارتکاب) حرام سے بچو، کیونکہ وہ خرابی کی اساس ہے۔'' دونوں روایات کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

٥٢١١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ، وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ، وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❸

۵۲۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں، اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں، اور اس (دنیا) کے لیے وہی جمع کرتا ہے جو عقل مند نہیں۔''

٥٢١٢: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ: ((اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ، وَالنِّسَآءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ، وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ)). قَالَ: وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: ((اَخِّرُوا النِّسَآءَ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ ❹

۵۲۱۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوران خطبہ فرماتے ہوئے سنا: ''شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے، عورتیں شیطان کے جال ہیں، اور دنیا کی محبت ہر گناہ کی اصل و بنیاد ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''عورتوں کو پیچھے رکھو جیسے اللہ نے انہیں پیچھے رکھا۔''

---

❶ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٧١٩، نسخة محققة: ١٠٢٣٤) ☆ فيه عبد الأعلى بن أبي المساور (متروك) عن خالد الأحول عن علي إلخ و في السند علة أخرى۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٧٢٢، نسخة محققة: ١٠٢٣٧) ☆ فيه معاوية بن يحيى الصدفي ضعيف وعلل أخرى۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٧١ ح ٢٤٩٢٣) و البيهقي في شعب الإيمان (١٠٦٣٨، نسخة محققة: ١٠١٥٤) [وابن أبي الدنيا في ذم الدنيا (١٨٢) و أحمد (٦/ ٧١)] ☆ أبو إسحاق مدلس وعنعن في السند علة أخرى۔ ❹ **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده) ☆ وللحديث شاهد عند الدارقطني (٤/ ٢٤٧ ح ٤٥٦٤) وغيره من حديث زيد بن خالد به و سنده ضعيف، فيه عبد الله بن مصعب و أبوه مجهولان۔ ٥ قوله: "أخر النساء حيث أخرهن الله" رواه عبد الرزاق (٣/ ١٩٤ ح ٥١١٥ موقوفًا) عن ابن مسعود رضي الله عنه و سنده ضعيف و للأثر شاهد ضعيف منقطع عند الطبراني في الكبير (٩/ ٣٤٢ ح ٩٤٨٥)۔

٥٢١٣: وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا: ((حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ)). [1]

۵۲۱۳: اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں اسے حسن سے مرسل روایت کیا ہے: ''دنیا کی محبت تمام گناہوں کی بنیاد ہے۔''

٥٢١٤: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي الْهَوَى وَطُولُ الْأَمَلِ، فَأَمَّا الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ، وَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ، وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ، وَهٰذِهِ الْآخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَكُونُوا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوا فَإِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِي دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَأَنْتُمْ غَدًا فِي دَارِ الْآخِرَةِ وَلَا عَمَلَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [2]

۵۲۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اپنی امت کے متعلق خواہش نفس اور طول آرزو کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے، کیونکہ خواہش نفس حق سے روکتی ہے جبکہ طول آرزو آخرت بھلا دیتی ہے، اور یہ دنیا (غیر محسوس طریقے سے) چلی جا رہی ہے جبکہ آخرت (اسی طرح) چلی آ رہی ہے، اور دونوں میں سے ہر ایک کے طلبگار ہیں، تم دنیا کے طلبگار نہ بنو، عمل کرتے رہو، کیونکہ آج تم دار عمل میں ہو اور کوئی حساب نہیں، اور کل دار آخرت میں ہو گے اور کوئی عمل نہیں ہو گا۔''

٥٢١٥: وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابٌ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ. [3]

۵۲۱۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: دنیا گزر رہی ہے جبکہ آخرت آ رہی ہے، اور دونوں میں سے ہر ایک کے طلبگار ہیں، تم آخرت کے طلبگار بنو اور دنیا کے طلبگار نہ بنو کیونکہ آج عمل (کا وقت) ہے اور حساب نہیں جبکہ کل حساب ہو گا اور عمل نہیں ہو گا۔''

٥٢١٦: وَعَنْ عَمْرٍو ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ، يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، أَلَا وَإِنَّ الْآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ، وَيَقْضِي فِيهَا مَلِكٌ قَادِرٌ، أَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي الْجَنَّةِ، أَلَا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي النَّارِ، أَلَا فَاعْمَلُوا وَأَنْتُمْ مِنَ اللهِ عَلَى حَذَرٍ، وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مَعْرُوضُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ، ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ﴾)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ [4]

۵۲۱۶: عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ ارشاد فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں فرمایا: ''سن لو! دنیا ایک حاضر مال ہے، نیک بھی اس سے کھاتا ہے اور فاجر بھی، سن لو! آخرت ایک اٹل حقیقت ہے، اس وقت قادر مطلق بادشاہ (نیک و فاجر کے درمیان) فیصلہ کرے گا، سن لو! خیر مکمل طور پر جنت میں ہے اور سن لو! شر مکمل طور پر جہنم میں ہے، اور سن لو! عمل کرتے رہو، تم

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٥٠١، نسخة محققة: ١٠٠١٩) [وابن أبي الدنيا في ذم الدنيا (٩٠)] ☆ رجاله ثقات و فيه شك الراوي بين المدلس وغير المدلس فالسند ضعيف، وضعيف إلى الحسن رحمه الله ولو صح فمرسل و المرسل رده جمهور المحدثين و تحقيقهم هو الراجح۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٦١٦، نسخة محققة: ١٠١٣٢) ☆ فيه علي بن أبي علي اللهبي: منكر الحديث متروك۔

[3] رواه البخاري فى الرقاق (باب: ٤ قبل ح ٦٤١٧) وانظر تغليق التعليق (٥/ ١٥٨، ١٥٩)۔

[4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الشافعي فى الأم (١/ ٢٠٢) ☆ فيه إبراهيم بن محمد بن أبي يحيى: متروك و السند مرسل۔

اللہ کی طرف سے (وقوع شر کے خوف سے) ڈرتے رہو، اور جان لو کہ تمہیں تمہارے اعمال پر پیش کیا جائے گا، جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔'' امام شافعی نے اسے روایت کیا ہے۔

٥٢١٧: وَعَنْ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ، حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، وَإِنَّ الْاٰخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيْهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ، يُحِقُّ فِيْهَا الْحَقَّ، وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ، كُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ، وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ كُلَّ اُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا)). [1]

۵۲۱۷: شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: '' لوگو! بے شک دنیا حاضر مال ہے، ہر نیک و فاجر اس سے کھاتا ہے، آخرت اٹل حقیقت اور سچا وعدہ ہے، عادل قادر بادشاہ اس وقت فیصلہ فرمائے گا، وہ اس میں حق کو ثابت کر دے گا اور باطل کو نا پید کر دے گا، آخرت کے طلبگار بنو، دنیا کے طلبگار نہ بنو، بے شک ہر بچہ اپنی ماں کے پیچھے چلتا ہے۔''

٥٢١٨: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ، يُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمُّوْا إِلٰى رَبِّكُمْ، مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَأَلْهٰى)). رَوَاهُمَا اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ. [2]

۵۲۱۸: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں کناروں پر دو فرشتے آواز دیتے ہیں، وہ جنوں اور انسانوں کے سوا ساری مخلوق کو (اپنی آواز) سناتے ہیں: لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، جو (مال) تھوڑا اور کافی ہو وہ اس (مال) سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور (اللہ کی یاد سے) غافل کر دے۔'' دونوں احادیث کو ابونعیم نے الحلیہ میں روایت کیا ہے۔

٥٢١٩: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهِ، قَالَ: ((إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ: مَا قَدَّمَ؟ وَقَالَ بَنُوْ آدَمَ: مَا خَلَّفَ؟)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [3]

۵۲۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب فوت ہونے والا فوت ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اس نے (اعمال میں سے) آگے کیا بھیجا ہے؟ اور انسان کہتے ہیں، اس نے (مال میں سے) پیچھے کیا چھوڑا ہے؟''

٥٢٢٠: وَعَنْ مَالِكٍ، اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهٖ: ((يَا بُنَيَّ! إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَهُمْ إِلَى الْاٰخِرَةِ سِرَاعًا يَذْهَبُوْنَ، وَإِنَّكَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ، وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَةَ، وَإِنَّ دَارًا تَسِيْرُ إِلَيْهَا اَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [4]

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أبو نعيم في حلية الأولياء (١/ ٢٦٤، ٢٦٥) ☆ فيه أبو مهدي سعيد بن سنان: متروك متهم۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبـو نعيم في حلية الأولياء (١/ ٢٢٦) [و أحمد (٥/ ١٩٧ ح ٢٢٠٦٤)] ☆ قتادة مدلس وعنعن ومع ذلك صححه ابن حبان (الموارد: ٨١٤، ٢٤٧٦) و الحاكم (٢/ ٤٤٤-٤٤٥) ووافقه الذهبي (!) وحديث البخاري (١٤٤٢) و مسلم (١٠١٠) يغني عنه۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٤٧٥، نسخة محققة: ٩٩٩٢) ☆ الأعمش مدلس و عنعن و كذا عبد الرحمٰن بن محمد المحاربي من المدلسين وفيه علة أخرى۔ [4] **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده)۔

۵۲۲۰: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ''بیٹے! بے شک لوگوں سے جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ ان پر دراز ہو چلا ہے، اور وہ آخرت کی طرف تیز چلے جا رہے ہیں، اور جب سے تو دنیا میں آیا ہے اس وقت سے تو اسے (آہستہ آہستہ) پیچھے چھوڑ رہا ہے اور آخرت کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے، بے شک وہ گھر جس کی طرف تو محو سفر ہے، وہ تیرے اس گھر سے، جہاں سے تو روانہ ہوا ہے، زیادہ قریب ہے۔''

٥٢٢١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ، صَدُوْقِ اللِّسَانِ)). قَالُوْا! صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: ((هُوَ النَّقِيُّ، التَّقِيُّ، لَا اِثْمَ عَلَيْهِ، وَلَا بَغْيَ، وَلا غِلَّ، وَلَا حَسَدَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۵۲۲۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا، کون سا آدمی سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر صاف دل، راست گو۔'' صحابہ نے عرض کیا، ہم راست گو کے متعلق تو جانتے ہیں، صاف دل سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ صاف و پاک جس پر کوئی گناہ ہے نہ کوئی ظلم اور نہ ہی کوئی کینہ وحسد۔''

٥٢٢٢: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا: حِفْظُ اَمَانَةٍ، وَصِدْقُ حَدِيْثٍ، وَ حُسْنُ خَلِيْقَةٍ، وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۵۲۲۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار چیزیں ایسی ہیں جب وہ تم میں ہوں تو پھر اگر تمہیں دنیا نہ بھی ملے تو کوئی حرج و مضائقہ نہیں، حفظ امانت، صدق کلام، حسن اخلاق اور (حرام) کھانے سے پرہیز کرنا۔''

٥٢٢٣: وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّهُ قِيْلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰی يَعْنِی الْفَضْلَ قَالَ: صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَالَا يَعْنِيْنِیْ. رَوَاهُ فِی الْمُوَطَّا. [3]

۵۲۲۳: امام مالک سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ لقمان حکیم سے پوچھا گیا، جس مقام پر ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں اس مقام پر آپ کو کون سی باتوں نے پہنچایا؟ انہوں نے فرمایا: راست گوئی، امانت کی ادائیگی اور فضول باتوں چیز کو چھوڑ دینا۔

٥٢٢٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ، فَتَجِیْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنَا الصَّلٰوةُ. فَيَقُوْلُ: اِنَّكِ عَلٰی خَيْرٍ. فَتَجِیْءُ الصَّدَقَةُ، فَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنَا الصَّدَقَةُ. فَيَقُوْلُ: اِنَّكِ عَلٰی خَيْرٍ. ثُمَّ يَجِیْءُ الصِّيَامُ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنَا الصِّيَامُ. فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ عَلٰی خَيْرٍ. ثُمَّ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰی ذٰلِكَ. يَقُوْلُ اللّٰهُ

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه ابن ماجه (٤٢١٦) و البيهقي في شعب الإيمان (٦٦٠٤)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ١٧٧ ح ٦٦٥٢) و البيهقي في شعب الإيمان (٤٨٠١) [وابن وهب فى الجامع (٥٤٦)] ☆ فيه عبد الله بن لهيعة مدلس و عنعن و فى الحديث علة أخرى ، انظر شعب الإيمان (٥٢٥٨) و مكارم الأخلاق للخرائطي (٣١، ١٥٩، ٣٠٦) وهي مظنة الإنقطاع بين الحارث بن يزيد الحضرمي و بين عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه ، و الله أعلم و بنحو هذا الحديث روى ابن وهب (٥٤٧) و ابن المبارك فى الزهد (١٢٠٤) موقوفًا على عبد الله بن عمرو رضي الله عنه و سنده حسن ۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه مالك فى الموطأ (٢/ ٩٩٠ ح ١٩٢٦ بدون سند)۔

تَعَالٰی: اِنَّكَ عَلٰی خَيْرٍ. ثُمَّ يَجِيْءُ الْإِسْلَامُ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْإِسْلَامُ. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِنَّكَ عَلٰی خَيْرٍ، بِكَ الْيَوْمَ آخُذُ، وَبِكَ اُعْطِيْ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِيْ كِتَابِهٖ: ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾)). ❶

۵۲۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اعمال (اللہ کے حضور سفارش کرنے کے لیے) آئیں گے، نماز آئے گی، اور عرض کرے گی، رب جی! میں نماز ہوں، وہ فرمائے گا: تو خیر پر ہے، صدقہ آئے گا، وہ عرض کرے گا، رب جی! میں صدقہ ہوں، وہ فرمائے گا: تو خیر پر ہے، پھر روزہ آئے گا، وہ عرض کرے گا: رب جی! میں روزہ ہوں، وہ فرمائے گا: تو خیر پر ہے، پھر اسی طرح اعمال آتے جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرماتا جائے گا: تو خیر پر ہے، پھر اسلام آئے گا، وہ عرض کرے گا: رب جی! تو سلام ہے اور میں اسلام ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو خیر پر ہے، آج میں تیری وجہ سے مؤاخذہ کروں گا اور تیری وجہ سے عطا کروں گا، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا: ''جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔''

۵۲۲۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا عَائِشَةُ! حَوِّلِيْهِ؛ فَاِنِّيْ اِذَا رَاَيْتُهٗ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا)). ❷

۵۲۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہمارا ایک پردہ تھا جس میں پرندوں کی تصویریں تھیں (یہ دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! اسے بدل ڈالو، کیونکہ جب میں اسے دیکھتا ہوں تو میں دنیا یاد کرتا ہوں (مجھے دنیا یاد آجاتی ہے)۔''

۵۲۲۶: وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: عِظْنِيْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ: ((اِذَا قُمْتَ فِيْ صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ، وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْذِرُ مِنْهُ غَدًا، وَاَجْمِعِ الْاِيَاسَ مِمَّا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ)). ❸

۵۲۲۶: ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، مجھے مختصر وصیت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تو نماز پڑھے تو ایسے پڑھ جیسے الوداعی نماز ہو، ایسی بات نہ کر جس کی وجہ سے کل معذرت کرنی پڑے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مکمل طور پر ناامید اور لاتعلق ہو جا۔''

۵۲۲۷: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَی الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُوْصِيْهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَمْشِيْ تَحْتَ رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ! اِنَّكَ عَسٰی اَنْ لَّا تَلْقَانِيْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا، وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِيْ هٰذَا وَقَبْرِيْ)). فَبَكٰی مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ الْتَفَتَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: ((اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُوْنَ، مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ كَانُوْا)). رَوَی الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ اَحْمَدُ. ❹

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣٦٢ ح ٨٧٢٧) ☆ عباد بن راشد صدوق لكنه وهم في قوله: "الحسن ثنا أبو هريرة" والصواب أن الحسن لم يسمع من أبي هريرة رضي الله عنه۔ ❷ **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٢٤١ ح ٢٦٥٧١) [ومسلم (٨٨/ ٢١٠٧)]۔ ❸ **ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٤١٢ ح ٢٣٨٩٤) [و ابن ماجه (٤١٧١ وسنده ضعيف)]
☆ عثمان بن جبير مجهول الحال و للحديث شواهد ضعيفة۔
❹ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٣٥ ح ٢٢٤٠٢) [وابن حبان (الإحسان: ١٦٤٧)]۔

۵۲۲۷: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یمن کی طرف مبعوث فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے وصیت کرنے کے لیے اس کے ساتھ باہر تشریف لائے اس وقت معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی سواری کے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے، جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: ''معاذ ممکن ہے کہ تم اس سال کے بعد مجھ سے ملاقات نہ کر سکو، شاید کہ تم میری مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزرو۔'' معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کی وجہ سے گھبرا کر رونے لگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف رخ پھیر کر فرمایا: ''متقی لوگ میری قرابت و شفاعت کے زیادہ حق دار ہیں وہ جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔'' چاروں احادیث امام احمد نے روایت کی ہیں۔

۵۲۲۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ﴾ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ)). فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اَهَلْ لِتِلْكَ مِنْ عَلَمٍ يُعْرَفُ بِهٖ قَالَ: ((نَعَمْ، اَلتَّجَافِيْ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ، وَالْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ، وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ)). [1]

۵۲۲۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اللہ جسے ہدایت دینے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے سینے کو اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نور جب سینے میں داخل ہو جاتا ہے تو سینہ کھل جاتا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیا اس کی کوئی علامت بھی ہے جس کے ذریعے اس کا پتہ چل سکے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، دھوکے کے گھر (دنیا) سے دوری، ہمیشہ کے گھر (آخرت) کی طرف رجوع اور موت آنے سے پہلے موت کی تیاری۔''

۵۲۲۹۔۵۲۳۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ خَلَّادٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا رَاَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطٰى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا، وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ، فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۵۲۲۹۔۵۲۳۰: ابوہریرہ اور ابوخلاد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم بندے کو دیکھو کہ اسے دنیا سے بے رغبتی عطا کی گئی ہے اور وہ کم گو ہے تو اس کا قرب حاصل کرو کیونکہ اسے حکمت عطا کی گئی ہے۔'' دونوں روایتیں امام بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٥٥٢، نسخة محققة: ١٠٠٦٨) ☆ عدي بن الفضل: متروك۔ [2] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٩٨٥، نسخة محققة: ٤٦٣١ من حديث أبي هريرة رضي الله عنه) ☆ سنده ضعيف، فيه ابن لهيعة وهو ضعيف لاختلاطه و للحديث طريق آخر عند ابن ماجه (٤١٠١) من حديث أبي خلاد به وسنده ضعيف وللحديث طريق موضوع في حلية الأولياء (٧/ ٣١٧) !!۔

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ وَمَا كَانَ مِنْ عَيْشِ النَّبِيِّ ﷺ

فقرا کی فضیلت اور نبی ﷺ کی گزران کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٢٣١: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۵۲۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت سے پراگندہ بالوں والے جنہیں دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے اگر وہ اللہ پر قسم اٹھالے تو اللہ اسے پوری فرما دیتا ہے۔''

٥٢٣٢: وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ؟!)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

۵۲۳۲: مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں، کہ سعد رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ اسے اپنے سے کم درجہ لوگوں پر (سخاوت کرنے میں) فضیلت و برتری حاصل ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ ہی سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور انہی کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔''

٥٢٣٣: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ، وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ، غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ، قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ، وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ))...... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۵۲۳۳: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں (معراج کی رات) جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں زیادہ تر داخل ہونے والے مساکین تھے، جبکہ صاحب ثروت روک لیے گئے تھے، اور آگ والوں (یعنی کافروں) کے لیے جہنم کا حکم دے دیا گیا تھا، اور میں باب جہنم پر کھڑا ہوا اور دیکھا کہ اس میں جانے والوں کی اکثریت عورتوں کی تھی۔''

٥٢٣٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ، وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

---

❶ رواه مسلم (١٣٨/ ٢٦٢٢)۔

❷ رواه البخاري (٢٨٩٦)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٤٧) و مسلم (٩٣/ ٢٧٣٦)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٤٦) و مسلم (٩٤/ ٢٧٣٧)۔

۵۲۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس میں اکثریت فقرا کی تھی، اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو میں نے دیکھا کہ وہاں اکثریت عورتوں کی ہے۔''

۵۲۳۵: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۵۲۳۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہاجر فقرا، روز قیامت مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔''

۵۲۳۶: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٌ: ((مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا؟)) فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ اَشْرَافِ النَّاسِ، هٰذَا وَاللّٰهِ! حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّنْكَحَ، وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَّعَ. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا؟)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ، هٰذَا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَا يُنْكَحَ، وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَا يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۵۲۳۶: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے فرمایا: ''اس (شخص) کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟'' اس نے کہا: معزز لوگوں میں سے ہے، اللہ کی قسم! یہ اس لائق ہے کہ اگر کہیں پیغام نکاح بھیجے تو اس کی شادی کر دی جائے، اور اگر کہیں سفارش کرے تو وہ قبول کی جائے، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، پھر ایک آدمی گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟'' اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ شخص غریب مسلمانوں میں سے ہے، یہ اس لائق ہے کہ اگر کہیں پیغام نکاح بھیجے تو اس کی شادی نہ کی جائے اور اگر کہیں سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' یہ (تنہا) شخص اس شخص جیسے لوگوں سے بھری زمین سے بہتر ہے۔''

۵۲۳۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۵۲۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، آل محمد (ﷺ) نے دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔

۵۲۳۸: وَعَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَدَعَوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ، وَقَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

---

❶ رواه مسلم (٣٧/ ٢٩٧٩)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٤٧) و مسلم (لم أجده)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٥٤١٦) و مسلم (٢٢/ ٢٩٧٠)۔

❹ رواه البخاري (٥٤١٤)۔

۵۲۳۸: سعید مقبری رحمہ اللہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے ان کے سامنے بھنی ہوئی بکری تھی، انہوں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے اسے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: نبی ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور آپ نے پیٹ بھر کر جو کی روٹی نہیں کھائی۔

۵۲۳۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ، وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ ﷺ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ، وَاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِاَهْلِهِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ، وَاِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۲۳۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جو کی روٹی اور رنگت بدلی ہوئی چربی لے کر نبی ﷺ کی طرف گئے جبکہ نبی ﷺ کی زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے پاس گروی تھی، آپ نے اس سے اپنے گھر والوں کے لیے جو لیے تھے، اور میں (راوی) نے انس رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: آل محمد (ﷺ) کے ہاں شام کے وقت نہ ایک صاع گندم ہوتی تھی اور نہ ایک صاع کوئی اور اناج ہوتا تھا جبکہ آپ ﷺ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

۵۲۴۰: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رُمَالِ حَصِيْرٍ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ، مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ، حَشْوُهَا لِيْفٌ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُدْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ، فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ. فَقَالَ: ((اَوَفِيْ هٰذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ اُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ؟!)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۲۴۰: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ نے کوئی بستر وغیرہ نہیں بچھایا ہوا تھا، اور اس چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو پر تھے، اور آپ نے چمڑے کے تکیے پر ٹیک لگائی ہوئی تھی، جس میں کھجور کے درخت کے پتے بھرے ہوئے تھے، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کے حضور دعا فرمائیں کہ وہ آپ کی امت پر فراخی فرمائے، کیونکہ فارسیوں اور رومیوں پر بہت نوازشات ہیں، حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابن خطاب! کیا تم ابھی تک اسی مقام پر ہو؟ یہ (کفار) وہ لوگ ہیں کہ انہیں ان کی لذتیں اس دنیا کی زندگی میں جلد عطا کر دی گئی ہیں۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''کیا تم خوش نہیں کہ ان کے لیے دنیا میں ہوں اور ہمارے لیے آخرت میں۔''

۵۲۴۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ، مَامِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوْا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

---

[1] رواه البخاري (٢٠٦٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٦٨) و مسلم (٣١، ٣٠/ ١٤٧٩)۔

[3] رواه البخاري (٤٤٢)۔

۵۲۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری ستر اصحاب صفہ سے ملاقات ہوئی ہے، ان میں سے کسی ایک آدمی پر بھی بڑی چادر نہیں تھی، ان کے پاس یا تو ایک تہبند تھا یا ایک چادر تھی، انہوں نے اس کے کنارے کو گردنوں کے ساتھ باندھ رکھا تھا، ان میں سے کچھ چادریں ایسی تھیں جو نصف پنڈلیوں تک پہنچتی تھیں کچھ کی ٹخنوں تک پہنچتی تھیں، اور وہ اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ اکٹھا کرتا تھا کہ کہیں اس کا ستر نہ کھل جائے۔

۵۲۴۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: ((اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ؛ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ)). ❶

۵۲۴۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مال اور صورت و جمال میں اپنے سے بہتر شخص کو دیکھے تو وہ اپنے سے کم تر شخص کو دیکھ لے۔''
اور مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ''(دنیوی امور میں) اپنے سے کم تر شخص کو دیکھو اور اپنے سے بہتر شخص کو نہ دیکھو، کیونکہ یہ زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ کی ان نعمتوں کو حقیر نہ جانو جو اس نے تم پر انعام کی ہیں۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۵۲۴۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۵۲۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فقرا مال داروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے جو کہ آدھا دن ہے۔''

۵۲۴۴: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا، وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا، وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا، يَا عَائِشَةُ! لَا تَرُدِّي الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، يَا عَائِشَةُ! اَحِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❸

۵۲۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھنا، مسکین ہی فوت کرنا اور مجھے مساکین کے گروہ میں جمع فرمانا۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیونکہ وہ مال داروں سے چالیس

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٩٠) و مسلم (٩، ٨/ ٢٩٦٣)۔ ❷ **حسن**، رواه الترمذي (٢٣٥٣) وقال: حسن صحيح) [وابن ماجه (٤١٢٢)] سفيان الثورى صرح بسماع عند ابى يعلى (١٠/ ٤١١ ح٦٠١٨ وسنده حسن) وصححه ابن حبان (٢٥٦٧)۔ ❸ **اسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣٥٢) وقال: غريب) و البيهقي في شعب الإيمان (١٠٥٠٧) ☆ الحارث بن النعمان: ضعيف و للحديث شواهد كلها ضعيفة۔

سال پہلے جنت میں جائیں گے، عائشہ! کسی مسکین کو خالی ہاتھ نہ موڑنا خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہو، عائشہ! مساکین سے محبت کرنا، انہیں قریب رکھنا چنانچہ روز قیامت اللہ تجھے (اپنے) قریب کرے گا۔''

۵۲۴۵: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اِلٰی قَوْلِهٖ ((فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ)). [1]

۵۲۴۵: اور ابن ماجہ نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ''مساکین کے گروہ میں اٹھا'' تک روایت کیا ہے۔

۵۲۴۶: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ابْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَاءِكُمْ، فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ، اَوْتُنْصَرُوْنَ، بِضُعَفَائِكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۲۴۶: ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اپنے ضعیفوں میں تلاش کرو، تم اپنے ان کمزوروں ہی کی وجہ سے رزق دیے یا مدد کیے جاتے ہو۔''

۵۲۴۷: وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَسِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [3]

۵۲۴۷: امیہ بن خالد بن عبداللہ بن اسید، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ مہاجر فقرا کی دعاؤں کے ذریعے فتح طلب کیا کرتے تھے۔

۵۲۴۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ، فَاِنَّكَ لَاتَدْرِیْ مَاهُوَلَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ، اِنَّ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَا يَمُوْتُ)) يَعْنِی النَّارَ. رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [4]

۵۲۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی فاجر شخص کو نعمتوں میں دیکھ کر اس پر رشک نہ کرنا کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اس کی موت کے بعد اس کے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے، اس کے لیے اللہ کے ہاں ایک مہلک چیز ہے جو مرے گی نہیں۔'' یعنی: جہنم۔

۵۲۴۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهٗ، وَاِذَا فَارَقَ الدُّنْيَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [5]

۵۲۴۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور قحط ہے، جب وہ دنیا سے جدا ہوتا ہے تو وہ قید خانے اور قحط سے جدا ہو جاتا ہے۔''

۵۲۵۰: وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا، كَمَا يَظَلُّ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٤١٢٦) ☆ يزيد بن سنان: ضعيف و أبو المبارك مجهول و للحديث شواهد ضعيفة ولم يصب من صححه۔ [2] **صحيح**، رواه أبو داود (٣٥٩٤)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٦٤ ح ٤٠٦٢) ☆ السند مرسل و سفيان الثوري و أبو إسحاق مدلسان و عنعنا۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٩٤۔٢٩٥ ح ٤١٠٣) ☆ فيه جهم بن أوس: لا يعرف وعبداللّٰه بن أبي مريم: لم يوثقه غير ابن حبان۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٩٧ ح ٤١٠٦) [وأحمد (٢/ ١٩٧ ح ٦٨٥٥) والحاكم (٤/ ٣١٥)] ☆ عبداللّٰه بن جنادة المعافري: لم يوثقه غير ابن حبان۔

اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَآءَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۵۲۵۰: قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ کسی بندے کو پسند فرماتا ہے تو اسے دنیا (کے مال و منصب) سے بچا لیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے بچاتا ہے۔''

۵۲۵۱: وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اِثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ اٰدَمَ: يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۵۲۵۱: محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو چیزیں ہیں جنہیں انسان ناپسند کرتا ہے، انسان موت کو ناپسند کرتا ہے، حالانکہ موت مومنوں کے لیے فتنے سے بہتر ہے، اور وہ قلت مال کو ناپسند کرتا ہے جبکہ قلت مال کا حساب کم ہے۔''

۵۲۵۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّیْ اُحِبُّكَ قَالَ: ((اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ)). فَقَالَ: وَاللّٰهِ! اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ، ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: ((اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِیْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۵۲۵۲: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، میں آپ سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھ لو تم کیا کہہ رہے ہو؟'' اس نے عرض کیا، اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں، اس نے تین مرتبہ کہا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو تو پھر فقر و فاقہ کا مقابلہ کرنے کے لیے ڈھال تیار رکھو کیونکہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے تو اس کی طرف فقر سیلاب کی رفتار سے بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۲۵۳: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ اُخِفْتُ فِی اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ، وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِی اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ، وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَیَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ، وَمَالِیْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ، اِلَّا شَیْءٌ يُّوَارِيْهِ اِبِطُ بِلَالٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبِطِهٖ. [4]

۵۲۵۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اللہ کی راہ میں جتنا ڈرایا گیا ہے اتنا کسی کو نہیں ڈرایا گیا، اللہ کی راہ میں جتنی مجھے اذیت دی گئی ہے اتنی کسی اور کو اذیت نہیں دی گئی، مجھ پر تیس دن رات بھی گزرے ہیں کہ میرے اور بلال رضی اللہ عنہ کے لیے ایسی کوئی چیز نہیں تھی جسے کوئی جاندار کھاتا ہے، البتہ اتنی (قلیل) چیز تھی جسے بلال رضی اللہ عنہ کی بغل چھپا لیتی تھی۔'' اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جب نبی ﷺ مکہ سے بھاگ نکلے تھے تو بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے، اور

[1] **صحيح**، رواه أحمد (لم أجده) و الترمذي (٢٠٣٦ وقال: حسن غريب)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٤٢٧ ح ٢٤٠٢٤)۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣٥٠) ☆ روح بن أسلم ضعيف ضعفه الجمهور و للحديث شواهد ضعيفة عند البغوي (شرح السنة: ٤٠٦٧) وغيره۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٧٢)۔

بلال رضی اللہ عنہ کے پاس بس اتنا سا کھانا تھا جو وہ اپنی بغل کے نیچے رکھتے تھے۔

٥٢٥٤: وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَكَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوْعَ، فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ، حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۵۲۵۴: طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی اور ہم نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا کر ایک ایک پتھر بندھا ہوا دکھایا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے دکھائے۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٢٥٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ، فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَمْرَةً تَمْرَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۵۲۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں بھوک لگی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک ایک کھجور عطا فرمائی۔

٥٢٥٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا، صَابِرًا، مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ، فَاقْتَدٰی بِهٖ، وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ، فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰی مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ، وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ، فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَهٗ مِنْهُ، لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ: ((**اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ**)) فِيْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ.

۵۲۵۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو خصلتیں جس شخص میں ہوں اللہ اسے شاکر صابر لکھ دیتا ہے، جو شخص اپنے دین کے معاملے میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھتا ہے اور پھر اس کی اقتدا کرتا ہے، اور دنیا کے معاملے میں وہ اپنے سے نیچے والے کو دیکھتا ہے اور اللہ نے جو اس کو اس پر فضیلت عطا کی ہے اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے، تو اللہ اسے شکر گزار صبر کرنے والا لکھ دیتا ہے، اور جو شخص اپنے دین کے معاملے میں اپنے سے کم تر کو اور دنیا کے معاملے میں اپنے سے برتر کو دیکھتا ہے اور جو چیز اسے نہیں ملی اس پر افسوس کرتا ہے تو اللہ اسے شاکر و صابر نہیں لکھتا۔“

اور ابوسعید سے مروی حدیث: ”مہاجرین کی فقیر جماعت خوش ہو جاؤ“ فضائل القرآن کے باب کے بعد ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٢٥٧: عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ رحمہ اللہ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ قَالَ: اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ؟ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ: اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِيْ اِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهٗ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ:

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٧١) ☆ سيار بن حاتم: حسن الحديث، وثقه الجمهور۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٧٤ وقال: صحيح)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥١٢) ☆ مثنى بن الصباح: ضعيف ـ ٥ حديث أبي سعيد تقدم (٢١٩٨)۔

فَأَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ قَالَ: فَإِنَّ لِيْ خَادِمًا قَالَ: فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ . قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: وَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ إِلٰى عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّا وَاللّٰهِ! مَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ: مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا، فَاَعْطَيْنٰكُمْ مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ، وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ، وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا**)). قَالُوْا: فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۲۵۷: ابوعبدالرحمٰن حبلی بیان کرتے ہیں، میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا، ایک آدمی نے ان سے سوال پوچھا: کیا ہم مہاجر فقرا میں سے نہیں؟ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس تم رات بسر کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: کیا تیرے رہنے کے لیے گھر ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: تم تو مال داروں میں سے ہو، اس نے کہا: میرے پاس تو ایک خادم بھی ہے، انہوں نے فرمایا: تم تو بادشاہ ہو، عبدالرحمٰن نے کہا، تین آدمی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، میں اس وقت ان کے پاس تھا، انہوں نے کہا: ابومحمد! اللہ کی قسم! ہمارے پاس کچھ بھی نہیں، کوئی خرچہ ہے نہ سواری اور نہ ہی ساز وسامان، انہوں نے انہیں فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم کچھ چاہو تو تم ہمارے پاس آنا، اللہ نے تمہارے لیے جو میسر فرمایا وہ ہم تمہیں عطا کریں گے، اور اگر تم چاہو تو ہم تمہارا معاملہ بادشاہ سے ذکر کریں گے؟ اور اگر تم چاہو تو صبر کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مہاجر فقرا روز قیامت مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔'' انہوں نے کہا: ہم صبر کرتے ہیں اور ہم کوئی چیز نہیں مانگیں گے۔

۵۲۵۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ قُعُوْدٌ إِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَعَدَ إِلَيْهِمْ، فَقُمْتُ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**لِيُبَشَّرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ بِمَا يَسُرُّ وُجُوْهَهُمْ، فَإِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا**)) قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ اَلْوَانَهُمْ اَسْفَرَتْ. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ اَوْ مِنْهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۵۲۵۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ فقرا مہاجرین کا بھی ایک حلقہ لگا ہوا تھا۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو آپ ان کے حلقے میں شامل ہو گئے، میں بھی اٹھ کر ان کی طرف چلا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''فقرا مہاجرین کو اس بات کی بشارت دی جائے جس سے ان کے چہرے خوش ہو جائیں، کیونکہ وہ مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ ان کے چہرے چمکنے لگے، اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، حتیٰ کہ میں نے تمنا کی کہ میں ان کے ساتھ ہوتا یا ان میں سے ہوتا۔

۵۲۵۹: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ بِسَبْعٍ: اَمَرَنِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْظُرَ إِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَلَا اَنْظُرَ إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ اَدْبَرَتْ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا

[1] رواه مسلم (۳۷/ ۲۹۷۹)۔ [2] **صحيح**، رواه الدارمي (۲/ ۳۳۹ ح ۲۸۴۷) [والنسائي في السنن الكبرى ۳/ ۴۴۳ ح ۵۸۷۶) وسنده حسن و له شاهد عند مسلم في صحيحه (۲۹۷۹)]۔

اَسْئَلَ اَحَدًا شَیْئًا، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا، وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَا اَخَافَ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ؛ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۵۲۵۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے خلیل نے مجھے سات چیزوں کے متعلق حکم فرمایا، آپ ﷺ نے مساکین سے محبت کرنے اور ان کے قریب رہنے کا مجھے حکم فرمایا، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے سے کم تر کی طرف دیکھوں اور جو مجھ سے (دنیا کے لحاظ سے) برتر ہے اس کی طرف نہ دیکھوں، آپ نے مجھے صلہ رحمی کا حکم فرمایا اگرچہ وہ قطع رحمی کریں، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں حق بات کروں اگرچہ وہ کڑوی ہو، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اللہ کے (حق کے) بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈروں، اور آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) کثرت سے پڑھا کروں، کیونکہ وہ (کلمات) عرش کے نیچے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہیں۔“

۵۲۶۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلٰثَةٌ: اَلطَّعَامُ، وَالنِّسَآءُ، وَالطِّيْبُ، فَاَصَابَ اثْنَيْنِ، وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا، اَصَابَ النِّسَآءَ وَالطِّيْبَ، وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۵۲۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کو دنیا کی تین چیزیں پسند تھیں، کھانا، عورتیں اور خوشبو، آپ کو دو چیزیں مل گئیں اور ایک نہ مل سکی، آپ کو عورتیں (ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) اور خوشبو مل گئی لیکن (شکم سیر) کھانا نہ ملا۔“

۵۲۶۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُبِّبَ اِلَيَّ الطِّيْبُ، وَالنِّسَآءُ، وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهٖ: ((حُبِّبَ اِلَيَّ)) ((مِنَ الدُّنْيَا)). [3]

۵۲۶۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خوشبو اور عورتیں میرے لیے پسندیدہ بنا دی گئی ہیں، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔“ احمد، نسائی، اور ابن جوزی نے ((حُبِّبَ اِلَيَّ)) کے بعد ((مِنَ الدُّنْيَا)) کا اضافہ نقل کیا ہے۔

۵۲۶۲: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ بِهٖ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ: ((اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ؛ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۵۲۶۲: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ”زیادہ ناز و نعمت کی زندگی سے بچنا، کیونکہ اللہ کے (مخلص) بندے زیادہ نعمت گزران نہیں ہوتے۔“

۵۲۶۳: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ)). [5]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٥٩ ح ٢١٧٤٥)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٧٢ ح ٢٤٩٤٤) ☆ فيه رجل: مجهول و الحديث الآتي (٥٢٦١) يغني عنه۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ١٩٩ ح ١٣٠٨٨) والنسائي (٧/ ٦١ ح ٣٣٩١)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٤٣ ح ٢٢٤٥٦) [وأبو نعيم في حلية الأولياء (٥/ ١٥٥)] ☆ مريح بن مسروق روى عنه جماعة ووثقه ابن حبان وحده و أرسل عن عمر ففي سماعه من معاذ نظر لأنه توفي قبل عمر رضي الله عنهما۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٥٨٥، نسخة محققة: ٤٢٦٥) ☆ إسحاق بن محمد الفروي ضعيف ضعفه الجمهور و الراوي شك في سماعه من أبيه والسند منقطع۔

۵۲۶۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی طرف سے ملنے والے تھوڑے سے رزق پر راضی ہو جاتا ہے تو اللہ اس کے تھوڑے عمل سے راضی ہو جاتا ہے۔“

٥٢٦٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ، فَكَتَمَهُ النَّاسَ؛ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّرْزُقَهٗ رِزْقَ سَنَةٍ مِنْ حَلَالٍ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۵۲۶۴: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بھوک میں مبتلا ہوا یا کسی چیز کا ضرورت مند ہوا اور اس نے اسے لوگوں سے چھپائے رکھا تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ وہ اسے سال بھر کے لیے رزق حلال عطا فرمائے۔“ دونوں روایتوں کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے۔

٥٢٦٥: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِيَالِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۵۲۶۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ اپنے اس مومن عیال دار بندے کو پسند کرتا ہے جو ضرورت مند ہونے کے باوجود سوال نہیں کرتا۔“

٥٢٦٦: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: اسْتَسْقَى يَوْمًا عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَجِيْءَ بِمَاءٍ قَدْ شِيْبَ بِعَسَلٍ، فَقَالَ: اِنَّهٗ لَطَيِّبٌ، لٰكِنِّيْ اَسْمَعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ نَعٰى عَلٰى قَوْمٍ شَهَوَاتِهِمْ فَقَالَ: ﴿اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا﴾ فَاَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا، فَلَمْ يَشْرَبْهُ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [3]

۵۲۶۶: زید بن اسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ایک روز عمر رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا تو انہیں شہد ملا پانی پیش کیا گیا، انہوں نے فرمایا: یہ تو بہت اچھا ہے، لیکن میں اللہ عزوجل کا فرمان سنتا ہوں کہ اس نے ایک قوم کو ان کی شہوات پر معیوب قرار دیتے ہوئے فرمایا: ”تم نے اپنی اچھی چیزیں دنیا کی زندگانی میں حاصل کر لیں اور تم نے ان سے استفادہ کر لیا۔“ میں تو ڈرتا ہوں کہ ہماری نیکیوں کا ثواب دنیا ہی میں نہ دے دیا جائے، لہٰذا انہوں نے اسے نہ پیا۔

٥٢٦٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۵۲۶۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم نے فتح خیبر سے پہلے کبھی بھی سیر ہو کر کھجوریں نہیں کھائیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٠٥٤، نسخة محققة: ٩٥٨١) ☆ فيه أبو عبدالرحمٰن السلمي ضعيف جدًا، ولأعمش مدلس و عنعن إن صح السند إليه و علل أخرى۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٤١٢١) ☆ فيه موسى بن عبيدة ضعيف والقاسم بن مهران لم يثبت سماعه من عمران و فيه علة أخرى و له شاهد ضعيف جدًا۔

[3] **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده)۔ [4] رواه البخاري (٤٢٤٣)۔

بَابُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ

امیداورحرص کابیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۲۶۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ هُوَ فِي الْوَسَطِ فَقَالَ: ((هٰذَا الْاِنْسَانُ، وَهٰذَا اَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهٖ، وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهُ، وَهٰذِهِ الْخُطُطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ، فَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَسَهُ هٰذَا، وَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَسَهُ هٰذَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۲۶۸: عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ایک مربع شکل خط کھینچا اور ایک خط (اس مربع کے) وسط میں اس سے باہر جاتا ہوا کھینچا اور کچھ اس وسط والے خط کے پہلو میں چھوٹے چھوٹے خط اور کھینچے اور فرمایا: ”یہ انسان ہے اور یہ اس کی اجل (موت) ہے، جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور جو باہر کی طرف نکل رہی ہے یہ اس کی امید ہے، اور یہ چھوٹے چھوٹے خطوط پیش آمدہ حادثات ہیں، اگر ایک اس سے خطا کر جاتا ہے تو یہ (دوسرا) اسے دبوچ لیتا ہے، اور اگر یہ اس سے خطا کر جاتا ہے تو یہ اسے دبوچ لیتا ہے۔“

۵۲۶۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خُطُوْطًا فَقَالَ: ((هٰذَا الْاَمَلُ، وَهٰذَا اَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَآءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۲۶۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے کچھ خط کھینچے تو فرمایا: ”یہ امید ہے، اور یہ اس کی موت ہے، وہ اسی اثنا میں ہوتا ہے تو زیادہ قریب والا خط اچانک اس تک آ پہنچتا ہے۔“

۵۲۷۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ، وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۲۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”انسان بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں، مال کی حرص اور عمر کی حرص۔“

۵۲۷۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: ((لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَآبًّا فِيْ اثْنَيْنِ: فِيْ حُبِّ الدُّنْيَا

---

[1] رواه البخاري (٦٤١٧)۔

[2] رواه البخاري (٦٤١٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٢١) و مسلم (١١٥/ ١٠٤٧)۔

وَطُوْلِ الْاَمَلِ)). مُتَّفقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۲۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں کے بارے میں جوان ہی رہتا ہے: دنیا کی محبت کے بارے میں اور لمبی خواہشوں کے بارے میں۔''

٥٢٧٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰى بَلَّغَهٗ سِتِّيْنَ سَنَةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۲۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے اس شخص سے (توبہ نہ کرنے اور نیک عمل نہ کرنے کا) عذر زائل کر دیا جس کی اجل کو مؤخر کیا حتیٰ کہ اسے ساٹھ سال تک پہنچا دیا۔''

٥٢٧٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۲۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر انسان کے لیے مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری تلاش کرتا ہے، انسان کے پیٹ کو صرف (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی، اور اللہ توبہ کرنے والے شخص کی توبہ قبول فرماتا ہے۔''

٥٢٧٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ، اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ، وَعُدَّ نَفْسَكَ فِيْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۵۲۷۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کے کسی حصے کو پکڑ کر فرمایا: ''دنیا میں ایسے رہو گویا تم ایک پردیسی یا راہ گیر ہو اور اپنے آپ کو اہل قبور (مُردوں) میں سے شمار کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٥٢٧٥: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّبِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا وَاُمِّيْ نُطَيِّنُ شَيْئًا، فَقَالَ: ((مَا هٰذَا يَا عَبْدَاللّٰهِ؟)) قُلْتُ: شَيْءٌ نُصْلِحُهٗ. قَالَ: ((الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [5]

۵۲۷۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے تو میں اور میری والدہ (اپنے مکان کے)

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٢٠) و مسلم (١١٤/ ١٠٤٦)۔

[2] رواه البخاري (٦٤١٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٣٦) و مسلم (١١٨/ ١٠٤٩)۔

[4] رواه البخاري (٦٤١٦)۔

[5] **صحيح**، رواه أحمد (٢/ ١٦١ ح ٦٥٠٢) و الترمذي (٢٣٣٥)۔

کسی حصہ کی لپائی کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ! کیا ہو رہا ہے؟'' میں نے عرض کیا، ہم (مکان کے کسی) حصہ کی مرمت کر رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''معاملہ (موت) اس سے زیادہ تیز ہے۔'' احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٢٧٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُهْرِيْقُ الْمَآءَ فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ، فَاَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْمَآءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ يَقُوْلُ: ((مَايُدْرِيْنِىْ لَعَلِّىْ لَا اَبْلُغُهٗ)). رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ، وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِىْ كِتَابِ الْوَفَاءِ. [1]

٥٢٧٦: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی پیشاب کرتے تو مٹی سے تیمّم کرتے، میں عرض کرتا، اللہ کے رسول! پانی تو آپ کے قریب ہی ہے، آپ ﷺ فرماتے: ''مجھے کیا پتہ شاید کہ میں وہاں تک نہ پہنچ سکوں۔'' شرح السنہ، اور ابن الجوزی نے کتاب ''الوفاء'' میں اسے روایت کیا ہے۔

٥٢٧٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهٗ)) وَوَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَ، فَقَالَ: ((وَثَمَّ اَمَلُهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

٥٢٧٧: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے۔'' اور آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اپنی گدی کے پاس رکھا، پھر کھولا تو فرمایا: ''اور وہاں اس کی آرزوئیں ہیں۔''

٥٢٧٨: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَرَزَ عُوْدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاٰخَرَ اِلٰى جَنْبِهٖ، وَاٰخَرَ اَبْعَدَ. فَقَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: ((هٰذَا الْاِنْسَانُ، وَهٰذَا الْاَجَلُ)) اُرَاهُ قَالَ: ((وَهٰذَا الْاَمَلُ، فَيَتَعَاطَى الْاَمَلَ فَلَحِقَهُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ)). رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ [3]

٥٢٧٨: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے سامنے ایک لکڑی گاڑی، ایک اس کے پہلو میں اور ایک اس سے دور گاڑی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ انسان ہے اور یہ اجل ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آرزوئیں ہیں، وہ آرزوئیں حاصل کرنے کے لیے کوشش کرتا ہے تو اس کی آرزو کے پورا ہونے سے پہلے اسے موت آ جاتی ہے۔''

٥٢٧٩: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عُمُرُ اُمَّتِىْ مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً اِلٰى سَبْعِيْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [4]

٥٢٧٩: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کی عمر ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہے۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٣٢ ح ٤٠٣١) [وأحمد (١/ ٢٨٨ و ابن المبارك فى الزهد: ٢٩٢) و الطبراني فى الكبير (١٢/ ٢٣٨ ح ١٢٩٨٧، بلون آخر) ☆ ابن لهيعة مدلس و عنعن۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٣٣٤ و قال: حسن صحيح)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٨٥ ح ٤٠٩١) [و أحمد (٣/ ١٨ ح ١١١٤٩)]۔ [4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٣١)۔

٥٢٨٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ، وَاَقَلُّهُمْ مَنْ یَّجُوْزُ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. 1

وَذُكِرَ حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیْرِ فِیْ بَابِ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ.

۵۲۸۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں، اور اس (ساٹھ، ستر) سے تجاوز کرنے والے ان میں سے کم ہیں۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔

اور عبداللہ بن شخیر سے مروی حدیث باب عیادة المریض میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٢٨١: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْیَقِیْنُ، وَالزُّهْدُ، وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ، وَالْاَمَلُ)). رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ 2

۵۲۸۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس امت کی پہلی صلاح (آخرت کا) یقین اور دنیا سے بے رغبتی ہے، جبکہ اس کا اول فساد بخل اور (لامحدود) آرزوئیں ہیں۔''

٥٢٨٢: وَعَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ قَالَ: لَیْسَ الزُّهْدُ فِی الدُّنْیَا بِلُبْسِ الْغَلِیْظِ، وَالْخَشِنِ، وَاَكْلِ الْجَشِبِ، اِنَّمَا الزُّهْدُ فِی الدُّنْیَا قَصْرُ الْاَمَلِ. رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ 3

۵۲۸۲: سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: ''موٹا، جھوٹا کپڑا پہننے اور روکھا سوکھا کھانے کا نام دنیا سے بے رغبتی نہیں، بلکہ آرزوؤں کا کم ہونا دنیا سے بے رغبتی ہے۔''

٥٢٨٣: وَعَنْ زَیْدِ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ اَیُّ شَیْءٍ الزُّهْدُ فِی الدُّنْیَا؟ قَالَ: طِیْبُ الْكَسْبِ وَقَصْرُ الْاَمَلِ. رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ 4

۵۲۸۳: زید بن حسین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے سنا، ان سے دریافت کیا گیا، دنیا سے بے رغبتی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: حلال کمائی اور امیدوں کا کم ہونا۔

---

1 **حسن**، رواه الترمذي (٣٥٥٠ وقال: غريب حسن) وابن ماجه (٤٢٣٦) ٥ حديث عبدالله بن الشخير تقدم (١٤٦٩)۔ 2 **سنده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٨٤٤، نسخة محققة: ١٠٣٥٠) ☆ فيه أبو عبدالرحمٰن السلمي ضعيف جدًا وعبدالله بن لهيعة مدلس و عنعن إن صح السند إليه و للحديث لون آخر عند أحمد (الزهد ص ١٠ ح ٥١) وسنده ضعيف لانقطاعه۔ 3 **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٨٦ بدون سند ولم أجده مسندًا)۔ 4 **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٧٧٩، نسخة محققة: ١٠٢٩٣) ☆ زيد بن الحسين مجهول: لم أجد من وثقه۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ

اللہ کی اطاعت وعبادت کے لئے مال اور عمر سے محبت رکھنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥٢٨٤: عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ: ((لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ)) فِيْ بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ.

۵۲۸۴: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ ایسے مالدار کو پسند فرماتا ہے جو پرہیز گار، گم نام ہو۔''

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث: ''حسد صرف دو آدمیوں پر ہے'' باب فضائل القرآن میں بیان ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٥٢٨٥: عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ، وَحَسُنَ عَمَلُهٗ)). قَالَ: فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَسَآءَ عَمَلُهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۵۲۸۵: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کون سا آدمی بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی عمر دراز ہو اور اس کا عمل اچھا (یعنی قرآن وسنت کے مطابق) ہو۔'' اس شخص نے عرض کیا، سب سے برا شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی عمر دراز ہو اور اس کا عمل برا ہو۔''

٥٢٨٦: وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ آخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ بِجُمُعَةٍ اَوْنَحْوِهَا، فَصَلَّوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَاقُلْتُمْ؟)) قَالُوْا: دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَيَرْحَمَهٗ وَيُلْحِقَهٗ بِصَاحِبِهٖ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ، وَعَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ؟)) اَوْقَالَ: ((صِيَامُهٗ بَعْدَ

[1] رواه مسلم (١١/ ٢٩٦٥) ٥ حديث ابن عمر تقدم (٢١١٣)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٤٠ ح ٢٠٦٨٦) و الترمذي (٢٣٣٠ وقال: حسن صحيح) و الدارمي (٢/ ٣٠٨ ح ٢٧٤٥_٢٧٤٦) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف و حديث الترمذي (٢٣٢٩) يغني عنه۔

صِيَامِهِ؛ لِمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۵۲۸۶: عبید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، ان میں سے ایک اللہ کی راہ میں شہید کر دیا گیا، پھر دوسرا اس کے تقریباً ایک ہفتے بعد فوت ہو گیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اس کے لیے کیا دعا کی؟'' انہوں نے عرض کیا، ہم نے اللہ سے دعا کی کہ وہ اس کی مغفرت فرمائے، اس پر رحم فرمائے اور اسے اس کے ساتھی سے ملائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی وہ نمازیں جو اس نے اس کی نمازوں کے بعد پڑھیں وہ کہاں گئیں؟ اور اس نے اس کے بعد جو عمل کیے وہ کہاں گئے؟'' یا فرمایا: ''اس نے اس کے بعد جو روزے رکھے تو وہ کہاں گئے؟'' ان دونوں کے مابین تو زمین و آسمان کے مابین فاصلے سے زیادہ فاصلہ ہے۔''

۵۲۸۷: وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((ثَلٰثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ، وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ؛ فَأَمَّا الَّذِيْ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَإِنَّهُ مَانَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ، وَأَمَّا الَّذِيْ أُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ)) فَقَالَ: ((إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا، فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ رَحِمَهُ، وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهِ، فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا، فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ، يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا، فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِيْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ، وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ، وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ، فَهٰذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا، فَهُوَ يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهُوَ نِيَّتُهُ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. [2]

۵۲۸۷: ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تین خصلتیں ہیں، میں ان پر قسم اٹھاتا ہوں اور میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں، تم اسے یاد کر لو، وہ چیزیں جن پر میں قسم اٹھاتا ہوں یہ ہیں: صدقہ کرنے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا، جس بندے کی حق تلفی کی جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اس کے بدلے میں اللہ اس کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے، اور بندہ جب کسی سے سوال کرتا ہے تو اللہ اسے فقر میں مبتلا کر دیتا ہے، رہی وہ بات جو میں تمہیں بتانے جا رہا ہوں اس کو خوب یاد رکھنا۔'' پس فرمایا: ''دنیا چار قسم کے لوگوں کے لیے ہے: ایک وہ بندہ جسے اللہ نے مال اور علم عطا کیا ہو اور وہ اس (علم) کے بارے میں اپنے رب سے ڈرتا ہو، صلہ رحمی کرتا ہو اور وہ اس (علم) کے مطابق اللہ کی خاطر عمل کرتا ہو، یہ سب سے افضل درجہ ہے۔ ایک وہ بندہ جسے اللہ نے علم دیا ہو لیکن اسے رزق نہ دیا ہو، اور وہ نیت کا اچھا ہے، وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں (مالدار) شخص کی طرح خرچ کرتا، ان دونوں کے لیے اجر برابر ہے، اور ایک وہ بندہ ہے جسے اللہ نے مال عطا کیا لیکن علم نہیں دیا تو وہ علم کے بغیر اپنے مال کی وجہ سے بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے، اور وہ نہ تو اپنے رب سے ڈرتا ہے اور نہ صلہ رحمی

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٢٥٢٤) والنسائي (٤/ ٧٤ ح ١٩٨٧)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣٢٥) ☆ يونس بن خباب ضعيف رافضي و للحديث طريق آخر معلول (ضعيف) عند أحمد (٤/ ٢٣٠ ح ١٨٠٢) بمتن آخر۔

کرتا ہے اور نہ ہی اسے حق کے مطابق خرچ کرتا ہے، یہ شخص انتہائی برے درجے پر ہے، اور ایک وہ بندہ ہے جسے اللہ نے مال دیا نہ علم، وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح عمل (یعنی خرچ) کرتا، وہ صرف نیت ہی کرتا ہے جبکہ دونوں کا گناہ برابر ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٥٢٨٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهٗ)). فَقِيْلَ: وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((يُوَفِّقُهٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۲۸۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اسے (اطاعت والے) کاموں پر لگا دیتا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ اسے کس طرح کام پر لگاتا ہے؟ فرمایا: ''موت سے پہلے اسے صالح عمل کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔''

٥٢٨٩: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ. وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا، وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۵۲۸۹: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دانا شخص وہ ہے جس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور موت کے بعد کے لیے عمل کیے، اور کم عقل شخص وہ ہے جس نے اپنے نفس کو خواہش کے تابع کیا اور اللہ پر امید باندھ لی (کہ وہ غفور و رحیم) ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٢٩٠: عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ، فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰى رَأْسِهٖ اَثَرُ مَاءٍ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ، قَالَ: ((اَجَلْ)) قَالَ: ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِيْ ذِكْرِ الْغِنٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا بَأْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰى خَيْرٌ مِنَ الْغِنٰى، وَطِيْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيْمِ)). [3] رَوَاهُ اَحْمَدُ

۵۲۹۰: نبی ﷺ کے ایک صحابی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم ایک مجلس میں تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے سر پر پانی (یعنی غسل) کے اثرات تھے، ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ کو خوش طبع دیکھ رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر لوگوں نے مال داری کے متعلق غور و خوض کرنا شروع کر دیا (کیا وہ

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٢١٤٢ وقال: صحيح)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٥٩) وابن ماجه (٤٢٦٠) ☆ أبو بكر بن أبي مريم ضعيف مختلط۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٣٧٢ ح ٢٣٥٤٥) [وابن ماجه (٢١٤١)]۔

جائز ہے یا ناجائز؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے اس کے لیے مال داری میں کوئی مضائقہ نہیں، تقویٰ والے شخص کے لیے صحت مال داری سے بہتر ہے، اور حقیقی خوشی نعمتوں میں سے ہے۔''

٥٢٩١: وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: كَانَ الْمَالُ فِيمَا مَضٰى يُكْرَهُ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ، وَقَالَ: لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيْرُ، لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ، وَقَالَ: مَنْ كَانَ فِي يَدِهٖ مِنْ هٰذِهٖ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ، فَإِنَّهُ زَمَانٌ إِنِ احْتَاجَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ يَبْذُلُ دِيْنَهُ، وَقَالَ: الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۵۲۹۱: سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ماضی میں مال ناپسندیدہ چیز تھی، جبکہ آج وہ مومن کی ڈھال ہے، اور فرمایا: اگر (ہمارے پاس) دینار نہ ہوتے تو یہ بادشاہ ہمیں بے وقعت سمجھتے، اور فرمایا: جس شخص کے ہاتھ میں مال ہو وہ اسے کار آمد بنائے (ضائع نہ کرے) کیونکہ یہ ایسا دور ہے کہ اگر وہ ضرورت مند ہوا تو وہ پہلا شخص ہو گا جو (حصول دنیا کے لیے) اپنا دین بیچ ڈالے گا، اور فرمایا: حلال فضول خرچی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

٥٢٩٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: أَيْنَ أَبْنَاءُ السِّتِّيْنَ؟)) وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ﴾. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [2]

۵۲۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روز قیامت منادی کرنے والا منادی کرے گا: ساٹھ سالے کہاں ہیں؟'' اور یہ (ساٹھ سال) وہ عمر ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کیا ہم نے تمہیں عمر عطا نہیں کی تھی، جس نے نصیحت پکڑنی تھی وہ نصیحت پکڑتا، اور تمہارے پاس آگاہ کرنے والے بھی آئے۔''

٥٢٩٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِيْ عُذْرَةَ ثَلَاثَةً أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمُوْا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَكْفِيْنِيْهِمْ؟)) قَالَ طَلْحَةُ رضی اللہ عنہ: أَنَا، فَكَانُوْا عِنْدَهُ، فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْثًا، فَخَرَجَ فِيْهِ أَحَدُهُمْ، فَاسْتُشْهِدَ، ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ الْآخَرُ، فَاسْتُشْهِدَ، ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهٖ، قَالَ: قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ فِي الْجَنَّةِ، وَرَأَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ أَمَامَهُمْ، وَالَّذِي اسْتُشْهِدَ آخِرًا يَلِيْهِ وَأَوَّلُهُمْ يَلِيْهِ، فَدَخَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((وَمَا أَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ؟! لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْإِسْلَامِ، لِتَسْبِيْحِهٖ وَتَكْبِيْرِهٖ وَتَهْلِيْلِهٖ)). [3]

[1] **ضعيف مردود**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٩١ بعد ٤٠٩٨ بدون سند و لم أجده مسندًا۔ وقوله من كان المال الى ترس المومن، رواه ابو نعيم في حلية الاولياء، (٦/ ٣٨١) وسنده ضعيف جدًا۔ فيه داؤد (رواد) بن الجراح وهو متروك وشطر الثانى رواه ابو نعيم ايضًا فى الحليه (٦/ ٣٨١) وسنده ضعيف فيه جماعة لم اجد لهم توثيقًا يعتمد عليه)۔

[2] **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٢٥٤، نسخة محققة: ٩٧٧٣) ☆ فيه إبراهيم بن الفضل المخزومي: متروك و أبو بكر بن أبي دارم: كذاب و لكنه توبع، انظر المعجم الكبير للطبراني (١١/ ١٧٧۔١٧٨ ح ١١٤١٥)۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ١٦٣ ح ١٤٠١) ☆ السند مرسل و له طريق آخر عند البزار (٩٥٤ كشف الأستار) و أبي يعلى (٦٣٤) و سنده ضعيف۔

۵۲۹۳: عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بنو عذرہ کے تین آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون ہے جو ان کے (کھانے پینے کی) مجھ سے ذمہ داری اٹھا لے؟'' طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں، چنانچہ وہ (تینوں) انہیں کے پاس تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا تو ان میں سے ایک اس لشکر کے ساتھ گیا اور وہ شہید ہو گیا، پھر آپ نے ایک لشکر روانہ کیا تو دوسرا شخص اس کے ساتھ گیا تو وہ بھی شہید ہو گیا، پھر تیسرا شخص اپنے بستر پر فوت ہو گیا، راوی بیان کرتے ہیں، طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) تینوں کو جنت میں دیکھا اور بستر پر وفات پانے والے کو ان کے آگے دیکھا، جو بعد میں شہید ہوا تھا وہ اس کے ساتھ تھا جبکہ پہلے شہید ہونے والا شخص اس دوسرے (شہید) کے ساتھ تھا، چنانچہ اس سے مجھے اشکال پیدا ہوا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کو اس سے کون سی چیز عجیب لگی؟ اللہ کے ہاں اس مؤمن سے افضل کوئی شخص نہیں جسے اسلام میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تکبیر اور تہلیل ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہنے کے لیے طویل عمر دی جائے۔

٥٢٩٤: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی عُمَیْرَةَ رضی اللہ عنہ۔ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ قَالَ: اِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلٰی وَجْهِهٖ مِنْ یَوْمٍ وُلِدَ اِلٰی اَنْ یَّمُوْتَ هَرِمًا فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهٗ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ، وَلَوَدَّ اَنَّهٗ رُدَّ اِلَی الدُّنْیَا کَیْمَا یَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ. رَوَاهُمَا اَحْمَدُ [1]

۵۲۹۴: محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، ان سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: اگر بندہ اپنے یوم پیدائش سے لے کر بوڑھا ہو کر مرنے تک اللہ کی اطاعت میں سجدہ ریز رہے تو وہ روز قیامت اس کو بھی حقیر سمجھے گا اور وہ آرزو کرے گا کہ کاش اسے دنیا میں دوبارہ بھیج دیا جائے تا کہ وہ اجر و ثواب میں اضافہ کر سکے۔'' دونوں روایات کو امام احمد نے نقل کیا ہے۔

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ١٨٥ ح ١٧٨٠٠)۔

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ

توکل اور صبر کا بیان

الفَصْلُ الأَوَّلُ

فصل اول

٥٢٩٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۲۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت سے ستر ہزار افراد حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو نہ دم جھاڑ کراتے ہیں اور نہ بدشگونی لیتے تھے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے تھے۔“

٥٢٩٦: وَعَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا فَقَالَ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْأُفُقَ، فَرَجَوْتُ أَنْ يَكُوْنَ أُمَّتِيْ، فَقِيْلَ: هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهِ، ثُمَّ قِيْلَ لِيْ: اُنْظُرْ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْأُفُقَ، فَقِيْلَ لِيَ: اُنْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْأُفُقَ، فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا قُدَّامُهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَكْتَوُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ)) فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ)). ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ: أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: ((سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۲۹۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا: ”مجھ پر امتیں پیش کی گئیں، چنانچہ ایک نبی گزرے ان کے ساتھ آدمی تھا، ایک اور نبی تھے اور ان کے ساتھ دو آدمی تھے، اور ایک اور نبی تھے ان کے ساتھ چند آدمی تھے، جبکہ کسی نبی کے ساتھ کوئی ایک بھی نہیں تھا، میں نے ایک بڑا گروہ دیکھا جو افق تک پھیلا ہوا تھا، میں نے امید کی کہ یہ میری امت ہو گی لیکن مجھے بتایا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ ہیں، پھر مجھے کہا گیا، دیکھو، میں نے بہت بڑا گروہ دیکھا جو افق تک پھیلا ہوا تھا، مجھے کہا گیا: اس طرف (دائیں، بائیں) دیکھو، میں نے بہت بڑا گروہ دیکھا جو افق پر پھیلا ہوا تھا، مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت، اور ان کے ساتھ ان کے آگے ستر ہزار ہیں جو حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو کہ بدشگونی لیتے تھے اور نہ دم جھاڑ کراتے تھے اور نہ ہی داغتے تھے اور وہ صرف اپنے رب پر توکل کرتے تھے۔“ اتنے میں عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٧٢) و مسلم (٣٧١ / ٢١٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٥٢) و مسلم (٣٧٤/ ٢٢٠)۔

نے کھڑے ہو کر عرض کیا، اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے ان میں شامل فرمائے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کو ان میں سے کر دے۔'' پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بھی ان میں کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا ہے۔''

۵۲۹۷: وَعَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ! إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۲۹۷: صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کا ہر معاملہ اس کے لیے باعث خیر ہے، اور یہ چیز صرف مومن کے لئے خاص ہے، اگر اسے کوئی نعمت میسر آتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور یہ اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کے لیے بہتر ہے۔''

۵۲۹۸: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ، وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ، إِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللهِ، وَلَا تَعْجَزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ، فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللهُ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۲۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قوی مومن، ضعیف مومن سے بہتر ہے نیز وہ اللہ کو زیادہ پسند ہے، اور سب (مومنوں) میں خیر ہے، تو اپنے لیے نفع بخش چیز کے لیے محنت و کوشش کر اور اللہ سے مدد طلب کر اور عاجزی و سستی نہ کر، اور اگر تجھے کوئی نقصان پہنچے تو ایسے نہ کہو: اگر میں (اس طرح، اس طرح) کرتا تو اس طرح، اس طرح ہوتا، بلکہ ایسے کہو: اللہ نے مقدر کیا اور جو اس نے چاہا سو کیا، کیونکہ (لفظ) ''اگر'' عمل شیطان کھولتا ہے۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۵۲۹۹: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۵۲۹۹: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر تم اللہ پر اس طرح توکل کرو جس طرح اس پر توکل کرنے کا حق ہے، تو وہ تمہیں اس طرح رزق فراہم کرے جس طرح وہ پرندوں کو رزق فراہم کرتا ہے، وہ صبح کے وقت بھوکے نکلتے ہیں اور شام کے وقت شکم سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔''

۵۳۰۰: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ

---

[1] رواه مسلم (٦٤/ ٢٩٩٩)۔ [2] رواه مسلم (٣٤/ ٢٦٦٤)۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (٢٣٤٤ وقال: حسن صحيح) وابن ماجه (٤١٦٤)۔

وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا قَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ، وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، وَإِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ ـ وَفِي رِوَايَةٍ: وَإِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ ـ نَفَثَ فِي رَوْعِي أَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا، أَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ، وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ أَنْ تَطْلُبُوهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ((وَإِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ)). [1]

۵۳۰۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگو! ہر وہ چیز جو تمہیں جنت کے قریب کر دے اور تمہیں جہنم سے دور کر دے میں اس کے متعلق حکم دے چکا ہوں، اور ہر وہ چیز جو تمہیں جہنم کے قریب کر دے اور تمہیں جنت سے دور کر دے میں اس سے تمہیں منع کر چکا ہوں، بے شک روح الامین، اور ایک دوسری روایت میں ہے، بے شک روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ کوئی نفس اپنا رزق پورا کیے بغیر فوت نہیں ہوگا، سن لو! اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے رزق تلاش کرو اور رزق کی تاخیر تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اللہ کی نافرمانی کے ساتھ اسے طلب کرو، کیونکہ اللہ کے ہاں جو (انعامات) ہیں وہ تو محض اس کی اطاعت کے ذریعے ہی حاصل کیے جا سکتے ہیں۔“ شرح السنہ، بیہقی فی شعب الایمان، البتہ امام بیہقی نے ”وَإِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ“ کا ذکر نہیں کیا۔

۵۳۰۱: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ، وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْثَقَ بِمَا فِي يَدَيِ اللّٰهِ، وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أُصِبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاوِي مُنْكَرُ الْحَدِيثِ. [2]

۵۳۰۱: ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا سے بے رغبتی، حلال کو حرام کرنے اور مال ضائع کرنے کا نام نہیں، بلکہ دنیا سے بے رغبتی یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے وہ اس چیز سے، جو کہ اللہ کے ہاتھوں میں ہے، زیادہ قابل اعتماد نہ ہو، اور یہ کہ نہ ہو تو مصیبت کے ثواب میں جب تو اس میں مبتلا کر دیا جائے، رغبت کرنے والا کہ وہ (مصیبت) تجھے نہ پہنچتی۔“ ترمذی، ابن ماجہ، امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہے۔

۵۳۰۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ! احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلٰى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [3]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٣٠٣-٣٠٤ ح ٤١١١) والبيهقي في شعب الإيمان (١٠٣٧٦، نسخة محققة: ٩٨٩١) ☆ السند منقطع، زبيد الإيامي لم يدرك ابن مسعود و للحديث شاهدان ضعيفان۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٣٤٠) و ابن ماجه (٤١٠٠) ☆ عمرو بن واقد: متروك۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (١/ ٢٩٣ ح ٢٦٦٩) و الترمذي (٢٥١٦ وقال: حسن صحيح)۔

۵۳۰۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (سواری پر بیٹھا ہوا) تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لڑکے! تو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر، اللہ تیری حفاظت فرمائے گا، تو اللہ (کے حقوق) کا خیال رکھ، تو اسے اپنے سامنے پائے گا، اور جب تو سوال کرے تو صرف اللہ سے کر، جب تو مدد طلب کرے تو صرف اللہ سے مدد طلب کر، اور جان لے کہ اگر پوری امت بھی جمع ہو کر تجھے کچھ فائدہ پہنچانا چاہے تو وہ تجھے اس سے زیادہ کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تجھے نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو وہ تجھے اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔''

۵۳۰۳: وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ، وَمِنْ شِقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ، وَمِنْ شِقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۵۳۰۳: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کی سعادت مندی اسی میں ہے کہ وہ اپنے بارے میں اللہ کی قضا و قدر پر راضی ہو، انسان کی بدنصیبی ہے کہ وہ اللہ سے خیر طلب کرنا ترک کر دے اور انسان کی بدنصیبی ہے کہ وہ اپنے بارے میں اللہ کی قضا و قدر پر راضی نہ ہو۔'' احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۳۰۴: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ، فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ سَمُرَةٍ، فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، وَنِمْنَا نَوْمَةً، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْنَا، وَاِذَا عِنْدَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا. قَالَ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ فَقُلْتُ: اَللّٰهُ، ثَلٰثًا)) وَلَمْ يُعَاقِبْهُ، وَجَلَسَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۳۰۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا، جب رسول اللہ ﷺ واپس آئے تو وہ بھی آپ کے ساتھ واپس آئے، صحابہ کرام کو گھنے خاردار درختوں کی وادی میں دوپہر کو نیند (قیلولہ) نے آلیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے (آرام کی غرض سے) یہاں پڑاؤ ڈالا اور صحابہ کرام درختوں کے سائے کی تلاش میں الگ الگ ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے کیکر کے درخت کے نیچے پڑاؤ ڈالا اور اپنی تلوار اس (درخت) کے ساتھ لٹکا دی، اور ہم تھوڑی دیر کے لیے سو گئے، اچانک رسول اللہ ﷺ ہمیں بلانے لگے، ہم نے دیکھا کہ ایک اعرابی آپ کے پاس ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۱/ ۱٦۸ ح ۱٤٤٤) و الترمذي (۲۱۵۱) ☆ محمد بن أبي حميد: ضعيف۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۲۹۱۰) و مسلم (۳۱۱/ ۸٤۳)۔

''اس نے، مجھ پر میری تلوار سونت لی جبکہ میں اس وقت آرام کر رہا تھا میں بیدار ہوا تو تلوار اس کے ہاتھ میں سونتی ہوئی تھی، اس نے کہا: تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے تین مرتبہ کہا: ''اللہ (بچائے گا)۔'' آپ ﷺ نے اس کی کوئی سرزنش نہیں کی اور آپ بیٹھ گئے۔

۵۳۰۵: وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ الْاِسْمَاعِيْلِيِّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ: ((اَللّٰهُ)) فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهٖ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّيْفَ فَقَالَ: ((مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟)) فَقَالَ: كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ. فَقَالَ: ((تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) قَالَ: لَا، وَلٰكِنِّيْ اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ، فَاَتٰى اَصْحَابَهٗ، فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ. [1] هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَفِي الرِّيَاضِ.

۵۳۰۵: اور ابوبکر اسماعیلی نے اپنی صحیح میں یوں روایت کی ہے، اس نے کہا: تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ! تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی، رسول اللہ ﷺ نے تلوار پکڑ کر فرمایا: ''تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟'' اس نے عرض کیا: آپ بہتر پکڑنے والے ہیں (یعنی معاف کر دیں)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' اس نے کہا: نہیں، لیکن میں آپ ﷺ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ میں آپ سے نہ تو قتال کروں گا اور نہ آپ سے قتال کرنے والوں کا ساتھ دوں گا، آپ ﷺ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا (اسے جانے دیا)، وہ (اعرابی) اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہا: میں بہترین شخص کے پاس سے تمہارے پاس آیا ہوں۔ کتاب الحمیدی اور ریاض الصالحین میں اسی طرح ہے۔

۵۳۰۶: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰيَةً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۵۳۰۶: ابوذر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو وہ ان کے لیے کافی ہو جائے: ''جو شخص اللہ سے ڈر جائے تو وہ اس کے لیے (تمام مشکلات سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق فراہم کرے جس کے بارے میں اسے وہم و گمان بھی نہ تھا۔''

۵۳۰۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ: اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿اِنِّيْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ﴾. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [3]

۵۳۰۷: ابن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ آیت سکھائی: ''بے شک میں ہی رزق عطا کرنے والا، قوت و طاقت والا ہوں۔'' ابوداود، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، ذكره النووي في رياض الصالحين (٧٨ بتحقيقي) ورواه البيهقي في دلائل النبوة (٣/ ٣٧٥۔ ٣٧٦ من طريق الإسماعيلي به و لعله أسلم بعد كما يظهر من كلامه و من أجله ذكر فى الصحابة)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٧٨ ح ٢١٨٨٤) و ابن ماجه (٤٢٢٠) و الدارمي (٢/ ٣٠٣ ح ٢٧٢٨)
☆أعله البوصيري بالانقطاع لأن أبا السليل لم يدرك أبا ذر رضي الله عنه كما فى التهذيب وغيره۔

[3] **صحيح**، رواه أبو داود (٣٩٩٣) و الترمذي (٢٩٤٠)۔

٥٣٠٨: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ أَخَوَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ، فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: ((لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ)). ❶ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۵۳۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں دو بھائی تھے، ان میں سے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا جبکہ دوسرا کاروبار کیا کرتا تھا، کاروبار کرنے والے نے اپنے بھائی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شاید کہ تمہیں اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

٥٣٠٩: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِنَّ قَلْبَ ابْنِ آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ، فَمَنْ أَتْبَعَ قَلْبَهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِأَيِّ وَادٍ أَهْلَكَهُ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ الشُّعَبَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

۵۳۰۹: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک انسان کے دل کا ہر وادی میں حصہ ہے، جو شخص اپنے دل کو تمام حصوں کے پیچھے لگاتا ہے تو اللہ کو اس کی پرواہ نہیں خواہ وہ اسے کسی بھی وادی میں ہلاک کر دے، اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ تمام حصوں سے کفایت کر جاتا ہے۔''

٥٣١٠: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ: لَوْ أَنَّ عَبِيْدِيْ أَطَاعُوْنِيْ لَأَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ، وَأَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ، وَلَمْ أُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❸

۵۳۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے رب عزوجل نے فرمایا: اگر میرے بندے میری اطاعت کریں تو میں رات کے وقت ان پر بارش برساؤں اور دن کے وقت ان پر سورج نکالوں اور انہیں گرج کی آواز بھی نہ سناؤں۔''

٥٣١١: وَعَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَهْلِهِ، فَلَمَّا رَأَى مَابِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ إِلَى الْبَرِيَّةِ، فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ قَامَتْ إِلَى الرَّحٰى، فَوَضَعَتْهَا، وَإِلَى التَّنُّوْرِ، فَسَجَرَتْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا، فَنَظَرَتْ فَإِذَا الْجَفْنَةُ قَدِامْتَلَأَتْ. قَالَ: وَذَهَبَتْ إِلَى التَّنُّوْرِ، فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا. قَالَ: فَرَجَعَ الزَّوْجُ، قَالَ: أَصَبْتُمْ بَعْدِيْ شَيْئًا؟ قَالَتِ امْرَأَتُهُ: نَعَمْ، مِنْ رَبِّنَا، وَقَامَ إِلَى الرَّحٰى، فَذَكَرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❹

۵۳۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی اپنے اہل وعیال کے پاس گیا، جب اس نے ان کی (بھوک کی) ضرورت دیکھی تو وہ (عجز وانکساری کرنے کے لیے) صحرا کی طرف چلا گیا، جب اس کی اہلیہ نے دیکھا تو وہ چکی کی طرف گئی تو اسے درست کیا

---

❶ إسناده حسن، رواه الترمذي (٢٣٤٥)۔

❷ إسناده ضعيف، رواه ابن ماجه (٤١٦٦) ☆ فيه صالح بن رزين: مجهول وقال الذهبي: "حديثه منكر" والسند ضعفه البوصيري من أجل صالح هذا۔ ❸ إسناده ضعيف، رواه أحمد (٢/ ٣٥٩ ح ٨٦٩٣) [والحاكم (٤/ ٢٥٦)] ☆ صدقة بن موسى الدقيقي السلمي ضعيف ضعفه الجمهور۔ ❹ إسناده ضعيف، رواه أحمد (٢/ ٥١٣ ح ١٠٦٦٧) [والطبراني في الأوسط (٥٥٨٤)] ☆ هشام بن حسان مدلس و عنعن عن محمد بن سيرين إلخ۔

اور تندور کی طرف گئی اور اسے جلایا، پھر اس عورت نے دعا کی، اے اللہ! ہمیں رزق عطا فرما، اس نے دیکھا کہ اچانک ٹب (آٹے سے) بھر چکا ہے، راوی بیان کرتے ہیں، وہ تندور کی طرف گئی تو اسے بھی (روٹیوں سے) بھرا ہوا پایا، راوی بیان کرتے ہیں، شوہر واپس آیا تو اس نے کہا، کیا میرے بعد تمہیں کوئی چیز ملی ہے؟ اہلیہ نے کہا: جی ہاں! ہمارے رب کی طرف سے، وہ چکی کی طرف گیا (تاکہ اسے دیکھے) نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ اس (چکی کے پاٹ) کو نہ اٹھاتا تو وہ روز قیامت تک چلتی رہتی۔''

۵۳۱۲: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ)). رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِی الْحِلْيَةِ. [1]

۵۳۱۲: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً رزق بندے کو اس طرح تلاش کرتا ہے جس طرح اس کی موت اسے تلاش کرتی ہے۔''

۵۳۱۳: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَحْكِیْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَآءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۳۱۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ انبیا علیہم السلام میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے ہیں، ان کی قوم نے انہیں مارا اور لہولہان کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون صاف کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں، اے اللہ! میری قوم کی مغفرت فرما، کیونکہ وہ شعور نہیں رکھتے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو نعيم في حلية الأولياء (٦/ ٨٦) ☆ الوليد بن مسلم كان يدلس تدليس التسوية و لم يصرح بالسماع المسلسل و للحديث شاهدان ضعيفان فى الحلية (٧/ ٩٠، ٢٤٦) والكامل لابن عدي وغيرهما۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٧٧) و مسلم (١٠٥/ ١٧٩٢)۔

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

ریاوشہرت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٣١٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَايَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِكُمْ، وَاَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۳۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تمہاری صورتوں اور اموال کو نہیں دیکھتا، بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔''

٥٣١٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَنَا اَغْنَی الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِیَ غَيْرِیْ، تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ)). وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ، هُوَ لِلَّذِیْ عَمِلَهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۳۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں (دوسرے) تمام شریکوں کے مقابلے میں شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں، جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں وہ میرے ساتھ میرے علاوہ کسی اور کو بھی شریک کرے تو میں اس کو اس کے شرک سمیت چھوڑ دیتا ہوں۔''

ایک اور روایت میں ہے: ''میں اس (عمل کرنے والے) سے بیزار ہوں، وہ (عمل) اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس نے کیا ہے۔''

٥٣١٦: وَعَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ، وَمَنْ يُّرَائِیْ يُرَائِیْ اللّٰهُ بِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۳۱۶: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص شہرت کی خاطر کوئی عمل کرتا ہے تو (روز قیامت) اللہ اس شخص کو (لوگوں کے سامنے) ذلیل فرمائے گا (کہ اس نے اس نیت سے عمل کیا تھا) اور جو دکھلاوا کرتا ہے تو اللہ اسے (لوگوں کو) دکھلا دے گا (کہ یہ شخص ریاکار ہے)۔''

٥٣١٧: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ

---

[1] رواه مسلم (٣٤/ ٢٥٦٤)۔

[2] رواه مسلم (٤٦/ ٢٩٨٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٩٩) و مسلم (٤٨/ ٢٩٨٧)۔

النَّاسُ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ: وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: ((تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۵۳۱۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، آپ بتائیں، ایک آدمی نیکی کا کام کرتا ہے، اس پر لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں، ایک دوسری روایت میں ہے، اس پر لوگ اسے پسند کرتے ہیں، (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ مومن کے لیے پیشگی بشارت ہے۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۵۳۱۸: عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَدًا، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❷

۵۳۱۸: ابوسعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ لوگوں کو روز قیامت، جس میں کوئی شک نہیں، (حساب کے لیے) جمع فرمائے گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: جس نے کسی ایسے عمل میں، جسے اس نے اکیلے اللہ کے لیے کیا تھا، شریک بنایا تو وہ اپنا ثواب، اللہ کے علاوہ کسی اور سے طلب کرے، کیونکہ اللہ (دوسرے) تمام شریکوں کے مقابلے میں شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہے۔''

۵۳۱۹: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: ((مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ أَسَامِعَ خَلْقِهِ وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❸

۵۳۱۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اپنے عمل کے متعلق لوگوں کو سناتا ہے تو اللہ اس کے متعلق اپنی مخلوق کے کانوں تک سنا دیتا ہے اور وہ اسے حقیر و ذلیل کر دیتا ہے۔''

۵۳۲۰: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الْآخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَشَتَّتَ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَلَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۵۳۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی نیت طلب آخرت ہو تو اللہ اس کے دل کو غنی کر دیتا ہے،

---

❶ رواه مسلم (١٦٦/ ٢٦٤٢)۔

❷ **حسن**، رواه أحمد (٣/ ٤٦٦ ح ١٥٩٣٢) [و الترمذي (٣١٥٤) و ابن ماجه (٤٢٠٣)]۔

❸ **صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٨٢٢، نسخة محققة: ٦٤٠٣) [وأحمد (٢/ ١٦٢، ٢١٢، ٢٢٣)]

☆قلت: فيه رجل يقال له أبو يزيد وهو خيثمة بن عبد الرحمٰن كما في حلية الأولياء (٤/ ١٢٣) ومجمع الزوائد (١٠/ ٢٢٢) فالحديث صحيح والحمد لله۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٦٥ وقال: حسن غريب) وأحمد (٥/ ١٨٣ ح ٢١٩٢٥) وللحديث الآتي يغني عنه) ☆ يزيد بن أبان الرقاشي زاهد ضعيف۔

اور اس کے معاملے کو مجتمع فرما دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس چلی آتی ہے، اور جس شخص کی نیت طلب دنیا ہو تو اللہ اس کی پیشانی پر فقر ثبت فرما دیتا ہے، اس کے معاملے کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا اسے اتنی ہی ملتی ہے جتنی اللہ نے اس کے لیے لکھ دی ہے۔''

٥٣٢١: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبَانٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه. ❶

۵۳۲۱: امام دارمی نے اسے ابان کی سند سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٥٣٢٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بَيْنَا اَنَا فِي بَيْتِي فِيْ مُصَلَّايَ، اِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ، فَاَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِيْ رَآنِيْ عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! لَكَ اَجْرَانِ: اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

۵۳۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس اثنا میں کہ میں اپنے گھر میں اپنی جائے نماز پر ہوتا ہوں تو اچانک ایک آدمی میرے پاس آتا ہے مجھے وہ اپنی حالت اچھی لگتی ہے جس میں وہ مجھے دیکھتا ہے، (کیا یہ بھی ریاکاری ہے؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! اللہ تم پر رحم فرمائے تمہارے لیے دوگنا اجر ہے، پوشیدہ کا اجر اور ظاہر کا اجر۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٣٢٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ، يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ، اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ، يَقُوْلُ اللّٰهُ: اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ؟ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۵۳۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو دین کے بدلے میں دنیا طلب کریں گے، وہ لوگوں کو خوش کرنے کے لیے بکری کی کھال پہنیں گے، ان کی زبانیں (یعنی گفتگو) چینی سے زیادہ میٹھی ہوں گی، اور ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں جیسے ہوں گے، اللہ فرماتا ہے، وہ دھوکے میں مبتلا ہیں (کہ میں انہیں مہلت دے رہا ہوں) یا وہ میرے خلاف جرأت کرتے ہیں، میں اپنی قسم اٹھاتا ہوں کہ میں ایسے لوگوں پر انہی میں سے ایک فتنہ برپا کروں گا کہ وہ ان کے حلیم و بردبار شخص کو بھی حیران چھوڑ دے گا۔''

٥٣٢٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، قَالَ: لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ، فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ، فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ؟)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❹

---

❶ **صحيح**، رواه الدارمي (١/ ٧٥ ح ٢٣٥) ☆ أبان هو ابن عثمان و سنده صحيح، وانظر سنن أبي داود (٣٦٦٠) و الترمذي (٢٦٥٦) وغيرهما۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣٨٤) [و ابن ماجه (٤٢٢٦)] ☆ حبيب بن أبي ثابت مدلس و عنعن۔ ❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٤٠٤) ☆ فيه يحيى بن عبيد الله متروك وأفحش الحاكم فرماه بالوضع، قلت: رواية المتروك مثل رواية الكذاب، لا يستشهد به ولا يعتبر أبدًا۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٠٥) ☆ حمزة بن أبي محمد: ضعيف۔

۵۳۲۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی زبانیں چینی سے زیادہ شیریں اور ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہیں، میں اپنی ذات کی قسم اٹھاتا ہوں! میں انہیں ایک فتنے میں مبتلا کروں گا کہ وہ ان کے حلیم (عقل مند و بردبار) شخص کو بھی حیران چھوڑ دے گا، کیا وہ میری وجہ سے دھوکے میں مبتلا ہوئے ہیں یا میرے خلاف جرأت کرتے ہیں؟'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۲۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ شِرَّةً، وَلِکُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ، فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ، وَاِنْ اُشِیْرَ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۵۳۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ہر چیز کے لیے رغبت و نشاط ہوتی ہے اور ہر رغبت و نشاط کے لیے ضعف و سستی بھی ہوتی ہے، اگر اس رغبت کے رکھنے والے نے میانہ روی رکھی اور افراط سے احتراز کیا تو اس کی (کامیابی کی) امید رکھو اور اگر اس کی طرف انگلیاں اٹھائی جائیں (اس کی مشہوری ہو جائے) تو اسے شمار نہ کرو۔''

۵۳۲۶: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یُشَارَ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ فِیْ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [2]

۵۳۲۶: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی آدمی کے لیے یہی شر کافی ہے کہ اس کے دین یا دنیا کے معاملے میں اس کی طرف انگلیاں اٹھائی جائیں (اس کی شہرت ہو جائے) مگر وہ شخص جسے اللہ محفوظ رکھے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۳۲۷: عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَهُ وَجُنْدُبٌ یُوْصِیْهِمْ، فَقَالُوْا: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَیْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) قَالُوْا: اَوْصِنَا. فَقَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَایُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا یَاْکُلَ اِلَّا طَیِّبًا فَلْیَفْعَلْ، وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا یَحُوْلَ بَیْنَهُ وَبَیْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ کَفٍّ مِنْ دَمٍ اَهْرَاقَهُ فَلْیَفْعَلْ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۵۳۲۷: ابو تمیمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں صفوان رحمہ اللہ اور ان کے ساتھیوں کے پاس موجود تھا اور جندب رضی اللہ عنہ انہیں وعظ و نصیحت فرما رہے تھے، انہوں نے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص شہرت کی خاطر کوئی عمل کرتا ہے تو روز قیامت اللہ اس کو رسوا کرے گا (کہ یہ اس نیت سے عمل کرتا تھا) اور جو اپنی جان کو مشقت میں ڈالتا ہے تو اللہ روز قیامت اسے مشقت میں مبتلا کر دے گا۔'' انہوں نے کہا: ہمیں وصیت فرمائیں:

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٢٤٥٢ وقال: حسن صحيح غريب)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٩٧٨، نسخة محققة: ٦٥٨٠) ☆ كلثوم بن محمد بن أبي سدرة الحلبي ضعيف على الراجح و عطاء بن أبي مسلم الخراساني عن أبي هريرة: مرسل۔ [3] رواه البخاري (٧١٥٢)۔

انہوں نے فرمایا: انسان کے جسم سے اس کا پیٹ سب سے پہلے خراب ہوتا ہے، لہٰذا جو شخص استطاعت رکھتا ہو کہ وہ صرف حلال ہی کھائے گا تو اسے ایسے ہی کرنا چاہیے، اور جو شخص استطاعت رکھے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک چلو خون، جو اس نے ناجائز بہایا ہو وہ حائل نہ ہو تو وہ ضرور ناجائز خون بہانے سے بچے۔

۵۳۲۸: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا اِلَى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِيْ، فَقَالَ: مَايُبْكِيْكَ؟ قَالَ: يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ، اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُتَفَقَّدُوْا، وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا، قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى، يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۵۳۲۸: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز رسول اللہ ﷺ کی مسجد کی طرف آئے تو انہوں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی قبر کے پاس روتا ہوا دیکھ کر ان سے پوچھا: تمہیں کون سی چیز رلا رہی ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے وہ چیز رلا رہی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''معمولی سی ریا کاری بھی شرک ہے، اور جس شخص نے میرے کسی دوست سے دشمنی رکھی تو وہ شخص اللہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے میدان میں اتر آیا، بے شک اللہ ایسے نیک، متقی اور گم نام لوگوں کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ غائب ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جاتا ہو اور اگر موجود ہوں تو انہیں مدعو نہیں کیا جاتا اور نہ انہیں قریب کیا جاتا ہے۔ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں، وہ ہر قسم کے گرد و غبار سے دور ہیں۔'' (کسی فتنے کا شکار نہیں ہوتے)

۵۳۲۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰى فِي الْعَلَانِيَةِ فَاَحْسَنَ، وَصَلّٰى فِي السِّرِّ فَاَحْسَنَ؛ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: هٰذَا عَبْدِيْ حَقًّا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۵۳۲۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک بندہ جب علانیہ نماز پڑھتا ہے تو اچھے طریقے سے پڑھتا ہے اور تنہائی میں نماز پڑھتا ہے تو بھی اچھے طریقے سے پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرا بندہ مخلص ہے۔''

۵۳۳۰: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ، اِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ، اَعْدَاءُ السَّرِيْرَةِ)). فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَكُوْنُ ذَالِكَ؟ قَالَ: ((ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ)). [3]

۵۳۳۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آخری دور میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے کہ وہ ظاہری طور پر

---

[1] إسناده ضعيف جدًا، رواه ابن ماجه (٣٩٨٩) والبيهقي في شعب الإيمان (٦٨١٢)۔

[2] إسناده ضعيف، رواه ابن ماجه (٤٢٠٠) ☆ بقية مدلس وعنعن و قال أبو حاتم: "هذا حديث منكر، يشبه أن يكون من حديث عباد بن كثير"۔ [3] إسناده ضعيف، رواه أحمد (٥/ ٢٣٥ ح ٢٢٤٠٥) ☆ فيه أبو بكر بن أبي مريم الغساني: ضعيف مختلط، رواه عن حبيب بن عبيد عن معاذ به و حبيب بن عبيد الرحبي لم يدرك سيدنا معاذ بن جبل رضي الله عنه فالسند منقطع۔

دوست ہوں گے جبکہ باطنی طور پر دشمن ہوں گے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! یہ کس طرح ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک دوسرے سے رغبت (یعنی مفاد) اور ایک دوسرے سے خوف (یعنی نقصان) کے پیش نظر ہوگا۔''

۵۲۳۱: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ**)). رَوَاهُمَا اَحْمَدُ [1]

۵۳۳۱: شداد بن اوس ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: '' جو شخص دکھلاوے کی خاطر نماز پڑھتا ہے تو اس نے شرک کیا، جو شخص دکھلاوے کی خاطر روزہ رکھتا ہے تو اس نے شرک کیا، اور جو شخص دکھلاوے کی خاطر صدقہ کرتا ہے تو اس نے شرک کیا۔'' دونوں احادیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۵۳۳۲: وَعَنْهُ، اَنَّهُ بَكٰى، فَقِيْلَ لَهُ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: شَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ، فَذَكَرْتُهُ، فَاَبْكَانِيْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِيَ الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ**)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ، اَمَا اِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا حَجَرًا، وَلَا وَثَنًا، وَلٰكِنْ يُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ. وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ اَنْ يُّصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا، فَتَعْرِضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهٖ فَيَتْرُكُ صَوْمَهُ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۵۳۳۲: شداد بن اوس ؓ سے روایت ہے کہ وہ رونے لگے، ان سے پوچھا گیا، تمہیں کون سی چیز رلا رہی ہے؟ انہوں نے کہا: وہ چیز جو میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبانی سنی، میں نے اسے یاد کیا تو اس نے مجھے رلا دیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: '' مجھے اپنی امت کے بارے میں شرک اور مخفی خواہش کا اندیشہ ہے۔'' راوی بیان کرتا ہے، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ کے بعد آپ کی امت شرک کرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، البتہ وہ سورج کی چاند کی پوجا نہیں کریں گے اور نہ ہی پتھر و صنم کی، بلکہ وہ اپنے اعمال کا دکھلاوا کریں گے، اور مخفی خواہش یہ ہے کہ ان میں سے کوئی روزے کی حالت میں صبح کرے گا، لیکن اس کی خواہشات میں سے کوئی خواہش اس کے سامنے آ جائے گی تو وہ اپنا روزہ توڑ دے گا۔''

۵۳۳۳: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: ((**اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ؟**)) فَقُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**اَلشِّرْكُ الْخَفِيُّ اَنْ يَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ، فَيَزِيْدُ صَلَاتَهٗ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ**)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۵۳۳۳: ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم مسیح دجال کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: '' کیا میں تمہیں اس چیز کے متعلق نہ بتاؤں جس کا مجھے، تمہارے متعلق، مسیح دجال سے بھی

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٢٦ ح ١٧٢٧٠)۔ [2] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٨٣٠، نسخة محققة: ٦٤١١) [و أحمد (٤/ ١٢٣۔١٢٤)] ☆ فيه عبد الواحد بن زيد البصري ضعيف متروك كما في الجرح و التعديل (٦/ ٢٠) وللحديث طريق آخر عند ابن ماجه (٤٢٠٥) وسنده ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة والأحاديث الصحيحة تخالفه في عبادة الأوثان۔ [3] **حسن**، رواه ابن ماجه (٤٢٠٤)۔

زیادہ اندیشہ ہے؟'' ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ضرور بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شرک خفی، وہ یہ ہے کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے اور جب وہ دیکھتا ہے کہ کوئی شخص مجھے دیکھ رہا ہے تو وہ (اسے دکھانے کے لیے) اپنی نماز لمبی کر دیتا ہے (آہستہ آہستہ لمبی قراءت کے ساتھ زیادہ وقت لگاتا ہے)۔''

٥٣٣٤: وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ؟ قَالَ: ((الرِّيَاءُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِاَعْمَالِهِمْ: اِذْهَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِي الدُّنْيَا، فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَآءً وَخَيْرًا؟)). ❶

۵۳۳۴: محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے تمہارے متعلق شرک اصغر کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! شرک اصغر سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ریاکاری۔''

اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''جس روز اللہ بندوں کو ان کے اعمال کی جزا دے گا تو وہ ان (ریاکاروں) کو فرمائے گا: انہی کی طرف چلے جاؤ جن کو تم دنیا میں (اپنے اعمال) دکھایا کرتے تھے، دیکھو کیا تم ان کے پاس جزا اور خیر و بھلائی پاتے ہو؟''

٥٣٣٥: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِيْ صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ، خَرَجَ عَمَلُهُ اِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ)). ❷

۵۳۳۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی آدمی کسی ایسی چٹان میں کوئی عمل کرتا ہے جس کا کوئی دروازہ اور روشن دان نہیں، تو اس کا یہ عمل جیسا بھی ہو لوگوں پر آشکار ہو جاتا ہے۔''

٥٣٣٦: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ، اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهِ)). ❸

۵۳۳۶: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی کوئی نیک یا بد خصلت چھپی ہوئی ہو تو اللہ اس سے کوئی علامت ظاہر فرما دے گا جس سے وہ پہچانا جائے گا۔''

٥٣٣٧: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❹

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٤٢٨ ح ٢٤٠٣٦) والبيهقي في شعب الإيمان (٦٨٣١، نسخة محققة: ٦٤١٢)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٩٤٠، نسخة محققة: ٦٥٤١) [وأحمد (٣/ ٢٨) والحاكم (٤/ ٣١٤ ح ٧٨٧٧) و ابن حبان (الإحسان: ٥٦٤٩/ ٥٦٧٨) وابن وهب صرح بالسماع عنده] و أصله عند ابن ماجه (٤١٦٧)۔ ❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٩٤٢، نسخة محققة: ٦٥٤٣) ☆ فيه حفص بن سليمان: متروك۔ ❹ **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٧٧٧، نسخة محققة: ١٦٤١) [وأحمد (١/ ٢٢ ح ١٤٣ وسنده حسن)]۔

۵۳۳۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اس امت کے ہر منافق کا اندیشہ ہے کیونکہ وہ بات حکمت کے ساتھ کرتا ہے جبکہ عملی طور پر ظلم کرتا ہے۔“ امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

۵۳۳۸: وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ اَتَقَبَّلُ، وَلٰكِنِّيْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ، فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِيْ وَوَقَارًا وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۵۳۳۸: مہاجر بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں دانا کے سارے کلام کو قبول نہیں کرتا، لیکن میں اس کی نیت اور اس کے ارادے کو قبول کرتا ہوں، اگر اس کی نیت اور اس کا ارادہ میری اطاعت میں ہے تو میں اس کی خاموشی کو اپنے لیے حمد و وقار قرار دے دیتا ہوں اگرچہ اس نے کلام نہ کیا ہو۔“

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه الدارمي (۱/ ۷۹ ح ۲۵۸) ☆ فيه صدقة بن عبدالله بن مهاجر بن حبيب: مجهول ، والمهاجر ليس صحابيًا و لعله المهاصر بن حبيب كما في النسخة المحققة فالسند مع ضعفه مرسل۔

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ

رونے اور ڈرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۳۳۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ! لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۵۳۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم (نافرمانوں کے عذاب کے متعلق) جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روؤ اور کم ہنسو۔''

۵۳۴۰: وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَاللّٰهِ! لَا اَدْرِیْ، وَاللّٰهِ! لَا اَدْرِیْ، وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، مَا يُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۵۳۴۰: ام علاء انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا، اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا جبکہ میں اللہ کا رسول بھی ہوں کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟''

۵۳۴۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ، فَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِیْ هِرَّةٍ لَهَا، رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا، وَرَاَيْتُ عَمْرَو ابْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِیَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِی النَّارِ، وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۳۴۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے سامنے جہنم کی آگ پیش کی گئی تو میں نے اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت کو اس کی ایک بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا دیکھا، اس نے اسے باندھ رکھا تھا، اس نے اُسے نہ خود کھلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ حشرات الارض کھا سکے اسی حال وہ بھوکی مرگئی، اور میں نے عمرو بن عامر الخزاعی کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا، اور وہ پہلا شخص ہے جس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑنے کی رسم ایجاد کی۔''

۵۳۴۲: وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ)) وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ: الْاِبْهَامِ

---

[1] رواه البخاري (٦٤٨٥)۔

[2] رواه البخاري (١٢٤٣)۔

[3] رواه مسلم (٩/ ٩٠٤)۔

وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَنُهْلَكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ ((نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۵۳۴۲: زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبراہٹ کے عالم میں میرے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، عربوں کے لیے اس شر کے سبب تباہی ہے جو کہ قریب پہنچ چکی ہے؟ آج یاجوج ماجوج کا بند اس قدر کھول دیا گیا۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں، انگوٹھے اور انگشت شہادت سے حلقہ بنایا، زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک کر دیے جائیں گے جبکہ صالح لوگ ہم میں موجود ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، جب فسق و فجور زیادہ ہو جائے گا۔''

۵۳۴۳: وَعَنْ اَبِيْ عَامِرٍ، اَوْاَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَاْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ: اِرْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ، وَيَضَعُ الْعَلَمَ، وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ: ((الْحِرَ)) بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ، وَهُوَ تَصْحِيْفٌ، وَاِنَّمَا هُوَ بِالْخَاءِ وَالزَّاءِ الْمُعْجَمَتَيْنِ، نَصَّ عَلَيْهِ الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ. وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ، وَكَذَا فِيْ شَرْحِهِ لِلْخَطَّابِيِّ: ((تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَاْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۵۳۴۳: ابوعامر یا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو خز (ہلکی قسم کا ریشم) اور عام ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال سمجھیں گے، اور کچھ لوگ پہاڑ کے دامن کی طرف اتریں گے ان کے ساتھ ان کے مویشی آئیں گے، ایک آدمی کسی ضرورت کے تحت ان کے پاس آئے گا، تو وہ کہیں گے، کل آنا، اللہ انہیں راتوں رات عذاب میں مبتلا کر دے گا اور پہاڑ ان پر گرا دے گا جبکہ باقی لوگوں کی صورتیں مسخ کر کے روز قیامت تک بندر اور خنزیر بنا دے گا۔'' بخاری۔

اور مصابیح کے بعض نسخوں میں ''خز'' کے بجائے ''حر'' ہے اور یہ تصحیف ہے، جبکہ صحیح ''خز'' ہے، الحمیدی اور ابن اثیر نے اس حدیث میں اسی کو راجح قرار دیا ہے، اور کتاب الحمیدی میں امام بخاری کی سند سے، اور اسی طرح بخاری کی شرح للخطابی میں ہے: ((تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَاْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ))

۵۳۴۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ، ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٤٦) و مسلم (٢/ ١٨٨٠)۔

❷ رواه البخاري (٥٥٩٠) و ذكره البغوي في مصابيح السنة (٣/ ٤٥٣ح ٤١١٣) و أخطأ من ضعفه۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٧١٠٨) و مسلم (٨٤/ ٢٨٧٩)۔

۵۳۴۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو تمام لوگ اس عذاب کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں، پھر وہ اپنے اپنے اعمال کے مطابق (روز قیامت) اٹھائے جائیں گے۔''

٥٣٤٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَامَاتَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۵۳۴۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر بندہ اپنے آخری عمل پر، جس پر وہ فوت ہوا، اٹھایا جائے گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٥٣٤٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَارَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا، وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۵۳۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے جہنم کی مثل کوئی چیز نہیں دیکھی کہ جس سے بھاگنے والا خواب غفلت میں ہو، اور نہ ہی جنت کی نعمتوں و سرور کے مثل کوئی چیز دیکھی ہے جس کا چاہنے والا خواب غفلت میں ہو۔''

٥٣٤٧: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّيْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ، اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا اَنْ تَاطَّ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ، وَاللّٰهِ! لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ، وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ)). قَالَ اَبُوْذَرٍّ رضی اللہ عنہ: يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۵۳۴۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھتے اور جو میں سنتا ہوں وہ تم نہیں سنتے، آسمان نے آواز نکالی اور اسے چرچرانے کی آواز نکالنی بھی چاہیے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہاں ہر چار انگشت پر فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ کے حضور سربسجود ہے، اللہ کی قسم! اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ، تم بستروں پر عورتوں (بیویوں) سے لطف اندوز ہونا چھوڑ دو اور تم صحراؤں کی طرف نکل جاؤ اور اللہ کے حضور (دعاؤں کے ذریعے) آہ و زاری کرو۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: کاش! میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔

٥٣٤٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ خَافَ اَدْلَجَ، وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ. اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ، اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۵۳۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص (رات کے آخری حصے میں سفر کرنے سے) ڈرتا ہو

---

❶ رواه مسلم (٨٣/ ٢٨٧٨)۔ ❷ **صحيح**، رواه الترمذي (١٦٣٣ وقال: حسن صحيح)۔

❸ **حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٧٣ ح ٢١٨٤٨) والترمذي (٢٣٢١ و قال: حسن غريب) وابن ماجه (٤١٩٠)۔

❹ **ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٥٠ وقال: حسن غريب) ☆ يزيد بن سنان: ضعيف ضعفه الجمهور و ضعفه راجح ۔

وہ رات کے ابتدائی حصے میں سفر کا آغاز کرتا ہے اور جو شخص رات کے ابتدائی حصے میں سفر کرتا ہے تو وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے، سن لو! اللہ کا سامان قیمتی ہے، سن لو! اللہ کا سامان جنت ہے۔‘‘

۵۳۴۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهٗ: اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. ❶

۵۳۴۹: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ، اس کا ذکر عظیم الشان ہو، فرمائے گا: ہر اس شخص کو جہنم کی آگ سے نکال دو جس نے (اخلاص کے ساتھ) کسی ایک روز بھی مجھے یاد کیا ہو یا وہ کسی جگہ مجھ سے ڈرا ہو۔‘‘

۵۳۵۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ؟ قَالَ: ((لَا، يَا ابْنَتَ الصِّدِّيْقِ! وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ، وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ، اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۵۳۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت: ’’وہ لوگ دیتے ہیں، جو کچھ دیتے ہیں، اور اس پر ان کے دل خوفزدہ ہیں۔‘‘ کے متعلق دریافت کیا، کیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے اور چوری کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’صدیق کی بیٹی! نہیں، بلکہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں، اور وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسے نہ ہو کہ وہ ان سے قبول نہ ہو، یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں۔‘‘

۵۳۵۱: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: ((يَآ اَيُّهَا النَّاسُ! اذْكُرُوا اللّٰهَ، اذْكُرُوا اللّٰهَ، جَآءَتِ الرَّاجِفَةُ، تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۵۳۵۱: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب دو تہائی رات گزر جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: ’’لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کا ذکر کرو، زلزلہ آنے والا ہے، اس کے متصل بعد دوسرا زلزلہ آنے والا ہے، اور موت اپنی سختیوں کے ساتھ آ گئی اور موت اپنی سختیوں کے ساتھ آ گئی۔‘‘

۵۳۵۲: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِصَلٰوةٍ فَرَاَى النَّاسَ كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ: ((اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى، الْمَوْتِ، فَاَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ، الْمَوْتِ، فَاِنَّهٗ لَمْ يَاْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُوْلُ: اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ، وَاَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ، وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ، وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ، وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: مَرْحَبًا وَّاَهْلًا، اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ. فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ)). قَالَ: ((فَيَتَّسِعُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ، وَيُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ

---

❶ **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٩٤ وقال: حسن غريب) والبيهقي في كتاب البعث والنشور (لم أجده ورواه في شعب الإيمان (٧٤٠) [والحاكم (١/ ٧٠)]۔ ❷ **حسن**، رواه الترمذي (٢٦٧٥) و ابن ماجه (٤١٩٨)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٥٧ وقال: حسن) ☆ سفيان الثوري مدلس ولم أجد تصريح سماعه في هذا الحديث۔

الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: لَا مَرْحَبًا وَلَا اَهْلًا، اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ، فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ)). قَالَ: ((فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهُ)). قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصَابِعِهِ، فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ. قَالَ: ((وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، فَيَنْهَسْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتّٰى يُفْضٰى بِهِ اِلَى الْحِسَابِ)). قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، اَوْحُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۳۵۲: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کو دیکھا گویا وہ ہنس رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! اگر تم لذتوں کو قطع کر دینے والی (موت) کا کثرت سے ذکر کرتے تو وہ تمہیں اس چیز (ہنسنے) سے، جو میں نے دیکھی، تمہیں باز رکھتی، تم لذتوں کو قطع کرنے والی چیز یعنی موت کا کثرت سے ذکر کرو، کیونکہ قبر ہر روز کہتی ہے: میں غیر مانوس کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہوں، اور جب بندۂ مؤمن دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے خوش آمدید کہتی ہے، سن لو! میری سطح پر چلنے والے افراد سے تو مجھے سب سے زیادہ پسند تھا، آج تو میرے سپرد کر دیا گیا ہے، اور تو میرے پاس آ گیا ہے، تو اپنے ساتھ میرا سلوک دیکھے گا۔'' فرمایا: ''وہ اس کی حد نظر تک اس کے لیے فراخ کر دی جاتی ہے اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے، اور جب فاجر بندہ یا کافر شخص دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے کہتی ہے: تیرے لیے کسی قسم کا خیر مقدم نہیں، سن لے! میری سطح پر چلنے والے تمام افراد سے تو مجھے زیادہ ناپسند تھا، تو آج میرے سپرد کیا گیا ہے، اور تو میرے پاس آ گیا ہے، تو عنقریب اپنے ساتھ میرا سلوک دیکھ لے گا۔'' فرمایا: ''وہ اس پر تنگ ہو جاتی ہے، حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ نے یہ کیفیت کر کے دکھائی کہ آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیں، اور فرمایا: ''اس پر ستر اژدہے مسلط کر دیے جائیں گے، اور اگر ان میں سے ایک زمین پر پھونک مار دے تو وہ (زمین) رہتی دنیا تک کوئی چیز نہ اگائے، وہ اسے ڈستے اور نوچتے رہیں گے حتیٰ کہ اسے حساب تک پہنچا دیا جائے گا۔''

راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبر تو باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔''

۵۳۵۳: وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ شِبْتَ. قَالَ: ((شَيَّبَتْنِيْ سُوْرَةُ هُوْدٍ وَاَخَوَاتُهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۳۵۴: ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ بوڑھے ہو گئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ ہود اور اس جیسی سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٦٠) ☆ عبيد الله بن الوليد الوصافي: ضعيف و عطية العوفي ضعيف مدلس ولبعض الحديث شواهد۔ [2] سنده ضعيف، رواه الترمذي (في الشمائل: ٤٢) و الطبراني في الكبير (٢٢/ ١٢٣ ح ٣١٧) ☆ أبو إسحاق عنعن وانظر الحديث الآتي (٥٣٥٤)۔

٥٣٥٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ اَبُوبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ شِبْتَ. قَالَ: ((شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلٰتُ وَعَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❶ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: ((لَا يَلِجُ النَّارَ)) فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ.

۵۳۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو بوڑھے ہو گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورۂ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور سورۂ شمس نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔'' ترمذی، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔'' باب الجهاد میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٣٥٥: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ، كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْمُوْبِقَاتِ، يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۵۳۵۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: تم ایسے اعمال کرتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں (یعنی نہایت معمولی ہیں) جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم انہیں مہلک شمار کیا کرتے تھے۔

٥٣٥٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ، فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❸

۵۳۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! چھوٹے گناہوں سے بھی اجتناب کرو کیونکہ ان گناہوں کے لیے بھی اللہ کی طرف سے (عذاب کا) مطالبہ کرنے والا ہے۔''

٥٣٥٧: وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: هَلْ تَدْرِيْ مَا قَالَ اَبِيْ لِاَبِيْكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَاِنَّ اَبِيْ قَالَ لِاَبِيْكَ: يَا اَبَا مُوْسٰى! هَلْ يَسُرُّكَ اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلَنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَلَنَا؟ وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كِفَافًا، رَاْسًا بِرَاْسٍ؟ فَقَالَ اَبُوْكَ لِاَبِيْ: لَا وَاللّٰهِ! قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيْرًا. وَاَسْلَمَ عَلٰى اَيْدِيْنَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُوْ ذَالِكَ. قَالَ اَبِيْ: وَلٰكِنِّيْ اَنَا، وَالَّذِيْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ! لَوَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَلَنَا، وَاَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَا بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كِفَافًا، رَاْسًا بِرَاْسٍ. فَقُلْتُ: اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهِ! كَانَ خَيْرًا

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٢٩٧) ☆ أبو إسحاق عنعن و للحديث شواهد ضعيفة وروى الطبراني في الكبير (١٧/ ٢٨٦-٢٨٧ ح ٧٩٠) بسند حسن عن عقبة بن عامر رضي الله عنه أن رجلاً قال: يا رسول الله! شبت ؟ قال: ((شيبتني هود وأخواتها.)) و هو يغني عنه ـ ٥ حديث أبي هريرة: لا يلج النار، تقدم (٣٨٢٨)۔

❷ رواه البخاري (٦٤٩٢)۔

❸ **صحيح**، رواه ابن ماجه (٤٢٤٢) و الدارمي (٢/ ٣٠٣ ح ٢٧٢٩) و البيهقي في شعب الإيمان (٧٢٦١)۔

مِّنْ اَبِیْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۵۳۵۷: ابو بردہ بن ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میرے والد نے آپ کے والد سے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا: مجھے علم نہیں، انہوں نے فرمایا: میرے والد نے آپ کے والد سے کہا: ابوموسیٰ کیا یہ بات تمہیں خوش کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ہمارا اسلام، آپ کی معیت میں ہماری ہجرت اور آپ کی معیت میں ہمارا جہاد اور آپ کے ساتھ ہم نے جو بھی عمل کیے وہ ہمارے لیے ثابت و برقرار رہیں، اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو عمل کیے ہیں، ہم ان میں برابر برابر (گناہ نہ ثواب) رہ جائیں؟ اس پر آپ کے والد نے میرے والد سے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیا، نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، بہت سے نیک کام کیے اور بہت سے لوگوں نے ہمارے ہاتھوں پر اسلام قبول کیا، اور ہم ان کاموں کے ثواب کی امید رکھتے ہیں، میرے والد نے کہا: لیکن میں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں عمر رضی اللہ عنہ کی جان ہے! یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ اعمال (جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیے) ہمارے لیے ثابت رہیں، اور وہ تمام اعمال جو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیے، ان میں ہم برابر برابر نجات پا جائیں، میں (ابوبردہ) نے کہا: بے شک آپ کے والد (عمر رضی اللہ عنہ)، اللہ کی قسم! میرے والد سے بہتر تھے۔

۵۳۵۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ: خَشْيَةِ اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَالْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی، وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ، وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ، وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ، وَاَنْ يَّكُوْنَ صَمْتِیْ فِكْرًا، وَنُطْقِیْ ذِكْرًا، اَوْنَظْرِیْ عِبْرَةً، وَاٰمُرَ بِالْعُرْفِ)) وَقِيْلَ: ((بِالْمَعْرُوْفِ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ ❷

۵۳۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے رب نے مجھے نو چیزوں کا حکم فرمایا: پوشیدہ و علانیہ ہر حالت میں اللہ کا ڈر رکھنا، غضب و رضا میں حق بات کرنا، فقر و مالداری میں میانہ روی اختیار کرنا، جو شخص مجھ سے قطع تعلق کرے میں اس کے ساتھ تعلق قائم کروں، جو شخص مجھے محروم رکھے میں اسے عطا کروں، جس شخص نے مجھ پر ظلم کیا میں اسے معاف کروں، میرا خاموش رہنا غور و فکر کا پیش خیمہ ہو، میرا بولنا ذکر ہو اور میرا دیکھنا عبرت ہو، اور یہ کہ میں نیکی کا حکم دوں۔''

۵۳۵۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ رَاْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، ثُمَّ يُصِيْبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸

۵۳۵۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس مومن بندے کی آنکھوں سے اللہ کے ڈر کے پیش نظر آنسو نکل آئیں، خواہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہوں، پھر وہ اس کے چہرے پر آ جائیں تو اللہ اس شخص کو جہنم کی آگ پر حرام قرار دے دیتا ہے۔''

---

❶ رواه البخاري (۳۹۱۵)۔ ❷ **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده) وله شاهد عند ابن ابی الدنیا فی اصلاح المال (۳۲۸) عن داود علیہ السلام من قوله وسنده ضعيف جداً۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۴۱۹۷) ☆ حماد بن أبي حميد: ضعيف، اسمه محمد (تقدم: ۵۳۰۳) و هذا الحديث من أجله ضعفه البوصيري۔

بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ

لوگوں میں تغیر وتبدل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٣٦٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ، لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۵۳۶۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ (اپنے حالات وصفات کے اختلاف کے لحاظ سے) ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں تم ایک بھی سواری کے قابل نہ پاؤ۔''

٥٣٦١: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ، شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتّٰى لَوْدَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ)). قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: ((فَمَنْ؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۵۳۶۱: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی پیروی وموافقت کرو گے جس طرح بالشت بالشت کے برابر اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہوتا ہے، حتیٰ کہ اگر وہ سانڈے کے بل میں گھسے ہوں گے تو تم بھی ان کی موافقت کرو گے۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! (پہلے لوگوں سے مراد) یہود ونصاریٰ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر اور کون ہیں؟''

٥٣٦٢: وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ، اَلْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ، وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ، لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۵۳۶۲: مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیک لوگ ایک ایک کر کے چلے جائیں گے، اور بے کار لوگ باقی رہ جائیں گے جیسے جو کا بھوسہ یا کھجور کا کچرا باقی رہ جاتا ہے جن کی اللہ کے ہاں کوئی قدر وقیمت نہیں ہو گی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٥٣٦٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا مَشَتْ اُمَّتِي الْمُطَيْطِيَاءَ وَخَدَمَتْهُمْ اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٩٨) و مسلم (٢٣٢ / ٢٥٤٧)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٥٦) و مسلم (٦/ ٢٦٦٩)۔

❸ رواه البخاري (٤١٥٦)۔

اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ، سَلَّطَ اللّٰهُ شِرَارَهَا عَلٰى خِيَارِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۵۳۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب میری امت تکبرانہ چال چلے گی اور بادشاہوں کے بیٹے (یعنی) فارس وروم کے شہزادے ان کے خادم بن جائیں گے تو اللہ اس (امت) کے برے لوگوں کو ان کے اچھے لوگوں پر مسلط فرما دے گا۔'' ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٣٦٤: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ، تَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ، وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۳۶۴: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم اپنے خلیفہ کو قتل نہیں کرو گے، باہم قتل وغارت نہیں کرو گے اور تمہارے برے لوگ تمہاری دنیا کے وارث نہیں بن جائیں گے۔''

٥٣٦٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. [3]

۵۳۶۵: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ذلیل وکمینہ شخص دنیا (کے مال ومتاع اور عہدہ ومنصب) سے سب سے زیادہ بہرہ مند ہوگا۔''

٥٣٦٦: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْمَسْجِدِ، فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ، فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ؟ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ؟ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى، وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ؟)) فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ، نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ، وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ، قَالَ: ((لَا، اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۵۳۶۶: محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں، مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے فرمایا: ہم مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے ان پر صرف ایک ہی چادر تھی جس پر چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو آپ ان کی سابقہ نعمتوں والی حالت اور آج کی حالت کا فرق دیکھ کر رونے لگے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری حالت کیا ہوگی جب تم میں سے کوئی شخص دن کے پہلے پہر ایک جوڑا پہنے گا اور دن کے دوسرے پہر دوسرا جوڑا پہنے گا، اس کے دسترخوان پر ایک طشتری رکھی جائے

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٦١) ☆ موسى بن عبيدة ضعيف وروى ابن حبان في صحيحه (الإحسان: ٦٦٨١/ ٦٧١٦) أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((**إذا مشت أمتي المطيطاء وخدمتهم فارس و الروم سلّط بعضهم على بعض.**)) وسنده حسن و هو يغني عنه ـ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢١٧٠ وقال: حسن) ـ

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٢٠٩ وقال: حسن) و البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٣٩٢)ـ

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٧٦ وقال: حسن غريب) ☆ فيه "من سمع" وهو مجهول ـ

گی اور دوسری اٹھائی جائے گی، اور تم اپنے گھروں کو (پردوں اور سجاوٹ کی چیزوں سے) اس طرح ڈھانپو گے جس طرح کعبہ کو (غلافوں کے ساتھ) ڈھانپا جاتا ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس وقت ہم آج کی نسبت بہتر ہوں گے، ہم عبادت کے لیے فارغ ہوں گے اور ہم کام کاج سے فارغ کر دیے جائیں گے (ملازم کام کریں گے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، اس وقت کی نسبت آج تم بہتر ہو۔''

٥٣٦٧: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا. [1]

۵۳۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ اس وقت اپنے دین پر قائم رہنے والا انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہو گا۔'' ترمذی، اور فرمایا: اس حدیث کی سند غریب ہے۔

٥٣٦٨: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ أُمَرَاءُكُمْ خِيَارَكُمْ، وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ، وَأُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ؛ فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا. وَإِذَا كَانَ أُمَرَاءُكُمْ شِرَارَكُمْ، وَأَغْنِيَاءُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ، وَأُمُوْرُكُمْ إِلٰى نِسَاءِكُمْ؛ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۵۳۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے امراء وہ ہوں گے جو تم میں سب سے بہتر ہوں گے، تمہارے مال دار لوگ سخی اور تمہارے معاملات باہمی مشورے سے طے ہوں گے تو پھر تمہارے لیے زمین کی پشت اس کے پیٹ سے بہتر ہو گی (یعنی زندگی موت سے بہتر ہو گی) اور جب تمہارے حکمران برے لوگ ہوں گے، تمہارے مال دار لوگ بخیل اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں گے تو پھر تمہارے لیے زمین کا پیٹ اس کی پشت سے بہتر ہو گا۔'' (موت زندگی سے بہتر ہو گی) ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٣٦٩: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلٰى قَصْعَتِهَا)) فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ، كَثِيْرٌ، وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ فِي قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ)). قَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: ((حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. [3]

۵۳۶۹: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ (گمراہ) قومیں تمہارے خلاف (لڑنے کے لیے) دوسری قوموں کو بلائیں جس طرح کھانے والے کھانے کے برتن کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔'' کسی نے عرض کیا: اس روز ہماری تعداد کم ہونے کی وجہ سے ایسے ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ اس روز تم زیادہ ہو گے، لیکن تم سیلاب کی

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٦٠) ☆ عمر بن شاكر ضعيف و حديث الترمذي (٣٠٥٨) يغني عنه۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٦٦) ☆ صالح بن بشير المري ضعيف و فيه علة أخرى۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٤٢٩٧) [وعنه] والبيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٥٣٤)۔

جھاگ کی طرح ہو گے، اللہ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دل میں وہن ڈال دے گا۔'' کسی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا سے محبت اور موت سے نفرت۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۳۷۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: ((مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ، وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ، وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ، وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ، وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ)). رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۵۳۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جس قوم میں خیانت عام ہو جائے تو اللہ ان کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے، جس قوم میں زنا پھیل جائے تو ان میں اموات بڑھ جاتی ہیں، جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو ان سے رزق روک لیا جاتا ہے، جو قوم ناحق فیصلے کرنے لگے تو ان میں قتل عام ہو جاتا ہے اور جو قوم عہد شکنی کرتی ہے تو ان پر دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔''

[1] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (۲/ ۴٦۰ ح ۱۰۱۳) ☆ السند فيه بلاغ، أي هو غير متصل وحديث ابن ماجه (۴۰۱۹ حسن بتحقيقي): "يا معشر المهاجرين خمس اذا ابتليتم بهن" إلخ يغني عنه۔

بَابُ الْإِنْذَارِ وَالتَّحْذِيرِ

ڈرانے اور نصیحت کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥٣٧١: عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهِ: ((اَلَا اِنَّ رَبِّي اَمَرَنِي اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هٰذَا: كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ، وَاِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ، وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ، فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ، وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ، وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَالَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا، وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ، عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَقَالَ: اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ، وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ، تَقْرَءُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحْرِقَ قُرَيْشًا، فَقُلْتُ: رَبِّ! اِذًا يَثْلَغُوْا رَاْسِيْ، فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً، قَالَ: اِسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ، وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَيْكَ، وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۳۷۱: عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ”سن لو! میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اس سے، جو اس نے مجھے آج تعلیم دی ہے، وہ چیزیں سکھاؤں جو تم نہیں جانتے، وہ تمام مال جو میں نے کسی بندے کو عطا کیا ہے وہ حلال ہے، میں نے اپنے تمام بندوں کو حنفا (باطل سے دور رہنے والے اور حق قبول کرنے کے لیے تیار رہنے والے) پیدا کیا ہے، بے شک شیاطین ان کے پاس آتے ہیں اور وہ انہیں ان کے دین سے دور کر دیتے ہیں، اور میں نے ان کے لیے جو حلال کیا تھا وہ ان چیزوں کو ان پر حرام کر دیتے ہیں، اور وہ انہیں حکم دیتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ شرک کریں جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری، بے شک اللہ نے اہل زمین کی طرف دیکھا تو اس نے اہل کتاب کے کچھ لوگوں کے سوا ان کے عرب و عجم کو مبغوض ٹھہرا دیا، اور فرمایا: میں نے آپ کو صرف اس لیے مبعوث کیا ہے تاکہ میں آپ کو آزماؤں اور آپ کے ذریعے (آپ کی قوم کو) آزماؤں، میں نے آپ پر کتاب اتاری جسے پانی نہیں دھو سکتا (ناقابل تنسیخ ہے)، آپ اسے سوتے جاگتے پڑھیں گے، بے شک اللہ نے مجھے قریش کو ہلاک کرنے کا حکم فرمایا تو میں نے عرض کیا: میرے پروردگار! وہ میرا سر کچل دیں گے اور اسے روٹی بنا دیں گے، فرمایا: آپ انہیں نکال دیں جیسے انہوں نے آپ کو نکال دیا تھا آپ ان سے جہاد کریں، ہم آپ کو تیار کریں گے، آپ خرچ کریں، آپ پر خرچ کیا جائے گا، آپ لشکر بھیجیں، ہم بھی اس کی مثل (فرشتوں کے) پانچ لشکر بھیجیں گے، اور آپ ﷺ اپنے اطاعت گزاروں کے

[1] رواہ مسلم (٦٢/ ٢٨٦٥)۔

ساتھ اپنے نافرمانوں کے خلاف قتال کریں۔''

۵۳۷۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾، صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ: ((يَا بَنِيْ فِهْرٍ! يَا بَنِيْ عَدِيٍّ!)) لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَقَالَ: ((أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ أَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا. قَالَ: ((فَإِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ)). فَقَالَ أَبُوْ لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟! فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَ فِيْ رِوَايَةٍ: نَادٰى: ((يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ! إِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ، فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوْهُ، فَجَعَلَ يَهْتِفُ: يَا صَبَاحَاهُ!)). [1]

۵۳۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت: ''اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیں۔'' نازل ہوئی تو نبی ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھ کر آواز دینے لگے: بنو فہر! بنو عدی! (جو کہ قریش کے قبیلے ہیں) حتیٰ کہ وہ اکٹھے ہو گئے، تو فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ وادی میں ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟'' انہوں نے کہا: جی، ہم نے آپ کو سچا ہی پایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں عذاب شدید سے پہلے تمہیں آگاہ کرنے والا ہوں۔'' ابولہب نے کہا: باقی ایام میں تیرے لیے ہلاکت ہو، کیا تم نے اس لیے ہمیں جمع کیا تھا، تب سورت ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ ''ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ و برباد ہو جائے۔'' نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت میں ہے، آپ نے آواز دی ''بنو عبد مناف! میری اور تمہاری مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے دشمن کو دیکھا تو وہ اپنے اہل و عیال کو بچانے چلا تو اسے اندیشہ ہوا کہ وہ (دشمن) اس پر سبقت لے جائیں گے تو وہ (دشمن کی اطلاع دینے کے لیے) زور زور سے کہتا ہے: یا صباحاہ۔''

۵۳۷۳: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ قُرَيْشًا، فَاجْتَمَعُوْا، فَعَمَّ وَخَصَّ، فَقَالَ: ((يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِيْ هَاشِمٍ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا فَاطِمَةُ! أَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ، لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَيَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ! لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! لَا أُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ! لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ! سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِيْ، لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا)). [2]

۵۳۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت: ''اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ۔'' نازل ہوئی تو نبی ﷺ نے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٧٧٠) و مسلم (٣٥٥/ ٢٠٨ و ٣٥٣/ ٢٠٧)۔

[2] رواه مسلم (٣٤٨/ ٢٠٤) ٥ وحديث "يا معشر قريش" إلخ متفق عليه (البخاري: ٢٧٥٣ ومسلم: ٣٥١/ ٢٠٦)۔

قریش کو آواز دی، وہ سب جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے عام وخاص سبھی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے بنی کعب بن لؤی! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے آزاد کرا لو، اے بنو مرہ بن کعب! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے بنو عبدشمس! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، بنو عبدالمطلب! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، فاطمہ! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ میں اللہ کے ہاں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، البتہ جو حق قرابت ہے میں اسے احسان کے ساتھ نبھاؤں گا۔''

اور صحیح بخاری وصحیح مسلم کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''قریش کی جماعت! اپنی جانوں کو (ایمان کے ساتھ آگ سے) بچاؤ، میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا، بنو عبدمناف! میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا، عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا، رسول اللہ کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا، فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جو چاہو لے لو، میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

٥٣٧٤: عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمَّتِيْ هٰذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْأٰخِرَةِ، عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا: اَلْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۳۷۴: ابوموسیٰ ﷺ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری یہ امت، امت مرحومہ (جس پر رحم کیا گیا) ہے، اس پر آخرت میں (شدید) عذاب نہیں، دنیا میں اس کا عذاب فتنوں، زلزلوں اور قتل کی صورت میں ہوگا۔''

٥٣٧٥-٥٣٧٦: وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَّرَحْمَةً، ثُمَّ مُلْكًا عَضُوْضًا، ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَّعُتُوًّا وَ فَسَادًا فِي الْأَرْضِ، يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ، يُرْزَقُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُوْنَ، حَتّٰى يَلْقَوُا اللّٰهَ)). [2] رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ

۵۳۷۵-۵۳۷۶: ابوعبیدہ اور معاذ بن جبل ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس دین کا آغاز نبوت ورحمت سے ہوا، پھر خلافت ورحمت ہوگی، پھر ظالم بادشاہ ہوں گے، پھر زمین میں جبر، زیادتی اور فساد ہوگا، وہ ریشم، شرم گاہوں (زنا) اور شراب کو حلال سمجھیں گے، انہیں اسی حالت پر رزق دیا جائے گا اور ان کی مدد کی جاتی رہے گی حتیٰ کہ وہ اللہ سے جا ملیں گے۔''

٥٣٧٧: وَعَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُكْفَأُ- قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِيْ: يَعْنِي الْإِسْلَامَ- كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ)) يَعْنِي الْخَمْرَ، قِيْلَ: فَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ فِيْهَا مَا بَيَّنَ؟ قَالَ: ((يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّوْنَهَا)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [3]

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٢٧٨)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٦١٦، نسخة محققة: ٥٢٢٨) [وأبو يعلى (٨٧٣)] ☆ ليث بن أبي سليم: ضعيف، و للحديث شواهد۔

[3] **حسن**، رواه الدارمي (٢/ ١١٤ ح ٢١٠٦، نسخة محققة: ٢١٤٥) ☆ وسنده حسن ورواه أبي يعلى في مسنده (٨/ ١٧٧ ح ٤٧٣١) من حديث فرات بن سلمان عن القاسم بن محمد به۔

۵۳۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک سب سے پہلے الٹا دیا جائے گا، زید بن یحیٰ راوی نے بیان کیا، یعنی اسلام، جیسے برتن الٹا دیا جاتا ہے، یعنی شراب، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! اللہ نے اس کے متعلق تو وضاحت فرما دی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس کا نام بدل لیں گے اور پھر اسے حلال جانیں گے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۳۷۸: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا، فَتَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً، فَيَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ)) ثُمَّ سَكَتَ، قَالَ حَبِيْبٌ: فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبْتُ اِلَيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اُذَكِّرُهُ اِيَّاهُ وَقُلْتُ: اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ، فَسُرَّبِهٖ وَاَعْجَبَهٗ، يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [1]

۵۳۷۸: نعمان بن بشیر، حذیفہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تک اللہ چاہے گا تم میں نبوت (کے اثرات) باقی رکھے گا، پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لے گا، پھر جب تک اللہ چاہے گا، خلافت نبوت کے انداز پر ہو گی، پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھا لے گا، پھر جس قدر اللہ چاہے گا کاٹنے والے بادشاہ ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھا لے گا، پھر جبریہ بادشاہت ہو گی اور یہ بھی جب تک اللہ چاہے گا رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھا لے گا، پھر خلافت نبوت کی طرز پر ہو گی۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حبیب بیان کرتے ہیں، جب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت سنبھالی تو میں نے ان کی یاد دہانی کے لیے انہیں یہ حدیث لکھی، اور کہا: میں امید کرتا ہوں کہ ظالم بادشاہ اور جبریہ بادشاہت کے بعد آپ امیر المومنین ہیں۔ وہ اس سے خوش ہوئے اور انہیں اچھا لگا۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢٧٣ ح ١٨٥٩٦) ، و البيهقي في دلائل النبوة ٦/ ٤٩١)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ — فصل اول

۵۳۷۹: عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامًا، مَاتَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ، حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ، وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ، قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ، وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ، قَدْ نَسِيْتُهٗ، فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهٗ، كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ، ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۳۷۹: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمیں خطاب فرمانے کے لیے ایک جگہ کھڑے ہوئے تو آپ نے اس وقت سے لے کر قیام قیامت تک ہونے والے تمام واقعات بیان فرمائے، یاد رکھنے والوں نے اسے یاد رکھا، اور بھولنے والے نے اسے بھلا دیا، اور میرے یہ ساتھی اس سے خوب آگاہ ہیں، اور ان (مذکورہ چیزوں) میں سے جب وہ چیز رونما ہوتی ہے جسے میں بھول چکا تھا تو اسے دیکھ کر میری یاد تازہ ہو جاتی ہے، جس طرح آدمی کسی غائب ہو جانے والے آدمی کے چہرے کو یاد کرتا ہے، پھر جب وہ اسے دیکھتا ہے تو وہ اسے پہچان لیتا ہے۔

۵۳۸۰: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا، فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، حَتّٰى يَصِيْرَ، عَلٰى قَلْبَيْنِ: اَبْيَضُ مِثْلَ الصَّفَا، فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ، وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ، مُجَخِّيًا، لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۳۸۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''دلوں پر فتنے اس طرح مسلسل پیش کیے جائیں گے جس طرح چٹائی کے تنکے مسلسل ہوتے ہیں، جس میں وہ پیوست کر دیا گیا، اس پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے، اور جس دل نے اسے قبول کرنے سے انکار کیا، اس پر ایک سفید نکتہ لگا دیا جاتا ہے حتی کہ دل دو قسم کے ہو جائیں گے، ان میں سے ایک دل سفید پتھر کی طرح چمک دار ہو جائے گا جسے قیام قیامت تک کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکتا، جبکہ دوسرا دل سیاہ راکھ کی مانند ہو گا جیسے الٹا برتن ہو، وہ نہ تو نیکی کو پہچانتا ہے اور نہ برائی کو، وہ صرف وہی جانتا ہے جو اس کی خواہشات سے اس میں پیوست کر دیا جائے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٠٤) و مسلم (٢٣/ ٢٨٩١)۔

[2] رواه مسلم (٢٣١/ ١٤٤)۔

۵۳۸۱: وَعَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَيْنِ، رَأَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا: ((اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ)). وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: ((يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ، فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ، فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ، وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ، وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ، فَيُقَالُ: اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا اَعْقَلَهٗ! وَمَا اَظْرَفَهٗ! وَمَا اَجْلَدَهٗ! وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۳۸۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں، میں نے ان میں سے ایک تو دیکھ لی جبکہ دوسری کا انتظار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیث بیان کی کہ امانت (ایمان داری) آدمیوں کے دلوں کی جڑ (فطرت) میں اتری، پھر انہوں نے قرآن سے سیکھا، پھر سنت سے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (ایمان) کے اٹھ جانے کے متعلق ہمیں حدیث بیان کی، فرمایا: ''آدمی غافل ہوگا تو ایمان اس کے دل سے اٹھالیا جائے گا، اس کا نشان نقطے کی طرح رہ جائے گا، پھر وہ دوبارہ غافل ہوگا تو اس (ایمان) کو اٹھالیا جائے گا تو آبلے کی طرح اس پر نشان رہ جائے گا جیسے تو نے اپنے پاؤں پر انگارہ لڑھکایا ہو، وہ آبلہ بن جائے اور تو اسے پھولا ہوا دیکھے حالانکہ اس میں کوئی چیز نہیں، اور لوگ صبح کریں گے، خرید و فروخت کریں گے اور کوئی ایک بھی امانت ادا نہیں کرے گا، کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانت دار شخص ہے، اور کسی اور آدمی کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ کس قدر عقل مند ہے، اس کا کتنا ظرف ہے اور وہ کس قدر برداشت والا ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔''

۵۳۸۲: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِيْ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَالِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَفِيْهِ دَخَنٌ)). قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهٗ؟ قَالَ: ((قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ، وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ)). قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَالِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا)). قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صِفْهُمْ لَنَا. قَالَ: ((هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا)). قُلْتُ: فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذَالِكَ؟ قَالَ: ((تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ)). قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ؟ قَالَ: ((فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ: ((يَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ، وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ، وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ، قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ)). قَالَ حُذَيْفَةُ: قُلْتُ: كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ اِنْ اَدْرَكْتُ ذَالِكَ؟ قَالَ: ((تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ الْاَمِيْرَ، وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ)). [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٩٧) و مسلم (٢٣٠/ ١٤٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٠٦) و مسلم (٥٢، ٥١ / ١٨٤٧)۔

۵۳۸۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق دریافت کیا کرتے تھے جبکہ میں آپ سے شر کے متعلق، اس اندیشے کے پیش نظر پوچھا کرتا تھا کہ وہ کہیں مجھے اپنی گرفت میں نہ لے لے، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر میں مبتلا تھے، اللہ نے ہمیں اس خیر سے نواز دیا، تو کیا اس خیر کے بعد کوئی شر بھی آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے عرض کیا اس شر کے بعد کوئی خیر بھی آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! لیکن اس میں کمزوری ہو گی۔'' میں نے عرض کیا، اس کی کمزوری کیا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ لوگ میری سنت اور میرے طریق کے خلاف چلیں گے، ان کی بعض باتوں کو تم اچھا سمجھو گے اور بعض کو برا۔'' میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، ابواب جہنم پر دعوت دینے والے ہوں گے، جس نے ان کی اس دعوت کو قبول کر لیا تو وہ اس کو اس میں پھینک دیں گے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان کا تعارف کرا دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ہمارے ہی قبیلے سے ہوں گے اور وہ ہماری زبان میں کلام کریں گے۔'' میں نے عرض کیا، اگر اس (زمانے) نے مجھے پا لیا تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امیر کے ساتھ لگ جانا۔'' میں نے عرض کیا، اگر ان کی نہ جماعت ہو اور نہ ان کا امام (تو پھر کیا کروں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان تمام فرقوں سے الگ ہو جانا خواہ تمہیں درخت کی جڑیں چبانی پڑیں حتیٰ کہ تمہیں اسی حالت میں موت آ جائے۔''

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ''میرے بعد حکمران ہوں گے جو نہ تو میری ہدایت و طریق سے راہنمائی لیں گے اور نہ میری سنت کے مطابق عمل کریں گے اور ان میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے، جن کے ڈھانچے انسانی اور دل شیطان ہوں گے۔'' حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر میں یہ صورت حال دیکھوں تو میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا، اگرچہ تجھے مارا جائے اور تمہارا مال لے لیا جائے، تم سنو اور اطاعت کرو۔''

۵۳۸۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ، فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۳۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسے فتنوں کے آنے سے پہلے، نیک اعمال کرنے میں جلدی کرلو، جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے، آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا تو شام کے وقت کافر جبکہ شام کے وقت مومن ہوگا تو صبح کے وقت کافر وہ دنیا کے مال و متاع کے عوض اپنا دین بیچ دے گا۔''

۵۳۸۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((سَتَكُوْنُ فِتَنٌ، اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: ((تَكُوْنُ فِتْنَةٌ، اَلنَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَقْظَانِ، وَالْيَقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ بِهِ)). [2]

---

[1] رواه مسلم (١٨٦ / ١١٨)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٣٦٠١) و مسلم (١٢۔١٠/ ٢٨٨٦)۔

۵۳۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب ایسے فتنے پیدا ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جس نے ان کی طرف جھانک کر دیکھا تو وہ اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لیں گے، جو شخص کوئی پناہ گاہ یا بچاؤ کی جگہ پائے تو وہ وہاں پناہ حاصل کر لے۔'' اور مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: '' فتنے پیدا ہوں گے، ان میں سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا جبکہ ان میں جاگنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا ان میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، جو شخص کوئی پناہ گاہ یا بچاؤ کی جگہ پائے تو وہ وہاں پناہ حاصل کر لے۔''

۵۳۸۵: وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ، اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتَنٌ، اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ، اَلْقَاعِدُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ فِيْهَا، وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ اِلَيْهَا، اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهِ)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ؟ قَالَ: ((يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهِ بِحَجَرٍ، ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟)) ثَلَاثًا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ، فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهِ اَوْيَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ؟ قَالَ: ((يَبُوْءُ بِاِثْمِهِ وَاِثْمِكَ، وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۳۸۵: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب فتنے برپا ہوں گے، سن لو! پھر بڑے فتنے ہوں گے، سن لو! پھر ایسے عظیم فتنے ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا، چلنے والے سے بہتر ہوگا، ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، سن لو! جب یہ واقع ہو جائیں تو جس کے پاس اونٹ ہوں تو وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ مشغول ہو جائے، جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے ساتھ مشغول ہو جائے اور جس کی زمین ہو تو وہ اپنی زمین کے ساتھ مشغول ہو جائے۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بتائیں کہ جس شخص کے پاس اونٹ ہوں نہ بکریاں اور نہ ہی زمین (تو وہ کیا کرے؟)، فرمایا: ''وہ اپنی تلوار کا قصد کرے اور اسے پتھر پر مار کر کند کر دے (اس کی تیزی ختم کر دے)، پھر اگر استطاعت ہو (وہاں سے) بھاگ نکلے (کہ فتنے اسے اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں) تاکہ وہ بچ سکے، اے اللہ! کیا میں نے (پیغام الٰہی) پہنچا دیا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا، تو ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر مجھے مجبور کر دیا جائے حتیٰ کہ مجھے دو صفوں (جماعتوں، گروہوں) میں سے کسی ایک کے ساتھ لے جایا جائے تو کوئی اپنی تلوار سے مجھے مارے یا کوئی تیر آئے اور وہ مجھے قتل کر دے (تو قاتل و مقتول کے بارے میں کیا حکم ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ (قاتل) اپنے اور تمہارے گناہ کا (بوجھ) لے کر واپس آئے گا اور وہ جہنمی ہوگا۔''

۵۳۸۶: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۳۸۶: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں، وہ فتنوں

---

[1] رواه مسلم (۱۳/ ۲۸۸۷)۔

[2] رواه البخاري (۱۹)۔

سے اپنے دین کی حفاظت کے لیے ان بکریوں کو لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر بھاگ جائے۔''

٥٣٨٧: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: ((هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى؟)) قَالُوْا: لَا. قَالَ: ((فَإِنِّيْ لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ)). (1) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۳۸۷: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ مدینے کے کسی بلند مکان پر چڑھے تو فرمایا: ''کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: ''بے شک میں فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں میں بارش کے قطروں کی طرح داخل ہو رہے ہیں۔''

٥٣٨٨: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلَكَةُ أُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (2)

۵۳۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کی ہلاکت وتباہی قریش کے چند نوجوان لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔''

٥٣٨٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ)) قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: ((اَلْقَتْلُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (3)

۵۳۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمانہ (قیامت کے) قریب ہوتا جائے گا، علم ختم کر دیا جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، (دلوں میں) بخل ڈال دیا جائے گا اور ہرج زیادہ ہو جائے گا۔'' انہوں نے عرض کیا، ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قتل۔''

٥٣٩٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ؟ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ؟)) فَقِيْلَ: كَيْفَ يَكُوْنُ ذَالِكَ؟ قَالَ: ((اَلْهَرْجُ، اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ (4)

۵۳۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ لوگوں پر ایک ایسا دن بھی آئے گا کہ قاتل کو معلوم نہیں ہوگا کہ اس نے کس وجہ سے قتل کیا اور مقتول کو معلوم نہیں ہوگا کہ اسے کس وجہ سے قتل کیا گیا؟'' عرض کیا گیا، یہ کس وجہ سے ہوگا؟ فرمایا: ''فتنے کی وجہ سے، قاتل اور مقتول (دونوں) جہنمی ہیں۔''

٥٣٩١: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ (5)

۵۳۹۱: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فتنے کے (زمانے) میں عبادت کرنا میری طرف

(1) متفق عليه، رواه البخاري (١٨٧٨) و مسلم (٩/ ٢٨٨٥)۔

(2) رواه البخاري (٣٦٠٥)۔

(3) متفق عليه، رواه البخاري (٨٥) و مسلم (١١/ ٢٦٧٢)۔

(4) رواه مسلم (٥٦/ ٢٩٠٨)۔

(5) رواه مسلم (١٣٠/ ٢٩٤٨)۔

ہجرت کرنے کی طرح ہے۔''

٥٣٩٢: وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ. فَقَالَ: ((اِصْبِرُوْا، فَاِنَّهٗ لَا يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهٗ اَشَرُّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ)). سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۵۳۹۲: زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں، ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ہم نے حجاج کی طرف سے ہم پر ہونے والے ظلم کے متعلق ان سے شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: صبر کرو، کیونکہ تم پر جو وقت بھی آ رہا ہے، اس کے بعد آنے والا وقت اس سے زیادہ برا ہو گا حتیٰ کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔'' میں نے یہ بات تمہارے نبی ﷺ سے سنی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٣٩٣: عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَاللّٰهِ! مَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَصْحَابِيْ اَمْ تَنَاسَوْا؟ وَاللّٰهِ! مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰى اَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهٗ ثَلَاثَمِائَةٍ فَصَاعِدًا، اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَاسْمِ قَبِيْلَتِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۵۳۹۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی بھول گئے یا انہوں نے نسیان کا اظہار کیا، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے انتہائے دنیا تک ہونے والے داعیان فتنہ، جن کی تعداد تین سو سے زائد تک پہنچے گی، کے متعلق بتایا، آپ ﷺ نے اس کا نام، اس کے والد کا نام اور اس کے قبیلے کے نام کے متعلق ہمیں بتایا۔

٥٣٩٤: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ، وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❸

۵۳۹۴: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ حکمرانوں کا اندیشہ ہے، جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو وہ روز قیامت تک ان سے نہیں اٹھائی جائے گی۔''

٥٣٩٥: وَعَنْ سَفِيْنَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا)). ثُمَّ يَقُوْلُ سَفِيْنَةُ: اَمْسِكْ: خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً، وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ، وَعَلِيٍّ سِتَّةً. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❹

۵۳۹۵: سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''خلافت تیس سال تک ہو گی، پھر بادشاہت ہو گی۔'' پھر سفینہ بیان کرتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال شمار کر، عمر رضی اللہ عنہ کی دس سال، عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ سال اور علی رضی اللہ عنہ

---

❶ رواه البخاري (٧٠٦٨)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٢٤٣)۔

❸ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٥٢) و الترمذي (٢٢٢٩ وقال: صحيح)۔

❹ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٢٠۔٢٢١ ح ٢٢٢٦٤) والترمذي (٢٢٢٦ وقال: حسن) وأبو داود (٤٦٤٦)۔

کی خلافت چھ سال شمار کر۔

٥٣٩٦: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ، كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ؟ قَالَ: ((السَّيْفُ)) قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، تَكُوْنُ إِمَارَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ، وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ)). قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ، فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ، وَأَخَذَ مَالَكَ، فَأَطِعْهُ، وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جَذْلِ شَجَرَةٍ)). قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ، مَعَهُ نَهْرٌ وَ نَارٌ، فَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ، وَحُطَّ وِزْرُهُ. وَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَهْرِهِ، وَجَبَ وِزْرُهُ، وَحُطَّ أَجْرُهُ)). قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: ((هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ، وَجَمَاعَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ)). قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ؟ قَالَ: ((لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ)). قُلْتُ: بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ، عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ النَّارِ، فَإِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ! وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جَذْلٍ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِّنْهُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [1]

٥٣٩٦: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اس خیر (یعنی اسلام) کے بعد شر ہو گا جس طرح اس سے پہلے شر (یعنی کفر) تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں!'' میں نے عرض کیا: بچاؤ کا کوئی راستہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تلوار۔'' میں نے عرض کیا، کیا تلوار کے بعد (اہل اسلام میں سے) کوئی باقی ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امارت کے نتیجہ میں فساد ہو گا، صلح نفاق پر ہو گی اور اتحاد مفاد پرستی پر ہو گا۔'' میں نے عرض کیا، پھر کیا ہو گا؟ فرمایا: ''داعیان گمراہی ظاہر ہوں گے، اگر اللہ کے لیے زمین پر کوئی خلیفہ ہو وہ (از راہ ظلم) تیری پشت پر مارے اور تیرا مال لے لے تو تو اس کی اطاعت کر، بصورت دیگر (اگر خلیفہ نہ ہو) تو اس طرح فوت ہو کہ تو درخت کی جڑ پکڑے ہوئے ہو۔'' میں نے عرض کیا، پھر کیا ہو گا؟ فرمایا: ''پھر اس کے بعد دجال کا ظہور ہو گا اس کے ساتھ نہر اور آگ ہو گی، جو شخص اس کی آگ میں داخل ہو گیا تو اس کا اجر واجب ہو گیا اور اس کے گناہ مٹا دیے گئے، اور جو شخص اس کی نہر میں داخل ہو گیا تو اس کا گناہ واجب ہو گیا اور اس کا اجر ختم کر دیا گیا۔'' حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، پھر کیا ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر گھوڑے کا بچہ پیدا ہو گا اور وہ ابھی سواری کے قابل نہیں ہو گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔'' ایک روایت میں ہے، فرمایا: ''کدورت پر صلح، اور مفاد پر اعتماد ہو گا۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کدورت پر صلح سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کے دل (محبت کی) اس حالت پر نہیں آئیں گے جس پر وہ پہلے تھے۔'' میں نے عرض کیا، اس خیر کے بعد شر ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اندھا بہرا فتنہ، اس (فتنے) پر داعیان ہوں گے (گویا) وہ ابواب جہنم پر (کھڑے) ہیں، حذیفہ! اگر تم درخت کی جڑ کو پکڑے ہوئے فوت ہوئے تو وہ تیرے لیے اس سے بہتر ہے کہ تو ان میں سے کسی (فتنے) کی اتباع کرے۔''

٥٣٩٧: وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ! قَالَ: كُنْتُ رَدِيْفًا خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ، فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوْتَ

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٤٤، صحيح، ٤٢٤٧، حسن)۔

الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: ((كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ! اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰى يُجْهِدَكَ الْجُوْعُ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: ((تَعَفَّفْ يَا اَبَا ذَرٍّ!)) قَالَ: ((كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ! اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتّٰى اِنَّهٗ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ؟)). قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: ((تَصْبِرُ يَا اَبَا ذَرٍّ!)) قَالَ: ((كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ! اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ اَحْجَارَ الزَّيْتِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: ((تَأْتِيْ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ)). قَالَ: قُلْتُ: وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ؟ قَالَ: ((شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا)). قُلْتُ: فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلٰى وَجْهِكَ لِيَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۳۹۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر سوار تھا، جب ہم مدینہ کے گھروں سے آگے نکل گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوذر! اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب مدینہ میں بھوک ہوگی، تم اپنے بستر سے اٹھو گے اور اپنی نماز کی جگہ تک نہیں پہنچ سکو گے حتیٰ کہ بھوک تمہیں مشقت میں مبتلا کر دے گی۔'' وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوذر! سوال کرنے سے بچنا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوذر! تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب مدینہ میں موت عام ہوگی حتیٰ کہ قبر کی جگہ غلام کی قیمت کو پہنچ جائے گی؟'' وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوذر! تم صبر کرنا۔'' فرمایا: ''ابوذر! تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب مدینہ میں قتل عام ہوگا خون احجار زیت (مدینہ میں ایک محلے یا جگہ کا نام ہے) تک پھیل جائے گا؟'' میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ان کے پاس چلے جانا جن کے ساتھ تیرا (دینی یا خونی) تعلق ہے۔'' وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، میں مسلح ہو جاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تب تو آپ ان کے ساتھ شریک ہو جاؤ گے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تلوار کی تیزی تم پر غالب آجائے گی تو پھر تم اپنے کپڑے کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لینا تاکہ وہ (قاتل) تیرے اور اپنے گناہ کے ساتھ لوٹے۔''

۵۳۹۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كَيْفَ بِكَ اِذَا اُبْقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ؟ وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا)) وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ. قَالَ: فَبِمَ تَأْمُرُنِيْ؟ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اِلْزَمْ بَيْتَكَ، وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ؛ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ. [2]

۵۳۹۸: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم نکمے

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٤٢٦١)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (لم أجده) و أبو داود (٤٣٤٢۔٤٣٤٣)۔

لوگوں میں باقی رہ جاؤ گے، ان کے وعدے اور ان کی امانتیں خراب ہو جائیں گی اور وہ اختلاف کا شکار ہو جائیں گے، وہ اس طرح ہو جائیں گے۔'' آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں، انہوں نے عرض کیا، آپ مجھے کس چیز کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جس چیز کو جانتے ہو اسے لازم پکڑو اور جسے نہیں جانتے اسے چھوڑ دو، اور تم اپنا خیال رکھو اور عام لوگوں (کے عمل) کو چھوڑ دو۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''اپنے گھر میں رہو، اپنی زبان پر قابو رکھو، جو چیز پہچانتے ہو اسے پکڑو، جسے نہیں پہچانتے اسے چھوڑ دو، تم اپنی فکر کرو اور عام لوگوں کے معاملے کو ترک کر دو۔'' ترمذی، اور انہوں نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۳۹۹: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ، یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْهَا مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا، وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا، اَلْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ، فَکَسِّرُوْا فِیْهَا قِسِیَّکُمْ، وَقَطِّعُوْا فِیْهَا اَوْتَارَکُمْ، وَاضْرِبُوْا سُیُوْفَکُمْ بِالْحِجَارَةِ، فَاِنْ دُخِلَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْکُمْ فَلْیَکُنْ کَخَیْرِ ابْنَیْ اٰدَمَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ: ذُکِرَ اِلٰی قَوْلِهِ: ((خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ)). ثُمَّ قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((کُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُیُوْتِکُمْ)). وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِی الْفِتْنَةِ: ((کَسِّرُوْا فِیْهَا قِسِیَّکُمْ، وَقَطِّعُوْا فِیْهَا اَوْتَارَکُمْ، وَالْزَمُوْا فِیْهَا اَجْوَافَ بُیُوْتِکُمْ، وَکُوْنُوْا کَابْنِ اٰدَمَ)). وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔ [1]

۵۳۹۹: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے شب تاریک کے ٹکڑوں کی طرح (لگاتار) فتنے ہوں گے، ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہو گا تو شام کے وقت کافر اور شام کے وقت مومن ہو گا تو صبح کے وقت کافر، ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا، اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا، تم ان میں اپنی کمانیں توڑ ڈالو اور (اپنی کمانوں کے) تانت کاٹ ڈالو اور اپنی تلواروں کو پتھر پر دے مارو، اور اگر وہ (فتنہ) تم میں سے کسی پر داخل ہو گیا تو اسے چاہیے کہ وہ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے بہتر بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جائے۔''

اور ابوداؤد کی انہی سے مروی حدیث میں: ''بہتر ہے دوڑنے والے سے'' تک مروی ہے، پھر انہوں نے عرض کیا، آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے گھروں میں جم جانا۔''

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنے کے دور کے متعلق فرمایا: ''ان میں اپنی کمانوں کو توڑ دینا، ان میں اپنے تانت کاٹ ڈالنا اور ان فتنوں کے وقت اپنے گھر کی چار دیواری کو لازم پکڑنا، اور ابن آدم (ہابیل) کی طرح ہو جانا۔'' امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۵۴۰۰: وَعَنْ اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِیَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا. قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ خَیْرُ النَّاسِ فِیْهَا؟ قَالَ: ((رَجُلٌ فِیْ مَاشِیَتِهِ یُؤَدِّیْ حَقَّهَا، وَیَعْبُدُ رَبَّهُ، وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ یُخِیْفُ الْعَدُوَّ

[1] إسناده حسن، رواه أبو داود (٤٢٥٩، ٤٢٦٢) و الترمذي (٢٢٠٤)۔

وَيُخَوِّفُوْنَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۴۰۰: ام مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا ذکر کیا تو آپ نے اسے قریب قرار دیا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس (فتنے) میں بہترین شخص کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ آدمی جو اپنے مویشیوں میں ہے وہ ان کا بھی حق (یعنی زکوٰۃ) ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی عبادت بھی کرتا ہے، اور وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑتا ہے اور وہ اپنے دشمن (کافروں) کو ڈراتا ہے اور وہ اسے ڈراتے ہیں۔''

۵۴۰۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ، قَتْلَاهَا فِي النَّارِ، اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۵۴۰۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب ایک بڑا فتنہ ہوگا جو کہ تمام عربوں پر محیط ہو گا، اس کے مقتولین جہنمی ہیں، اس بارے میں زبان درازی کرنا تلوار زنی کرنے سے بھی زیادہ سنگین ہے۔''

۵۴۰۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بُكْمَاءُ عُمْيَاءُ، مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ، وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوُقُوْعِ السَّيْفِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۵۴۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب بہرا، گونگا اور اندھا فتنہ ہوگا، جو شخص اس کے قریب جائے گا، تو وہ اسے اپنی لپیٹ میں لے لے گا، اس بارے میں زبان درازی کرنا شمشیر زنی کرنے کی طرح ہے۔''

۵۴۰۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ الْفِتَنَ، فَاَكْثَرَ فِيْ ذِكْرِهَا، حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ، فَقَالَ قَائِلٌ: وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ؟ قَالَ: ((هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ، يَزْعَمُ اَنَّهُ مِنِّيْ، وَلَيْسَ مِنِّيْ، اِنَّمَا اَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُوْنَ، ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً، فَاِذَا قِيْلَ: انْقَضَتْ تَمَادَتْ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا، حَتّٰى يَصِيْرُ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ: فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ، وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ، فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهٖ اَوْ مِنْ غَدِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۵۴۰۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور آپ نے ان کے متعلق بہت بیان فرمایا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ احلاس کا ذکر فرمایا، کسی نے عرض کیا، فتنہ احلاس کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ بھاگنا اور لوٹنا ہے، پھر فتنہ خوشحالی ہے اس کا ابھرنا میرے اہل بیت کے ایک آدمی کے پاؤں کے نیچے سے ہوگا، وہ گمان

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٧٧ وقال: غريب) ☆ الرجل مجهول أو هو ليث بن أبي سليم ضعيف مشهور وروى الحاكم (٤/ ٤٤٦ ح ٨٣٨٠) عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ: ((**خير الناس في الفتن رجل آخذ بعنان فرسه.)) أو قال: ((برسن فرسه خلف أعداء الله يخيفهم و يخيفونه أو رجل معتزل في با ديته يؤدي حق الله تعالى الذي عليه.))** و سنده حسن۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٧٨ وقال: غريب) وابن ماجه (٣٩٦٧) [وأبو داود (٤٢٥٦)] ☆ زياد: مجهول الحال وليث بن أبي سليم: ضعيف۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٦٤) ☆عبدالرحمٰن بن البيلماني: ضعيف۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٤٢)۔

کرے گا کہ وہ مجھ سے ہے، حالانکہ وہ مجھ میں سے نہیں، میرے دوست تو متقی لوگ ہی ہیں، پھر لوگ ایک ایسے شخص (کی امامت و حکمرانی) پر راضی ہو جائیں گے جیسے سرین ایک پسلی پر ہو (یعنی نااہل شخص کو حکمران بنالیں گے) پھر فتنہ دہیماء اس امت کے ہر فرد پر اثر انداز ہوگا، جب کہا جائے گا کہ وہ ختم ہو گیا ہے تو وہ دراز ہو جائے گا، اس (فتنے) میں آدمی صبح کے وقت مؤمن ہوگا تو شام کو کافر حتیٰ کہ لوگ دو گروہوں میں بٹ جائیں گے، ایمان کا گروہ جس میں کوئی نفاق نہیں، اور نفاق کا گروہ جس میں ایمان نہیں، جب یہ صورت ہو تو پھر دجال کا انتظار کرو آج ظاہر ہو یا کل۔''

٥٤٠٤: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِىَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۴۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عربوں کے لیے، شر سے جو کہ قریب آ چکا ہے، ہلاکت ہے، جس نے اپنا ہاتھ روک لیا وہ کامیاب ہو گیا۔''

٥٤٠٥: وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، وَلَمَنْ اُبْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۴۰۵: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''سعادت مند شخص وہ ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا، سعادت مند شخص وہ ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا، بے شک سعادت مند شخص وہ ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا، اور جو شخص ان سے آزمایا گیا اور اس نے صبر کیا تو اس کے لیے خوشخبری ہے۔''

٥٤٠٦: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِىْ اُمَّتِىْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِىْ بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِى الْاَوْثَانَ، وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِىْ اُمَّتِىْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِىُّ اللّٰهِ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، لَا نَبِىَّ بَعْدِىْ، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِىْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِىَ اَمْرُ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ [3]

۵۴۰۶: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب میری امت میں (ایک دوسرے سے لڑائی کے لیے) تلوار مسلط کر دی جائے گی تو وہ روز قیامت تک اس سے نہیں اٹھائی جائے گی، اور قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ میری امت کے قبائل مشرکین سے جا ملیں گے اور حتیٰ کہ میری امت کے قبائل بتوں کی پوجا کریں گے، اور میری امت میں تیس کذاب ہوں گے اور وہ سب دعویٰ کریں گے کہ وہ اللہ کا نبی ہے، جبکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ہوگا، وہ غالب رہیں گے ان کا مخالف ان کا کوئی نقصان نہیں کر سکے گا حتیٰ کہ اللہ کا حکم آ جائے۔''

٥٤٠٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((تَدُوْرُ رَحَى الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ اَوْسِتٍّ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٤٩) ☆ الأعمش مدلس و عنعن و للحديث شواهد معنوية عند الحاكم (٤/ ٤٣٩) وغيره ، غير قوله: "أفلح من كف يده"۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٦٣)۔ [3] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٥٢)۔

وَثَلَاثِينَ اَوْسَبْعٍ وَّثَلَاثِينَ، فَاِنْ يَهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ، وَاِنْ يَّقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا)). قُلْتُ: اَمِمَّا بَقِيَ اَوْمِمَّا مَضٰى؟ قَالَ: ((مِمَّا مَضٰى)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۵۴۰۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام کی چکی پینتیس یا چھتیس یا سینتیس برس تک (نظام کے تحت) چلتی رہے گی، اگر انہوں نے (اختلاف کیا اور دین کو بے وقعت سمجھ کر) ہلاکت کو اختیار کیا تو پھر ان کی راہ وہی ہے جو ہلاک ہوئے (جیسے سابقہ امتیں)، اور اگر ان کے لیے ان کا دین قائم رہا تو وہ ان کے لیے ستر سال تک رہے گا۔'' میں نے عرض کیا: کیا (وہ ستر برس) اس سے ہیں جو باقی رہ گیا یا اس سے ہیں جو گزر چکا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے جو گزر چکا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۴۰۸: عَنْ اَبِيْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا خَرَجَ اِلٰى غَزْوَةِ حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِّلْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا اَسْلِحَتَهُمْ، يُقَالُ لَهَا: ذَاتُ اَنْوَاطٍ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اجْعَلْ لَّنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى: ﴿اِجْعَلْ لَّنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ﴾ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۵۴۰۸: ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ حنین کے لیے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے ایک درخت کے پاس سے گزرے، جس پر وہ اپنا اسلحہ لٹکایا کرتے تھے، اسے ذات انواط کہا جاتا تھا، صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط مقرر فرما دیں جس طرح ان کے لیے ذات انواط ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تعجب سے) فرمایا: ''سبحان اللہ! یہ (بات) تو ایسے ہی ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا: ''ہمارے لیے بھی ایک معبود مقرر کر دیں جس طرح ان کے معبود ہیں۔'' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے۔''

۵۴۰۹: وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْاُوْلٰى، يَعْنِيْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ، فَلَمْ يَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ، يَعْنِي الْحَرَّةَ، فَلَمْ يَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ اَحَدٌ، ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ، فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۵۴۰۹: ابن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: پہلا فتنہ، یعنی عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ، رونما ہوا تو غزوۂ بدر میں شریک ہونے والا کوئی صحابی باقی نہیں تھا، پھر دوسرا فتنہ یعنی واقعہ حرہ (یزید کے دور میں مدینہ پر حملہ ہوا) تو صلح حدیبیہ میں شریک کوئی صحابی باقی نہیں تھا، پھر تیسرا فتنہ رونما ہوا تو وہ ختم نہ ہوا جبکہ لوگوں میں عقل نہ رہی۔

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٢٥٤)۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢١٨٠ وقال: حسن صحيح)۔
❸ رواه البخاري (٤٠٢٤)۔

بَابُ الْمَلَاحِمِ

جنگوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥٤١٠: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ، تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ، قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلٰثِيْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَيَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ، وَهُوَ الْقَتْلُ، وَحَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ، حَتّٰى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ، وَحَتّٰى يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلُ الَّذِیْ يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ: لَا اَرَبَ لِیْ بِهٖ، وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْيَانِ، وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ: يَالَيْتَنِیْ مَكَانَهٗ، وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ، فَذٰلِكَ حِيْنَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا، فَلَا يَتَبَايَعَانِهٖ وَلَا يَطْوِيَانِهٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا يَطْعَمُهٗ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيْطُ حَوْضَهٗ فَلَا يَسْقِیْ فِيْهِ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰى فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۴۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ دو عظیم جماعتیں قتال کریں گی، ان کے مابین بڑی قتل و غارت ہوگی، اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا، اور تقریباً تیس دجال کذاب بھیجے جائیں گے، وہ سب یہی دعویٰ کریں گے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، اور علم اٹھا لیا جائے گا اور زلزلے کثرت سے آئیں گے، زمانہ (قیامت کا وقت) قریب آ جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، قتل زیادہ ہوں گے، اور تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی اور ریل پیل ہو جائے گی، مال والا خیال کرے گا کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا؟ اور یہاں تک کہ وہ اسے کسی کو دینے کی کوشش کرے گا تو وہ شخص، جسے وہ پیش کش کرے گا، کہے گا، مجھے اس کی ضرورت نہیں، اور لوگ بڑی بڑی عمارتوں کے متعلق باہم فخر کریں گے، ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: کاش کہ اس کی جگہ میں ہوتا، اور سورج مغرب سے نکلے گا، جب وہ (اس طرف سے) طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو وہ سب ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کسی شخص کا ایمان اس کے لیے فائدہ مند نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان دار نہ ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں اچھے کام نہ کیے ہوں ۔ اور قیامت اس طرح

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٢١) و مسلم (٢٤٨/ ١٥٧)۔

اچانک قائم ہوگی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان اپنا کپڑا پھیلا رکھا ہوگا لیکن وہ نہ تو خرید و فروخت کر سکیں گے اور نہ اسے لپیٹ سکیں گے۔ اور ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ نکال چکا ہوگا لیکن وہ اسے کھا (پی) نہ سکا ہوگا اور قیامت قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا لیکن وہ اس سے پی نہیں سکے گا، اور قیامت قائم ہوگی کہ (ایک آدمی) نے اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھالیا ہوگا لیکن وہ اسے کھا نہیں سکے گا۔''

۵۴۱۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا، نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ، وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ، حُمْرَ الْوُجُوْهِ، ذُلْفَ الْاُنُوْفِ، كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)). [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۴۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم ایک ایسی قوم کے ساتھ قتال کرو گے جن کے جوتے بال والے (یعنی چمڑے) کے ہوں گے، اور یہاں تک کہ تم ترکوں سے جنگ کرو جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے ناک چپٹی ہوگی اور ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہ بہ تہ ڈھال ہوتی ہے۔''

۵۴۱۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ، حُمْرَ الْوُجُوْهِ، فُطْسَ الْاُنُوْفِ، صِغَارَ الْاَعْيُنِ، وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. [2]

۵۴۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم عجمیوں میں سے خوز اور کرمان والوں سے قتال کرو، وہ سرخ چہروں والے، چپٹی ناک والے اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے، ان کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال جیسے ہوں گے اور ان کے جوتے، بال والے (یعنی چمڑے کے) ہوں گے۔''

۵۴۱۳: وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ: ((عِرَاضَ الْوُجُوْهِ)). [3]

۵۴۱۳: اور صحیح بخاری ہی میں عمرو بن تغلب سے مروی روایت میں ہے: ''چوڑے چہروں والے۔''

۵۴۱۴: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ، حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ: يَامُسْلِمُ! يَا عَبْدَاللّٰهِ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ، اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۵۴۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ مسلمان، یہودیوں سے قتال کریں گے، مسلمان انہیں قتل کریں گے اس وقت یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپے گا تو وہ پتھر اور درخت پکار کر کہے گا: اے مسلمان! اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے ہے، آؤ اور اسے قتل کرو، البتہ غرقد کا درخت نہیں کہے گا، کیونکہ وہ یہودیوں کے درختوں میں سے ہے۔''

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۲۹۲۸) و مسلم (۶۲، ۶۶ / ۲۹۱۲)۔

[2] رواه البخاري (۳۵۹۰)۔

[3] رواه البخاري (۲۹۲۷)۔

[4] رواه مسلم (۸۲/ ۲۹۲۲)۔

۵۴۱۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۴۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قحطان سے ایک آدمی نکلے گا وہ لوگوں کو اپنی لاٹھی کے ساتھ ہانکے گا۔''

۵۴۱۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ: الْجَهْجَاهُ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهُ: الْجَهْجَاهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۴۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دن رات ختم نہیں ہوں گے (قیامت قائم نہیں ہوگی) حتیٰ کہ جہجاہ نامی شخص مالک بن جائے گا۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''حتیٰ کہ آزاد کردہ غلاموں میں سے جہجاہ نامی ایک شخص مالک بن جائے گا۔''

۵۴۱۷: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَ آلِ كِسْرٰى الَّذِيْ فِي الْاَبْيَضِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۴۱۷: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مسلمانوں کی ایک جماعت آل کسریٰ کے خزانے پر قبضہ کرے گی جو کہ سفید محل میں ہے۔''

۵۴۱۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهُ، وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ، وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۵۴۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسریٰ ہلاک ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا، قیصر ہلاک ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا، اور ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں تقسیم کیے جائیں گے۔'' اور آپ ﷺ نے لڑائی کا نام دھوکہ وفریب رکھا۔

۵۴۱۹: وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۵۴۱۹: نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جزیرۂ عرب میں جہاد کرو گے تو اللہ فتح عطا کرے گا، پھر فارس میں جہاد کرو گے اللہ فتح عطا کرے گا، پھر تم روم پر حملہ کرو گے تو اللہ فتح عطا فرمائے گا، پھر تم دجال سے قتال کرو گے تو

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥١٧) و مسلم (٦٠/ ٢٩١٠)۔

[2] رواه مسلم (٦١/ ٢٩١١)۔

[3] رواه مسلم (٧٨/ ٢٩١٩)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٢٧۔٣٠٢٨) و مسلم (٧٦/ ٢٩١٨)۔

[5] رواه مسلم (٣٨/ ٢٩٠٠)۔

اللہ فتح عطا فرمائے گا۔''

٥٤٢٠: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ: ((أُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِيْ، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ، فَيَأْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۴۲۰: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں غزوۂ تبوک میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ چمڑے کے ایک قبے میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے چھ علامتیں شمار کرو، میری وفات، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر ایک وبا جو تم میں اس طرح پھیل جائے گی جس طرح بکریوں میں طاعون کی بیماری پھیل جاتی ہے، پھر مال کی ریل پیل حتیٰ کہ آدمی کو سو دینار دیئے جائیں گے مگر وہ پھر بھی ناراض ہوگا، پھر ایک ایسا فتنہ بپا ہوگا جو عربوں کے تمام گھروں میں داخل ہو جائے گا، پھر تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہوگی، لیکن وہ عہد شکنی کریں گے، وہ اسی پرچموں تلے تم پر حملہ کریں گے اور ہر پرچم تلے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔''

٥٤٢١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ، مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ: خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ! لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا، وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ، وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ، اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ: اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ، وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاؤُوا الشَّامَ خَرَجَ، فَبَيْنَا هُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ، اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ، فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ، فَاَمَّهُمْ، فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهٗ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ، وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ، فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِيْ حَرْبَتِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۴۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ رومی فوجیں اعماق (مدینہ کے قریب جگہ) یا دابق کے مقام پر پڑاؤ ڈالیں گی، تو مدینہ سے اس وقت روئے زمین کے بہترین افراد پر مشتمل ایک لشکر ان کی طرف روانہ ہوگا، جب وہ صف بندی کر لیں گے تو رومی کہیں گے، تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان، جنہوں نے ہمارے افراد کو قیدی بنایا تھا، راستہ چھوڑ دو، ہم ان سے قتال کرنا چاہتے ہیں، مسلمان کہیں گے نہیں، اللہ کی قسم! ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان راہ خالی نہیں چھوڑیں گے، وہ ان سے قتال کریں گے، وہ تہائی شکست کھا جائیں گے، اللہ ان کی کبھی توبہ قبول نہیں فرمائے گا، ان میں

---

[1] رواه البخاري (٣١٧٦)۔

[2] رواه مسلم (٣٤/ ٢٨٩٧)۔

سے تہائی قتل کر دیے جائیں گے وہ اللہ کے ہاں اعلیٰ درجے کے شہداء ہیں، اور تہائی فتح یاب ہوں گے وہ کبھی آزمائے نہیں جائیں گے وہ قسطنطنیہ فتح کریں گے، وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے، اور انہوں نے اپنی تلواریں زیتون کے درخت کے ساتھ لٹکا دی ہوں گی اسی دوران شیطان ان میں زوردار آواز سے کہے گا کہ مسیح (دجال) تمہارے اہل وعیال میں آ چکا ہے، وہ نکلیں گے اور یہ بات باطل ہو گی، جب وہ شام پہنچیں گے تو وہ نکل چکا ہو گا اس اثنا میں کہ وہ قتال کے لیے تیاری کر رہے ہوں گے، صفیں درست کر رہے ہوں گے کہ اتنے میں نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی تو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نزول فرمائیں گے، اور وہ ان کی امامت کرائیں گے، جب اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے، اور اگر وہ اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ خود ہی گل سڑ کر ہلاک ہو جائے گا، لیکن اللہ ان (عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھوں اسے قتل کرائے گا، وہ اپنے نیزے پر اس کا لگا ہوا خون دکھائیں گے۔"

٥٤٢٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ: عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ، يَعْنِى الرُّوْمَ، فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُوْنَ، حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِىْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِىْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا، فَيَفِىْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ، فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا، حَتّٰى اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيِّتًا، فَيَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ كَانُوْا مِائَةً، فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِىَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَبِاَىِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ اَىُّ مِيْرَاثٍ يُقْسَمُ؟ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَاْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ: اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِىْ ذَرَارِيِّهِمْ، فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِىْ اَيْدِيْهِمْ، وَيُقْبِلُوْنَ، فَيَبْعَثُوْنَ عَشْرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((اِنِّىْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِهِمْ، وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ، اَوْمِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ، عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ))**. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۲۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک میراث تقسیم نہیں ہو گی، اور مال غنیمت (کی تقسیم) پر خوشی محسوس نہیں ہو گی۔ پھر انہوں نے فرمایا: دشمن اہل شام کے لیے جمع ہوں گے جبکہ اہل اسلام ان (رومیوں) کے لیے جمع ہو جائیں گے، مسلمان ایک دستے کو موت کے لیے تیار کریں گے اور وہ غلبہ حاصل کر کے ہی واپس آئیں گے، وہ قتال کریں گے حتیٰ کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی، اور دونوں طرف کی فوجیں غلبہ حاصل کیے بغیر واپس آ جائیں گی، اور منتخب دستے شہید کر دیے جائیں گے، پھر مسلمان ایک دستے کو موت کے لیے تیار کریں گے اور وہ غلبہ حاصل کیے بغیر واپس نہیں آئیں گے، وہ قتال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کے مابین رات آڑے آ جائے گی، تو دونوں طرف کی فوجیں غلبہ

[1] رواہ مسلم (۳۷/ ۲۸۹۹)۔

حاصل کیے بغیر واپس آ جائیں گی اور منتخب دستہ شہید کر دیا جائے گا، پھر وہ مسلمان (تیسری مرتبہ) ایک دستہ موت کے لیے تیار کریں گے وہ غلبہ حاصل کر کے واپس آئیں گے، وہ قتال کرتے رہیں گے، حتیٰ کہ شام ہو جائے گی، اور دونوں طرف کی فوجیں غلبہ حاصل کیے بغیر واپس آ جائیں گی اور منتخب دستہ شہید کر دیا جائے گا، جب چوتھا روز ہوگا تو اہل اسلام کے باقی افراد ان کے لیے اٹھ کھڑے ہوں گے، تو اللہ ان (کفار) پر ہزیمت مسلط کر دے گا، وہ خوب لڑیں گے اس جیسی لڑائی کبھی نہ دیکھی گئی ہوگی حتیٰ کہ اگر پرندہ ان کی طرف سے گزرنا چاہے گا تو وہ مردہ حالت میں گر پڑے گا، ایک باپ کے بیٹے لڑائی سے پہلے گنے گئے تو وہ سو تھے، لیکن لڑائی کے بعد وہ ان میں سے صرف ایک آدمی پائیں گے، تو کس غنیمت پر خوشی ہوگی، اور کون سی میراث تقسیم کی جائے گی؟ وہ اسی اثنا میں ہوں گے کہ وہ اچانک ایک لڑائی کے متعلق سنیں گے جو کہ اس سے بھی بڑی ہوگی، ان تک آواز پہنچے گی، دجال ان کی اولاد میں ظاہر ہو چکا ہے، ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا وہ اسے پھینک دیں گے، اور ادھر متوجہ ہوں گے، وہ خبر حاصل کرنے کے لیے دس گھڑ سواروں کو بھیجیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ان کے اور ان کے آباء کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ پہچانتا ہوں اور وہ روئے زمین پر بہترین گھڑ سوار ہوں گے۔“

٥٤٢٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِیْنَةٍ، جَانِبٌ مِّنْهَا فِی الْبَرِّ، وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِی الْبَحْرِ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِیْ اِسْحٰقَ، فَاِذَا جَآءُوْهَا نَزَلُوْا، فَلَمْ یُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ، وَلَمْ یَرْمُوْا بِسَهْمٍ، قَالُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، فَیَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَیْهَا)) قَالَ ثَوْرُ بْنُ یَزِیْدَ الرَّاوِیْ: لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ: الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ ((ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّانِیَةَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، فَیَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ، ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، فَیُفَرَّجُ لَهُمْ فَیَدْخُلُوْنَهَا فَیَغْنِمُوْنَ، فَبَیْنَاهُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَآءَهُمُ الصَّرِیْخُ، فَقَالَ: اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ، فَیَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَیْءٍ وَیَرْجِعُوْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے ایک ایسے شہر کے متعلق سنا ہے جس کی ایک جانب خشکی ہے اور ایک طرف سمندر ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ بنو اسحاق کے ستر ہزار افراد وہاں جہاد کریں گے، جب وہ وہاں پہنچ کر پڑاؤ ڈالیں گے تو وہ نہ تو اسلحہ سے لڑیں گے اور نہ تیر اندازی کریں گے، وہ ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ پڑھیں گے تو اس کی ایک جانب گر پڑے گی۔“ ثور بن یزید راوی بیان کرتے ہیں، میں نہیں جانتا مگر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس جانب کے متعلق فرمایا جو سمندر کی طرف ہے ”پھر وہ دوسری مرتبہ: ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ پڑھیں گے تو اس کی دوسری جانب بھی گر پڑے گی، پھر وہ تیسری مرتبہ ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ پڑھیں گے تو وہ (شہر) ان کے لیے کھول دیا جائے گا تو وہ اس میں داخل ہوں گے اور مال غنیمت حاصل کریں گے، وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ایک زور دار آواز انہیں سنائی دے گی کہ دجال کا ظہور ہو چکا ہے، چنانچہ وہ ہر چیز چھوڑ کر واپس آ جائیں گے۔“

[1] رواہ مسلم (۷۸/ ۲۹۲۰)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٥٤٢٤: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ، وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۵۴۲۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیت المقدس کی آبادی، یثرب کی بربادی کے وقت ہوگی، اور یثرب کی خرابی بڑی جنگ کے وقت ہوگی، اور بڑی جنگ فتح قسطنطنیہ کے وقت ہوگی، اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے نکلنے کے وقت ہوگی۔''

٥٤٢٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۵۴۲۵: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بڑی جنگ، قسطنطنیہ کی فتح اور خروج دجال سات ماہ میں ہوگا۔''

٥٤٢٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ، وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ: هٰذَا اَصَحُّ. ❸

۵۴۲۶: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنگ عظیم اور شہر کی فتح کے مابین چھ سال کا وقفہ ہوگا جبکہ دجال کا ظہور ساتویں سال ہوگا۔'' ابوداود اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

٥٤٢٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُّحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ: وَسَلَاحُ قَرِيْبٌ مِّنْ خَيْبَرَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۵۴۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قریب ہے کہ مسلمانوں کو مدینہ تک محصور کر دیا جائے حتیٰ کہ ان کی سب سے دور والی سرحد سلاح ہوگی۔ اور سلاح خیبر کے قریب ہے۔

٥٤٢٨: وَعَنْ ذِيْ مِخْبَرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا، فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَاءِكُمْ، فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنِمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ، ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ، حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ، فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ، فَيَقُوْلُ: غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ)) وَزَادَ بَعْضُهُمْ: ((فَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ، فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

---

❶ **حسن**، رواه أبو داود (٤٢٩٤)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٣٨ وقال: حسن) وأبو داود (٤٢٩٥) [وابن ماجه (٤٠٩٢)] ☆ أبو بكر بن أبي مريم: ضعيف و كان قدسرق بيته فاختلط و شيخه مجهول و يزيد بن قطيب مجهول الحال ۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٩٦) [وابن ماجه (٤٠٩٣)] ☆ ابن أبي بلال لم يوثقه غير ابن حبان ۔ ❹ **حسن**، رواه أبو داود (٤٢٥٠) [والحاكم (٤/ ٥١١ ح ٨٥٦٠) وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبي وسنده حسن]۔ ❺ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٩٢ ـ ٤٢٣٩)۔

۵۴۲۸: ذومخبر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب تم (مسلمانو!) رومیوں سے معاہدہ امن کرو گے، تم اور وہ اپنے پیچھے ایک دشمن سے جنگ کرو گے، تمہاری مدد کی جائے گی اور تم مال غنیمت حاصل کرو گے اور تم سلامت رہو گے، پھر تم واپس آؤ گے حتیٰ کہ تم سرسبز سطح مرتفع پر اترو گے تو عیسائیوں (رومیوں) میں سے ایک شخص صلیب بلند کرے گا اور کہے گا صلیب غالب آ گئی، اس پر ایک مسلمان شخص غصے میں آ کر اس (صلیب) کو توڑ ڈالے گا اس وقت رومی عہد توڑ دیں گے اور وہ جنگ کے لیے جمع ہوں گے۔'' اور بعض راویوں نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''تب مسلمان اپنے اسلحہ کی طرف دوڑیں گے اور وہ قتال کریں گے، اللہ اس جماعت کو شہادت کے اعزاز سے نوازے گا۔''

۵۴۲۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَاتَرَكُوكُمْ، فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۴۲۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک حبشی تم سے تعرض نہ کریں تم بھی ان سے تعرض نہ کرو، کیونکہ کعبہ کا خزانہ باریک پنڈلیوں والا حبشی ہی نکالے گا۔''

۵۴۳۰: وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوكُمْ، وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوكُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۵۴۳۰: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ''تم حبشیوں کو چھوڑے رکھو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں اور (اسی طرح) جب تک ترک تمہیں چھوڑے رکھیں تم بھی ان کو چھوڑے رکھو۔''

۵۴۳۱: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حَدِيْثٍ: ((يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْأَعْيُنِ)) يَعْنِي التُّرْكَ: قَالَ: ((تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، فَأَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْأُوْلٰى فَيَنْجُوْ مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ، وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ، وَيَهْلِكُ بَعْضٌ، وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُوْنَ)) أَوْكَمَا قَالَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۵۴۳۱: بریدہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث میں روایت کرتے ہیں، جس میں ہے: ''چھوٹی آنکھوں والے یعنی ترک تم سے قتال کریں گے۔'' فرمایا: ''تم تین مرتبہ انہیں دھکیلو گے حتیٰ کہ تم انہیں جزیرۂ عرب تک پہنچا دو گے، پہلی مرتبہ دھکیلنے کے موقع، بھاگ جانے والے بچ جائیں گے، دوسری مرتبہ بعض بچ جائیں گے اور بعض ہلاک ہو جائیں گے، جبکہ تیسری مرتبہ وہ ہلاک کر دیے جائیں گے۔'' یا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۵۴۳۲: وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَنْزِلُ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ بِغَائِطٍ، يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ، عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ: دِجْلَةُ، يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ، يَكْثُرُ أَهْلُهَا، وَيَكُوْنُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَإِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ، صِغَارُ الْأَعْيُنِ، حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ، فِرْقَةٌ

[1] إسناده حسن، رواه أبو داود (٤٣٠٩)۔

[2] حسن، رواه أبو داود (٤٣٠٢) و النسائي (٦/ ٤٤ ح ٣١٧٨ مطولاً)۔

[3] إسناده حسن، رواه أبو داود (٤٣٠٥) ☆ بشير بن المهاجر و ثقه الجمهور۔

يَأْخُذُوْنَ فِيْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِيَّةِ وَهَلَكُوْا، وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوْا، وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَآءُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۵۴۳۲: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ نہر کے پاس ہموار نشیبی زمین پر پڑاؤ ڈالیں گے جسے وہ بصرہ کے نام سے موسوم کریں گے، اور اس نہر کو دجلہ کے نام سے یاد کیا جائے گا، اس پر ایک پل ہوگا، اسکے رہنے والے بہت ہوں گے، اور وہ مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا، اور جب آخری دور ہوگا تو بنوقنطورا آئیں گے، جو چوڑے چہروں اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے، حتیٰ کہ وہ نہر کے کنارے پڑاؤ ڈالیں گے اور وہ (بصرہ والے) تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک گروہ گائے کی دُمیں پکڑ لے گا اور وہ جنگلوں میں (کھیتی باڑی کریں) گے، اور وہ ہلاک ہو جائیں گے، ایک گروہ اپنی جانوں کے لیے امان حاصل کرلیں گے اور وہ بھی ہلاک ہو جائیں گے، اور ایک گروہ اپنی اولاد کو اپنی پشت کے پیچھے کرلیں گے اور وہ ان سے قتال کریں گے اور یہی شہداء ہیں۔''

۵۴۳۳: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَا اَنَسُ! اِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا، فَاِنَّ مِصْرًا مِّنْهَا يُقَالُ لَهُ: الْبَصْرَةُ، فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا، فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَّاَهَا وَنَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ اُمَرَآئِهَا، وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا، فَاِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ، وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۵۴۳۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انس! لوگ شہر آباد کریں گے اور ان میں سے ایک شہر ہے جسے بصرہ کہا جائے گا، اگر تم وہاں سے گزرو یا تم وہاں جاؤ تو اس کی شور والی زمین، گھاس والی زمین، اس کے نخلستان، اس کے بازاروں اور اس کے حکمرانوں کے دروازوں سے بچتے رہنا (مذکورہ جگہوں پر نہ جانا)، اور تم اس کے اطراف میں رہنا کیونکہ اس میں زمین کا دھنسنا ہوگا، آندھیاں اور زلزلے آئیں گے، وہاں لوگ رات کو سوئیں گے تو صبح کے وقت وہ بندر اور خنزیر بن جائیں گے۔''

۵۴۳٤: وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ، يَقُوْلُ: انْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ، فَاِذَا رَجُلٌ، فَقَالَ لَنَا: اِلٰى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا: الْاُبُلَّةُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: مَنْ يَضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ اَنْ يُصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعًا، وَيَقُوْلُ: هٰذِهِ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ اَبَا الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَآءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ. وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ: ((اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ)) فِيْ بَابِ: ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. ❸

۵۴۳۴: صالح بن درہم بیان کرتے ہیں، ہم حج کے لیے روانہ ہوئے، تو ایک آدمی نے ہمیں کہا: تمہارے پاس ایک بستی ہے جسے ابلہ کہا جاتا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں! اس نے کہا: تم میں سے کون مجھے ضمانت دیتا ہے کہ وہ میری خاطر مسجد عشار میں دو یا چار رکعتیں پڑھے گا، اور وہ کہے گا کہ یہ (رکعتیں) ابوہریرہ کے لیے ہیں، میں نے اپنے دوست ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٣٠٦)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٣٠٧) ☆ الروای شك فی اتصاله فالسند معلل۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٣٠٨) ☆ فيه إبراهيم بن صالح ضعفه الدارقطني والجمهور۔ ٥ حديث أبي الدرداء تقدم (٦٢٧٢)۔

شک اللہ عزوجل روز قیامت مسجد عشار سے شہداء اٹھائے گا، ان کے علاوہ شہدائے بدر کے ساتھ کوئی اور کھڑا نہیں ہوگا۔''
ابوداؤد اور انہوں نے فرمایا: یہ مسجد نہر کے کنارے واقع ہے، اور ہم ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''کہ مسلمانوں کے خیمے......''
باب ذکر الیمن والشام میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٤٣٥: عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ رضي الله عنه فَقَالَ: اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقُلْتُ: اَنَا اَحْفَظُ كَمَا قَالَ، قَالَ: هَاتِ، اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ، وَكَيْفَ قَالَ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ، اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ. قَالَ: قُلْتُ: مَالَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْيُفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: ذَالِكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا يُغْلَقَ اَبَدًا. قَالَ: فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً، اِنِّيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ، قَالَ: نُهِيْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ: سَلْهُ. فَسَاَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٥٤٣٥: شقیق، حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا: ''تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنے کے متعلق مروی حدیث کون یاد رکھتا ہے؟ میں نے کہا: میں یاد رکھتا ہوں جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سناؤ! تم تو بڑے دلیر ہو، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے فرمایا تھا؟ میں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''آدمی کے لیے اس کے اہل وعیال، اس کا مال، اس کی جان، اس کی اولاد اور اس کا پڑوسی فتنہ وآزمائش ہیں، جبکہ روزہ، نماز، صدقہ اور نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا اس کا کفارہ ہے۔'' (اس پر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری یہ مراد نہیں تھی، میری مراد تو وہ (فتنہ) ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح امڈ آئے گا، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، امیر المومنین! آپ کو اس سے کیا سروکار؟ کیونکہ اس کے اور آپ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، انہوں نے کہا: وہ دروازہ کھول دیا جائے گا یا توڑ دیا جائے گا؟ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا: نہیں، بلکہ وہ توڑ دیا جائے گا، انہوں نے فرمایا: پھر یہ اس کے زیادہ لائق ہے کہ وہ کبھی بند نہ کیا جائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں، جیسے رات کے بعد دن کے آنے کا علم ہوتا ہے، بے شک میں نے اسے حدیث بیان کی جس میں کوئی غلطی وابہام نہیں، راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے خوف کی وجہ سے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس دروازے کے متعلق دریافت نہیں کیا، ہم نے مسروق سے کہا کہ آپ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھیں، انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ عمر ہیں۔

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٧٠٩٦) و مسلم (٢٦/ ١٤٤)۔

٥٤٣٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ.رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۵۴۳۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: قسطنطنیہ کی فتح، قیامت کے ساتھ (یعنی قریب) ہو گی۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

[1] **إسناده صحيح** ، رواه الترمذي (٢٢٣٩) ☆ و قال محمود (بن غيلان) فيه : "هذا حديث غريب ، والقسطنطينية هي مدينة الروم تفتح عند خروج الدجال ، و القسطنطينية قد فتحت في زمان بعض أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم" ـ

بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

علاماتِ قیامت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٤٣٧: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَ يَكْثُرَ الزِّنَا، وَ يَكْثُرَ شَرْبُ الْخَمْرِ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((يَقِلَّ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۴۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''علامات قیامت میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت زیادہ ہو جائے گی، زنا کثرت سے ہوگا، شراب نوشی زیادہ ہو جائے گی، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی حتیٰ کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک منتظم ہوگا۔''
ایک دوسری روایت میں ہے: ''علم کم ہو جائے گا اور جہالت غالب آ جائے گی۔''

٥٤٣٨: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ، فَاحْذَرُوْهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۴۳۸: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت سے پہلے (نبی ﷺ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنے والے) کذاب ہوں گے، تم ان سے محتاط رہنا۔''

٥٤٣٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ اِذْ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)). قَالَ: كَيْفَ اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: ((اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۴۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ نبی ﷺ گفتگو فرما رہے تھے کہ اچانک ایک اعرابی آیا تو اس نے عرض کیا: قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب امانت ضائع ہو جائے تو پھر قیامت کا انتظار کر۔'' اس نے عرض کیا: اس کا ضائع کرنا کیسے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب معاملات نااہل لوگوں کے سپرد کر دیے جائیں تو پھر قیامت کا انتظار کر۔''

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٨٠) و مسلم (٩/ ٢٦٧١ و الرواية الثانية: ٨/ ٢٦٧١)۔
[2] رواه مسلم (١٠/ ١٨٢٢)۔
[3] رواه البخاري (٥٩)۔

٥٤٤٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَ يَفِيْضَ، حَتّٰى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكَاةَ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْهَارًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ: قَالَ: ((تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يِهَابَ)). ❶

۵۴۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ مال زیادہ ہو جائے گا اور اس کی خوب ریل پیل ہوگی حتی کہ آدمی اپنی زکوۃ کا مال لے کر نکلے گا لیکن اسے وصول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا اور حتی کہ سرزمین عرب سرسبز وشاداب اور بہتی نہروں والی وادی بن جائے گی۔"
مسلم ہی کی ایک دوسری روایت میں فرمایا: "مدینہ کی آبادی اہاب یا یہاب تک پہنچ جائے گی۔"

٥٤٤١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: ((يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا، وَلَا يَعُدُّهٗ عَدًّا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۵۴۴۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا، وہ مال تقسیم کرے گا، اور اسے گنے گا نہیں۔" ایک دوسری روایت میں ہے، فرمایا: "میری امت کے آخر پر ایک خلیفہ ہوگا جو چلو بھر بھر کر مال دے گا اور وہ اسے گن گن کر نہیں دے گا۔"

٥٤٤٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسُرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۵۴۴۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قریب ہے کہ فرات اپنے سونے کے خزانے ظاہر کردے، اس وقت جو موجود ہو وہ اس سے کچھ نہ لے۔"

٥٤٤٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسُرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ، يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ، وَيَقُوْلُ: كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ: لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۵۴۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر کر دیا جائے گا، لوگ اس پر جھگڑیں گے تو ہر سو میں سے ننانوے قتل کر دیے جائیں گے اور ان میں سے ہر شخص کہے گا: میں امید کرتا ہوں کہ وہ نجات پانے والا میں ہوں۔"

٥٤٤٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ، فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ، وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ، وَيَجِيْءُ

---

❶ رواه مسلم (٦٠/ ١٥٧ و الرواية الثانية ٤٣/ ٢٩٠٣)۔
❷ رواه مسلم (٦٩/ ٢٩١٤ والرواية الثانية ٦١/ ٢٩١٣)۔
❸ متفق عليه، رواه البخاري (٧١١٩) و مسلم (٣٠/ ٢٨٩٤)۔
❹ رواه مسلم (٢٩/ ٢٨٩٤)۔

السَّارِقُ فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ، ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ، فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۴۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زمین سونے چاندی کے ستونوں کے مانند اپنے خزانے اُگل دے گی تو قاتل آئے گا اور (افسوس کے ساتھ) کہے گا، میں نے اس وجہ سے قتل کیا تھا، قطع رحمی کرنے والا آئے گا تو وہ کہے گا میں نے اس کی خاطر اپنے رشتے داروں سے ناتے توڑے، چور آئے گا اور کہے گا: اس وجہ سے میرا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر وہ اسے چھوڑ جائیں گے اور وہ اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔''

٥٤٤٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ، وَيَقُوْلُ: يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ، وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ إِلَّا الْبَلَاءَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۴۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا تو وہ اس پر لوٹ پوٹ ہوگا (لیٹے گا)، اور کہے گا: کاش کہ اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا، اور وہ یہ بات دین کی وجہ سے نہیں بلکہ فتنوں اور آزمائشوں کی وجہ سے کہے گا۔''

٥٤٤٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۴۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ سرزمین حجاز سے آگ نکلے گی اور وہ بصریٰ (شام کا ایک شہر) میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔''

٥٤٤٧: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۵۴۴۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علامات قیامت میں سے پہلی نشانی آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کرے گی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٥٤٤٨: عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ

---

[1] رواه مسلم (٦٢/ ١٠١٣)۔

[2] رواه مسلم (٥٤/ ١٥٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧١١٨) و مسلم (٤٢/ ٢٩٠٢)۔

[4] رواه البخاري (٣٣٢٩)۔

بِالنَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۵۴۴۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ زمانہ قریب آ جائے گا تو سال مہینے کی طرح، مہینہ جمع (سات دن) کی طرح، جمعہ (یعنی ہفتہ) دن کی طرح، دن گھنٹے کی طرح اور گھنٹہ آگ کے شعلے کی طرح ہوگا۔''

٥٤٤٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِنَغْنَمَ عَلٰى أَقْدَامِنَا، فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا، وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا، فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ، وَلَا تَكِلْهُمْ إِلٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا، وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوْا عَلَيْهِمْ)) ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِيْ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا ابْنَ حَوَالَةَ! إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ، فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُوْرُ الْعِظَامُ، وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدَيَّ هٰذِهِ إِلٰى رَأْسِكَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِيْ صَحِيْحِهِ. ❷

۵۴۴۹: عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے پیدل بھیجا، ہم مال غنیمت حاصل کیے بغیر واپس آئے اور آپ نے ہمارے چہروں پر مشقت کے آثار دیکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطاب فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! انہیں میرے سپرد نہ کر، میں ان سے زیادہ ضعیف ہوں گا، انہیں ان کی جانوں کے سپرد نہ کر وہ اس سے عاجز آ جائیں گے اور انہیں لوگوں کے حوالے نہ کر وہ اپنے آپ کو ان پر ترجیح دیں گے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا، اور فرمایا: ''ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس (ملک شام) منتقل ہوگئی ہے تو پھر (سمجھ لینا) زلزلے، غم اور علامات قیامت قریب آ چکی ہیں، اور اس وقت قیامت لوگوں کے اس قدر قریب ہوگی جس قدر میرا ہاتھ تیرے سر کے قریب ہے۔'' ابوداود، اور اس کی سند حسن ہے، اور حاکم نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

٥٤٥٠: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَأَدْنٰى صَدِيْقَهُ، وَأَقْصٰى أَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا؛ فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا، وَقَذْفًا، وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۵۴۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مالِ فے رمالِ غنیمت کو دولت، امانت کو مال غنیمت اور زکوۃ کو تاوان سمجھا جائے، علم دینی مقاصد کے علاوہ دنیوی مقاصد کے لیے حاصل کیا جائے، آدمی اپنی اہلیہ کا اطاعت گزار بن جائے اور اپنی والدہ کی نافرمانی کرے، وہ اپنے دوست کو مقرب بنائے اور اپنے والد کو دور رکھے، مساجد میں آوازیں بلند ہونے

---

❶ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٣٣٢ وقال: غريب)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٥٣٥) [وصححه الحاكم (٤/ ٤٢٥) ووافقه الذهبي]۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢١١ وقال: غريب) ☆ فيه رميح: مجهول كما في التقريب و الكاشف (١/ ٢٤٣) وغيرهما۔

لگیں، قبیلے کا سب سے زیادہ احمق شخص قبیلے کا سردار بن جائے، قوم کا ذمہ دار و منتظم ان کا سب سے زیادہ رذیل شخص ہو، آدمی کی اس کے شر کے خوف کی وجہ سے عزت کی جائے، گانے والیاں اور آلاتِ موسیقی عام ہو جائیں، شراب نوشی کی جائے، اور اس امت کے بعد والے لوگ اپنے پہلے لوگوں (یعنی سلف) پر لعن وطعن کریں تو اس وقت تم سرخ آندھیوں، زلزلوں، زمین میں دھنسنے، چہروں کے مسخ ہو جانے، آسمان سے پتھر برسنے اور دیگر نشانیوں کے اس طرح مسلسل آنے کا انتظار کرو جس طرح ہار کی ڈوری ٹوٹ جائے تو پھر موتی لگاتار گرتے ہیں۔''

٥٤٥١: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ)) وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ)) قَالَ: ((وَبَرَّ صَدِيْقَهُ، وَجَفَا اَبَاهُ)) وَقَالَ: ((وَشُرِبَ الْخَمْرُ، وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۵۴۵۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب میری امت پندرہ (برے) کام کرے گی تو اس پر بلا نازل ہوگی، آپ نے وہ کام شمار کیے لیکن علی رضی اللہ عنہ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ ''علم دینی مقاصد کے علاوہ حاصل کیا جائے گا۔'' فرمایا: ''اپنے دوست سے حسن سلوک کرے گا اور والد سے جفا کرے گا۔'' اور فرمایا: ''شراب نوشی کی جائے اور ریشم پہنا جائے۔''

٥٤٥٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ، يُوَاطِئُ اسْمُهُ، اِسْمِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ: ((لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذَالِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ فِيْهِ رَجُلًا مِنِّيْ۔ اَوْمِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ۔ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِيْ وَاسْمُ اَبِيْهِ اسْمَ اَبِيْ، يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا)). ❷

۵۴۵۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا ختم نہیں ہوگی حتی کہ میرے اہل بیت سے میرا ہم نام شخص عربوں کا بادشاہ بن جائے گا۔''

اور ابوداود کی روایت میں ہے فرمایا: ''اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی رہ گیا تو اللہ اس دن کو لمبا کرے گا حتی کہ اللہ اس میں میرے اہل بیت سے ایک آدمی بھیجے گا جس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی۔''

٥٤٥٣: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ❸

۵۴۵۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''مہدی میری عترت، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔''

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢١٠) ☆ فيه فرج بن فضالة : ضعيف ۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٢٣٠) و أبو داود (٤٢٨٢)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٢٨٤)۔

٥٤٥٤: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمَهْدِيُّ مِنِّيْ، اَجْلَى الْجَبْهَةِ، اَقْنَى الْاَنْفِ، يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۴۵۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مہدی میری اولاد سے ہوں گے، جو کہ کشادہ پیشانی اور بلند ناک والے ہوں گے، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی، وہ سات سال حکومت کرے گا۔''

٥٤٥٥: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ: ((فَيَجِيْئُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ! اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ. قَالَ: فَيَحْثِيْ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَّحْمِلَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۴۵۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مہدی کے قصے کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی اس کے پاس آئے گا تو وہ کہے گا: مہدی! مجھے عطا کرو، مجھے عطا کرو، فرمایا: وہ اس کے کپڑے کو بھر دیں گے اور وہ شخص اسے اٹھانے سے قاصر رہے گا۔''

٥٤٥٦: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ، فَيَأْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ، فَيُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُوْنَهٗ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمُقَامِ، وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ، وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ، فَيُبَايِعُوْنَهٗ، ثُمَّ يَنْشَاُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، اَخْوَالُهٗ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا، فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ، وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ، وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِي الْاَرْضِ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ، ثُمَّ يُتَوَفّٰى، وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۵۴۵۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بادشاہ کی موت کے وقت اختلاف ہو جائے گا، اہل مدینہ سے ایک آدمی نکل کر مکہ کی طرف بھاگ کھڑا ہوگا، اہل مکہ سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے تو وہ اسے (اس کے گھر سے) باہر لائیں گے، وہ ناپسند کرتا ہوگا، لیکن وہ رکن (حجرِ اسود) اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے، شام کی طرف سے (اس سے لڑنے کے لیے) اس کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جائے گا، لیکن اس لشکر کو مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء پر دھنسا دیا جائے گا، جب لوگ یہ صورتِ حال دیکھیں گے تو شام کے ابدال (عبادت گزار) اور عراق کے بہترین اشخاص اس کے پاس آئیں گے تو وہ اس کی بیعت کر لیں گے، پھر قریش سے ایک آدمی ظاہر ہوگا جس کے ننہال کلب قبیلے سے ہوں گے، وہ (کلبی) ان (بیعت کرنے والوں) کی طرف ایک لشکر بھیجیں گے تو وہ (بیعت کرنے والے) ان پر غالب آ جائیں گے، اور یہ کلب کا لشکر ہوگا، اور وہ (مہدی) ان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق عمل کریں گے، اسلام زمین پر ثابت وقائم ہو جائے گا، وہ سات سال رہیں

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٨٥) ☆ قتادة مدلس، عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٣٢ وقال: حسن) [و ابن ماجه (٤٠٨٣)] ☆ فيه زيد العمي: ضعيف۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٨٦) ☆ قتادة مدلس و عنعن۔

گے، پھر وفات پا جائیں گے، اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔“

۵۴۵۷: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ؓ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((بَلَاءً يُصِيبُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ، حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِي وَأَهْلِ بَيْتِي، يَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَآءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ، لَا تَدَعُ السَّمَآءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا، وَلَا تَدَعُ الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ، يَعِيْشُ فِي ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ أَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ)). رَوَاهُ [الْحَاكِمُ] ❶

۵۴۵۷: ابوسعید ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک بلا کا ذکر کیا جو اس امت کو پہنچے گی حتی کہ کوئی بھی آدمی ظلم سے کوئی جائے پناہ نہیں پائے گا، اللہ میری اولاد اور میرے اہل بیت سے ایک آدمی مبعوث فرمائے گا، اور وہ اس کے ذریعے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح یہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی، آسمان کے رہنے والے اور زمین کے باسی اس سے راضی ہو جائیں گے۔ آسمان موسلا دھار بارش برسائے گا اور زمین اپنی تمام نباتات اگا دے گی حتی کہ زندہ افراد فوت شدہ افراد کی زندگیوں کی خواہش کریں گے (کہ کاش وہ بھی زندہ ہوتے) وہ (مہدی) اس حالت (عدل و انصاف) میں سات، آٹھ یا نو سال زندہ رہیں گے۔“

۵۴۵۸: وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَّرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ: الْحَارِثُ، حَرَّاثٌ، عَلٰى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مَنْصُوْرٌ، يُوَطِّنُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ. أَوْ قَالَ: إِجَابَتُهُ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ❷

۵۴۵۸: علی ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وراء النہر سے حارث نامی شخص کا ظہور ہوگا، وہ کھیتی کرنے والا ہوگا، اس کے ہراول دستے پر منصور نامی شخص ہوگا، وہ آلِ محمد (ﷺ) کو جگہ اور اختیار و اقتدار دے گا جس طرح قریش نے رسول اللہ ﷺ کو اقتدار و اختیار دیا، اس کی مدد کرنا یا اس کی بات ماننا ہر مومن پر واجب ہے۔“

۵۴۵۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ، وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ، وَشِرَاكُ نَعْلِهِ، وَيُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۵۴۵۹: ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ درندے انسانوں سے کلام کریں گے، اور حتی کہ بندے سے اس کے کوڑے کا سرا اور اس کے جوتے کا تسمہ کلام کرے گا اور اس کی ران اس کو اس کام کے متعلق بتائے گی جو اس کے بعد اس کے اہل نے کیا ہوگا۔“

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الحاكم (٤/ ٤٦٥ وصححه فقال الذهبي: سنده مظلم) ☆ عمر بن عبيد الله العدوي: لم أجد من وثقه غير الحاكم وفي السند علة أخرى۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢/ ٤٢٩٠) ☆ فيه أبو الحسن الكوفي وهلال بن عمرو: مجهولان۔ ❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٢٨١ وقال: حسن صحيح غريب)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٤٦٠: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۵۴۶۰: ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علامات (قیامت) دوسو (سال) کے بعد ہوں گی۔''

٥٤٦١: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّایَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ، فَأْتُوْهَا، فَاِنَّ فِیْهَا خَلِیْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِیَّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. [2]

۵۴۶۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے آتے دیکھو تو ان کا استقبال کرو، کیونکہ ان میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔''

٥٤٦٢: وَعَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ وَنَظَرَ اِلَی ابْنِهِ الْحَسَنِ قَالَ: اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِاسْمِ نَبِیِّكُمْ، یُشْبِهُهُ فِی الْخُلُقِ، وَلَا یُشْبِهُهُ فِی الْخَلْقِ۔ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً۔ یَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَلَمْ یَذْكُرِ الْقِصَّةَ. [3]

۵۴۶۲: ابواسحاق بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اور انہوں نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو فرمایا: بے شک میرا یہ بیٹا سید ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام رکھا، اور عنقریب اس کی صلب سے ایک آدمی نکلے گا اس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا، وہ اخلاق وسیرت میں ان کے مشابہ ہوگا، اور وہ نقوش اور قد وقامت میں ان کے مشابہ نہیں ہوگا، پھر قصہ ذکر کیا کہ وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا۔'' ابوداود، اور انہوں نے قصہ ذکر نہیں کیا۔

٥٤٦٣: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: فُقِدَ الْجَرَادُ فِیْ سَنَةٍ مِنْ سِنِیْ عُمَرَ الَّتِیْ تُوُفِّیَ فِیْهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِیْدًا فَبَعَثَ اِلَی الْیَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا اِلَی الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا اِلَی الشَّامِ یَسْئَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ اُرِیَ مِنْهُ شَیْئًا فَاَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِیْ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَمَّا رَاٰهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ اَلْفَ اُمَّةٍ سِتُّمِائَةٍ مِنْهَا فِی الْبَحْرِ وَاَرْبَعُ مِائَةٍ فِی الْبَرِّ فَاِنَّ اَوَّلَ هَلَاكِ هٰذِهِ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٤٠٥٧) ☆ عون: ضعيف وقال الذهبي: "أحسبه موضوعًا و عون ضعفوه"۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٧٧ ح ٢٢٧٤٦) و البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٥١٦) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان ضعيف، و علة أخرى و قال ثوبان رضي الله عنه: "إذا رأيتم الرايات السود خرجت من قبل خراسان فآتوها فإن فيها خليفة الله المهدي" رواه الحاكم (٤/ ٥٠٢ ح ٨٥٣١) وصححه على شرط الشيخين و سنده حسن لذاته و رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٥١٦)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١/ ٤٢٩٠) ☆ أبو داود لم يدرك هارون بن المغيرة فالسند منقطع و أبو إسحاق مدلس و عنعن و لم يسمعه من علي رضي الله عنه۔

الْأُمَّةِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْأُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [1]

۵۴۶۳: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے اس سال جس سال عمر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی، ٹڈی معدوم ہوگئی تو اس سے وہ بہت غمگین ہو گئے، انہوں نے ایک سوار یمن کی طرف، ایک عراق کی طرف اور ایک سوار شام کی طرف بھیجا تاکہ وہ ٹڈی کے متعلق دریافت کریں کہ آیا وہ کہیں نظر آئی ہے، یمن کی طرف سے سوار مٹھی میں ٹڈیاں لے کر آیا اور انہیں آپ (عمر رضی اللہ عنہ) کے سامنے پھیلا دیا، جب انہوں نے انہیں دیکھا تو (خوشی سے) نعرہ تکبیر بلند کیا، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ عزوجل نے ہزار قسم کے حیوان پیدا فرمائے، ان میں سے چھ سو سمندر میں ہیں، اور چار سو خشکی میں، اور ان میں سے سب سے پہلے ٹڈیاں ہلاک ہوں گی، جب ٹڈیاں ہلاک ہو جائیں گی تو اس کے بعد ہار کی ڈوری ٹوٹنے کے بعد موتیوں کے گرنے کی طرح باقی امتیں (اقسام) ہلاک ہوں گی۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠١٣٢ـ١٠١٣٣)، نسخة محققة: ٩٦٥٩ـ٩٦٦٠) ☆ فيه عيسى بن شبيب وهو محمد بن عيسى الهلالي العبدي: ضعيف جدًا ضعفه الجمهور و الراوي عنه شيخ وهو عبيد بن واقد القيسي: ضعيف۔

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

قبل از قیامت علامتوں اور دجال کے ذکر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٤٦٤: عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ. فَقَالَ: ((مَا تَذْكُرُوْنَ؟)) قَالُوْا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ: ((اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّآبَّةَ، وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا، وَ نُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ، وَ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ، وَ ثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ ((وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۶۴: حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم آپس میں بات چیت کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کیا باتیں کر رہے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوئیں، دجال، جانور کے نکلنے، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے تشریف لانے، یاجوج ماجوج کے نکلنے، تین بار زمین کے دھنسنے: ایک بار مشرق میں ایک بار مغرب میں اور ایک بار جزیرہ عرب میں دھنسنے کا ذکر فرمایا اور ان (دس) میں سے آخری نشانی کا ذکر فرمایا کہ آگ یمن کی طرف سے نکلے گی وہ لوگوں کو ان کے حشر کے میدان کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''عدن کے آخری کنارے سے آگ ظاہر ہوگی، وہ لوگوں کو حشر کے میدان کی طرف ہانکے گی۔''

اور دوسری روایت میں دسویں نشانی کے متعلق ہے: ''وہ ہوا ہوگی جو لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گی۔''

٥٤٦٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا: الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَدَابَّةَ الْاَرْضِ، وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا، وَاَمْرَ الْعَامَّةِ، وَخُوَيِّصَةَ اَحَدِكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۴۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو، (علامات قیامت کے ظہور سے پہلے جو کہ) چھ ہیں، دھواں، دجال، دابۃ الارض اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، نیز وہ عام فتنہ (موت) جو عام لوگوں

---

[1] رواہ مسلم (۳۹/ ۲۹۰۱، ۴۰/ ۲۹۰۱)۔

[2] رواہ مسلم (۱۲۹/ ۲۹۴۷)۔

کو ہلاک کردے گا اور خاص فتنہ جو تمہارے خاص کو فنا کردے گا۔''

٥٤٦٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا، وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى، وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِ هَا قَرِيْبًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۶۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''علامات قیامت میں سے پہلی (سماوی) علامت سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے، اور چاشت کے وقت دابہ (حیوان) کا لوگوں کے سامنے نکلنا ہے، ان دونوں میں سے جو بھی اپنے ساتھ والے سے پہلے نکل آیا تو دوسرا اس کے پیچھے قریب ہی ہے۔''

٥٤٦٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾: طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْاَرْضِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۴۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین نشانیاں، جب ان کا ظہور ہو جائے گا تو ''اس وقت کسی شخص کا ایمان لانا اس کے لیے نفع مند نہیں ہوگا بشرطیکہ وہ اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے حالت ایمان میں نیک کام نہ کیے ہوں۔'' سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال اور دابۃ الارض کا نکلنا۔''

٥٤٦٨: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ: ((اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ؟)). قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: ((فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ، وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا، وَتَسْتَاْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا، وَ يُقَالُ لَهَا: ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا، فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا﴾)) قَالَ: ((مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۴۶۸: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ سورج غروب ہونے کے بعد کہاں جاتا ہے؟'' میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جاتا ہے حتیٰ کہ عرش کے نیچے سجدہ ریز ہو کر (مشرق سے طلوع ہونے کی) اجازت طلب کرتا ہے، اسے اجازت دے دی جاتی ہے، اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے اور وہ اس سے قبول نہ کیا جائے، وہ اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ دی جائے، اور اسے کہا جائے، جہاں سے آئے ہو وہیں چلے جاؤ، وہ مغرب سے طلوع ہوگا، اور یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''سورج اپنی قرارگاہ کی طرف چل رہا ہے۔'' فرمایا: ''اس کی قرارگاہ عرش کے نیچے ہے۔''

٥٤٦٩: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] رواہ مسلم (١١٨/ ٢٩٤١)۔

[2] رواہ مسلم (٢٤٩/ ١٥٨)۔

[3] متفق علیہ، رواہ البخاري (٣١٩٩) و مسلم (٢٥١، ٢٥٠/ ١٥٩)۔

[4] رواہ مسلم (١٢٧، ١٢٦/ ٢٩٤٦)۔

۵۴۶۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''آدم علیہ السلام کی تخلیق اور قیام قیامت کے درمیان دجال سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں۔''

۵٤۷۰: وَعَنْ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ، وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى، كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۴۷۰: عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تم پر مخفی نہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں، جبکہ مسیح دجال کی دائیں آنکھ کانی ہوگی، گویا اس کی آنکھ ایسی ہوگی کہ انگور کا اٹھا ہوا دانہ ہو۔''

۵٤۷۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَامِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ، اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ، وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۴۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب (دجال) سے ڈرایا اور آگاہ فرمایا، سن لو! وہ کانا ہے، جبکہ تمہارا رب کانا نہیں، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک۔ف۔ر (کافر) لکھا ہوا ہوگا۔''

۵٤۷۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَاحَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ؟ اِنَّهٗ اَعْوَرُ، وَ اِنَّهٗ يُجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِيْ يَقُوْلُ: اِنَّهَا الْجَنَّةُ، هِيَ النَّارُ، وَ اِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۴۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنو! میں دجال کے متعلق تمہیں ایک بات بتاتا ہوں، جو کسی نبی نے اپنی قوم کو بیان نہیں کی کہ وہ (دجال) کانا ہوگا، وہ آئے گا تو اس کے ساتھ جنت کے مثل ہوگی اور آگ کے مثل ہوگی، وہ جس کے متعلق یہ کہے گا کہ یہ جنت ہے تو وہ آگ ہوگی اور میں تمہیں اس (کے فتنے) سے اسی طرح ڈراتا ہوں، جس طرح نوح علیہ السلام نے اس کے متعلق اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔''

۵٤۷۳: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَ اِنَّ مَعَهٗ مَآءً وَّ نَارًا، فَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَآءً فَنَارٌ تُحْرِقُ، وَ اَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَآءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا؛ فَاِنَّهٗ مَآءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَ زَادَ مُسْلِمٌ: ((وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ)). [4]

۵۴۷۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک دجال کا ظہور ہوگا اور اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، جسے لوگ پانی سمجھیں گے وہ آگ ہوگی وہ جلائے گی، اور جسے لوگ آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا شیریں

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۷٤۰۷) و مسلم (۱۰۰/ ۱٦۹)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۷۱۳۱) و مسلم (۱۰۱/ ۲۹۳۳)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۳۳۳۸) و مسلم (۱۰۹/ ۲۹۳٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (۷۱۳۱) و مسلم (۱۰۲۔۱۰۵/ ۲۹۳٤)۔

پانی ہوگا، تم میں سے جو ایسی صورت دیکھے تو وہ اس چیز میں واقع ہو جسے وہ آگ سمجھتا ہو، کیونکہ وہ تو شیریں خوشگوار پانی ہے۔''
اور امام مسلم نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ''بے شک دجال کی ایک آنکھ نہیں ہوگی، اس کی (آنکھ) پر موٹا ناخن ہوگا، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا، اور اسے ہر مؤمن پڑھ لے گا خواہ وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔''

٥٤٧٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى، جُفَالُ الشَّعْرِ، مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ، وَجَنَّتُهُ نَارٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۷۴: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اس کے (جسم پر) بال گھنے ہوں گے، اس کے ساتھ اس کی جنت اور اس کی آگ ہوگی، اس کی آگ جنت ہوگی اور اس کی جنت حقیقت میں آگ ہوگی۔''

٥٤٧٥: وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضي الله عنه قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ فَقَالَ: ((اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ، وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُءٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ، وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ، عَيْنُهُ طَافِيَةٌ، كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، فَاِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهٖ، اِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثٍ يَمِيْنًا، وَّعَاثٍ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا)). قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا لَبْثُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: ((اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا: يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَّسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ)). قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَيَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: ((لَا، اُقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ)). قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا اِسْرَاعُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: ((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ، فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ، فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ، فَيَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ، وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى، وَاَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا، وَاَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ، فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا، اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُّمْتَلِيًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوْهُ، فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ، شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْزُوْدَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهُ قَطَرَ، وَاِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيْحِ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ، وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى: اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ، وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ، فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا، وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ: لَقَدْ

[1] رواه مسلم (١٠٤ / ٢٩٣٤)۔

كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ، ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ، وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ، هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ، فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ، اِلَى الْاَرْضِ، فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ، فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ، وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ: اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ، وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ، حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ اِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهٗ: ((تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ)) اِلٰى قَوْلِهٖ: ((سَبْعَ سِنِيْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۴۷۵: نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: ”اگر وہ میری موجودگی میں نکل آیا تو پھر میں تمہاری طرف سے اس سے جھگڑا کروں گا، اور اگر وہ اس وقت نکلے جب کہ میں تم میں نہ ہوں تو پھر ہر شخص اپنی خاطر اس سے جھگڑا کرے گا، اور اللہ ہر ایک مسلمان پر محافظ و معاون ہے، بے شک وہ (دجال) جوان ہوگا، اس کے بال گھونگریالے ہوں گے، اس کی آنکھ اٹھی ہوئی ہوگی گویا میں اسے عبدالعزی بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں، تم میں سے جو شخص اسے پالے تو وہ اس پر سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، کیونکہ وہ تمہارے لیے اس کے فتنے سے امان ہیں، وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راہ پر نکلنے والا ہے، وہ دائیں بائیں فساد مچائے گا، اللہ کے بندو! ثابت رہنا۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنی مدت ٹھہرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چالیس دن، ایک دن سال کی طرح، ایک (دوسرا) دن مہینے کی طرح، اور ایک (تیسرا) دن جمعہ (سات دن) کی طرح ہوگا، جبکہ اس کے باقی ایام تمہارے ایام کی طرح ہوں گے۔“ ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا وہ دن جو سال کی طرح ہوگا تو کیا اس میں ایک دن کی نماز پڑھنا ہمارے لیے کافی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ تم اس کے لیے اس کا اندازہ کر لینا۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی زمین پر رفتار کیا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بارش کی طرح جس کے پیچھے ہوا آتی ہے، وہ لوگوں کے پاس آئے گا، انہیں دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے، وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ اناج اگائے گی، ان کے چرنے والے جانور شام کو واپس آئیں گے تو ان کی کوہانیں پہلے سے

[1] رواه مسلم (١١١، ١١٠/ ٢٩٣٧) و الترمذي (٢٢٤٠ وقال: غريب حسن صحيح)۔

زیادہ لمبی، ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوں گے اور ان کی کوکھیں باہر نکلی ہوں گی، پھر وہ کچھ لوگوں کے پاس آئے گا، وہ انہیں دعوت دے گا، وہ اس کی بات قبول نہیں کریں گے، وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا تو وہ قحط سالی کا شکار ہو جائیں گے: ان کے ہاتھ اموال سے خالی ہو جائیں گے، اور وہ ایک ویرانے سے گزرے گا تو اسے کہے گا، اپنے خزانے نکالو، تو اس (ویرانے) کے خزانے اس (دجال) کے پیچھے اس طرح چلیں گے جس طرح شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پیچھے چلتی ہیں، پھر وہ بھرپور جوان آدمی کو بلائے گا، اور تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا، جس طرح ہدف پر نشانہ بازی کی جاتی ہے، پھر وہ اس کو بلائے گا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوگا اور وہ چمکتے چہرے کے ساتھ مسکراتا ہوا اپنی اسی پہلی حالت پر ہو جائے گا۔ اچانک اللہ مسیح بن مریم کو مبعوث فرمائے گا تو وہ زعفران رنگ کے جوڑے میں دمشق کے مشرق میں منارہ بیضاء پر نزول فرمائیں گے، وہ دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوں گے، جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو اس سے قطرے گریں گے، اور جب وہ اسے اٹھائیں گے تو اس سے موتی کے دانے ٹپکیں گے، اور جو کافر ان کے سانس کی ہوا پائے گا تو وہ ہلاک ہو جائے گا، اور ان کا سانس حد نگاہ تک پہنچے گا، وہ (عیسیٰ علیہ السلام) اسے تلاش کریں گے حتی کہ وہ اسی باب لد پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے، پھر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنہیں اللہ نے اس سے بچا لیا ہوگا، چنانچہ وہ ان کے چہرے صاف کریں گے اور وہ ان کے جنت میں درجات کے متعلق انہیں بتائیں گے، وہ اسی اثنا میں ہوں گے جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے ظاہر کیے ہیں، ان سے قتال کی کسی میں طاقت نہیں، آپ میرے بندوں کو طور کی طرف لے جائیں۔ چنانچہ اللہ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا، وہ ہر بلند جگہ سے دوڑے آئیں گے ان کے پہلے لوگ بحیرۂ طبریہ پر گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے، جب ان کا آخری آدمی وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا: یہاں کسی وقت پانی ہوتا تھا! پھر وہ چلتے جائیں گے حتی کہ وہ جبل خمر یعنی جبل بیت المقدس تک پہنچیں گے تو وہ کہیں گے: ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آؤ! اب ہم آسمان والوں کو قتل کریں، وہ آسمان کی طرف تیر چلائیں گے، تو اللہ ان کے تیروں کو خون آلودہ حالت میں ان پر لوٹا دے گا، اللہ کے نبی اور اس کے ساتھی روک لیے جائیں گے حتی کہ اس روز بیل کا سر ان کے ہاں سو دینار سے بہتر ہوگا، اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (اللہ کی طرف) رغبت کریں گے۔ تو اللہ ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا کر دے گا تو وہ ایک جان کی موت کی طرح سب ہلاک ہو جائیں گے، پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (پہاڑ سے) نیچے اتر آئیں گے، وہ زمین پر بالشت برابر جگہ نہیں پائیں گے مگر وہ ان کی چربی اور بدبو سے بھرپور ہوگی، پھر اللہ کے نبی علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ کے حضور دعا کریں گے تو وہ بختی اونٹ کی کوہانوں کی طرح پرندے ان پر بھیجے گا تو وہ انہیں اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا، پھینک آئیں گے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ انہیں نہبل کے مقام پر پھینک آئیں گے، مسلمان ان کی کمانوں، ان کے تیروں اور ان کے ترکشوں کو سات سال جلاتے رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے کہ وہ ہر گھر پر برسے گی (خواہ وہ پتھر سے بنایا گیا ہو یا کوئی خیمہ ہو)، وہ (بارش) زمین کو دھو ڈالے گی حتی کہ اسے شیشے کی طرح کر دے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا، اپنے ثمرات اگاؤ! اور اپنی برکات لوٹا دو! اس دن پوری جماعت فقط ایک انار سے سیر ہو جائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کریں گے، اور دودھ میں برکت ڈال دی جائے گی حتی کہ اونٹنی کا دودھ لوگوں کی ایک جماعت کے لیے کافی ہوگا، گائے کا دودھ لوگوں کے قبیلے کے لیے

کافی ہوگا، بکری کا دودھ چھوٹے قبیلے کے لیے کافی ہوگا، وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ پاکیزہ ہوا بھیجے گا وہ ان کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور وہ ہر مؤمن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی، اور شریر لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ اس وقت گدھوں کی طرح علانیہ زنا کریں گے، اور ایسے لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔'' مسلم۔

البتہ دوسری روایت: وہ ان کا یہ کہنا: ''وہ ان کو نہبل میں پھینک دے گی۔'' سے لے کر ''سات سال تک''۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٥٤٧٦: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَخْرُجُ الدَّجَّالُ، فَیَتَوَجَّهُ قِبَلَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ، فَیَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ، فَیَقُوْلُوْنَ لَهٗ: اَیْنَ تَعْمِدُ؟ فَیَقُوْلُ: اَعْمِدُ اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ خَرَجَ قَالَ: فَیَقُوْلُوْنَ لَهٗ: اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟ فَیَقُوْلُ: مَا بِرَبِّنَا خِفَاءٌ، فَیَقُوْلُوْنَ: اُقْتُلُوْهُ، فَیَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اَلَیْسَ قَدْ نَهَاکُمْ رَبُّکُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهٗ)). ((فَیَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَی الدَّجَّالِ، فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ! هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِیْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ)). قَالَ: ((فَیَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَیُشَجُّ۔ فَیَقُوْلُ: خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ، فَیُوْسَعُ ظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ ضَرْبًا)) قَالَ: ((فَیَقُوْلُ: اَوَمَا تُؤْمِنُ بِیْ؟)) قَالَ: ((فَیَقُوْلُ: اَنْتَ الْمَسِیْحُ الْکَذَّابُ)) قَالَ: ((فَیُؤْمَرُ بِهٖ فَیُؤْشَرُ بِالْمِیْشَارِ مِنْ مَّفْرِقِهٖ حَتّٰی یُفَرَّقَ بَیْنَ رِجْلَیْهِ)). قَالَ: ((ثُمَّ یَمْشِی الدَّجَّالُ بَیْنَ الْقِطْعَتَیْنِ، ثُمَّ یَقُوْلُ لَهٗ: قُمْ، فَیَسْتَوِیْ قَائِمًا، ثُمَّ یَقُوْلُ لَهٗ: اَتُؤْمِنُ بِیْ؟ فَیَقُوْلُ: مَا ازْدَدْتُ فِیْكَ اِلَّا بَصِیْرَةً)). قَالَ: ((ثُمَّ یَقُوْلُ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ! اِنَّهٗ لَا یَفْعَلُ بَعْدِیْ بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ)). قَالَ: ((فَیَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِیَذْبَحَهٗ، فَیُجْعَلُ مَا بَیْنَ رَقَبَتِهٖ اِلٰی تَرْقُوَتِهٖ نُحَاسًا، فَلَا یَسْتَطِیْعُ اِلَیْهِ سَبِیْلًا)). قَالَ: ((فَیَأْخُذُ بِیَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ، فَیَقْذِفُ بِهٖ، فَیَحْسَبُ النَّاسُ اِنَّمَا قَذَفَهٗ اِلَی النَّارِ، وَاِنَّمَا اُلْقِیَ فِی الْجَنَّةِ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٥٤٧٦: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال نکلے گا تو مومنوں میں سے ایک آدمی اس کی طرف رخ کرے گا تو دجال کے محافظ و چوکیدار اسے ملیں گے تو وہ اسے کہیں گے، کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس کی طرف جا رہا ہوں جس کا ظہور ہوا ہے، وہ اسے کہیں گے: کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتے؟ وہ کہے گا: ہمارے رب کے براہین و دلائل مخفی نہیں، وہ کہیں گے: اسے قتل کر دو، پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تمہارے رب نے تمہیں منع نہیں کیا کہ تم نے اس کی غیر موجودگی میں کسی کو قتل نہیں کرنا؟ لہٰذا وہ اسے دجال کے پاس لے چلیں گے، چنانچہ جب وہ مؤمن شخص اسے دیکھے گا تو وہ کہے گا: لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا تھا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''دجال اس کے متعلق حکم دے گا تو اس کا سر پھوڑ دیا جائے گا، وہ کہے گا: اسے پکڑ و اور اس کا سر پھوڑ دو (ایک دوسری روایت میں ہے: اسے چت لٹا دو)، اور اس کی پشت اور پیٹ پر بہت زیادہ مارا جائے گا۔'' فرمایا: ''وہ کہے گا: کیا تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے؟'' فرمایا: ''وہ شخص کہے گا: تو مسیح کذاب ہے۔'' فرمایا: ''اس شخص کے متعلق حکم دیا جائے گا تو اس کے سر پر آری چلا دی جائے گی حتی کہ اس کے دو ٹکڑے کر دیے جائیں گے۔'' فرمایا: ''پھر

[1] رواہ مسلم (١١٣ / ٢٩٣٨)۔

دجال ان دو ٹکڑوں کے مابین چلے گا، پھر اسے کہے گا: کھڑے ہو جاؤ تو وہ صحیح سلامت کھڑا ہو جائے گا، وہ پھر اس سے پوچھے گا: کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ جواب دے گا: تمہارے متعلق میری بصیرت میں اضافہ ہی ہوا ہے۔'' فرمایا: ''پھر وہ (آدمی) کہے گا: لوگو! وہ میرے بعد کسی شخص کے ساتھ ایسے نہیں کرے گا۔'' فرمایا: ''دجال اسے ذبح کرنے کے لیے پکڑے گا، تو اس کی گردن اور ہنسلی کے درمیان تانبا بنا دیا جائے گا، لہٰذا وہ اسے قتل نہیں کر سکے گا۔'' فرمایا: ''وہ اسے دونوں ہاتھوں اور اس کی دونوں ٹانگوں سے پکڑ کر اسے پھینک دے گا، لوگ سمجھیں گے کہ اس نے اسے آگ کی طرف پھینکا ہے، حالانکہ اسے تو جنت میں ڈال دیا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رب العالمین کے نزدیک یہ شخص شہادت کے سب سے عظیم مرتبے پر فائز ہوگا۔''

٥٤٧٧: وَعَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ))...... قَالَتْ: أُمُّ شَرِيْكٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((هُمْ قَلِيْلٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۷۷: ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ دجال سے بھاگ کر پہاڑوں پر جا پہنچیں گے۔'' ام شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (اس وقت) قلیل ہوں گے۔''

٥٤٧٨: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ أَصْفَهَانَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۴۷۸: انس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی اطاعت کریں گے، ان پر سیاہ چادریں ہوں گی۔''

٥٤٧٩: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ، فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ، أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ، فَيَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَهُ، فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ، فَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! مَا كُنْتُ فِيْكَ أَشَدَّ بَصِيْرَةً مِنِّي الْيَوْمَ، فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ، فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۴۷۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال آئے گا اور اس کے لیے مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہونا حرام ہے، چنانچہ وہ مدینہ کے قریب شور والی زمین پر پڑاؤ ڈالے گا، پھر ایک آدمی اس کے پاس جائے گا جو کہ (اس وقت) سب سے بہترین شخص ہوگا، وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیان فرمایا تھا۔ دجال کہے گا: مجھے بتاؤ اگر میں اس کو قتل کر دوں، پھر اسے زندہ کر دوں تو کیا تم میرے معاملے میں شک کرو گے؟ وہ کہیں

---

[1] رواه مسلم (١٢٥/ ٢٩٤٥)۔

[2] رواه مسلم (١٢٤/ ٢٩٤٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٨٢) و مسلم (١١٢/ ٢٩٣٨)۔

گے نہیں، وہ اس کو قتل کرے گا، پھر اسے زندہ کردے گا تو وہ کہے گا: اللہ کی قسم! تیرے متعلق مجھے آج پہلے سے زیادہ بصیرت حاصل ہوگئی ہے، پھر دجال اسے قتل کرنا چاہے گا، لیکن وہ اس (کے قتل کرنے) پر قادر نہیں ہو سکے گا۔''

٥٤٨٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((یَأْتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِیْنَةُ، حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ یَهْلِكُ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۵۴۸۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال مدینے کے ارادے سے مشرق کی طرف سے آئے گا حتی کہ وہ احد پہاڑ کے پیچھے قیام کرے گا، پھر فرشتے اس کا چہرہ شام کی طرف پھیر دیں گے، اور وہ وہیں ہلاک ہوگا۔''

٥٤٨١: وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَایَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ، عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۵۴۸۱: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مدینہ (اس کے لوگوں کے دلوں) میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا، اس دن اس (مدینے) کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔''

٥٤٨٢: وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ مُنَادِیَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یُنَادِیْ: اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ. فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَهٗ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَهُوَ یَضْحَكُ؛ فَقَالَ: ((لِیَلْزَمْ کُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ)). ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُکُمْ؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: ((اِنِّیْ وَاللّٰهِ! مَاجَمَعْتُکُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ، وَلٰکِنْ جَمَعْتُکُمْ لِاَنَّ تَمِیْمًاالدَّارِیَّ کَانَ رَجُلًا نَصْرَانِیًّا، فَجَآءَ وَاَسْلَمَ، وَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا وَافَقَ الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ رَکِبَ فِیْ سَفِیْنَةٍ بَحْرِیَّةٍ مَعَ ثَلَاثِیْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَّجُذَامٍ، فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِی الْبَحْرِ، فَاَرْفَؤُوْا اِلٰی جَزِیْرَةٍ حِیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ، فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَةِ، فَدَخَلُوا الْجَزِیْرَةَ، فَلَقِیَتْهُمْ دَآبَّةٌ اَهْلَبُ، کَثِیْرُ الشَّعْرِ، لَایَدْرُوْنَ مَاقُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ کَثْرَةِ الشَّعْرِ، قَالُوْا: وَیْلَكِ مَآ اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوْآ اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ، فَاِنَّهٗ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ، قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَکُوْنَ شَیْطَانَةً. قَالَ: فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰی دَخَلْنَا الدَّیْرَ، فَاِذَافِیْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ مَا رَاَیْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا، وَ اَشَدُّهٗ وَثَاقًا، مَجْمُوْعَةٌ یَدُهٗ اِلٰی عُنُقِهٖ، مَابَیْنَ رُکْبَتَیْهِ اِلٰی کَعْبَیْهِ بِالْحَدِیْدِ. قُلْنَا: وَیْلَكَ مَا اَنْتَ؟ قَالَ: قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰی خَبَرِیْ، فَاَخْبِرُوْنِیْ مَا اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ، رَکِبْنَا فِیْ سَفِیْنَةٍ بَحْرِیَّةٍ، فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا، فَدَخَلْنَا الْجَزِیْرَةَ، فَلَقِیَتْنَا دَآبَّةٌ اَهْلَبُ، فَقَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ، اِعْمَدُوْا اِلٰی هٰذَا فِی الدَّیْرِ، فَاَقْبَلْنَا اِلَیْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَکُوْنَ شَیْطَانَةً فَقَالَ: اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَّخْلِ بَیْسَانَ، هَلْ تُثْمِرُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: اَمَآ اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَّاتُثْمِرَ. قَالَ: اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ بُحَیْرَةِ الطَّبَرِیَّةِ هَلْ فِیْهَا

[1] متفق علیه، رواه البخاري (لم أجده) و مسلم (٤٨٦/ ١٣٨٠)۔

[2] رواه البخاري (١٨٧٩)۔

مَآءٌ؟ قُلْنَا: هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ. قَالَ أَمَا إِنَّ مَآءَ هَا يُوْشِكُ أَنْ يَّذْهَبَ. قَالَ: أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَآءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ، هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ، وَأَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَّآءِ هَا. قَالَ: أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّيْنَ مَافَعَلَ؟ قُلْنَا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَ نَزَلَ يَثْرِبَ. قَالَ: أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَّلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ، وَأَطَاعُوْهُ. قَالَ: أَمَا إِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّهُمْ أَنْ يُّطِيْعُوْهُ وَإِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ: إِنِّيْ أَنَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ، وَ إِنِّيْ يُوْشِكُ أَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَأَخْرُجَ، فَأَسِيْرُ فِي الْأَرْضِ، فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُّهَا فِيْ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ، هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَا هُمَا، كُلَّمَا أَرَدْتُّ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا، وَ إِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلٰئِكَةً يَّحْرُسُوْنَهَا)). قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ - وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ- ((هٰذِهِ طَيْبَةُ، هٰذِهِ طَيْبَةُ، هٰذِهِ طَيْبَةُ)) يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ ((أَلَاهَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ؟)) فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، (((فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِيْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ إِنَّهُ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَابَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَاهُوَ)) وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۸۲: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا: نماز جمع کرنے والی ہے، میں مسجد کی طرف گئی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ نماز پڑھ چکے تو منبر پر بیٹھ گئے اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے، فرمایا: ''تمام لوگ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے رہیں۔'' پھر فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کس لیے جمع کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں نے تمہیں کسی رغبت (مال غنیمت وغیرہ دینے) کے لیے جمع کیا ہے نہ کسی خوف کی وجہ سے، بلکہ میں نے تمہیں اس لیے جمع کیا ہے کہ تمیم داری نصرانی شخص تھا، وہ آیا اس نے بیعت کی اور مسلمان ہو گیا اس نے مجھے جو بات بیان کی اور وہ اسی بات کے موافق تھی جو میں تمہیں مسیح دجال کے متعلق بیان کرتا ہوں، اس نے مجھے بتایا کہ وہ لخم و جذام قبیلے کے تیس افراد کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا، موجیں ایک ماہ تک انہیں سمندر میں لیے پھریں (باہر کنارے پر پہنچنے کا موقع نہ ملا) وہ غروب آفتاب کے وقت ایک جزیرے کے قریب پہنچ گئے، وہ چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرہ میں داخل ہوئے تو کثیر بالوں والا ایک حیوان انہیں ملا، بالوں کی کثرت کی وجہ سے وہ نہیں جانتے تھے کہ اس کا اگلا حصہ کون سا ہے اور پچھلا حصہ کون سا ہے؟ انہوں نے کہا تیری تباہی ہو، تو کیا چیز ہے؟ اس نے عرض کیا: میں (دجال کا) جاسوس ہوں، ہم نے کہا جاسوس سے کیا مراد ہے؟ اس نے کہا، تم گرجا میں اس آدمی کی طرف چلو، کیونکہ وہ تمہیں ملنے کا مشتاق ہے، انہوں نے (تمیم داری) نے فرمایا: جب اس نے اس آدمی کے متعلق ہمیں بتایا تو ہم اس (حیوان) سے ڈر گئے کہ یہ کہیں شیطان نہ ہو، ہم جلدی جلدی چلے حتی کہ ہم گرجے میں داخل ہو گئے، تو وہاں ایک عظیم جثہ والا انسان تھا، ہم نے تخلیق و مضبوطی کے لحاظ سے اس جیسا انسان پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا، اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے، اور اس کے گھٹنوں اور ٹخنوں کے مابین لوہے کی زنجیریں تھیں، ہم نے کہا: تیری تباہی ہو، تو کون ہے؟ اس نے کہا: تم میری خبر (معلوم کرنے)

[1] رواہ مسلم (۱۱۹/ ۲۹۴۲)۔

پر تو قدرت پا چکے ہو، مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم عرب لوگ ہیں، ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے تو سمندر کی موجیں ایک ماہ تک ہمیں ادھر ادھر پھیراتی رہیں، ہم جزیرے میں داخل ہوئے تو کثیر بالوں والا ایک جانور ہمیں ملا تو اس نے کہا: میں جاسوس ہوں، تم گرجے میں موجود اس شخص کے پاس جاؤ، لہذا ہم جلدی جلدی تیرے پاس پہنچ گئے ہیں، لیکن اس جاسوس سے ہم خوفزدہ ہوئے کہ وہ کہیں شیطان نہ ہو، اس نے کہا: تم مجھے بیسان کے نخلستان کے بارے میں بتاؤ، کیا وہ پھل دیتا ہے؟ ہم نے کہا، ہاں، اس نے کہا، سنو! قریب ہے کہ وہ پھل نہیں دے گا، اس نے کہا: بحیرہ طبریہ کے متعلق مجھے بتاؤ؟ کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا: اس میں بہت زیادہ پانی ہے، اس نے کہا: قریب ہے کہ اس کا پانی ختم ہو جائے گا، اس نے کہا: مجھے چشمہ زغر کے متعلق بتاؤ کیا چشمے میں پانی ہے، اور کیا وہاں کے رہنے والے چشمے کے پانی سے زراعت کرتے ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں اس میں پانی بھی بہت ہے، اور وہاں کے رہنے والے اس پانی سے زراعت بھی کرتے ہیں، اس نے کہا: مجھے ان پڑھوں (عربوں) کے نبی کے متعلق بتاؤ اس نے کیا کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ مکہ چھوڑ کر مدینہ تشریف لے آئے ہیں؟ اس نے کہا: کیا عربوں نے اس سے لڑائی کی ہے؟ ہم نے کہا: ہاں اس نے کہا: اس نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ اپنے قریب کے عربوں پر غالب آ چکے ہیں، اور انہوں (عربوں) نے آپ (ﷺ) کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔ اس نے کہا: سنو! اگر وہ ان کی اطاعت کریں تو ان کے حق میں یہی بہتر ہے اور میں اب تمہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں مسیح دجال ہوں، بے شک قریب ہے کہ مجھے نکلنے کی اجازت دی جائے تو میں نکل آؤں گا، میں زمین پر چلوں گا، اور میں چالیس روز میں زمین پر مکہ اور طیبہ (مدینہ) کے علاوہ ہر بستی میں اتروں گا، وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں۔ میں جب بھی ان دونوں میں سے کسی ایک میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو ایک فرشتہ ہاتھ میں تلوار سونتے ہوئے میرے سامنے آ جائے گا، اور وہ اس میں داخل ہونے سے مجھے روکے گا، اور اس کے ہر راستے اور دروازے پر فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اور آپ نے منبر پر چھڑی ماری: یہ (یعنی مدینہ) طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے۔ سنو! کیا میں نے تمہیں حدیث سنا دی تھی؟'' لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں (فرمایا) ''سنو! وہ شام کے سمندر میں ہے یا وہ یمن کے سمندر میں ہے، نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف سے نکلے گا۔'' اور آپ ﷺ نے جو اشارہ فرمایا تھا وہ مشرق کی طرف تھا۔

٥٤٨٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَاَيْتُ رَجُلاً اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَآ اَنْتَ رَآءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ، لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَآ اَنْتَ رَآءٍ مِنَ اللِّمَمِ فَدَرَجَّلَهَا، فَهِيَ تَقْطُرُ مَآءً، مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، فَسَاَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: هٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ)). قَالَ: ((ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ، اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى، كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَّاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ، يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [1] وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ فِي الدَّجَّالِ: ((رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ، جَعْدُ الرَّأْسِ، اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى، اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ)) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا)) فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ.

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٤٠ والرواية الثانية: ٣٤٤١) و مسلم (٢٧٤، ٢٧٣ / ١٦٩ والرواية الثانية: ٢٧٧/ ١٧١) o حديث ابن عمر: قام رسول الله ﷺ في الناس يأتي (٥٤٩٤).

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ فِيْ بَابِ قِصَّةِ ابْنِ الصَّيَّادِ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۵۴۸۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج کی رات میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) کعبہ کے پاس دیکھا، میں نے وہاں گندمی رنگ کے ایک آدمی کو دیکھا کہ میں نے گندمی رنگ میں اس سے زیادہ خوبصورت شخص کوئی نہیں دیکھا، اس کے سر کے بال کانوں کی لوتک تھے، میں نے کانوں کی لوتک اس سے زیادہ خوبصورت بال نہیں دیکھے، اس شخص نے ان میں کنگھی بھی کی ہوئی تھی، اور سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے، وہ دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لیے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ مسیح بن مریم علیہما السلام ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر میں نے بہت ہی گھونگریالے بالوں والے شخص کو دیکھا، اس کی دائیں آنکھ کانی تھی، گویا اس کی آنکھ ابھرے ہوئے انگور کی طرح ہے، اور وہ ابن قطن کے ساتھ رہنے والے لوگوں کے جنہیں میں نے دیکھا تھا زیادہ مشابہ ہے، وہ بھی دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے، آپ ﷺ نے دجال کے متعلق فرمایا: ''وہ سرخ رنگ کا آدمی ہے، اس کے بال گھونگریالے ہیں، دائیں آنکھ سے کانا ہے، اور وہ سب سے زیادہ ابن قطن سے مشابہت رکھتا ہے۔'' اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔'' باب الملاحم میں بیان ہو چکی ہے اور ہم عنقریب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث: ''رسول اللہ ﷺ لوگوں کو خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔'' ان شاء اللہ تعالیٰ باب قصة ابن الصیاد میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٥٤٨٤: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا فِيْ حَدِيْثِ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ: قَالَتْ قَالَ: ((فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ: مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، اِذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْقَصْرِ، فَأَتَيْتُهُ، فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ، مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ، يَنْزُوْ فِيْمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ. فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الدَّجَّالُ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [1]

۵۴۸۴: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے متعلق بیان کیا کہ انہوں (تمیم داری رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ''میں اچانک ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرا جو اپنے بال کھینچ رہی تھی، انہوں نے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں جاسوس ہوں، اس محل کی طرف جاؤ، میں وہاں گیا تو وہاں ایک آدمی اپنے بال کھینچ رہا ہے، وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اس کے ساتھ طوق بھی ہیں، اور وہ زمین و آسمان کے درمیان کود رہا ہے، میں نے کہا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں دجال ہوں۔''

٥٤٨٥: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ

[1] حسن، رواه أبو داود (٤٣٢٥)۔

اَنْ لَاتَعْقِلُوْا: اَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ قَصِيرٌ، اَفْحَجُ، جَعْدٌ، اَعْوَرُ، مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ، لَيْسَتْ بِنَاتِيَةٍ وَلَا حَجْرَآءَ فَإِنْ اُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۴۸۵: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمہیں دجال کے متعلق حدیث بیان کی حتی کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ تم نہیں سمجھ سکے ہو، بیشک مسیح دجال چھوٹے قد کا ہے، اور اس کے دونوں پاؤں میں اس کے معمول سے زیادہ کشادگی ہوگی، بال گھونگریالے، کانا ہوگا، آنکھ غائب ہوگی، اس کی (دوسری) آنکھ بلند ہوگی نہ دھنسی ہوگی، اگر پھر بھی تمہیں مغالطہ ہو جائے تو جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں۔''

۵۴۸۶: وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهٗ، وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ)) فَوَصَفَهٗ لَنَا قَالَ: ((لَعَلَّهٗ سَيُدْرِكُهٗ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِيْ اَوْ سَمِعَ كَلَامِيْ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((مِثْلُهَا)) يَعْنِي الْيَوْمَ ((اَوْ خَيْرٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۴۸۶: ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی علیہ السلام نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے، اور میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا تعارف کرایا، فرمایا: ''عنقریب کوئی جس نے مجھے دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے، اسے پالے گا۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس وقت ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جیسے آج ہیں یا (اس سے) بہتر۔''

۵۴۸۷: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ، يَتْبَعُهٗ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۴۸۷: عمرو بن حریث نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''دجال مشرقی سرزمین سے نکلے گا، جسے خراسان کہا جاتا ہے، جو لوگ اس کی اتباع کریں گے ان کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال جیسے ہوں گے۔''

۵۴۸۸: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْاَ مِنْهُ، فَوَاللّٰهِ! اِنَّ الرَّجُلَ لَيَاْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسِبُ اَنَّهٗ مُؤْمِنٌ، فَيَتْبَعُهٗ مِمَّا يُبْعَثُ بِهٖ مِنَ الشُّبُهَاتِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۵۴۸۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دجال کے متعلق سنے تو وہ اس سے دور رہے، اللہ کی قسم! آدمی اس کے پاس آئے گا جو خود کو مومن سمجھتا ہوگا، لیکن جن شبہات کے ساتھ دجال بھیجا جائے گا وہ ان کی وجہ سے اس کی اتباع کرے گا۔''

۵۴۸۹: وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٤٣٢٠)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٢٢٣٤ وقال: غريب) و أبو داود (٤٧٥٦)۔
[3] **حسن**، رواه الترمذي (٢٢٣٧ وقال: حسن غريب)۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٣١٩)۔

فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۵۴۸۹: اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال زمین پر چالیس سال رہے گا، سال مہینے کی طرح، مہینہ جمعے (ہفتے یعنی سات دن) کی طرح، جمعہ (یعنی ہفتہ) دن کی طرح اور دن آگ میں تنکے کے جل جانے کی مانند ہوگا۔''

۵۴۹۰: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((یَتَّبِعُ الدَّجَّالَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَیْهِمُ السِّیْجَانُ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۵۴۹۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے ستر ہزار افراد دجال کی اتباع کریں گے، ان کے سروں پر سبز سیاہ رنگ کے کپڑے ہوں گے۔''

۵۴۹۱: وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ بَیْتِیْ، فَذَکَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: ((اِنَّ بَیْنَ یَدَیْهِ ثَلٰثَ سِنِیْنَ: سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَآءُ فِیْهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا، وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا، وَالثَّانِیَةُ تُمْسِكُ السَّمَآءُ ثُلُثَیْ قَطْرِهَا، وَالْاَرْضُ ثُلُثَیْ نَبَاتِهَا، وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا کُلَّهٗ، وَالْاَرْضُ نَبَاتَهَا کُلَّهٗ، فَلَا یَبْقٰی ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ اِلَّا هَلَكَ، وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِهٖ اَنَّهٗ یَاْتِی الْاَعْرَابِیَّ فَیَقُوْلُ: اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ لَكَ اِبِلَكَ، اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّكَ؟ فَیَقُوْلُ: بَلٰی، فَیُمَثِّلُ لَهُ الشَّیْطَانُ نَحْوَ اِبِلِهٖ کَاَحْسَنِ مَا یَکُوْنُ ضُرُوْعًا، وَاَعْظَمِهٖ اَسْنِمَةً)) قَالَ: ((وَیَاْتِی الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ اَخُوْهُ، وَمَاتَ اَبُوْهُ، فَیَقُوْلُ: اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ لَكَ اَبَاكَ وَاَخَاكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّكَ؟ فَیَقُوْلُ: بَلٰی، فَیُمَثِّلُ لَهُ الشَّیَاطِیْنُ نَحْوَ اَبِیْهِ وَنَحْوَ اَخِیْهِ)). قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِحَاجَتِهٖ، ثُمَّ رَجَعَ وَ الْقَوْمُ فِیْ اهْتِمَامٍ وَّ غَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ. قَالَتْ: فَاَخَذَ بِلَحْمَتَیِ الْبَابِ فَقَالَ: ((مَهْیَمْ اَسْمَاءُ؟)) قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِکْرِ الدَّجَّالِ. قَالَ: ((اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا حَیٌّ، فَاَنَا حَجِیْجُهٗ، وَاِلَّا فَاِنَّ رَبِّیْ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ)) فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ! اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِیْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهٗ حَتّٰی نَجُوْعَ، فَکَیْفَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((یُجْزِئُهُمْ مَا یُجْزِئُ اَهْلَ السَّمَآءِ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّقْدِیْسِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۵۴۹۱: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: ''اس سے پہلے تین قسم کے قحط ہوں گے، ایک قحط یہ ہوگا کہ اس میں آسمان تہائی بارش روک لے گا، زمین اپنی تہائی نباتات روک لے گی، دوسرے میں یہ ہوگا کہ آسمان اپنی دو تہائی بارش روک لے گا، زمین اپنی دو تہائی نباتات روک لے گی، اور تیسرے میں آسمان اپنی ساری بارش روک لے گا، اور زمین اپنی تمام نباتات روک لے گی۔ چوپاؤں میں سے کوئی کھر والا باقی بچے گا نہ کوئی کچلی والا، سب ہلاک ہو جائیں گے، اس کا سب سے شدید فتنہ یہ ہوگا کہ وہ اعرابی کے پاس آئے گا تو کہے گا، مجھے بتاؤ اگر میں تمہارے اونٹ کو

---

[1] **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٥/ ٦٢ ح ٤٢٦٤) [وأحمد (٦/ ٤٥٤ ح ٢٨١٢٣، ٦/ ٤٥٩ ح ٢٨١٥٢)]۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البغوي في شرح السنة (١٥/ ٦٢ ح ٤٢٦٥) ☆ فيه أبو هارون العبدي متروك متهم و حديث مسلم (٢٩٤٤) يخالفه۔ [3] **حسن**، رواه أحمد (٦/ ٤٥٣۔٤٥٤ ح ٢٨١٢٠) [والطبراني (٢٤/ ١٥٨ ح ٤٠٥ وسنده حسن۔ ١٦١)] ☆ انظر النهاية في الفتن و الملاحم (ح ٢٦٣ بتحقيقي) لمزيد التحقيق۔ ☆ قلت: قتادة لم ينفرد به، بل تابعه ثابت و حجاج بن الأسود و عبد العزيز بن صهيب به. فالحديث حسن۔

زندہ کردوں تو کیا تجھے یقین نہیں آئے گا کہ میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں، شیطان اس کے لیے اس کے اونٹ کی صورت اختیار کر لے گا، تو اس کے تھن بہترین ہو جائیں گے اور اس کی کوہان بہت بڑی ہو جائے گی۔" فرمایا: "وہ (دجال) دوسرے آدمی کے پاس آئے گا جس کا بھائی اور والد وفات پا چکے ہوں گے، تو وہ (اسے) کہے گا، مجھے بتاؤ اگر میں تمہارے لیے تمہارے والد اور تمہارے بھائی کو زندہ کردوں تو کیا تجھے یقین نہیں ہوگا کہ میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہے گا، کیوں نہیں، شیطان اس کے لیے اس کے والد اور اس کے بھائی کی صورت اختیار کر لے گا۔" اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی ضرورت کی خاطر تشریف لے گئے، پھر واپس آ گئے، اور لوگ آپ کے بیان کردہ فرمان میں فکروغم کی کیفیت میں تھے، بیان کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کی دہلیز پکڑ کر فرمایا: "اسماء کیا حال ہے؟" میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے دجال کے ذکر سے ہمارے دل نکال کر رکھ دیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر وہ میری زندگی میں نکل آیا تو میں اس کا مقابلہ کروں گا، ورنہ میرا رب ہر مؤمن پر میرا خلیفہ ہے۔" میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم اپنا آٹا گوندھتی ہیں اور روٹی پکا کر ابھی فارغ بھی نہیں ہوتیں کہ پھر بھوک لگ جاتی ہے، تو اس روز مؤمنوں کی کیا حالت ہوگی؟ فرمایا: "تسبیح و تقدیس جو آسمان والوں کے لیے کافی ہوتی ہے وہی ان کے لیے کافی ہوگی۔"

الفصل الثالث

فصل ثالث

٥٤٩٢: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاسَأَلَ اَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّاسَأَلْتُهُ، وَاِنَّهُ قَالَ لِيْ: ((مَايَضُرُّكَ؟)) قُلْتُ: اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَّنَهْرَ مَاءٍ. قَالَ: ((**هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ**)). [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۴۹۲: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دجال کے متعلق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، مجھ سے زیادہ کسی نے دریافت نہیں کیا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: "وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔" میں نے عرض کیا: وہ (لوگ یا یہود و نصاریٰ) کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ (دجال) اللہ کے نزدیک ان اشیاء کی وجہ سے مزید ذلیل ہوگا۔"

٥٤٩٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰى حِمَارٍ اَقْمَرَ، مَابَيْنَ اُذُنَيْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا**)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. [2]

۵۴۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دجال ایک نہایت سفید گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا، اس کے دونوں کانوں کے مابین ستر باع (ایک باع دو ہاتھوں کی لمبائی کے برابر ہوتا ہے) فاصلہ ہوگا۔"

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٢٢) و مسلم (١١٥ / ٢٩٣٩)۔ [2] لم أجده، رواه البيهقي في البعث والنشور (لم أجده) ☆ وروى البخاري في التاريخ الكبير (١/ ١٩٩) عن إسماعيل عن أخيه عن سليمان عن محمد بن عقبة بن أبي عتاب المديني عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي ﷺ به و سنده ضعيف، محمد بن عقبة و أبوه لم يوثقهما غير ابن حبان فيما أعلم، و روى ابن أبي شيبة (١٥/ ١٦١-١٦٢ح ٣٧٥٢٥) عن وكيع عن فطر عن أبي الطفيل عن رجل من أصحاب النبي ﷺ قال: "يخرج الدجال على حمار رجس، رجس على رجس" و سنده حسن۔

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

ابن صیاد کے قصے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥٤٩٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ قِبَلَ ابْنِ الصَّيَّادِ، حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِيْ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ، ثُمَّ قَالَ: **((اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟))** فَنَظَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَرَصَّهُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: **((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ))**. ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: **((مَا ذَا تَرٰى؟))** قَالَ يَأْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ))**. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((اِنِّيْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا))** وَخَبَأَ لَهٗ: ﴿**يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ**﴾. فَقَالَ: هُوَ الدُّخُّ. فَقَالَ: **((اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ))**. قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَأْذَنُ لِيْ فِيْهِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((اِنْ يَّكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ))** قَالَ ابْنُ عُمَرَ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ، فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ، لَهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ اَيْ صَافِ۔ وَهُوَ اسْمُهٗ۔ هٰذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهٰى ابْنُ صَيَّادٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ))**. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ، فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: **((اِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ، لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ، وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ، تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ، وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ))**. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۴۹۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی معیت میں صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ ابن صیاد کی طرف روانہ ہوئے اور انہوں نے اسے بنو مغالہ کے قلعے میں بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا، ابن صیاد ان دنوں بلوغت کے قریب تھا، اسے (آپ ﷺ کی آمد کا) پتہ اس وقت چلا جب رسول اللہ ﷺ نے اس کی پشت پر ہاتھ مارا، پھر فرمایا:

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٥٤ ـ ١٣٥٥) و مسلم (٩٥/ ٢٩٣٠)۔

”کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف (غصہ سے) دیکھا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں (عربوں) کے رسول ہیں، پھر ابن صیاد نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ نبی ﷺ نے اسے زور سے دبایا اور فرمایا: ”میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔“ پھر آپ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: ”تم کیا دیکھتے ہو؟“ اس نے کہا: میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے لیے معاملہ مشتبہ کر دیا گیا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہارے لیے اپنے دل میں ایک چیز چھپائی ہے (بتاؤ وہ کیا ہے؟) آپ نے یہ بات چھپائی تھی: ”جس دن آسمان ظاہر دھوئیں کے ساتھ آئے گا۔“ اس نے کہا: وہ دخ (دھواں) ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دور ہو جا، تو اپنی حیثیت سے تجاوز نہیں کر سکتا۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ اس کے متعلق مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو یہ وہی (دجال) ہے تو پھر اس پر غلبہ حاصل نہیں کیا جا سکتا، اور اگر یہ وہ نہیں تو پھر اس کے قتل کرنے میں تیرے لیے کوئی بھلائی نہیں۔“

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر کھجور کے اس باغ کی طرف روانہ ہوئے جس میں ابن صیاد تھا، رسول اللہ ﷺ کھجور کے تنوں میں چھپنے لگے آپ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھ لے، آپ اس سے کچھ سن لیں، ابن صیاد مخملی چادر میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا، اور کچھ گنگنا رہا تھا، اتنے میں ابن صیاد کی ماں نے نبی ﷺ کو دیکھ لیا جبکہ آپ کھجور کے تنوں میں چھپ رہے تھے، اس نے کہا: صاف یہ ابن صیاد کا نام ہے (دیکھو!) محمد ﷺ آ گئے، چنانچہ ابن صیاد متنبہ ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ اس کو (اس حالت پر) چھوڑ دیتی تو وہ (اپنے دل کی بات) ظاہر کر دیتا۔“ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ لوگوں کو خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: ”میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، اور ہر نبی علیہ السلام نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا ہے، نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو ڈرایا لیکن میں اس کے متعلق تمہیں ایسی بات بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، تم خوب جان لو کہ وہ کانا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔“

٥٤٩٥: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِیَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يَعْنِی ابْنَ صَيَّادٍ، فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) فَقَالَ هُوَ: اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ، مَاذَا تَرٰی؟)). قَالَ: اَرٰی عَرْشًا عَلَی الْمَآءِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَرٰی عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَی الْبَحْرِ)) قَالَ: ((وَمَا تَرٰی؟)). قَالَ: اَرٰی صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا، اَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لُبِّسَ عَلَيْهِ، فَدَعُوْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۹۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما مدینے کے کسی راستے میں اس (ابن صیاد) سے ملے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ جواب میں اس نے کہا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں

[1] رواہ مسلم (۸۷/ ۲۹۲۵)۔

پر ایمان لایا۔'' تو کیا دیکھتا ہے؟'' اس نے کہا: میں تخت کو پانی پر دیکھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو شیطان کا تخت سمندر پر دیکھتا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو (اس کے علاوہ اور) کیا دیکھتا ہے؟'' اس نے کہا: دو سچے اور ایک جھوٹا دیکھتا ہوں یا دو جھوٹے اور ایک سچا دیکھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا ہے، تم اسے چھوڑ دو۔''

٥٤٩٦: وَعَنْهُ، اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ: ((دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ، مِسْكٌ خَالِصٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۹۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن صیاد نے نبی ﷺ سے جنت کی مٹی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نرم و ملائم سفید خالص کستوری ہے۔''

٥٤٩٧: وَعَنْ نَافِعٍ، قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا اَغْضَبَهُ، فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ، فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَّ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَّغْضَبُهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۴۹۷: نافع بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینے کے کسی راستے میں ابن صیاد سے ملے تو انہوں نے اس سے کوئی بات کہی جس نے اسے ناراض کر دیا اور غصہ کی وجہ سے اس کی سانس پھول گئی حتی کہ راستہ بھر گیا (اس کے بعد) ابن عمر رضی اللہ عنہما، حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہیں اس واقعہ کی اطلاع ہو چکی تھی، تو انہوں نے انہیں فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے، تم نے ابن صیاد سے کس چیز کا قصد کیا؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (دجال) ایک غصے کی وجہ سے نکلے گا جو اسے غصہ دلایا جائے گا۔''

٥٤٩٨: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ اِلٰى مَكَّةَ، فَقَالَ لِيْ: مَالَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ؟! يَزْعُمُوْنَ اَنِّي الدَّجَّالُ، اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّهُ لَا يُوْلَدُ لَهُ)). وَقَدْ وُلِدَلِيْ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ: ((هُوَ كَافِرٌ)) وَاَنَا مُسْلِمٌ، اَوَ لَيْسَ قَدْ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ))؟ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَ اَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ: ثُمَّ قَالَ لِيْ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهِ: اَمَا وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَ مَكَانَهُ وَ اَيْنَ هُوَ، وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَ اُمَّهُ. قَالَ فَلَبَّسَنِيْ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبًّالَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ. قَالَ: وَ قِيْلَ لَهُ: اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَاكَرِهْتُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۴۹۸: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مکہ کی طرف جاتے ہوئے ابن صیاد کے ساتھ تھا، اس نے مجھے کہا: مجھے لوگوں (کے کلام) سے کس قدر تکلیف پہنچی ہے؟ وہ سمجھتے ہیں کہ میں دجال ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ اس کی اولاد نہیں ہوگی۔'' جبکہ میری اولاد ہے، کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ''وہ کافر ہے؟'' جبکہ میں مسلمان ہوں، کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: ''وہ مدینہ میں داخل ہوگا نہ مکہ میں۔'' جبکہ میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکے جا رہا ہوں، پھر اس نے مجھ سے اپنی آخری بات یہ کی: سن لو، اللہ کی قسم! میں اس (دجال) کی جائے پیدائش اور وقت پیدائش کو جانتا ہوں اور وہ کہاں ہے؟ یہ بھی جانتا

[1] رواہ مسلم (۹۳/ ۲۹۲۸)۔

[2] رواہ مسلم (۹۸/ ۲۹۳۲)۔

[3] رواہ مسلم (۹۱-۸۹/ ۲۹۲۷)۔

ہوں، میں اس کے والدین کو جانتا ہوں، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، اس (ابن صیاد) نے مجھے اشتباہ میں ڈال دیا، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے اسے کہا: تیرے لیے باقی ایام میں تباہی ہو، ابوسعید بیان کرتے ہیں، اسے کہا گیا: کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ وہ (دجال) تم ہی ہو؟ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس نے کہا: اگر وہ چیز (دجال کی خصلت و جبلت وغیرہ) مجھ پر پیش کی جائے تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔

٥٤٩٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَقِيْتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ، فَقُلْتُ: مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَآ اَرٰى؟ قَالَ: لَآ اَدْرِيْ. قُلْتُ: لَاتَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَاْسِكَ؟ قَالَ: اِنْ شَآءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ. قَالَ: فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

٥٤٩٩: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں اس (ابن صیاد) سے ملا اور اس کی آنکھ سوجی ہوئی تھی، میں نے کہا: میں جو دیکھ رہا ہوں تیری آنکھ کو کب سے ایسے ہے؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا، میں نے کہا: تو نہیں جانتا حالانکہ وہ تیرے سر میں ہے، اس نے کہا: اگر اللہ چاہے تو وہ اسے تیرے عصا میں پیدا کر دے، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ گدھے سے بھی زیادہ خوفناک آواز میں چیخنے لگا، میں نے (اس کی) آواز سنی۔

٥٥٠٠: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: رَاَيْتُ جَابِرَبْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ، قُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ. ❷ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٥٥٠٠: محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں، میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا کہ ابن صیاد دجال ہے، میں نے کہا: آپ اللہ کی قسم اٹھاتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر نبی ﷺ کے پاس قسم اٹھاتے ہوئے سنا، لیکن نبی ﷺ نے اس پر ناگواری نہیں فرمائی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٥٥٠١: عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! مَا اَشُكُّ اَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. ❸

٥٥٠١: نافع بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کیا کرتے تھے، اللہ کی قسم! مجھے کوئی شک نہیں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی ہے۔

٥٥٠٢: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

❶ رواه مسلم (٩٩/ ٢٩٣٢)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٧٣٥٥) و مسلم (٩٤/ ٢٩٢٩)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٣٣٠) و البيهقي في البعث و النشور (لم أجده)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٣٣٢) ☆ الأعمش مدلس وعنعن۔

۵۵۰۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے حرہ کے دن ابن صیاد کو نہ پایا۔

۵۵۰۳: وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**یَمْکُثُ اَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلٰثِیْنَ عَامًا، لَا یُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ، ثُمَّ یُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ، وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً، تَنَامُ عَیْنَاهُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُهٗ**)). ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَبَوَیْهِ فَقَالَ: ((**اَبُوْهُ طِوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ، کَاَنَّ اَنْفَهٗ مِنْقَارٌ، وَاُمُّهٗ امْرَاَةٌ فِرْضَاخِیَّةٌ طَوِیْلَةُ الْیَدَیْنِ**)). فَقَالَ اَبُوْبَکْرَةَ رضی اللہ عنہ: فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِی الْیَهُوْدِ بِالْمَدِیْنَةِ، فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَبَوَیْهِ، فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْهِمَا، فَقُلْنَا: هَلْ لَکُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَا: مَکَثْنَا ثَلٰثِیْنَ عَامًا، لَا یُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ، ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ، وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً، تَنَامُ عَیْنَاهُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُهٗ. قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا، فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِی الشَّمْسِ فِیْ قَطِیْفَةٍ، وَلَهٗ هَمْهَمَةٌ، فَکَشَفَ عَنْ رَاْسِهٖ فَقَالَ: مَاقُلْتُمَا؟ قُلْنَا: وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۵۵۰۳: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال کے والدین تیس سال تک (بے اولاد) رہیں گے اور ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا، پھر ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو کانا، بڑے دانتوں والا اور بہت ہی کم منافع پہنچانے والا ہوگا، اس کی آنکھیں سوئیں گی لیکن اس کا دل نہیں سوئے گا۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے والدین کے متعلق ہمیں تعارف کرایا، فرمایا: ''اس کا والد طویل القامت، پتلا ہوگا اور اس کی ناک لمبی ہوگی، اس کی والدہ موٹی لمبے ہاتھوں والی ہوگی۔'' ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے مدینہ میں یہودیوں کے ہاں ایک بچے کی ولادت کی خبر سنی تو میں اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ گئے حتی کہ ہم اس کے والدین کے پاس پہنچ گئے، دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صفات بیان کی تھیں وہ ان میں موجود تھیں، ہم نے ان سے کہا: کیا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم تیس سال تک (بے اولاد) رہے، اور ہمارے ہاں کوئی بچہ پیدا نہ ہوا، پھر ہمارے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جو کانا، لمبے دانتوں والا اور انتہائی کم نفع مند ہے، اس کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن اس کا دل نہیں سوتا۔ راوی بیان کرتے ہیں، ہم ان دونوں کے پاس سے نکلے تو وہ ایک چادر میں لپٹا ہوا دھوپ میں زمین پر لیٹا ہوا تھا اور اس کی آواز پست تھی، اس نے اپنے سر سے کپڑا اٹھایا تو یہ کہا: تم دونوں نے کیا کہا تھا؟ ہم نے کہا: ہم نے جو کہا تھا کیا تو نے اسے سن لیا تھا؟ اس نے کہا: ہاں، میری آنکھیں سوتی ہیں جبکہ میرا دل نہیں سوتا۔

۵۵۰۴: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْیَهُوْدِ بِالْمَدِیْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةً عَیْنُهٗ طَالِعَةً نَابُهٗ، فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَکُوْنَ الدَّجَّالُ، فَوَجَدَهٗ تَحْتَ قَطِیْفَةٍ یُهَمْهِمُ، فَاٰذَنَتْهُ اُمُّهٗ فَقَالَتْ: یَا عَبْدَاللّٰهِ! هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِیْفَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَالَهَا قَاتَلَهَا اللّٰهُ؟ لَوْ تَرَکَتْهُ لَبَیَّنَ**)). فَذَکَرَ مِثْلَ مَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: اِئْذَنْ لِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَقْتُلَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنْ یَکُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهٗ، اِنَّمَا صَاحِبُهٗ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ، وَاِلَّا یَکُنْ هُوَ فَلَیْسَ لَكَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعَهْدِ**)). فَلَمْ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٤٨ وقال: حسن غريب) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف۔

يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُشْفِقًا اِنَّهُ هُوَ الدَّجَّالُ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۵۵۰۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نے مدینہ میں ایک بچے کو جنم دیا جس کی آنکھ نہیں تھی، اس کی کچلیاں نظر آ رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ کو اندیشہ ہوا کہ وہ دجال نہ ہو، آپ ﷺ نے اسے ایک چادر کے نیچے کچھ غیر واضح باتیں کرتے ہوئے پایا، اس کی والدہ نے اسے اطلاع کر دی، کہا: عبداللہ! یہ ابوالقاسم (ﷺ) ہیں، وہ چادر سے نکلا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کیا ہوا؟ اللہ اسے ہلاک کرے، اگر وہ اس (ابن صیاد) کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی تو وہ (اپنے دل کی بات) بیان کر دیتا۔'' پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کے معنی کی مثل حدیث بیان کی، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں اسے قتل کر دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو یہ وہی (دجال) ہے تو پھر تم اسے قتل کرنے والے نہیں ہو، اسے قتل کرنے والے تو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں، اور اگر وہ (دجّال) نہ ہوا تو پھر کسی ذمی شخص کو قتل کرنے کا تمہیں کوئی حق حاصل نہیں۔'' رسول اللہ ﷺ مسلسل خوف زدہ رہے کہ وہ دجال ہے۔

[اس باب میں فصل ثالث نہیں ہے]

---

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٧٨ ح ٤٢٧٤) [وأحمد (٣/ ٣٦٨ ح ١٥٠١٨)] ☆ فيه أبو الزبير مدلس وعنعن۔

بَابُ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٥٠٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ، حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)) ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: فَاقْرَؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ اَلْآيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! البتہ قریب ہے کہ ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کے طور پر نازل ہوں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو مار ڈالیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال کی اتنی ریل پیل ہوگی کہ اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا، حتیٰ کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔'' پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو: ''اہل کتاب کا ہر فرد ان (عیسیٰ علیہ السلام) کی موت سے پہلے ان پر ضرور ایمان لے آئے گا۔''

٥٥٠٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَاللّٰهِ! لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ، فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا، وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: قَالَ ((كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ، وَاِمَامُكُمْ مِّنْكُمْ)). [2]

۵۵۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) حاکمِ عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر ڈالیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، جوان اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی ان سے کوئی کام نہیں لیا جائے گا، عداوت و رنجش اور باہمی بغض و حسد جاتا رہے گا، وہ مال کی طرف بلائیں گے لیکن اسے کوئی لینے والا نہیں ہوگا۔''

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٢٢٢) و مسلم (٢٤٢ / ١٥٥)۔

[2] رواه مسلم (٢٤٣ / ١٥٥) والرواية الثانية، رواها البخاري (٣٤٤٩) و مسلم (٢٤٤ / ١٥٥)۔

اور صحیحین کی روایت میں ہے، فرمایا: ''تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب ابن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان نزول فرمائیں گے، اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔''

۵۵۰۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)) قَالَ: ((فَيَنْزِلُ عِيْسٰى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُوْلُ: لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَآءُ، تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۵۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قتال کرتا رہے گا وہ (قرب) قیامت تک غالب آتے رہیں گے۔'' فرمایا: ''ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو ان کا امیر کہے گا: تشریف لائیں اور ہمیں نماز پڑھائیں، وہ فرمائیں گے نہیں، اللہ نے اس امت کو جو عزت بخشی ہے اس وجہ سے تم خود ہی ایک دوسرے کے امام ہو۔''

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

یہ باب فصل ثانی سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۵۰۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ، فَيَتَزَوَّجُ، وَيُوْلَدُ لَهٗ، وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً، ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ، فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ)). رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَآءِ. [2]

۵۵۰۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے، شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی، وہ پینتالیس سال رہیں گے پھر فوت ہو جائیں گے۔ انہیں میری قبر کے ساتھ ہی میرے قریب دفن کر دیا جائے گا۔ میں اور عیسیٰ بن مریم، ابوبکر و عمر کے درمیان سے ایک ہی قبر سے کھڑے ہوں گے۔'' ابن جوزی نے اسے کتاب الوفا میں ذکر کیا ہے۔

---

[1] رواه مسلم (۲۴۷/ ۱۵٦)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن الجوزي في كتاب الوفاء (۲/ ۷۱٤) [والعلل المتناهية (۲/ ٤۳۳ ح ۱۵۲۹)] ☆ فيه عبد الرحمٰن بن زياد بن أنعم الإفريقي ضعيف و فى السند إليه نظر۔

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَ اِنَّ مَنْ مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ

قرب قیامت اور فوت شدہ پر قیامت قائم ہونے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۵۰۹: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)). قَالَ شُعْبَةُ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهٖ: كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى، فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْقَالَهٗ قَتَادَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۰۹: شعبہ، قتادہ سے، وہ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور قیامت ان دونوں (انگلیوں) کی طرح بھیجے گئے ہیں۔'' شعبہ نے بیان کیا، میں نے قتادہ رحمہ اللہ سے سنا وہ یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کرتے تھے۔ جس طرح ان دونوں (انگلیوں) میں سے ایک کو دوسری پر فضیلت حاصل ہے۔ میں نہیں جانتا کہ آیا انہوں نے اسے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے یا قتادہ رحمہ اللہ کا اپنا بیان ہے۔

۵۵۱۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ بِشَهْرٍ: ((تَسْاَلُوْنِّيْ عَنِ السَّاعَةِ؟ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ، وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَّفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۵۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو، ان کی وفات سے ایک ماہ پہلے فرماتے ہوئے سنا: ''تم مجھ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہو، حالانکہ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ روئے زمین پر جو ذی روح آج موجود ہے وہ سو سال گزرنے کے بعد زندہ نہیں ہو گی۔''

۵۵۱۱: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَاْتِيْ مِائَةُ سَنَةٍ وَّعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَّنْفُوْسَةٌ الْيَوْمَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۵۱۱: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''روئے زمین پر جو نفس آج موجود ہے، سو سال گزرنے کے بعد وہ زندہ نہیں ہو گا۔''

۵۵۱۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ يَاْتُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ فَيَسْاَلُوْنَهٗ عَنِ السَّاعَةِ، فَكَانَ يَنْظُرُ اِلٰى اَصْغَرِهِمْ فَيَقُوْلُ: ((اِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۵۵۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کچھ اعرابی لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ سے قیامت کے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٠٤) و مسلم (١٣٣/ ٢٩٥١)۔ [2] رواه مسلم (٢١٨/ ٢٥٣٨)۔

[3] رواه مسلم (٢١٩/ ٢٥٣٩)۔ [4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥١١) و مسلم (١٣٦/ ٢٩٥٢)۔

متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے ان میں سے سب سے چھوٹے کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: ''اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے تمہاری قیامت تم پر قائم ہو جائے گی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۵۱۳: عَنِ الْمُسْتَوْرِدِبْنِ شَدَّادٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بُعِثْتُ فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ، فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ)) وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۵۱۳: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے قیامت کے ظہور کے ساتھ بھیجا گیا ہے، میں اس پر اسی طرح سبقت لے گیا ہوں جس طرح یہ اس پر سبقت لے گئی ہے۔'' اور آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں، انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

۵۵۱۴: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تَعْجِزَ اُمَّتِيْ عِنْدَ رَبِّهَا اَنْ يُّؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ)). قِيْلَ لِسَعْدٍ: وَ كَمْ نِصْفُ يَوْمٍ؟ قَالَ: خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۵۱۴: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ میری امت اپنے رب کے ہاں عاجز نہیں آئے گی کہ وہ انہیں آدھا دن مؤخر کر دے۔'' سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا، آدھے دن کی کیا مقدار ہے؟ انہوں نے فرمایا: پانچ سو سال۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۵۱۵: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى آخِرِهٖ، فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِيْ آخِرِهٖ، فَيُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ اَنْ يَّنْقَطِعَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۵۵۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس دنیا کی مثال اس کپڑے کی طرح ہے جسے اس کے اول سے آخر تک پھاڑ دیا گیا ہو اور وہ اپنے آخر میں ایک دھاگے کے ساتھ متعلق ہو، قریب ہے کہ وہ دھاگہ بھی ٹوٹ جائے۔''

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢١٣ وقال: غريب) ☆ مجالد ضعيف و عبيدة بن الأسود مدلس وعنعن وروى أحمد (٥/ ٣٤٨) بلفظ: "بعثت أنا والساعة جميعًا، إن كادت لتسبقني" وسنده حسن۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبوداود (٤٣٥٠) ☆ السند منقطع، شريح بن عبيد لم يدرك سعدًا رضي الله عنه۔ (انظر التهذيب الكمال ٣/ ٣٨٠ تحقيق بشارعواد) وله شاهد ضعيف منقطع عند أحمد (١/ ١٧٠ ح ١٤٦٤) و حديث أبي داود (٤٣٤٩ وسنده صحيح) يغني عنه۔
[3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٢٤٠، نسخة محققة: ٩٧٥٩) ☆ فيه يحيى بن سعيد العطار وهو ضعيف وشيخه أبو سعيد خلف بن حبيب: لم أعرفه و للحديث شاهد ضعيف جدًا عند أبي نعيم في الحلية (٨/ ١٣١) **تنبيه**: طبع في شعب الإيمان (نسخة دارالكتب العلمية): "يحيى بن سعيد القطان" وهو خطاء والصواب "يحيى بن سعيد العطار" كما في النسخة المحققة وانظر قصر الأمل لابن أبي الدنيا (٢/ ١٣/ ١) والسلسلة الضعيفة (١٩٧٠)۔

بَابٌ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

قیامت بُرے لوگوں پر ہی قائم ہو گی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٥١٦: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالُ فِى الْاَرْضِ: اَللّٰهُ، اَللّٰهُ)) وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ: اللّٰهُ، اَللّٰهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۵۱۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا قیامت قائم نہیں ہو گی۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''کسی ایک پر قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک وہ اللہ اللہ کہتا ہو۔''

٥٥١٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۵۱۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہو گی۔''

٥٥١٨: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَآءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِى الْخَلَصَةِ)). وَذُوالْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِىْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۵۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہو گی حتیٰ کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ کے گرد (طواف کرتے ہوئے) چھلکیں (یعنی حرکت کریں) گے۔ اور ذوالخلصہ دوس قبیلے کا صنم ہے جس کی وہ دورِ جاہلیت میں پوجا کیا کرتے تھے۔

٥٥١٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى)). فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿هُوَالَّذِىْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ اَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا. قَالَ: ((اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ، مَاشَآءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً، فَتُوُفِّىَ كُلُّ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ، فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ اٰبَآئِهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] رواه مسلم (٢٣٤/ ١٤٨)۔

[2] رواه مسلم (١٣١/ ٢٩٤٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧١١٦) و مسلم (٥١/ ٢٩٠٦)۔

[4] رواه مسلم (٥٢/ ٢٩٠٧)۔

۵۵۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''رات اور دن ختم نہیں ہوں گے حتی کہ لات اور عزیٰ کی پوجا کی جائے گی۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر مبعوث فرمایا تا کہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرک اسے ناگوار جانیں۔'' تو میں خیال کرتی تھی کہ یہ (حکم تمام زمانوں کو) شامل ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس (دین کے مکمل کرنے) میں سے جو اللہ چاہے گا وہی ہو جائے گا، پھر اللہ ایک خوشگوار ہوا چلائے گا اس وقت جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا وہ وفات پا جائے گا، اور صرف وہی باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی خیر نہیں ہوگی، وہ اپنے آباء کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔''

۵۵۲۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ)). لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ عَامًا ((فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ، ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ، لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ، فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ)). قَالَ: ((فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ، لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا، وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَقُوْلُ: اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فَمَا تَاْمُرُنَا؟ فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ، وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ، فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا، وَرَفَعَ لِيْتًا)) قَالَ: ((وَاَوَّلُ مَنْ يَّسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَّلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ، فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ، فَيَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ، ﴿ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ﴾ ثُمَّ يُقَالُ: يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ، ﴿وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ﴾ فَيُقَالُ: اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ. فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ كَمْ؟ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ)). قَالَ: ((فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا، وَذٰلِكَ يَوْمٌ يُّكْشَفُ عَنْ سَاقٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ: ((لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ)) فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ۔ [1]

۵۵۲۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال نکلے گا تو وہ چالیس قیام کرے گا۔'' (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس ماہ یا چالیس سال ''پھر اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود ہیں، وہ اس (دجال) کو تلاش کریں گے اور اسے قتل کریں گے، پھر وہ لوگوں کے درمیان سات سال رہیں گے، کسی دو کے درمیان کوئی عداوت نہیں ہوگی، پھر اللہ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو وہ روئے زمین پر موجود ان تمام لوگوں کی روح قبض کر لے گی جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان یا خیر ہوگی، حتی کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے اندر گھس جائے گا تو وہ وہاں پہنچ کر اسے دبوچ لے گی۔'' فرمایا: ''بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی طرح سبک اور تیز جبکہ درندوں کی طرح سخت (وحشی) ہوں گے، وہ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے نہ برائی کو برائی، شیطان روپ بدل کر ان کو کہے گا: کیا تم حیا نہیں کرتے؟ وہ

[1] رواہ مسلم (۱۱۶ / ۲۹۴۰) ٥ حدیث معاویة: لا تنقطع الھجرة ، تقدم (۲۳۴۶)۔

کہیں گے: تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ چنانچہ وہ انہیں بتوں کی پوجا کرنے کی تلقین کرے گا، اور وہ اسی حالت میں ہوں گے، ان کا رزق بہت زیادہ ہوگا، ان کی زندگی خوشگوار ہوگی، پھر صور پھونک دیا جائے گا، جو شخص اسے سنے گا وہ اپنی گردن کو ایک جانب جھکائے گا اور ایک جانب اٹھائے گا۔'' فرمایا: ''سب سے پہلے اسے وہ شخص سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا، وہ بے ہوش ہو جائے گا اور تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، پھر اللہ شبنم کی طرح بارش برسائے گا جس سے لوگوں کے جسم اگ (جی) پڑیں گے، پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو وہ اچانک کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے، پھر کہا جائے گا: لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، (فرشتوں سے کہا جائے گا) انہیں کھڑا کرو کیونکہ ان سے حساب لیا جائے گا، پھر (فرشتوں سے کہا جائے گا) آگ والوں (جہنمیوں) کو نکال لاؤ (الگ کر دو)۔ کہا جائے گا: کتنے میں سے کتنے؟ کہا جائے گا: ہزار میں سے نو سو ننانوے۔'' فرمایا: ''یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا، اور یہ وہ دن ہے جس دن پنڈلی سے کپڑا ہٹا دیا جائے گا۔''

اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''ہجرت منقطع نہیں ہوگی'' باب التوبة میں ذکر کی گئی ہے۔

[یہ باب فصل ثانی اور فصل ثالث سے خالی ہے]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[كِتَابُ اَحْوَالِ الْقِيَامَةِ وَبَدْءِ الْخَلْقِ]

قیامت کے احوال اور دوبارہ اٹھائے جانے کا بیان

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ

صور پھونکنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

۵۵۲۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ)). قَالُوْا: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا؟ قَالَ: اَبَيْتُ. قَالُوْا: اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا؟ قَالَ: اَبَيْتُ. قَالُوْا: اَرْبَعُوْنَ سَنَةً؟ قَالَ: اَبَيْتُ. ((ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ)) قَالَ: ((وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ لَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا، وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ، قَالَ: ((كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ، مِنْهُ خُلِقَ، وَفِيْهِ يُرَكَّبُ)). [1]

۵۵۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دومرتبہ صور پھونکے جانے کا درمیانی وقفہ چالیس ہوگا۔'' انہوں نے کہا: ابوہریرہ! چالیس دن؟ انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں، انہوں نے پوچھا: چالیس ماہ؟ انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا، انہوں نے کہا: چالیس سال؟ انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ ''پھر اللہ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا تو وہ اس طرح جی اٹھیں گے جس طرح سبزیاں اُگ آتی ہیں۔'' فرمایا: ''انسان کی ایک ہڈی کے سوا باقی سارا جسم گل سڑ جائے گا، وہ ریڑھ کی ہڈی کا آخری سرا ہے، اور روز قیامت تمام مخلوق اسی سے دوبارہ بنائی جائے گی۔'' اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ''انسان کو مٹی کھا جائے گی، البتہ ریڑھ کی ہڈی کا آخری سرا باقی رہ جائے گا، اسی سے وہ پیدا کیا گیا اور اسی سے دوبارہ بنایا جائے گا۔''

۵۵۲۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَآءَ بِيَمِيْنِهٖ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۵۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت اللہ زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨١٤) و مسلم (١٤١/ ٢٩٥٥ و الرواية الثانية ١٤٢/ ٢٩٥٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨١٢) و مسلم (٢٣/ ٢٧٨٧)۔

اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟''

۵۵۲۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهِ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى. ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۵۲۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت اللہ آسمانوں کو لپیٹ لے گا، پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ لے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، جابر و متکبر کہاں ہیں؟ پھر وہ زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، ایک دوسری روایت میں ہے: ''ان کو اپنے دوسرے ہاتھ میں لے لے گا، پھر فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں، جابر و متکبر کہاں ہیں؟''

۵۵۲۴: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ حِبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالْمَآءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ، ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَنَا اللّٰهُ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحِبْرُ تَصْدِيْقًا لَّهٗ، ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۵۲۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی عالم نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا: محمد! روزِ قیامت اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا، زمینوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر، پانی و مٹی کو ایک انگلی پر، اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر روک لے گا، پھر انہیں ہلائے گا اور فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں، میں اللہ ہوں، رسول اللہ ﷺ اس کی بات پر تعجب کرتے ہوئے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس دیے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق تھا، اور روزِ قیامت تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے، پاک ہے وہ ذات اور بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔''

۵۵۲۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهٖ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ﴾ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((عَلَى الصِّرَاطِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۵۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''اس روز زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا۔'' کے متعلق دریافت کیا کہ اس روز لوگ کہاں ہوں گے؟ فرمایا: ''پل پر۔''

۵۵۲۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

---

[1] رواه مسلم (٢٤/ ٢٧٨٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨١١) و مسلم (١٩/ ٢٧٨٦)۔

[3] رواه مسلم (٢٩/ ٢٧٩١)۔

[4] رواه البخاري (٣٢٠٠)۔

۵۵۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت سورج اور چاند کو لپیٹ دیا جائے گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۵۲۷: عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ، وَحَنٰى جَبْهَتَهُ، يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ؟)) فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۵۵۲۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں کیسے خوش رہ سکتا ہوں جبکہ صور (پھونکنے) والے نے اس (صور) کو اپنے منہ کے ساتھ لگا رکھا ہے، اپنے کان اور اپنی پیشانی کو جھکا رکھا ہے اور وہ انتظار کر رہا ہے کہ اسے پھونک مارنے کا کب حکم ملتا ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہو: ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔''

۵۵۲۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❷

۵۵۲۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صور ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۵۲۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ﴾: اَلصُّوْرُ قَالَ: وَ ﴿الرَّاجِفَةُ﴾: اَلنَّفْخَةُ الْأُوْلٰى، وَ﴿الرَّادِفَةُ﴾: الثَّانِيَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ. ❸

۵۵۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: ﴿الرَّاجِفَةُ﴾ سے پہلی بار صور پھونکا جانا جبکہ ﴿الرَّادِفَةُ﴾ سے دوسری بار صور پھونکا جانا مراد ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے ترجمۃ الباب میں روایت کیا ہے۔

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٣١ وقال: حسن، ٣٢٤٣) ☆ عطية العوفي ضعيف۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٣٠ وقال: حسن صحيح) وأبو داود (٤٧٤٢) والدارمي (٢/ ٣٢٥ ح ٢٨٠١)۔

❸ رواه البخاري (كتاب الرقاق باب ٤٣ قبل ح ٦٥١٧ تعليقًا) ☆ أسنده ابن جرير في تفسيره (٢٩/ ٩٥) وسنده ضعيف، علي بن أبي طلحة عن ابن عباس: منقطع كما تقدم (٥١١٧)۔

۵۵۳۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم صَاحِبَ الصُّوْرِ ، وَقَالَ: ((عَنْ يَمِيْنِهِ جِبْرَئِيْلُ، وَعَنْ يَسَارِهِ مِيْكَائِيْلُ)). ❶

۵۵۳۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صور والے (اسرافیل علیہ السلام) کا ذکر کیا اور فرمایا: ''اس کے دائیں جبرائیل علیہ السلام اور اس کے بائیں میکائیل علیہ السلام ہوں گے۔''

۵۵۳۱: وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ رضي الله عنه ، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَیْفَ یُعِیْدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ؟ وَمَا اٰیَةُ ذٰلِكَ فِیْ خَلْقِهٖ؟ قَالَ: ((اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِیْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهٖ یَهْتَزُّ خَضِرًا؟)) قُلْتُ: نَعَمْ ، قَالَ: ((فَتِلْكَ اٰیَةُ اللّٰهِ فِیْ خَلْقِهٖ، ﴿كَذٰلِكَ یُحْیِ اللّٰهُ الْمَوْتٰی﴾)). رَوَاهُمَا رَزِیْنٌ. ❷

۵۵۳۱: ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ مخلوق کو دوبارہ کیسے پیدا فرمائے گا۔ اور اس کی مخلوق میں کون سی نشانی (موجود) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم کبھی اپنی قوم کی خشک و سخت وادی سے گزرے ہو؟ پھر تم وہاں سے گزرتے ہو تو وہ سرسبز و شاداب لہلہا رہی ہوتی ہے۔'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اللہ کی اس کی مخلوق میں نشانی ہے، اللہ اسی طرح مردوں کو زندہ کرے گا۔'' دونوں احادیث رزین نے نقل کی ہیں۔

---

❶ **ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) [وأبو داود (٣٩٩٩)] ☆ عطية العوفي ضعيف۔

❷ **إسناده حسن**، رواه رزين (لم أجده) [وأحمد (٤/ ١١، ١٢ ح ١٦٢٩٤، ١٦٢٩٧)]۔

بَابُ الْحَشْرِ

حشر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۵۳۲: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَآءَ عَفْرَآءَ، كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۳۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کو روزِ قیامت سفید سرخی مائل زمین پر جمع کیا جائے گا، وہ (زمین) میدے کی روٹی کی طرح ہو گی اس میں کسی کے لیے کوئی نشان نہیں ہو گا۔''

۵۵۳۳: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً، يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَتَكَفَّأُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ)). فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ! اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟ قَالَ: ((بَلٰى)). قَالَ: تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَظَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ؟ بَالَامٌ وَالنُّوْنُ، قَالُوْا: وَمَا هٰذَا؟ قَالَ: ثَوْرٌ وَنُوْنٌ، يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۵۳۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت زمین ایک روٹی کی طرح ہو گی جسے الجبار (اللہ تعالیٰ) اہل جنت کی میزبانی کے لیے اپنے ہاتھ سے اس طرح الٹے پلٹے گا جس طرح تم میں سے کوئی دوران سفر اپنی روٹی الٹ پلٹ کرتا ہے۔'' اتنے میں ایک یہودی آیا اور اس نے کہا: ابوالقاسم! رحمان آپ پر برکت نازل فرمائے، کیا میں آپ کو روزِ قیامت اہل جنت کی میزبانی کے متعلق نہ بتاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ضرور بتاؤ۔'' اس نے کہا: زمین ایک روٹی کی طرح ہو گی جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور ہنسنے لگے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں، پھر اس (یہودی) نے کہا: کیا میں آپ کو ان کے سالن کے متعلق نہ بتاؤں؟ (اس نے خود ہی بتایا) بالام اور نون، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: بیل اور مچھلی، ان دونوں کی کلیجی کے ساتھ، گوشت کا ٹکڑا جو کہ علیحدہ لٹک رہا ہوتا ہے، اس کے ساتھ ستر ہزار افراد کھائیں گے۔''

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٥٢١) و مسلم (٢٨/ ٢٧٩٠)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٦٥٢٠) و مسلم (٣٠/ ٢٧٩٢)۔

٥٥٣٤: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَآئِقَ: رَاغِبِيْنَ، رَاهِبِيْنَ، وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَأَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ، تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا، وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوْا، وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ تین فرقوں میں جمع کیے جائیں گے، رغبت کرنے اور ڈرنے والے ایک اونٹ پر دو (سوار) ہوں گے، ایک اونٹ پر تین ہوں گے، ایک اونٹ پر چار ہوں گے اور ایک اونٹ پر دس ہوں گے، جبکہ باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی، جب وہ قیلولہ کریں گے تو وہ ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی، جب وہ رات گزاریں گے تو وہ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی، جہاں وہ صبح کریں گے وہ صبح کرے گی اور جہاں وہ شام کریں گے وہ (شام کے وقت) ان کے ساتھ شام کرے گی۔''

٥٥٣٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ﴾ ((وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيْمُ، وَإِنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُوْلُ: أُصَيْحَابِيْ أُصَيْحَابِيْ!! فَيَقُوْلُ: إِنَّهُمْ لَنْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ، فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۵۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جیسا کہ ہم نے پیدا کیا تھا پہلی مرتبہ ہم ایسے ہی لوٹائیں گے، یہ ہماری طرف سے ایک وعدہ ہے جسے ہم پورا کر کے رہیں گے۔'' ''اور روز قیامت سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، اور میرے اصحاب سے بعض کو جہنم میں لے جانے کے لیے پکڑا جائے گا تو میں کہوں گا: یہ میرے اصحاب ہیں، یہ میرے اصحاب ہیں! تو وہ کہے گا: آپ کے بعد یہ لوگ اپنی ایڑھیوں کے بل پھر گئے تھے، تو میں بھی وہی کہوں گا جو نیک بندے عیسیٰ (علیہ السلام) نے کہا تھا: ''جب تک میں ان میں تھا تو میں ان پر نگران تھا...... العزیز الحکیم۔'' تک۔

٥٥٣٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)). قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ؟ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اَلْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۵۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگ روز قیامت ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بلا ختنہ اٹھائے جائیں گے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مرد اور عورتیں اکٹھے ہوں گے، وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٢٢) و مسلم (٥٩/ ٢٨٦١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٤٩) و مسلم (٥٨/ ٢٨٦٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٢٧) و مسلم (٥٦/ ٢٨٥٩)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! وہ (قیامت کا) معاملہ اس سے بہت سنگین ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھیں۔''

۵۵۳۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۳۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے نبی! کافر کو روز قیامت اس کے چہرے کے بل کیسے چلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ ذات جس نے اسے دنیا میں پاؤں پر چلایا اس پر قادر نہیں کہ وہ روزِ قیامت اسے اس کے چہرے کے بل چلائے؟''

۵۵۳۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ: اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ: لَاتَعْصِنِيْ؟ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ: فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ. فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ: يَارَبِّ! اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ، فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ، ثُمَّ يُقَالُ لِاِبْرَاهِيْمَ: مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ؟ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُتَلَطِّخٍ، فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۵۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام روزِ قیامت اپنے والد آزر سے ملیں گے تو آزر کے چہرے پر سیاہی اور غبار ہوگا، ابراہیم علیہ السلام اسے فرمائیں گے: کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ تم میری مخالفت نہ کرو، ان کا والد ان سے کہے گا: آج میں تمہاری مخالفت و نافرمانی نہیں کرتا، ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے: رب جی! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو روزِ قیامت مجھے رسوا نہیں کرے گا؟ اس سے زیادہ رسوائی کیا ہے کہ میرا والد (تیری رحمت سے) سب سے زیادہ دور ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے جنت کافروں پر حرام قرار دی ہے، پھر ابراہیم علیہ السلام سے کہا جائے گا: تمہارے قدموں تلے کیا ہے؟ وہ دیکھیں گے تو وہاں (آزر کی بجائے) ایک گھنے بالوں والا بجو ہوگا، جو اپنی غلاظت کے ساتھ لت پت ہوگا، اس کو اس کے پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

۵۵۳۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۵۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے حتی کہ ان کا پسینہ زمین پر ستر ہاتھ تک پھیل جائے گا، اور وہ ان کے منہ تک ہوتا ہوا ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔''

۵۵۴۰: وَعَنِ الْمِقْدَادِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ، فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ،

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٧٦٠) و مسلم (٢٨٠٦)۔

[2] رواه البخاري (٣٣٥٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٣٢) و مسلم (٦١/ ٢٨٦٣)۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا)). وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۵۴۰: مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''روزِ قیامت سورج مخلوق کے قریب ہو جائے گا حتی کہ وہ میل کی مسافت کے برابر ان کے قریب ہوگا، اور لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں (ڈوبے) ہوں گے، ان میں سے کسی کے ٹخنوں تک ہوگا، کسی کے گھٹنوں تک ہوگا، کسی کے ازار باندھنے کی جگہ تک اور بعض کے منہ تک ہوگا۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

۵۵۴۱: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا اٰدَمُ! فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ، قَالَ: اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ. قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ، فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ، ﴿وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ﴾)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ وَاَيُّنَا ذَالِكَ الْوَاحِدُ؟ قَالَ: ((اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا، وَمِنْ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ اَلْفٌ)). ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: ((اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ)). فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: ((اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ)). فَكَبَّرْنَا. قَالَ: ((مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ، اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ)). [2] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۵۴۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی فرمائے گا: اے آدم! وہ عرض کریں گے: حاضر ہوں، تیار ہوں، اور ساری خیر تیرے ہاتھوں میں ہے۔ وہ فرمائے گا: جہنم جانے والوں کو نکال دو، وہ عرض کریں گے، جہنم جانے والے کتنے ہیں؟ وہ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے، اس وقت بچے بوڑھے ہو جائیں گے، ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی، اور تم لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے، حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب شدید ہوگا۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے وہ ایک کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں بشارت ہو، کیونکہ وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا جبکہ یاجوج ماجوج ہزار ہوں گے۔'' پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ ایک چوتھائی جنتی تم ہو گے۔'' ہم نے (خوش ہو کر) نعرہ تکبیر بلند کیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ تم جنت میں ایک تہائی ہو گے۔'' ہم نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ نصف جنتی تم ہو گے۔'' ہم نے اللہ اکبر کہا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم تمام لوگوں میں اتنے ہو گے جتنے سفید بیل کی جلد پر ایک سیاہ بال، یا کسی سیاہ بیل کی جلد پر ایک سفید بال ہوتا ہے۔''

۵۵۴۲: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَّاحِدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

[1] رواه مسلم (٦٢/ ٢٨٦٤)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٤٨) و مسلم (٣٧٩/ ٢٢٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩١٩) و مسلم (لم أجده، وانظر ح ٥٥٧٩ من هذا الكتاب)۔

۵۵۴۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہمارا رب (روزِ قیامت) اپنی پنڈلی ظاہر کرے گا تو ہر مومن مرد اور مومنہ عورت اس کے لیے سجدہ ریز ہو جائیں گے، صرف وہی باقی رہ جائے گا جو دنیا میں ریا اور شہرت کی خاطر سجدہ کیا کرتا تھا، وہ سجدہ کرنا چاہے گا لیکن اس کی کمر تختہ بن جائے گی (اور وہ سجدہ کے لیے جھک نہیں سکے گی)۔''

۵۵۴۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ)) وَقَالَ: ((اقْرَءُوْا: ﴿فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۵۵۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت ایک موٹا تازہ شخص آئے گا، اللہ کے ہاں وہ مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا۔'' اور فرمایا: ''یہ آیت پڑھو: روزِ قیامت ہم ان کا کوئی وزن نہیں کریں گے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۵۴٤: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا﴾ قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا، اَنْ تَقُوْلَ: عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا، يَوْمَ كَذَا وَكَذَا)) قَالَ: ((فَهٰذِهِ اَخْبَارُهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. ❷

۵۵۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جس روز وہ (زمین) اپنی خبریں بتا دے گی۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اُس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد اور ہر عورت کے متعلق اس کے تمام اعمال کے متعلق گواہی دے گی جو اس نے اس کی پشت پر کیے ہوں گے، وہ کہے گی: اس نے فلاں فلاں دن مجھ پر فلاں فلاں کام کیا تھا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس کی خبریں ہیں۔'' احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۵٤۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَامِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ)). قَالُوْا: وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّايَكُوْنَ ازْدَادَ، وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۵۵۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بھی فوت ہوتا ہے تو وہ حسرت و افسوس کرتا ہے۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس کی حسرت و افسوس کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ نیکو کار تھا تو وہ افسوس کرتا ہے کہ اس نے زیادہ نیکیاں کیوں نہ کیں، اور اگر وہ گناہ گار تھا تو وہ افسوس کرتا ہے کہ اس نے گناہ کیوں نہ چھوڑے۔''

۵۵٤٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ: صِنْفًا مُشَاةً، وَصِنْفًا رُكْبَانًا،

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٤٧٢٩) و مسلم (١٨/ ٢٧٨٥)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣٧٤ ح ٨٨٥٤) و الترمذي (٢٤٢٩) ☆ يحيى بن أبي سليمان ضعيف ضعفه الجمهور (انظر نيل المقصود: ٨٩٣)۔

❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٤٠٣) ☆ يحيى بن عبيد الله: متروك (تقدم: ٥٣٢٣)۔

وَّصِنفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ)). قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ؟ قَالَ: ((اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ، اَمَا اَنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۵۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت لوگوں کو تین اقسام میں جمع کیا جائے گا، ایک قسم پیدل چلنے والوں کی ہوگی، ایک سواروں کی اور ایک گروہ اپنے چہروں کے بل چل رہا ہوگا۔'' عرض کیا گیا اللہ کے رسول! وہ اپنے چہروں کے بل کیسے چلیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس ذات نے انہیں ان کے قدموں پر چلایا وہ اس پر قادر ہے کہ وہ انہیں چہروں کے بل چلا دے، سنو! وہ (کفار) ہر اونچی جگہ اور کانٹے (ہر تکلیف دہ چیز) سے اپنے چہروں کے ذریعے اپنا بچاؤ کریں گے۔''

۵۵٤۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ رَاْیُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ: ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ وَ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ﴾ وَ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [2]

۵۵۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص روزِ قیامت کا آنکھوں دیکھا منظر دیکھنا پسند کرتا ہو تو وہ سورۃ التکویر، الانفطار اور سورۃ الانشقاق کی تلاوت کرے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۵٤۸: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صلی اللہ علیہ وسلم حَدَّثَنِیْ: ((اَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ اَفْوَاجٍ: فَوْجًا رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ كَاسِيْنَ، وَفَوْجًا يَسْحَبُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ، وَفَوْجًا يَّمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ وَ يُلْقِی اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ، فَلَا يَبْقٰى، حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [3]

۵۵۴۸: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حدیث بیان کی کہ ''لوگوں کو تین گروہوں میں جمع کیا جائے گا، ایک گروہ کے لوگ سواریوں پر ہوں گے، کھاتے پیتے اور خوش حال ہوں گے، ایک گروہ ایسا ہوگا کہ فرشتے انہیں ان کے چہروں کے بل گھسیٹ رہے ہوں گے، اور وہ انہیں (جہنم کی) آگ میں جمع کریں گے، اور ایک گروہ ہوگا کہ وہ چل رہے ہوں گے اور دوڑ رہے ہوں گے، اور اللہ سواریوں پر کوئی آفت بھیجے گا تو کوئی سواری باقی نہیں رہے گی، حتی کہ آدمی کا باغ ہوگا وہ اسے سواری کے بدلے میں دے گا لیکن وہ اس پر قادر نہیں ہوگا۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣١٤٢ وقال: حسن) ☆ علي بن زيد بن جدعان: ضعيف، وشيخه مجهول ولأصل الحديث شواهد عند البخاري (٦٥٢٢) و مسلم (٢٨٦١) وغيرهما۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٢٧ ح ٤٨٠٦) و الترمذي (٣٣٣٣)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٤/ ١١٦-١١٧ ح ٢٠٨٨) [وصححه الحاكم (٢/ ٣٦٧، ٤/ ٥٦٤) وتعقبه الذهبي مرة]۔

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيْزَانِ

حساب، قصاص اور میزان کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۵۴۹: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا هَلَكَ)) قُلْتُ: اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ فَقَالَ: ((اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ، وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت جس کسی سے حساب لے لیا گیا وہ مارا گیا۔'' میں نے عرض کیا، کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا: ''(جس کسی کو نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا) اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تو صرف پیش کرنا ہوگا، لیکن جس کی حساب میں جانچ پڑتال کی گئی وہ ہلاک ہوگا۔''

۵۵۵۰: وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ، فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ، وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۵۵۰: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا رب کلام فرمائے گا، اس کے اور اس (بندے) کے درمیان کوئی ترجمان ہوگا نہ کوئی حجاب ہوگا جو اسے چھپا سکے، اپنے دائیں دیکھے گا تو وہ اپنے اعمال ہی دیکھے گا جو اس نے آگے بھیجے تھے، وہ اپنے بائیں دیکھے گا تو وہ آگے بھیجے ہوئے اپنے اعمال ہی دیکھے گا، وہ اپنے آگے چہرے کے سامنے دیکھے گا تو اسے (جہنم) کی آگ ہی نظر آئے گی، تم (جہنم کی) آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعے ہو۔''

۵۵۵۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ، فَيَقُوْلُ: اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ اَيْ رَبِّ! حَتّٰى قَرَّرَهُ بِذُنُوْبِهِ، وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهِ اَنَّهُ قَدْ هَلَكَ. قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ: ﴿هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٣) و مسلم (٧٩/ ٢٨٧٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٣٩) و مسلم (٦٧/ ١٠١٦)۔

الظَّالِمِيْنَ﴾)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ مومن کو قریب کرے گا، اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور اسے چھپا کر فرمائے گا: کیا تم فلاں گناہ پہچانتے ہو؟ کیا تم کو فلاں گناہ یاد ہے؟ وہ عرض کرے گا، رب جی! جی ہاں، حتیٰ کہ جب وہ اسے اس کے گناہوں کا اعتراف و اقرار کرا لے گا تو وہ شخص اپنے دل میں سوچے گا کہ وہ تو مارا گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالے رکھا اور آج میں تیرے گناہ معاف کرتا ہوں، اسے اس کی نیکیوں کی کتاب (اعمال نامہ) دے دی جائے گی، البتہ کفار اور منافقین تو انہیں ساری مخلوق کے سامنے بلایا جائے گا اور کہا جائے گا: ''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا، سن لو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔''

۵۵۵۲: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا، فَيَقُوْلُ: هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۵۵۲: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا ایک عیسائی دے گا اور فرمائے گا: اس کے بدلے میں (جہنم کی) آگ سے تیری آزادی ہے۔''

۵۵۵۳: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُجَاءُ بِنُوْحٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ لَهٗ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، يَا رَبِّ! فَتُسْئَلُ اُمَّتُهٗ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: مَا جَاءَ نَا مِنْ نَّذِيْرٍ. فَيُقَالُ: مَنْ شُهُوْدُكَ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ)). فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ)) ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۵۵۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا: کیا آپ نے (اللہ تعالیٰ کے احکامات و تعلیمات) پہنچا دیے تھے؟ وہ کہیں گے: جی ہاں، میرے پروردگار! ان کی امت سے پوچھا جائے گا: کیا انہوں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچا دیے تھے؟ وہ کہیں گے: ہمارے پاس تو کوئی ڈارنے (آگاہ کرنے) والا آیا ہی نہیں۔ ان سے کہا جائے گا: آپ کا گواہ کون ہے؟ وہ کہیں گے: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی اُمت۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر تمہیں لایا جائے گا، تو تم گواہی دو گے کہ انہوں نے پہنچا دیا تھا۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ہم نے اسی طرح تمہیں امت وسط بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول اللہ تم پر گواہ ہوں۔''

۵۵۵٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَضَحِكَ، فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ؟)). قَالَ: قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ: قَالَ: ((مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ، يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ؟)) قَالَ: ((يَقُوْلُ: بَلٰى)). قَالَ: ((فَيَقُوْلُ: فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِنِّيْ)). قَالَ: ((فَيَقُوْلُ: كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٤١) و مسلم (٥٢/ ٢٧٦٨)۔

[2] رواه مسلم (٤٩/ ٢٧٦٧)۔

[3] رواه البخاري (٣٣٣٩)۔

شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا)). قَالَ: ((فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيهِ، فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ: اِنْطِقِي)). قَالَ: ((فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ)). قَالَ: ((فَيَقُولُ: بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا، فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۵۵۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو آپ ہنس دیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے ہنس رہا ہوں؟'' انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: بندے کے اپنے رب سے مخاطب ہونے سے، وہ عرض کرے گا: رب جی! کیا آپ مجھے ظلم سے نہیں بچائیں گے؟'' فرمایا: ''وہ (رب تعالیٰ) فرمائے گا: کیوں نہیں، ضرور۔'' فرمایا: ''وہ عرض کرے گا: میں اپنے خلاف صرف اپنے نفس ہی کی گواہی قبول کروں گا، فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''آج تیرا نفس ہی تیرے خلاف گواہی دینے کے لیے کافی ہے۔ اور لکھنے والے معزز فرشتے بھی گواہی کے لیے کافی ہیں۔'' فرمایا: ''اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی، اور اس کے اعضاء سے کہا جائے گا، کلام کرو۔'' فرمایا: ''وہ اس کے اعمال کے متعلق بولیں گے، پھر اس (بندے) کے اور اس کی زبان کے درمیان سے پابندی اٹھالی جائے گی۔'' فرمایا: ''وہ (اپنی زبان سے بول کر) کہے گا: تمہارے لیے دوری ہو اور ہلاکت ہو، میں تو تمہاری ہی طرف سے جھگڑا تھا۔''

۵۵۵۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟)) قَالُوا: لَا. قَالَ: ((فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟)) قَالُوا: لَا. قَالَ: ((فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا)). قَالَ: ((فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ: أَيْ فُلْ: أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ، وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُولُ: بَلٰى)). قَالَ: ((فَيَقُولُ: أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ فَيَقُولُ: لَا. فَيَقُولُ: فَإِنِّي قَدْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي. ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ، فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ، وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ، وَتَصَدَّقْتُ، وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ، فَيَقُولُ: هٰهُنَا إِذًا. ثُمَّ يُقَالُ: الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ، وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ: مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ؟ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيهِ، وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ: اِنْطِقِي، فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ، وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ، وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ، وَذٰلِكَ الَّذِي سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ)) فِي بَابِ التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما.

۵۵۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم روزِ قیامت اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم، دوپہر کے وقت جبکہ مطلع ابر آلود نہ ہو، سورج دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم، چودھویں رات جبکہ مطلع ابر آلود بھی نہ ہو، چاند دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اپنے رب کے دیدار

[1] رواه مسلم (١٧/ ٢٩٦٩)۔

[2] رواه مسلم (١٦/ ٢٩٦٨) ٥ حديث "يدخل من أمتي الجنة" تقدم (٥٢٩٥)۔

میں بس اتنی تکلیف محسوس کرو گے، جس طرح تم ان دونوں (سورج اور چاند) میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں تکلیف محسوس کرتے ہو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بندے سے ملاقات کرے گا تو وہ فرمائے گا: اسے فلاں! کیا میں نے تمہیں عزت نہیں بخشی تھی؟ کیا میں نے تمہیں سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تجھے بیوی نہیں دی تھی؟ کیا میں نے گھوڑے اور اونٹ تیرے لیے مسخر نہیں کیے تھے؟ کیا میں نے تجھے (تیری قوم پر) سردار نہیں بنایا تھا؟ اور تو ان سے چوتھا حصہ وصول کرتا تھا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں۔'' فرمایا: ''رب تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو جانتا تھا کہ تو مجھ سے ملاقات کرنے والا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، پھر رب تعالیٰ فرمائے گا: میں نے (آج) تجھے بھلا دیا جس طرح تم نے مجھے (دنیا میں) بھلا رکھا تھا، پھر رب تعالیٰ دوسرے سے ملاقات کرے گا، اور اسی (پہلے) کی مثل ذکر کیا، پھر وہ تیسرے سے ملاقات کرے گا تو وہ اس سے بھی اسی کی مثل کہے گا: وہ عرض کرے گا: رب جی! میں آپ پر، آپ کی کتاب پر اور آپ کے رسولوں پر ایمان لایا، میں نے نماز پڑھی، روزہ رکھا، صدقہ کیا، اور وہ جس قدر ہو سکا اپنی تعریف کرے گا، رب تعالیٰ فرمائے گا: یہیں ٹھہرو، پھر کہا جائے گا: ہم ابھی تجھ پر گواہ پیش کرتے ہیں، وہ اپنے دل میں غور و فکر کرے گا، وہ کون ہے جو میرے خلاف گواہی دے گا، اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی، اور اس کی ران سے کہا جائے گا، بولو، چنانچہ اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے عمل کے مطابق کلام کریں گی، اور یہ اس لیے ہوگا تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے نفس کی طرف سے اس کا عذر زائل کر دے، اور یہ منافق شخص ہوگا، اور یہ وہ ہوگا جس پر اللہ ناراض ہوگا۔''

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((یدخل من امتی الجنة)) بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما، باب التوکل میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۵۵۶: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((وَعَدَنِيْ رَبِّيْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، وَلَا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا، وَّثَلٰثُ حَثَيَاتٍ مِّنْ حَثَيَاتِ رَبِّيْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۵۵۵۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت سے ستر ہزار افراد حساب و عذاب کے بغیر جنت میں لے جائے گا۔ اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے۔ اور مزید یہ کہ میرے رب کی طرف سے تین چلو ہوں گے۔''

۵۵۵۷: وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ: فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِيْرُ، وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِيْ، فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ، مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٨ ح ٢٢٦٥٩) والترمذي (٢٤٣٧ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (٤٢٨٦)۔

يَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ. ❶

۵۵۵۷: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت لوگ تین بار (اللہ کے حضور) پیش کیے جائیں گے، پہلی دو مرتبہ کی پیشی میں جھگڑا اور معذرت ہو گی اور تیسری پیشی کے وقت ہاتھوں کی طرف اعمال نامے اڑیں گے، چنانچہ کوئی انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑنے والا ہو گا اور کوئی بائیں میں۔''

اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث اس وجہ سے صحیح نہیں کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

۵۵۵۸: وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ. ❷

۵۵۵۸: اور بعض راویوں نے اسے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۵۵۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ عَلٰی رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِّثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ اَظَلَمَكَ كَتَبَتِیَ الْحَافِظُوْنَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: اَفَلَكَ عُذْرٌ؟ قَالَ: لَا، يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: بَلٰی! اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، وَاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، فَيَقُوْلُ: اُحْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! مَاهٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ، قَالَ: فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِیْ كَفَّةٍ، فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَ ثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَیْءٌ.)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۵۵۵۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت اللہ میری امت کے ایک آدمی کو ساری مخلوق کے سامنے لائے گا اور اس کے ننانوے رجسٹر کھولے گا، اور ہر رجسٹر کی لمبائی حد نظر تک ہو گی، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو (کہ تم نے نہ کی ہو)؟ یا میرے لکھنے والوں نے، حفاظت کرنے والوں نے تم پر کوئی ظلم کیا ہو؟ وہ عرض کرے گا، رب جی! نہیں، اللہ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: رب جی؟ نہیں، اللہ فرمائے گا: ہاں ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، کیونکہ آج تم پر کوئی ظلم نہیں ہو گا، ایک کارڈ نکالا جائے گا، اس پر درج ہو گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ فرمائے گا: وزن پر حاضر ہو، وہ عرض کرے گا: رب جی! ان رجسٹروں کے مقابلے میں اس کارڈ کی کیا حیثیت ہے؟ چنانچہ اللہ وہ فرمائے گا: آج تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا، فرمایا: ایک پلڑے میں وہ دفاتر رکھے جائیں گے اور دوسرے پلڑے میں وہ کارڈ رکھا جائے گا تو وہ دفاتر ہلکے پڑ جائیں گے

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (لم أجده من حديث أبي هريرة عنده، إنما رواه من حديث أبي موسى، انظر الحديث الآتي: ٥٥٥٨) و الترمذي (٢٤٢٥) ☆ الحسن البصري مدلس عنعن و لم يسمع من أبي هريرة رضي الله عنه في القول الراجح۔ ❷ **إسناده ضعيف**، [رواه ابن ماجه (٤٢٧٧) و أحمد (٤/ ٤١٤ ح ١٩٩٥٣)] ☆ الحسن البصري مدلس وعنعن، انظر الحديث السابق (٥٥٥٧)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٦٣٩ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (٤٣٠٠)۔

اور وہ کارڈ بھاری ہو جائے گا، اللہ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔''

٥٥٦٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يُبْكِيكِ؟)). قَالَتْ: ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ، فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ أَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا فِي ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا: عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ، أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَمْ يَثْقُلُ؟ وَعِنْدَ الْكُتُبِ حَتّٰى يُقَالَ: ﴿هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ﴾، حَتّٰى يَعْلَمَ: أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ، أَفِيْ يَمِيْنِهِ أَمْ فِيْ شِمَالِهِ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهِ؟ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [1]

۵۵۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے جہنم کی آگ کو یاد کیا تو وہ رو پڑیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کون سی چیز رلا رہی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، میں نے جہنم کی آگ کو یاد کیا تو میں رو پڑی، تو کیا روزِ قیامت آپ اپنے اہل خانہ کو یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! تین مقامات ہیں، جہاں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا، میزان کے موقع پر حتی کہ وہ جان لے کہ آیا اس کی میزان ہلکی پڑتی ہے یا وہ بھاری ہوتی ہے، نامہ اعمال کے وقت، جب کہا جائے گا: ''آ ؤ اپنا نامۂ اعمال پڑھو۔'' حتی کہ وہ جان لے کہ اس کا نامۂ اعمال کہاں دیا جاتا ہے، اس کے دائیں ہاتھ میں یا اس کی پشت کے پیچھے سے اس کے بائیں ہاتھ میں ملتا ہے، اور پل صراط کے موقع پر جب اسے جہنم پر رکھا جائے گا۔''

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٥٦١: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ، وَأَشْتِمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ، فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ، وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ، فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كِفَافًا لَّا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ، وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُوْنَ ذَنْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَّكَ، وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ، اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ، فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ)). فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ﴾)) فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ، أُشْهِدُكَ أَنَّهُمْ كُلُّهُمْ أَحْرَارٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۵۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک آدمی آیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے کچھ غلام ہیں، وہ میرے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں، خیانت کرتے ہیں، اور میری نافرمانی کرتے ہیں، جبکہ میں انہیں برا بھلا کہتا ہوں اور انہیں مارتا ہوں، ان کی وجہ سے (اللہ تعالیٰ کے ہاں) میرا معاملہ کیسا ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب روزِ قیامت

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٧٥٥) ☆ الحسن البصري مدلس و عنعن۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣١٦٥ و قال: غريب) ☆ الزهري مدلس و عنعن۔

ہوگا تو انہوں نے تجھ سے جو خیانت کی ہوگی، تیری نافرمانی کی ہوگی اور تجھ سے جھوٹ بولا ہوگا ان کا اور تو نے جو انہیں سزا دی ہوگی اس کا حساب کیا جائے گا، اگر تیری سزا ان کی غلطیوں کے مطابق ہوئی تو پھر معاملہ برابر رہے گا تیرے لئے کوئی ثواب و عقاب نہیں ہوگا اور اگر تیری سزا ان کی خطاؤں سے کم رہی تو پھر تجھے زائد حق حاصل ہوگا اور اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے زیادہ ہوئی تو پھر اس زیادتی کا تجھ سے انہیں بدلہ دلایا جائے گا۔'' (یہ سن کر) وہ آدمی (مجلس سے) دور ہو کر چیخنے اور رونے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''کیا تم اللہ کا فرمان نہیں پڑھتے: ''ہم روزِ قیامت انصاف کا ترازو قائم کریں گے تو کسی جان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا، اگر (عمل و ظلم) رائی کے دانے کے برابر بھی ہو، تو ہم اسے لے آئیں گے اور کافی ہیں ہم حساب کرنے والے۔'' چنانچہ اس آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں اپنے لیے اور ان کے لیے، ان کی علیحدگی سے بہتر کوئی چیز نہیں پاتا، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ سارے آزاد ہیں۔

٥٥٦٢: وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ: ((**اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا**)) قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ: ((**اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزُ عَنْهُ، اِنَّهٗ مَنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ! هَلَكَ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۵۵۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی کسی نماز میں یہ دعا ((**اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا**)) ''اے اللہ! میرا آسان حساب لینا۔'' کرتے ہوئے سنا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! آسان حساب سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(اس سے مراد یہ ہے کہ) (اللہ تعالیٰ) اس کے نامۂ اعمال پر نظر ڈال کر اس سے درگزر فرمائے گا، کیونکہ عائشہ! اس روز جس کے حساب کی جانچ پڑتال کی گئی تو وہ مارا گیا۔''

٥٥٦٣: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَّقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿**يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ**﴾؟ فَقَالَ: ((**يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ**)). [2]

۵۵۶۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو انہوں نے عرض کیا: مجھے بتائیں کہ اللہ عزوجل نے جو یہ فرمایا ہے: ''اس دن لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔'' تو روزِ قیامت کھڑے ہونے کی کون طاقت رکھے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(قیامت کا دن) مومن پر ہلکا کر دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ اس پر فرض نماز کی طرح ہوگا۔''

٥٥٦٤: وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ﴿**يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ**﴾ مَاطُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ؟ فَقَالَ: ((**وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي**

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٤٨ ح ٢٤٧١٩) [وصححه الحاكم (١/ ٥٧) ووافقه الذهبي] وأصله متفق عليه (البخاري: ١٠٣، مسلم: ٢٨٧٦)۔ [2] **حسن**، رواه البيهقي في البعث والنشور (لم أجده، شعب الإيمان ١/ ٣٢٤ قبل ح ٣٦٢ تعليقًا) وابن حبان (الإحسان: ٧٢٩/ ٧٣٣٤ وسنده حسن) ☆ شيخ دراج: (مبهم وهو) أبو الهيثم وله شاهد حسن في شعب الإيمان (٣٦٢، نسخة محققة: ٣٥٦) ولم يذكر الآية، فيه نعيم بن حماد حسن الحديث۔

الدُّنْيَا)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. [1]

۵۵۶۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے متعلق دریافت کیا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی کہ اس دن کی طوالت کس قدر ہوگی (کیا لوگ اتنا لمبا قیام کر سکیں گے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس (دن) کو مؤمن پر اس قدر آسان کر دیا جائے گا کہ وہ اس پر فرض نماز سے بھی ہلکا ہو جائے گا جو اس نے دنیا میں پڑھی تھی۔'' دونوں احادیث کو امام بیہقی نے ''کتاب البعث و النشور'' میں نقل کیا ہے۔

۵۵۶۵: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فَيُنَادِىْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ: اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَقُوْمُوْنَ وَ هُمْ قَلِيْلٌ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، ثُمَّ يُؤْمَرُ لِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۵۵۶۵: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت تمام لوگوں کو ایک جگہ پر جمع کیا جائے گا تو اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: وہ تہجد گزار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہوں گے اور وہ قلیل ہوں گے، اور وہ بغیر حساب جنت میں جائیں گے، پھر باقی لوگوں کے حساب کے متعلق حکم فرمایا جائے گا۔''

---

[1] **حسن**، رواه البيهقي في البعث والنشور (لم أجده) [وأحمد (٣/ ٧٥ ح ١١٧٤٠)] ☆ انظر الحديث السابق (٥٥٦٤) وللحديث شاهد حسن۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٢٤٤، نسخة محققة: ٢٩٧٤) [وهناد بن السري في الزهد (١٧٦) والمروزي كما في مختصر قيام الليل (ص ١٨)]۔

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

حوض اور شفاعت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۵٦٦: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَاِذَا طِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۵٦٦: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(معراج کی رات) میں جنت میں چل رہا تھا کہ اچانک میں ایک نہر پر پہنچا، اس کے دونوں کناروں پر خول دار موتیوں کے گنبد تھے، میں نے کہا: جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ کوثر ہے، جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمائی ہے، میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی اعلیٰ خوشبو والی کستوری تھی۔''

۵۵٦٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ، وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَآءُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ، مَنْ يَّشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۵٦٧: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا حوض ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے، اس کے اطراف برابر ہیں۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ اچھی ہے اور اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں، جس شخص نے اس سے پی لیا وہ پھر کبھی (میدان حشر میں) پیاسا نہ ہوگا۔''

۵۵٦٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ حَوْضِيْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ، وَلَاٰنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ، وَاِنِّيْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهٖ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، لَكُمْ سِيْمَاءُ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْاُمَمِ، تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۵٦٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا حوض ایلہ اور عدن کے درمیانی مسافت سے زیادہ مسافت والا ہے۔ وہ برف سے زیادہ سفید، اور وہ شہد ملے دودھ سے زیادہ شیریں ولذیذ ہے، اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے

---

[1] رواه البخاري (٦٥٨١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٧٩) و مسلم (٢٧/ ٢٢٩٢)۔

[3] رواه مسلم (٣٦/ ٢٤٧)۔

زیادہ ہیں، اور میں (دوسرے) لوگوں کو اس سے اس طرح دور ہٹاؤں گا جس طرح آدمی لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے دور ہٹاتا ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ اس روز ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، تمہارے لیے ایک خاص نشان ہوگا جو کسی اور امت کے لیے نہیں ہوگا۔ تم میرے پاس اس حالت میں آؤ گے کہ وضو کے نشان کی وجہ سے تمہاری پیشانی اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔''

٥٥٦٩: وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((تُرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ)). [1]

۵۵۶۹: اور صحیح مسلم کی انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے، فرمایا: ''اس (حوض) میں سونے اور چاندی کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے۔''

٥٥٧٠: وَفِي اُخْرٰى لَهُ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ عَنْ شَرَابِهٖ، فَقَالَ: ((اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ: اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ)). [2]

۵۵۷۰: اور صحیح مسلم ہی کی ایک حدیث، جو کہ ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں ہے: آپ سے اس کے مشروب کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں جنت سے دو پرنالے گرتے ہیں، ان میں سے ایک سونے کا ہے جبکہ دوسرا چاندی کا۔''

٥٥٧١: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنَنِيْ، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ، فَاَقُوْلُ: اِنَّهُمْ مِنِّيْ. فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ؟ فَاَقُوْلُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۵۷۱: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں حوض پر تم سے پہلے ہی موجود ہوں گا جو شخص میرے پاس سے گزرے گا، وہ (اس سے) پیئے گا اور جس نے پی لیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے، میں انہیں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے، پھر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی، میں کہوں گا؛ یہ تو مجھ سے ہیں، (میرے امتی ہیں)، مجھے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئے کام ایجاد کر لیے تھے، میں کہوں گا: اس شخص کے لیے (مجھ سے) دوری ہو جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی۔''

٥٥٧٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُهَمُّوْا بِذٰلِكَ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَّكَانِنَا! فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: اَنْتَ اٰدَمُ، اَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ، وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ، وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰئِكَتَهٗ، وَعَلَّمَكَ اَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا. فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ اَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا. وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ

---

[1] رواه مسلم (٤٣/ ٢٣٠٣)۔

[2] رواه مسلم (٣٧/ ٢٣٠١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٨٣۔ ٦٥٨٤) و مسلم (٢٦/ ٢٢٩٠)۔

إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ . وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ أَصَابَ: سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ. وَلٰكِنِ ائْتُوْا إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ)). قَالَ: ((فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ كَذَبَهُنَّ. وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا آتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ، وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا. قَالَ: فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهُ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ)).

قَالَ: ((فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ))

قَالَ: ((فَيَأْتُوْنِّيْ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّدَعَنِيْ، فَيَقُوْلُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ)). قَالَ: ((فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ، فَأُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا، فَأَخْرُجُ، فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُوْدُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهِ. فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِيْ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ)). قَالَ: ((فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ فَأُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا، فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُوْدُ الثَّالِثَةَ، فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِيْ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ)). قَالَ: ((فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ فَأُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا، فَأَخْرُجُ، فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ)) أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قَالَ: ((وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۷۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومنوں کو روزِ قیامت روک رکھا جائے گا حتی کہ اس وجہ سے وہ غمگین ہو جائیں گے، وہ کہیں گے: کاش کہ ہم اپنے رب کے حضور کوئی سفارشی تلاش کریں تا کہ وہ ہمیں ہماری اس جگہ سے نجات دے دے، وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، اور کہیں گے: آپ آدم، تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے تخلیق فرمایا، آپ کو جنت میں بسایا، اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے، اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں حتی کہ وہ ہمیں ہماری اس جگہ سے نجات دے دے، وہ کہیں گے: میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، وہ اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جس کا ارتکاب اس درخت کے کھانے سے ہوا تھا حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا، بلکہ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ پہلے نبی ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف مبعوث فرمایا تھا، وہ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے، میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، اور وہ اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جو ان سے لاعلمی میں اپنے رب سے سوال کرنے سے سرزد ہوئی تھی، بلکہ تم رحمان کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ'' فرمایا: ''وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٦٥) ومسلم (٣٢٢/ ١٩٣)۔

گے، تو وہ بھی یہی کہیں گے: میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، اور وہ اپنے تین جھوٹوں کو یاد کریں گے جو انہوں نے بولے تھے، بلکہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تورات عطا کی، ان سے کلام فرمایا اور سرگوشی کے لیے انہیں قریب کیا۔'' فرمایا: ''وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، اور وہ اپنی اس غلطی کا تذکرہ کریں گے کہ انہوں نے اس (قبطی) آدمی کو قتل کیا تھا، بلکہ تم اللہ کے بندے عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو کہ اس کے رسول ہیں، اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔'' فرمایا: ''وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے، میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، بلکہ تم اللہ کے بندے محمد ﷺ کے پاس جاؤ، اللہ نے جن کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں۔'' فرمایا: ''چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے میں اپنے رب سے، اس کے حضور آنے کی، اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی، جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر جتنی دیر اللہ چاہے گا وہ مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا: محمد! اٹھو، بات کرو، تمہاری بات سنی جائے گی، سفارش کرو، تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، آپ سوال کریں، آپ کو عطا کیا جائے گا۔'' فرمایا: ''چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو میں اپنے رب کی وہ حمد و ثنا بیان کروں گا، جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے تعداد کا تعین کر دیا جائے گا، میں (دربار الٰہی سے) باہر آؤں گا اور میں انہیں جہنم کی آگ سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا، پھر میں دوسری مرتبہ جاؤں گا، اور اپنے رب کے حضور پیش ہونے کی اجازت طلب کروں گا، مجھے اس کے پاس جانے کی اجازت مل جائے گی، جب میں اسے دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا، جس قدر اللہ چاہے گا وہ مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا: محمد ﷺ سر اٹھاؤ، بات کرو، تمہیں سنا جائے گا، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، سوال کرو آپ کو عطا کیا جائے گا۔'' فرمایا: ''میں اپنا سر اٹھاؤں گا، میں اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے حد متعین کر دی جائے گی، میں (بارگاہ رب العزت سے) باہر آؤں گا تو میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا، پھر میں تیسری مرتبہ جاؤں گا، اپنے رب کے پاس جانے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اس کے پاس جانے کی اجازت مل جائے گی، جب میں اسے دیکھوں گا تو میں سجدے میں گر جاؤں گا، اللہ جب تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں چھوڑ دے گا پھر فرمائے گا: محمد! سر اٹھائیں، بات کریں، تمہیں سنا جائے گا، سفارش کریں تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، اور سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا۔'' فرمایا: ''میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے حد کا تعین کر دیا جائے گا، میں (بارگاہ رب العزت سے) باہر آؤں گا، انہیں میں آگ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا، حتیٰ کہ جہنم میں صرف وہی رہ جائے گا جسے قرآن نے روک رکھا ہو۔'' یعنی جس پر دائمی جہنمی ہونا واجب ہو چکا ہو، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ''قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر مبعوث فرمائے۔'' فرمایا: ''اور یہ وہ مقام محمود ہے جس کا اس نے تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہے۔''

۵۵۷۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ، فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: اشْفَعْ اِلٰى رَبِّكَ: فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهٗ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ، فَيَأْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ،

فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهُ كَلِيْمُ اللّٰهِ، فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ، فَيَأْتُوْنِيْ فَاَقُوْلُ: اَنَا لَهَا، فَاَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ، فَيُؤْذَنُ لِيْ، وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ اَحْمَدُهُ بِهَا لَاتَحْضُرُنِيَ الْاٰنَ، فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَاَخِرُّلَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ: تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ: اِنْطَلِقْ، فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ، ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ! اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ، فَيُقَالُ: اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ، ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ. فَيُقَالُ: اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ. فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ، ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّلَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اِئْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ: لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ. قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ، وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ! لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۷۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ اضطراب کا شکار ہوں گے وہ مل کر آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اپنے رب سے سفارش کرو، وہ کہیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں، وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، وہ بھی کہیں گے، میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں، وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، وہ بھی یہی کہیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں، وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، وہ کہیں گے: میں اس کے اہل نہیں ہوں، لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: میں اس کے لئے تیار ہوں، میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت دے دی جائے گی، وہ مجھے حمد کے الفاظ الہام فرمائے گا تو میں ان (کلمات والفاظ) کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، ان کلمات کا اس وقت مجھے علم نہیں، میں ان حمد یہ الفاظ کے ساتھ اس کی حمد بیان کروں گا اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا، مجھے کہا جائے گا، سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، میں کہوں گا: رب جی! میری امت، میری امت! چنانچہ کہا جائے گا جاؤ اور جس کے دل میں جو کے برابر ایمان ہے اسے (دوزخ سے) نکال لو، میں جاؤں گا اور ایسے ہی کروں گا، پھر میں دوبارہ (رب کے حضور) جاؤں گا اور انہی حمد یہ کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا، محمد! اپنا سر اٹھاؤ، بات کرو، سنی

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٥١٠) ومسلم (٣٢٦/ ١٩٣)۔

جائے گی، سوال کرو اسے پورا کیا جائے گا اور سفارش کرو سفارش قبول کی جائے گی، میں کہوں گا، رب جی! میری امت، میری امت! کہا جائے گا: جاؤ! جس کے دل میں ذرہ یا رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے (جہنم سے) نکال لو، میں جاؤں گا اور ایسے ہی کروں گا، پھر میں (تیسری مرتبہ) لوٹوں گا، اور ان حمد یہ کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا، تو کہا جائے گا: محمد! اپنا سر اٹھائیں، بات کریں، سنی جائے گی، سوال کریں اسے پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں اسے قبول کیا جائے گا، میں کہوں گا: رب جی! میری امت، میری امت! کہا جائے گا: جاؤ اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی ادنی ترین ایمان ہے اسے بھی جہنم کی آگ سے نکال لو، میں جاؤں گا اور ایسے ہی کروں گا، پھر میں چوتھی مرتبہ لوٹوں گا، اور ان حمد یہ کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا: محمد! اپنا سر اٹھائیں، بات کریں سنی جائے گی، مانگیں عطا کیا جائے گا، اور سفارش کریں تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، میں کہوں گا؛ رب جی! مجھے اس شخص کے بارے میں اجازت دے دیں کہ جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا ہو اور میں اسے جہنم سے نکال لاؤں، فرمایا: اس کا آپ کو حق حاصل نہیں، لیکن میری عزت، میرے جلال، میری کبریائی اور میری عظمت کی قسم! جس شخص نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا ہوگا میں اسے اس (جہنم) سے ضرور نکالوں گا۔''

٥٥٧٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ وَنَفْسِهٖ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۵۵۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت میری شفاعت کے لحاظ سے سب سے زیادہ سعادت مند شخص وہ ہوگا جس نے خلوص دل سے ((لا الہ الا الله)) ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں'' پڑھا ہوگا۔''

٥٥٧٥: وَعَنْهُ، قَالَ: اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً، ثُمَّ قَالَ: ((اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَالَا يُطِيْقُوْنَ، فَيَقُوْلُ النَّاسُ: اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ؟ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ)). وَذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ: ((فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِیْ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ: اُمَّتِیْ يَارَبِّ! اُمَّتِیْ يَا رَبِّ! اُمَّتِیْ! يَارَبِّ! فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ)). ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ! اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۵۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا تو اس سے ایک دستی آپ کی خدمت میں پیش کی

[1] رواه البخاري (٩٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٧١٢) و مسلم (٣٢٧ / ١٩٤)۔

گئی، جبکہ دستی آپ کو پسند تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دانتوں سے ایک بار اسے نوچا، پھر فرمایا: ''روزِ قیامت مَیں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، اس دن تمام لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے، سورج قریب ہو جائے گا، اور لوگ غم و تکلیف کی انتہا کو پہنچ جائیں گے، تمام لوگ کہیں گے، کیا تمہیں ایسا کوئی شخص نظر نہیں آتا ہے جو تمہارے رب کے ہاں تمہاری سفارش کرے، چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، اور پھر آگے حدیث شفاعت بیان کی، اور فرمایا: ''میں جاؤں گا اور عرش کے نیچے پہنچوں گا تو اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر اللہ اپنی حمد و ثنا کے ایسے کلمات مجھے سکھائے گا جو اس نے مجھ سے پہلے کسی کو نہیں سکھائے ہوں گے، پھر وہ فرمائے گا: محمد! اپنا سر اٹھائیں، سوال کریں، آپ کا سوال پورا کیا جائے گا، اور سفارش کریں تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، میں اپنا سر اٹھاؤں گا، اور کہوں گا، رب جی! میری امت، رب جی! میری امت، رب جی! میری امت، کہا جائے گا: محمد! آپ اپنی امت کے ان افراد کو، جن پر کوئی حساب نہیں، ابواب جنت میں سے دائیں دروازے سے داخل کیجئے، حالانکہ انہیں اس کے علاوہ دیگر دروازوں سے لوگوں کے ساتھ گزرنے کا بھی حق حاصل ہے۔'' پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت کے دروازے کی دہلیز کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے۔''

٥٥٧٦: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ فِيْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ، فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٥٥٧٦: شفاعت سے متعلق حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: ''امانت اور صلہ رحمی کو چھوڑا جائے گا تو وہ پل صراط کے دونوں کناروں پر کھڑی ہو جائیں گی۔''

٥٥٧٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ: ﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ﴾ وَقَالَ عِيْسٰى: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾ فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ))، وَبَكٰى. فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ((يَا جِبْرَئِيْلُ! اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ اَعْلَمُ، فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ؟)). فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَا قَالَ: فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرَئِيْلَ: ((اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ: اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٥٥٧٧: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ابراہیم میں موجود اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''رب جی! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا، جس نے میری اتباع کی تو وہ مجھ سے ہے۔'' اور عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: ''اے اللہ! میری امت، میری امت!'' اور آپ رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جبریل! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، اور تیرا رب زیادہ جانتا ہے، ان سے پوچھو کہ انہیں کون سی چیز رلا رہی ہے؟'' جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے تو آپ سے دریافت کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہا تھا وہی انہیں بتا دیا، اللہ تعالیٰ

[1] رواہ مسلم (٣٢٩ / ١٩٥)۔

[2] رواہ مسلم (٣٤٦ / ٢٠٢)۔

نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور کہو: ہم آپ کی امت کے متعلق آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو غمگین نہیں کریں گے۔''

۵۵۷۸: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نَعَمْ، هَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِیْرَةِ صَحْوًا لَیْسَ مَعَهَا سَحَابٌ؟ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَیْسَ فِیْهَا سَحَابٌ؟)). قَالُوْا: لَا ، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ: ((مَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ اَحَدِهِمَا. اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِیَتَّبِعْ کُلُّ اُمَّةٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا یَبْقٰی اَحَدٌ کَانَ یَعْبُدُ غَیْرَ اللّٰہِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا یَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ، حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ اِلَّا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، اَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ: فَمَاذَا تَنْظُرُوْنَ؟ یَتَّبِعُ کُلُّ اُمَّةٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ. قَالُوْا: یَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِی الدُّنْیَا اَفْقَرَ مَا کُنَّا اِلَیْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ)). [1]

۵۵۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا روز قیامت ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، کیا دو پہر کے وقت، جب مطلع ابر آلود نہ ہو تو سورج دیکھنے میں تم کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟ اور کیا چودھویں رات جب مطلع ابر آلود نہ ہو تو تم چاند دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی طرح تم روز قیامت اللہ کو دیکھنے میں تکلیف محسوس نہیں کرو گے، مگر جس قدر تم ان دونوں میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں تکلیف محسوس کرتے ہو۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: ہر امت اپنے معبود کے پیچھے چلی جائے، اللہ کے علاوہ اصنام اور بتوں کی پوجا کرنے والے سارے کے سارے آگ میں گر جائیں گے حتیٰ کہ جب صرف اللہ کی عبادت کرنے والے نیک اور فاجر قسم کے لوگ رہ جائیں گے تو رب العالمین ان کے پاس آئے گا، اور پوچھے گا، تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ ہر امت اپنے معبود کے پیچھے جا چکی ہے، وہ عرض کریں گے: رب جی! ہم نے دنیا میں ان سے علیحدگی اختیار کیے رکھی جبکہ ہم ان کے ضرورت مند تھے اور ہم ان کے ساتھ نہ رہے۔''

۵۵۷۹: وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((فَیَقُوْلُوْنَ: هٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی یَاْتِیَنَا رَبُّنَا، فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ)). وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ: ((فَیَقُوْلُ هَلْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهٗ اٰیَةٌ تَعْرِفُوْنَهٗ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَیُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ، فَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ لِلّٰہِ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰہُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ، فَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِیَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ ظَهْرَهٗ طَبَقَةً وَّاحِدَةً، کُلَّمَا اَرَادَ اَنْ یَّسْجُدَ خَرَّ عَلٰی قَفَاهُ، ثُمَّ یُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰی جَهَنَّمَ، وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ، وَیَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ! سَلِّمْ سَلِّمْ، فَیَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ کَطَرْفِ الْعَیْنِ، وَکَالْبَرْقِ، وَکَالرِّیْحِ، وَکَالطَّیْرِ وَکَاَجَاوِیْدِ الْخَیْلِ وَالرِّکَابِ، فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ، وَمَخْدُوْشٌ مُرْسَلٌ، وَمَکْدُوْشٌ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ، حَتّٰی اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْکُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِی الْحَقِّ قَدْ تَبَیَّنَ لَکُمْ. مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِلّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ فِیْ

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٨٠٦) و مسلم (٢٢٩/ ١٨٢)۔

النَّارِ، يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا، وَيُصَلُّوْنَ، وَيَحُجُّوْنَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ، فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! مَا بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ، فَيَقُوْلُ: ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا، ثُمَّ يَقُوْلُ: ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا، ثُمَّ يَقُوْلُ: ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: شَفَعَتِ الْمَلٰئِكَةُ، وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ، وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ، وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهْرٍ فِيْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ: نَهْرُ الْحَيٰوةِ، فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ، فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ، فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ، فَيَقُوْلُ: اَهْلُ الْجَنَّةِ: هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ، اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۷۹: اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''وہ کہیں گے جب تک ہمارا رب ہمارے پاس نہیں آتا تب تک ہماری یہی جگہ ہے، جب ہمارا رب آ جائے گا ہم اسے پہچان لیں گے۔'' اور ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''وہ فرمائے گا: کیا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی نشانی ہے جسے تم پہچانتے ہو؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں، وہ اپنی پنڈلی ظاہر کرے گا تو ہر وہ شخص جو اخلاص کے ساتھ سجدہ کرتا تھا اسے اللہ سجدے کی اجازت دے دے گا اور جو کسی خوف، ریا کاری کی خاطر سجدہ کیا کرتا تھا اللہ اس کی کمر کو تختہ بنا دے گا، جب وہ سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ اپنی گدی کے بل گر جائے گا، اس کے بعد جہنم پر پل رکھا جائے گا اور سفارش کرنے کی اجازت مل جائے گی تمام (انبیا علیہم السلام) کہیں گے: اے اللہ! سلامتی فرمانا، سلامتی فرمانا، مومن (اپنے اپنے اعمال کے مطابق) کچھ آنکھ جھپکنے کی طرح، کچھ ہوا کی رفتار کی طرح، کچھ پرندے کی اڑان کی طرح، کچھ تیز رفتار گھوڑوں کی طرح اور کچھ مختلف سواریوں کی رفتار کی طرح گزریں گے، کوئی تو صحیح سلامت نجات پا جائے گا کوئی زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور کسی کو جہنم کی آگ میں دھکیل دیا جائے گا۔ حتی کہ مومن جہنم کی آگ سے نجات پا جائیں گے، تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! حق لینے کی خاطر تم سے زیادہ شدید مطالبہ کرنے والا کوئی نہیں ہوگا، جب انہیں روز قیامت اپنے بھائیوں کے حق کا پتہ چلے گا، جو کہ جہنم کی آگ میں ہوں گے، وہ کہیں گے، ہمارے رب! وہ ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ نمازیں پڑھا کرتے تھے اور وہ حج کیا کرتے تھے، انہیں کہا جائے گا: جن کو تم پہچانتے ہو انہیں نکال لو، ان کی صورتوں کو جہنم کی آگ پر حرام قرار دیا جائے گا، وہ بہت سی مخلوق کو نکالیں گے، پھر وہ کہیں گے، ہمارے رب! جن کے متعلق تو نے ہمیں حکم دیا تھا ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں رہا، وہ فرمائے گا: دوبارہ جاؤ اور تم جس کے دل میں دینار کے برابر بھی خیر پاؤ، اس کو نکال لاؤ، وہ بہت ساری مخلوق کو نکال لائیں گے، وہ پھر فرمائے گا: لوٹ جاؤ اور تم جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی خیر پاؤ تو اس کو نکال لاؤ، وہ بہت ساری مخلوق کو نکال لائیں گے۔ وہ پھر فرمائے گا: لوٹ جاؤ اور تم جس کے دل میں ذرہ برابر خیر پاؤ، اسے نکال لاؤ، وہ بہت ساری مخلوق کو نکال لائیں گے، پھر

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٤٣٩) و مسلم (٣٠٢/ ١٨٣)۔

وہ عرض کریں گے: ہمارے رب! ہم نے اس (جہنم) میں کسی اہل خیر کو نہیں چھوڑا، (سب کو نکال لیا ہے) تب اللہ فرمائے گا: فرشتوں نے سفارش کی، انبیا علیہم السلام نے سفارش کی اور مومنوں نے سفارش کی صرف ارحم الراحمین ہی باقی رہ گیا ہے، وہ جہنمیوں کی ایک مٹھی بھرے گا اور وہ اس سے ایسے لوگوں کو نکالے گا جنہوں نے کبھی نیکی کا کوئی کام نہیں کیا ہوگا اور وہ کوئلہ بن چکے ہوں گے، وہ انہیں جنت کے دروازوں پر بہنے والی نہر میں ڈالے گا، اسے نہر حیات کہا جائے گا، وہ اس طرح نکلیں گے جس طرح دانہ سیلابی مٹی میں اگ آتا ہے، وہ موتیوں کی طرح نکلیں گے، ان کی گردنوں میں (علامت کے طور پر) ہار ہوں گے، اہل جنت کہیں گے: یہ رحمان (اللہ تعالیٰ) کے آزاد کردہ ہیں، اس نے انہیں بلا کسی عمل کے اور کسی نیکی کے جس کو انہوں نے آگے بھیجا ہو، جنت میں داخل فرمایا ہے، ان کے لیے کہا جائے گا: تمہارے لیے (جنت میں) وہ کچھ ہے جو تم نے (حد نظر تک) دیکھ لیا اور اس کے ساتھ اتنا اور۔''

٥٥٨٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا، فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيٰوةِ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ، اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِيَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۸۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے نکال لو، انہیں نکال لیا جائے گا، وہ جل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے، انہیں نہر حیات میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اس سے اس طرح نمودار ہوں گے جس طرح سیلابی مٹی میں دانہ اگ آتا ہے، کیا تم نے دیکھا نہیں کہ وہ (دانہ شروع میں) زرد رنگ کا لپٹا ہوا پودا نکل آتا ہے۔''

٥٥٨١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ، وَقَالَ: ((يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ، وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ. وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْبَقُ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ، حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَهٗ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ، فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ، وَحَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ، فَكُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ، فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ، وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ، مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! اِصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ، وَقَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا، وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا فَيَقُوْلُ: هَلْ عَسَيْتَ اِنْ اَفْعَلْ ذٰلِكَ؟ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ، فَيُعْطِي اللّٰهَ مَاشَاءَ اللّٰهُ مِنْ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٦٠) و مسلم (٢٠٤ / ١٨٤)۔

عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰى بَهْجَتَهَا، سَكَتَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ! قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيثَاقَ اَنْ لَا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَاَلْتَ: فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهُ، فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَيُعْطِي رَبَّهُ مَاشَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيُقَدِّمُهُ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ، فَسَكَتَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ، فَيَقُولُ: يَارَبِّ! اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَيْلَكَ يَاابْنَ اٰدَمَ! مَا اَغْدَرَكَ! اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيثَاقَ اَنْ لَا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِي اُعْطِيْتَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! لَا تَجْعَلْنِي اَشْقٰى خَلْقِكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْحَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ، فَإِذَا ضَحِكَ اَذِنَ لَهُ فِي دُخُوْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، اَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ، حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ: لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)). وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ: ((قَالَ اللّٰهُ: لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم روز قیامت اپنے رب کو دیکھیں گے؟ انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کا مفہوم بیان کیا، البتہ پنڈلی کھولنے کا ذکر نہیں کیا، اور فرمایا: ''جہنم کے دونوں کناروں پر پل قائم کیا جائے گا، تمام رسولوں سے پہلے میں اپنی امت کے ساتھ اس (پل) کو عبور کروں گا، اس دن صرف رسول ہی کلام کریں گے اور اس دن رسولوں کا کلام یہی ہوگا: اے اللہ! سلامتی عطا فرمانا، اے اللہ سلامتی عطا فرمانا، اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے، اور ان (آنکڑوں) کے طول وعرض کو صرف اللہ ہی جانتا ہے، وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے، چنانچہ ان میں سے ایسے بھی ہوں گے جو ہلاک ہو جائیں گے، اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہوں گے جو کاٹ ڈالے جائیں گے پھر (گرنے سے) بچ جائیں گے، حتی کہ جب اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور وہ جہنم سے نکالنے کا ارادہ فرمائے گا تو وہ جنہیں اس سے نکالنے کا ارادہ فرمائے گا وہ ایسے لوگ ہوں گے جو یہ گواہی دیتے ہوں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ فرشتوں کو حکم فرمائے گا کہ اللہ کی عبادت کرنے والوں کو نکالیں، وہ انہیں نکالیں گے، اور وہ انہیں سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے، اور اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدوں کے نشانات (کی جگہ) کو کھائے، آگ انسان کے سجدوں کے نشانات کے سوا باقی تمام اعضاء کو کھا جائے گی، اور وہ آگ سے نکال لیے جائیں گے درآنحالیکہ وہ جل چکے ہوں گے پھر ان پر آب حیات بہایا جائے گا اور وہ ایسے نمودار ہوں گے جس طرح سیلابی مٹی سے دانہ اگ آتا ہے، جنت اور جہنم کے مابین ایک آدمی باقی رہ جائے گا، اور جنت میں داخل ہونے والا وہ آخری جہنمی ہوگا، اس کا چہرہ جہنم کی آگ کی طرف ہوگا، وہ عرض کرے گا: رب جی! میرا چہرہ جہنم سے دوسری طرف کر دے، (کیونکہ) اس کی بدبو نے مجھے اذیت میں مبتلا کر رکھا ہے اور اس کے شعلوں نے مجھے جلا دیا ہے، رب تعالیٰ فرمائے گا: کیا ایسا تو نہیں کہ اگر میں نے یہ کر دیا تو تو اس کے علاوہ کوئی دوسری چیز کا سوال کر دے، وہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! نہیں (کوئی اور سوال نہیں کروں گا)، وہ جو اللہ چاہے گا، اللہ کو عہد و میثاق

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٨٠٦) و مسلم (٢٩٩/ ١٨٢)۔

دے گا تو اللہ اس کے چہرے کو آگ سے دوسری طرف پھیر دے گا، اور جب وہ جنت کی طرف منہ کر لے گا اور وہ اس کی رونق دیکھے گا تو جس قدر اللہ چاہے گا کہ وہ خاموش رہے تو وہ اس قدر خاموش رہے گا، پھر وہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے، اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے مجھ سے عہد و میثاق نہیں کیا تھا کہ تو اس سوال کے بعد کسی اور چیز کے متعلق سوال نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! میں تیری مخلوق کا سب سے زیادہ بدنصیب شخص نہ ہو جاؤں: چنانچہ وہ فرمائے گا: کیا ہو سکتا ہے کہ اگر میں تمہیں یہ عطا کر دوں تو تو اس کے علاوہ کسی دوسری چیز کا مطالبہ کر دے؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! (ایسے) نہیں، میں اس کے علاوہ کسی اور چیز کا تجھ سے مطالبہ نہیں کروں گا، وہ اپنے رب کو، جو اللہ تعالیٰ چاہے گا عہد و میثاق دے گا، تو وہ اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا، اور جب وہ اس کے دروازے پر پہنچ جائے گا، تو وہ اس کی تروتازگی، اور اس میں جو رونق و سرور دیکھے گا تو جس قدر اللہ چاہے گا کہ وہ خاموش رہے تو وہ خاموش رہے گا، پھر عرض کرے گا: رب جی! مجھے جنت میں داخل فرما دے، اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: ابن آدم! تجھ پر افسوس ہے، تو کتنا بڑا وعدہ خلاف ہے! کیا تو نے عہد و میثاق نہیں دیا تھا کہ تو اس چیز کے علاوہ، جو میں نے تمہیں عطا کر دی، کوئی دوسری چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ بنا، وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا حتی کہ اللہ اس کی وجہ سے ہنس دے گا، جب وہ ہنس دے گا تو وہ اسے دخولِ جنت کی اجازت فرما دے گا، اور فرمائے گا: تمنا کر، وہ تمنا کرے گا حتی کہ جب اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو فلاں فلاں چیز کی تمنا کر، اس کا رب اسے یاد دلائے گا، حتی کہ جب یہ سب تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ فرمائے گا، یہ (جو تو نے تمنا کی) تیرے لئے ہے اور اتنی ہی مزید اس کے ساتھ (تجھے عطا کی جاتی ہیں)۔'' اور ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:
''اللہ فرمائے گا: یہ (جو تو نے تمنا کی) تیرے لیے ہے اور اس کی مثل دس گنا مزید (عطا کی جاتی ہیں)۔''

۵۵۸۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اٰخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ، فَهُوَ يَمْشِيْ مَرَّةً وَيَكْبُوْ مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً، فَاِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ، لَقَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئًا مَا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ، فَتُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ! اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ! لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَاَلْتَنِيْ غَيْرَهَا، فَيَقُوْلُ: لَا يَارَبِّ! وَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا، وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ، لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا، فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى، فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ! اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا. فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ! اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا؟ فَيَقُوْلُ: لَعَلِّيْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَهَا؟ فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا؟ وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا، فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ، فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ! اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا، فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ! اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا؟ قَالَ: بَلٰى يَارَبِّ! هٰذِهٖ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا، فَاِذَا اَدْنَاهُ

مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: اَیْ رَبِّ! اَدْخِلْنِيْهَا فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ؟ اَيُرْضِيْكَ اَنْ اُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا، قَالَ: اَیْ رَبِّ! اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّیْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ)). فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: اَلَا تَسْاَلُوْنِّیْ مِمَّ اَضْحَكُ؟ فَقَالُوْا: مِمَّ تَضْحَكُ؟ فَقَالَ: هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. فَقَالُوْا: مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ: اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّیْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَيَقُوْلُ: اِنِّیْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّیْ عَلٰى مَا اَشَاءُ قَدِيْرٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۵۸۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا آدمی وہ ہوگا جو ایک بار چلے گا اور ایک بار منہ کے بل گرے گا اور ایک بار آگ اسے جھلسے گی، جب وہ اس (آگ) سے گزر جائے گا تو وہ اس کی طرف مڑ کر دیکھ کر کہے گا، بابرکت ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے بچا لیا اور اللہ نے مجھے وہ چیز عطا فرمادی جو اس نے اگلوں اور پچھلوں میں سے کسی کو عطا نہیں فرمائی، اسے ایک درخت دکھایا جائے گا تو وہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سائے سے سایہ حاصل کر سکوں، اور اس کے (پاس چشمے کے پانی سے) پانی پی سکوں، اللہ فرمائے گا: ابن آدم! شاید کہ میں وہ تجھے عطا کر دوں تو پھر تم اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ کرو گے، وہ عرض کرے گا: رب جی! نہیں، وہ اس سے معاہدہ کرے گا کہ وہ اس سے اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا، اور اس کا رب (سوال کرنے پر) اسے معذور سمجھے گا، کیونکہ وہ ایسی چیزوں کا مشاہدہ کرے گا جنہیں دیکھ کر وہ صبر نہیں کر سکے گا، وہ اس کو اس (درخت) کے قریب کر دے گا تو وہ اس کے سائے سے سایہ حاصل کرے گا اور اس کے (چشمے) سے پانی پیئے گا، پھر اسے ایک اور درخت دکھایا جائے گا جو پہلے سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت ہوگا، وہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے (چشمے کے) پانی سے پانی پی سکوں اور اس کے سایہ سے سایہ حاصل کر سکوں، اور میں اس کے علاوہ تجھ سے اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا، وہ فرمائے گا: ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے علاوہ مجھ سے کوئی اور چیز نہیں مانگے گا، اور وہ فرمائے گا: ہوسکتا ہے کہ میں تجھے اس کے قریب کر دوں تو پھر تو مجھ سے اس کے علاوہ کوئی اور چیز مانگ لے، وہ اس سے، اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہ مانگنے کا وعدہ کر لے گا، جبکہ اس کا رب اسے (دوبارہ سوال کرنے پر) معذور سمجھے گا، کیونکہ وہ ایسی نعمتوں کا مشاہدہ کرے گا جنہیں دیکھ کر اس کا پیمانہ صبر لبریز ہو جائے گا، وہ اس کو اس کے قریب کر دے گا تو وہ اس کے سایے سے سایہ حاصل کرے گا، اور اس کے (چشمے کے) پانی سے پانی پیئے گا۔ پھر جنت کے دروازے پر اسے ایک اور درخت دکھایا جائے گا جو سابقہ دونوں درختوں سے کہیں زیادہ خوبصورت ہوگا، یہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے اس (درخت) کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سائے سے سایہ حاصل کروں اور اس کے (چشمے کے) پانی سے پانی پیوں، پھر میں اس کے علاوہ تجھ سے کوئی سوال نہیں کروں گا، وہ فرمائے گا: ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے معاہدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے علاوہ مجھ سے کوئی اور چیز نہیں مانگے گا، وہ عرض کرے گا: رب جی! بالکل ٹھیک ہے، بس یہ پورا فرما دے، میں اس کے علاوہ کوئی اور سوال نہیں کروں گا، اس کا رب اسے معذور سمجھے گا، پھر وہ ایسی نعمتوں کا مشاہدہ کرے گا جنہیں دیکھ کر وہ صبر نہیں کر سکے گا، وہ اس کے قریب کر دے گا، جب وہ اسے اس کے قریب کر دے گا تو وہ اہل جنت کی آوازیں

[1] رواہ مسلم (۳۱۰/ ۱۸۷)۔

سنے گا تو عرض کرے گا، رب جی! مجھے اس میں داخل فرما دے، وہ فرمائے گا: ابن آدم! کون سی چیز (چاہنے کے بعد) تو مجھ سے سوال کرنا ترک کرے گا؟ کیا تو راضی ہو جائے گا کہ میں دنیا کے برابر اور اس کی مثل مزید تجھے عطا کر دوں؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! کیا آپ مجھ سے مذاق کرتے ہو جبکہ آپ رب العالمین ہو؟'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس دیے، اور فرمایا: کیا تم مجھ سے سوال نہیں کرو گے کہ میں کس وجہ سے ہنس رہا ہوں؟ انہوں نے پوچھا کہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہنسے تھے، اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا تھا، اللہ کے رسول! آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رب العالمین کے ہنسنے کی وجہ سے جب اس نے کہا تھا، کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے جبکہ تو رب العالمین ہے؟ وہ فرمائے گا: میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ میں جو چاہوں اس کے کرنے پر قادر ہوں۔''

۵۵۸۳: وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ نَحْوَهُ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ((فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ! مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ؟)) اِلَى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ: ((وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ، سَلْ كَذَا وَكَذَا، حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهِ)) قَالَ: ((ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ، فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتَقُوْلَانِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاكَ لَنَا وَاَحْيَانَا لَكَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: مَا اُعْطِيَ اَحَدٌ مِثْلَ مَا اُعْطِيْتُ)). [1]

۵۵۸۳: اور صحیح مسلم ہی کی ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث اسی طرح ہے، البتہ انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا: ''وہ فرمائے گا: ابن آدم! کون سی چیز تجھے مجھ سے (سوال کرنے سے) باز رکھے گی؟'' آخر حدیث تک، اور اس میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''اللہ اسے یاد کرائے گا، فلاں چیز مانگو، فلاں چیز مانگو حتی کہ جب اس کی خواہشات ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ (جو تو نے مانگا) تیرے لیے ہے اور اس سے دس گناہ مزید تیرے لیے ہے۔'' فرمایا: ''پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا تو حورعین سے اس کی دو بیویاں اس کے پاس آئیں گی، تو وہ کہیں گی: ہر قسم کی حمد و شکر اللہ کے لیے ہے جس نے تجھے ہماری خاطر اور ہمیں تیری خاطر پیدا فرمایا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ (بندہ) کہے گا: جو مجھے عطا کیا گیا ہے ویسا کسی اور کو عطا نہیں کیا گیا۔''

۵۵۸۴: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَيُصِيْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً، ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهِ وَرَحْمَتِهِ فَيُقَالُ لَهُمُ: الْجَهَنَّمِيُّوْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۵۸۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ لوگ ان گناہوں کی وجہ سے جو انہوں نے کیے ہوں گے بطور سزا آگ انہیں جھلس دے گی، پھر اللہ اپنے فضل و رحمت سے انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، انہیں جہنمی کہا جائے گا۔''

۵۵۸۵: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

---

[1] رواه مسلم (۳۱۱/ ۱۸۸)۔

[2] رواه البخاري (۶۵۵۹)۔

[3] رواه البخاري (۶۵۶۶) و الترمذي (۲۶۰۰)۔

وَفِیْ رِوَایَۃٍ: ((یَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِیْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِیْ، یُسَمُّوْنَ الْجَهَنَّمِیِّیْنَ)).

۵۵۸۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شفاعت کے ذریعے کچھ لوگوں کو جہنم کی آگ سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا، ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔‘‘

ایک دوسری روایت میں ہے: ’’میری امت کے کچھ لوگ میری شفاعت کے ذریعے جہنم کی آگ سے نکالے جائیں گے، ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔‘‘

٥٥٨٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا، وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا، رَجُلٌ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا. فَیَقُوْلُ اللّٰهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَیَاْتِیْهَا، فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهَا مَلْاٰی. فَیَقُوْلُ: یَارَبِّ! وَجَدْتُّهَا مَلْاٰی. فَیَقُوْلُ اللّٰهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْیَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا. فَیَقُوْلُ: اَتَسْخَرُ مِنِّیْ۔ اَوْتَضْحَكُ مِنِّیْ۔ وَاَنْتَ الْمَلِكُ؟)) فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ، وَكَانَ یُقَالُ: ذَالِكَ اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۵۵۸۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ جہنمیوں میں سے سب سے آخر پر اس (جہنم) سے کون نکلے گا اور سب سے آخر پر جنت میں کون داخل ہوگا، ایک آدمی سرین کے بل گھسٹ کر جہنم سے نکلے گا تو اللہ فرمائے گا: جا، جنت میں داخل ہو جا، وہ وہاں آئے گا تو اسے ایسے خیال آئے گا کہ وہ تو بھر چکی ہے، وہ عرض کرے گا: رب جی! میں نے تو اسے بھرا ہوا پایا ہے، اللہ فرمائے گا، جا، جنت میں داخل ہو جا، تیرے لیے دنیا اور اس کی مثل دس گنا ہے، وہ عرض کرے گا: کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے، حالانکہ تو بادشاہ ہے۔‘‘ (راوی بیان کرتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس دیے حتی کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں، کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم درجے والا شخص ہوگا۔

٥٥٨٧: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ، وَاٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا، رَجُلٌ یُؤْتٰی بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، فَیُقَالُ: اَعْرِضُوْا عَلَیْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَارْفَعُوْا عَنْهُ كِبَارَهَا، فَتُعْرَضُ عَلَیْهِ صِغَارُ ذُنُوْبِهٖ، فَیُقَالُ: عَمِلْتَ یَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا، وَعَمِلْتَ یَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا؟ فَیَقُوْلُ: نَعَمْ. لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوْبِهٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْهِ. فَیُقَالُ لَهٗ: فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَیِّئَةٍ حَسَنَةً. فَیَقُوْلُ: رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْیَاءَ لَا اَرَاهَا هٰهُنَا)) وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۵۸۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’میں اچھی طرح جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا اور جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا، ایک آدمی کو روزِ قیامت پیش کیا جائے گا تو کہا جائے گا، اس پر اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور اس کے کبیرہ گناہ چھپا رکھو، اس کے صغیرہ گناہ اس پر پیش کیے جائیں گے تو کہا جائے گا: فلاں دن تو نے یہ، یہ، یہ اور یہ کیا

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٥٧١) و مسلم (٣٠٨/ ١٨٦)۔

[2] رواه مسلم (٣١٤/ ١٩٠)۔

اور فلاں دن تو نے یہ، یہ، یہ اور یہ کیا، وہ عرض کرے گا: جی ہاں! وہ انکار نہیں کر سکے گا، اور وہ اپنے کبیرہ گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ وہ اس پر پیش کیے جائیں گے، اتنے میں اسے کہا جائے گا: ہر برائی کے بدلے تجھے نیکی عطا کی جاتی ہے، تو وہ عرض کرے گا: رب جی! میں نے تو کچھ ایسے (کبیرہ) گناہ کیے تھے جنہیں میں یہاں دیکھ نہیں رہا۔'' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس دیے حتی کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔

۵۵۸۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ، فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ، ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ اِلَى النَّارِ، فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ! لَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ اِذْ اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا)) قَالَ: ((فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۵۸۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(سب سے آخر پر) جہنم سے چار آدمیوں کو نکال کر اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا، وہ پھر انہیں جہنم میں لے جانے کا حکم فرمائے گا، ان میں سے ایک پھر مڑ مڑ کر دیکھے گا اور عرض کرے گا: رب جی! میں تو امید کرتا تھا کہ جب تو نے مجھے وہاں سے نکال لیا تو پھر تو مجھے اس میں نہیں لوٹائے گا۔'' فرمایا: ''اللہ اس کو اس (جہنم) سے نجات دے دے گا۔''

۵۵۸۹: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُخْلَصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ، فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتّٰى اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰى بِمَنْزِلِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۵۸۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن جہنم سے خلاصی حاصل کر لیں گے تو انہیں جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا اور ان کے دنیا کے باہمی مظالم (حق تلفیوں) کا ایک دوسرے سے بدلہ دلایا جائے گا حتی کہ جب وہ صاف ستھرے کر دیے جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! ان میں سے ہر ایک جنت میں اپنے گھر کو، دنیا میں اپنے گھر کے مقابلے میں زیادہ بہتر طریقے سے جانتا ہوگا۔''

۵۵۹۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ، لِيَزْدَادَ شُكْرًا، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ، لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۵۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں داخل ہونے سے پہلے ہر شخص کو اس کا جہنم کا ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا کہ اگر اس نے نافرمانی کی ہوتی (تو اس کا ٹھکانا وہ ہوتا) تا کہ وہ مزید شکر کرے، اور (اسی طرح) جہنم میں داخل

[1] رواه مسلم (۳۲۱/ ۱۹۲)۔

[2] رواه البخاري (۲٤٤٠)۔

[3] رواه البخاري (٦٥٦٩)۔

ہونے والے ہر شخص کا اس کو جنت کا ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا، اگر اس نے اچھے عمل کیے ہوتے (تو اس کا ٹھکانا یہ ہوتا) تاکہ وہ اس کے لیے حسرت وافسوس کا باعث ہو۔''

۵۵۹۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ، جِيْئَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ! لَامَوْتَ. وَيَا اَهْلَ النَّارِ! لَامَوْتَ. فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرْحًا اِلٰى فَرْحِهِمْ، وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۵۵۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت وجہنم کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا، پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا، پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: جنت والو! (اب) موت نام کی کوئی چیز نہیں، جہنم والو! (اب) موت کوئی نہیں، جنتیوں کی فرحت میں، جبکہ جہنمیوں کے حزن وملال میں اضافہ ہوگا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۵۹۲: عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((حَوْضِيْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰى عُمَّانَ الْبَلْقَاءِ، مَاءُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، وَاَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا، اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُؤُوْسًا، الدُّنْسُ ثِيَابًا، الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ، وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

۵۵۹۲: ثوبان رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے حوض کا طول وعرض عدن اور بلقاء کے عمان کی درمیانی مسافت جتنا ہوگا، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے، جس نے اس سے ایک بار پی لیا تو اس کے بعد وہ پیاسا نہیں ہوگا، وہاں سب سے پہلے فقرا مہاجرین کا ورود ہوگا ان کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے، کپڑے میلے ہوں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے ناز ونعمت والی عورتوں سے نکاح کیا ہوگا نہ ان کے لیے دروازے کھولے جاتے تھے۔'' احمد، ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۵۹۳: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَقَالَ: ((مَا اَنْتُمْ جُزْءٌ مِّنْ مِائَةِ اَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ)). قِيْلَ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: سَبْعُ مِائَةٍ اَوْ ثَمَانُ مِائَةٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٤٨) و مسلم (٢٨٥٠)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٧٥ ح ٢٢٧٢٥) والترمذي (٢٤٤٤) و ابن ماجه (٤٣٠٣) ☆ السند منقطع، العباس بن سالم لم يسمعه من أبي سلام. انظر سنن ابن ماجه (٤٣٠٣) و أحاديث مسلم (٢٣٠١) و ابن حبان (الموارد: ٢٦٠١) وغيرهما تغني عنه۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٧٤٦)۔

۵۵۹۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگ حوض پر میرے پاس آئیں گے تم ان کا لاکھواں حصہ ہو۔'' (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے) پوچھا گیا: اس روز تم کتنے تھے؟ انہوں نے فرمایا: سات سو یا آٹھ سو۔

٥٥٩٤: وَعَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا، وَاِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً، وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۵۵۹۴: سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے ایک حوض ہے، اور وہ اس بات پر باہم فخر کریں گے کہ ان میں سے کس کے پاس زیادہ پینے والے آتے ہیں، میں امید کرتا ہوں کہ ان سب میں سے میرے پاس آنے والوں کی تعداد زیادہ ہو گی۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٥٩٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فَقَالَ: ((اَنَا فَاعِلٌ)). قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ؟ قَالَ: ((اُطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ)) قُلْتُ: فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ: ((فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ)). قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ؟ قَالَ: ((فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ، فَاِنِّيْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

۵۵۹۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، روزِ قیامت وہ میری سفارش فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں کر دوں گا۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! (سفارش کے لیے) میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سب سے پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔'' میں نے عرض کیا: اگر میں پل صراط پر آپ سے ملاقات نہ کروں (تو پھر)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا۔'' میں نے عرض کیا، اگر میں میزان کے پاس آپ کو نہ پاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حوض کے پاس تلاش کرنا، کیونکہ میں ان تین جگہوں کے علاوہ کہیں نہیں ہوں گا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٥٩٦: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: قِيْلَ لَهٗ: مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ؟ قَالَ: ((ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيْدُ مِنْ تَضَايُقِهٖ وَ هُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، وَيُجَآءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، فَيَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ، يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اُكْسُوْا خَلِيْلِيْ، فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ اُكْسٰى عَلٰى اِثْرِهٖ، ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِيَ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❸

---

❶ **ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٤٣) ☆ سعيد بن بشير: ضعيف و قتادة مدلس وعنعن۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٤٣٣)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٣٢٥ ح ٢٨٠٣، نسخة محققة: ٢٨٤٢) ☆ فيه عثمان بن عمير: ضعيف۔

۵۵۹۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مقام محمود کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا تو وہ (کرسی) اپنی تنگی کی وجہ سے اس طرح چر چر کی آواز نکالے گی جس طرح نئی زین چر چر کی آواز نکالتی ہے، حالانکہ وہ (کرسی) زمین و آسمان کے درمیان مسافت کی طرح وسیع ہے۔ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور ختنوں کے بغیر لائے جاؤ گے، سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے خلیل کو لباس پہناؤ، آپ کو جنت کی چادروں میں سے دو سفید چادریں دی جائیں گی، پھر ان کے بعد مجھے لباس پہنایا جائے گا، پھر میں اللہ کے دائیں طرف ایک جگہ کھڑا ہو جاؤں گا، تمام اگلے پچھلے مجھ پر رشک کریں گے۔''

۵۵۹۷: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ: رَبِّ! سَلِّمْ سَلِّمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۵۵۹۷: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت مومنوں کا پل صراط پر یہ شعار (نشان پہچان) ہوگا: ''رب جی! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۵۹۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۵۹۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری شفاعت، میری امت کے ان افراد کے لیے ہے جو کبیرہ گناہ کرتے ہیں۔''

۵۵۹۹: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ. [3]

۵۵۹۹: اور ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۶۰۰: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّيْ، فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يُّدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِيَ الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، وَهِيَ لِمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۵۶۰۰: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے رب کی طرف سے آنے والا ایک میرے پاس آیا تو اس نے مجھے اختیار دیا کہ آپ اپنی نصف امت جنت میں داخل کرلیں یا شفاعت کا حق لے لیں، میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا، اور وہ اس شخص کے لیے ہے جو اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔''

۵۶۰۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي الْجَدْعَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٣٢) ☆ عبدالرحمن بن إسحاق الكوفي: ضعيف ضعفه الجمهور و فيه علة أخرى و حديث البخاري (٧٤٣٧) و مسلم (١٩٥) يغني عنه۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٣٥ وقال: حسن صحيح غريب) و أبو داود (٤٧٣٩)۔ [3] **صحيح**، رواه ابن ماجه (٤٣١٠)۔

[4] **حسن**، رواه الترمذي (٢٤٤١) و ابن ماجه (٤٣١٧)۔

رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَکْثَرُ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ 1

۵۶۰۱: عبداللہ بن ابی جدعاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت کے ایک آدمی (عثمان رضی اللہ عنہ) کی سفارش پر قبیلہ بنو تمیم سے زیادہ افراد جنت میں جائیں گے۔''

٥٦٠٢: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ، وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّشْفَعُ لِلْقَبِیْلَةِ، وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ 2

۵۶۰۲: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے بعض ایک جماعت کی سفارش کریں گے، ان میں سے بعض قبیلے کی، ان میں سے بعض ایک خاندان کی اور ان میں سے کوئی کسی آدمی کی سفارش کرے گا حتی کہ (اس طرح سفارش کرتے کرتے) وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

٥٦٠٣: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَعَدَنِیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعَ مِائَةِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ)). فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: وَهٰكَذَا، فَحَثَا بِكَفَّیْهِ وَجَمَعَهُمَا، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: وَهٰكَذَا، فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنَا یَا اَبَابَكْرٍ! فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: وَّمَا عَلَیْكَ اَنْ یُّدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ عُمَرُ! اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ یُّدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَدَقَ عُمَرُ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ 3

۵۶۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت سے چار لاکھ افراد کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اضافہ فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور اس طرح، آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے چلو بنایا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! ہماری اس تعداد میں بھی اضافہ فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور اس طرح۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر! ہمیں چھوڑ دو، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ ہم سب کو جنت میں داخل فرما دے تو تمہارا کیا نقصان ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ عزوجل چاہے کہ وہ اپنی مخلوق کو ایک چلو کے ذریعے جنت میں داخل فرما دے تو وہ کر سکتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر نے ٹھیک کہا ہے۔''

٥٦٠٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((یُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ، فَیَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: یَا فُلَانُ! اَمَا تَعْرِفُنِیْ؟ اَنَا الَّذِیْ سَقَیْتُكَ شَرْبَةً. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَنَا الَّذِیْ وَهَبْتُ لَكَ وُضُوْءًا فَیَشْفَعُ لَهُ فَیُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ 4

---

1 **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٣٨ وقال: حسن صحيح غريب) و الدارمي (٢/ ٣٢٨ ح ٢٨١١)، وابن ماجه (٤٣١٦)۔ 2 **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٤٠ وقال: حسن) ☆ عطية العوفي ضعيف۔

3 **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٥/ ١٦٣ ح ٤٣٣٥) [و أحمد (٣/ ١٦٥ ح ١٢٧٢٥)] ☆ قتادة مدلس و عنعن و للحديث طرق ضعيفة عند البزار (كشف الأستار: ٣٥٤٧، ٣٥٤٥) و أبي يعلى (٣٧٨٣) وغيرهما.

4 **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٦٨٥) ☆ يزيد الرقاشي: ضعيف، و الأعمش مدلس و عنعن۔

۵۶۰۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنمیوں کی صف بنائی جائے گی تو جنت والوں میں سے آدمی ان کے پاس سے گزرے گا تو ان میں سے ایک آدمی کہے گا: اے فلاں! کیا تم مجھے پہچانتے نہیں؟ میں وہی ہوں جس نے ایک مرتبہ تجھے پانی پلایا تھا، اور ان میں سے کوئی کہے گا: میں وہی ہوں جس نے وضو کے لیے پانی دیا تھا، وہ اس کے لیے سفارش کرے گا تو وہ اسے جنت میں (اپنے ساتھ) داخل کرائے گا۔''

۵۶۰۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا، فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى: اَخْرِجُوْهُمَا، فَقَالَ لَهُمَا: لِاَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا؟ قَالَا: فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا. قَالَ: فَاِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ، فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ، فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا، وَيَقُوْمُ الْاٰخَرُ، فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ، فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى: مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّ! اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا، فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى لَكَ رَجَاؤُكَ، فَيُدْخَلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۶۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم میں جانے والوں میں سے دو آدمی بہت زور سے آہ وبکا کر رہے ہوں گے، رب تعالیٰ فرمائے گا: ان دونوں کو نکالو، وہ انہیں فرمائے گا: تم کس وجہ سے زور زور سے چیخ رہے ہو؟ وہ عرض کریں گے، ہم نے یہ اس لیے کیا ہے تاکہ آپ ہم پر رحم فرمائیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارے لیے میری رحمت یہی ہے کہ تم چلے جاؤ اور تم جہنم میں جہاں تھے اپنے آپ کو وہیں ڈال دو، ان میں سے ایک اپنے آپ کو (جہنم میں) ڈال لے گا، اللہ اس کو اس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی بنا دے گا، جبکہ دوسرا کھڑا رہے گا، اور وہ اپنے آپ کو (جہنم میں) نہیں ڈالے گا، رب تعالیٰ اس سے پوچھے گا: کس چیز نے تجھے اپنے آپ کو جہنم میں ڈالنے سے منع کیا جیسا کہ تیرے ساتھی نے (اپنے آپ کو) ڈال لیا؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! میں امید کرتا ہوں کہ تو مجھے وہاں نہیں بھیجے گا جہاں سے تو نے مجھے نکال لیا تھا، رب تعالیٰ اسے فرمائے گا: تمہارے لیے تمہاری امید کے مطابق عطا کر دیا گیا، وہ دونوں اللہ کی رحمت سے اکٹھے ہی جنت میں داخل کیے جائیں گے۔''

۵۶۰۶: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ، ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ، فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ، ثُمَّ كَالرِّيْحِ، ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ، ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ، ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ، ثُمَّ كَمَشْيِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۵۶۰۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام لوگ آگ (پل صراط) پر وارد ہوں گے، پھر وہ اپنے اعمال کے مطابق وہاں سے پار ہوں گے، ان میں سے سب سے پہلے بجلی چمکنے کی مانند گزر جائیں گے، پھر ہوا کی مانند، پھر تیز رفتار گھوڑے کی مانند، پھر سواری پر سوار کی مانند، پھر دوڑنے والے آدمی کی مانند اور پھر پیدل چلنے والے کی مانند (اس پل سے گزریں گے جو کہ جہنم پر نصب ہوگا)۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٩٩ وقال: ضعيف إلخ) ☆ رشدين و الإفريقي ضعيفان۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣١٥٩ وقال: حسن) و الدارمي (٢/ ٣٢٩ ح ٢٨١٣)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۶۰۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضِیْ، مَابَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَابَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ)). قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ، بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلٰثِ لَيَالٍ. وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ، مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۶۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے آگے میرا حوض ہے، اس کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان ہے۔'' بعض راویوں نے کہا ہے: یہ دونوں (جرباء اور اذرح) شام کے دو گاؤں ہیں۔ ان دونوں کے درمیان تین راتوں کی مسافت ہے۔
ایک روایت میں ہے: اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں، جو کوئی وہاں آئے گا اور اس سے پانی پی لے گا تو پھر اس کے بعد وہ کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا۔''

۵۶۰۸_۵۶۰۹: وَعَنْ حُذَيْفَةَ، وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ؟ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْنِیْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ، اِعْمِدُوْا اِلٰى مُوْسٰى الَّذِیْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا، فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ، فَيَقُوْلُ عِيْسٰى: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ، وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ، فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا، فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ)). قَالَ: قُلْتُ: بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ، اَیُّ شَیْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ: ((اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِیْ طَرْفَةِ عَيْنٍ۔ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ، وَشَدِّ الرِّجَالِ، تَجْرِیْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ، وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا)). وَقَالَ: ((وَفِیْ حَافَتَیِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَاْمُوْرَةٌ، تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ، فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ، وَمَكْدُوْسٌ فِی النَّارِ)). وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ بِيَدِهٖ! اَنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۶۰۸_۵۶۰۹: حذیفہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا تو مومن کھڑے ہوں گے حتی کہ ان کے لیے جنت قریب کر دی جائے گی، وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٧٧) و مسلم (٣٤/ ٢٢٩٩)۔

[2] رواه مسلم (٣٢٩/ ١٩٥)۔

کریں گے: ہمارے ابا جان! ہمارے لیے جنت کھلنے کی درخواست کریں، وہ کہیں گے: تمہارے والد کی غلطی ہی نے تو تمہیں جنت سے نکلوایا تھا، میں اس کے اہل نہیں ہوں، تم میرے بیٹے اللہ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، فرمایا: ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے: میں بھی اس کے اہل نہیں ہوں میں تو بہت پہلے (دنیا میں) خلیل تھا، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جس سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا ہے، وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، تو وہ بھی کہیں گے، میں اس کے اہل نہیں ہوں، تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں، عیسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے: میں اس کے اہل نہیں ہوں، وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے، وہ کھڑے ہوں گے، انہیں اجازت دی جائے گی، امانت اور صلہ رحمی کو بھیجا جائے گا، وہ پل صراط کے دونوں طرف کھڑی ہو جائیں گی، تم میں سے پہلا بجلی کی طرح گزر جائے گا۔'' راوی بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر قربان ہوں، بجلی کی طرح گزرنے کی کیا صورت ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے بجلی نہیں دیکھی، وہ آنکھ جھپکنے میں گزرتی ہے اور واپس آ جاتی ہے۔ پھر ہوا کے چلنے کی طرح، پھر پرندے کی طرح اور تیز چلنے والے آدمیوں کی طرح، ان کے اعمال انہیں لے کر چلیں گے، اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط پر کھڑے ہوں گے، وہ کہہ رہے ہوں گے: رب جی! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما: حتی کہ بندوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے۔ یہاں تک کہ ایک ایسا آدمی آئے گا جو چلنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوگا، بلکہ وہ سرین کے بل گھسٹ رہا ہوگا۔'' اور فرمایا: ''پل صراط کے دونوں کناروں پر آنکڑے معلق ہوں گے، وہ اس بات پر مامور ہوں گے کہ جس کے متعلق اسے حکم دیا جائے گا وہ اسے پکڑ لیں گے، کچھ لوگ مجروح ہوں گے نجات پانے والے ہوں گے، اور کچھ جہنم میں دھکیل دیے جائیں گے۔'' اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے! جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت ہے۔

٥٦١٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ، كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيْرُ)). قُلْنَا: مَا الثَّعَارِيْرُ؟ قَالَ: ((اِنَّهُ الضَّغَابِيْسُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٥٦١٠: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ لوگ جہنم سے شفاعت کے ذریعے نکلیں گے گویا وہ ثغاریر ہیں۔'' ہم نے عرض کیا: ثغاریر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ لکڑیاں ہیں۔''

٥٦١١: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ: اَلْاَنْبِيَآءُ، ثُمَّ الْعُلَمَآءُ، ثُمَّ الشُّهَدَآءُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

٥٦١١: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت تین قسم کے لوگ سفارش کریں گے، انبیا علیہم السلام، پھر علما اور پھر شہدا۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٥٨) و مسلم (٣١٨/ ١٩١)۔

[2] **إسناده موضوع**، رواه ابن ماجه (٤٣١٣) ☆ عنبسة بن عبدالرحمٰن كان "يضع الحديث" كما قال أبو حاتم و ابن معين رحمهما الله و علاق: مجهول و السند ضعفه العراقي و البوصيري۔

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِهَا

جنت اور اہل جنت کے حال کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥٦١٢: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: أَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ، وَاقْرَؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۵۶۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے صالح بندوں کے لیے (جنت میں) ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھی ہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں، اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا ہے۔'' اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو: ''کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز چھپا کر رکھی گئی ہے۔''

٥٦١٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۵۶۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک کوڑے جتنی جگہ، دنیا اور اس میں جو کچھ ہے، سب سے بہتر ہے۔''

٥٦١٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((غُدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَافِیْهَا، وَلَوْ اَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَابَیْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْ مَا بَیْنَهُمَا رِیْحًا، وَلَنَصِیْفُهَا عَلٰی رَأْسِهَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۵۶۱۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور اس میں جو کچھ ہے، سب سے بہتر ہے۔ اگر اہل جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت زمین پر جھانک لے تو ان دونوں (زمین و آسمان) کے درمیان ہر چیز روشن ہو جائے، ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ معطر ہو جائے اور اس (عورت) کے سر کا ایک دوپٹہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے۔''

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٢٤٤) و مسلم (٢/ ٢٨٢٤)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٢٧٩٦، ٦٥٦٨) و مسلم (لم أجده)۔

[3] رواه البخاري (٢٧٩٦)۔

۵٦۱۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵٦۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایسا درخت ہے جس کے سائے میں گھڑ سوار سو سال تک چلتا رہے تو وہ اسے طے نہیں کر سکے گا، اور جنت میں کمان کے برابر جگہ اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے۔“

۵٦۱٦: وَعَنْ أَبِي مُوسٰى ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ، عَرْضُهَا)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا أَهْلٌ، مَّا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ، يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ، وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَّنْظُرُوا إِلٰى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵٦۱٦: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کے لیے جنت میں ایک خول دار موتی کا خیمہ ہوگا جس کا عرض۔“ اور ایک روایت میں ہے ”اس کا طول ساٹھ میل ہوگا، اس کے ہر کونے میں اس کے اہل خانہ ہوں گے، وہ دوسروں کو نہیں دیکھیں گے، مومن ان سب کے پاس جائے گا، اور (اس کے لیے) دو باغ ہیں، ان کے برتن اور جو کچھ ان دونوں میں ہے وہ سب چاندی کا ہے، اور دو باغ ہیں، ان دونوں کے برتن اور ان کے درمیان جو کچھ ہے وہ سب سونے کا ہے، اہل جنت اور ان کے رب کے مابین صرف کبریائی کی چادر ہے جو کہ سدا بہار جنت میں اس کے چہرے پر ہے۔“

۵٦۱۷: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ، مَّا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً، مِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ، وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ. [3]

۵٦۱۷: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں سو درجے ہیں، اور ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جس قدر آسمان اور زمین کے درمیان ہے، اور فردوس سب سے اعلیٰ درجے کی جنت ہے، جنت کی چاروں نہریں وہیں سے جاری ہوتی ہیں اور اسی کے اوپر عرش ہے، جب تم اللہ سے سوال کرو تو اس سے فردوس کا سوال کرو۔ (جو کہ جنت کا اعلیٰ مقام ہے)۔“ ترمذی۔ میں نے اسے نہ تو صحیحین میں پایا ہے اور نہ کتاب الحمیدی میں۔

۵٦۱۸: وَعَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ، فَتَهُبُّ رِيحُ الشِّمَالِ، فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ، فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَّجَمَالًا، فَيَرْجِعُونَ إِلٰى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَّجَمَالًا، فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ: وَاللهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا، فَيَقُولُونَ: وَأَنْتُمْ وَاللهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٥٢) و مسلم (٦/ ٢٨٢٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٤٣) و مسلم (٢٣/ ٢٨٣٨)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٥٣١)۔

حُسْنًا وَّجَمَالًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۵۶۱۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک (جمعہ) بازار ہے، جہاں وہ ہر جمعے آئیں گے، شمال کی طرف سے ہوا چلے گی تو وہ ان کے چہروں اور ان کے کپڑوں میں (خوشبو) ڈالے گی (جس سے) ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا اور جب وہ اپنے اہل خانہ کے پاس جائیں گے تو ان کا حسن و جمال بڑھ چکا ہو گا چنانچہ ان کے اہل خانہ انہیں کہیں گے: اللہ کی قسم! تم ہمارے بعد حسن و جمال میں بڑھ چکے ہو وہ کہیں گے، اللہ کی قسم! تم بھی ہمارے بعد حسن و جمال میں بڑھ چکے ہو۔''

۵۶۱۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَاَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً، قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِنَّ مِنْ وَّرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا، لَا يَسْقَمُوْنَ، وَلَا يَبُوْلُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ، اٰنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ، وَاَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَوَقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْاَلُوَّةُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ، سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۵۶۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو گا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گی، پھر ان کے بعد داخل ہونے والوں کی صورتیں آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح روشن ہوں گی، (محبت و اتفاق کے لحاظ سے) ان کے دل فرد واحد کے دل کی طرح ہوں گے، ان میں باہمی اختلاف ہو گا نہ کوئی باہمی بغض ہو گا، ان میں سے ہر شخص کے لیے بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے دو بیویاں ہوں گی۔ وہ اس قدر حسین ہوں گی کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا ہڈیوں اور گوشت میں سے نظر آتا ہو گا، وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہوں گے، وہ بیمار ہوں گے نہ پیشاب کریں گے، انہیں پاخانے کی حاجت ہو گی نہ انہیں تھوک آئے گی اور نہ ہی ناک سے آلائش نکلے گی، ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن خوشبو دار عود ہو گا، ان کا پسینہ کستوری کی طرح ہو گا، وہ تخلیق کے لحاظ سے برابر ہوں گے جیسے فرد واحد ہوں، اور وہ اپنے والد آدم علیہ السلام کے قد و قامت پر ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچے ہوں گے۔''

۵۶۲۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ، وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ)) قَالُوْا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ: ((جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۵۶۲۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنتی جنت میں کھائیں پئیں گے لیکن وہ تھوکیں گے نہ انہیں بول و براز کی حاجت ہو گی اور نہ ہی ان کی ناک سے آلائش نکلے گی۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تو پھر کھانا کدھر جائے گا؟ فرمایا: ''ڈکار اور

---

❶ رواه مسلم (١٣/ ٢٨٣٣)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٤٥ـ٣٢٤٦، ٣٢٥٤) و مسلم (١٦، ١٥/ ٢٨٣٤)۔

❸ رواه مسلم (١٨/ ٢٨٣٥)۔

پسینہ، اور پسینہ کستوری کی طرح ہوگا، وہ اس طرح (آسانی اور تسلسل کے ساتھ) تسبیح و تحمید کریں گے جس طرح تم سانس لیتے ہو۔''

٥٦٢١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْاَسُ، وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُ، وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۶۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ خوشحال رہے گا، بدحال نہیں ہوگا، نہ تو اس کا لباس پرانا ہوگا اور نہ اس کی جوانی ختم ہوگی۔''

٥٦٢٢-٥٦٢٣: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ، وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُنَادِیْ مُنَادٍ: اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۶۲۲-۵۶۲۳: ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(جنت میں) ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: ''اب تم صحت مند ہی رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے، تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی مرو گے نہیں، ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، اور تم ہمیشہ خوشحال رہو گے کبھی بدحال نہیں ہو گے۔''

٥٦٢٤: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ، مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ، لِتَفَاضُلِ مَابَيْنَهُمْ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ، قَالَ: ((بَلٰى وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ! رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوْا الْمُرْسَلِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۶۲۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت والے اپنے اوپر بالا خانوں کے مکینوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم مشرق یا مغرب کے افق میں چمکتے ہوئے ڈوبتے ستارے کو دیکھتے ہو، اور یہ تمہارے باہم مراتب میں فرق کی وجہ سے ہوگا۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ انبیا علیہم السلام کی منزلیں ہوں گی، جہاں ان کے علاوہ کوئی اور نہیں پہنچ سکے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔''

٥٦٢٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۵۶۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں کچھ ایسے لوگ داخل ہوں گے جن کے دل (حسد وبغض وغیرہ سے پاک ہونے کے لحاظ سے) پرندوں کے دلوں کی طرح ہوں گے۔''

[1] رواه مسلم (٢١/ ٢٨٣٦)۔

[2] رواه مسلم (٢٢/ ٢٨٣٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٥٦) و مسلم (١١/ ٢٨٣١)۔

[4] رواه مسلم (٢٧/ ٢٨٤٠)۔

٥٦٢٦: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ. فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ! وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ؟ فَيَقُوْلُ: اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ! وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ اَبَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۶۲۶: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: جنت والو! وہ عرض کریں گے: ہمارے رب! ہم حاضر ہیں تیری سعادت حاصل کرنے کے لیے، اور ہر قسم کی خیر و بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے، وہ فرمائے گا: کیا تم خوش ہو؟ وہ عرض کریں گے، رب جی! ہمارے راضی نہ ہونے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے جبکہ آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا فرما دیا ہے جو آپ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا، وہ فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز نہ دوں؟ وہ عرض کریں گے: رب جی! اس سے بہتر چیز کون سی ہے؟ وہ فرمائے گا: میں تمہیں اپنی دائمی رضامندی عطا کرتا ہوں اور میں اس کے بعد تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔''

٥٦٢٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَقُوْلَ لَهُ: تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى، وَيَتَمَنّٰى، فَيَقُوْلُ لَهُ: هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ لَهُ: فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۶۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں تم میں سب سے کم ملکیت والا شخص وہ ہوگا جسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمنا کر! وہ تمنا کرے گا، اور تمنا کرے گا تو وہ اس سے پوچھے گا: کیا تو نے تمنا کر لی؟ وہ کہے گا، جی ہاں، تو اسے کہا جائے گا: تمہارے لیے وہ ہے جو تو نے تمنا کی اور جو تو نے تمنا کی اتنا اس کے ساتھ اور بھی۔''

٥٦٢٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ، كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۶۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سیحان، جیحان، فرات اور نیل سب جنت کی نہریں ہیں۔''

٥٦٢٩: وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ ﷺ قَالَ: ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا، وَاللّٰهِ! لَتُمْلَأَنَّ، وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِّنَ الزِّحَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۵۶۲۹: عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمیں بتایا گیا کہ اگر جہنم کے کنارے سے پتھر گرایا جائے تو وہ ستر سال میں بھی اس کی تہ تک نہیں پہنچتا، اللہ کی قسم! اسے بھرا جائے گا۔ ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ جنت کی چوکھٹ کا درمیانی فاصلہ چالیس سال کا ہے۔ اور اس پر ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ وہ ازدحام کی وجہ سے بھری ہوگی۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٤٩) و مسلم (٩/ ٢٨٢٩)۔

[2] رواه مسلم (٣٠١/ ١٨٢)۔ [3] رواه مسلم (٢٦/ ٢٨٣٩)۔

[4] رواه مسلم (١٤/ ٢٩٦٧)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٦٣٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ؟ قَالَ: ((مِنَ الْمَآءِ)) قُلْنَا: الْجَنَّةُ مَا بِنَآءُ هَا؟ قَالَ: ((لَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَّلَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ، وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ، وَحَصْبَآؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ، وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ، مَنْ يَّدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ، وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ، وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ، وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❶

۵۶۳۰: ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا؟ فرمایا: ''پانی سے۔'' ہم نے عرض کیا: جنت کی تعمیر کیسے ہوئی؟ فرمایا: ''ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی، اس کا گارا تیز خوشبو والی کستوری کا ہے، اس کی چپس ہیرے جواہرات اور یاقوت ہیں، اس کی مٹی زعفران ہے، جو اس میں داخل ہو گا وہ خوشحال رہے گا، بدحال نہیں ہو گا، وہاں ہمیشہ رہے گا، فوت نہیں ہو گا، اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے نہ اس کی جوانی ختم ہو گی۔''

٥٦٣١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۵۶۳۱: ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے درختوں کے تنے سونے کے ہوں گے۔''

٥٦٣٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❸

۵۶۳۲: ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں سو درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٥٦٣٣: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِيْ اِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❹

۵۶۳۳: ابوسعید ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں سو درجے ہیں، اگر تمام جہان والے ان میں سے کسی ایک میں جمع ہو جائیں تو وہ ان کے لیے کافی ہو۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٦٣٤: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ﴾ قَالَ: ((اِرْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣٠٥ ح ٨٠٣٠) و الترمذي (٢٥٢٦ و ضعفه) و الدارمي (٢/ ٣٣٣ح ٢٨٢٤)
☆ زياد الطائي لم يثبت سماعه من أبي هريرة رضي الله عنه و لبعض الحديث شاهد عند الترمذي (٣٥٩٨) و سنده حسن۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٢٥ و قال: غريب حسن)۔

❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٥٢٩)۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٣٢) ☆ ابن لهيعة مدلس وعنعن وحدث به قبل اختلاطه و باقي السند حسن لذاته۔

وَالْأَرْضِ، مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۵۶۳۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ﴾ ''اور بلند بستر ے'' کے بارے میں روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان (بچھونوں) کی بلندی اس طرح ہوگی جس طرح زمین وآسمان کے درمیان فاصلہ ہے، اور وہ فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۶۳۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ، عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً، يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۵۶۳۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلا گروہ جو روز قیامت جنت میں جائے گا ان کے چہرے اس طرح روشن ہوں گے جس طرح چودھویں رات کا چاند روشن ہوتا ہے، دوسرا گروہ آسمان میں سب سے زیادہ چمک دار ستارے کی طرح روشن ہوگا، ان میں سے ہر آدمی کے لیے دو بیویاں ہوں گی، ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے، اس کی پنڈلی کا گودا ان کے اوپر سے نظر آئے گا۔''

۵۶۳۶: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ)). قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۵۶۳۶: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کو جنت میں جماع کی بہت زیادہ طاقت دی جائے گی۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے سو (آدمیوں) کی طاقت دی جائے گی۔''

۵۶۳۷: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❹

۵۶۳۷: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر جنت کی نعمتوں میں سے ناخن برابر کوئی نعمت (دنیا میں) ظاہر ہو جائے تو اس کی وجہ سے زمین وآسمان کے کنارے مزین ہو جائیں، اور اگر جنت والوں میں سے ایک آدمی (زمین پر) جھانک دے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو اس طرح مٹا دے جس طرح سورج ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

❶ **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٤٠) [وابن حبان (الإحسان: ٧٣٦٢ / ٧٤٠٥) بسند حسن عن عمرو بن الحارث عن دراج ... به]۔ ❷ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٥٣٥ وقال: حسن صحيح)۔ ❸ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٣٦ وقال: صحيح غريب) ☆ قتادة عنعن وللحديث شواهد ضعيفة عند البزار (كشف الأستار ٤/ ١٩٨ ح ٣٥٢٦) والبيهقي (البعث والنشور: ٤٠٣) وغيرهما۔ ❹ **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٣٨)۔

٥٦٣٨: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كَحْلٰى، لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ، وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۵۶۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت والوں کے جسم پر بال نہ ہوں گے اور نہ ان کی داڑھی ہوگی، اور ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی، نہ تو ان کی جوانیاں ختم ہوں گی اور نہ ان کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے۔''

٥٦٣٩: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِيْنَ أَوْ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۶۳۹: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت والے جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ نہ تو ان کے جسم پر بال ہوں گے اور نہ ان کی داڑھی ہوگی، ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی اور ان کی عمر تیس یا تینتیس سال ہوگی۔''

٥٦٤٠: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَذُكِرَ لَهٗ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى، قَالَ: ((يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ، أَوْيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ)) شَكَّ الرَّاوِيْ ((فِيْهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ، كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۵۶۴۰: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ سے سدرۃ المنتہی کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: ''سوار اس کی شاخوں کے سایے میں سو سال چلتا رہے گا۔'' یا فرمایا: ''اس کے سائے سے سو سوار سایہ حاصل کر سکیں گے۔'' اس میں راوی کو شک ہوا ہے۔ ''اس پر پتنگے سونے کے ہوں گے، اور اس کا پھل بڑے مٹکوں کی طرح ہوگا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٦٤١: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا الْكَوْثَرُ؟ قَالَ: ((ذَاكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ، يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ، أَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، فِيْهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ)) قَالَ عُمَرُ: إِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَكَلَتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۵۶۴۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کوثر کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ایک نہر ہے جو اللہ نے مجھے عطا کی ہے، یعنی وہ مجھے جنت میں عطا کرے گا، (اس کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں ایک پرندہ ہے جس کی گردن اونٹ کی گردن کی طرح ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ تو پھر بہت اچھی نعمت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو کھانے والے اس سے بھی زیادہ اچھے ہیں۔''

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٣٩ وقال: غريب) و الدارمي (٢/ ٣٣٥ ح ٢٨٢٩)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٤٥ وقال: حسن غريب) ☆ قتادة مدلس وعنعن فالسند ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة عند أحمد (٢/ ٢٩٥، ٣٤٣، ٤١٥) وغيره، وانظر الحديث السابق [و النهاية بتحقيقي (١٠١٩)]۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٤١) ☆ محمد بن إسحاق بن يسار مدلس و صرّح بالسماع عند هناد بن السري في الزهد (١/ ٩٨ ح ١١٥)۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٥٤٢ وقال: حسن)۔

٥٦٤٢: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ؟ قَالَ: ((اِنِ اللّٰهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ يَّاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ، إِلَّا فَعَلْتَ)).
وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ؟ قَالَ: فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَاقَالَ لِصَاحِبِهِ، فَقَالَ: ((اِنْ يُّدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَّكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۶۴۲: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اللہ نے تجھے جنت میں داخل کر دیا اور تو نے اگر وہاں سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہونے کی خواہش کی تو وہ جنت میں جہاں تو چاہے گا تجھے اڑا کر لے جائے گا۔'' ایک دوسرے آدمی نے آپ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا جنت میں اونٹ بھی ہوں گے؟ راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہ جواب نہیں دیا جو آپ نے اس کے ساتھی کو جواب دیا تھا (بلکہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اللہ نے تجھے جنت میں داخل فرما دیا تو تیرے لیے وہاں وہ کچھ ہوگا جس کو تیرا دل چاہے گا اور (جس سے) تیری آنکھیں لذت و سرور حاصل کریں گیں۔''

٥٦٤٣: وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ، اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُوْتِيْتَ بِفَرَسٍ مِّنْ يَاقُوْتَةٍ لَّهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَبِكَ حَيْثُ شِئْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَاَبُوْسَوْرَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ، وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ: اَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ. [2]

۵۶۴۳: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں (دنیا میں) گھوڑے پسند کرتا ہوں، کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تجھے جنت میں داخل کر دیا گیا تو تجھے یاقوت کا ایک گھوڑا دیا جائے گا، جس کے دو پر ہوں گے، تجھے اس پر سوار کیا جائے گا، پھر تو جہاں چاہے گا وہ تجھے اڑا لے جائے گا۔''
امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث کی سند قوی نہیں، ابوسورہ راوی حدیث کے معاملے میں ضعیف قرار دیا گیا ہے، میں نے امام بخاری سے سنا، وہ فرما رہے تھے یہ منکر الحدیث ہے، اور وہ منکر روایات بیان کرتا ہے۔

٥٦٤٤: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ، ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. [3]

۵۶۴۴: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت والوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، ان میں سے اسی

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٤٣) ☆ المسعودي صدوق اختلط و لم يثبت تحديثه به قبل اختلاطه وللحديث شواهد ضعيفة والحديث الآتي يغني عنه ـ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٤٤) ☆ وللحديث شاهد عند البيهقي فى البعث والنشور (٤٣٩) وسنده حسن لذاته ـ [3] **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٤٦ وقال: حسن) والدارمي (٢/ ٣٣٧ ح ٢٨٣٨) والبيهقي فى البعث والنشور (لم أجده) [و صححه ابن حبان (الموارد: ٢٦٣٩) والحاكم على شرط مسلم (٢/ ٨١-٨٢) ووافقه الذهبي]ـ

اس امت کی ہوں گی، اور چالیس باقی تمام امتوں کی ہوں گی۔''

٥٦٤٥: وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَابُ اُمَّتِيَ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا، ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ، حَتّٰى تَكَادَ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ، وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ، وَقَالَ: يَخْلُدُبْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ. [1]

۵۶۴۵: سالم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے لوگ جس دروازے سے جنت میں داخل ہوں گے، اس کا عرض، بہترین سوار کی تین (روز یا سال) کی مسافت کے برابر ہے، پھر بھی وہاں سے داخل ہوتے وقت وہ اتنے تنگ ہوں گے کہ قریب ہے کہ ان کے کندھے الگ ہو جائیں۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ضعیف ہے، اور میں نے محمد بن اسماعیل (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے اسے نہ پہچانا اور فرمایا: یخلد بن ابی بکر منکر روایات بیان کرتا ہے۔

٥٦٤٦: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَّا فِيْهَا شِرًى وَّلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ، فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۵۶۴۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک بازار ہے، وہاں کوئی خرید و فروخت نہیں ہوگی، البتہ وہاں مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہوں گی، جب آدمی کسی صورت و تصویر کو پسند کرے گا تو وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٦٤٧: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهٗ لَقِيَ اَبَاهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيْدٌ: اَفِيْهَا سُوْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ، ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا، فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهٗ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ، وَيَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ، وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ، عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ، مَا يَرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا)). قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ! هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قُلْنَا: لَا، قَالَ: ((كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، وَلَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ، يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! اَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيُذَكِّرُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهٖ فِي الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَفَلَمْ تَغْفِرْلِيْ! فَيَقُوْلُ: بَلٰى، فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ فَبَيْنَاهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ،

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٤٨) ☆ خالد بن أبي بكر: فيه لين وعد الذهبي هذا الحديث من مناكيره۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٥٠) ☆ فيه عبد الرحمن بن إسحاق الكوفي ضعيف (تقدم: ٥٥٩٧)۔

فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ، وَيَقُوْلُ رَبُّنَا: قُوْمُوْا إِلَى مَآ أَعْدَدْتُّ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ، فَنَأْتِي سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ، فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ إِلَى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعِ الْأٰذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ، فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا، لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرٰى، وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا)). قَالَ: ((فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ، فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ، وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ، فَيَرُوْعُهُ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ، فَمَا يَنْقَضِيْ آخِرُ حَدِيْثِهِ حَتّٰى يَتَخَيَّلُ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا، ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلٰى مَنَازِلِنَا، فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا، فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلُ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَنَقُوْلُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ، وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ [1]

۵۶۴۷: سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ (بازار مدینہ کی طرح) مجھ کو اور آپ کو جنت کے بازار میں اکٹھا فرمائے، سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کیا وہاں بازار ہو گا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''جب جنت والے، اس (جنت) میں داخل ہو جائیں گے تو وہ اپنے اعمال کے حساب سے وہاں قیام کریں گے، پھر دنیا کے ایام سے جمعہ کے دن کی مقدار کے مطابق انہیں اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے رب کی زیارت کریں گے اور وہ ان کے لیے اپنا عرش ظاہر فرمائے گا، وہ (ان کا رب) ان کی خاطر جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچے میں تجلی فرمائے گا، ان کے لیے نور کے موتیوں کے، یاقوت کے، زمرد کے، سونے کے اور چاندی کے منبر لگائے جائیں گے، ان میں سے ادنیٰ درجے کا شخص، اور ان میں کوئی بھی ادنیٰ درجے کا نہیں ہو گا، کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر ہو گا، اور وہ یہ محسوس نہیں کریں گے کہ کرسیوں والے نشست و برخواست میں ان سے افضل ہیں۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، کیا تم سورج دیکھنے میں اور چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں شک کرتے ہو؟'' ہم نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی طرح تم اپنے رب کو دیکھنے میں شک نہیں کرو گے، اور اس مجلس میں موجود ہر شخص سے اللہ (کسی ترجمان کے بغیر) مخاطب ہو گا، حتیٰ کہ وہ ان میں سے ایک آدمی سے کہے گا: اے فلاں بن فلاں! کیا تجھے فلاں دن یاد ہے تو نے یہ اور یہ کہا تھا، وہ دنیا میں اس کی بعض نافرمانیاں اور عہد شکنیاں اسے یاد کرائے گا تو وہ عرض کرے گا: رب جی! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا تھا؟ وہ فرمائے گا، کیوں نہیں، ہاں میری مغفرت کی وسعت کی بدولت ہی تو اپنے اس مقام کو پہنچا ہے، وہ اسی اثنا میں ہوں گے تو بادل کا ایک ٹکڑا اوپر سے انہیں ڈھانپ لے گا، وہ ان پر خوشگوار بارش برسائے گا، اور انہوں نے اس جیسی خوشبو کسی چیز میں نہیں پائی ہو گی، ہمارا رب فرمائے گا: میں نے تمہارے اعزاز و اکرام کی خاطر جو تیار کر رکھا ہے، تم اس کا قصد کرو اور (وہاں سے) جو تم چاہو، وہ لے لو، ہم ایک بازار میں جائیں گے، اسے فرشتوں نے گھیر رکھا ہو گا، اس میں ایسی ایسی چیزیں ہوں گی جسے آنکھوں نے دیکھا ہو گا نہ کانوں نے سنا ہو گا اور نہ ہی دلوں میں اس کا خیال آیا ہو گا، ہم جو چاہیں گے وہ ہمارے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٤٩) وابن ماجه (٤٣٣٦) ☆ هشام بن عمار صدوق اختلط، ولم يثبت بأنه حدث بهذا الحديث قبل اختلاطه۔

لیے لایا جائے گا، وہاں خرید و فروخت نہیں ہوگی، اور اس بازار میں، جنت والے ایک دوسرے کو ملیں گے۔'' فرمایا: ''بلند منزلوں والا آدمی توجہ کرے گا تو وہ اپنے سے کم تر سے، حالانکہ ان میں کوئی بھی کم تر نہیں، ملاقات کرے گا تو وہ اس کے لباس کو دیکھے گا تو وہ اسے تعجب میں ڈال دے گا، اس کی بات ختم نہیں ہوگی حتی کہ اسے خیال آئے گا کہ اس پر جو (لباس) ہے وہ اس (لباس) سے بہتر ہے، اور یہ اس لیے ہے کہ کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اس (جنت) میں غمگین ہو، پھر ہم اپنے گھروں کو واپس آئیں گے تو ہماری ازواج ہم سے ملاقات کریں گی تو وہ کہیں گی: خوش آمدید، جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے، تو اب جبکہ تم ہمارے پاس آئے ہو، اس سے زیادہ خوبصورت ہو، ہم کہیں گے: آج ہم نے اپنے رب جبار کی ہم نشینی اختیار کی تو ہم پر لازم تھا کہ ہم اسی حالت میں واپس آتے جس حالت میں ہم واپس آئے ہیں۔'' ترمذی، ابن ماجہ، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٦٤٨: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِىْ لَهُ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ، وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً، وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَ زَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ)).

وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: ((وَمَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ بَنِىْ ثَلٰثِيْنَ فِي الْجَنَّةِ، لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا اَبَدًا وَ كَذَالِكَ اَهْلُ النَّارِ)).

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، قَالَ: ((اِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ، اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). [1]، [2]

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، قَالَ: ((اَلْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَ وَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ)). وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: اِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِيْ سَاعَةٍ، وَلٰكِنْ لَا يَشْتَهِيْ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ، وَالدَّارِمِيُّ الْاٰخِيْرَةَ. [3]

۵۶۴۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت والوں میں سے ادنیٰ درجے والا وہ ہوگا جس کے اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہوں گی، اور اس کے لیے جابیہ سے صنعاء کی درمیانی مسافت جتنا، جواہرات، زمرد اور یاقوت سے ایک خیمہ نصب کیا جائے گا۔'' اور اسی سند کے ساتھ ہے، فرمایا: ''جنت والوں میں سے (دنیا میں) جو کوئی چھوٹا یا کوئی بڑا فوت ہو جاتا ہے وہ سب جنت میں تیس برس کے ہوں گے، ان کی عمر اس سے کبھی زیادہ نہیں ہوگی، اور جہنم والے بھی اس طرح (تیس سال کے) ہوں گے۔'' اور اسی سند کے ساتھ فرمایا: ''ان (جنت والوں کے سروں) پر تاج ہوں گے، ان کا ادنی سا موتی مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کر دے گا۔'' اور اسی سند سے مروی ہے، فرمایا: ''مومن جب جنت میں بچے کی خواہش کرے گا تو اس کا حمل ہونا، اس کی ولادت ہونا اور کی عمر (پوری) ہونا ایک گھڑی میں ہو جائے گا جس طرح وہ چاہے گا۔''

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (١/ ٢٥٦٢) ☆ قلت: و رواه عبد الله بن وهب: أخبرني عمرو بن الحارث به (ابن حبان، الإحسان: ٧٣٥٨/ ٧٤٠١) وسنده حسن۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٢/ ٢٥٦٢) و ابن أبي داود كما فى النهاية فى الفتن و الملاحم (٢/ ١٣٢ ح ١٢٠٣ وسنده حسن) ☆ قلت: رواه ابن وهب: أخبرنا عمرو بن الحارث به۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (٣/ ٢٥٦٣) و ابن حبان (الإحسان: ٧٣٥٤/ ٧٣٩٧ وسنده حسن) ☆ قلت: رواه ابن وهب: أخبرني عمرو بن الحارث به۔ ٥ حديث "المؤمن إذا اشتهى" إلخ سنده حسن، رواه الترمذي (٢٥٦٣ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (٤٣٢٨) والدارمي (٢/ ٣٣٧ ح ٢٨٣٧)۔

اور اسحاق بن ابراہیم رحمہ اللہ نے اس حدیث (کے بیان) میں فرمایا: جب مومن جنت میں بچے کی خواہش کرے گا تو وہ ایک گھڑی میں ہو جائے گا لیکن وہ اس کی خواہش ہی نہیں کرے گا۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، امام ابن ماجہ نے چوتھا فقرہ روایت کیا، جبکہ امام دارمی نے آخری۔

٥٦٤٩: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا، يَقُلْنَ: نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ، وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ، وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ، طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

٥٦٤٩: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں حور عین کے لیے ایک اجتماع گاہ ہے جہاں وہ آوازیں بلند کریں گی جو مخلوق نے نہیں سنی ہوں گی، وہ کہیں گی: ہم دائمی ہیں، ہم ہلاک نہیں ہوں گی، ہم تو عیش کرنے والیاں ہیں، ہم محتاج نہیں ہوں گی، اور ہم خوش رہنے والیاں ہیں، ہم ناراض نہیں ہوں گی، اس شخص کے لیے خوش خبری ہو جو ہمارے لیے ہے اور ہم اس کے لیے ہیں۔''

٥٦٥٠: وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ، وَبَحْرَ الْعَسَلِ، وَبَحْرَ اللَّبَنِ، وَبَحْرَ الْخَمْرِ، ثُمَّ تَشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

٥٦٥٠: حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں پانی کا دریا ہے، شہد کا دریا ہے، دودھ کا دریا ہے، اور شراب کا دریا ہے، پھر (جنت والوں کے جنت میں داخل ہونے کے) بعد نہریں نکلیں گی۔''

٥٦٥١: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ. [3]

٥٦٥١: اور امام دارمی نے اسے معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٦٥٢: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ أَنْ يَتَحَوَّلَ، ثُمَّ تَأْتِيْهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ عَلٰى مَنْكِبِهِ، فَيَنْظُرُ وَجْهَهُ فِيْ خَدِّهَا أَصْفٰى مِنَ الْمِرْآةِ، وَإِنَّ أَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَيَرُدُّ السَّلَامَ، وَيَسْأَلُهَا: مَنْ أَنْتِ فَتَقُوْلُ: أَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ وَإِنَّهُ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا، فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهُ، حَتّٰى يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ، وَإِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ أَنَّ أَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٦٤، ٢٥٥٠) ☆ عبد الرحمٰن بن إسحاق الكوفي ضعيف۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٧١ وقال: حسن صحيح)۔ [3] **حسن**، رواه الدارمي (٢/ ٣٣٧ ح ٢٨٣٩)۔

[4] **حسن**، رواه أحمد (٣/ ٧٥ ح ١١٧٣٨) وابن حبان في صحيحه (الإحسان: ٧٣٥٤ / ٧٣٩٧ وسنده حسن)۔

۵۶۵۲: ابوسعید رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی جنت میں، (اپنی خاص) جنت میں کروٹ بدلنے سے پہلے ستر تکیوں پر ٹیک لگائے گا، پھر ایک عورت اس کے پاس آئے گی، اور اس کے کندھے کو تھپتھپائے گی، وہ اس کے رخسار میں اپنا چہرہ دیکھے گا، وہ (رخسار) آئینے سے زیادہ صاف ہوگا، اور اس (عورت) پر ادنی موتی مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلے کو روشن کر دے، وہ اس کو سلام کرے گی تو وہ اسے سلام کا جواب دے گا، اور وہ اس سے پوچھے گا: تو کون ہے؟ وہ کہے گی: میں ''مزید'' کے ضمن سے ہوں، اس پر ستر لباس ہوں گے، اس کی نظر ان (ستر لباسوں) سے گزر جائے گی حتی کہ ان کے پیچھے اس کی پنڈلی کا گودا دیکھ لے گا، اور اس پر ایک تاج ہوگا اور اس کے جواہرات میں سے ادنی ہیرا مشرق و مغرب کو روشن کر دے۔''

٥٦٥٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَتَحَدَّثُ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ: ((اِنَّ رَجُلاً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ، فَقَالَ لَهُ: اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ، فَبَذَرَ، فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ، وَاسْتِحْصَادُهُ، فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ! فَاِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ)). فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: وَاللّٰهِ! لَا تَجِدُهُ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا، فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ، وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۶۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بات کر رہے تھے، اس وقت آپ کے پاس ایک اعرابی تھا کہ جنت والوں میں سے ایک آدمی نے اپنے رب سے کاشتکاری کے متعلق اجازت طلب کی تو اس نے اس سے فرمایا: کیا تجھے من پسند چیزیں میسر نہیں؟ اس نے عرض کیا، کیوں نہیں، میسر ہیں، لیکن میں چاہتا ہوں کہ میں کاشتکاری کروں، اس نے بیج گرایا تو پل بھر میں وہ اگ آیا، برابر ہو گیا اور کٹ بھی گیا، اور وہ (غلے کے ڈھیر) پہاڑوں کی طرح تھے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ابن آدم! اسے لے لو، کیونکہ کوئی چیز تیرا پیٹ نہیں بھر سکتی۔'' اس اعرابی نے عرض کیا، اللہ کی قسم! وہ قریشی یا انصاری ہوگا کیونکہ وہ کاشتکار ہیں، اور رہے ہم، تو ہم کاشتکار نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے۔

٥٦٥٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَيَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((اَلنَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ، وَلَا يَمُوْتُ اَهْلُ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۵۶۵۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا، کیا جنت والے سوئیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیند، موت کی بہن ہے اور جنت والے مریں گے نہیں۔''

---

[1] رواه البخاري (٢٣٤٨)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٧٤٥، نسخة محققة: ٤٤١٦)

☆ سفيان الثوري مدلس وعنعن ولحديثه شواهد ضعيفة ومرسلة فى الصحيحة للألباني (١٠٨٧) ومعناه صحيح۔

بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

دیدارِ الٰہی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٦٥٥: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ: ((اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ، فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٥٦٥٥: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے رب کو صاف ظاہر طور پر دیکھو گے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: راوی بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: ''عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو، اور اس کو دیکھنے میں تم کوئی تنگی محسوس نہیں کرو گے، اگر تم اس کی استطاعت رکھو کہ تم طلوع آفتاب اور غروبِ آفتاب سے پہلے کی نمازوں کی ادائیگی میں مغلوب نہ ہو جاؤ تو پھر ان کی ادائیگی ضرور کرو۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''طلوع آفتاب اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرو۔''

٥٦٥٦: وَعَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟)) قَالَ: ((فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ، فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ)) ثُمَّ تَلَا: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٥٦٥٦: صہیب رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے تو میں تمہیں مزید عطا فرماؤں؟ وہ عرض کریں گے: کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں بنا دیے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرما دیا اور تو نے ہمیں جہنم کی آگ سے نہیں بچا لیا؟'' فرمایا: ''حجاب اٹھا لیا جائے گا تو وہ اللہ کے چہرے کا دیدار کریں گے، انہیں جو کچھ عطا کیا گیا ان میں سے اپنے رب کا دیدار انہیں سب سے زیادہ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٤) و مسلم (٢١١/ ٦٣٢)۔

[2] رواه مسلم (٢٩٨، ٢٩٧/ ١٨١)۔

محبوب ہوگا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اچھے اعمال کیے، اچھا ثواب (جنت) ہے اور زیادہ (اللہ تعالیٰ کا دیدار) ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٦٥٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ، وَاَكْرَمَهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❶

۵۶۵۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت والوں میں سے سب سے ادنیٰ مقام والا وہ شخص ہوگا جو اپنے باغات، اپنی ازواج، اپنی نعمتوں، اپنے خادموں اور اپنے تختوں کو ہزار سال کی مسافت تک دیکھے گا (اس کی نعمتیں ہزار سال کی مسافت پر محیط ہوں گی) اور ان میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ معزز وہ ہوگا جو صبح و شام اس کے چہرے کا دیدار کرے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اس روز بعض چہرے تر و تازہ ہوں گے، اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے۔''

٥٦٥٨: وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَكُلُّنَا يَرٰى رَبَّهٗ مُخْلِيًا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((بَلٰى)) قُلْتُ: وَمَا اٰيَةُ ذَالِكَ فِيْ خَلْقِهٖ؟ قَالَ: ((يَا اَبَا رَزِيْنٍ! اَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهٖ؟)) قَالَ: بَلٰى. قَالَ: ((فَاِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۵۶۵۸: ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا قیامت کے روز ہم سب اللہ کو اکیلے اکیلے دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، کیوں نہیں۔'' میں نے عرض کیا: اس کی نشانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابورزین! کیا تم سب چودھویں رات کے چاند کو اکیلے اکیلے نہیں دیکھتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، جی ہاں (دیکھتے ہیں)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (چاند) تو اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ اجل و اعظم ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٦٥٩: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: ((نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۵۶۵۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٦٤ ح ٥٣١٧) و الترمذي (٢٥٥٣) ☆ فيه ثوير: ضعيف۔

❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٧٣١)۔

❸ رواه مسلم (٢٩١/ ١٧٨)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''(وہ) نور ہے، میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔''

٥٦٦٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾...... ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ قَالَ: رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ، قَالَ عِكْرِمَةُ: قُلْتُ: اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ﴾؟ قَالَ: وَيْحَكَ! ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ، وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ. ❶

۵۶۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''اس (رسول) نے جو کچھ دیکھا (آپ کے) دل نے اس میں دھوکہ نہیں کھایا۔ اور آپ نے اس کو ایک اور بار بھی دیکھا۔'' کے بارے میں فرمایا: آپ ﷺ نے اس کو اپنے دل سے دو مرتبہ دیکھا۔
اور ترمذی کی روایت میں ہے، فرمایا: محمد (ﷺ) نے اپنے رب کو دیکھا ہے، عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کیا اللہ فرماتا نہیں؟ ''آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں جبکہ وہ آنکھوں کا ادراک کر سکتا ہے۔'' فرمایا: تجھ پر افسوس ہے! یہ تب ہے جب وہ اپنے اس نور کے ساتھ تجلی فرمائے جو کہ اس کا نور ہے، اور آپ ﷺ نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا ہے۔

٥٦٦١: وَعَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا رضی اللہ عنہم بِعَرَفَةَ، فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ، فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ. فَقَالَ كَعْبٌ رضی اللہ عنہ: اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهٗ وَكَلَامَهٗ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسٰى، فَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ، وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ، قَالَ مَسْرُوْقٌ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، فَقُلْتُ: هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعْرِيْ، قُلْتُ: رُوَيْدًا، ثُمَّ قَرَاْتُ: ﴿لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ فَقَالَتْ: اَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ؟ اِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِيْلُ. مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اُمِرَ بِهٖ، اَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ﴾ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ، وَلٰكِنَّهٗ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ، لَمْ يَرَهُ فِيْ صُوْرَتِهٖ اِلَّا مَرَّتَيْنِ: مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَمَرَّةً فِيْ اَجْيَادٍ، لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ، قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ، وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا: قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: فَاَيْنَ قَوْلُهٗ: ﴿ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى﴾؟ قَالَتْ: ذَاكَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَاْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ، وَاِنَّهٗ اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهٗ، فَسَدَّ الْاُفُقَ. ❷

۵۶۶۱: شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما، کعب رضی اللہ عنہ کو عرفات کے میدان میں ملے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کسی چیز کے متعلق مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے (زور سے) اللہ اکبر کہا حتی کہ پہاڑوں نے انہیں جواب دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم بنو ہاشم ہیں، کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے اپنی رؤیت اور اپنے کلام کو محمد ﷺ اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم فرمایا

---

❶ رواه مسلم (٢٨٥ / ١٧٦) والترمذي (٣٢٧٩ وقال: حسن غريب) وحديث الترمذي حديث حسن ورواه ابن خزيمة في التوحيد (ص ١٩٨ ح ٢٧٣) وابن أبي عاصم في السنة (٤٣٧/ ٤٤٦) بسند حسن به۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٢٧٨) ☆ فيه مجالد بن سعيد: ضعيف و أصل الحديث عند البخاري [٤٨٥٥] ومسلم [١٧٧] بغير هذا اللفظ) والرواية الثانية صحيحة متفق عليها (رواها البخاري: ٣٢٣٥ و مسلم: ٢٩٠/ ١٧٧)۔

ہے، موسیٰ علیہ السلام نے دو مرتبہ کلام کیا ہے جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو مرتبہ دیکھا ہے۔ مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو میں نے پوچھا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے ایسی چیز کے متعلق بات کی ہے کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں، میں نے عرض کیا: ذرا سکون فرمائیں، پھر میں نے یہ آیت تلاوت کی: ''اس (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے رب کی بعض بڑی نشانیاں دیکھیں۔'' انہوں نے فرمایا: یہ (آیت) تمہیں کدھر لے کر جا رہی ہے؟ اس سے مراد تو جبریل علیہ السلام ہیں، جو شخص تمہیں یہ بتائے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ یا جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بیان کرنے کا) حکم دیا گیا تھا تو آپ نے اس میں سے کوئی چیز چھپالی؟ یا آپ وہ پانچ چیزیں جانتے تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، اور وہی بارش برساتا ہے۔'' اور یہ (کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے) تو یہ بہت بڑا جھوٹ ہے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا ہے اور آپ نے انہیں ان کی اصل صورت میں صرف دو مرتبہ ہی دیکھا ہے، ایک مرتبہ سدرۃ المنتہی کے پاس اور ایک مرتبہ اجیاد (مکہ کے نشیبی علاقے) کے پاس، اس کے چھ سو پر ہیں۔ اور اس نے افق کو بھر دیا تھا۔

امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے کچھ اضافے اور کچھ اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے، ان کی روایت میں ہے، مسروق رحمہ اللہ نے کہا: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''پھر وہ قریب ہوا اور آگے بڑھا، تو کمان کا یا اس سے بھی کم فرق رہ گیا۔'' کا کیا معنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ (جبریل علیہ السلام) آدمی کی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے، اور اس مرتبہ وہ اپنی اس صورت میں آئے تھے جو کہ ان کی اصل صورت ہے، تو افق بھر گیا۔

٥٦٦٢: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى﴾ وَفِيْ قَوْلِهٖ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾ وَفِيْ قَوْلِهٖ: ﴿لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ قَالَ فِيْهَا كُلِّهَا: رَاٰى جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٥٦٦٢: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''تو کمان یا اس سے بھی کم فرق رہ گیا'' اور ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا، دل نے اس میں دھوکہ نہیں کھایا'' اور ''اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔'' کے بارے میں فرمایا: ان تمام صورتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا ہے، ان کے چھ سو پر تھے۔

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾ قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جِبْرَئِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِّنْ رَفْرَفٍ، قَدْ مَلَاَ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ.

وَلَهٗ، وَلِلْبُخَارِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ قَالَ: رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ، سَدَّ اُفُقَ السَّمَآءِ.

اور ترمذی کی روایت میں ہے: ''آپ نے جو دیکھا، دل نے اس میں دھوکہ نہیں کھایا۔'' کے بارے میں فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو سبز جوڑے میں دیکھا، اس نے زمین و آسمان کے درمیانی خلا کو پُر کر رکھا تھا، اور ترمذی اور صحیح بخاری کی، اللہ تعالیٰ کے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٥٦ والرواية الأخيرة: ٤٨٥٨) ومسلم (٢٨٢، ٢٨١ / ١٧٤) والترمذي (٣٢٨٣ وقال: حسن صحيح)۔

فرمان: ''آپ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔'' روایت میں ہے، فرمایا: آپ ﷺ نے سبز لباس والے کو دیکھا اس نے افق بھر دیا تھا۔

٥٦٦٣: وَسُئِلَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ فَقِيْلَ: قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ: اِلٰى ثَوَابِهٖ. فَقَالَ مَالِكٌ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ: كَذَبُوْا، فَاَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ﴾؟ قَالَ مَالِكٌ: اَلنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَعْيُنِهِمْ، وَقَالَ: لَوْلَمْ يَرَالْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ: ﴿كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ﴾. رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ. [1]

٥٦٦٣: اور مالک بن انس رحمہ اللہ سے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''وہ اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے۔'' کے بارے میں پوچھا گیا، نیز انہیں بتایا گیا کہ کچھ لوگ اس سے یہ مراد لیتے ہیں کہ وہ رب تعالیٰ کے ثواب کو دیکھنے والے ہوں گے، امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: انہوں نے جھوٹ کہا ہے، (اگر ایسے ہے) تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''ہرگز نہیں، بے شک وہ اس روز اپنے رب کے دیدار سے روک دیے جائیں گے۔'' کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ روز قیامت اپنی آنکھوں سے اللہ کا دیدار کریں گے اور فرمایا: اگر مؤمن قیامت کے دن اپنے رب کا دیدار نہیں کریں گے تو پھر اللہ کافروں کو دیدار سے محرومی کی عار نہ دلاتا، فرمایا: ''ہرگز نہیں، بے شک وہ (کافر لوگ) اس روز اپنے رب کے دیدار سے روک دیے جائیں گے۔''

٥٦٦٤: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْ نَعِيْمِهِمْ، اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ، فَرَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ، فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآاَهْلَ الْجَنَّةِ!)) قَالَ: ((وَ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ﴾)). قَالَ: ((فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ، فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّعِيْمِ مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ، حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَ يَبْقٰى نُوْرُهٗ)). [2] رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

٥٦٦٤: جابر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس اثنا میں کہ جنت والے اپنی نعمتوں میں مشغول ہوں گے کہ اچانک ان کے لیے ایک نور چمکے گا، وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو اچانک ان کے اوپر سے رب تعالیٰ نے ان پر تجلی فرمائی ہو گی، وہ فرمائے گا: جنت والو! السلام علیکم!'' فرمایا: ''یہ اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان ہے: ''مہربان رب کی طرف سے سلام کہا جائے گا۔'' فرمایا: ''وہ ان کی طرف دیکھے گا اور وہ اس کی طرف دیکھیں گے، جب تک وہ اس کی طرف دیکھتے رہیں گے وہ کسی اور نعمت کی طرف توجہ نہیں کریں گے حتیٰ کہ وہ ان سے حجاب کر لے گا اور اس کا نور باقی رہ جائے گا۔''

[1] **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٥/ ٣٢٩۔ ٣٣٠ قبل ح ٤٣٩٣ بدون سند)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٨٤) ☆ الفضل الرقاشي : منكر الحديث و رمي بالقدر ۔

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا

جہنم اور جہنم والوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٦٦٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ)) قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنْ كَانَتْ لَكَافِیَةً قَالَ: ((فُضِّلَتْ عَلَیْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّ سِتِّیْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ. وَفِیْ رِوَایَةِ مُسْلِمٍ: ((نَارُكُمُ الَّتِیْ یُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ)). وَفِیْهَا: ((عَلَیْهَا)) وَ((كُلُّهَا)) بَدَلَ: ((عَلَیْهِنَّ)) وَ((كُلُّهُنَّ)). [1]

۵۶۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری (یہ دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! اگر (یہ دنیا کی آگ ہی) ہوتی تو وہی کافی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس (جہنم کی آگ) کو ان (آگ کی اقسام) پر انہتر درجے فضیلت و برتری دی گئی ہے، وہ سب اس (دنیا کی آگ) کی حرارت و تپش کی طرح ہے۔'' اور الفاظ حدیث صحیح بخاری کے ہیں۔

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: ''تمہاری وہ آگ جو انسان جلاتا ہے۔'' اور صحیح مسلم کی روایت میں: ((علیھن)) اور ((کلھن)) کے بجائے ((علیھا)) اور ((کلھا)) کے الفاظ ہیں۔

٥٦٦٦: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((یُؤْتٰی بِجَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ یَجُرُّوْنَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۶۶۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم کو لایا جائے گا، اس روز اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔''

٥٦٦٧: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَّهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ، یَغْلِیْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا یَغْلِی الْمِرْجَلُ، مَا یَرٰی اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا، وَاِنَّهُ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٢٦٥) و مسلم (٣٠/ ٢٨٤٣)۔

[2] رواه مسلم (٢٩/ ٢٨٤٢)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (٦٥٦١ـ ٦٥٦٢) و مسلم (٣٦٤/ ٢١٣)۔

۵۶۶۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم والوں میں سے جس شخص کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا، وہ شخص وہ ہوگا جس کے جوتے اور تسمے آگ کے ہوں گے، جن کی وجہ سے اس کا دماغ اس طرح کھولتا ہوگا جس طرح ہنڈیا کھولتی ہے۔'' وہ یہ خیال کرے گا کہ کسی شخص کو اس سے زیادہ عذاب نہیں ہو رہا حالانکہ وہ سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا ہوگا۔''

۵٦٦٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُوْطَالِبٍ، وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۶۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم والوں میں سے سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا، اس نے آگ کے دو جوتے پہنے ہوں گے، ان سے اس کا دماغ کھولے گا۔''

۵٦٦٩: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُؤْتٰى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ يَارَبِّ! وَيُؤْتٰى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ، يَارَبِّ! مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۶۶۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت جہنم والوں میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جسے دنیا میں سب سے زیادہ نعمتیں میسر تھیں، اسے آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: اے انسان! کیا تم نے کبھی کوئی خیر و نعمت دیکھی تھی؟ کیا کسی نعمت کا تیرے پاس سے کبھی گزر ہوا تھا؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! اللہ کی قسم! نہیں، (پھر) اہل جنت میں سے ایسے شخص کو لایا جائے گا جس نے دنیا میں سب سے زیادہ بدحالی دیکھی ہو، اسے جنت میں ایک بار گھما کر اس سے پوچھا جائے گا: اے انسان! کیا تو نے کبھی کوئی بدحالی دیکھی تھی؟ یا کبھی کوئی شدت و تنگی تیرے پاس سے گزری تھی؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! اللہ کی قسم! نہیں، نہ تو کبھی بدحالی میرے پاس سے گزری اور نہ میں نے کبھی کوئی شدت و تنگی دیکھی۔''

۵٦٧٠: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهِ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ: أَرَدْتُّ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هٰذَا، وَأَنْتَ فِيْ صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَّا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا، فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۶۷۰: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت اللہ، جہنم والوں میں سے سب سے ہلکے عذاب میں گرفتار شخص سے فرمائے گا: اگر زمین کی تمام چیزیں تیری ملکیت ہوں تو کیا تو انہیں اس (عذاب کے) بدلے میں بطورِ فدیہ دے دے گا؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں، وہ فرمائے گا: میں نے تجھ سے، جبکہ تو آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا، اس سے بھی معمولی چیز کا مطالبہ کیا تھا کہ تو میرے ساتھ شریک نہیں ٹھہرائے گا، لیکن تو نے انکار کیا، اور میرے ساتھ شرک کیا۔''

۵٦٧١: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ

[1] رواه البخاري (لم أجده) [و مسلم (٣٦٢/ ٢١٢)]۔ [2] رواه مسلم (٥٥/ ٢٨٠٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٥٧) و مسلم (٥١/ ٢٨٠٥)۔

النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۶۷۱: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کچھ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی، ان میں سے کسی کے گھٹنوں تک پہنچی ہوگی، ان میں سے کسی کے ازار بند تک پہنچی ہوگی اور ان میں سے کسی کی گردن کو دبوچے ہوئے ہوگی۔“

۵۶۷۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ، وَغِلْظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [2]
وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا)). فِيْ بَابِ تَعْجِيْلِ الصَّلَوَاتِ.

۵۶۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم میں کافر کے دو کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار سوار کی تین روز کی مسافت جتنا ہوگا۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”کافر کی داڑھ احد (پہاڑ) کی مثل ہوگی، اور اس کی جلد کی موٹائی تین رات کی مسافت جتنی ہوگی۔“

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”آگ نے اپنے رب سے شکایت کی......“ باب تعجیل الصلوات میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۵۶۷۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ، ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ، ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ، فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [3]

۵۶۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم کی آگ ہزار برس جلائی گئی تو وہ سرخ ہوگئی، پھر اسے ہزار برس جلایا گیا تو وہ سفید ہوگئی، پھر اسے ہزار برس جلایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی، وہ سیاہ ترین ہے۔“

۵۶۷۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ، وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ، وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مِّثْلُ الرَّبَذَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۵۶۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزِ قیامت کافر کی داڑھ احد پہاڑ جیسی ہوگی، اس کی ران بیضاء (پہاڑ رمقام) کی طرح ہوں گی، اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین رات کی مسافت، جیسے (مدینہ سے) ربذہ ہے، کے برابر

---

[1] رواه مسلم (۳۳/ ۲۸۴۵)۔ [2] رواه مسلم (۴۴/ ۲۸۵۱، ۴۵/ ۲۸۵۲) ٥ حديث "اشتكت النار إلى ربها" تقدم (۵۹۱)۔ [3] سنده ضعيف، رواه الترمذي (۲۵۹۱) و ابن ماجه (۴۳۲۰) ☆ شريك القاضي مدلس و عنعن و قال أبو هريرة رضي الله عنه: "أترونها حمراء كناركم هذه؟ لهي أسود من القار والقار الزفت" (الموطأ للإمام مالك (۲/ ۹۹۴) وسنده صحيح و حكمه الرفع. وهو يغني عنه۔
[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۲۵۷۸ وقال: حسن غريب)۔

ہوگی۔‘‘

٥٦٧٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا، وَإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ، وَإِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَابَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۶۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کافر کی جلد کی موٹائی بیالیس ہاتھ ہوگی، اس کی داڑھ احد پہاڑ کی مثل ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جس طرح مکہ اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے۔‘‘

٥٦٧٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّأُهُ النَّاسُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۵۶۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کافر اپنی زبان کو فرسخ (تین میل) اور دو فرسخ گھسیٹے گا اور لوگ اس کو پاؤں تلے روندیں گے۔‘‘ احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٦٧٧: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ يُتَصَعَّدُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا، وَيُهْوٰى بِهٖ كَذٰلِكَ فِيْهِ أَبَدًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۶۷۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’الصعود جہنم میں ایک پہاڑ ہے جس پر (کافر) کو ستر سال تک مسلسل چڑھایا جائے گا اور اسی طرح (ستر سال تک) اسے مسلسل گرایا جائے گا۔‘‘

٥٦٧٨: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿كَالْمُهْلِ﴾ ((أَيْ كَعَكَرِ الزَّيْتِ، فَإِذَا قُرِّبَ إِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۵۶۷۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ﴿کالمهل﴾ کی تفسیر میں فرمایا: ’’وہ تل چھٹ کی طرح ہوگا۔ جب اس کو اس کے چہرے کے قریب کیا جائے گا تو اس کے چہرے کی جلد اس میں گر جائے گی۔‘‘

٥٦٧٩: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ، حَتّٰى يَخْلُصَ إِلٰى جَوْفِهٖ، فَيَسْلُتَ مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ، وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [5]

۵۶۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’کھولتا ہوا پانی ان (جہنم والوں) کے سروں پر ڈالا جائے گا تو وہ کھولتا ہوا پانی داخل ہو جائے گا حتی کہ وہ اس کے پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے گا اور اس کے پیٹ کے اندر جو کچھ

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٧٧ وقال: حسن غريب صحيح) ☆ الأعمش مدلس و عنعن و للحديث شواهد عند أحمد (٣/ ٣٢٨، ٣٣٤) وغيره دون قوله: "مكة و المدينة" و هذه اللفظه منكرة و الحديث السابق (٥٦٧٤) يغني عنه۔ [2] **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٩٢ ح ٥٦٧١) و الترمذي (٢٥٨٠)۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٧٦ وقال: غريب) والحاكم (٤/ ٤٩٦ ح ٨٧٦٤ وسنده حسن)۔

[4] **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٨١، ٢٥٨٤) والحاكم (٢/ ٥٠١ ح ٣٨٥٠) و ابن حبان (الإحسان: ٧٤٣٠/ ٧٤٧٣ وسنده حسن)۔ [5] **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٨٢ وقال: حسن غريب صحيح) ☆ رواية شعبة عن الأعمش محمولة على السماع، انظر "مسألة التسمية" لمحمد بن طاهر المقدسي (ص ٤٧) و للحديث علة غير قادحة عند ابن أبي شيبة (١٣/ ١٦١ ح ١٥٩٩١) و أحمد (١/ ٣٣٨ ح ٣١٣٨) وغيرهما۔

ہے اسے کاٹ ڈالے گا حتی کہ وہ اس کے قدموں سے نکل جائے گا، اور یہ وہ صہر (گلا دینا) ہے پھر اسے اس کی پہلی ہی حالت پر لوٹا دیا جاتا ہے۔''

٥٦٨٠: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ﴾ قَالَ: ((يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ، فَاِذَا اُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ، وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ، فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَآءَهٗ، حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ، يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ﴾ وَيَقُوْلُ: ﴿وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ﴾)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۵۶۸۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''اسے پیپ پلائی جائے گی تو وہ اسے گھونٹ گھونٹ پیئے گا۔'' فرمایا: ''وہ اس کے منہ کے قریب کیا جائے گا تو وہ اسے ناپسند کرے گا، جب اسے اس کے قریب کیا جائے گا تو اس کا چہرہ جل جائے گا، اس کے سر کی جلد گر پڑے گی، جب وہ اسے پیئے گا تو اس کی انتڑیاں کٹ جائیں گی حتی کہ وہ اس کی دبر (پیٹھ) کے راستے باہر نکل آئے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔'' انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا تو وہ ان کی انتڑیاں کاٹ ڈالے گا'' اور وہ فرماتا ہے: ''اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو تل چھٹ کی طرح ہوگا، چہروں کو بھون ڈالے گا، برا پینا ہے۔''

٥٦٨١: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ، كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۵۶۸۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم کی آگ کا چار دیواروں سے احاطہ کیا گیا ہے، اور ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت ہے۔''

٥٦٨٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلُ الدُّنْيَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۵۶۸۲: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر (جہنمیوں کے زخموں کی) پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا والے بدبودار بن جاتے۔''

٥٦٨٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قَطَرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهٗ؟!)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. ❹

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٨٣)۔ ❷ **حسن**، رواه الترمذي (١/ ٢٥٨٤) والحاكم (٤/ ٦٠١ ح ٨٧٧٥ وسنده حسن)۔ ❸ **حسن**، رواه الترمذي (٢/ ٢٥٨٤) والحاكم (٤/ ٦٠٢ ح ٨٧٧٩ وسنده حسن)۔

❹ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٥٨٥) [و ابن ماجه (٤٣٢٥) وصححه ابن حبان (الموارد: ٢٦١١، الإحسان: ٧٤٢٧) و الحاكم علي شرط الشيخين (٢/ ٢٩٤، ٤٥١) ووافقه الذهبي]۔

۵۶۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اللہ سے ایسے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر زقوم (تھوہر) کا ایک قطرہ دنیا میں گرا دیا جائے تو وہ زمین والوں پر ان کے اسبابِ زندگانی خراب کر دے، تو اس شخص کی کیا حالت ہوگی جس کا کھانا ہی وہی ہوگا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥٦٨٤: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ﴿وَهُمْ فِيهَا كَالِحُوْنَ﴾ قَالَ: ((تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَاْسِهٖ، وَيَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [1]

۵۶۸۴: ابو سعید رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور وہ اس (جہنم) میں اس طرح ہوں گے کہ ان کے ہونٹ سکڑ کر اوپر چڑھ گئے ہوں گے اور دانت کھل گئے ہوں گے۔'' فرمایا: ''آگ انہیں جلا دے گی تو ان کے اوپر والے ہونٹ سکڑ جائیں گے حتی کہ وہ ان کے سر کے وسط میں پہنچ جائیں گے اور ان کے نچلے ہونٹ لٹک جائیں گے حتی کہ وہ ان کی ناف تک پہنچ جائیں گے۔''

٥٦٨٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! ابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكُوْا، فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ، كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ، حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ، فَتَسِيْلَ الدِّمَاءُ، فَتَقَرَّحُ الْعُيُوْنُ، فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۵۶۸۵: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگو! (اپنے گناہوں پر ڈرتے ہوئے) رویا کرو، اگر تم (رونے کی) استطاعت نہ رکھو تو پھر اپنے آپ کو رونے پر آمادہ کرو، کیونکہ جہنم والے جہنم میں روئیں گے حتی کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر اس طرح رواں ہوں گے جیسے وہ بہتی نالیاں ہیں، اور پھر روتے روتے ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے تو پھر خون بہنا شروع ہو جائے گا، آنکھیں زخمی ہو جائیں گی (اور اس قدر آنسو اور خون بہے گا کہ) اگر اس میں کشتیاں چھوڑ دی جائیں تو وہ چلنا شروع کر دیں۔''

٥٦٨٦: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ، فَيَعْدِلُ مَاهُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ، فَيَسْتَغِيْثُوْنَ، فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ، ﴿لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ﴾ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ، فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ، فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ، فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ، فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ، فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ: اُدْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: ﴿اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا: بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ﴾. قَالَ: ((فَيَقُوْلُوْنَ: اُدْعُوْا مَالِكًا، فَيَقُوْلُوْنَ: ﴿يَا مَالِكُ! لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾)).

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٨٧ وقال: حسن صحيح غريب)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٥/ ٢٥٣ ح ٤٤١٨) ☆ فيه يزيد الرقاشي: ضعيف و عمران بن زيد التغلبي: لين وللحديث لون آخر عند ابن ماجه (٤٣٢٤) وسنده ضعيف۔

قَالَ: ((فَيُجِيبُهُمْ: ﴿اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ﴾)) قَالَ الْاَعْمَشُ، نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَاِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ، قَالَ: ((فَيَقُوْلُوْنَ: اُدْعُوْا رَبَّكُمْ، فَلَا اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: ﴿رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ﴾)). قَالَ: ((فَيُجِيبُهُمْ: ﴿اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ﴾)). قَالَ: ((فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ، وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَأْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ)). قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۶۸۶: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم والوں پر بھوک ڈال دی جائے گی، اور وہ (بھوک کی تکلیف) اس عذاب (کی تکلیف) کے برابر ہوگی جس میں وہ مبتلا ہوں گے، وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی کانٹے دار کھانے کے ذریعے کی جائے گی، وہ موٹا کرے گا نہ بھوک مٹائے گا، وہ کھانے کی فریاد کریں گے تو ان کی اس طرح کے کھانے سے فریاد رسی کی جائے گی جو حلق میں اٹک جانے والا ہوگا، وہ یاد کریں گے کہ وہ دنیا میں، حلق میں اٹک جانے والی چیزوں کو گزارنے کے لیے پانی پیا کرتے تھے، وہ پانی کے لیے فریاد کریں گے تو لوہے کے آنکڑوں کے ذریعے گرم کھولتا ہوا پانی ان کے قریب کیا جائے گا، جب وہ ان کے چہروں کے قریب ہوگا تو وہ ان کے چہروں کو جلا دے گا، اور ان کے پیٹ میں داخل ہوگا تو وہ پیٹ میں موجود ہر چیز کو کاٹ ڈالے گا، وہ کہیں گے: جہنم کے دربانوں کو بلاؤ، تو وہ جواب دیں گے، کیا تمہارے رسول معجزات لے کر تمہارے پاس نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، آئے تھے، وہ کہیں گے: (پھر) پکارتے رہو، اور کافروں کی پکار خسارے میں ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ (کافر) کہیں گے: مالک کو بلاؤ، وہ کہیں گے، مالک! تیرا رب ہمیں موت ہی دے دے۔'' فرمایا: ''وہ انہیں جواب دے گا: بے شک تم ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں ٹھہرنے والے ہو۔''

اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے بتایا گیا کہ ان کی دعا اور مالک کے انہیں جواب دینے میں ہزار سال کا وقفہ ہوگا۔ فرمایا: ''وہ کہیں گے، اپنے رب سے دعا کرو، تمہارے رب سے بہتر کوئی نہیں، وہ عرض کریں گے: ہمارے پروردگار! ہماری شقاوت ہم پر غالب آ گئی اور ہم گمراہ لوگ تھے، ہمارے پروردگار! ہمیں یہاں سے نکال دے، اگر ہم نے دوبارہ وہی کام کیے (جن پر تو ناراض ہوتا ہے) تو ہم ظالم ہوں گے۔'' فرمایا: ''وہ انہیں جواب دے گا: ذلیل ہو کر اسی میں رہو، اور مجھ سے کلام نہ کرو۔'' فرمایا: ''اس وقت وہ ہر قسم کی خیر و بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے، اور اس وقت وہ چیخ و پکار، حسرت اور تباہی میں مبتلا ہو جائیں گے۔''

اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ (راوی) بیان کرتے ہیں، لوگ اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کرتے۔

۵۶۸۷: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ، اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ)) فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا، حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهُ اَهْلُ السُّوْقِ، وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۵۸۶) ☆ الأعمش مدلس و عنعن و قال أحمد: "الأعمش لم يسمع من شمر بن عطية". (المراسيل لابن أبي حاتم ص ۸۲)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الدارمي (۲/ ۳۳۰ ح ۲۸۱۵، نسخة محققة: ۲۸۵٤) [وصححه الحاكم (۱/ ۲۸۷) ووافقه الذهبي]۔

۵۶۸۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں نے تمہیں جہنم کی آگ سے آگاہ کر دیا، میں نے تمہیں جہنم کی آگ سے آگاہ اور خبردار کر دیا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہ فرماتے رہے، حتی کہ اگر آپ میری اس جگہ ہوتے تو بازار والے اسے سن لیتے، اور حتی کہ آپ (کے کندھے) پر جو چادر تھی وہ آپ کے قدموں پر گر پڑی۔

۵۶۸۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِّثْلُ هٰذِهٖ)) وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ ((اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ، وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ، لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ، وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ، لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۶۸۸: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اتنا سیسہ۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''آسمان سے زمین کی طرف چھوڑا جائے اور وہ پانچ سو میل کی مسافت ہے، تو وہ شام سے پہلے زمین پر پہنچ جائے، اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے چھوڑا جائے تو اسے اس کی اصل (پہلے کڑی) تک یا اس کی گہرائی تک پہنچنے کے لیے متواتر چالیس سال لگیں گے۔''

۵۶۸۹: وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُّقَالُ لَهٗ: هَبْهَبُ، يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۵۶۸۹: ابو بُردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم میں ایک وادی ہے جسے ھَبْھَب کہا جاتا ہے، اس میں ہر قسم کے سرکش اور باغی رہیں گے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۶۹۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اَنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ، وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا، وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ)). [3]

۵۶۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم والوں کے جسم، جہنم میں بڑے ہو جائیں گے حتی کہ ان کے کان کی لو سے کندھے تک سات سو سال کی مسافت ہو گی، اس کی جلد کی موٹائی ستر ہاتھ ہو گی اور اس کی داڑھ احد پہاڑ جیسی ہو گی۔''

۵۶۹۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۲۵۸۸ وقال: حسن صحيح)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۲/ ۳۳۱ ح ۲۸۱۹، نسخة محققة: ۲۸۵۸) ☆ فيه أزهر بن سنان: ضعيف۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۲/ ۲۶ ح ۴۸۰۰) ☆ فيه أبو يحيى: لين الحديث وانظر النهاية بتحقيقي (۱۰۷۶) لمزيد التحقيق۔

الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا، وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُؤْكَفَةِ، تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا)). رَوَاهُمَا اَحْمَدُ ❶

۵۶۹۱: عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم میں بختی اونٹوں کی طرح اژدہے ہیں، ان میں سے ایک ڈسے گا تو وہ چالیس سال تک اس کے زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا، اس میں پالان بندھوں خچروں کی طرح کے بچھو ہوں گے، ان میں سے کوئی ڈسے گا تو وہ شخص چالیس سال تک اس کی زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا۔'' دونوں احادیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۵۶۹۲: وَعَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). فَقَالَ الْحَسَنُ: وَ مَاذَنْبُهُمَا؟ فَقَالَ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَكَتَ الْحَسَنُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. ❷

۵۶۹۲: حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت سورج اور چاند کو لپیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔'' اس پر حسن رحمہ اللہ نے عرض کیا: ان کا کیا گناہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کر رہا ہوں، تب حسن بصری رحمہ اللہ خاموش ہو گئے۔

۵۶۹۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ)). قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنِ الشَّقِيُّ؟ قَالَ: ((مَنْ لَّمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ، وَّلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ بِمَعْصِيَةٍ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸

۵۶۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صرف بدنصیب شخص ہی جہنم میں جائے گا۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! بدنصیب شخص کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی خاطر کوئی نیک کام نہ کیا اور نہ اس کی خاطر کوئی گناہ چھوڑا۔''

---

❶ **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٩١ ح ١٧٨٦٤) [وصححه ابن حبان (٧٤٧١ نسخة محققة) والحاكم (٤/ ٥٩٣) ووافقه الذهبي وسنده حسن]۔ ❷ **صحيح**، رواه البيهقي في البعث و النشور (ذكره السيوطي في اللآلي المصنوعة ١/ ٨٢) وله شاهد عند الطحاوي في مشكل الآثار (١/ ٦٦۔٦٧) وسنده صحيح]۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٤٢٩٨) ☆ ابن لهيعة مدلس وعنعن۔

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی تخلیق کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٦٩٤: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِیَ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْجَنَّةِ: اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ، وَقَالَ لِلنَّارِ: اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا، فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِیُٔ حَتّٰی یَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهٗ. تَقُوْلُ: قَطْ قَطْ قَطْ، فَهُنَالِكَ تَمْتَلِیُٔ وَیُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ، فَلَا یَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا، وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ یُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۵۶۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت اور جہنم نے بحث ومباحثہ کیا تو جہنم نے کہا: مجھے تکبر کرنے والوں اور سرکشوں کے لیے خاص کر دیا گیا ہے، جنت نے کہا، میری تو حالت یہ ہے کہ مجھ میں (زیادہ تر) صرف ضعیف اور کم رتبہ والے اور دنیا سے بیزار لوگ ہوں گے، اللہ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے، میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم فرماؤں گا، اور جہنم سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا، اور تم دونوں بھر جاؤ گی، رہی جہنم تو وہ نہیں بھرے گی حتی کہ اللہ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو وہ کہے گی: بس، بس، بس تب وہ بھرے گی اور اس کا بعض حصہ، بعض کے ساتھ مل جائے گا، اور اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا، رہی جنت تو اللہ اس کے لیے ایک مخلوق پیدا فرمائے گا۔“

٥٦٩٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ یُلْقٰی فِیْهَا وَتَقُوْلُ: هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ؟ حَتّٰی یَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِیْهَا قَدَمَهٗ فَیَنْزَوِیْ بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ، فَتَقُوْلُ قَطْ، قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ، وَلَا یَزَالُ فِی الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰی یُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَیُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

وَذُكِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ: ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ)) فِیْ كِتَابِ الرِّقَاقِ.

۵۶۹۵: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم میں لوگوں کو ڈالا جائے گا تو وہ کہتی رہے گی: کچھ اور بھی ہے؟ حتی کہ رب العزت اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس کا بعض حصہ بعض کے ساتھ مل جائے گا اور وہ کہے گی: تیری

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٥٠) و مسلم (٣٦/ ٢٨٤٦)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٣٨٤) ومسلم (٣٨/ ٢٨٤٨) ٥ حديث "حفت الجنة بالمكاره" تقدم (٥١٦٠)۔

عزت وکرم کی قسم! بس، بس! اور جنت میں مزید گنجائش ہوگی حتی کہ اللہ اس کے لیے ایک مخلوق پیدا فرمائے گا، اور انہیں جنت کے زائد حصے میں بسائے گا۔''

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((حفت الجنة بالمكاره)) کتاب الرقاق میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۵۶۹۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرَئِیْلَ: اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا، ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا، ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: یَا جِبْرَئِیْلُ! اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا))، قَالَ: ((فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَیْهَا، ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَدْخُلَهَا اَحَدٌ))۔ قَالَ: ((فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ: یَا جِبْرَئِیْلُ! اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا))۔ قَالَ: ((فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَیْهَا، ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَیَدْخُلُهَا، فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: یَا جِبْرَئِیْلُ: اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا)) قَالَ ((فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَیْهَا، فَقَالَ: اَیْ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا))۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [1]

۵۶۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' جب اللہ نے جنت کو پیدا فرمایا تو جبریل علیہ السلام سے فرمایا: جاؤ اسے دیکھو، وہ گئے اور انہوں نے اس کو اور اس کے رہنے والوں کے لیے اللہ نے جو کچھ تیار کر رکھا تھا اس کو دیکھا، پھر واپس آئے تو عرض کیا: رب جی! تیری عزت کی قسم! اس کے متعلق جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے گرد ناگوار چیزوں کی باڑ لگا دی، پھر فرمایا: جبریل! جاؤ اور اسے دیکھو۔'' فرمایا: '' وہ گئے اور اسے دیکھا، پھر آئے اور عرض کیا: رب جی! تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی ایک بھی داخل نہیں ہوگا۔'' فرمایا: '' جب اللہ نے جہنم کو پیدا فرمایا تو فرمایا: جبریل! جاؤ اور اسے دیکھو۔'' فرمایا: '' وہ گئے اور اسے دیکھا، پھر آئے اور عرض کیا، رب جی! تیری عزت کی قسم! اس کے متعلق جو سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا۔'' اللہ تعالیٰ نے اس کے گرد شہوات کی باڑ لگا دی، پھر فرمایا: '' جبریل! جاؤ اور اسے دیکھو۔'' فرمایا: '' وہ گئے اور اسے دیکھا تو (آ کر) عرض کیا: رب جی! تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں داخل ہونے سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٦٠ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٤٧٤٤) والنسائي (٧/ ٣ ح ٣٧٩٤)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵٦٩٧: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: ((قَدْ اُرِيْتُ الْاٰنَ مُذْ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵٦٩٧: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلے کی طرف اشارہ کیا، پھر فرمایا: ''اب جب کہ میں تمہیں نماز پڑھا رہا تھا تو مجھے اس دیوار کی طرف جنت اور جہنم کے مناظر دکھائی دیے، میں نے آج کے دن کی طرح نہ تو کوئی بھلی چیز دیکھی اور نہ ایسی کوئی بُری چیز دیکھی۔''

[1] رواه البخاري (٧٤٩)۔

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

مخلوق کی ابتدا اور انبیا علیہم السلام کے ذکر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥٦٩٨: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنِّیْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذْجَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ، فَقَالَ: ((اِقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِیْ تَمِيْمٍ!)) قَالُوْا: بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا، فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((اِقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ! اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ)). قَالُوْا: قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِی الدِّيْنِ، وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ؟ قَالَ: ((كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَیْءٌ قَبْلَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ، وَكَتَبَ فِی الذِّكْرِ كُلَّ شَیْءٍ)) ثُمَّ اَتَانِیْ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ! اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ، فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا، وَايْمُ اللّٰهِ! لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

٥٦٩٨: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ بنو تمیم (قبیلے) کے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بنو تمیم! تم خوشخبری قبول کرو۔“ انہوں نے عرض کیا، آپ نے ہمیں خوشخبری تو سنا دی، آپ ہمیں عطا بھی فرمائیں، اتنے میں اہل یمن سے کچھ لوگ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یمن والو! تم خوشخبری قبول کرو، جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔“ انہوں نے عرض کیا، ہم نے قبول کیا، اور ہم آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں تا کہ ہم دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں اور سب سے پہلے کیا چیز تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تھا، اور اس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی، اور اس کا عرش پانی پر تھا، پھر اس نے آسمان اور زمین پیدا فرمائی، اور ذکر (لوح محفوظ) میں ہر چیز لکھی۔“ راوی بیان کرتے ہیں، پھر ایک آدمی میرے پاس آیا تو اس نے کہا: عمران! اپنی اونٹنی کی خبر لو، وہ جا چکی ہے، میں اسے تلاش کرنے چلا گیا، اللہ کی قسم! میں نے خواہش کی کہ وہ چلی جاتی اور میں (وہاں سے) نہ اٹھتا۔

٥٦٩٩: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ، وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

٥٦٩٩: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں طویل خطبہ ارشاد فرمایا، آپ نے ہمیں مخلوق کی ابتدا سے بتانا شروع کیا (اور بتاتے گئے) حتی کہ جنت والے اپنی منازل میں اور جہنم والے اپنی جگہوں میں داخل ہو گئے۔ اور جس نے اسے

[1] رواه البخاري (٧٤١٨)۔

[2] رواه البخاري (٣١٩٢)۔

یاد رکھنا تھا اس نے اسے یاد رکھا، اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا۔

٥٧٠٠: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِىْ سَبَقَتْ غَضَبِىْ، فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۷۰۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تخلیق سے پہلے ایک مکتوب (لوح محفوظ) تحریر کیا کہ میری رحمت، میرے غضب پر غالب ہے اور وہ عرش کے اوپر اس کے پاس لکھا ہوا ہے۔''

٥٧٠١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ، وَخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَّارٍ، وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۷۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے نور سے پیدا کیے گئے، جن دھوئیں اور شعلے والی آگ سے پیدا کیے گئے جبکہ آدم علیہ السلام اس چیز سے پیدا کیے گئے جو تمہیں بیان کر دی گئی ہے۔''

٥٧٠٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِى الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَتْرُكَهٗ، فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ، فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۷۰۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ نے آدم علیہ السلام کا خاکہ بنایا تو اللہ نے جس قدر چاہا کہ وہ انہیں جنت میں چھوڑ دے تو اس نے اسے اس قدر جنت میں چھوڑ دیا، ابلیس ان کے گرد چکر لگانے لگا تاکہ وہ دیکھے کہ وہ کیا چیز ہے؟ جب اس نے انہیں (اندر سے) خالی دیکھا تو اس نے پہچان لیا کہ یہ ایسی مخلوق تخلیق کی گئی ہے، جو (اپنے نفس کی خواہشات پر) قابو نہیں رکھ سکے گی۔''

٥٧٠٣: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِىُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقُدُوْمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۵۷۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں تیسے کے ساتھ ختنہ کیا۔''

٥٧٠٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ: ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِىْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ: ﴿اِنِّىْ سَقِيْمٌ﴾، وَقَوْلُهٗ: ﴿بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا﴾ وَقَالَ: بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ، اِذْ اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، فَقِيْلَ لَهٗ: اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَاَةٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ، فَسَاَلَهٗ عَنْهَا: مَنْ هٰذِهٖ؟ قَالَ: اُخْتِىْ. فَاَتٰى سَارَةَ، فَقَالَ لَهَا: اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَّعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِىْ يَغْلِبْنِىْ عَلَيْكِ، فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِيْهِ اَنَّكِ اُخْتِىْ، فَاِنَّكِ اُخْتِىْ فِى الْاِسْلَامِ، لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِىْ وَغَيْرُكِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا، فَاُتِىَ بِهَا، قَامَ اِبْرَاهِيْمُ يُصَلِّىْ،

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٥٥٤) ومسلم (١٤/ ٢٧٥١)۔

[2] رواه مسلم (٦٠/ ٢٩٩٦)۔

[3] رواه مسلم (١١١/ ٢٦١١)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٥٦) ومسلم (١٥١/ ٢٣٧٠)۔

فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ، ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ، فَأُخِذَ)) وَيُرْوٰى ((فَغُطَّ، حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: اُدْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ، ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ: اُدْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ، فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ، فَقَالَ: اِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِيْ بِاِنْسَانٍ، اِنَّمَا اَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ، فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ، فَاَوْمَاَ بِيَدِهِ مَهْيَمْ؟ قَالَتْ: رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِيْ نَحْرِهِ وَاَخْدَمَ هَاجَرَ)). قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَآءِ!. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۷۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام نے صرف تین جھوٹ بولے، اس میں سے دو اللہ کی خاطر تھے، انہوں نے کہا: ''میں بیمار ہوں۔'' اور یہ کہنا: ''بلکہ یہ ان کے بڑے نے کیا ہے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک روز وہ (ابراہیم علیہ السلام) اور (ان کی اہلیہ) سارہ ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت سے گزر رہے تھے تو اس (بادشاہ) کو بتایا گیا کہ یہاں ایک آدمی ہے اور اس کے ساتھ ایک انتہائی خوبصورت عورت ہے، اس (بادشاہ) نے ابراہیم علیہ السلام کو بلا بھیجا اور ان سے سارہ کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: میری بہن ہے، پھر ابراہیم علیہ السلام سارہ کے پاس آئے اور انہیں بتایا کہ ظالم بادشاہ ہے اگر اسے پتہ چل جائے کہ تو میری اہلیہ ہے تو وہ تیرے بارے میں مجھ پر غالب آجائے گا، اگر وہ تجھ سے پوچھے تو یہی کہنا کہ تو میری بہن ہے، کیونکہ تو میری اسلامی بہن ہے، روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی اور مومن نہیں، اس (بادشاہ) نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجا، انہیں لایا گیا تو ابراہیم علیہ السلام نماز پڑھنے لگے جب وہ ان کے پاس گئیں اور اس نے دست درازی کی کوشش کی تو اسے پکڑ لیا گیا۔'' اور اس طرح بھی مروی ہے کہ ''اس کا گلا گھونٹ دیا گیا حتی کہ اس نے زمین پر اپنا پاؤں مارا اور کہا: اللہ سے میرے لیے دعا کرو میں تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گا، انہوں نے اللہ سے دعا کی تو اسے چھوڑ دیا گیا، اس نے دوسری مرتبہ دست درازی کی کوشش کی تو اسے اسی طرح یا اس سے بھی سختی کے ساتھ پکڑ لیا گیا، اس نے کہا: اللہ سے میرے لیے دعا کرو، میں تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گا، انہوں نے اللہ سے دعا کی تو اسے چھوڑ دیا گیا، اس نے اپنے کسی دربان کو بلایا اور کہا: تو نے میرے پاس کسی انسان کو نہیں بلکہ کسی شیطان کو بھیجا ہے، اس نے سارہ کی خدمت کے لیے انہیں ہاجر عطا کی، وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں تو وہ کھڑے نماز ادا کر رہے تھے، انہوں نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے پوچھا: کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا: اللہ نے کافر کی تدبیر کو اسی پر الٹ دیا ہے، اور اس نے خدمت کے لیے ہاجر دی ہے۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اہل عرب (بارش پر گزارہ کرنے والو) یہ ہاجر تمہاری والدہ ہیں۔

۵۷۰۵ وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْقَالَ: ﴿رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى﴾ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۷۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں شک کرنے کا زیادہ حق

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۲۲۱۳، ۳۳۵۸) و مسلم (۱۵۴/ ۲۳۷۱)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۳۳۷۲) و مسلم (۱۵۲/ ۱۵۱)۔

رکھتے ہیں، جب انہوں نے کہا: ”رب جی! مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا۔“ اللہ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے وہ زبردست سہارے (یعنی اللہ تعالیٰ) کی پناہ لیتے تھے، اور اگر میں اتنی مدت تک، جتنی مدت تک یوسف علیہ السلام قید خانے میں رہے، قید خانے میں رہتا تو میں بلانے والے کی بات ضرور مان لیتا۔“

٥٧٠٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلاً حَيِيًّا سِتِّيْرًا، لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً، فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، فَقَالُوْا: مَا تَسَتَّرَ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ، اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَةٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يُّبَرِّءَهٗ، فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ لِيَغْتَسِلَ، فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ، فَجَمَحَ مُوْسٰى فِيْ اَثَرِهٖ يَقُوْلُ: ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ: ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ: حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَقَالُوْا: وَاللّٰهِ! مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ، وَاَخَذَ ثَوْبَهٗ، فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا، فَوَاللّٰهِ! اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۷۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام بڑے ہی شرم و حیا والے انسان تھے، ان کے حیا کی وجہ سے ان کی جلد سے کچھ بھی نہیں دیکھا جا سکتا تھا، بنی اسرائیل کے جن لوگوں نے آپ علیہ السلام کو اذیت پہنچائی تھی وہ پہنچا کر رہے، انہوں نے کہا: یہ اپنی کسی جلدی بیماری کی وجہ سے اس قدر اپنا بدن چھپا کر رکھتے ہیں، یہ یا تو برص کے مریض ہیں یا ان کے خصیے (فوطے) پھول گئے ہیں، اللہ نے ارادہ فرمایا کہ وہ ان کو عیوب سے بے عیب ثابت کرے، ایک روز وہ اکیلے غسل کرنے کے لیے آئے تو اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھ دیے، اور وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ گیا، موسیٰ علیہ السلام بھی تیزی کے ساتھ اس کے پیچھے بھاگنے لگے اور کہنے لگے: پتھر! میرے کپڑے (واپس کر دو میں اور کچھ نہیں چاہتا) وہ (اس طرح کہتے ہوئے) بنی اسرائیل کی ایک جماعت تک پہنچ گئے، انہوں نے ان کو عریاں حالت میں دیکھ لیا کہ اللہ نے جو تخلیق فرمائی ہے وہ احسن ہے، اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام میں کوئی نقص نہیں، اور انہوں نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنے لگے، اللہ کی قسم! ان کی مار کے، تین، چار یا پانچ نشان پتھر پر پڑ گئے۔“

٥٧٠٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا، فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ، فَنَادَاهُ رَبُّهٗ، يَا اَيُّوْبُ! اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى؟ قَالَ: بَلٰى وَعِزَّتِكَ! وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۷۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایوب علیہ السلام عریاں حالت میں غسل کر رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گریں تو ایوب علیہ السلام انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے تو ان کے رب نے انہیں آواز دی، ایوب! کیا میں نے تجھے مال عطا کر کے ان (ٹڈیوں) سے بے نیاز نہیں کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا، تیری عزت کی قسم! کیوں نہیں، لیکن میں تیری برکت سے کیسے بے نیاز رہ سکتا ہوں۔“

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٠٤) و مسلم (١٥٦/ ٢٣٧١)۔

[2] رواه البخاري (٢٧٩)۔

٥٧٠٨: وَعَنْهُ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ! فَقَالَ: الْيَهُوْدِيُّ: وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ! فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ، يَدَهٗ عِنْدَ ذَالِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهٖ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهٗ عَنْ ذَالِكَ فَأَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَاتُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ، فَإِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِيْ كَانَ فِيْ مَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِيْ، أَوْ كَانَ فِيْ مَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ؟)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَلَا أَدْرِي أَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّوْرِ، أَوْ بُعِثَ قَبْلِيْ؟ وَلَا أَقُوْلُ: إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى)). [1]

۵۷۰۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمیوں نے آپس میں بُرا بھلا کہا، ان میں سے ایک مسلمان تھا اور ایک یہودی تھا، مسلمان نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی! یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی، مسلمان نے اس وقت اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے چہرے پر تھپڑ رسید کر دیا؟ یہودی، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا اور مسلمان کا معاملہ آپ کو بتایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فوقیت نہ دو، کیونکہ روزِ قیامت لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو میں بھی ان کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا، اور مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا تو میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے ایک کونے کو تھامے ہوئے ہوں گے، میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں سے تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا وہ ان میں سے تھے جنہیں اللہ نے اس (بے ہوشی) سے مستثنیٰ قرار دے دیا۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”میں نہیں جانتا کہ وہ طور کے روز جو بے ہوش ہوئے تھے وہی ان کے لیے کافی تھا، یا وہ مجھ سے پہلے اٹھائے گئے، اور میں نہیں کہتا کہ کوئی یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے۔“

٥٧٠٩: وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ)).

۵۷۰۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، فرمایا: ”انبیا کو ایک دوسرے پر برتری نہ دو۔“

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”انبیا کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو۔“

٥٧١٠: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَايَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُوْلَ: إِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] رواه البخاري (٢٤١١) [و مسلم (١٦٠/ ٢٣٧٣) الرواية الثانية : البخاري (٣٤١٥)]۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩١٦) و مسلم (١٦٣/ ٢٣٧٤) ورواية سيدنا أبي هريرة رضي الله عنه، رواها البخاري (٣٤١٤) ومسلم (١٥٩/ ٢٣٧٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤١٦) ومسلم (١١٦/ ٢٣٧٦) والرواية الثانية، رواها البخاري (٤٦٠٤)۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ)).

۵۷۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی بندے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔'' اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے، فرمایا: ''جس نے کہا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ کہا۔''

۵۷۱۱: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۷۱۱: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ غلام جسے خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا وہ کافر پیدا ہوا تھا، اگر وہ زندہ رہتا تو وہ اپنے والدین کو سرکشی اور کفر پر مجبور کرتا۔''

۵۷۱۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۷۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خضر علیہ السلام کا نام خضر اس لیے رکھا گیا کہ وہ ایک خشک زمین پر بیٹھے تھے، تو وہ (زمین) ان کے بعد سرسبز ہو کر لہلہانے لگی۔''

۵۷۱۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ، فَقَالَ لَهُ: اَجِبْ رَبَّكَ)) قَالَ: ((فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا)). قَالَ: ((فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ، وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِيْ)). قَالَ: ((فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهُ، وَقَالَ: ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلْ: اَلْحَيٰوةَ تُرِيْدُ؟ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرِهٖ: فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ تَمُوْتُ، قَالَ: فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ، رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ)). قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَاللّٰهِ! لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهُ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۷۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت کا فرشتہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے پاس آیا تو اس نے انہیں کہا: اپنے رب کا حکم قبول کرو (میں آپ کی روح قبض کرنے آیا ہوں)۔'' فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام نے موت کے فرشتے کی آنکھ پر تھپڑ مارا اور اسے پھوڑ دیا۔'' فرمایا: ''وہ فرشتہ اللہ کے پاس واپس چلا گیا اور عرض کیا، تو نے مجھے اپنے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا، اور اس نے میری آنکھ بھی پھوڑ دی ہے، فرمایا: اللہ نے اس کی آنکھ اسے لوٹا دی، اور فرمایا: میرے بندے کے پاس دوبارہ جاؤ، اور اسے کہو: تم زندگی چاہتے ہو، اگر تم زندگی چاہتے ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی کمر پر رکھو اور جتنے بال تمہارے ہاتھ کے نیچے آجائیں گے تم اتنے سال زندہ رہو گے، فرمایا: ''پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: پھر تم مر جاؤ گے، فرمایا: پھر اب اسی حالت میں روح قبض کر لو، اور عرض کیا: رب جی! مجھے ارض مقدس (بیت المقدس) کے اتنا قریب کر دے کہ اگر کوئی پتھر پھینکنے والا پھینکے تو وہ وہاں (بیت

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) ومسلم (۲۹/ ۲٦٦١)۔

[2] رواه البخاري (۳٤٠٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۱۳۳۹) ومسلم (۱۵۸، ۱۵۷ / ۲۳۷۲)۔

المقدس) تک پہنچ سکے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر میں اس (بیت المقدس) کے پاس ہوتا تو میں سرخ ٹیلے کے پاس، راستے کے ایک جانب، تمہیں ان کی قبر دکھاتا۔''

٥٧١٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ، كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ، وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ)) يَعْنِيْ نَفْسَهٗ ((وَرَاَيْتُ جِبْرَئِيْلَ، فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۷۱۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے انبیا علیہم السلام دکھائے گئے، موسیٰ علیہ السلام دبلے پتلے ہیں، گویا وہ شنوءۃ قبیلے کے مردوں جیسے ہیں، میں نے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو دیکھا، اور میں نے جنہیں دیکھا ان میں سے وہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے، میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا وہ سب سے زیادہ، تمہارے ساتھی، یعنی محمد سے مشابہت رکھتے ہیں، اور میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو وہ ان لوگوں میں سے جنہیں میں نے دیکھا ہے دحیہ بن خلیفہ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔''

٥٧١٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى، رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا، جَعْدًا كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ، وَرَاَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ، اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبْطَ الرَّاْسِ، وَرَاَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالدَّجَّالَ فِيْ اٰيَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۷۱۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معراج کی رات میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، آپ کا رنگ گندمی، دراز قد اور بال گھونگریالے تھے، گویا وہ شنوءۃ قبیلے کے افراد میں سے ہوں، اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، ان کا قد درمیانہ، رنگ سرخی مائل سفید تھا اور بال گھنگھریالے نہیں بلکہ سیدھے تھے، میں نے جہنم کے داروغے مالک اور دجال کو بھی دیکھا، یہ ان نشانیوں میں سے تھیں جو اللہ نے مجھے دکھائیں تھیں، آپ ان (موسیٰ علیہ السلام) سے ملاقات کرنے میں کسی قسم کے شک میں مبتلا نہ ہوں۔''

٥٧١٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى)) فَنَعَتَهٗ. ((فَاِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ، رَجِلُ الشَّعْرِ، كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ، وَلَقِيْتُ عِيْسٰى رَبْعَةً اَحْمَرَ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ)). يَعْنِي الْحَمَّامَ. ((وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ)) قَالَ: ((فَاُتِيْتُ بِاِنَائَيْنِ: اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ. فَقِيْلَ لِيْ: خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ، فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ، فَقِيْلَ لِيْ: هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ، اَمَا اَنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] رواه البخاري (٢٧١/ ١٦٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٣٩) و مسلم (٢٦٧/ ١٦٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٩٤) و مسلم (٢٧٢/ ١٦٨)۔

۵۷۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معراج کی رات میری موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔'' آپ نے ان کا وصف بیان کیا کہ ''وہ ایک دبلے پتلے سیدھے بالوں والے آدمی ہیں، گویا وہ شنوءہ قبیلے کے آدمی ہیں، میں نے عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی، ان کا قد درمیانہ اور رنگ سرخ تھا، گویا وہ غسل خانے سے نکلے ہیں، میں نے ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی، ان کی اولاد میں سے میں ان کے زیادہ مشابہ ہوں۔'' فرمایا: ''میرے پاس دو برتن لائے گئے، ان میں سے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی، مجھے کہا گیا: دونوں میں سے جو چاہو پسند کرلو، میں نے دودھ لیا اور اسے پی لیا، مجھے کہا گیا، آپ کو فطرت کی رہنمائی کی گئی، اگر آپ شراب لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔''

٥٧١٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَمَرَرْنَا بِوَادٍ، فَقَالَ: ((اَيُّ وَادٍ هٰذَا؟)) فَقَالُوْا: وَادِي الْاَزْرَقِ، قَالَ: ((كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى)). فَذَكَرَ مِنْ لَّوْنِهٖ وَشَعْرِهٖ شَيْئًا، ((وَاضِعًا اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ، لَهٗ جُؤَارٌ اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ، مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ)). قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ، فَقَالَ: ((اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ؟)) قَالُوْا: هَرْشٰى. اَوْلِفْتٌ، فَقَالَ: ((كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ، عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ، خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ، مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ مُلَبِّيًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۷۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکے اور مدینے کے درمیان سفر کیا، ہم ایک وادی سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کون سی وادی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، وادی ازرق ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔'' آپ نے ان کے رنگ اور ان کے بالوں کے متعلق کچھ بتایا، اور بتایا کہ ''وہ اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھے ہوئے تھے، وہ تلبیہ کے ذریعے اللہ سے تضرع کرتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر ہم نے سفر کیا اور ہم گھاٹی پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کون سی گھاٹی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، ہرشی یا لفت۔ فرمایا: ''گویا میں یونس علیہ السلام کو سرخ اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں، انہوں نے اونی جبہ پہنا ہوا ہے، اور ان کی اونٹنی کی مہار کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی ہے، اور وہ بھی تلبیہ کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔''

٥٧١٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ، فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ، فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ، وَلَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۷۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''داود علیہ السلام پر زبور کی قراءت آسان کر دی گئی تھی، وہ اپنی سواریوں پر زین کسنے کا حکم فرماتے اور وہ سواریوں پر زین کسے جانے سے پہلے ہی اس (زبور) کی قراءت مکمل کر لیتے تھے، اور وہ صرف اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے۔''

٥٧١٩: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا، فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا: اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، وَقَالَتِ الْاُخْرٰى: اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ، فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى،

---

[1] رواه مسلم (٢٦٨/ ١٦٦)۔

[2] رواه البخاري (٣٤١٧)۔

فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ، فَأَخْبَرَتَاهُ، فَقَالَ: ائْتُوْنِي بِالسِّكِّيْنِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى: لَا تَفْعَلْ، يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، هُوَ ابْنُهَا، فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۷۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ ان کے بیٹے بھی تھے، بھیڑیا آیا اور وہ ان میں سے ایک کے بیٹے کو لے گیا، ایک نے اپنی ساتھ والی سے کہا: وہ تو تیرے بیٹے کو لے کر گیا ہے، اور دوسری نے کہا: (نہیں) وہ تیرے بیٹے کو لے کر گیا ہے، چنانچہ وہ دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس مقدمہ لے گئیں تو انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ کر دیا، پھر وہ دونوں سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس سے گزریں اور انہیں پورا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے چھری دو میں اسے ٹکڑے کر کے تم دونوں کے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں، چھوٹی نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، ایسے نہ کریں وہ اسی کا بیٹا ہے، انہوں نے اس کے متعلق چھوٹی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔''

۵۷۲۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((قَالَ سُلَيْمَانُ: لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَأَةً)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((بِمِائَةِ امْرَأَةٍ. كُلُّهُنَّ تَأْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: قُلْ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ، فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَايْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۷۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: آج رات میں اپنی نوے بیگمات اور ایک دوسری روایت میں ہے، سو بیگمات کے پاس جاؤں گا، وہ سب اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے گھڑ سوار بچوں کو جنم دیں گی۔ فرشتے نے انہیں کہا: ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہو، انہوں نے نہ کہا اور (یہ کہنا) بھول گئے، وہ ان کے پاس گئے (ان کے ساتھ جماع کیا) اور ان میں سے صرف ایک حاملہ ہوئی، اور اس نے بھی ناقص بچے کو جنم دیا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے تو وہ سارے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے گھڑ سوار ہوتے۔''

۵۷۲۱: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۷۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔''

۵۷۲۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الْأُوْلٰى وَالْآخِرَةِ، الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ، وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى، وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ، وَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۵۷۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے دنیا و آخرت میں اور لوگوں کی نسبت زیادہ قرابت دار ہوں، انبیا علیہم السلام علاتی (ایک باپ کی اولاد) بھائی ہیں، ان کی مائیں الگ الگ ہیں، جبکہ ان کا دین ایک ہے، اور ہمارے (میرے اور عیسیٰ علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٢٧) و مسلم (٢٠/ ١٧٢٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨١٩) و مسلم (٢٥/ ١٦٥٤)۔

[3] رواه مسلم (١٦٩ / ٢٣٧٩)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٤٢۔٣٤٤٣) و مسلم (١٤٥/ ٢٣٦٥)۔

٥٧٢٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ بَنِيْ آدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعَيْهِ حِيْنَ يُوْلَدُ، غَيْرَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۷۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے علاوہ، شیطان ہر نومولود کو اس کی پیدائش کے وقت اپنی دو انگلیوں سے اس کے پہلوؤں میں کچوکے لگاتا ہے۔ وہ انہیں بھی کچوکے لگانے گیا تھا، لیکن اس نے حجاب میں کچوکے لگا دیے۔''

٥٧٢٤: وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۷۲۴: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں میں سے تو بہت سے کامل ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کمال کو پہنچیں، اور عائشہ رضی اللہ عنہا کو تمام عورتوں پر ایسے ہی برتری حاصل ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔''

وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: ((يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ)) وَحَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ)) وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: ((الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ)) فِيْ بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ.

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((ياخير البرية))، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((أى الناس اكرم)) اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث: ((الكريم ابن الكريم)) باب المفاخرة والعصبية میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٧٢٥: عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهُ؟ قَالَ: ((كَانَ فِيْ عَمَاءٍ، مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ، وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ، وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَآءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، [3] وَقَالَ: قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: الْعَمَآءُ أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ.

۵۷۲۵: ابورزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جب رب تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس سے پہلے وہ کہاں تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابر میں، اس کے نیچے ہوا تھی اور اس کے اوپر ہوا تھی، اور اس نے اپنا عرش پانی پر تخلیق فرمایا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یزید بن ہارون نے کہا: عماء سے مراد ہے اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں تھی۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٨٦) و مسلم (١٤٧/ ٢٣٦٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤١١) و مسلم (٧٠/ ٢٤٣١) ٥ حديث "خير البرية" تقدم (٤٨٩٦) و "أي الناس، أكرم" تقدم (٤٨٩٣) و "الكريم بن الكريم" تقدم (٤٨٩٤)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣١٠٩) ☆ و كيع بن عدس: حسن الحديث و ثقه الجمهور۔

٥٧٢٦: وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضي الله عنه زَعَمَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم جَالِسٌ فِيْهِمْ، فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ، فَنَظَرُوْا إِلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَاتُسَمُّوْنَ هٰذِهِ؟)) قَالُوْا: السَّحَابُ، قَالَ: ((وَالْمُزْنَ؟)) قَالُوْا: وَالْمُزْنَ. قَالَ: ((وَالْعَنَانَ)) قَالُوْا: وَالْعَنَانَ. قَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَابُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ؟)). قَالُوْا: لَانَدْرِيْ، قَالَ: ((إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ وَإِمَّا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً، وَالسَّمَآءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ)). حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ ((ثُمَّ فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ، بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَآءٍ إِلٰى سَمَآءٍ، ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ، بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَ وَرِكِهِنَّ مِثْلُ مَابَيْنَ سَمَآءٍ إِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ، بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مَابَيْنَ سَمَآءٍ إِلٰى سَمَآءٍ، ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۷۲۶: عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نقل کیا کہ وہ بطحا میں ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں تشریف فرما تھے، اتنے میں بادل کا ایک ٹکڑا گزرا تو انہوں نے اس کی طرف دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اسے کیا نام دیتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: ”السحاب“، فرمایا: ”المزن“، انہوں نے عرض کیا: ”المزن“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”العنان“ انہوں نے عرض کیا: ”العنان“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنی مسافت ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: ہم نہیں جانتے ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان دونوں کے درمیان یا تو اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کی مسافت ہے، اور آسمان جو اس کے اوپر ہے اسی طرح ہے۔“ حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتوں آسمان گنے ۔” پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے، اوپر والے اور نچلے حصے کے درمیان اتنی ہی مسافت ہے، جیسے آسمان سے دوسرے آسمان تک، پھر اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جو پہاڑی بکروں کی شکل کے ہیں، ان کے کھروں اور سرین کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان سے آسمان تک ہے، پھر ان کی پشتوں پر عرش ہے، اس کے نچلے اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ پھر اس کے اوپر اللہ ہے۔“

٥٧٢٧: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضي الله عنه قَالَ: أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ، وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ، فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا، فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ، وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ)) فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وُجُوْهِ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((وَيْحَكَ! إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى أَحَدٍ، شَأْنُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ، وَيْحَكَ! أَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ؟ إِنَّ عَرْشَهُ عَلٰى سَمٰوٰتِهِ لَهٰكَذَا)) وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ ((وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ بِهِ أَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۷۲۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا جانیں مشقت میں

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٣٢٠ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٧٢٣) [وابن ماجه (١٩٣)] ☆ سماك اختلط و لم يحدث به قبل اختلاطه و عبد الله بن عميرة لايعرف له سماع من الأحنف كما قال البخاري رحمه الله۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٧٢٦) ☆ محمد بن إسحاق مدلس و عنعن و جبير بن محمد: مستور، لم يوثقه غير ابن حبان۔

پڑ گئیں، بال بچے بھوک کا شکار ہو گئے، اموال ختم ہو گئے اور جانور ہلاک ہو گئے، آپ اللہ سے ہمارے لیے بارش کی دعا فرمائیں، ہم آپ کے ذریعے اللہ سے سفارش کرتے ہیں اور اللہ کے ذریعے آپ سے سفارش کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ! سبحان اللہ!'' آپ مسلسل تسبیح بیان کرتے رہے حتی کہ یہ چیز آپ کے صحابہ کے چہروں سے معلوم ہونے لگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے، کسی پر اللہ کو سفارشی نہیں بنایا جاتا، اللہ کی شان اس سے عظیم تر ہے، تجھ پر افسوس ہے، کیا تم جانتے ہو، اللہ (کی عظمت و کبریائی) کیا ہے؟ بے شک اس کا عرش اس کے آسمانوں پر اس طرح ہے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا جیسے اس پر قبہ ہو۔'' وہ اس وجہ سے اس طرح آواز نکالتا ہے جس طرح سوار کی وجہ سے پالان آواز نکالتا ہے۔''

۵۷۲۸: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**اُذِنَ لِی اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلٰئِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ، اَنَّ مَابَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

5728: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اجازت دی گئی کہ میں اللہ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کا ذکر کروں جو حاملین عرش میں سے ہے، اس کے کانوں کی لو اور اس کے کندھوں کے درمیان سات سو سال کی مسافت ہے۔''

۵۷۲۹: وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى رحمہ اللہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ: ((**هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ؟ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ بَيْنِىْ وَبَيْنَهٗ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ، لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ**)). هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ. [2]

5729: زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: ''کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟'' (اس سوال سے) جبریل علیہ السلام لرز گئے اور فرمایا: محمد! میرے اور اس کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں، اگر میں ان میں سے کسی کے قریب چلا جاؤں تو میں جل جاؤں۔'' المصابیح میں اس طرح ہے۔

۵۷۳۰: وَرَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: ((**فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ**)). [3]

5730: ابونعیم نے اسے حلیہ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، البتہ انہوں نے ذکر نہیں کیا: ''جبریل علیہ السلام لرز گئے۔''

۵۷۳۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اِسْرَافِيْلَ، مُنْذُ يَوْمَ خَلَقَهٗ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهٗ، بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَبْعُوْنَ نُوْرًا، مَامِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْ مِنْهُ اِلَّا احْتَرَقَ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ. [4]

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٧٢٧)۔ [2] **إسناده ضعيف**، و ذكره البغوي في مصابيح السنة (٤/ ٣٠) [وأبو الشيخ فى العظمة (٢/ ٦٧٧-٦٧٨) و الدارمي (فى الرد على المريسي ص ١٧٢)] ☆ السند صحيح إلى زرارة رحمه الله و لكنه: مرسل۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو نعيم في حلية الأولياء (٥/ ٥٥) ☆ فيه أبو مسلم قائد الأعمش: ضعيف و الأعمش مدلس وعنعن إن صح السند إليه۔ [4] **ضعيف**، رواه الترمذي (لم أجده) [ورواه الطبراني فى الكبير (١١/ ٣٧٩-٣٨٠ ح ١٢٠٦١) والبيهقي في شعب الإيمان (١٥٧، نسخة محققة: ١٥٥) و فى السند محمد بن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى ضعيف مشهور ضعفه جمهور المحدثين و فى السند علة أخرى]۔

۵۷۳۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے اسرافیل علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اس نے جس روز سے اسے پیدا فرمایا وہ اس وقت سے اپنے قدموں پر کھڑا ہے اور وہ اپنی نظر تک نہیں اٹھاتا، اس کے اور اس کے رب تبارک وتعالیٰ کے درمیان ستر نور ہیں، جو اس نور کے قریب جاتا ہے تو وہ جل جاتا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

٥٧٣٢: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ، قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ: يَا رَبِّ! خَلَقْتَهُمْ يَأْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَنْكِحُوْنَ وَيَرْكَبُوْنَ، فَاجْعَلْ لَّهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةَ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهُ بِيَدَيَّ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ كَمَنْ قُلْتُ لَهُ: كُنْ فَكَانَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❶

۵۷۳۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور اس کی اولاد کو پیدا فرمایا تو فرشتوں نے عرض کیا، رب جی! تو نے انہیں پیدا فرمایا ہے، وہ کھاتے پیتے، شادیاں کرتے اور سواری کرتے ہیں، اور تو ان کے لیے دنیا مقرر کر دے اور ہمارے لیے آخرت مقرر فرما دے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس (مخلوق) کو، جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے تخلیق کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی، اسے میں اس مخلوق کے برابر نہیں کروں گا جسے میں نے کہا بن جا اور وہ بن گئی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٧٣٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

۵۷۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن اللہ کے ہاں بعض فرشتوں سے بھی زیادہ معزز ہے۔''

٥٧٣٤: وَعَنْهُ، قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِيْ فَقَالَ: ((خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ، وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ وَاٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۵۷۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''اللہ نے مٹی (زمین) کو ہفتے کے دن پیدا فرمایا، اتوار کے روز اس میں پہاڑ پیدا فرمائے، پیر کے دن درخت پیدا فرمائے، مکروہ چیزیں منگل کے دن پیدا فرمائیں، بدھ کے

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٤٩، نسخة محققة: ١٤٧) ☆ هشام بن عمار اختلط والأنصاري لم أعرفه وجاء تصريحه في رواية جنيد بن حكيم و لا يدري من هو؟ و عبد ربه بن صالح القرشي وثقه ابن حبان وحده فهو مجهول الحال۔ ❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٣٩٤٧) ☆ فيه أبو المهزم: متروك۔

❸ رواه مسلم (٢٧/ ٢٧٨٩)۔

روز نور پیدا فرمایا، جمعرات کے روز اس میں چوپائے پھیلائے اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد مخلوق میں سب سے آخر پر پیدا فرمایا، اور دن کی آخری گھڑی عصر اور شام کے درمیان ہے۔''

۵۷۳۵: وَعَنْهُ، قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهُ اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَاهٰذَا؟**)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((**هٰذِهِ الْعَنَانُ، هٰذِهِ رَوَايَا الْاَرْضِ، يَسُوْقُهَا اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهُ، وَلَا يَدْعُوْنَهُ**)). ثُمَّ قَالَ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَافَوْقَكُمْ؟**)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((**فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ، سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ، وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ**)). ثُمَّ قَالَ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَابَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا؟**)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((**بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ**)) ثُمَّ قَالَ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَافَوْقَ ذٰلِكَ؟**)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((**سَمَآءَانِ اَنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ**)). ثُمَّ قَالَ: كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ ((**مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ**)). ثُمَّ قَالَ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَافَوْقَ ذٰلِكَ؟**)). قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((**اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ، وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَآءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَائَيْنِ**)). ثُمَّ قَالَ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِىْ تَحْتَكُمْ؟**)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((**اِنَّهَا الْاَرْضُ**)) ثُمَّ قَالَ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِكَ؟**)). قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((**اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى، بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ**)). حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ: ((**بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ**)). ثُمَّ قَالَ: ((**وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ**)) ثُمَّ قَرَاَ: ﴿**هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ**﴾. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْاٰيَةَ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُ اَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَقُدْرَتُهُ وَسُلْطَانُهُ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ، وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ، كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ فِيْ كِتَابِهِ۔ [1]

۵۷۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بادل آیا تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ عنان ہے، یہ زمین کو سیراب کرنے والا ہے، اللہ اس کو اس قوم کی طرف ہانک کر لے جاتا ہے جو نہ تو اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور نہ اس سے دعا کرتے ہیں۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''رقیع (آسمان کا نام) ایک محفوظ چھت اور تھمی ہوئی موج ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ''تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ''آسمان اور ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔'' راوی

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٢٠٦-٢٠٧ ح ١٧٧٠) و الترمذي (٣٢٩٨ وقال: غريب) ☆ الحسن البصري مدلس وعنعن ولبعض الحديث شواهد۔

بیان کرتا ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا حتی کہ آپ نے سات آسمان گنے۔'' اور ہر دو آسمان کے درمیان اتنی ہی مسافت ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے اوپر عرش ہے، اس کے اور آسمان کے درمیان اتنی ہی مسافت ہے جتنی دو آسمانوں کے درمیان ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نیچے کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ''وہ زمین ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ''اس کے نیچے ایک دوسری زمین ہے، ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔'' حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات زمینیں شمار کیں۔'' اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔'' پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! اگر تم نچلی زمین کی طرف رسی لٹکاؤ تو وہ اللہ کے علم میں ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: ''وہی اول، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔''

اور امام ترمذی نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءتِ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ وہ اللہ کے علم، اس کی قدرت اور اس کی بادشاہت میں گرتی ہے، اور اللہ کا علم وقدرت اور اس کی بادشاہت ہر جگہ پر ہے جبکہ وہ عرش پر (مستوی) ہے، جیسا کہ اس نے اپنے متعلق اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

٥٧٣٦: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّيْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا)). [1]

۵۷۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام کا طول ساٹھ ہاتھ اور عرض سات ہاتھ تھا۔''

٥٧٣٧: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اَيُّ الْاَنْبِيَآءِ كَانَ اَوَّلَ؟ قَالَ: ((اٰدَمُ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَنَبِيٌّ كَانَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ)). قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ؟ قَالَ: ((ثَلٰثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا)) [2]

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ: قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْاَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: ((مِائَةُ اَلْفٍ وَاَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ اَلْفًا، الرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا)).

۵۷۳۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا وہ نبی تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، ایسے نبی تھے جن پر صحیفہ نازل کیا گیا تھا۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! رسول کتنے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین سو اور دس سے کچھ اوپر کا جم غفیر تھا۔'' اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! انبیا علیہم السلام کی کل تعداد کتنی ہے؟

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٥٣٥ ح ١٠٩٢٦) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان : ضعيف مشهور۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٧٨ ح ٢١٨٧٩) ☆ فيه عبيد بن خشخاش لين وأبو عمر الدمشقي : ضعيف ۔

٥ رواية أبي أمامة : سنده ضعيف جدًا ، رواها أحمد (٥/ ٢٦٥، ٢٦٦ ح ٢٢٦٤٤) فيه علي بن يزيد الألهاني ضعيف جدًا و معان بن رفاعة ضعيف ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک لاکھ چوبیس ہزار، ان میں سے رسولوں کی تعداد تین سو پندرہ ایک جم غفیر ہے۔''

٥٧٣٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخْبَرَ مُوْسٰى بِمَاصَنَعَ قَوْمُهٗ فِي الْعِجْلِ فَلَمْ يُلْقِ الْاَلْوَاحَ، فَلَمَّا عَايَنَ مَاصَنَعُوْا، اَلْقَى الْاَلْوَاحَ فَانْكَسَرَتْ)). رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ. [1]

٥٧٣٨: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خبر، مشاہدے کی طرح نہیں ہوتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم کے بچھڑے کو معبود بنانے کے متعلق بتایا تو انہوں نے الواح (تختیاں) نہیں پھینکیں، جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا جو انہوں نے کیا تھا، تو انہوں نے تختیاں پھینک دیں اور وہ ٹوٹ گئیں۔'' تینوں (بلکہ چاروں) احادیث کو امام احمد رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔

[1] صحيح، رواه أحمد (١/ ٢٧١ ح ٢٤٤٧ و ١/ ٢١٥ ح ١٨٤٢) [وصححه ابن حبان (الموارد: ٢٠٨٧ ـ ٢٠٨٨) والحاكم (٢/ ٣٢١ ح ٣٢٥٠، ٢/ ٣٨٠ ح ٣٤٣٥) على شرط الشيخين ووافقه الذهبي وسنده صحيح] ☆ هشيم بن بشير عنعن و لكن تابعه أبو عوانة و به صح الحديث۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[كِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالشَّمَائِلِ]

فضائل اور خصائل کا بیان

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ومناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

۵۷۳۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا، حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۷۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اولادِ آدم کے بہترین طبقات سے ہوتا ہوا اس طبقے میں پہنچا ہوں جس میں مَیں پیدا ہوا ہوں۔“

۵۷۴۰: وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: ((اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُّلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفٰى مِنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ)). [2]

۵۷۴۰: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے کنانہ کو منتخب فرمایا، کنانہ میں سے قریش کو، قریش میں سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا۔“

اور ترمذی کی روایت میں ہے: ”اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا، اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے بنو کنانہ کو۔“

۵۷۴۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَاَوَّلُ شَافِعٍ، وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

---

[1] رواه البخاري (۳۵۵۷)۔ [2] رواه مسلم (۱/ ۲۲۷۶) و الترمذي (۳۶۰۶)۔

[3] رواه مسلم (۳/ ۲۲۷۸)۔

۵۷۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار میں ہوں گا۔ سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا، سب سے پہلے میں سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی۔''

۵۷۴۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبعًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۷۴۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت تمام انبیا علیہم السلام سے میرے متبعین زیادہ ہوں گے، اور باب جنت پر سب سے پہلے میں دستک دوں گا۔''

۵۷۴۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَاَسْتَفْتِحُ، فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ: مَنْ اَنْتَ؟ فَاَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُوْلُ: بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۷۴۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اس کے کھولنے کا مطالبہ کروں گا تو محافظ پوچھے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: محمد (ﷺ)۔ وہ عرض کرے گا: آپ ہی کے متعلق مجھے حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے (اسے) نہ کھولوں۔''

۵۷۴۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا صَدَّقَهُ مِنْ اُمَّتِهِ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۷۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں (داخلے کے لیے) سب سے پہلے سفارش کروں گا، تمام انبیا علیہم السلام میں سے میری تصدیق کرنے والے زیادہ ہوں گے بلا شبہ انبیا علیہم السلام میں سے کوئی ایسا نبی بھی ہوگا جس کی، اس کی امت میں سے، صرف ایک آدمی نے تصدیق کی ہوگی۔''

۵۷۴۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْيَانُهُ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ، فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ، يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ، اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ، فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُّ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ، خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَاَنَا اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۵۷۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور دوسرے انبیا علیہم السلام کی مثال اس طرح ہے جیسے ایک محل ہو جسے بہترین انداز میں تعمیر کیا گیا ہو، لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو، دیکھنے والے اس کے گرد چکر لگاتے ہیں اور اس اینٹ کی جگہ کے علاوہ اس کے حسنِ تعمیر پر تعجب میں پڑ جاتے ہیں، وہ میں تھا جس نے اس اینٹ کی جگہ کو پورا کیا۔ میرے ساتھ ہی تعمیر مکمل کر دی گئی اور میرے ساتھ ہی رسالت بھی مکمل کر دی گئی۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی

[1] رواه مسلم (۳۳۱/ ۱۹۶)۔

[2] رواه مسلم (۳۳۳/ ۱۹۷)۔

[3] رواه مسلم (۳۳۲/ ۱۹۶)۔ [4] متفق عليه، رواه البخاري (۳۵۳٤ و الرواية الثانية: ۳۵۳۵) و مسلم (۲۱، ۲۰ / ۲۲۸٦ و الرواية الثانية ۲۲/ ۲۲۸٦)۔

خاتم النبیین ہوں۔"

٥٧٤٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ أُوْتِيْتُ وَحْيًا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۵۷۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمام انبیا علیہم السلام کو معجزات عطا کئے گئے جن کے مطابق انسان ان پر ایمان لائے، اور جو مجھے عطا کیا گیا وہ وحی (یعنی قرآن) ہے، اللہ نے میری طرف وحی بھیجی، میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت ان (انبیا علیہم السلام) سے میرے متبعین زیادہ ہوں گے۔"

٥٧٤٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِيْ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِيْ أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ، وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۵۷۴۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں، جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں: ایک مہینے کی مسافت سے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، تمام زمین میرے لیے سجدہ گاہ اور پاک بنا دی گئی ہے، میری امتی کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تو وہ وہیں نماز پڑھ لے، میرے لیے مال غنیمت حلال کر دیا گیا ہے جبکہ مجھ سے پہلے وہ کسی کے لیے حلال نہیں تھا، مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے اور ہر نبی اپنی اپنی قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا جبکہ مجھے عمومی طور پر تمام انسانوں کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔"

٥٧٤٨: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۵۷۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے دوسرے انبیا علیہم السلام پر چھ چیزوں سے فضیلت عطا کی گئی ہے: مجھے جوامع الکلم (بات مختصر، مفہوم زیادہ) عطا کیے گئے ہیں، رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، مال غنیمت میرے لیے حلال کیا گیا ہے، میرے لئے تمام زمین سجدہ گاہ اور پاک قرار دی گئی ہے مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے، اور مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔"

٥٧٤٩: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ أُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٨١) و مسلم (٢٣٩/ ١٥٢)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٥) ومسلم (٣/ ٥٢١)۔

❸ رواه مسلم (٥/ ٥٢٣)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (١٢٢) و مسلم (٦/ ٥٢٣)۔

۵۷۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے، رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، اور اس دوران کہ میں سویا ہوا تھا میں نے یہ خواب میں دیکھا کہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں، اور انہیں میرے ہاتھ میں رکھ دیا گیا ہے۔''

۵۷۵۰: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ، فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا، وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ: اَلْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ، وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَاَنْ لَّايُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ، وَاِنَّ رَبِّيْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا يُرَدُّ، وَاِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَّنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۷۵۰: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا تو میں نے اس کے مشارق ومغارب کو دیکھ لیا، اور جس قدر زمین میرے لیے سمیٹ دی گئی وہاں تک میری امت کی حکومت پہنچے گی، مجھے دو خزانے عطا کیے گئے، سرخ اور سفید، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ عام قحط سالی کے ذریعے اسے ہلاک نہ کرے، ان کے باہمی دشمنوں کے سوا کسی اور دشمن کو ان پر مسلط نہ کرے کہ وہ ان کا مرکز (صدر مقام) تباہ کر دے اور بلاشبہ میرے رب نے فرمایا: اے محمد! میں جب کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو وہ ٹل نہیں سکتا، میں نے آپ کو آپ کی امت کے بارے میں یہ عہد دے دیا کہ میں اسے قحط سالی میں مبتلا کر کے تباہ نہیں کروں گا، یہ بھی عہد دے دیا کہ ان پر ان کے باہمی دشمن کے علاوہ کوئی ایسا دشمنی اس پر مسلط نہیں کروں گا جو ان کے مرکز کو تباہ کر دے، اگرچہ ان کے تمام دشمن متحد ہو کر ان پر حملہ کر دیں، البتہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بنائیں گے۔''

۵۷۵۱: وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ، دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ، وَدَعَا رَبَّهٗ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: ((سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلٰثًا، فَاَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ، وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً، سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ، فَاَعْطَانِيْهَا، وَسَاَلْتُ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا، وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّايَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۷۵۱: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنو معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرے تو آپ اس میں تشریف لے گئے، آپ نے وہاں دو رکعتیں پڑھیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ (دو رکعتیں) پڑھیں، آپ ﷺ نے اپنے رب سے طویل دعا کی، اور جب اس سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگی تھیں، اس نے مجھے دو عطا فرما دیں اور ایک سے مجھے روک دیا، میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ وہ میری امت کو قحط کے ساتھ ہلاک نہ کرے، اس نے یہ چیز مجھے عطا فرما دی، میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ وہ میری امت کو غرق کے ذریعے ہلاک نہ کرے، تو اس نے یہ بھی مجھے عطا کر دی، اور میں نے اس سے سوال کیا کہ وہ ان میں باہم لڑائی پیدا نہ کرے تو اس سے مجھے روک دیا گیا۔''

[1] رواہ مسلم (۱۹/ ۲۸۸۹)۔ [2] رواہ مسلم (۲۰/ ۲۸۹۰)۔

۵۷۵۲: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقِيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ، قَالَ: اَجَلْ، وَاللهِ! اِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ ((وَحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ، اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ، سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَيَفْتَحَ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّآذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۷۵۲: عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں، میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی، میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی اس صفت کے متعلق بتائیں جو تورات میں مذکور ہے، انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے، اللہ کی قسم! آپ کی جو صفات قرآن کریم میں ہیں، ان میں سے بعض تورات میں مذکور ہیں، جیسا کہ: ''اے نبی! ہم نے آپ کو خوشخبری سنانے والا، ڈرانے والا اور ان پڑھوں (عربوں) کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے، آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں، میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے، آپ نہ تو بد اخلاق ہیں اور نہ سخت دل ہیں، آپ بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہیں نہ برائی کا جواب برائی سے دیتے ہیں، بلکہ آپ درگزر کرتے ہیں، معاف کرتے ہیں، اور اللہ ان کی روح قبض نہیں کرے گا حتی کہ وہ ان کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھا کرا لے، اور وہ ''لا الہ الا اللہ'' کا اقرار کر لیں اور وہ اس (کلمے) کے ذریعے اندھی آنکھوں کو قوت بینائی، بہرے کانوں کو قوت سماعت اور غلاف میں بند دلوں کو کھول دے گا۔''

۵۷۵۳: وَكَذَا الدَّارِمِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهٗ. [2]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((نَحْنُ الْآخِرُوْنَ)) فِيْ بَابِ الْجُمُعَةِ.

۵۷۵۳: اور اسی طرح دارمی نے عطاء عن ابن سلام کی سند سے اسی مثل روایت کیا ہے، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((نحن الآخرون......)) ''باب الجمعة'' میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۵۷۵۴: عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلٰوةً فَاَطَالَهَا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا، قَالَ: ((اَجَلْ، اِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ، وَاِنِّيْ سَاَلْتُ اللهَ فِيْهَا ثَلَاثًا، فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً، سَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِيْهَا، وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا، وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [3]

---

[1] رواه البخاري (٢١٢٥)۔

[2] **صحيح**، رواه الدارمي (١/ ٥ ح ٦) ٥ حديث "نحن الآخرون" تقدم (١٣٥٤)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢١٧٥ وقال: حسن صحيح) و النسائي (٣/ ٢١٦ ـ ٢١٧ ح ١٦٣٩)۔

۵۷۵۴: خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی تو اسے طویل کیا، صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں نماز پڑھائی، جبکہ آپ نے ایسی نماز (پہلے کبھی) نہیں پڑھائی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے، یہ امید اور خوف والی نماز ہے، میں نے اس میں اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کی درخواست کی: اس نے مجھے دو عطا فرما دیں اور ایک سے روک دیا، میں نے اس سے درخواست کی کہ وہ قحط کے ذریعے میری امت کو ہلاک نہیں کرے گا اس نے اسے شرف قبولیت بخشا، میں نے اس سے درخواست کی کہ وہ ان کے علاوہ کسی اور دشمن کو ان پر مسلط نہیں کرے گا، اس نے یہ بھی پوری فرما دی اور میں نے اس سے یہ بھی درخواست کی کہ ان کی آپس کی لڑائی (خانہ جنگی) نہ ہو تو اس نے اس سے مجھے روک دیا۔''

٥٧٥٥: وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ: أَنْ لَّا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِيعًا، وَأَنْ لَّا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ، وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوْا عَلَى ضَلَالَةٍ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۷۵۵: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے تمہیں تین چیزوں سے محفوظ رکھا ہے، تمہارا نبی تمہارے لیے یہ بددعا نہیں کرے گا کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ، اہل باطل، اہل حق پر غالب نہیں ہوں گے، اور تم گمراہی پر اکٹھے نہیں ہو گے۔''

٥٧٥٦: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَلَى هٰذِهِ الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ: سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۷۵۶: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس امت پر دو تلواریں جمع نہیں کرے گا، ایک ان کی اپنی تلوار اور ایک اس کے دشمن کی تلوار (یعنی ایسا نہیں ہوگا کہ مسلمانوں میں خانہ جنگی بھی ہو اور دشمن بھی ان پر حملہ آور رہو)۔''

٥٧٥٧: وَعَنِ الْعَبَّاسِ رضي الله عنه أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: ((مَنْ أَنَا؟)) فَقَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ، فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا، فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۷۵۷: عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (غصے کی حالت میں) نبی ﷺ کی خدمت میں آئے گویا انہوں نے کچھ (نسب میں طعن) سنا تھا، نبی ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''میں کون ہوں؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے ان میں سے بہتر گروہ میں پیدا فرمایا، پھر اس نے ان

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٥٣) ☆ فيه شريح عن أبي مالك رضي الله عنه، وقال أبو حاتم الرازي: "شريح بن عبيد عن أبي مالك الأشعري: مرسل" (المراسيل ص ٩٠ ت ٣٢٧ب)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٣٠١) ☆ يحيى بن جابر: لم يلق عوف بن مالك رضي الله عنه فالسند منقطع۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٠٧۔٣٦٠٨ وقال: حسن) ☆ فيه يزيد بن أبي زياد: ضعيف مشهور۔

کے قبیلے بنائے تو مجھے ان کے سب سے بہتر قبیلے میں پیدا فرمایا، پھر ان کو گھرانے گھرانے بنایا تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانے میں پیدا فرمایا، میں ان سے نفس وحسب کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں اور ان سے گھرانے کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں۔''

٥٧٥٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ: ((وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۵۷۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نبوت کے منصب سے کب نوازے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے مابین تھے۔''

٥٧٥٩: وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ: خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِيْنَتِهٖ، وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ، دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ، وَ بَشَارَةُ عِيْسٰی، وَرُؤْيَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِیْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❷

۵۷۵۹: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں جب آدم علیہ السلام ابھی (ڈھانچے کی حالت میں) مٹی کی صورت میں پڑے ہوئے تھے، اور میں ابھی اپنے معاملے (یعنی نبوت) کے بارے میں تمہیں بتاتا ہوں، میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری پیدائش کے قریب دیکھا تھا کہ ان کے لیے ایک نور ظاہر ہوا جس سے شام کے محلات ان کے سامنے روشن ہو گئے۔''

٥٧٦٠: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهٖ: ((سَاُخْبِرُكُمْ)) اِلٰی آخِرِهٖ. ❸

۵۷۶۰: اور امام احمد نے اسے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ((سأخبركم)) سے لے کر آخر حدیث تک روایت کیا ہے۔

٥٧٦١: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِیٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ، وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۵۷۶۱: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں روز قیامت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں گا، اور میں

---

❶ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٠٩ وقال: حسن صحيح غريب) [والفريابي في كتاب القدر (١٤)] ☆ يعني أنه ﷺ كان نبيًا في التقدير قبل خلق آدم عليه السلام فالحديث متعلق بالتقدير، لا بخلق رسول الله ﷺ فافهمه فإنه مهم والحديث الآتي يؤيد هذا التفسير۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٠٧ ح ٣٦٢٦) [وأحمد (٤/ ١٢٧ ح ١٧٢٨٠، ٤/ ١٢٨ ح ١٧٢٨١) و صححه ابن حبان (الموارد: ٢٠٩٣) و الحاكم (٢/ ٦٠٠) فتعقبه الذهبي، قال: "أبو بكر (ابن أبي مريم) ضعيف" قلت: لم ينفرد به، بل تابعه الثقة معاوية بن صالح عن سعيد بن سويد عن ابن هلال السلمي عن العرباض بن سارية رضي الله عنه به وسنده حسن۔

❸ **حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٢ ح ٢١٦١٦) وسنده ضعيف من أجل الفرج بن فضالة و الحديث السابق شاهد له وهو به حسن۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣١٤٨ وقال: حسن) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف ولأكثر ألفاظ الحديث شواهد صحيحة وهي تغني عن هذا الحديث۔

یہ ازراہِ فخر نہیں کہتا، حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا، اور میں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا، اس روز آدم علیہ السلام سمیت تمام انبیا علیہم السلام میرے پرچم تلے ہوں گے، سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا، اور میں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا۔''

٥٧٦٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ، حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ، قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَقَالَ اٰخَرُ: مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا، وَ قَالَ اٰخَرُ: فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهُ، وَقَالَ اٰخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ، اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذَالِكَ، وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيْسٰى رُوْحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، تَحْتَهُ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [1]

٥٧٦٢: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ باہر سے تشریف لائے اور ان کے قریب ہو گئے تو آپ نے انہیں باتیں کرتے ہوئے سنا، کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا، دوسرے نے کہا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا، کسی اور نے کہا: عیسیٰ علیہ السلام تو وہ اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں، کسی نے کہا: آدم علیہ السلام کو کہ اللہ نے انہیں منتخب فرمایا: اس دوران رسول اللہ ﷺ ان کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا: ''میں نے تمہاری باتیں سن لی ہیں، اور تمہارا تعجب کرنا کہ ابراہیم علیہ السلام، اللہ کے خلیل ہیں، اور وہ اسی طرح ہیں، موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں، وہ بھی اسی طرح ہیں، عیسیٰ علیہ السلام اس کی روح اور اس کا کلمہ ہیں، وہ بھی اسی طرح بجا ہیں، آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا ہے، یہ بھی حقیقت ہے، جبکہ میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں، اور میں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا، روزِ قیامت حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا، آدم علیہ السلام اور باقی سب انبیا علیہم السلام اسی کے نیچے ہوں گے اور میں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا، روزِ قیامت میں سب سے پہلے سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول ہوگی، اور یہ میں ازراہِ فخر نہیں کہتا، سب سے پہلے میں ہی جنت کے کنڈے ہلاؤں گا تو اللہ تعالیٰ میرے لیے کھول دے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا، میرے ساتھ غریب ایماندار ہوں گے اور میں اس پر فخر نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام اولین و آخرین سے سب سے زیادہ معزز میں ہوں اور میں اس پر فخر نہیں کرتا۔''

٥٧٦٣: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ، وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَاِنِّيْ قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ: اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ، وَمُوْسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ، وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ، وَمَعِيَ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِيْ فِيْ اُمَّتِيْ، وَاَجَارَهُمْ مِنْ ثَلٰثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ، وَلَا يَسْتَاْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦١٦ وقال: غريب) و الدارمي (١/ ٢٦ ح ٤٨) ☆ فيه زمعة بن صالح: ضعيف، وحديثه عند مسلم مقرون۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٢٩ ح ٥٥) ☆ السند منقطع، وعمرو بن قيس: لم أعرفه و لعله أبو ثور الشامي۔

۵۷۶۳: عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم (دنیا میں) آخر میں آنے والے ہیں، اور روزِ قیامت (جنت میں داخل ہونے والوں میں) ہم سب سے آگے ہوں گے، میں کسی فخر کے بغیر یہ بات کہتا ہوں کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں، موسیٰ علیہ السلام صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں، روزِ قیامت حمد کا پرچم میرے ساتھ ہوگا، اللہ تعالیٰ نے میری امت کے متعلق مجھ سے وعدہ فرما رکھا ہے، اور اس نے انہیں تین چیزوں سے محفوظ رکھا ہے، وہ انہیں عام قحط میں مبتلا نہیں کرے گا، دشمن اس کو مکمل طور پر ختم نہیں کر سکے گا، اور وہ ان سب کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔''

٥٧٦٤: وَعَنْ جَابِرٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۵۷۶۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں تمام رسولوں کا قائد ہوں، یہ بات میں ازراہِ فخر نہیں کہتا، میں خاتم النبیین ہوں، فخر سے نہیں کہتا، میں سب سے پہلے سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی اور میں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا۔''

٥٧٦٥: وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا، وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا، وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا، وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا، وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا، الْكَرَامَةُ، وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ، وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ، وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ، يَطُوْفُ عَلَيَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ، اَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۵۷۶۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب لوگوں کو (قبروں سے) اٹھایا جائے گا تو میں سب سے پہلے نکلوں گا، جب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا، جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ان کی طرف سے بات کروں گا، جب انہیں روک لیا جائے گا (حساب شروع نہیں ہوگا) تو میں ان کی سفارش کروں گا، جب وہ ناامید ہو جائیں گے تو میں انہیں (مغفرت ورحمت کی) خوشخبری سناؤں گا، کرامت اور چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی، اس روز حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا، میرے رب کے ہاں تمام انسانوں سے میری سب سے زیادہ عزت ہوگی، ہزار خادم میرے اردگرد چکر لگا رہے ہوں گے، گویا وہ پوشیدہ (بند کیے ہوئے) انڈے ہیں، یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔'' ترمذی، دارمی، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٧٦٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَاُكْسٰى حُلَّةً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةِ جَامِعِ الْاُصُوْلِ عَنْهُ: ((اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسٰى)). [3]

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٢٧ ح ٥٠) ☆ فيه صالح بن عطاء بن خباب مجهول الحال وثقه ابن حبان وحده وللحديث شواهد صحيحة دون قوله: "أنا قائد المرسلين" والله أعلم۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦١٠) والدارمي (١/ ٢٦-٢٧ ح ٤٩) ☆ فيه ليث بن أبي سليم: ضعيف۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦١١ وقال: حسن غريب صحيح) ☆ أبو خالد الدالاني مدلس و عنعن و أحاديث مسلم (١٩٦، ٢٢٧٨) وغيره تغني عنه۔

۵۷۶۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ایک جنتی جوڑا پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کے دائیں طرف کھڑا ہوں گا، اور میرے علاوہ مخلوق میں سے کوئی اور اس مقام پر کھڑا نہیں ہو گا۔'' ترمذی۔ اور جامع الاصول میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے: ''سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا اور مجھے جوڑا پہنایا جائے گا۔''

۵۷٦۷: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَسِيْلَةُ؟ قَالَ: ((اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۷۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وسیلہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک اعلیٰ درجہ ہے، وہ صرف ایک ہی آدمی کو نصیب ہو گا، اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا۔''

۵۷٦۸: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ، وَخَطِيْبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [2]

۵۷۶۸: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب روزِ قیامت ہو گا تو میں انبیا علیہم السلام کا امام ہوں گا، ان کا خطیب اور (مقام محمود پر) ان کا صاحب شفاعت ہوں گا، اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔''

۵۷٦۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِّنَ النَّبِيِّيْنَ، وَاِنَّ وَلِيِّ اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۷۶۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے انبیا علیہم السلام میں سے ایک (نبی) رفیق ہے، اور میرے لیے رفیق، میرے باپ اور میرے رب کے خلیل (ابراہیم علیہ السلام) ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بے شک ابراہیم علیہ السلام کے تمام لوگوں میں سے زیادہ حق دار اور قریبی وہ لوگ ہیں، جنہوں نے ان کی اتباع کی اور یہ نبی (ﷺ) اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے، اور اللہ تعالیٰ مومنوں کا دوست وحمایتی ہے۔''

۵۷۷۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ لِتَمَامِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ، وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [4]

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٣٦١٢ وقال: غريب، إسناده ليس بالقوی) وللحديث شواهد قوية وهو بها حسن۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦١٣ وقال: حسن صحيح غريب) و ابن ماجه (٤٣١٤) ☆ عبدالله بن محمد بن عقيل ضعيف و أحاديث البخاري (٣٣٤٠، ٣٣٦١، ٤٧١٢) و مسلم (١٩٤) وغيرهما تغني عنه۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩٩٥) ☆ سفيان الثوري مدلس مشهور و عنعن في جميع الطرق فيما أعلم۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٠٢ ح ٣٦٢٢) ☆ يوسف بن محمد بن المنكدر: ضعيف وله شاهد عند أحمد (٢/ ٣٨١): "إنما بعثت لأتمم صالح الأخلاق" و صححه الحاكم (٢/ ٦١٣) ووافقه الذهبي وسنده ضعيف (تقدم في تخريج: ٥٠٩٦ـ ٥٠٩٧)۔

۵۷۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکارمِ اخلاق کے تکمیل کرنے اور محاسنِ افعال کو کمال تک پہنچانے کے لیے، مجھے مبعوث فرمایا ہے۔''

۵۷۷۱: وَعَنْ كَعْبٍ رضي الله عنه يَحْكِي عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ: نَجِدُ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ عَبْدِيَ الْمُخْتَارُ، لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيْظٌ، وَلَا سَخَّابٌ فِي الْاَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ، مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ، وَهِجْرَتُهٗ بِطَيْبَةَ، وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ، وَاُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ، يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ، يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ، وَيُكَبِّرُوْنَهٗ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ، رُعَاةٌ لِلشَّمْسِ، يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ اِذَا جَآءَ وَقْتُهَا، يَتَأَزَّرُوْنَ عَلٰى اَنْصَافِهِمْ، وَيَتَوَضَّؤُوْنَ عَلٰى اَطْرَافِهِمْ، مُنَادِيْهِمْ يُنَادِيْ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ، صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ سَوَآءٌ، لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ. هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ۔ [1]

۵۷۷۱: کعب رضی اللہ عنہ تورات سے نقل کرتے ہیں کہ ہم تورات میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں: محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، میرے منتخب بندے ہیں، وہ نہ تو بد اخلاق ہیں اور نہ سخت دل، نہ بازاروں میں شوروغل کرنے والے ہیں اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں، بلکہ وہ درگزر کرتے اور معاف کر دیتے ہیں، ان کی جائے پیدائش مکہ ہے، ان کی ہجرت طیبہ (مدینہ) کی طرف ہوگی، ان کی حکومت ملکِ شام میں ہوگی، ان کی امت بہت زیادہ حمد کرنے والی ہوگی، وہ خوشحالی وتنگ دستی (ہر حال) میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے، ہر بلند جگہ پر اللہ تعالیٰ کی تکبیر بیان کریں گے، وہ (نمازوں کے اوقات کے لیے) سورج کا خیال رکھتے ہوں گے، جب نماز کا وقت ہو جائے گا تو وہ نماز پڑھیں گے، ان کا ازار نصف پنڈلیوں تک ہوگا، وہ اعضائے وضو تک وضو کریں گے، ان کا مؤذن بلند جگہ پر (کھڑا ہو کر) اذان دے گا، ان کی نماز کے دوران صفیں اور ان کی میدان جہاد میں صفیں برابر ہوں گی، اور رات کے وقت ان (تہجد کے وقت تسبیح وتہلیل) کی آواز اس طرح ہوگی جس طرح شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے۔'' یہ الفاظ مصابیح کے ہیں، اور امام دارمی نے تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔

۵۷۷۲: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَلَامٍ رضي الله عنه قَالَ: مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ: صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَّعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ، قَالَ اَبُوْمَوْدُوْدٍ: وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۷۷۲: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تورات میں محمد ﷺ کی صفت لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام محمد ﷺ کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔'' ابومودود (راوی) نے بیان کیا: (عائشہ رضی اللہ عنہا کے) گھر میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۷۷۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: اِنَّ اللهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ وَعَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ. فَقَالُوْا:

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٤-٥ ح ٥) ☆ الأعمش مدلس وعنعن۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (٣٦١٧ وقال: حسن غريب)۔

يَا اَبَا عَبَّاسٍ! بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِاَهْلِ السَّمَآءِ: ﴿وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْ اِلٰهٌ مِنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ﴾ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَاتَاَخَّرَ﴾ قَالُوْا: وَمَا فَضْلُهُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ؟ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ﴾ اَلْآيَةَ، وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾ فَاَرْسَلَهُ اِلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ. [1]

۵۷۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام انبیا علیہم السلام اور آسمان والوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے کہا: ابوعباس! اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان والوں پر کس چیز سے فضیلت عطا فرمائی ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں سے فرمایا: ''ان میں سے جس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا معبود ہوں تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے، ہم اسی طرح ظالموں کو سزا دیتے ہیں۔'' اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ سے فرمایا: ''ہم نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی تاکہ اللہ آپ کے تمام گناہ معاف فرمادے۔'' انہوں نے کہا: آپ ﷺ کی دوسرے انبیا علیہم السلام پر کون سی فضیلت ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان کے ساتھ مبعوث فرمایا تاکہ وہ انہیں وضاحت کر سکے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے۔'' جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ سے فرمایا: ''ہم نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا۔'' سو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام جنوں اور تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا۔

۵۷۷۴: وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَيْفَ عَلِمْتَ اَنَّكَ نَبِيٌّ حَتّٰى اسْتَيْقَنْتَ؟ فَقَالَ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! اَتَانِىْ مَلَكَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ، فَوَقَعَ اَحَدُهُمَا اِلَى الْاَرْضِ، وَكَانَ الْاٰخَرُ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: اَهُوَ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَزِنْهُ بِرَجُلٍ، فَوُزِنْتُ بِهٖ فَوَزَنْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِعَشَرَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِمِائَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِاَلْفٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُوْنَ عَلَىَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيْزَانِ)) قَالَ: ((فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: لَوْوَزَنْتَهُ بِاُمَّتِهٖ لَرَجَحَهَا)). رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ [2]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الدارمي (١/ ٢٥-٢٦ ح ٤٧) والحاكم (٢/ ٣٥٠)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٩ ح ١٤) ☆ فيه عروة بن الزبير عن أبي ذر رضي الله عنه و ما أراه سمع منه و قال ابن إسحاق إمام المغازي رحمه الله: " حدثني ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن أصحاب رسول الله ﷺ أنهم قالوا: يا رسول الله !أخبرنا عن نفسك ؟ فقال : دعوة أبي إبراهيم و بشري عيسى و رأت أمي حين حملت بي أنه خرج منها نور أضاءت له قصور بصرى من أرض الشام و استرضعت في بني سعد بن بكر ، فبينا أنا مع أخ في بهم لنا ، أتاني رجلان عليهما ثياب بياض ، معهما طست من ذهب مملوءة ثلجًا فأضجعاني فشقابطني ثم استخرجا قلبي فشقاه فأخرجا منه علقة سوداء فألقياها ثم غسلا قلبي و بطني بذاك الثلج حتى إذا أنقياه ، رداه كما كان ثم قال أحدهما لصاحبه: زنه بعشرة من أمته فوزنني بعشرة فوزنتهم ثم قال : زنه بألف من أمته فوزنني بألف فوزنتهم فقال : دعه عنك فلو وزنته بأمته لوزنهم ." (السيره لابن إسحاق ص ١٠٣) وسنده حسن لذاته وهو يغني عنه۔

۵۷۷۴: ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے کیسے جانا کہ آپ نبی ہیں، حتیٰ کہ آپ نے یقین کرلیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوذر! میرے پاس دو فرشتے آئے جبکہ میں مکہ کی وادی بطحا میں تھا، ان میں سے ایک زمین پر اتر آیا اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان تھا، ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: کیا یہ وہی ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، اس نے کہا: ان کا ایک آدمی کے ساتھ وزن کریں، میرا اس کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں اس پر بھاری تھا، پھر اس نے کہا: ان کا دس افراد کے ساتھ وزن کرو، میرا ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں ان پر بھاری رہا، پھر اس نے کہا: ان کا سو افراد کے ساتھ وزن کرو، میرا ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں ان پر بھی بھاری رہا، پھر اس نے کہا: ان کا ایک ہزار کے ساتھ وزن کرو، میرا ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں ان پر بھی بھاری رہا، گویا ترازو کے ہلکے ہونے کی وجہ سے، میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔'' فرمایا: ''ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: اگر تم نے ان کا ان کی پوری امت کے ساتھ بھی وزن کرلیا تو یہ اس (امت) پر غالب آ جائیں گے۔'' دونوں احادیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۵۷۷۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ، وَاُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوْابِهَا)). رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [1]

۵۷۷۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کرنا مجھ پر فرض کیا گیا ہے، جبکہ تم پر فرض نہیں کیا گیا، اور نماز چاشت کا مجھے حکم دیا گیا ہے جبکہ تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔''

[1] **إسناده ضعيف جدًا** ، رواه الدارقطني (٤/ ٢٨٢ ح ٤٧٠٦) [وأحمد (١/ ٣١٧) والبيهقي (٨/ ٢٦٤)] ☆ فيه جابر بن يزيد الجعفي ضعيف جدًا ، رافضي۔

بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَصِفَاتِهٖ

رسول اللہ ﷺ کے اسمائے مبارک اور صفات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٧٧٦: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً: اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ، وَاَنَا الْعَاقِبُ)). وَالْعَاقِبُ: الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۷۷۶: جبیر بن مطعم ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میرے بہت سے نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں اللہ میرے ذریعے کفر کو مٹا دے گا، میں حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے بعد اٹھائے جائیں گے، اور میں عاقب ہوں۔'' اور عاقب اسے کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

٥٧٧٧: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَمِّيْ لَنَا نَفْسَهٗ اَسْمَاءً فَقَالَ: ((اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّيْ، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۷۷۷: ابوموسیٰ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنی ذات مبارکہ کے نام ہمیں بتایا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں آخر پر آنے والا ہوں، (میرے بعد کوئی نبی نہیں)، میں حاشر ہوں، میں نبی توبہ ہوں (اللہ کے حضور بہت زیادہ رجوع کرنے والا) اور نبی رحمت ہوں''۔

٥٧٧٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ؟ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا، وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا، وَاَنَا مُحَمَّدٌ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۷۷۸: ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم تعجب نہیں کرتے کہ اللہ قریش کے سب وشتم اور ان کے لعن طعن کرنے کو کس طرح مجھ سے دور کرتا ہے؟ وہ مذمم (نعوذ باللہ جس کی مذمت کی گئی ہو) کہہ کر سب وشتم اور لعن طعن کرتے ہیں، جبکہ میں محمد (ﷺ) ہوں''۔

٥٧٧٩: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ، وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٣٢) و مسلم (١٢٤/ ٢٣٥٤)۔

[2] رواه مسلم (١٢٦/ ٢٣٥٥)۔

[3] رواه البخاري (٣٥٣٣)۔

لَمْ يَتَبَيَّنْ، وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ، وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَكَانَ مُسْتَدِيرًا، وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۷۷۹: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی کے اگلے حصے کے کچھ بال سفید ہو چکے تھے، جب آپ تیل لگاتے تھے تو وہ نظر نہیں آتے تھے، اور جب آپ کے سر کے بالوں میں کنگھی نہیں کی ہوتی تھی تو وہ نظر آ جاتے تھے، آپ کی داڑھی کے بال گھنے تھے، کسی آدمی نے کہا: آپ کا چہرہ مبارک (چمک کے لحاظ سے) تلوار کی طرح تھا، جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، بلکہ سورج اور چاند کی طرح چمکتا تھا، رخ انور گول تھا، میں نے آپ کے کندھے کے پاس مہر نبوت دیکھی جو کہ کبوتری کے انڈے کی طرح تھی اور وہ آپ کے جسم اطہر (کے رنگ) کے مشابہ تھی۔

۵۷۸۰: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا، أَوْ قَالَ: ثَرِيدًا، ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى جُمْعًا، عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۷۸۰: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو دیکھا اور آپ کے ساتھ گوشت روٹی کھائی، یا کہا: ثرید کھائی، پھر میں گھوم کر آپ کے پچھلی جانب گیا اور میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان بائیں کندھے کی نرم ہڈی کے پاس مہر نبوت دیکھی، وہ بند مٹھی کی طرح تھی اس پر دو تل تھے، جیسے مسے ہوں۔"

۵۷۸۱: وَعَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ، فَقَالَ: ((ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ)) فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ، فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ، فَأَلْبَسَهَا. قَالَ: ((أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي)) وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ، فَقَالَ: ((يَا أُمَّ خَالِدٍ! هٰذَا سَنَاهُ)) وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ: حَسَنَةٌ، قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ، فَزَبَرَنِي أَبِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعْهَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۷۸۱: ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے ان میں ایک چھوٹی سی کالی چادر تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: "ام خالد کو میرے پاس لاؤ، اسے اٹھا کر لایا گیا، آپ نے اپنے دست مبارک سے وہ چادر پکڑی اور اسے پہنا دی، اور فرمایا: "تم اسے بوسیدہ کرو اور تم اسے پرانا کرو (دیر تک جیتی رہو)، تم اسے بوسیدہ کرو اور اسے پرانا کرو۔" اس (چادر) میں سبز یا زرد رنگ کے نشانات تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: "ام خالد! یہ "سناہ" ہے۔" اور یہ (سناہ) حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی خوبصورت؟ وہ بیان کرتی ہیں، میں مہر نبوت کے ساتھ کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے چھوڑ دو۔"

۵۷۸۲: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَا بِالْآدَمِ، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ، وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ

---

[1] رواه مسلم (١٠٩/ ٢٣٤٤)۔

[2] رواه مسلم (١١٢/ ٢٣٤٦)۔

[3] رواه البخاري (٣٠٧١)۔

سِنِيْنَ، وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ، لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ، اَزْهَرَ اللَّوْنِ، وَقَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ، قَالَ: كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ، لَمْ اَرَ بَعْدَهٗ وَلَا قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ، وَكَانَ بَسْطَ الْكَفَّيْنِ. وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ، قَالَ: كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ. [1]

۵۷۸۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ زیادہ لمبے قد کے تھے نہ چھوٹے قد کے نہ بالکل سفید تھے اور نہ گندمی رنگ کے، آپ کے بال نہ بہت زیادہ گھنگریالے تھے نہ سیدھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا، آپ نے مکہ میں دس سال قیام فرمایا اور مدینہ میں بھی دس سال قیام فرمایا، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ سال کی عمر میں وفات دی اور (اس وقت) آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

ایک دوسری روایت میں انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ کا قد درمیانہ تھا نہ لمبا تھا اور نہ چھوٹا، کھلتا اور چمکتا ہوا رنگ تھا، اور رسول اللہ ﷺ کے بال کانوں کے نصف تک تھے، ایک دوسری روایت میں ہے، آپ ﷺ کے بال دونوں کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے۔

اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے: آپ ﷺ کا سر اور پاؤں ضخیم تھے، میں نے آپ کے بعد یا پہلے آپ جیسا کوئی دوسرا شخص نہیں دیکھا، آپ ﷺ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں، صحیح بخاری کی دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ کے پاؤں اور ہاتھ موٹے تھے۔

۵۷۸۳: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرْبُوْعًا، بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَهٗ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ، رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ، قَالَ: مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَعْرُهٗ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ.

۵۷۸۳: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ درمیانے قد کے تھے، آپ کی چھاتی کشادہ تھی، آپ کے سر کے بال کانوں کی لو تک تھے، میں نے آپ کو سرخ جوڑے میں دیکھا، میں نے آپ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا۔ اور مسلم کی روایت میں ہے، میں نے کانوں کی لو تک بالوں والے اور سرخ جوڑے میں ملبوس کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا آپ کے بال آپ کے کندھوں پر پڑتے تھے، آپ کی چھاتی کشادہ تھی، اور آپ نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ چھوٹے تھے۔

۵۷۸٤: وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَلِيْعَ الْفَمِ، اَشْكَلَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٤٨ـ٥٩٠٠) و مسلم (١١٣/ ٢٣٤٧) الرواية الثانية ا ، رواها البخاري (٣٥٤٧) والثانيةب، رواها مسلم (٩٦/ ٢٣٣٨) والثالثة ، رواها البخاري (٥٩٠٥) و مسلم (٩٤/ ٢٣٣٨) والرابعة ، رواها البخاري (٥٩١٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٥١) و مسلم (٩٢، ٩١ / ٢٣٣٧ والرواية الثانية له)۔

الْعَيْنِ، مَنْهُوْشَ الْعَقِبَيْنِ، قِيْلَ لِسِمَاكٍ: مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ؟ قَالَ: عَظِيْمُ الْفَمِ، قِيْلَ: مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ، قَالَ: طَوِيْلُ شِقِّ الْعَيْنِ، قِيْلَ: مَامَنْهُوْشُ الْعَقِبَيْنِ؟ قَالَ: قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۷۸۴: سماک بن حرب، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ **ضليع الفم، اشكل العين** اور **منهوش العقبين** تھے۔ سماک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا، **ضليع الفم** سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: کشادہ چہرے والے، پوچھا گیا، **اشكل العين** سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: آپ ﷺ کی آنکھیں بڑی اور طویل تھیں، پھر پوچھا گیا: **منهوش العقبين** سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کی ایڑھیاں پتلی تھیں۔

۵۷۸۵: وَعَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۷۸۵: ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ کی رنگت سرخی مائل سفید تھی اور آپ کا قد درمیانہ تھا۔

۵۷۸۶: وَعَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: سُئِلَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَايَخْضِبُ، لَوْشِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِهٖ فِیْ لِحْيَتِهٖ. وَفِیْ رِوَايَةٍ: لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِیْ رَاْسِهٖ، فَعَلْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ، قَالَ: اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِیْ عَنْفَقَتِهٖ، وَفِی الصُّدْغَيْنِ وَفِی الرَّاْسِ نَبْذٌ.

۵۷۸۶: ثابت رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: آپ کے بال اس قدر سفید نہیں تھے کہ انہیں خضاب کیا جاتا، اگر میں آپ کی داڑھی کے سفید بال گننا چاہتا، تو گن سکتا تھا۔ ایک دوسری روایت میں ہے: اگر میں آپ ﷺ کے سر کے سفید بال گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔
اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے، آپ ﷺ کے عنفقہ (نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان) میں، آپ کی کن پٹیوں میں اور آپ کے سر میں چند سفید بال تھے۔

۵۷۸۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَزْهَرَ اللَّوْنِ، كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ وَمَا مَسَسْتُ دِيْبَاجَةً وَّلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَّلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِیِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۵۷۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی رنگت میں چمک دمک تھی آپ کے پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح تھے، جب آپ چلتے تو آگے کی طرف جھک کر چلتے تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم، دیباج اور ریشم کو بھی نہیں پایا اور نبی ﷺ کے بدن اطہر سے زیادہ معطر، کستوری یا عنبر کی خوشبو نہیں سونگھی۔

۵۷۸۸: وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَاْتِيْهَا، فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا، فَتَبْسُطُ نِطْعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ، وَكَانَ

---

[1] رواه مسلم (۹۷/ ۲۳۳۹)۔

[2] رواه مسلم (۹۹/ ۲۳۴۰)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۵۸۹۵) و مسلم (۱۰۴، ۱۰۳/ ۲۳۴۱)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (۳۵۶۱) و مسلم (۸۲/ ۲۳۳۰)۔

كَثِيْرَ الْعَرَقِ ، فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيْبِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا هٰذَا؟)) قَالَتْ: عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيْبِ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! نَرْجُوْ بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ: ((أَصَبْتِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۵۷۸۸: ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے ہاں تشریف لایا کرتے اور وہیں قیلولہ فرمایا کرتے تھے، وہ چمڑے کی چٹائی بچھا دیتیں اور آپ اس پر قیلولہ فرماتے، آپ کو پسینہ بہت آتا تھا، وہ آپ کا پسینہ جمع کر لیتیں اور پھر اسے خوشبو میں شامل کر لیتیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''ام سلیم! یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: آپ کا پسینہ ہے، ہم اسے اپنی خوشبو کے ساتھ ملا لیتے ہیں، آپ کا پسینہ ایک بہترین خوشبو ہے، ایک دوسری روایت میں ہے۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم اس کے ذریعے اپنے بچوں کے لیے برکت حاصل کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ٹھیک کیا۔''

۵۷۸۹: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْأُوْلٰى ، ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ ، فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا ، وَاحِدًا وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدَّيَّ ، فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيْحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُوْنَةِ عَطَّارٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ . وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ: ((سَمُّوْا بِاسْمِيْ)) فِي بَابِ الْأَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ: نَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ. ❷

۵۷۸۹: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز اولی (فجر یا ظہر) پڑھی، پھر آپ اپنے اہل خانہ کی طرف تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ ہی (مسجد سے) نکل آیا، راستے میں کچھ بچے آپ سے ملے تو آپ نے باری باری ان کے رخساروں پر دست شفقت پھیرا جبکہ آپ نے میرے دونوں رخساروں پر دستِ شفقت پھیرا۔ میں نے آپ ﷺ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسے محسوس کی گویا آپ نے اسے عطار کے ڈبے سے نکالا ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((**سموا باسمی**......)) ''**باب الاسامی**'' میں اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((**نظرت الیٰ خاتم النبوۃ**......)) ''**باب احکام المیاہ**'' میں بیان کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

۵۷۹۰: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ، ضَخْمَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ، مُشْرَبًا حُمْرَةً ، ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ ، طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ ، إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا ، كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ ، لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٨١) ومسلم (٨٥-٨٣/ ٢٣٣١)۔ ❷ رواه مسلم (٨٠/ ٢٣٢٩) ٥ حديث "سموا باسمي" تقدم (٤٧٥٠) وحديث "نظرت إلى خاتم النبوة" تقدم (٤٧٦)۔

حَسَنٌ صَحِيْحٌ. ❶

۵۷۹۰: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ لمبے قد کے تھے نہ چھوٹے قد کے، سر مبارک ضخیم تھا، داڑھی گھنی تھی، ہاتھ اور پاؤں بھاری تھے، سرخ وسفید رنگ تھا، ہڈیوں کے جوڑ مضبوط تھے، آپ کے سینے سے ناف تک بالوں کی لمبی لکیر تھی، جب آپ چلتے تو آگے کو جھکے ہوتے گویا آپ بلندی سے نیچے اتر رہے ہیں، اور میں نے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں آپ جیسا کوئی دیکھا نہ آپ کے بعد۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۷۹۱: وَعَنْهُ، كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ، وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ، وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبْطِ، كَانَ جَعْدًا رَجِلًا، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ، وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ، أَبْيَضُ مُشْرَبٌ، أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ، أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ، جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ، أَجْرَدُ، ذُوْ مَسْرُبَةٍ، شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، إِذَا مَشَى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ، وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا، بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ، وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا، وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً، وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً، وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً، مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ، يَقُوْلُ نَاعِتُهُ: لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۵۷۹۱: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب نبی ﷺ کے اوصاف بیان کرتے تو فرماتے: آپ ﷺ زیادہ لمبے تھے نہ زیادہ چھوٹے تھے بلکہ آپ درمیانہ قد تھے، آپ کے بال بالکل گھنگھریالے تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ ان دونوں صورتوں کے درمیان تھے، آپ کا چہرہ مبارک بالکل گول نہیں تھا، بلکہ قدرے گولائی میں تھا، آپ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، آنکھیں سیاہ، دراز پلکیں، جوڑوں کی ہڈیاں اٹھی ہوئی مضبوط تھیں، کندھوں کا درمیانی حصہ بھی بڑا اور مضبوط تھا، آپ کے بدن پر بال نہیں تھے، بس سینے اور ناف تک ایک لکیر تھی، ہاتھ اور پاؤں بھاری تھے، جب آپ چلتے تو پاؤں اٹھا کر رکھتے گویا آپ بلندی سے اتر رہے ہیں، جب آپ کسی کی طرف التفات فرماتے تو مکمل توجہ فرماتے، آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی، اور آپ خاتم النبیین ہیں، آپ سب سے بڑھ کر دل کے سخی تھے، سب سے زیادہ صاف گو تھے، سب سے زیادہ نرم مزاج تھے، قبیلے کے لحاظ سے سب سے زیادہ معزز تھے، جو آپ کو اچانک دیکھتا تو وہ ہیبت زدہ ہو جاتا، جو آپ کی صحبت اختیار کرتا اور واقفیت حاصل کر لیتا تو وہ آپ سے والہانہ محبت کرنے لگتا، اور آپ کا وصف بیان کرنے والا (آخر پر) یہ کہتا: میں نے آپ ﷺ جیسا آپ کی حیات مبارکہ میں کوئی دیکھا نہ آپ کے بعد۔

۵۷۹۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ، مِنْ طِيْبِ عَرَقِهِ أَوْ قَالَ: مِنْ رِيْحِ عَرَقِهِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❸

۵۷۹۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جس راہ سے گزر جاتے تو آپ کے بعد اس راہ سے گزرنے والا آپ کی خوشبو

---

❶ **حسن**، رواه الترمذي (٣٦٣٧)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٣٨ وقال: ليس إسناده بمتصل) ☆عمر بن عبد الله: ضعيف، و إبراهيم لم يدرك عليًا، انظر تحفة الاشراف (٧/ ٣٤٧)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٣٢ ح ٦٧) ☆ فيه أبو الزبير مدلس و عنعن و إسحاق بن الفضل بن عبد الرحمٰن الهاشمي و ثقه ابن حبان وحده و المغيرة بن عطية: لم أجد من وثقه۔

سے یا آپ کے معطر پسینے سے پہچان لیتا کہ آپ ﷺ یہاں سے گزرے ہیں۔

٥٧٩٣: وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رضي الله عنها: صِفِيْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ! لَوْرَاَيْتَهٗ رَاَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً.رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❶

۵۷۹۳: ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں، میں نے ربیّع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اوصاف سے آگاہ کریں، انہوں نے فرمایا: بیٹے! اگر تم انہیں دیکھتے تو تم (ان کے چہرے مبارک کو) چمکتا ہوا سورج دیکھتے۔

٥٧٩٤: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ ، فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِلَى الْقَمَرِ ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ ، فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِيْ مِنَ الْقَمَرِ.رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❷

۵۷۹۴: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے چاندنی رات میں نبی ﷺ کو دیکھا تو میں (باری باری) رسول اللہ ﷺ اور چاند کی طرف دیکھنے لگا، آپ نے سرخ جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا، اور اس وقت میری نظر میں آپ چاند سے بھی زیادہ خوبصورت تھے۔

٥٧٩٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: مَارَأَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِيْ مَشْيِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ ، اِنَّا لَنَجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۵۷۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین چیز کوئی نہیں دیکھی، گویا آپ کے چہرے مبارک پر سورج جلوہ ریز ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ تیز رفتار کسی کو نہیں دیکھا گویا آپ کے لیے زمین لپیٹی جارہی ہے، ہم پوری طرح سے تیز چلنے کی کوشش کرتے لیکن آپ ﷺ پروا کیے بغیر چلتے رہتے (پھر بھی ہم آپ تک نہیں پہنچ سکتے تھے)۔

٥٧٩٦: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ: اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ.رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۵۷۹۶: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی پنڈلیاں پتلی تھیں آپ ﷺ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے، جب میں آپ کو دیکھتا تو میں کہتا کہ آپ نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے، حالانکہ آپ نے سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا۔

❶ **إسناده ضعيف** ، رواه الدارمي (١/ ٣٠-٣١ ح ٦١) [والطبراني في الكبير (٢٤/ ٢٧٤ ح ٦٩٦ ، والأوسط: ٤٤٥٥)] ☆ فيه عبدالله بن موسى الطلحي التيمي : ضعيف ضعفه الجمهور۔

❷ **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (٢٨١١ وقال : حسن غريب) و الدارمي (١/ ٣٠ ح ٥٨) ☆ فيه أشعث بن سوار: ضعيف وأبو إسحاق مدلس وعنعن۔ ❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٤٨ وقال : غريب)۔

❹ **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (٣٦٤٥ وقال: حسن صحيح غريب) ☆ حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس وعنعن وللحديث شواهد غير قوله: "حموشة"۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٧٩٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ، اِذَا تَكَلَّمَ رُءِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۵۷۹۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے سامنے کے دو دانت کشادہ تھے، جب آپ گفتگو فرماتے تو ایسے معلوم ہوتا کہ آپ کے دو دانتوں سے نور برس رہا ہے۔

٥٧٩٨: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَالِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۷۹۸: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ چمک جاتا اور رخ انور ایسے لگتا جیسے کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم یہ چیز پہچان لیتے تھے۔

٥٧٩٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ، فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَأْسِهِ يَقْرَأُ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا يَهُوْدِيُّ! اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى، هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ؟)). قَالَ: لَا، قَالَ الْفَتٰى: بَلٰى وَاللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ، وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِاَصْحَابِهِ: ((اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَأْسِهِ، وَلُوْا اَخَاكُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [3]

۵۷۹۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا، نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار ہو گیا تو نبی ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے آپ نے اس کے والد کو اس کے سر کے پاس تورات پڑھتے دیکھ کر فرمایا: ''اے یہودی! میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی، (بتاؤ) کیا تم تورات میں میری ذات وصفات کے متعلق کچھ لکھا ہوا پاتے ہو؟'' اس نے کہا: نہیں لیکن وہ لڑکا کہنے لگا، اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! ہم آپ ﷺ کی ذات وصفات اور آپ کی تشریف آوری کے متعلق تورات میں لکھا ہوا پاتے ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور آپ اللہ کے رسول ہیں، نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''اس کو اس (لڑکے) کے سرہانے سے اٹھا دو اور تم اپنے (اسلامی) بھائی کی (تجہیز و تکفین کے متعلق) سرپرستی کرو۔''

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الدارمي (١/ ٣٠ ح ٥٩) و الترمذي فى الشمائل (١٥ بتحقيقي) ☆ فيه عبد العزيز بن أبي ثابت الزهري: متروك۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٥٦) و مسلم (٥٣/ ٢٧٦٩)۔

[3] **حسن**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٢٧٢ وسنده حسن) ☆ فيه مؤمل بن إسماعيل حسن الحديث و ثقه الجمهور و له شواهد عند البيهقي فى الدلائل (٦/ ٢٧٢-٢٧٣) وغيره فالحديث حسن۔

۵۸۰۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

۵۸۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھیجی ہوئی رحمت ہوں۔''

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٩ ح ١٥ و سقط منه ذكر أبي هريرة رضي الله عنه) و رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٤٤٦ بدون سند و فى دلائل النبوة ١/ ١٥٨) [والبزار (٣/ ١١٤ ح ٢٣٦٩)] ☆ الأعمش مدلس وعنعن في حديث أبي صالح وفي حديث أبي هريرة و لا شك بأنه ﷺ رحمة مهداة و رحمة للعالمين و لكن هذا السند لم يصح -

بَابٌ فِيْ اَخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے اخلاق وعادات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۸۰۱: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ ، فَمَا قَالَ لِيْ : اُفٍّ وَّلَا: لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا : اَلَّا صَنَعْتَ؟. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۵۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دس سال نبی ﷺ کی خدمت کی، لیکن آپ نے مجھے کبھی اُف تک نہ کہا، اور نہ ہی یہ کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا اور وہ کام کیوں نہیں کیا۔

۵۸۰۲: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا ، فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا اَذْهَبُ ، وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَاءِيْ ، قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ ، فَقَالَ: ((يَا اُنَيْسُ! ذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ؟)). قُلْتُ: نَعَمْ ، اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۵۸۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے بہترین اخلاق کے حامل تھے، آپ نے ایک روز مجھے کسی کام کے لیے بھیجا تو میں نے کہا، اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا، جبکہ میرے دل میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جس کام کا مجھے حکم فرمایا ہے میں اس کے لیے ضرور جاؤں گا، میں نکلا، اور چند ایسے بچوں کے پاس سے گزرا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ (میں وہاں کھڑا ہو گیا) اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے میرے پیچھے سے میری گدی پکڑ لی، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اُنیس! جہاں جانے کے متعلق میں نے تمہیں کہا تھا، کیا وہاں گئے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! میں جا رہا ہوں۔

۵۸۰۳: وَعَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ ، فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ ، فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مُرْلِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ ، فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ضَحِكَ ، ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٣٨) و مسلم (٥١/ ٢٣٠٩)۔ ❷ رواه مسلم (٥٤/ ٢٣١٠)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٣١٤٩) و مسلم (١٢٨/ ١٠٥٧)۔

۵۸۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، آپ پر موٹے کنارے (چوڑی پٹی) والی نجرانی چادر تھی، اتنے میں ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ کی چادر کے ساتھ آپ کو اتنے زور سے کھینچا کہ نبی ﷺ اس اعرابی کے سینے کے قریب پہنچ گئے، میں نے رسول اللہ ﷺ کے کندھے پر دیکھا تو زور سے کھینچنے کی وجہ سے چادر کے کنارے کے نشانات کندھے مبارک پر پڑ چکے تھے، پھر اس نے کہا: محمد! اللہ کا مال جو آپ کے پاس ہے اس میں سے میرے لیے بھی حکم فرمائیے، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا، اور ہنس دیے، پھر اسے کچھ دینے کا حکم فرمایا۔''

٥٨٠٤: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ، وَاَجْوَدَ النَّاسِ، وَاَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((لَمْ تُرَاعُوْا، لَمْ تُرَاعُوْا)) وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ، وَفِيْ عُنُقِهِ سَيْفٌ، فَقَالَ: ((لَقَدْ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۰۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے، ایک رات مدینہ والے گھبرا گئے تو لوگ اس آواز کی طرف چل پڑے، نبی ﷺ سب سے پہلے اس آواز کی طرف گئے تھے اور واپسی پر آپ لوگوں سے ملے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''گھبراؤ نہیں، گھبراؤ نہیں۔'' آپ اس وقت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے، اس پر زین نہیں تھی اور آپ کے گلے میں تلوار تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس (گھوڑے) کو نہایت تیز رفتار پایا ہے۔''

٥٨٠٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۸۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کبھی ایسے نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کا سوال کیا گیا اور آپ نے نفی میں جواب دیا ہو۔

٥٨٠٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ: غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، فَاَتٰى قَوْمَهٗ، فَقَالَ: اَيْ قَوْمِ! اَسْلِمُوْا، فَوَاللّٰهِ! اِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِيْ عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۸۰۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اتنی بکریاں مانگیں جس سے دو پہاڑوں کا درمیانی فاصلہ بھر جائے، آپ نے اتنی ہی اسے دے دیں تو وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور انہیں کہا: میری قوم! اسلام قبول کر لو، اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) اس قدر عطا فرماتے ہیں، کہ وہ فقر کا اندیشہ نہیں رکھتے۔ (یا فقر کا اندیشہ نہیں رہتا)

٥٨٠٧: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ، فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهٗ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ، فَخَطِفَتْ رِدَائَهٗ فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ، لَوْ كَانَ لِيْ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٣٣) و مسلم (٤٨/ ٢٣٠٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٣٤) و مسلم (٥٦/ ٢٣١١)۔

[3] رواه مسلم (٥٨/ ٢٣١٢)۔

عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلاً وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۵۸۰۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اس اثنا میں کہ غزوۂ حنین سے واپسی پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے، (راستے میں) اعرابی چمٹ کر آپ سے سوال کرنے لگے، حتی کہ انہوں نے آپ کو ببول کے درخت کی طرف دھکیل دیا، وہ (کانٹے) آپ کی چادر سے الجھ گئے تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: ''میری چادر مجھے دے دو، اگر میرے پاس ان (کانٹے دار) درختوں جتنے اونٹ ہوتے تو میں وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا، لہذا تم مجھے بخیل پاؤ گے نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔''

۵۸۰۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ، فَمَا يَأْتُوْنَ بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيْهَا، فَرُبَّمَا جَاؤُوْهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۵۸۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو مدینہ کے خادم اپنے برتن لے آتے، ان میں پانی ہوتا تھا، وہ جو بھی برتن لاتے، آپ اس میں اپنا دستِ مبارک ڈبو دیتے تھے، بسا اوقات تو وہ موسم سرما میں صبح کے وقت آپ کے پاس آ جاتے تھے، تو آپ ﷺ اس میں اپنا ہاتھ ڈبو دیا کرتے تھے۔

۵۸۰۹: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ اَمَةٌ مِّنْ اِمَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَأْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۵۸۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مدینے والوں کی لونڈیوں میں کوئی بھی لونڈی وہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑتی اور وہ جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی تھی۔

۵۸۱۰: وَعَنْهُ، اَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً، فَقَالَ: ((يَا اُمَّ فُلَانٍ! اُنْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ)) فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ، حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۵۸۱۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت تھی جس کی عقل کچھ کم تھی، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے آپ سے کچھ کام ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ام فلاں! دیکھو! جس گلی میں تم چاہو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں تا کہ میں تمہارا کام پورا کر سکوں، آپ ایک راستے میں اس کے ساتھ گئے حتی کہ اس کا کام ہو گیا۔

۵۸۱۱: وَعَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا وَّلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا، كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: ((مَالَهُ تَرِبَ جَبِيْنُهُ؟)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❺

۵۸۱۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ بدگو تھے نہ لعنت کرنے والے تھے، اور نہ ہی گالی دیتے تھے، ناراضی کے

❶ رواه البخاري (۲۸۲۱)۔ ❷ رواه مسلم (۷۴/ ۲۳۲۴)۔
❸ رواه البخاري (۶۰۷۲)۔
❹ رواه مسلم (۷۶/ ۲۳۲۶)۔
❺ رواه البخاري (۶۰۳۱)۔

عالم میں آپ ﷺ بس یہی فرماتے: ''اسے کیا ہوا؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔''

٥٨١٢: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ: ((اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا، وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۵۸۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! مشرکوں کے لیے بددعا فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے لعنت کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا، مجھے تو باعث رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔''

٥٨١٣: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِهَا، فَاِذَا رَاٰی شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِیْ وَجْهِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۵۸۱۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے، جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو ناگوار گزرتی تو ہم اسے آپ کے چہرے مبارک سے پہچان لیتے تھے۔

٥٨١٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰی اَرٰی مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ، وَاِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❸

۵۸۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی ﷺ کو اس طرح کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا آخری حصہ دیکھ سکوں کیونکہ آپ ﷺ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔

٥٨١٥: وَعَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ، كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۵۸۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح نہایت تیز گفتگو نہیں فرماتے تھے، بلکہ آپ اس طرح گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی (الفاظ) شمار کرنے والا شمار کرنا چاہتا تو شمار کر سکتا تھا۔

٥٨١٦: وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا مَا كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَصْنَعُ فِیْ بَيْتِهٖ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ فِیْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ، تَعْنِیْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❺

۵۸۱۶: اسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، نبی ﷺ اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ اپنے اہل خانہ کی خدمت میں مصروف رہتے تھے، جب نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔

---

❶ رواه مسلم (٨٧/ ٢٥٩٩)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٦١٠٢) و مسلم (٦٧/ ٢٣٢٠)۔

❸ رواه البخاري (٦٠٩٢)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٦٧۔٣٥٦٨) و مسلم (١٦٠/ ٢٤٩٣)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٦)۔

٥٨١٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ اِثْمًا، فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَاانْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ، اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۵۸۱۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں سے ایک کا اختیار دیا جاتا تو آپ ان دونوں میں سے آسان تر کو اختیار فرماتے تھے بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہوتا، اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہتے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے متعلق کسی معاملے میں انتقام نہیں لیا، اگر اللہ کی حدود پامال کی جاتیں تو آپ اس میں اللہ کی رضا کی خاطر انتقام لیا کرتے تھے۔

٥٨١٨: وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ، وَلَا امْرَاَةً وَلَا خَادِمًا، اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ، فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ، اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۵۸۱۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی راہ میں جہاد کے علاوہ اپنے ہاتھ سے کسی چیز کو مارا نہ کسی خادم کو اور نہ ہی کسی عورت کو، اور اگر آپ کو کسی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ اس تکلیف پہنچانے والے سے انتقام نہیں لیتے تھے، آپ صرف اس صورت میں انتقام لیتے تھے جب اللہ کی حدود پامال ہوتی ہوں اور وہ انتقام بھی محض اللہ کی رضا کی خاطر ہی لیتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٥٨١٩: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ، خَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ اُتِيَ فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ، فَاِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِنْ اَهْلِهٖ قَالَ: ((دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ)). هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَعَ تَغْيِيْرٍ. ❸

۵۸۱۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں آٹھ برس کی عمر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لیے حاضر ہوا اور دس سال آپ کی خدمت کی، آپ نے اس عرصے میں میرے ہاتھوں ہونے والے کسی نقصان پر مجھے ملامت نہیں کی، اگر آپ کے اہل خانہ میں سے کوئی مجھے ملامت کرتا تو آپ ﷺ فرماتے: ''اسے چھوڑ دو، کیونکہ جو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔'' یہ الفاظ حدیث مصابیح کے ہیں، اور امام بیہقی نے کچھ تبدیلی کے ساتھ شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٦٠) ومسلم (٧٧/ ٢٣٢٧)۔ ❷ رواه مسلم (٧٩/ ٢٣٢٨)۔

❸ صحيح، ذكره البغوي في المصابيح السنة (٤/ ٥٧-٥٨ ح ٤٥٣٨) و رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٠٧٠ وكتاب القدر: ٢١٢ وسنده صحيح) وله شواهد عند أحمد (٣/ ٢٣١ و ابن سعد (٧/ ١٧) و البخاري (٢٧٦٨، ٦٠٣٨، ٦٩١١) و مسلم (٢٣٠٩) و الخطيب في تاريخ بغداد (٣/ ٣٠٣) و ابن حبان (الموارد: ١٨١٦) وغيرهم۔

☆ ورواه الخرائطي في مكارم الأخلاق (٧١)۔

۵۸۲۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا سَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۸۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ طبعاً فحش گو تھے نہ تکلفاً فحش گو تھے، آپ بازاروں میں شور وغل کرتے تھے نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے، بلکہ آپ ﷺ درگزر فرماتے تھے، اور معاف فرما دیتے تھے۔

۵۸۲۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ، وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ، وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ خِطَامُهُ لِيْفٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۵۸۲۱: انس رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ بیماروں کی عیادت کرتے تھے، جنازوں میں شریک ہوتے تھے، غلاموں کی دعوت قبول کرتے تھے، اور گدھے پر سواری کرتے تھے، خیبر کے دن میں نے آپ کو گدھے پر دیکھا جس کی لگام کھجور کے پتوں کی تھی۔

۵۸۲۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَخِيْطُ ثَوْبَهُ، وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهِ، وَقَالَتْ: كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ، يَفْلِيْ ثَوْبَهُ، وَيَحْلُبُ شَاتَهُ، وَيَخْدِمُ نَفْسَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۸۲۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنا جوتا مرمت کرتے تھے، اپنا کپڑا خود سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں تمہاری طرح ہی کام کرتے تھے۔ اور انہوں نے فرمایا: آپ بھی ایک انسان تھے، آپ اپنے کپڑے میں جوئیں دیکھ لیا کرتے تھے، اپنی بکری کا دودھ خود دھوتے تھے اور اپنے ذاتی کام خود کیا کرتے تھے۔

۵۸۲۳: وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهُ: حَدِّثْنَا اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ جَارَهُ، فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ، فَكَانَ إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا، وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا، وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا، فَكُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۵۸۲۳: خارجہ بن زید بن ثابت بیان کرتے ہیں، کچھ افراد زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان سے کہا، آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی احادیث سناؤ، انہوں نے کہا، میں آپ کا پڑوسی تھا، جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ مجھے بلاتے اور میں وحی کو لکھ دیتا تھا، جب ہم دنیا کا ذکر کرتے تھے تو آپ ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے تھے، جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپ ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے تھے، اور جب ہم کھانے کا ذکر کرتے تو آپ ہمارے ساتھ کھانے کا ذکر فرماتے

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٠١٦ وقال: حسن صحيح)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٤١٧٨، ٢٢٩٦) والبيهقي في شعب الإيمان (٨١٩٠-٨١٩١) [والترمذي (١٠١٧ وقال: غريب، لا نعرفه إلا من حديث مسلم عن أنس ومسلم الأعور يضعف ... إلخ)] ☆ مسلم بن كيسان الأعور: ضعيف۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي [في الشمائل (٣٤١) والبخاري في الأدب المفرد (٥٤١ وسنده حسن)] ☆ الشطر الأول إلى "في بيته" رواه أحمد (٦/ ١٠٦، ١٢١، ١٦٧، ٢٦٠ أيضًا) و فيه علة عند أحمد (٦/ ٢٤١) و للحديث شواهد عند أحمد (٦/ ٢٥٦) وغيره۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (في الشمائل: ٣٤٢) والبغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٤٥ ح ٣٦٧٩)] ☆ فيه سليمان بن خارجة: مجهول الحال۔

تھے۔ میں یہ ساری باتیں تمہیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کر رہا ہوں۔

٥٨٢٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَم يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْزِعُ يَدَهُ، وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَصْرِفُ وَجْهَهُ، عَنْ وَجْهِهٖ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۵۸۲۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب آدمی سے مصافحہ فرماتے تھے تو آپ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے حتی کہ وہ آدمی خود اپنا ہاتھ چھڑا لیتا تھا، آپ اپنا چہرہ مبارک (توجہ) اس شخص سے نہیں ہٹاتے تھے حتی کہ وہ شخص خود اپنا چہرہ آپ کے چہرۂ مبارک سے ہٹا لیتا (کسی اور طرف متوجہ کر لیتا) اور آپ کو مجلس میں اپنے ہم نشین سے آگے گھٹنے نکال کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

٥٨٢٥: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۵۸۲۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ذات کے لیے کسی چیز کا ذخیرہ نہیں کیا کرتے تھے۔

٥٨٢٦: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَوِيْلَ الصَّمْتِ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❸

۵۸۲۶: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ زیادہ تر خاموش رہا کرتے تھے، (بلا ضرورت تکلم نہیں فرماتے تھے)۔

٥٨٢٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ فِي كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَرْتِيْلٌ وَتَرْسِيْلٌ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۵۸۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے کلام میں ترتیل اور ٹھہراؤ تھا۔

٥٨٢٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا، وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيْنَهُ فَصْلٌ، يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۵۸۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح نہایت تیز گفتگو نہیں فرماتے تھے، بلکہ آپ کا کلام الگ الگ ہوتا تھا، آپ کے پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا تھا۔

٥٨٢٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❻

۵۸۲۹: عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٩٠ وقال: غريب) [وابن ماجه (٣٧١٦)] ☆ زيد العمي ضعيف وتلميذه لين وله شاهد ضعيف عند أبي داود (٤٧٩٤) وغيره۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٦٢ وقال: غريب)۔

❸ **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٥٦ ح ٣٦٩٥، وفي الأنوار في شمائل النبي المختار بتحقيقي: ٣٣١) [وأحمد (٥/ ٨٦، ١٠٥) والترمذي (٢٨٥٠) و مسلم (٢٣٢٢ مختصرًا)]۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٣٨) ☆ الشيخ، الراوي عن جابر رضي الله عنه: مجهول۔

❺ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٣٩ وقال: حسن صحيح)۔ ❻ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٤١) ☆ عبدالله بن لهيعة حدّث به قبل اختلاطه و لكنه مدلس و عنعن فالسند ضعيف و حديث الترمذي (٣٦٤٢) يغني عنه۔

۵۸۳۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَّرْفَعَ طَرْفَهٗ إِلَى السَّمَآءِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۸۳۰: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب گفتگو فرمانے کے لیے بیٹھتے تو آپ (نزول وحی کے انتظار میں) آسمان کی طرف بہت دیکھتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۸۳۱: عَنْ عَمْرِوبْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِبْرَاهِيْمُ ابْنُهٗ مُسْتَرْضِعًا فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ، فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهٗ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهٗ لَيُدَّخَنُ، وَكَانَ ظِئْرُهٗ قَيْنًا، فَيَأْخُذُهٗ فَيُقَبِّلُهٗ ثُمَّ يَرْجِعُ، قَالَ عَمْرٌو: فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ، وَإِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ، وَإِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رِضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ))**. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۸۳۱: عمرو بن سعید، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو اپنے بچوں کے ساتھ مہربان نہیں دیکھا، آپ کے بیٹے ابراہیم مدینے کے دیہات میں زیر رضاعت تھے، آپ (وہاں) تشریف لے جایا کرتے تھے، ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے، آپ اس گھر میں داخل ہو جاتے، اس میں دھواں ہوتا تھا، کیونکہ ابراہیم کی دایہ کا شوہر لوہار تھا، آپ ﷺ اسے پکڑتے اس کا بوسہ لیتے اور پھر واپس آ جاتے تھے۔ عمرو بیان کرتے ہیں، جب ابراہیم فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا بیٹا ابراہیم چونکہ شیر خوارگی کے عالم میں فوت ہوا ہے اس لئے جنت میں اس کے لیے دو دایہ ہیں جو مدت رضاعت مکمل کریں گی۔''

۵۸۳۲: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ يَهُوْدِيًّا كَانَ يُقَالُ لَهٗ: فُلَانٌ، حَبْرٌ، كَانَ لَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَنَانِيْرُ، فَتَقَاضَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهٗ: **((يَا يَهُوْدِيُّ! مَا عِنْدِيْ مَا أُعْطِيْكَ))**. قَالَ: فَإِنِّيْ لَا أُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ! حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِذًا أَجْلِسُ مَعَكَ))** فَجَلَسَ مَعَهٗ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَالْغَدَاةَ، وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَهَدَّدُوْنَهٗ وَيَتَوَعَّدُوْنَهٗ، فَفَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا الَّذِيْ يَصْنَعُوْنَ بِهٖ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَهُوْدِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنَعَنِيْ رَبِّيْ أَنْ أَظْلِمَ مُعَاهَدًا وَغَيْرَهٗ))** فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَشَطْرُ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، أَمَا وَاللّٰهِ! مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِيْ فَعَلْتُ بِكَ إِلَّا لِأَنْظُرَ إِلٰى نَعْتِكَ فِي التَّوْرَاةِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ،

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٣٧) ☆ محمد بن إسحاق مدلس و عنعن، إلا في رواية سفيان بن وكيع (ضعيف) عن يونس بن بكير به فالسند معلل۔ [2] رواه مسلم (٦٣/ ٢٣١٦)۔

مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ، وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ، وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ، وَلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ، وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ، وَلَا قَوْلِ الْخَنَا، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَهٰذَا مَالِيْ فَاحْكُمْ فِيْهِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ، وَكَانَ الْيَهُوْدِيُّ كَثِيْرَ الْمَالِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [1]

۵۸۳۲: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فلاں نام سے موسوم ایک یہودی عالم تھا، اس کا رسول اللہ ﷺ پر کچھ دینار قرض تھا، اس نے نبی ﷺ سے تقاضا کیا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''یہودی! تمہیں دینے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں۔'' اس نے کہا: محمد! میں تو لے کر ہی یہاں سے ہلوں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا پھر میں تمہارے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں۔'' آپ اس کے ساتھ بیٹھ گئے، رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز اس کے ساتھ ادا کی، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اسے ڈراتے دھمکاتے رہے، رسول اللہ ﷺ کو صحابہ کرام کے اس عمل کی اطلاع ہو گئی، تو انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ایک یہودی نے آپ کو روک رکھا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے رب نے کسی ذمی وغیرہ پر ظلم کرنے سے مجھے منع فرمایا ہے۔'' جب سورج بلند ہوا (دن چڑھا) تو اس یہودی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ میرا نصف مال اللہ کی راہ میں وقف ہے؟ سن لو، اللہ کی قسم! میں نے آپ کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا وہ محض اس لیے کیا تا کہ میں تورات میں آپ کا مذکورہ تعارف دیکھ سکوں، محمد بن عبداللہ ان کی جائے پیدائش مکہ، دار ہجرت طیبہ (مدینہ منورہ)، ان کی سلطنت شام تک، وہ بدزبان ہیں نہ سخت دل اور نہ ہی بازاروں میں شور و غل کرنے والے ہیں، وہ فحش پوش ہیں نہ فحش گو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، اور یہ مال ہے آپ اللہ کے احکامات کی روشنی میں اس میں جس طرح چاہیں تصرف فرمائیں، اور یہودی بہت زیادہ مال دار تھا۔

۵۸۳۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيْلُ الصَّلٰوةَ، وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَأْنَفُ اَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيْ لَهُ الْحَاجَةَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۵۸۳۳: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ذکر کثرت سے کیا کرتے تھے، بے مقصد بات بہت ہی کم کیا کرتے تھے، نماز (خاص طور پر جمعہ کی نماز) لمبی پڑھا کرتے تھے۔ خطبہ مختصر دیا کرتے تھے، آپ بیواؤں اور مساکین کے ساتھ چلنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے اور آپ ان کے کام کرتے اور ان کی ضرورتیں پوری کرتے تھے۔

۵۸۳۴: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ: ﴿فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۸۳۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے نبی ﷺ سے کہا: ہم آپ کی تکذیب نہیں کرتے بلکہ ہم تو اس چیز کی تکذیب

---

[1] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٢٨٠) ☆ فيه محمد بن محمد بن الأشعث: كذاب، وضع نسخة أهل البيت (انظر لسان الميزان ٥/ ٤٠٩ وغيره) و هذا من وضعه لأنه تفرد به۔

[2] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٣/ ١٠٨-١٠٩ ح ١٤١٥) و الدارمي (١/ ٣٥ ح ٧٥)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٠٦٤) ☆ أبو إسحاق مدلس وعنعن۔

کرتے ہیں، جو آپ لے کر آئیں ہیں، تب اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: ''یہ لوگ آپ کی تکذیب نہیں کرتے، بلکہ ظالم لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔''

۵۸۳۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ، جَآءَنِي مَلَكٌ وَإِنَّ حُجْزَتَهُ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: إِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا، وَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا، فَنَظَرْتُ إِلٰى جِبْرَئِيلَ علیہ السلام فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ ضَعْ نَفْسَكَ)). [1]

۵۸۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں، ایک فرشتہ میرے پاس آیا، اس کی کمر (کی چوڑائی) کعبہ (کے طول) کے برابر تھی، اس نے (آ کر) کہا: تمہارا رب تمہیں سلام کہتا ہے، اور وہ کہتا ہے: اگر آپ چاہیں تو آپ کو عابد نبی بنا دیتے ہیں اور اگر آپ پسند فرمائیں تو آپ کو بادشاہ پیغمبر بنا دیتے ہیں، میں نے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو انہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ اپنے آپ کو پست و عاجز رکھو۔''

۵۸۳٦: وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى جِبْرَئِيلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ لَهُ، فَأَشَارَ جِبْرَئِيْلُ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعْ، فَقُلْتُ: ((نَبِيًّا عَبْدًا))

قَالَتْ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذَالِكَ لَا يَأْكُلُ مُتَّكِئًا، يَقُوْلُ: ((آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ، وَأَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۵۸۳٦: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا جیسے آپ ان سے مشورہ کر رہے ہیں، جبریل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں، میں نے کہا: میں عبادت گزار نبی بنا پسند کرتا ہوں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ٹیک لگا کر نہیں کھایا کرتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے: ''میں ایسے کھاؤں گا، جیسے (عام) بندہ، کھاتا ہے، اور میں ایسے بیٹھوں گا، جیسے بندہ بیٹھتا ہے۔''

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٤٧-٢٤٨ ح ٣٦٨٣) ☆ فيه أبو معشر نجيح: ضعيف، ولحديثه شواهد ضعيفة۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٤٨-٢٤٩ ح ٣٦٨٤) [وأبو الشيخ في أخلاق النبي ﷺ (ص١٩٨)] ☆ بقية لم يصرح بالسماع و الزهري مدلس وعنعن ومحمد بن علي بن عبدالله بن عباس: لم يسمع من جده۔

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

نبی کریم ﷺ کی بعثت اور نزولِ وحی کا بیان

الفَصْلُ الأَوَّلُ

فصل اول

٥٨٣٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَرْبَعِيْنَ سَنَةً، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ سَنَةً يُوْحٰى إِلَيْهِ، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ، فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا گیا، آپ (نبوت کے) تیرہ سال مکے میں رہے اور آپ پر وحی آتی رہی، پھر آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ نے ہجرت کے دس سال (مدینے میں) قیام فرمایا، اور آپ نے تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

٥٨٣٨: وَعَنْهُ، قَالَ: أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً، يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ، وَلَا يَرٰى شَيْئًا، وَثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى إِلَيْهِ، وَأَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۸۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مکہ میں پندرہ برس رہے، آپ سات سال تک آواز سنتے اور روشنی دیکھتے رہے، اور (اس کے علاوہ) آپ کوئی چیز نہیں دیکھتے تھے، اور آٹھ سال آپ کی طرف وحی آتی رہی، آپ نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا: اور پینسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

٥٨٣٩: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۸۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ساٹھ سال مکمل ہونے پر وفات دی۔

٥٨٤٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ، وَأَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ، وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ: ثَلٰثٌ وَّسِتِّيْنَ، أَكْثَرُ.

۵۸۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی جب روح قبض کی گئی تو اس وقت آپ کی عمر تریسٹھ برس تھی، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی بھی روح جب قبض کی گئی تو اس وقت ان کی عمریں بھی تریسٹھ برس کی تھیں۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٩٠٣، ٣٨٥١) و مسلم (١١٨، ١١٧ / ٢٣٥١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) و مسلم (١٢٣، ١٢٢ / ٢٣٥٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٠٠) و مسلم (١١٣ / ٢٣٤٧)۔

[4] رواه مسلم (١١٤ / ٢٣٤٨) وقال البخاري: "وهو ابن ثلاث و ستين و هذا أصح". (التاريخ الكبير ٣/ ٢٥٥)۔

محمد بن اسماعیل امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تریسٹھ برس کی عمر کے متعلق روایات زیادہ ہیں۔

۵۸۴۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ، وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ، فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ۔ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ۔ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَالِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ، فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَالَ: ((مَا اَنَا بِقَارِئٍ)) قَالَ: ((فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ، فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِئٍ، فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ، حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ، فَقَالَ: اقْرَأْ فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِئٍ، فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ، حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ، فَقَالَ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ، خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ، الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ﴾)). فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ، فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ، فَقَالَ: ((زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ)) فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ: ((لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ)) فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ: كَلَّا، وَاللّٰهِ! لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا، اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ اِلٰى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلِ ابْنِ عَمِّ خَدِيْجَةَ، فَقَالَتْ لَهٗ: يَا ابْنَ عَمِّ! اِسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ، فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ اَخِيْ! مَاذَا تَرٰى؟ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَاٰى، فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى، يَا لَيْتَنِيْ! فِيْهَا جَذَعًا، يَا لَيْتَنِيْ! اَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟)) قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِيَ، وَاِنْ يُّدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الْوَحْيُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز سچے و پاکیزہ خوابوں سے شروع ہوا، آپ جو بھی خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح (سچا) ثابت ہو جاتا، پھر آپ تنہائی پسند ہو گئے، آپ غار حرا میں خلوت فرمایا کرتے تھے، آپ اپنے اہل خانہ کے پاس آنے سے پہلے کئی کئی راتیں وہاں عبادت میں مشغول رہتے تھے، ان ایام کے لیے زادِ راہ ساتھ لے جایا کرتے تھے، پھر آپ ﷺ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے اور اتنی ہی مدت کے لیے پھر زادِ راہ ساتھ لے جاتے تھے، حتیٰ کہ آپ غارِ حرا ہی میں تھے کہ آپ پر حق (وحی) آ گیا، فرشتہ (جبریل علیہ السلام) آپ کے پاس آیا تو اس نے کہا پڑھیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں قاری نہیں (پڑھنا نہیں جانتا) ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے مجھے پکڑا اور اتنی شدت سے دبایا جس سے مجھے کافی تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا، اور کہا: پڑھیے، میں نے کہا: میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے مجھے پکڑ کر دوسری مرتبہ خوب دبایا، مجھے اس بار بھی کافی تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا، اور کہا: پڑھیے، میں نے کہا: میں پڑھنا نہیں جانتا، اس نے مجھے تیسری

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣) و مسلم (٢٥٣ / ١٦٠)۔

مرتبہ دبایا اس بار بھی مجھے کافی تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا فرمایا، اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا، پڑھیے، آپ کا رب بہت ہی کرم کرنے والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے سکھایا، انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کے بعد واپس ہوئے اور آپ ﷺ کا دل (خوف کی وجہ سے) دھڑک رہا تھا، آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: ''مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو، انہوں نے آپ کو کمبل اوڑھا دیا حتی کہ آپ کا خوف جاتا رہا تو آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے سارا واقعہ بیان کیا اور کہا: ''مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے۔'' خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، راست گو ہیں، دردمندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، تہی دستوں کے لیے کماتے ہیں، مہمان کی میزبانی کرتے ہیں، اور مصیبت زدہ افراد کی اعانت کرتے ہیں، پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، انہوں نے ان سے کہا: میرے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنیں، ورقہ نے آپ سے کہا: بھتیجے! آپ کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا تھا وہ کچھ اسے بتا دیا، ورقہ نے کہا: یہ تو وہی ناموس ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی دے کر بھیجا تھا، کاش! میں اس وقت توانا ہوتا، کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟'' اس نے کہا: ہاں جب کسی کو منصب نبوت پر فائز کیا گیا تو اس سے ضرور دشمنی کی گئی اور اگر میں نے تمہارا زمانہ پالیا تو میں تمہاری زبردست مدد کروں گا، پھر ورقہ جلد ہی وفات پا گئے اور کچھ عرصہ کے لیے وحی رک گئی۔

۵۸۴۲: وَزَادَ الْبُخَارِيُّ: حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ ﷺ۔ فِيْمَا بَلَغَنَا۔ حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُؤُوْسِ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ، فَكُلَّمَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهُ، تَبَدّٰى لَهُ جِبْرَئِيْلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا، فَيَسْكُنُ لِذَالِكَ جَاشُهُ، وَتَقِرُّ نَفْسُهُ۔ [1]

۵۸۴۲: اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: حتی کہ نبی ﷺ غمگین ہو گئے، ہمیں جو روایات پہنچی ہیں، ان کے مطابق یہ ہے کہ آپ ﷺ شدید غمگین ہو گئے، کئی دفعہ ان کے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ پہاڑ کی چوٹی سے اپنے آپ کو نیچے گرا لیں، وہ جب بھی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ کر اپنے آپ کو گرانے لگتے تو جبریل علیہ السلام آپ کے سامنے آ جاتے اور کہتے: محمد! آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، اس سے آپ کا قلبی اضطراب ختم ہو جاتا اور آپ ﷺ سکون محسوس کرتے۔

۵۸۴۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ، قَالَ: ((فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَآءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ، فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا حَتّٰى هَوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ، فَجِئْتُ اَهْلِيْ، فَقُلْتُ: زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ، فَزَمَّلُوْنِيْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، قُمْ فَاَنْذِرْ، وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ، وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ، وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾، ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۸۴۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وحی کے رک جانے کے زمانے کے متعلق حدیث بیان

[1] رواه البخاري (٦٩٨٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤) و مسلم (٢٥٥/ ١٦١)۔

کرتے ہوئے سنا، فرمایا: ''اس اثنا میں کہ میں چلا جا رہا تھا تو میں نے آسمان میں ایک آواز سنی، میں نے اپنی نظر اٹھائی تو میں نے دیکھا کہ وہی فرشتہ جو حرا میں میرے پاس آیا تھا، آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے، میں اس کے رعب سے خوف زدہ ہوا اور زمین پر گر پڑا، اس کے بعد میں اپنے اہل خانہ کے پاس آ گیا، اور میں نے کہا: مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو، چنانچہ انہوں نے مجھے کمبل اڑھا دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''کمبل اوڑھ کر لیٹنے والے! اٹھ جائیں اور لوگوں کو (عذاب الٰہی سے) ڈرائیں، اپنے رب کی بڑائی بیان کریں، اپنے کپڑوں کو صاف ستھرا رکھیں اور گندگی سے دور رہیں۔'' پھر وحی تیزی کے ساتھ پے در پے آنے لگی۔''

٥٨٤٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رضي الله عنه سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَيْفَ يَـأْتِيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَحْيَانًا يَّاْتِيْنِىْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ: وَاَحْيَانًا يَّتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ، فَاَعِيْ مَايَقُوْلُ**)). قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ، فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کبھی وہ میرے پاس گھنٹی کی سی آواز کی صورت میں آتی ہے، اور وہ مجھ پر نہایت سخت ہوتی ہے، اور اس سے پسینہ جاری ہو جاتا ہے، اور جو وہ کہتا ہے، میں اسے یاد کر لیتا ہوں، اور کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے، وہ جو کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ شدید سردی کے دن آپ پر وحی نازل ہوتی تو آپ سے پسینے پھوٹ پڑتے اور آپ کی پیشانی پسینے سے شرابور ہو جاتی۔

٥٨٤٥: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذَالِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهٗ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: نَكَسَ رَأْسَهٗ، وَنَكَسَ اَصْحَابُهٗ رُءُوْسَهُمْ، فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهٗ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۸۴۵: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو اس وجہ سے آپ کرب محسوس کرتے اور آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا۔

ایک دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ کا سر جھک جاتا، اور آپ کے صحابہ اپنے سر جھکا لیتے تھے، اور جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھا لیتے تھے۔

٥٨٤٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿**وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ**﴾ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ: ((**يَابَنِيْ فِهْرٍ! يَابَنِيْ عَدِيٍّ!**)) لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّـخْـرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ، فَجَاءَ اَبُوْ لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ: ((**اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ**

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢) و مسلم (٨٧، ٨٦/ ٢٣٣٣)۔

[2] رواه مسلم (٨٨/ ٢٣٣٤، ٨٩/ ٢٣٣٥)۔

مِنْ صَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِيْ، تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ، اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا. قَالَ: ((فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ)). قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ: تَبًّالَّكَ، اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟! فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۴۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت: ''اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیں۔'' نازل ہوئی تو نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور صفا پر چڑھ کر آواز دینے لگے: ''بنوفہر! بنوعدی!'' آپ نے قریش کے قبیلوں کو آواز دی، حتی کہ وہ سب جمع ہو گئے، اگر کوئی آدمی خود نہیں آ سکتا تھا تو اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا تھا تاکہ وہ دیکھے کہ کیا معاملہ ہے، چنانچہ ابولہب اور قریشی بھی آ گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ، اگر میں تمہیں بتاؤں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک لشکر آنے والا ہے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''اس وادی کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے، کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟'' انہوں نے کہا: ہاں، کیونکہ ہم نے آپ کو سچا ہی پایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں سخت عذاب سے، جو تمہارے سامنے آ رہا ہے، تمہیں ڈراتا ہوں۔'' ابولہب بول اٹھا، (نعوذ باللہ) تم ہلاک ہو جاؤ، تم نے اس لیے ہمیں جمع کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی: ''ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ برباد ہو گیا۔''

۵۸۴۷: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ، اِذْ قَالَ قَائِلٌ: اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى جُزُوْرِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ اِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهٗ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ؟ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهُمْ، فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا، فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنَ الضَّحْكِ، فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى فَاطِمَةَ، فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰى، وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا حَتّٰى اَلْقَتْهُ عَنْهُ، وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلٰوةَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ)). ثَلَاثًا۔ وَكَانَ اِذَا دَعَا، دَعَا ثَلَاثًا، وَاِذَا سَاَلَ، سَاَلَ ثَلَاثًا۔ ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ، وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ، وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ)). قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَوَاللّٰهِ! لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ، ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۸۴۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس اثنا میں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے جبکہ قریشی اپنی مجالس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے کہا: تم میں سے کون فلاں قبیلے کے ذبح کیے ہوئے اونٹوں کے پاس جائے اور وہ وہاں سے اس کا گوبر، خون اور پوست اٹھا لائے، پھر وہ انتظار کرے اور جب وہ سجدے میں جائیں تو وہ ان چیزوں کو ان کی گردن پر رکھ دے؟ چنانچہ ان میں سے سب سے زیادہ بدبخت شخص اٹھا، (اور وہ سب چیزیں لے آیا) جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے وہ چیزیں

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٧١) و الرواية الأولى (٤٧٧٠) و مسلم (٣٥٥/ ٢٠٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٠) و مسلم (١٠٧/ ١٧٩٤)۔

آپ کی گردن پر رکھ دیں، نبی ﷺ سجدے ہی کی حالت میں رہے، وہ (مشرکین) دیکھ کر ہنس رہے تھے اور ہنسی کی وجہ سے ایک دوسرے پر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے، چنانچہ ایک شخص فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا (اور انہیں بتایا) تو وہ دوڑتی ہوئی تشریف لائیں، نبی ﷺ سجدے ہی کی حالت میں تھے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس (غلاظت) کو آپ سے اتار پھینکا، اور انہیں برا بھلا کہا، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! تو قریش کو پکڑ لے، اے اللہ! تو قریش کو پکڑ لے، اے اللہ! تو قریش کو پکڑ لے۔'' تین بار فرمایا، اور آپ کا معمول تھا کہ جب آپ دعا کرتے تو تین بار دعا کرتے تھے، اور جب (اللہ سے) کوئی چیز طلب فرماتے تو تین بار طلب فرماتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کو پکڑ لے۔'' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! بدر کے دن میں نے ان سب کو مقتول پایا، پھر انہیں گھسیٹ کر بدر کے کنویں میں پھینک دیا گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قلیب والوں پر لعنت برسا دی گئی۔''

٥٨٤٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ هَلْ أَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ فَقَالَ: ((لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ، وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَا لِيْلِ بْنِ كُلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلٰى مَا أَرَدْتُّ، فَانْطَلَقْتُ، وَأَنَا مَهْمُوْمٌ، عَلٰى وَجْهِيْ، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِيْ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ، فَنَادَانِيْ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ)). قَالَ: ((فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِيْ بِأَمْرِكَ، إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَلْ أَرْجُوْ أَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ پر احد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن گزرا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تمہاری قوم کی طرف سے بہت سے مصائب کا سامنا کرنا پڑا ہے، لیکن عقبہ کے دن مجھے ان کی طرف سے بہت تکلیف پہنچی ہے، جب میں نے ابن عبد یا لیل بن کلال پر دعوت پیش کی اور اس نے میری دعوت قبول نہ کی، میں حیران و پریشان واپس چل پڑا، مجھے معلوم نہ تھا کہ میں کس سمت چل رہا ہوں، قرن ثعالب پر پہنچ کر مجھے کچھ پتہ چلا، میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ بادل کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا ہوا ہے، اس میں جبرائیل علیہ السلام ہیں، انہوں نے مجھے آواز دی، اور کہا کہ اللہ نے آپ کی قوم کی بات اور ان کا جواب سن لیا ہے، اور اس نے پہاڑوں کا فرشتہ آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ ان کے متعلق جو چاہیں حکم فرمائیں۔'' فرمایا: ''پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے آواز دی، اس نے مجھے سلام کہہ کر عرض کیا، محمد! اللہ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے، اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، آپ کے رب نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ جو چاہیں مجھے حکم فرمائیں، اگر آپ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٣١) و مسلم (١١١/ ١٧٩٥)۔

چاہیں تو میں دونوں طرف کے پہاڑ لا کر ان پر ملا دوں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ ان کے صلب سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔''

۵۸۴۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ، وَشُجَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ: ((كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَاْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوْا رُبَاعِيَتَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۴۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے چار دانت ٹوٹ گئے اور آپ کا سر مبارک زخمی کر دیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خون صاف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کا سر زخمی کر دیا اور اس کے سامنے کے چار دانت شہید کر دیے۔''

۵۸۵۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ)). يُشِيْرُ اِلٰى رُبَاعِيَتِهٖ. ((اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۸۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اس قوم پر سخت ناراض ہے جس نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا سلوک کیا۔'' اور اس سے آپ کا اشارہ اپنے سامنے کے چار دانتوں کی طرف تھا ''اور ایسے شخص پر بھی اللہ کا غضب شدید ہوتا ہے جسے اللہ کا رسول اللہ کی راہ میں قتل کر دے۔''

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ

اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۸۵۱: عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، قَالَ: سَاَلْتُ اَبَاسَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ؟ قَالَ: ﴿يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ قُلْتُ: يَقُوْلُوْنَ: ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ: سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذَالِكَ، وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِیْ قُلْتَ لِیْ، فَقَالَ لِیْ جَابِرٌ: لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا، فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِیْ هَبَطْتُ، فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَّمِيْنِیْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِیْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِیْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا، فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَرَاَيْتُ شَيْئًا، فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ، فَقُلْتُ: دَثِّرُوْنِیْ، فَدَثَّرُوْنِیْ، وَصَبُّوْا عَلَیَّ مَاءً بَارِدًا، فَنَزَلَتْ: ﴿يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَاَنْذِرْ ○ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ○ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ○ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ وَذَالِكَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۸۵۱: یحییٰ بن ابی کثیر بیان کرتے ہیں، میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا: قرآن کا کون سا حصہ سب سے پہلے نازل

---

[1] رواہ مسلم (۱۰٤ / ۱۷۹۱)۔

[2] متفق علیه، رواہ البخاري (٤٠٧٣) و مسلم (۱۰٦ / ۱۷۹۳)۔

[3] متفق علیه، رواہ البخاري (٤٩٢٢) و مسلم (۲٥٥ / ۱٦۱)۔

ہوا؟ انہوں نے کہا: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ میں نے کہا: وہ (بعض علما) کہتے ہیں: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ ابوسلمہ نے فرمایا: میں نے جابر سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا، اور میں نے بھی ان سے اسی طرح کہا تھا جس طرح تم نے مجھے کہا ہے، تو جابر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ میں تمہیں وہی کچھ بیان کر رہا ہوں جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے حرا میں ایک ماہ خلوت اختیار کی، جب میں نے اپنی خلوت پوری کر لی، تو میں نیچے اتر آیا، مجھے آواز دی گئی، میں نے اپنے دائیں دیکھا تو مجھے کوئی چیز نظر نہ آئی، میں نے اپنے بائیں دیکھا تو مجھے کچھ نظر نہ آیا، میں نے اپنے پیچھے دیکھا تو میں نے کوئی چیز نہ دیکھی، میں نے اوپر دیکھا تو میں نے کوئی چیز نہ دیکھی، پھر میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گیا تو میں نے کہا: مجھے چادر اوڑھا دو، انہوں نے مجھے چادر اوڑھا دی، اور انہوں نے مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالا، اور پھر مجھ پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (جس کا ترجمہ اس طرح ہے) ''اے چادر اوڑھنے والے! کھڑے ہو جائیں، اور ڈرائیں، اور اپنے رب کی بڑائی بیان کریں، اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھیں اور شرک سے کنارہ کشی اختیار کریں۔'' اور یہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔''

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

نبوت کی علامتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥٨٥٢: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَاَخَذَهُ، فَصَرَعَهُ، فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً، فَقَالَ: هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِيْ طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَأَمَهُ وَاَعَادَهُ فِيْ مَكَانِهِ، وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهِ، يَعْنِيْ ظِئْرَهُ، فَقَالُوْا: اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ، فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ، قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَكُنْتُ اَرٰى اَثَرَ الْمِخْيَطِ فِيْ صَدْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۵۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے، آپ اس وقت بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، انہوں نے آپ کو پکڑ کر لٹایا، آپ کا سینہ چاک کر کے دل سے خون کا ایک لوتھڑا نکال کر فرمایا: یہ آپ کے (جسم میں) شیطان کا حصہ تھا، پھر اس (دل) کو سونے کی ایک طشت میں (رکھ کر) آب زم زم سے دھویا اور پھر اسے جوڑ کر اس کی جگہ پر دوبارہ رکھ دیا، یہ (ماجرہ دیکھ کر) بچے دوڑ کر آپ کی والدہ یعنی آپ کی دایہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ فوراً آپ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ آپ کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے سلائی کا نشان آپ ﷺ کے سینہ مبارک پر دیکھا تھا۔

٥٨٥٣: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ، اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْآنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۸۵۳: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں مکہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت سے قبل مجھے سلام کیا کرتا تھا، اور میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔''

٥٨٥٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً، فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۸۵۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ وہ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں، تو آپ ﷺ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دکھایا، حتیٰ کہ انہوں نے حرا کو ان دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

---

[1] رواه مسلم (٢٦١ / ١٦٢)۔ [2] رواه مسلم (٢/ ٢٢٧٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٦٨) و مسلم (٤٦/ ٢٨٠٢)۔

٥٨٥٥: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ، وَفِرْقَةٌ دُوْنَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِشْهَدُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۵۵: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے، ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور ایک ٹکڑا اس کے نیچے (گرا) تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(میری نبوت کی) گواہی دو۔'' (دوسرا معنی): ''(معجزہ) دیکھ لو۔''

٥٨٥٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ؟ فَقِيْلَ: نَعَمْ، فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی لَئِنْ رَاَيْتُهٗ يَفْعَلُ ذَالِكَ لَاَطَاَنَّ عَلٰی رَقَبَتِهٖ، فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يُصَلِّیْ۔ زَعَمَ لِيَطَاَ عَلٰی رَقَبَتِهٖ۔ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰی عَقِبَيْهِ، وَيَتَّقِیْ بِيَدَيْهِ، فَقِيْلَ لَهٗ مَالَكَ؟ فَقَالَ: اِنَّ بَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا، وَاَجْنِحَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ دَنَا مِنِّیْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۸۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوجہل نے کہا: کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے سامنے اپنا چہرہ خاک آلود (یعنی سجدہ) کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، اس نے کہا: لات وعزی کی قسم! اگر میں نے اسے ایسے کرتے ہوئے دیکھا تو میں اس کی گردن پر اپنا پاؤں رکھوں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نماز شروع کر دی ابوجہل نے اس دوران آپ کی گردن پر پاؤں رکھنے کا ارادہ کیا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھا لیکن وہ فوراً الٹے پاؤں دوڑا اور خود کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بچانے لگا، اس سے پوچھا گیا، تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: میرے اور اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان آگ کی خندق، ہیبت اور (فرشتوں کے) پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ میرے قریب آ جاتا تو فرشتے اسے اچک لیتے اور اس کا جوڑ جوڑ توڑ دیتے۔''

٥٨٥٧: وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ اَتَاهُ الْاٰخَرُ فَشَكَا اِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ، فَقَالَ: ((يَا عَدِیُّ! هَلْ رَاَيْتَ الْحِيْرَةَ؟ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰی، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْاَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَّقْبَلُهٗ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهٗ مِنْهُ، وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ، فَلَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰی! فَيَقُوْلُ: اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَّاُفْضِلْ عَلَيْكَ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰی! فَيَنْظُرُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَلَا يَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ، اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)) قَالَ عَدِیٌّ. فَرَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَاتَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ، وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَی بْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِیُّ اَبُو الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُخْرِجُ مِلْاَ كَفِّهٖ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۵۸۵۷: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا تو اس نے

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٤٨٦٤) و مسلم (٤٥-٤٣/ ٢٨٠٠)۔

[2] رواه مسلم (٣٨/ ٢٧٩٧)۔

[3] رواه البخاري (٣٥٩٥)۔

فاقے کی شکایت کی، پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے رہزنی کی شکایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عدی! کیا تو نے حیرہ دیکھا ہے؟ اگر تیری عمر دراز ہوئی تو تم دیکھو گے عورت حیرہ (کوفے کے پاس ایک بستی) سے ہودج میں سوار ہو کر آئے گی اور وہ کعبہ کا طواف کرے گی، اسے اس دوران اللہ کے سوا کسی کا ڈر خوف نہیں ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم پر کسریٰ کے خزانے کھول دیے جائیں گے، اور اگر تم کچھ اور دنوں تک زندہ رہے تو تم دیکھو گے کہ آدمی ہاتھ میں سونا یا چاندی لے کر ایسے آدمی کی تلاش میں نکلے گا جو اسے قبول کرلے لیکن اسے ایسا کوئی آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کرلے، اور تم میں سے ہر ایک قیامت کے دن اللہ سے ملاقات کرے گا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو کہ اس کی ترجمانی کر سکے، وہ فرمائے گا: کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجے تھے کہ وہ تیری طرف میرا پیغام پہنچائے؟ وہ شخص کہے گا، کیوں نہیں ضرور آئے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا تھا اور میں نے تجھے فضیلت عطا نہیں کی تھی؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں، ضرور عطا کی تھی، وہ اپنے دائیں دیکھے گا تو اسے جہنم نظر آئے گی، پھر وہ اپنے بائیں دیکھے گا تو اسے جہنم نظر آئے گی۔ جہنم سے بچ جاؤ، خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو، چنانچہ جو شخص یہ بھی نہ پائے تو وہ اچھی بات کے ذریعے (آگ سے بچ جائے)۔'' عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ہودج میں سوار عورت کو دیکھا کہ وہ حیرہ سے آئی اور اس نے کعبہ کا طواف کیا، اور اسے اللہ کے سوا کسی اور کا ڈر خوف نہیں تھا، اور جن کے لیے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے گئے میں بھی ان میں موجود تھا، اور اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو تم وہ کچھ ضرور دیکھو گے، جس کی ابو القاسم ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ ''ایک شخص اپنے ہاتھ میں سونا اور چاندی لے کر نکلے گا۔''

٥٨٥٨: وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ، وَلَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً، فَقُلْنَا: اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ، فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ وَقَالَ: ((كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهٗ فِي الْاَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيْهِ، فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ، فَيُوْضَعُ فَوْقَ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ، فَمَا يَصُدُّهٗ ذَالِكَ عَنْ دِيْنِهٖ، وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهٗ ذَالِكَ عَنْ دِيْنِهٖ، وَاللّٰهِ! لَيَتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَ مَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

٥٨٥٨: خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی ﷺ سے (کفار کی ایذا رسانی کی) شکایت کی، آپ اس وقت کعبہ کے سائے میں دھاری دار چادر کا سرہانہ بنائے تشریف فرما تھے، ہمیں مشرکین سے بہت تکلیف پہنچ چکی تھی، ہم نے عرض کیا، کیا آپ اللہ سے دعا نہیں فرماتے؟ آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے ایسے لوگ بھی تھے کہ ان میں سے کسی کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا اور پھر آرا لایا جاتا اور اس کے سر پر رکھ دیا جاتا، اور اس کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے، یہ چیز بھی اسے اس کے دین سے نہیں روکتی تھی۔ لوہے کے کنگھے ان کے گوشت ہڈیوں اور پٹھوں میں دھنسا دیے جاتے اور یہ چیز بھی انہیں ان کے دین سے نہیں روکتی تھی، اللہ کی قسم! یہ دین مکمل ہو گا حتیٰ کہ سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا اور اسے صرف اللہ ہی کا خوف ہو گا، اور اسے اپنی بکریوں کے متعلق بھیڑے کا خوف بھی نہیں ہو گا، لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔''

[1] رواه البخاري (٦٩٤٣)۔

۵۸۵۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رضی اللہ عنہا وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ، ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قَالَ: **((نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْمِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ))** فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ: **((نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))**. كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ. قَالَ: **((اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ))** فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ رضی اللہ عنہا الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ، فَهَلَكَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے، ایک روز آپ ان کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا، پھر بیٹھ کر آپ کے سر مبارک سے جوئیں دیکھنے لگیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر (جب) اٹھے تو آپ ہنس رہے تھے، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت سے کچھ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مجھے دکھائے گئے، وہ اس سمندر میں سوار اس طرح جا رہے ہیں جس طرح بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں یا وہ بادشاہوں کی طرح تختوں پر براجمان تھے۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی انہی میں سے کر دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی، پھر آپ اپنا سر رکھ کر سو گئے، پھر بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مجھے دکھائے گئے۔'' جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار فرمایا تھا۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپ اولین میں سے ہیں۔'' ام حرام رضی اللہ عنہا نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں بحری سفر کیا، جب وہ سمندر سے باہر نکلیں تو وہ اپنی سواری سے گر کر وفات پا گئیں۔

۵۸۶۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ، وَكَانَ يَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ، فَسَمِعَ سُفَهَاءَ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ، فَقَالَ: لَوْ اَنِّيْ رَاَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ: قَالَ: فَلَقِيَهٗ، فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ، فَهَلْ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَاهَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ))**. فَقَالَ: اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ، فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ، وَقَوْلَ السَّحَرَةِ، وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ، فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ، وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ، هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ، قَالَ: فَبَايَعَهٗ. [2] رَوَاهُ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٨٢) ومسلم (١٦٠/ ١٩١٢)۔ [2] رواه مسلم (٤٦/ ٨٦٨) ٥ حديث أبي هريرة تقدم (٥٤١٨) وحديث جابر بن سمرة تقدم (٥٤١٧)۔

مُسْلِمٌ. وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بَلَغْنَا نَاعُوْسَ الْبَحْرِ.

وَذُكِرَ حَدِيْثَا اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنهما: ((يَهْلِكُ كِسْرٰى)) وَالْآخَرُ: ((لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ)) فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ.

۵۸۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ضماد مکہ آیا اور وہ قبیلہ از دشنوءہ سے تھا، اور وہ آسیب وغیرہ کا منتر جانتا تھا اس نے مکے کے نادانوں سے سنا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجنون ہیں، اس نے کہا: اگر میں اس آدمی کو دیکھوں (اور اس کا علاج کروں) تو شاید اللہ میرے ہاتھوں اسے شفا عطا فرما دے، راوی بیان کرتے ہیں، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور اس نے کہا: محمد! میں آسیب وغیرہ کا منتر جانتا ہوں کیا آپ کو علاج کی رغبت ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ((إن الحمد لله...... عبده ورسوله)) ''بے شک ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں، جس کو اللہ ہدایت عطا فرما دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، جس کو وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' اما بعد! اس نے عرض کیا، یہی کلمات مجھے دوبارہ سنائیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ کلمات اسے سنائے، تو اس نے عرض کیا، میں نے کاہنوں ساحروں اور شاعروں کا کلام سنا ہے، لیکن میں نے آپ کے کلمات جیسا کوئی کلام نہیں سنا، یہ تو انتہائی فصیح و بلیغ کلمات ہیں، اپنا دست مبارک لائیں، میں اسلام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بیعت لی۔

مصابیح کے بعض نسخوں میں ((ناعوس البحر)) کے الفاظ ہیں، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث: ((يهلك الكسرٰى)) اور دوسری: ((لتفتحن عصابة)) باب الملاحم میں ذکر کی گئی ہے۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۸۶۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ رضي الله عنه مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ، قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيْءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اِلٰى هِرَقْلَ، قَالَ: وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى، فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ، فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ، فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ؟ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: اَنَا، فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ، ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ: اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ، فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ، قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: وَاَيْمُ اللّٰهِ! لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ

يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُوْ حَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَّلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَّقُوْلَ مَاقَالَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: وَمَنْ يَّتَّبِعُهُ؟ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاءُ هُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاءُ هُمْ، قَالَ: أَيَزِيْدُوْنَ أَمْ يَنْقُصُوْنَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ يَزِيْدُوْنَ، قَالَ: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهِ بَعْدَ أَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهُ، قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا، يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ، قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ، لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا؟ قَالَ: وَاللّٰهِ! مَاأَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ؟ قَالَ: فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ: إِنِّيْ سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُوْحَسَبٍ، وَكَذَالِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ أَحْسَابِ قَوْمِهَا، وسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِيْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ: رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ، وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاءُ هُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ؟ فَقُلْتَ: بَلْ ضُعَفَاءُ هُمْ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهِ بَعْدَ أَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا، وَكَذَالِكَ الْإِيْمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ أَمْ يَنْقُصُوْنَ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ، وَكَذَالِكَ الْإِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ، فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ، وَكَذَالِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ، وَكَذَالِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَاالْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ: رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِمَا يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْنَا: يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ، وَالزَّكٰوةِ، وَالصِّلَةِ، وَالْعَفَافِ، قَالَ: إِنْ يَّكُ مَاتَقُوْلُ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ أَنِّيْ أَعْلَمُ أَنِّيْ أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ. [1]

۵۸۶۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے بلاواسطہ حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا: میں نے اس مدت کے دوران جو کہ میرے اور آپ (ﷺ) کے درمیان (صلح حدیبیہ کا) معاہدہ ہوا تھا، سفر کیا، وہ بیان کرتے ہیں، میں اس وقت شام ہی میں تھا جب نبی ﷺ کا خط ہرقل کو موصول ہوا، اور انہوں نے فرمایا: دحیہ کلبی یہ خط لے کر آئے تھے، انہوں نے اسے امیر بصری کو دیا اور اس نے اسے ہرقل کے حوالے کیا، ہرقل نے کہا: کیا اس شخص کی قوم کا کوئی فرد یہاں موجود ہے جو خود کو اللہ کا رسول خیال کرتا ہے انہوں نے کہا: جی ہاں، مجھے بلایا گیا، میرے ساتھ کچھ قریشی بھی تھے، ہم ہرقل کے پاس پہنچے تو ہمیں اس کے سامنے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧) ومسلم (٧٤/ ١٧٧٣) ☆ وانظرح ٣٩٢٦-٣٩٢٧ لتمام الحديث۔

بٹھا دیا گیا، اس نے پوچھا: یہ شخص جو اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہے، آپ میں سے اس کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار کون ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں، میں نے کہا: میں، انہوں نے مجھے اس کے سامنے بٹھایا اور میرے ساتھوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا، پھر اس نے اپنے ترجمان کو بلایا، اور کہا: ان سے کہہ دو کہ میں اس (ابوسفیان) سے اس شخص کے متعلق، جو چند سوالات کروں گا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم اسے جھٹلا دینا، ابوسفیان بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر جھوٹ بولنے کی بدنامی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ضرور جھوٹ بولتا، پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا: اس سے پوچھو، اس کا حسب ونسب کیسا ہے؟ وہ کہتے ہیں میں نے کہا، وہ ہم میں نہایت عمدہ حسب ونسب والے ہیں، اس نے کہا: کیا ان کے آباواجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، اس نے کہا: کیا اس نے تم سے اس بات سے پہلے جو وہ اب کہتا ہے کوئی ایسی بات کہی جس پر تم نے اسے جھوٹا کہا ہو؟ میں نے کہا: نہیں، اس نے کہا: اس کے پیروکار کون ہیں، بڑے لوگ یا کمزور لوگ؟ وہ کہتے ہیں، میں نے کہا: بلکہ کمزور لوگ، اس نے کہا: کیا وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم؟ وہ کہتے ہیں، میں نے کہا: نہیں، بلکہ وہ زیادہ ہو رہے ہیں، اس نے کہا: کیا اس دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اسے برا خیال کر کے اس سے منحرف ہوا ہے؟ وہ کہتے ہیں، میں نے کہا: نہیں، اس نے پوچھا: کیا تم نے اس سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا: ہاں، اس نے کہا: تمہاری اس سے جنگ کیسی رہی؟ وہ کہتے ہیں، میں نے کہا: جنگ ہم دونوں کے درمیان برابر ہے، کبھی اسے ہماری طرف سے زک پہنچتی ہے اور کبھی ہمیں اس کی طرف سے زک پہنچتی ہے، اس نے کہا: کیا وہ بدعہدی بھی کرتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، البتہ ہم اس وقت اس کے ساتھ صلح کی مدت گزار رہے ہیں، معلوم نہیں وہ اس میں کیا کرے گا۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اس جملے کے علاوہ مجھے اور کہیں کوئی بات داخل کرنے کا موقع نہ ملا، اس نے پوچھا: کیا یہ بات اس سے پہلے بھی کسی نے کی تھی؟ میں نے کہا: نہیں، پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا: اسے کہو، میں نے تجھ سے اس کے حسب ونسب کے متعلق پوچھا تو تم نے کہا: وہ تم میں سب سے زیادہ عمدہ حسب ونسب والا ہے، اور رسول ایسے ہی ہوتے ہیں، انہیں ان کی قوم کے اونچے حسب ونسب میں مبعوث کیا جاتا ہے، میں نے تجھ سے سوال کیا، کیا اس کے آباواجداد میں کوئی بادشاہ تھا؟ تو نے کہا: نہیں، اگر اس کے آبا اجداد میں سے کوئی بادشادہ ہوتا تو میں خیال کرتا کہ وہ اپنے آبا کی بادشاہت کا طلب گار ہے، میں نے تجھ سے اس کے متبعین کے متعلق پوچھا: کیا وہ ضعیف لوگ ہیں یا بڑے لوگ ہیں، تو نے کہا: بلکہ وہ کمزور لوگ ہیں، اور رسولوں کے پیروکار ایسے ہی ہوتے ہیں، میں نے تجھ سے پوچھا: کیا اس نے جو بات کی ہے اس کے کہنے سے پہلے تم اسے جھوٹ سے متہم کرتے تھے، تو نے کہا: نہیں، میں نے پہچان لیا کہ اگر وہ لوگوں پر جھوٹ نہیں بولتا تو پھر وہ اللہ پر کیسے جھوٹ بول سکتا ہے؟ میں نے تجھ سے سوال کیا: کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اسے برا خیال کرتے ہوئے مرتد بھی ہوا ہے؟ تو نے کہا: نہیں، اور ایمان کی یہی حالت ہوتی ہے کہ جب اس کی بشاشت (فرحت ولذت) دلوں میں راسخ ہو جاتی ہے تو پھر وہ نکلتا نہیں، میں نے تجھ سے دریافت کیا: کیا وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم؟ تو نے کہا، وہ زیادہ ہو رہے ہیں، اور ایمان اسی طرح ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ مکمل ہو جاتا ہے، میں نے تجھ سے پوچھا: کیا تم نے اس سے جنگ کی ہے؟ تو نے بتایا کہ تم نے اس سے جنگ کی ہے اور جنگ تمہارے درمیان برابر رہی، رسولوں کا معاملہ اسی طرح ہوتا ہے کہ ان پر دور ابتلا آتا ہے اور انجام بخیر انہی کا ہوتا ہے، میں نے تجھ

سے پوچھا: کیا وہ بدعہدی کرتا ہے؟ تو نے کہا: نہیں، اور رسولوں کی یہی شان ہے؟ وہ بدعہدی نہیں کرتے، میں نے تجھ سے سوال کیا، کیا ایسی بات اس سے پہلے بھی کسی نے کی ہے؟ تو نے کہا: نہیں اگر اس سے پہلے ایسی بات کسی نے کی ہوتی تو میں خیال کرتا کہ یہ آدمی ویسی ہی بات کر رہا ہے جو اس سے پہلے کی گئی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر اس نے پوچھا: وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے؟ ہم نے کہا: وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکوۃ دینے، صلہ رحمی کرنے اور پاک دامنی کا حکم دیتا ہے، اس نے کہا: تم نے جو کچھ کہا ہے اگر تو وہ صحیح ہے تو پھر وہ نبی ہیں، مجھے یہ تو پتہ تھا کہ ان کا ظہور ہونے والا ہے، لیکن میرا یہ خیال نہیں تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے، اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں ان تک پہنچ سکوں گا تو میں ان سے شرف ملاقات حاصل کرنا پسند کرتا، اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو میں ان کے پاؤں دھوتا، اور ان کی بادشاہت میرے ان دونوں قدموں کی جگہ تک پہنچ جائے گی، پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط مبارک منگا کر پڑھا۔

اور یہ مکمل حدیث باب الکتاب الی الکفار میں گزر چکی ہے۔

بَابٌ فِي الْمِعْرَاجِ

معراج کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٨٦٢: عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ: ((بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ - وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ - مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ، فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ)) يَعْنِيْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ ((فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ، ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوٍّ اِيْمَانًا، فَغُسِلَ قَلْبِيْ، ثُمَّ حُشِيَ، ثُمَّ اُعِيْدَ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَانًا وَّحِكْمَةً. ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَآبَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ، اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ: الْبُرَاقُ، يَضَعُ خُطْوَهُ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الدُّنْيَا، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ، فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ، فَقَالَ: هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ، فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ، قَالَ: هٰذَا يَحْيٰى وَهٰذَا عِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ، فَرَدَّا، ثُمَّ قَالَا: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ، قَالَ: هٰذَا يُوْسُفُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ. ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِدْرِيْسُ، فَقَالَ: هٰذَا اِدْرِيْسُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ، قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَاِذَا هَارُوْنُ، قَالَ: هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ السَّادِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ:

وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوْسٰى، قَالَ: هٰذَا مُوْسٰى، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى، قِيْلَ لَهٗ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: أَبْكِيْ لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهٖ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَّدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِيْ، ثُمَّ صَعِدَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ، جِبْرَئِيْلُ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ، قَالَ: هٰذَا أَبُوْكَ إِبْرَاهِيْمُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ رُفِعْتُ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرٍ، وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ، قَالَ: هٰذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى، فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، قُلْتُ: مَا هٰذَانِ يَا جِبْرَئِيْلُ؟ قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ، ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِّنْ عَسَلٍ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ، قَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ! قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا، فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ، وَلٰكِنِّيْ أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ، فَلَمَّا جَاوَزْتُ، نَادٰى مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۶۲: قتادہ رحمۃ اللہ علیہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کے متعلق انہیں بتایا کہ ”میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا، اور بعض روایات میں ہے، میں حجر میں لیٹا ہوا تھا، کہ اچانک ایک آنے والا میرے پاس آیا تو اس نے میرا سینہ چاک کیا، میرے دل کو نکالا، پھر میرے پاس ایمان سے بھرا ہوا سونے کا ایک طشت لایا گیا، میرے دل کو دھویا گیا، پھر اسے بھر دیا گیا، پھر اسے واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”پھر (میرے) پیٹ کو آب زم زم سے دھویا گیا، پھر اسے ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا، پھر خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی سفید رنگ کی براق نامی ایک سواری میرے پاس لائی گئی، وہ اپنی انتہائے نظر تک اپنا قدم رکھتی تھی، مجھے اس پر سوار کیا گیا، جبریل علیہ السلام مجھے ساتھ لے چلے حتیٰ کہ وہ آسمان دنیا پر پہنچے تو انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، ان سے پوچھا گیا، آپ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جبریل، پوچھا

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۳۲۰۷) و مسلم (۲۶۵ / ۱٦٤)۔

گیا، اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: محمد (ﷺ)، پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، کہا گیا: خوش آمدید، اور تشریف لانے والے کتنے ہی اچھے ہیں، دروازہ کھول دیا گیا، جب میں وہاں پہنچا تو میں نے وہاں آدم علیہ السلام کو دیکھا، جبریل علیہ السلام نے بتایا: یہ آپ کے والد آدم علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر انہوں نے فرمایا: صالح بیٹے! اور صالح نبی خوش آمدید، پھر جبریل علیہ السلام مجھے اوپر لے گئے حتیٰ کہ وہ دوسرے آسمان پر پہنچ گئے، انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، پوچھا گیا: کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: جبریل (علیہ السلام)، پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: محمد! پوچھا گیا، کیا ان کی طرف کسی کو بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، کہا گیا: خوش آمدید! آنے والے کتنے ہی اچھے ہیں، دروازہ کھول دیا گیا، جب میں وہاں پہنچا تو یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام سے ملاقات ہوگئی، اور وہ دونوں خالہ زاد تھے۔ فرمایا: یہ یحییٰ علیہ السلام ہیں اور یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں، ان دونوں کو سلام کریں، میں نے سلام کیا، تو ان دونوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بھائی! خوش آمدید، نبی صالح خوش آمدید، پھر مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا، انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، پوچھا گیا، کون ہے؟ فرمایا: جبریل، کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا: محمد (ﷺ) پوچھا گیا، کیا ان کی طرف کسی کو بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، کہا گیا: خوش آمدید، آنے والے کیا ہی اچھے ہیں، دروازہ کھول دیا گیا، جب میں ادھر پہنچا تو وہاں یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بتایا، یہ یوسف علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بھائی اور صالح نبی خوش آمدید، پھر مجھے اوپر لے جایا گیا حتیٰ کہ چوتھے آسمان پر پہنچے، پھر دروازہ کھولنے کے لیے درخواست کی، پوچھا کون ہے؟ کہا: جبریل، پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد ﷺ، پوچھا گیا: کیا ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں! کہا گیا: خوش آمدید، آنے والے کتنے ہی اچھے ہیں، جب میں وہاں پہنچا تو ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، تو انہوں نے کہا، یہ ادریس علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا: صالح بھائی، صالح نبی خوش آمدید، پھر مجھے اوپر لے جایا گیا حتیٰ کہ وہ پانچویں آسمان پر پہنچے اور انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے درخواست کی تو ان سے پوچھا گیا، آپ کون ہیں؟ کہا: جبریل، پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد ﷺ، پوچھا گیا، کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، پھر کہا گیا: خوش آمدید، آنے والے کتنے ہی اچھے ہیں، جب میں وہاں پہنچا تو وہاں ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی فرمایا: یہ ہارون علیہ السلام ہیں انہیں سلام کریں، پس میں نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بھائی، اور نبی صالح خوش آمدید، پھر وہ مجھے اور اوپر لے گئے، حتیٰ کہ ہم چھٹے آسمان پر پہنچے تو انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، انہوں نے پوچھا: کون ہیں؟ فرمایا: جبریل، پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا: محمد ﷺ، پوچھا گیا، کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، کہا گیا، خوش آمدید، آنے والے کتنے ہی اچھے ہیں، دروازہ کھول دیا گیا، جب میں وہاں پہنچا تو وہاں موسیٰ علیہ السلام تشریف فرما تھے، جبریل علیہ السلام نے فرمایا: یہ موسیٰ ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بھائی اور صالح نبی خوش آمدید جب میں ان سے آگے بڑھنے لگا تو وہ رونے لگے، ان سے پوچھا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں اس لیے روتا ہوں کہ ایک نوجوان میرے بعد مبعوث کیا گیا، اور اس کی امت کے جنت میں جانے والے افراد، میری امت کے جنت میں جانے والے افراد سے زیادہ ہوں گے، پھر مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا، جبریل علیہ السلام نے

دروازہ کھولنے کی درخواست کی، تو پوچھا گیا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: جبریل، پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد ﷺ، پوچھا گیا، کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، کہا گیا: خوش آمدید، کتنے ہی اچھے ہیں آنے والے؟ جب میں وہاں پہنچا تو وہاں ابراہیم علیہ السلام تشریف فرما تھے، جبریل نے فرمایا، یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کریں، چنانچہ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بیٹے اور صالح نبی خوش آمدید، پھر مجھے سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا، اس کے میوے (بیر) حجر کے مٹکوں کی طرح تھے، اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے، انہوں نے بتایا، یہ سدرۃ المنتہی ہے، وہاں چار نہریں تھیں: دو باطنی تھیں اور دو ظاہری تھیں میں نے کہا: جبریل! یہ دو چیزیں کیا ہیں، انہوں نے فرمایا: دو باطنی نہریں، یہ دو نہریں جنت میں بہتی ہیں، اور دو ظاہری نہریں، اور یہ نیل و فرات ہیں، پھر مجھے بیت المعمور کی طرف لے جایا گیا، پھر میرے پاس شراب، دودھ اور شہد کا برتن لایا گیا، تو میں نے دودھ والا برتن اٹھا لیا، انہوں نے فرمایا: یہ وہ فطرت ہے جس پر آپ اور آپ کی امت ہے، پھر مجھ پر دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں، میں واپس آیا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پوچھا: آپ ﷺ کو کیا حکم ملا ہے؟ میں نے کہا: مجھے ہر روز پچاس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی امت ہر روز پچاس نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھے گی، اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں، اور بنی اسرائیل کا مجھے سخت تجربہ ہو چکا ہے، آپ اپنے رب کے پاس دوبارہ جائیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کریں، میں دوبارہ گیا تو مجھ سے دس کم کر دی گئیں، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، انہوں نے پھر وہی بات کی، میں پھر حاضر خدمت ہوا، اللہ تعالیٰ نے پھر دس نمازوں کی تخفیف فرما دی، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو انہوں نے پھر وہی بات کہی، میں پھر حاضر خدمت ہوا، اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں کم کر دیں، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو انہوں نے پھر وہی بات دہرائی، میں پھر اللہ کے پاس گیا تو مجھ سے دس کم کر دی گئیں، اور مجھے ہر روز دس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر ویسے ہی فرمایا، میں پھر (رب کے حضور) گیا تو مجھے ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا: آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی امت ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھے گی، کیونکہ میں آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کا مجھے سخت تجربہ ہو چکا ہے، آپ اپنے رب کے پاس پھر جائیں اور اپنی امت کے لیے اس سے تخفیف کی درخواست کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے (تخفیفِ نماز کے لیے اتنی مرتبہ) سوال کیا ہے لہٰذا اب مجھے حیا آتی ہے، اب میں راضی ہوں اور تسلیم کرتا ہوں، فرمایا: جب میں وہاں سے چلا تو آواز دینے والے نے آواز دی، میں نے (پانچ نمازوں کا) اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف فرما دی۔“

۵۸۶۳: وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ، وَهُوَ دَآبَّةٌ اَبْيَضُ طَوِيْلٌ، فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ، يَقَعُ حَافِرُهٗ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهٖ، فَرَكِبْتُهٗ حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ، فَرَبَطْتُهٗ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ تَرْبِطُ بِهَا الْاَنْبِيَاءُ)). قَالَ: ((ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَّاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ: اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا اِلَى

السَّمَآءِ)). وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ: ((فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ)). وَقَالَ فِي السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ: ((فَإِذَا أَنَا بِيُوْسُفَ، إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ، فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ)). وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوْسٰى وَقَالَ فِي السَّمَآءِ السَّابِعَةِ: ((فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيْمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ، لَا يَعُوْدُوْنَ إِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَّنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا، وَأَوْحٰى إِلَيَّ مَا أَوْحٰى، فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَنَزَلْتُ إِلٰى مُوْسٰى، فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، قَالَ: ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذَالِكَ، فَإِنِّيْ بَلَوْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَخَبَّرْتُهُمْ)). قَالَ: ((فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّيْ، فَقُلْتُ: يَارَبِّ! خَفِّفْ عَلٰى أُمَّتِيْ، فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى، فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذَالِكَ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ)). قَالَ: ((فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّيْ وَبَيْنَ مُوْسٰى، حَتّٰى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ، فَذَالِكَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً، مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً)). قَالَ: ((فَنَزَلْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعْتُ إِلٰى رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۶۳: ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس براق لائی گئی، وہ سفید لمبا چوپایہ تھا، جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا، وہ اپنا قدم وہاں رکھتا تھا جہاں تک اس کی نظر جاتی تھی، میں اس پر سوار ہوا، اور بیت المقدس پہنچا وہاں میں نے اسے اس حلقے (کنڈے) کے ساتھ باندھ دیا جس کے ساتھ انبیا علیہم السلام اپنی سواریاں باندھا کرتے تھے۔'' فرمایا: ''پھر میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں دو رکعتیں پڑھیں، پھر وہاں سے نکلا تو جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک برتن شراب اور ایک برتن دودھ کا لائے تو میں نے دودھ کا برتن منتخب کیا، اس پر جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: آپ نے فطرت کا انتخاب فرمایا ہے، پھر ہمیں آسمان کی طرف لے جایا گیا۔'' اس کے بعد راوی نے حدیث سابق کے ہم معنی روایت بیان کی، فرمایا: ''میں آدم علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا، اور میرے لیے خیر و برکت کی دعا فرمائی۔'' اور فرمایا: ''تیسرے آسمان پر یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ان کی شان یہ ہے کہ انہیں نصف حسن عطا کیا گیا ہے، انہوں نے بھی مجھے خوش آمدید کہا، اور دعائے خیر فرمائی۔'' اس روایت میں راوی نے موسیٰ علیہ السلام کے رونے کا ذکر نہیں کیا، اور فرمایا: ''ساتویں آسمان پر ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، آپ بیت المعمور سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، وہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر دوبارہ ان کی باری نہیں آتی، پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ لے جایا گیا، اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے، جبکہ اس کا پھل مٹکوں کی طرح تھا، جب اس کو اللہ کے حکم سے جس چیز نے ڈھانپنا تھا ڈھانپ لیا، تو اس کی حالت بدل گئی، اللہ کی مخلوق میں سے اس کے حسن کی کوئی تعریف بیان نہیں کر سکتا،

[1] رواہ مسلم (۲۵۹/ ۱۶۲)۔

چنانچہ اس نے میری طرف جو وحی کرنی تھی، وہ کر دی، اور دن رات میں مجھ پر پچاس نمازیں فرض کر دی گئیں، میں (یہ حکم لے کر) موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: ہر روز پچاس نمازیں، انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس دوبارہ جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی، کیونکہ میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں اور ان کا تجربہ کر چکا ہوں۔'' فرمایا: ''میں اپنے رب کے پاس گیا، تو عرض کیا، رب جی! میری امت پر تخفیف فرمائیں، مجھ سے پانچ نمازیں کم کر دی گئیں، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو انہیں بتایا کہ مجھ سے پانچ نمازیں کم کر دی گئی ہیں انہوں نے فرمایا: آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی، آپ اپنے رب کے پاس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اپنے رب اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محمد! ہر روز یہ پانچ نمازیں ہیں، اور ہر نماز کے لیے دس گنا اجر ہے، اس طرح یہ پچاس نمازیں ہوئیں، جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور وہ اسے نہ کر سکے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، اور اگر وہ اس نیکی کو کر لے تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے لیکن وہ اس برائی کا ارتکاب نہیں کرتا تو اس کے لیے کچھ بھی نہیں لکھا جاتا، اور اگر وہ اس کا ارتکاب کر لیتا ہے تو اس کے لیے ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نیچے آیا حتیٰ کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر انہیں بتایا تو انہوں نے پھر بھی یہی فرمایا: اپنے رب کے پاس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے کہا: میں اتنی بار اپنے رب کے پاس گیا ہوں لہٰذا اب مجھے (اس تخفیف کی درخواست کرتے ہوئے) حیا آتی ہے۔''

٥٨٦٤: وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَبُوْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: **((فُرِجَ عَنِّيْ سَقْفُ بَيْتِيْ، وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ، فَفَرَجَ صَدْرِيْ، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّإِيْمَانًا، فَأَفْرَغَهُ فِيْ صَدْرِيْ، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ، فَعَرَجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ جِبْرَئِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: اِفْتَحْ. قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَعِيَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم. فَقَالَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا فُتِحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، إِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ، عَلٰى يَمِيْنِهِ أَسْوِدَةٌ، وَعَلٰى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: لِجِبْرَئِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا آدَمُ، وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيْهِ، فَأَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَّمِيْنِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى، حَتّٰى عَرَجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: اِفْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ)).** قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ آدَمَ، وَإِدْرِيْسَ، وَمُوْسٰى، وَعِيْسٰى، وَإِبْرَاهِيْمَ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ رضی اللہ عنہ كَانَا يَقُوْلَانِ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: **((ثُمَّ عُرِجَ بِيْ، حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ)).** وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسٌ رضی اللہ عنہ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: **((فَفَرَضَ اللّٰهُ**

عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذَالِكَ، حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً. قَالَ: فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ، فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ؛ فَرَاجَعَنِيْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى، فَقُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَاتُطِيْقُ ذَالِكَ، فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ. فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَاتُطِيْقُ ذَالِكَ، فَرَاجَعْتُهُ، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّيْ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتّٰى انْتَهٰى بِيْ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَغَشِيَهَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِيْ مَاهِيَ؟ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ، وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۶۴: ابن شہاب، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: ابوذر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں مکہ میں تھا کہ میرے گھر کی چھت کھول دی گئی تو جبریل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، پھر اسے آب زم زم کے ساتھ دھویا، پھر وہ حکمت و ایمان سے بھری ہوئی سونے کی طشت لائے، اسے میری سینے میں ڈال دیا، پھر اسے جوڑ دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان کی طرف لے گئے، جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبریل نے آسمان کے محافظ سے کہا، دروازہ کھولو، اس نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا، جبریل، اس نے پوچھا: آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا ان کی طرف بلانے کے لیے بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، جب دروازہ کھول دیا گیا تو ہم آسمان دنیا پر چلے گئے، وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا کچھ لوگ اس کے دائیں طرف تھے اور کچھ اس کے بائیں طرف، جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب اپنی بائیں جانب دیکھتے تو رونا شروع کر دیتے، انہوں نے کہا: خوش آمدید نبی صالح اور بیٹے صالح، میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ آدم علیہ السلام ہیں، اور ان کے دائیں اور بائیں جانب جو گروہ ہیں، یہ ان کی اولاد کی روحیں ہیں، ان کے دائیں طرف والا گروہ اہل جنت کا ہے، اور ان کے بائیں طرف والا گروہ جہنمیوں کا ہے، جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتے ہیں تو مسکراتے ہیں، اور جب اپنی بائیں جانب دیکھتے ہیں تو رو دیتے ہیں، پھر مجھے دوسرے آسمان تک لے جایا گیا، جبریل علیہ السلام نے اس کے محافظ سے کہا: دروازہ کھولو، اس کے محافظ نے بھی انہیں ویسے ہی کہا جیسے پہلے آسمان والے محافظ نے کہا تھا۔'' انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ انہوں نے آسمانوں میں آدم، ادریس، موسیٰ عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات کی، اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے یہ بیان نہیں کیا کہ ان کی منازل کیسی ہیں، البتہ انہوں نے یہ ذکر کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدم علیہ السلام کو آسمان دنیا پر اور ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر پایا، ابن شہاب نے بیان کیا، ابن حزم نے مجھے خبر دی کہ ابن عباس اور ابوحبہ انصاری رضی اللہ عنہم دونوں بیان کیا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر مجھے اوپر لے جایا گیا حتیٰ کہ میں اس قدر بلند جگہ پر پہنچ گیا کہ میں قلموں کے لکھنے کی آواز سنتا تھا۔'' ابن حزم اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں یہ (حکم) لے کر واپس ہوا، اور میرا گزر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا تو انہوں نے فرمایا: اللہ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: پچاس نمازیں، انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت طاقت نہیں رکھے

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٤٩) و مسلم (٢٦٣/ ١٦٣)۔

گی، انہوں نے مجھے واپس لوٹا دیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان (نمازوں) کا کچھ حصہ کم کر دیا، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو میں نے بتایا کہ اس نے ان میں سے کچھ کم کر دی ہیں، انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھ سکے گی، میں واپس گیا اور اپنی بات دہرائی تو اس نے ان میں سے کچھ اور کم کر دیں، میں پھر ان کے پاس واپس آیا، تو انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی، میں نے پھر اس سے درخواست کی تو اس نے فرمایا: وہ (ادائیگی میں) پانچ ہیں اور (ثواب میں) وہ پچاس ہیں میرے ہاں بات تبدیل نہیں کی جاتی، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس پھر جائیں، میں نے کہا: مجھے اپنے رب کے (پاس بار بار جانے) سے شرم آتی ہے، پھر مجھے سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا، کئی رنگوں نے اسے ڈھانپ رکھا تھا، میں نہیں جانتا وہ کیا ہیں؟ پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا، وہاں موتیوں کے گنبد تھے اور اس کی مٹی کستوری کی تھی۔''

۵۸۶۵: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اُنْتُهِیَ بِهٖ اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی، وَهِیَ فِی السَّمَآءِ السَّادِسَةِ، اِلَيْهَا يَنْتَهِیْ مَا يُعْرَجُ بِهٖ مِنَ الْاَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا، وَاِلَيْهَا يَنْتَهِیْ مَا يُهْبَطُ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا، قَالَ: ﴿اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى﴾ قَالَ: فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ، قَالَ: فَاُعْطِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثًا: اُعْطِیَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَاُعْطِیَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لِمَنْ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ مِنْ اُمَّتِهٖ شَيْئًا اَلْمُقْحِمَاتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۶۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو انہیں سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا، وہ چھٹے آسمان پر ہے، زمین سے اوپر جانے والی ہر چیز کی حد یہاں تک ہے، اسی مقام سے احکامات لئے جاتے ہیں اور اوپر سے جو حکم آتا ہے وہ یہیں آ کر رکتا ہے، اور پھر یہاں سے احکام لیے جاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس چیز نے سدرہ کو ڈھانپنا تھا اس نے اسے ڈھانپ رکھا تھا۔'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ سونے کے پروانے اور پتنگے تھے۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں، آپ کو پانچ نمازیں عطا کی گئی، سورہ بقرہ کی آخری آیات اور آپ کی امت میں سے جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے جیسے کبیرہ گناہ نہیں کرے گا اس کو بخش دیا جائے گا۔

۵۸۶۶: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْاَلُنِیْ عَنْ مَّسْرَایَ، فَسَاَلَتْنِیْ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كَرْبًا مَّا كُرِبْتُ مِثْلَهٗ، فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ، مَا يَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ، وَقَدْ رَاَيْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ، فَاِذَا مُوْسٰی قَائِمٌ يُصَلِّیْ. فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ، وَاِذَا عِيْسٰی قَائِمٌ يُّصَلِّیْ، اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِیُّ، وَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَائِمٌ يُّصَلِّیْ، اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ۔ يَعْنِیْ نَفْسَهٗ۔ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ، قَالَ لِیْ قَائِلٌ: يَامُحَمَّدُ! هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَبَدَاَنِیْ بِالسَّلَامِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

[1] رواہ مسلم (۲۷۹/ ۱۷۳)۔

[2] رواہ مسلم (۲۷۸/ ۱۷۲)۔

۵۸۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنے آپ کو حجر (حطیم) میں (کھڑے ہوئے) دیکھا، جبکہ قریش مجھ سے میرے سفر معراج کے متعلق سوال کر رہے تھے، انہوں نے بیت المقدس کی کچھ چیزوں کے متعلق مجھ سے سوالات کیے لیکن مجھے وہ یاد نہیں تھیں، میں اس قدر غمگین ہوا کہ اس طرح کا غم مجھے کبھی نہیں ہوا تھا، چنانچہ اللہ نے اسے میری نظروں کے سامنے بلند کر دیا میں اسے دیکھ رہا تھا، اس لئے وہ مجھ سے جس بھی چیز کے متعلق سوال کرتے تو میں انہیں بتا دیتا تھا، میں نے اپنے آپ کو انبیا علیہم السلام کی جماعت میں دیکھا، میں نے اچانک موسیٰ علیہ السلام کو حالت قیام میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، ان کا قد میانہ ہے اور بال گھنگریالے ہیں، گویا وہ شنوءہ قبیلے کے آدمی ہیں، پھر میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کی ان سے بہت زیادہ مشابہت ہے، اور ابراہیم علیہ السلام بھی کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں، میں ان سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں، نماز کا وقت ہوا تو میں نے ان کی امامت کرائی، چنانچہ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو کسی کہنے والے نے مجھے کہا: محمد! یہ جہنم کا داروغہ مالک ہے، آپ اسے سلام کریں، میں نے اس کی طرف توجہ کی تو اس نے مجھے سلام کرنے میں پہل کی۔''

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۸۶۷: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۶۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب قریش نے (واقعہ معراج کے متعلق) مجھے جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا، اللہ نے میرے لیے بیت المقدس کو روشن کر دیا، چنانچہ میں نے اسے دیکھ کر اس کی علامات بیان کرنی شروع کر دیں۔''

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٨٦) و مسلم (٢٧٦/ ١٧٠)۔

بَابٌ فِي الْمُعْجِزَاتِ

معجزوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٨٦٨: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ قَالَ: نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رُؤُوْسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمِهٖ اَبْصَرَنَا، فَقَالَ: ((يَا اَبَا بَكْرٍ! مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۶۸: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم غار میں تھے، میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ مشرکین کے پاؤں نظر آ رہے تھے گویا وہ ہمارے سروں پر ہوں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کوئی اپنے پاؤں کی طرف نظر کر لے تو وہ ہمیں دیکھ لے گا، آپ ﷺ نے فرمایا! ''ابوبکر! ایسے دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے، جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔''

٥٨٦٩: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ: لِاَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَا اَبَا بَكْرٍ! حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ، حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ، فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ، لَهَا ظِلٌّ لَمْ يَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ، فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا، وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَكَانًا بِيَدَيَّ يَنَامُ عَلَيْهِ، وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً، وَقُلْتُ: نَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاَنَا اَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ، فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ، وَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ. قُلْتُ: اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَفَتَحْلِبُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَاَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ، وَمَعِيَ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَرْتَوِيْ فِيْهَا، يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ، فَوَافَقْتُهٗ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ، فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ، فَقُلْتُ: اِشْرَبْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ، ثُمَّ قَالَ: ((اَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ؟)) قُلْتُ: بَلٰى! قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ، وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ، فَقُلْتُ: اُتِيْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰى بَطْنِهَا فِيْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ: اِنِّيْ اَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ، فَادْعُوَا لِيْ، فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَنَجَا، فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ: كُفِيْتُمْ، مَا هٰهُنَا، فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٥٣) و مسلم (١/ ٢٣٨١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦١٥) ومسلم (٧٥/ ٢٠٠٩)۔

۵۸۶۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ اپنے والد (عازب رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: ابو بکر! جب آپ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ہجرت کے لیے) روانہ ہوئے تو آپ کا یہ سفر کیسے گزرا؟ انہوں نے فرمایا: ہم رات بھر اور اگلے روز دو پہر تک چلتے رہے، راستہ خالی تھا وہاں سے کوئی بھی نہیں گزر رہا تھا، ہمیں ایک طویل چٹان نظر آئی جس کا سایہ تھا، ابھی وہاں دھوپ نہیں آئی تھی، ہم نے وہاں قیام کیا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کے لیے اپنے ہاتھوں سے جگہ برابر کی اس پر ایک پوستین بچھائی، اور پھر میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ سو جائیں، اور میں اردگرد کے حالات کا جائزہ لیتا ہوں، آپ سو گئے اور میں جائزہ لینے کے لیے باہر نکل آیا، میں نے ایک چرواہا آتے ہوئے دیکھا اور اسے کہا: کیا تیری بکریاں دودھ دیتی ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، میں نے کہا: کیا تم (میرے لیے) دودھ نکالو گے؟ اس نے کہا: ہاں، اس نے ایک بکری پکڑی اور لکڑی کے ایک پیالے میں دودھ دوہا، اور میرے پاس ایک برتن تھا جسے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ساتھ رکھا تھا، آپ اس سے سیراب ہوتے اور اسی سے پانی پیتے اور وضو کیا کرتے تھے، میں دودھ لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو جگانا مناسب نہ سمجھا، میں نے انتظار کیا حتیٰ کہ آپ بیدار ہوئے، میں نے دودھ پر پانی ڈالا حتیٰ کہ اس کا نچلا حصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! نوش فرمائیں، آپ نے دودھ نوش فرمایا تو مجھے فرصت میسر آئی پھر آپ نے فرمایا: ''کیا کوچ کرنے کا وقت نہیں ہوا؟'' میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، ہو گیا ہے، فرمایا ہم نے زوال آفتاب کے بعد کوچ کیا، اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! پیچھا کرنے والا ہمیں آلینا چاہتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بددعا فرمائی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گیا، اس نے کہا: میں نے تمہیں دیکھا کہ تم نے میرے لیے بددعا کی ہے، تم میرے لیے دعا کرو اور میں تمہیں اللہ کی ضمانت دیتا ہوں کہ میں تمہاری تلاش میں نکلنے والوں کو تمہارے پیچھے نہیں آنے دوں گا، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرمائی تو وہ نجات پا گیا، پھر وہ جسے بھی ملتا اس سے یہی کہتا: اس طرف تمہیں جانے کی ضرورت نہیں، میں ادھر سے ہو آیا ہوں، اس طرح وہ ہر ملنے والے کو واپس کر دیتا۔

۵۸۷۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ، فَاَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ: فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ، وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهِ؟ قَالَ: **((اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرَئِيْلُ اٰنِفًا، اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ، وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ، وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ))**. قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ، وَاِنَّهُمْ اِنْ يَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ. فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ: **((اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْكُمْ؟))** قَالُوْا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا، فَقَالَ: **((اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ؟))** قَالُوْا: اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذَالِكَ، فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالُوْا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، فَانْتَقَصُوْهُ، قَالَ: هٰذَا

الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۵۸۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے متعلق سنا تو وہ اس وقت پھل توڑ رہے تھے، وہ فوراً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا، میں آپ سے تین سوال کرتا ہوں جنہیں صرف نبی ہی جانتا ہے، (بتائیں) علامات قیامت میں سے سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہوگا؟ بچہ کب اپنے والد کے مشابہ ہوتا ہے اور کب اپنی والدہ کے مشابہ ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل نے ابھی ابھی ان کے متعلق مجھے بتایا ہے، جہاں تک علامات قیامت کا تعلق ہے تو پہلی علامت ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کر دے گی، رہا جنتیوں کا پہلا کھانا تو وہ مچھلی کے جگر کا ایک کنارہ ہوگا، اور جب آدمی کا پانی عورت کے پانی (منی) پر غالب آ جاتا ہے تو بچہ والد کے مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی غالب آ جاتا ہے تو بچہ عورت کے مشابہ ہو جاتا ہے۔'' (یہ جواب سن کر) انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں، (پھر فرمایا) اللہ کے رسول! یہودی بڑے بہتان باز ہیں، اگر انہیں، اس سے پہلے کہ آپ ان سے میرے متعلق پوچھیں، میرے اسلام قبول کرنے کا پتہ چل گیا تو وہ مجھ پر بہتان لگائیں گے، چنانچہ اتنے میں یہودی آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبداللہ کا تمہارے ہاں کیا مقام ہے؟ انہوں نے بتایا کہ وہ ہم میں سب سے بہتر، ہم میں سب سے بہتر کے بیٹے، ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر عبداللہ بن سلام اسلام قبول کر لیں (تو پھر)؟ انہوں نے کہا، اللہ انہیں اس سے پناہ میں رکھے، عبداللہ رضی اللہ عنہ اسی دوران باہر تشریف لے آئے اور انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، پھر یہ (یہودی ان کے بارے میں) کہنے لگے: وہ ہم میں سب سے برا ہے اور ہم میں سے سب سے برے کا بیٹا ہے، اور وہ ان کی تنقیص و توہین کرنے لگے، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہی وہ چیز تھی جس کا مجھے اندیشہ تھا۔

۵۸۷۱: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ، وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا، وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَّضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم النَّاسَ، فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ)) وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا، قَالَ: فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۵۸۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سفیان کی آمد کا ہمیں پتہ چلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں سمندر میں کود جانے کا حکم فرمائیں گے تو ہم اس میں کود جائیں گے، اور اگر آپ برک غماد تک جانے کا حکم فرمائیں گے تو ہم وہاں تک بھی پہنچیں گے، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا، پھر کوچ کیا حتیٰ کہ بدر کے مقام پر پڑاؤ ڈالا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ رواه البخاري (٤٤٨٠)۔

❷ رواه مسلم (٨٣/ ١٧٧٩)۔

''یہاں فلاں قتل ہوگا۔'' اور آپ اپنے دست مبارک سے زمین پر نشان لگاتے جا رہے تھے، یہاں اور یہاں، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے نشان کی جگہ سے کوئی بھی آگے پیچھے قتل نہیں ہوا تھا۔

٥٨٧٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ: ((اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ)) فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ بِيَدِهٖ فَقَالَ: حَسْبُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۵۸۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ بدر کے موقع پر اپنے خیمے میں یوں دعا فرمائی: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے عہد وامان اور تیرے وعدے کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! کیا تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے؟'' اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دست مبارک پکڑ لیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! بس کیجیے! آپ نے رب سے کس قدر اصرار سے دعا کی ہے، پھر آپ باہر تشریف لائے اس وقت آپ خوب تیز چل رہے تھے اور آپ نے زرہ پہن رکھی تھی، اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''عنقریب یہ گروہ شکست کھا جائے گا، اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔''

٥٨٧٣: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: ((هٰذَا جِبْرَئِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ، عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۵۸۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بدر کے روز نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ جبریل علیہ السلام آلاتِ حرب سجائے اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔''

٥٨٧٤: وَعَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهٗ، اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ، وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ: اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ، اِذْ نَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا، فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ، فَاخْضَرَّ ذَالِكَ اَجْمَعُ، فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ، فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((صَدَقْتَ، ذَالِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ)). فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۵۸۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اس روز ایک مسلمان، ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا، اس کے آگے اس (مسلمان) نے اس (مشرک) کے اوپر ایک کوڑے کی آواز سنی، اور گھڑ سوار کو یہ کہتے ہوئے سنا: حیزوم (گھوڑے کا نام ہے) آگے بڑھ، اچانک اس (مسلمان) نے مشرک کو اپنے سامنے چت گرا ہوا پایا اور اس نے اسے دیکھا کہ کوڑا پڑنے سے اس کی ناک اور اس کا چہرہ پھٹ چکا تھا اور جہاں کوڑا پڑا تھا وہ جگہ کالی ہو گئی تھی، وہ انصاری آیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم نے سچ کہا، یہ تیسرے آسمان سے مدد آئی تھی۔'' اس دن انہوں نے ستر (کافروں) کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنایا۔

٥٨٧٥: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَنْ شِمَالِهٖ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَيْنِ،

---

❶ رواه البخاري (٤٨٧٥)۔

❷ رواه البخاري (٣٩٩٥)۔

❸ رواه مسلم (٥٨/ ١٧٦٣)۔

عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ، يُقَاتِلَانِ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَارَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، يَعْنِي جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ. [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۸۷۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں دو آدمی دیکھے ان پر سفید کپڑے تھے اور وہ بڑی شدت کے ساتھ لڑ رہے تھے، میں نے ان دونوں کو اس سے پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں، یعنی وہ جبریل اور میکائیل علیہما السلام تھے۔

۵۸۷٦: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ رضي الله عنه بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بنُ عَتِيْكٍ رضي الله عنه فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ، حَتَّى اَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ اَنِّيْ قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ حَتَّى انْتَهَيْتُ اِلَى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِي فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِيْ فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ اِلَى اَصْحَابِي فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: ((**اُبْسُطْ رِجْلَكَ**)) فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۸۷٦: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو ابورافع (یہودی) کی طرف بھیجا، عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہو گئے اور اسے قتل کر دیا، عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے تلوار اس کے پیٹ میں اتار دی حتیٰ کہ وہ اس کی پشت تک پہنچ گئی، جب مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے، تو میں دروازے کھولنے لگا حتیٰ کہ میں آخری زینے تک پہنچ گیا، میں نے اپنا پاؤں رکھا اور میں گر گیا، چاندنی رات تھی، میری پنڈلی ٹوٹ گئی، میں نے عمامے کے ساتھ اس پر پٹی باندھی، اور میں اپنے ساتھیوں کے پاس چلا آیا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پورا واقعہ بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنا پاؤں پھیلاؤ۔'' میں نے اپنا پاؤں پھیلایا تو آپ نے اس پر اپنا دست مبارک پھیرا تو وہ ایسے ہو گیا جیسے کبھی اس میں تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

۵۸۷۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَاؤُوْا النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالُوْا: هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ: ((**اَنَا نَازِلٌ**)). ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ فَانْكَفَأْتُ اِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَاِنِّي رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم خَمَصًا شَدِيْدًا فَاَخْرَجَتْ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ وَّلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَّعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((**يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ! اِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ**)). فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((**لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتَّى اَجِيْءَ**)). وَجَاءَ فَاَخْرَجْتُ لَهُ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: ((**اُدْعِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ، وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ، وَلَا تُنْزِلُوْهَا**)). وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ! لَاَكَلُوْا حَتَّى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٠٤٥) و مسلم (٤٦/ ٢٣٠٦)۔

[2] رواه البخاري (٣٠٢٢)۔

وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم غزوۂ خندق کے موقع پر خندق کھود رہے تھے تو ایک بہت سخت چٹان نکل آئی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: خندق میں یہ ایک چٹان نکل آئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(اچھا) میں اترتا ہوں۔'' پھر آپ کھڑے ہوئے، اس وقت آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا، تین دن گزر چکے تھے اور ہم نے کوئی چیز چکھ کر بھی نہیں دیکھی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال پکڑ کر ماری تو وہ (چٹان) ایسی ریت کی مانند ہوگئی جو آسانی سے گرتی ہے، میں اپنی اہلیہ کے پاس آیا تو پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟ کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک کے عالم میں دیکھا ہے، اس نے ایک تھیلی نکالی اس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا، میں نے اسے ذبح کیا، جو پیسے حتیٰ کہ ہم نے گوشت کو ہنڈیا میں رکھا، پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سرگوشی کے انداز میں عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم نے اپنا بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا گوندھا ہے، لہٰذا آپ تشریف لائیں اور کچھ ساتھیوں کو بھی ساتھ لے چلیں، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زور سے آواز دی: ''خندق والو! جابر نے ضیافت کا اہتمام کیا ہے، آؤ جلدی کرو۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میرے آنے تک اپنی ہنڈیا چولہے سے اتارنا نہ روٹی پکانا شروع کرنا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کے سامنے آٹا نکالا، آپ نے اس میں لعاب ملایا اور برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: ''روٹی پکانے والی کو بلاؤ وہ تمہارے ساتھ روٹی پکائے اور ہنڈیا سے سالن نکالتے رہو، لیکن اسے چولہے سے نیچے نہ اتارو۔'' وہ ایک ہزار کی تعداد میں تھے، میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ ان سب نے کھالیا حتیٰ کہ وہ بچ گیا، اور وہ واپس چلے گئے جبکہ ہماری ہنڈیا پہلے کی طرح بھری ہوئی تھی اور آٹے کی روٹیاں پہلے کی طرح پکائی جا رہی تھیں۔

۵۸۷۸: وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ وَيَقُوْلُ: ((بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۸۷۸: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خندق کھودتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا، آپ اس وقت ان کے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''سمیہ کے بیٹے! تجھے تکالیف کا سامنا ہوگا اور تجھے باغی گروہ شہید کرے گا۔''

۵۸۷۹: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم حِيْنَ اَجْلَى الْاَحْزَابَ عَنْهُ: ((الْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۸۷۹: سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب گروہ متفرق ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اب ہم ان پر چڑھائی کریں گے، وہ ہم پر چڑھائی نہ کر سکیں گے، اب ہم ان کی طرف پیش قدمی کریں گے۔''

۵۸۸۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَاْسَهٗ مِنَ الْغُبَارِ، فَقَالَ: ((قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ؟ وَاللّٰهِ! مَا وَضَعْتُهٗ، اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ)). فَقَالَ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤١٠١ـ٤١٠٢) و مسلم (١٤١/ ٢٠٣٩)۔

[2] رواه مسلم (٧١، ٧٠/ ٢٩١٥)۔

[3] رواه البخاري (٤١٠٩ـ ٤١١٠)۔

النَّبِيُّ ﷺ: ((فَأَيْنَ؟)) فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۵۸۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ خندق سے واپس آئے، ہتھیار رکھ دیے اور غسل فرما لیا تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے، وہ اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے، انہوں نے فرمایا: ''آپ نے ہتھیار اتار دیے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے ابھی تک زیب تن کر رکھے ہیں، ان کی طرف چلیں۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''کہاں؟'' انہوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ فرمایا چنانچہ نبی ﷺ ان کی طرف روانہ ہوئے۔

۵۸۸۱: وَفِي رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ: قَالَ أَنَسٌ رضي الله عنه: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبِ جِبْرَئِيلَ عليه السلام حِينَ سَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۵۸۸۱: صحیح بخاری کی روایت میں ہے، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، گویا میں بنو غنم کی گلیوں میں اٹھتی ہوئی غبار دیکھ رہا ہوں جو جبریل علیہ السلام کے ساتھیوں کی وجہ سے اڑ رہی تھی، یہ اس وقت ہوا جب رسول اللہ ﷺ بنو قریظہ کی طرف چلے تھے۔

۵۸۸۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ، قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَافِي رَكْوَتِكَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، قَالَ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا، قِيْلَ لِجَابِرٍ رضي الله عنه: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۵۸۸۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پیاس لگی، جبکہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پانی کا ایک برتن تھا، آپ نے اس سے وضو کیا، پھر لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے، اور عرض کیا، ہمارے پاس پانی نہیں جس سے ہم وضو کر سکیں اور پی سکیں، فقط وہی ہے جو آپ کی چھاگل میں ہے، نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک چھاگل میں رکھا، اور آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی بہنے لگا، راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے پانی پیا اور وضو کیا، جابر سے دریافت کیا گیا، اس وقت تمہاری تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی ہمیں کافی ہوتا، البتہ ہم اس وقت پندرہ سو تھے۔

۵۸۸۳: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا، فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَاهَا، فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَضْمَضَ، وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: ((دَعُوْهَا سَاعَةً)). فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوْا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

۵۸۸۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حدیبیہ کے روز ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چودہ سو کی تعداد میں تھے، حدیبیہ

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٤١١٧) و مسلم (٦٥/ ١٧٦٩)۔

❷ رواه البخاري (٤١١٨)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٤١٥٢) و مسلم (٧٣/ ١٨٥٦)۔

❹ رواه البخاري (٤١٥٠)۔

ایک کنواں تھا، ہم نے اس سے سارا پانی نکال لیا تھا اور اس میں ایک قطرہ تک نہیں چھوڑا تھا، نبی ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ وہاں تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھ گئے، پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا، وضو فرمایا، پھر کلی کی، دعا کی، پھر اس کو اس (کنویں) میں انڈیل دیا، پھر فرمایا: ''کچھ دیر اسے رہنے دو۔'' چنانچہ (اس کے بعد) انہوں نے خود پیا، اپنے جانوروں کو پلایا اور کوچ کرنے تک یہ (پینے، پلانے کا) سلسلہ جاری رہا۔

٥٨٨٤: وَعَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنَّا فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَاشْتَکٰی اِلَیْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ، فَنَزَلَ، فَدَعَا فُلَانًا، کَانَ یُسَمِّیْهِ اَبُوْرَجَاءٍ وَنَسِیَهٗ عَوْفٌ، وَدَعَا عَلِیًّا، فَقَالَ: ((اِذْهَبَا فَابْتَغِیَا الْمَاءَ)). فَانْطَلَقَا، فَتَلَقَّیَا امْرَأَةً بَیْنَ مَزَادَتَیْنِ اَوْ سَطِیْحَتَیْنِ مِنْ مَّاءٍ، فَجَاءَا بِهَا اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِیْرِهَا، وَدَعَا النَّبِیُّ ﷺ بِاِنَاءٍ، فَفَرَّغَ فِیْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَیْنِ، وَنُوْدِیَ فِی النَّاسِ: اِسْقُوْا، فَاسْتَقَوْا قَالَ: فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا، حَتّٰی رَوِیْنَا، فَمَلَأْنَا کُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَاِدَاوَةٍ، وَاَیْمُ اللّٰهِ! لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا وَاِنَّهٗ لَیُخَیَّلُ اِلَیْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلْئَةً مِّنْهَا حِیْنَ ابْتُدِیَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۵۸۸۴: عوف رحمہ اللہ ابو رجاء سے اور وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے، لوگوں نے آپ سے پیاس کی شکایت کی، آپ سواری سے نیچے اترے، اور آپ نے فلاں شخص کو آواز دی، ابو رجاء نے اس شخص کا نام لیا تھا لیکن عوف اس کا نام بھول گئے، اور آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا اور فرمایا: ''دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو، وہ دونوں گئے اور پانی کی تلاش شروع کی، وہ چلتے گئے حتیٰ کہ وہ ایک عورت سے ملے جو پانی کے دو مشکیزے اپنے اونٹ پر لٹکائے ہوئے اور خود ان کے درمیان بیٹھی جا رہی تھی، وہ دونوں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آئے، انہوں نے اس کو اس کے اونٹ سے نیچے اتار لیا اور نبی ﷺ نے ایک برتن منگایا اور دونوں مشکیزوں کے منہ اس برتن میں کھول دیے، اور تمام لوگوں میں اعلان کرا دیا گیا کہ خود بھی پیو اور جانوروں کو بھی پلاؤ، راوی بیان کرتے ہیں، ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور ہم نے اپنے تمام مشکیزے اور برتن بھی بھر لیے، اللہ کی قسم! جب ان سے پانی لینا بند کر دیا گیا تو ہمیں ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ اب ان میں پانی پہلے سے بھی زیادہ ہے۔

٥٨٨٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی نَزَلْنَا وَادِیًا اَفْیَحَ، فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقْضِیْ حَاجَتَهٗ، فَلَمْ یَرَ شَیْئًا یَسْتَتِرُ بِهٖ، وَاِذَا شَجَرَتَیْنِ بِشَاطِئِ الْوَادِیْ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی اِحْدَاهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا، فَقَالَ: ((اِنْقَادِیْ عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ)) فَانْقَادَتْ مَعَهٗ کَالْبَعِیْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِیْ یُصَانِعُ قَائِدَهٗ، حَتّٰی اَتَی الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰی فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا، فَقَالَ: ((اِنْقَادِیْ عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ)). فَانْقَادَتْ مَعَهٗ کَذَالِكَ، حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَیْنَهُمَا قَالَ: ((اِلْتَئِمَا عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ)). فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِیْ، فَحَانَتْ مِنِّیْ لَفْتَةٌ، فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مُقْبِلًا، وَاِذَا الشَّجَرَتَیْنِ قَدِ افْتَرَقَتَا، فَقَامَتْ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰی سَاقٍ. [2]

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٤٤) و مسلم (٣١٢/ ٦٨٢)۔

[2] رواه مسلم (٧٤/ ٣٠١٢)۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۸۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حتیٰ کہ ہم نے ایک وسیع وادی میں پڑاؤ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، آپ نے اوٹ کے لیے کوئی چیز نہ دیکھی البتہ وادی کے کنارے پر دو درخت دیکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک کی طرف چل دیے، اور اس کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: ''اللہ کے حکم سے مجھ پر پردہ کر۔'' چنانچہ اس نے نکیل دیئے ہوئے اونٹ کی طرح جھک کر آپ کے اوپر پردہ کیا، جس طرح وہ اپنے قائد کی اطاعت کرتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: ''اللہ کے حکم سے مجھ پر پردہ کر۔'' وہ بھی اسی طرح آپ پر جھک گیا، حتیٰ کہ جب وہ دونوں نصف فاصلے پر پہنچ گئے تو فرمایا: ''اللہ کے حکم سے مجھ پر سایہ کردو۔'' چنانچہ وہ دونوں قریب ہوگئے (حتیٰ کہ آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوگئے) میں بیٹھا اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ اتنے میں اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، اور میں نے دونوں درختوں کو دیکھا کہ وہ الگ الگ ہوگئے، اور ہر ایک اپنے تنے پر کھڑا ہوگیا۔

۵۸۸۶: وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ، قَالَ: رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: يَا اَبَامُسْلِمٍ! مَاهٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ: ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ: اُصِيْبَ سَلَمَةُ رضی اللہ عنہ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ، فَمَااشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۸۸۶: یزید بن ابی عبید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر چوٹ کا نشان دیکھا تو میں نے کہا: ابومسلم! یہ چوٹ کیسی ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ چوٹ مجھے غزوۂ خیبر کے موقع پر لگی تھی، لوگوں نے تو کہہ دیا تھا: سلمہ رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے وہاں تین بار دم کیا اور پھر آج تک مجھے اس کی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔

۵۸۸۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَعَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم زَيْدًا وَّجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ رضی اللہ عنہم لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ: ((اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ، ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ، ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ)). وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ: ((حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ)). يَعْنِيْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ ((حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۸۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زید، جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی خبر شہادت آنے سے پہلے ہی ان کی شہادت کے متعلق لوگوں کو بتا دیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زید نے پرچم تھام لیا اور وہ شہید کردیے گئے، پھر جعفر نے تھام لیا وہ بھی شہید کردیے گئے پھر ابن رواحہ نے تھام لیا تو وہ بھی شہید کردیے گئے۔'' اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ''حتیٰ کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولید نے پرچم تھام لیا اور اللہ نے انہیں فتح عطا فرمائی ہے۔''

۵۸۸۸: وَعَنْ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ، وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ، فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَرْكُضُ بَغْلَتَهٗ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ، وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَيْ عَبَّاسُ!

---

[1] رواه البخاري (٤٢٠٦)۔

[2] رواه البخاري (٤٢٦٢)۔

نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ)). فَقَالَ عَبَّاسٌ ﷛ وَكَانَ رَجُلاً صَيِّتًا، فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِیْ: اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِیْ عَطْفَةَ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا، فَقَالُوْا: يَالَبَّيْكَ، يَا لَبَّيْكَ قَالَ: فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ، وَالدَّعْوَةُ فِی الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! قَالَ: ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِیْ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ، فَقَالَ: ((هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ)). ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ، فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ، ثُمَّ قَالَ: ((اِنْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ)). فَوَاللّٰهِ! مَاهُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ، فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلاً وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۸۸: عباس ﷛ بیان کرتے ہیں، غزوۂ حنین کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، جب مسلمانوں اور کافروں کا آمنا سامنا ہوا تو کچھ مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے جبکہ رسول اللہ ﷺ اپنے خچر کو کفار کی طرف بھگا رہے تھے اور میں رسول اللہ ﷺ کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھا، میں اس (خچر) کو روک رہا تھا کہ وہ تیز نہ روڑے جبکہ ابوسفیان بن حارث رسول اللہ ﷺ کی رکاب تھامے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عباس! درخت (کے نیچے بیت رضوان کرنے) والوں کو آواز دو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، عباس ﷛ کی آواز بلند تھی، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی بلند آواز سے کہا: درخت (کے نیچے بیت کرنے) والے کہاں ہیں؟ وہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! جب انہوں نے میری آواز سنی تو وہ اس طرح واپس آئے جس طرح گائے اپنی اولاد کے پاس آتی ہے، انہوں نے عرض کیا، ہم حاضر ہیں! ہم حاضر ہیں! راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے کفار سے قتال کیا اس روز انصار کا نعرہ یا انصار تھا، راوی بیان کرتے ہیں، پھر یہ نعرہ بنوحارث بن خزرج تک محدود ہو کر رہ گیا، رسول اللہ ﷺ نے اپنے خچر پر سے میدانِ جنگ کی طرف دیکھا تو فرمایا: ''اب میدان جنگ گرم ہو گیا ہے۔'' پھر آپ نے کنکریاں پکڑیں اور انہیں کافروں کے چہروں پر پھینکا، پھر فرمایا: ''محمد کے رب کی قسم! وہ شکست خوردہ ہیں۔'' اللہ کی قسم! ان کی طرف کنکریاں پھینکنا ہی ان کی شکست کا باعث تھا، میں ان کی حدت، ان کی لڑائی اور ان کی تلواروں کو کمزور ہی دیکھتا رہا، اور ان کے معاملے کو ذلیل ہی دیکھتا رہا۔

۵۸۸۹: وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ ﷛ يَااَبَا عُمَارَةَ! فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! مَاوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ، فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ، فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ، فَاَقْبَلُوْا هُنَاكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ ﷛ يَقُوْدُهٗ، فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ، وَقَالَ: ((اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِبْ، اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ)). ثُمَّ صَفَّهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۸۸۹: ابواسحاق بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے براء ﷛ سے کہا: ابوعمارہ! غزوۂ حنین کے موقع پر تم لوگ بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نہیں پھرے تھے، لیکن آپ کے صحابہ میں سے کچھ نوجوان، جن کے پاس زیادہ اسلحہ نہیں تھا، ان کا سامنا ایسے ماہر تیر اندازوں سے ہوا، جن کا کوئی تیر خطا نہیں جاتا تھا، انہوں نے ان پر تیر برسائے، وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے، اور ابوسفیان بن حارث آپ کے آگے تھے، آپ

[1] رواه مسلم (٧٦/ ١٧٧٥)۔ [2] رواه مسلم (٧٨/ ١٧٧٦) والبخاري (٢٩٣٠)۔

خچر سے نیچے اترے اور اللہ سے مدد طلب کی، اور آپ ﷺ اس وقت فرما رہے تھے: ''میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔'' پھر آپ نے ان کی صف بندی فرمائی۔

۵۸۹۰: وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا، قَالَ الْبَرَاءُ رضي الله عنه: كُنَّا وَاللّٰهِ! إِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَّقِيْ بِهٖ، وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهٖ، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ. [1]

۵۸۹۰: اور صحیح بخاری میں اسی کے ہم معنی ہے۔ اور صحیحین کی روایت میں ہے، براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! جب لڑائی شدت اختیار کر جاتی تو ہم آپ کے ذریعے بچاؤ کرتے تھے اور ہم میں سے سب سے زیادہ شجاع وہ تھا جو (میدانِ جنگ میں) نبی ﷺ کے برابر رہتا۔

۵۸۹۱: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضي الله عنه قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُنَيْنًا، فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْاَرْضِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ: ((شَاهَتِ الْوُجُوْهُ)). فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ، فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ، وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۸۹۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم پیٹھ پھیر گئے، جب وہ (کافر) رسول اللہ ﷺ پر حملہ آور ہوئے تو آپ خچر سے نیچے اترے اور زمین سے مٹی کی مٹھی بھری، پھر اسے ان کے چہروں کی طرف پھینکتے ہوئے فرمایا: ''(ان کے) چہرے جھلس جائیں۔'' اس مٹھی سے ان تمام انسانوں (کافروں) کی آنکھیں مٹی سے بھر گئیں اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے، اللہ نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے حاصل ہونے والا مالِ غنیمت مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔

۵۸۹۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُنَيْنًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهٗ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ: ((هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ)) فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ، قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ، وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ تُحَدِّثُ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ؟ فَقَالَ: ((اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ)) فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذَالِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ، فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا، فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ، قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَّقَتَلَ نَفْسَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، يَا بِلَالُ! قُمْ فَاَذِّنْ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَّاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۸۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ حنین میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے، رسول اللہ ﷺ نے ایک

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) و مسلم (٧٩/ ١٧٧٦)۔ [2] رواه مسلم (٨١/ ١٧٧٧)۔

[3] رواه البخاري (٣٠٦٢) [و مسلم (١٧٨/ ١١١)]۔

ایسے شخص کے بارے میں، جو آپ کے ساتھ تھا اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا تھا، فرمایا: ''یہ جہنمیوں میں سے ہے۔'' جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ شخص بہت جرأت کے ساتھ لڑا اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا، ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ آپ نے جس شخص کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ جہنمیوں میں سے ہے اس نے تو اللہ کی راہ میں بہت جرأت کے ساتھ لڑائی لڑی ہے اور اس نے بہت زیادہ زخم کھائے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! وہ جہنمیوں میں سے ہے۔'' قریب تھا کہ بعض لوگ شک و شبہ کا شکار ہو جاتے، وہ آدمی ابھی اسی کش مکش میں تھا کہ اس آدمی نے زخموں کی تکلیف محسوس کی اور اپنے ترکش کی طرف ہاتھ بڑھا کر ایک تیر نکالا اور اسے اپنے سینے میں پیوست کر لیا، مسلمان یہ منظر دیکھ کر دوڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا اللہ کے رسول! اللہ نے آپ کی بات سچ کر دکھائی، فلاں شخص نے اپنے سینے میں تیر پیوست کر کے خود کشی کر لی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، بلال! کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مؤمن ہی جائیں گے، بے شک اللہ اپنے دین کی مدد فاجر شخص سے بھی لے لیتا ہے۔''

۵۸۹۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ، حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ، دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ، ثُمَّ قَالَ: ((اَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ! اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ، جَاءَنِيْ رَجُلَانِ، جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ، ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: مَا وَجْعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوْبٌ. قَالَ: وَمَنْ طَبَّهٗ؟ قَالَ: لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ. قَالَ: فِيْ مَاذَا؟ قَالَ: فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: فَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ)) فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِلَى الْبِئْرِ، فَقَالَ: ((هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ)) فَاسْتَخْرَجَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا گیا حتیٰ کہ آپ کو خیال گزرتا کہ آپ نے کوئی کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے اسے نہیں کیا ہوتا تھا، حتیٰ کہ ایک روز آپ میرے ہاں تشریف فرما تھے، آپ اللہ سے بار بار دعا کر رہے تھے، پھر فرمایا: ''عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے جس چیز کے بارے میں اللہ سے سوال کیا تھا اس نے وہ چیز مجھے دے دی ہے: دو آدمی میرے پاس آئے، ان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: انہیں کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: ان پر جادو کیا گیا ہے، اس نے پوچھا: ان پر کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے کہا: لبید بن الاعصم یہودی نے، اس نے کہا: کس چیز میں؟ اس نے کہا: کنگھے اور بالوں میں اور نر کھجور کے خوشے میں ہے، اس نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: ذروان کے کنویں میں۔'' چنانچہ نبی ﷺ اپنے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور فرمایا: ''یہ وہ کنواں ہے جو مجھے دکھایا گیا ہے، اور اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا ہے اور اس کے کھجور کے درخت شیاطین کے سروں جیسے ہیں۔'' پس آپ ﷺ نے اسے نکلوا دیا۔

۵۸۹۴: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِعْدِلْ. فَقَالَ: ((وَيْلَكَ فَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٦٨) و مسلم (٤٣/ ٢١٨٩)۔

اَعْدِلُ؟! قَدْخِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ)) فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اِئْذَنْ لِّيْ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ، فَقَالَ: ((دَعْهُ، فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ، اِلٰى رُصَافِهٖ اِلٰى نَضِيِّهٖ وَهُوَ قِدْحُهٗ، اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ، اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ، اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، وَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ)). قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ: اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ، فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ، فَاُتِيَ بِهٖ، حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم الَّذِيْ نَعَتَهٗ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، نَاتِئُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِتَّقِ اللّٰهَ، فَقَالَ: ((فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهٗ؟ فَيَاْمَنُنِيَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ؟)) فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَهٗ، فَمَنَعَهٗ، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ: ((اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَيَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ، وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ، لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۹۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے، اتنے میں بنو تمیم قبیلے سے ذوالخویصرہ نامی شخص آیا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! انصاف کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر اور کون عدل کرے گا، اگر میں عدل نہ کروں تو میں بھی خائب و خاسر ہو جاؤں۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، مجھے اجازت فرمائیں کہ میں اس کی گردن ماردوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو کہ اس کے کچھ ساتھی ہوں گے تم میں سے کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں، اپنے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں معمولی سمجھے گا، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے، اس (تیر) کے پیکان، اس کے پٹھے پر جو کہ پیکان پر لپیٹا جاتا ہے اور تیر کے اس حصے کو جو کہ پر اور پیکان کے درمیان ہوتا ہے کو دیکھا جائے تو اس پر کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، حالانکہ وہ (تیر) گوبر اور خون میں سے گزرا ہے، ان کی نشانی یہ ہے کہ ایک سیاہ فام شخص ہے اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہو گا یا ہلتے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہو گا، اور وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف بغاوت کریں گے۔'' ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑائی لڑی ہے اور میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، اس شخص کے متعلق حکم دیا گیا تو اسے تلاش کیا گیا اور اسے لایا گیا حتیٰ کہ میں نے اسے دیکھا تو اس کا پورا حلیہ بالکل اسی طرح تھا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حلیہ بیان کیا تھا۔

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٣٤٤) و مسلم (١٤٣/ ١٠٦٤)۔

ایک دوسری روایت میں ہے، ایک آدمی آیا، اس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی ابھری ہوئی تھی، داڑھی گھنی تھی، گالیں پھولی ہوئی تھیں، سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا، محمد! اللہ سے ڈر جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں گا تو پھر اور کون اس سے ڈرے گا، اللہ نے زمین والوں پر مجھے امین بنا کر بھیجا ہے جبکہ تم مجھے امین نہیں سمجھتے ہو۔'' ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے اسے روک دیا، جب وہ واپس گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کے نسب سے کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے، وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میں نے انہیں پا لیا تو میں انہیں قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔''

٥٨٩٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا، فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا اَكْرَهُ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِیْ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّهْدِيَ اُمَّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ**)). فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَى الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ، فَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ قَدَمَيَّ، فَقَالَتْ: مَكَانَكَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ: وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَآءِ، فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَهَا، وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَااَبَا هُرَيْرَةَ! اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِیْ مِنَ الْفَرَحِ، فَحَمِدَاللّٰهَ وَقَالَ: خَيْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنی مشرکہ والدہ کو اسلام کی دعوت پیش کرتا تھا، ایک روز میں نے اسے دعوت پیش کی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں کچھ ایسے الفاظ کہے جو مجھے ناگوار گزرے، میں روتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت نصیب فرما دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما۔'' میں نبی ﷺ کی دعا پر خوش ہوتا ہوا وہاں سے چلا، جب میں دروازے پر پہنچا تو وہ بند تھا، میری والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سن کر فرمایا: ابو ہریرہ! اپنی جگہ پر ٹھہر جاؤ، میں نے پانی گرنے کی آواز سن لی تھی، انہوں نے غسل کیا، اپنی قمیص پہنی، اور عجلت میں چادر بھی نہ لی اور دروازہ کھول کر فرمایا: ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں خوشی کے آنسو بہاتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا، آپ ﷺ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور دعائے خیر فرمائی۔

٥٨٩٦: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: اَكْثَرَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ، وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ، وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَاً مِّسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مِلْئِ بَطْنِیْ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا: ((**لَنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى**

[1] رواہ مسلم (١٥٨/ ٢٤٩١)۔

اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعُهٗ اِلٰى صَدْرِهٖ فَيَنْسٰى مِنْ مَّقَالَتِيْ شَيْئًا اَبَدًا)). فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ ﷺ مَقَالَتَهٗ، ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ، فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَانَسِيْتُ مِنْ مَّقَالَتِهٖ ذَالِكَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تم لوگ کہتے ہو کہ ابو ہریرہ، نبی ﷺ سے بہت زیادہ احادیث بیان کرتا ہے۔ اللہ کی قسم! ایک دن اللہ کے پاس جانا ہے، میرے مہاجر بھائی بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول رہا کرتے تھے اور میرے انصار بھائی اپنے اموال (کھیتوں اور باغات) میں مشغول رہا کرتے تھے، میں ایک مسکین آدمی تھا، میں اپنا پیٹ بھرنے کے بعد پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا، ایک روز نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص میری اس گفتگو کے پورا ہونے تک کپڑا بچھائے رکھے گا، پھر اسے اپنے سینے کے ساتھ لگا لے گا تو وہ میرے فرامین میں سے کچھ بھی نہیں بھولے گا۔'' میں نے دھاری دار چادر بچھا دی اس کے علاوہ میرے پاس کوئی اور کپڑا نہیں رہتا تھا، نبی ﷺ نے جب اپنی گفتگو مکمل فرمائی، تو میں نے چادر کو اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں اس روز سے آج تک آپ ﷺ کے فرامین سے کچھ نہیں بھولا۔

۵۸۹۷: وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَ لَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟)). فَقُلْتُ: بَلٰى! وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ يَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ، وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا)). قَالَ: فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِيْ بَعْدُ، فَانْطَلَقَ فِيْ مِائَةٍ وَّخَمْسِيْنَ فَارِسًا مِّنْ اَحْمَسَ، فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۸۹۷: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا تم مجھے ذو الخلصہ (بت) سے آرام نہیں پہنچاتے؟'' میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، ضرور، لیکن میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا حتیٰ کہ میں نے آپ کے ہاتھ کے اثرات اپنے سینے میں محسوس کئے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کو (گھوڑے کی پشت پر) ثبات عطا فرما، اسے ہدایت کی راہ دکھانے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔'' وہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد میں اپنے گھوڑے سے نہیں گرا، وہ احمس قبیلے کے ڈیڑھ سو گھڑ سواروں کے ساتھ روانہ ہوئے اور اسے آگ کے ساتھ جلا دیا اور اسے توڑ دیا۔

۵۸۹۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ، وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُهٗ)). فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ رضي الله عنه اَنَّهٗ اَتَى الْاَرْضَ الَّتِيْ مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهٗ مَنْبُوْذًا، فَقَالَ: مَاشَانُ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۸۹۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے لیے (وحی) لکھا کرتا تھا، وہ اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملا

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٥٠) و مسلم (١٦٠، ١٥٩/ ٢٤٩٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٥٧) و مسلم (١٣٧، ١٣٦/ ٢٤٧٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦١٧) و مسلم (١٤/ ٢٧٨١)۔

تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ وہ شخص جس جگہ فوت ہوا تھا وہ وہاں گئے تو انہوں نے اسے سطح زمین پر پڑا ہوا دیکھا تو پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم نے اسے کئی مرتبہ دفن کیا مگر زمین (قبر) اسے قبول نہیں کرتی۔

٥٨٩٩: وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، فَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ: ((یَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۵۸۹۹: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ باہر تشریف لائے اس وقت سورج غروب ہو چکا تھا، آپ نے ایک آواز سنی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔''

٥٩٠٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ مِنْ سَفَرٍ، فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِیْنَةِ هَاجَتْ رِیْحٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّیْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ)). فَقَدِمَ الْمَدِیْنَةَ، فَاِذَا عَظِیْمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ قَدْمَاتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۹۰۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے، جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو ایسی تند ہوا چلی، قریب تھا کہ وہ سوار کو چھپا دیتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہوا کسی منافق کی موت کے وقت چلائی گئی ہے۔'' آپ مدینہ پہنچے تو منافقوں کا ایک بڑا آدمی فوت ہو چکا تھا۔

٥٩٠١: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ حَتّٰی قَدِمْنَا عُسْفَانَ، فَاَقَامَ بِهَا لَیَالِیَ، فَقَالَ النَّاسُ: مَانَحْنُ هٰهُنَا فِیْ شَیْءٍ، وَاِنَّ عِیَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَانَاْمَنُ عَلَیْهِمْ، فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! مَافِی الْمَدِیْنَةِ شِعْبٌ وَّلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْهِ مَلَكَانِ یَحْرُسَانِهَا حَتّٰی تَقْدَمُوْا اِلَیْهَا)). ثُمَّ قَالَ: ((ارْتَحِلُوْا)). فَارْتَحَلْنَا وَاَقْبَلْنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ، فَوَالَّذِیْ یُحْلَفُ بِهٖ! مَاوَضَعْنَا رِحَالَنَا حِیْنَ دَخَلْنَا الْمَدِیْنَةَ حَتّٰی اَغَارَ عَلَیْنَا بَنُوْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطْفَانَ وَمَا یُهَیِّجُهُمْ قَبْلَ ذَالِكَ شَیْءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۹۰۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے حتیٰ کہ ہم عسفان پہنچے تو آپ نے چند روز وہاں قیام فرمایا، تو بعض (منافق) لوگوں نے کہا: یہاں تو ہم بلا مقصد ٹھہرے ہیں، ہمارے اہل و عیال پیچھے ہیں، ہمیں ان کا خطرہ ہے، نبی ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مدینہ کی ہر گھاٹی اور ہر درے پر دو فرشتے پہرہ دے رہے ہیں حتیٰ کہ تم وہاں واپس چلے جاؤ۔'' پھر فرمایا: ''کوچ کرو۔'' ہم نے کوچ کیا اور مدینہ کی طرف واپس پلٹے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب ہم مدینہ میں داخل ہوئے تو ہم نے ابھی اپنا سامان نہیں اتارا تھا کہ بنو عبداللہ بن غطفان نے ہم پر حملہ کر دیا، اس سے پہلے کوئی چیز انہیں آمادہ نہیں کرتی تھی۔

٥٩٠٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَیْنَا النَّبِیُّ ﷺ یَخْطُبُ فِیْ

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٣٧٥) و مسلم (٦٩/ ٢٨٦٩)۔

[2] رواه مسلم (١٥/ ٢٧٨٢)۔

[3] رواه مسلم (٤٧٥/ ١٣٧٤)۔

يَـوْمِ الْـجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هَـلَكَ الْـمَـالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَـرٰى فِـي السَّمَآءِ قَزْعَةً، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! مَاوَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰـى رَاَيْـتُ الْـمَـطَـرَ يَتَـحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ، فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَالِكَ، وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتّٰى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى، وَقَامَ ذَالِكَ الْاَعْرَابِيُّ -اَوْ غَيْرُهٗ- فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ، وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا**)). فَـمَـا يُشِيْرُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْـجَـوْبَةِ، وَسَـالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا، وَّلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِنْ نَّاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ**)). قَالَ: فَاُقْلِعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۹۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ قحط سالی کا شکار ہو گئے، اس دوران کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے، ایک اعرابی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے، بال بچے بھوک کا شکار ہو گئے، اللہ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں، آپ نے ہاتھ بلند فرمائے، اس وقت ہم آسمان پر بادل کا ٹکڑا تک نہیں دیکھ رہے تھے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! آپ نے ابھی انہیں نیچے نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی طرح بادل چھا گئے، پھر آپ اپنے منبر سے نیچے نہیں اترے تھے کہ میں نے بارش کے قطرے آپ کی داڑھی مبارک پر گرتے ہوئے دیکھے، اس روز اگلے روز یہاں تک کہ دوسرے جمعے تک بارش ہوتی رہی پھر دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا کوئی اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مکان گر گئے، مال ڈوب گیا، آپ اللہ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے آس پاس بارش برسا، ہم پر نہ برسا۔'' آپ بادلوں کے جس کونے کی طرف اشارہ فرماتے تو ادھر سے بادل چھٹ جاتا اور مدینہ حوض کی طرح بن چکا تھا، جبکہ وادی قناۃ کا نالہ مہینہ بھر بہتا رہا، اور مدینہ کے آس پاس سے جو بھی آتا وہ خوب سیرابی کی بات کرتا۔ ایک دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ ہمارے آس پاس بارش برسا، ہم پر نہ برسا، اے اللہ! ٹیلوں پر، پہاڑوں پر، وادیوں میں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر بارش برسا۔'' راوی بیان کرتے ہیں، بارش تھم گئی اور ہم نکلے تو ہم دھوپ میں چل رہے تھے۔

۵۹۰۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ اِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِّنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ، صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَاِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ، قَالَ: ((**بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ**)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۹۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ مسجد کے ستونوں میں سے کھجور کے تنے کے ساتھ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٩٣٣) و مسلم (٨، ٩ / ٨٩٧)۔

[2] رواه البخاري (٢٠٩٥)۔

ٹیک لگایا کرتے تھے، جب آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا تو آپ اس پر کھڑے ہو گئے، چنانچہ آپ جس کھجور کے تنے کے پاس خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے وہ چیخنے چلانے لگا: حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جاتا، نبی ﷺ (منبر سے) نیچے اترے، اسے پکڑا اور اسے اپنے ساتھ ملایا تو وہ اس بچے کی طرح رونے لگا جسے خاموش کرایا جاتا ہے، حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جو ذکر سنا کرتا تھا اب وہ اس سے محروم ہو گیا ہے اس لیے وہ رویا تھا۔''

۵۹۰۴: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِه، فَقَالَ: ((كُلْ بِيَمِيْنِكَ)) قَالَ: لَاأَسْتَطِيْعُ.قَالَ: ((لَااسْتَطَعْتَ)). مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ، قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ.رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۵۹۰۴: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔'' اس نے کہا: میں طاقت نہیں رکھتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو استطاعت نہ رکھے۔'' اس شخص کو تکبر ہی نے روکا تھا، راوی بیان کرتے ہیں، وہ پھر اس (دائیں ہاتھ) کو اپنے منہ تک نہیں اٹھا سکتا تھا۔

۵۹۰۵: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً، فَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا وَّكَانَ يَقْطِفُ. فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: ((وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا)). فَكَانَ ذَالِكَ لَا يُجَارٰى . وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذَالِكَ الْيَوْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۵۹۰۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ والے گھبراہٹ کا شکار ہو گئے، نبی ﷺ ابوطلحہ کے گھوڑے پر، جس پر زین نہیں تھی، سوار ہو گئے، وہ سست رفتار تھا، جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو فرمایا: ''ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو دریا (یعنی تیز رفتار) پایا۔'' پھر اس کے بعد یہ گھوڑا کسی دوسرے گھوڑے کو قریب پھٹکنے نہیں دیتا تھا، ایک دوسری روایت میں ہے: اس روز کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں بڑھ سکا۔

۵۹۰۶: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهٖ اَنْ يَّأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَاعَلَيْهِ، فَاَبَوْا، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا، وَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ، فَقَالَ لِيَ: ((اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ)). فَفَعَلْتُ، ثُمَّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ كَاَنَّهُمْ اُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ، فَلَمَّا رَاٰى مَايَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اُدْعُ لِيْ اَصْحَابَكَ)). فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ عَنْ وَالِدِيْ اَمَانَتَهُ، وَاَنَا اَرْضٰى اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعُ اِلٰى اَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ، فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَكُلَّهَا، وَحَتّٰى اَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ كَاَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً.رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۵۹۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت میرے والد فوت ہوئے تو وہ مقروض تھے، میں نے ان کے قرض خواہوں کو پیش

❶ رواه مسلم (۱۰۷/ ۲۰۲۱)۔

❷ [متفق عليه] ، رواه البخاري (۲۸٦۷ و الرواية الثانية : ۲۹٦۹) و مسلم (٤۸/ ۲۳۰۷)۔

❸ رواه البخاري (۲۷۸۱)۔

کش کی کہ وہ اس کے قرض کے برابر کھجوریں لے لیں، لیکن انہوں نے انکار کر دیا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، آپ جانتے ہی ہیں کہ میرے والد غزوۂ احد میں شہید کر دیے گئے تھے، اور انہوں نے بہت سا قرض چھوڑا ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ وہ قرض خواہ آپ کو (میرے ہاں) دیکھ لیں، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''جاؤ ہر قسم کی کھجور الگ الگ جمع کرو۔'' میں نے ایسے ہی کیا، پھر آپ کو دعوت دی، جب قرض خواہوں نے آپ کی طرف دیکھا تو مجھ پر سخت ناراض ہوئے، جب آپ نے ان کا طرز عمل دیکھا تو آپ نے سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے پھر اس پر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ''اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔'' آپ ﷺ انہیں ناپ کر ادا فرماتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے میرے والد کا سارا قرض ادا کر دیا اور میں خوش تھا کہ اللہ نے میرے والد کا قرض ادا فرما دیا، اور (میرا خیال تھا کہ) میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی لے کر نہ جا سکوں گا، لیکن اللہ نے سارے ڈھیر بچا دیے حتیٰ کہ میں اس ڈھیر کی طرف، جس پر نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، دیکھ رہا ہوں کہ وہ اسی طرح ہے کہ جس طرح اس سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔

٥٩٠٧: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ أُمَّ مَالِكٍ رضي الله عنها كَانَتْ تُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِيْ عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيْهَا بَنُوْهَا فَيَسْأَلُوْنَ الْاُدُمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِيْ كَانَتْ تُهْدِيْ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيْمُ لَهَا اُدُمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((عَصَرْتِيْهَا؟)) قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ((لَوْ تَرَكْتِيْهَا مَازَالَ قَائِمًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۹۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام مالک رضی اللہ عنہا اپنے ایک مشکیزے میں نبی ﷺ کی خدمت میں گھی کا ہدیہ پیش کیا کرتی تھیں، ان کے بیٹے ان کے پاس آتے اور سالن مانگتے اور ان کے پاس کچھ نہ ہوتا تو وہ اس مشکیزے کا قصد کرتیں جس میں وہ نبی ﷺ کو ہدیہ بھیجا کرتی تھیں، وہ اس میں گھی پاتیں، اور ان کے گھر میں ہمیشہ ہی سالن رہا حتیٰ کہ اس نے اس (مشکیزے) کو نچوڑ لیا، وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اسے نچوڑ لیا ہے؟'' ام مالک رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اسے چھوڑ دیتیں تو وہ ویسے ہی رہتا۔''

٥٩٠٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ رضي الله عنه لِاُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ، ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ وَلَاثَتْنِيْ بِبَعْضِهٖ، ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبْتُ بِهٖ، فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ؟)). قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((بِطَعَامٍ؟)). قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: ((قُوْمُوْا)) فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهٗ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلُمِّيْ يَا اُمَّ

[1] رواہ مسلم (۸/ ۲۲۸۰)۔

سُلَيْمٍ! مَاعِنْدَكِ)). فَأَتَتْ بِذَالِكَ الْخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ، ثُمَّ قَالَ: ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)). فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا، ثُمَّ خَرَجُوْا. ثُمَّ قَالَ: ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ثُمَّ لِعَشَرَةٍ)). فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا، وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ أَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلاً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ: ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) فَدَخَلُوْا فَقَالَ: ((كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ)) فَأَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذَالِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلاً، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ، قَالَ: ((أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً)). حَتّٰى عَدَّ أَرْبَعِيْنَ، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ؟

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ثُمَّ أَخَذَ مَابَقِيَ فَجَمَعَهُ، ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ، فَقَالَ: ((دُوْنَكُمْ هٰذَا)).

۵۹۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز کمزور سی سنی ہے، جس سے میں نے بھوک کا اندازہ لگایا ہے، کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنی اوڑھنی نکالی اور روٹیوں کو لپیٹ کر چادر کے ایک کونے میں باندھ کر میرے ہاتھ میں تھما دیا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا، میں وہ لے کر چلا گیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے، میں نے انہیں سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''کھانا دے کر؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے حاضرین سے فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ۔'' آپ چلے اور میں ان کے آگے آگے چل رہا تھا حتیٰ کہ میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ کر انہیں بتایا تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ام سُلیم! رسول اللہ ﷺ چند ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے ہیں، جبکہ ہمارے پاس تو ایسی کوئی چیز نہیں جو انہیں کھلانے کے لیے پیش کر سکیں، انہوں نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی، پھر رسول اللہ ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ام سلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ لے آؤ۔'' وہ وہی روٹیاں لے آئیں، رسول اللہ ﷺ کے فرمان پر ان روٹیوں کو چورا کیا گیا اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان پر گھی کا مشکیزہ نچوڑا اور اسے سالن بنایا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کے بارے میں وہ دعا فرمائی جو اللہ تعالیٰ نے چاہی پھر فرمایا: ''دس آدمیوں کو بلاؤ، انہیں بلایا گیا انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا، پھر وہ چلے گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''دس کو بلاؤ'' پھر دس کو بلاؤ، اس طرح سب لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا، وہ ستر یا اسّی افراد تھے۔

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دس افراد کو بلاؤ'' وہ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر کھاؤ'' انہوں نے کھایا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے اسّی افراد سے ایسے ہی فرمایا، پھر نبی ﷺ اور گھر والوں نے کھایا اور کھانا بچ بھی گیا۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٧٨) ومسلم (١٤٢/ ٢٠٤٠) الرواية الثانية، رواها مسلم (١٤٣/ ٢٠٤٠) والرواية الثالثة، رواها البخاري (٥٤٥٠) و الرواية الرابعة، رواها مسلم (١٤٣/ ٢٠٤٠)۔

اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس دس آدمی بھیجو، حتیٰ کہ آپ نے چالیس افراد گنے، پھر نبی ﷺ نے کھانا کھایا، میں دیکھنے لگا کہ کیا اس میں کوئی کمی آتی ہے؟

اور صحیح مسلم کی روایات میں ہے، پھر جو کھانا بچ گیا، آپ ﷺ نے اسے اکٹھا کیا، پھر اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی تو وہ جتنا تھا اتنا ہی ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے لو۔''

۵۹۰۹: وَعَنْهُ، قَالَ: اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِی الْإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهٖ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ، قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ رضی اللہ عنہ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلٰثَ مِائَةٍ أَوْزُهَاءَ ثَلٰثِ مِائَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۹۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ زوراء کے مقام پر تھے کہ ایک برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے اپنا دست مبارک برتن میں رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹنے لگا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے وضو کیا، قتادہ بیان کرتے ہیں، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم کتنے تھے؟ انہوں نے فرمایا، تین سو یا تقریباً تین سو۔

۵۹۱۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا، كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ: ((اُطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَّاءٍ)) فَجَاءُوْا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِی الْإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ: ((حَیَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ)). وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۵۹۱۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم تو آیات و معجزات کو باعث برکت شمار کیا کرتے تھے جبکہ تم انہیں باعث تخویف سمجھتے ہو، ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک سفر تھے کہ پانی کم پڑ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو پانی بچ گیا ہے اسے لے کر آؤ۔'' وہ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا، آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک برتن میں داخل فرمایا، پھر فرمایا: ''مبارک پانی حاصل کرو اور برکت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔'' اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں سے پانی پھوٹتے ہوئے دیکھا، اور کھانا کھانے کے دوران ہم کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔

۵۹۱۱: وَعَنْ أَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ، وَتَأْتُوْنَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا)). فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِیْ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ، قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ: فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيْقِ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا)). فَكَانَ أَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالشَّمْسُ فِیْ ظَهْرِهٖ، ثُمَّ قَالَ: ((ارْكَبُوْا)) فَرَكِبْنَا. فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ، ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَأَةٍ كَانَتْ مَعِیَ فِيْهَا شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ، قَالَ: وَبَقِیَ فِيْهَا شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ، ثُمَّ قَالَ: ((احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَأَتَكَ، فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَأٌ)). ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ رضی اللہ عنہ بِالصَّلٰوةِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ، وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِیَ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٧٢) و مسلم (٦،٧/ ٢٢٧٩)۔

[2] رواه البخاري (٣٥٧٩)۔

كُلُّ شَيْءٍ، وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا، فَقَالَ: ((**لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ**)) وَدَعَا بِالْمِيْضَأَةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ، وَأَبُوْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ يَسْقِيْهِمْ، فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيْضَأَةِ تَكَابُّوْا عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَحْسِنُوا الْمَلَأَ، كُلُّكُمْ سَيُرْوَى**)) قَالَ: فَفَعَلُوْا، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ، حَتّٰى مَا بَقِيَ غَيْرِيْ وَغَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِيَ: ((**اشْرَبْ**)) فَقُلْتُ: لَا أَشْرَبُ حَتّٰى تَشْرَبَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَقَالَ: ((**إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ**)) قَالَ: فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ، قَالَ: فَأَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّيْنَ رِوَاءً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِهِ، وَكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْأُصُوْلِ. وَزَادَ فِي الْمَصَابِيْحِ بَعْدَ قَوْلِهِ: ((**آخِرُهُمْ**)) لَفْظَةَ: ((**شُرْبًا**)). [1]

۵۹۱۱: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو اس میں فرمایا: ”تم رات بھر سفر کرنے کے بعد ان شاء اللہ کل پانی تک پہنچ جاؤ گے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چلتے گئے کوئی کسی کی طرف التفات نہیں کر رہا تھا، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سفر کر رہے تھے حتیٰ کہ آدھی رات ہوگئی تو آپ راستے سے ہٹ کر ایک جگہ سر مبارک رکھ کر سونے لگے اور فرمایا: ”ہماری نماز کا خیال رکھنا۔“ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ ہی بیدار ہوئے اس وقت سورج طلوع ہو چکا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”سواریوں پر سوار ہو جاؤ۔“ ہم سوار ہو گئے اور سفر شروع کر دیا حتیٰ کہ جب سورج بلند ہو گیا تو آپ نے پڑاؤ ڈالا، پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا جو کہ میرے پاس تھا، اس میں کچھ پانی تھا، آپ نے احتیاط کے ساتھ اس سے وضو فرمایا، راوی بیان کرتے ہیں، اس میں تھوڑا سا پانی بچ گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے لیے اس پانی کی حفاظت کرو، عنقریب اس برتن کو بڑی عظمت حاصل ہو گی۔“ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان دی تو رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر نماز فجر ادا کی، آپ سوار ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ ہی سوار ہو گئے، اور ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو دن اچھی طرح چڑھ چکا تھا اور ہر چیز گرم ہو چکی تھی، لوگ کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول! ہم (لُو کی وجہ سے) ہلاک ہو گئے اور پیاسے ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم ہلاک نہیں ہو گے۔“ آپ نے پانی کا برتن منگایا، آپ انڈیل رہے تھے اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ انہیں پلا رہے تھے، لوگوں نے پانی کا برتن دیکھا تو وہ اس پر جھک گئے (امڈ آئے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے اخلاق سنوارو، تم سب سیراب ہو جاؤ گے۔“ راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے تعمیل کی تو رسول اللہ ﷺ انڈیل رہے تھے اور میں انہیں پلا رہا تھا حتیٰ کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ہی باقی رہ گئے، پھر آپ نے پانی انڈیلا اور مجھے فرمایا: ”پیو۔“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں آپ سے پہلے نہیں پیوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر پر پیتا ہے۔“ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے پیا اور پھر آپ نے پیا، راوی بیان کرتے ہیں، لوگ سیراب ہو کر راحت کے ساتھ پانی پر آئے۔

اسی طرح صحیح مسلم میں ہے اور کتاب الحمیدی اور جامع الاصول میں اسی طرح ہے، اور مصابیح میں لفظ ((آخرھم)) کے بعد لفظ ((شربا)) کا اضافہ کیا ہے۔

۵۹۱۲: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَا رَسُوْلَ

[1] رواہ مسلم (۳۱۱/ ۶۸۱)۔

اللهِ ﷺ! اُدْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ، فَقَالَ: ((نَعَمْ)) فَدَعَا بِنِطَعٍ، فَبَسَطَ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْئُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ، وَيَجِيْئُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيْئُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ شَيْءٌ يَسِيْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ: ((خُذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِكُمْ)) فَاَخَذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَؤُوْهُ، قَالَ: فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا، وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۹۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ تبوک کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سخت بھوک کا شکار ہو گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان سے زائد زادِ راہ طلب فرمائیں پھر اللہ سے ان کے لیے اس میں برکت کی دعا فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، ٹھیک ہے۔'' آپ نے چمڑے کا دستر خوان منگایا، اسے بچھا دیا گیا، پھر آپ نے ان سے بچا ہوا زادِ راہ طلب فرمایا، کوئی آدمی مٹھی بھر مکئی لایا، کوئی مٹھی بھر کھجور لایا، اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لایا حتیٰ کہ دستر خوان پر تھوڑی سی چیز جمع ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے برکت کے لیے دعا فرمائی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے برتن بھر لو۔'' انہوں نے اپنے برتن بھر لیے حتیٰ کہ انہوں نے لشکر کے تمام برتن بھر لیے، راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے خوب سیر ہو کر کھایا حتیٰ کہ کھانا بچ بھی گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں، جو شخص یقین کے ساتھ شہادتین کا اقرار کرتا ہے تو وہ جنت سے نہیں روکا جائے گا۔''

۵۹۱۳: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ رضی اللہ عنہا فَعَمِدَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا اِلٰى تَمْرٍ وَّسَمْنٍ وَاَقِطٍ، فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ، فَقَالَتْ: يَا اَنَسُ! اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْ: بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّيْ، وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَتَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ، فَقَالَ: ((ضَعْهُ)) ثُمَّ قَالَ: ((اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا)) رِجَالًا سَمَّاهُمْ ((وَادْعُ لِيْ مَنْ لَقِيْتَ)). فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُ، فَرَجَعْتُ فَاِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِاَهْلِهِ. قِيْلَ لِاَنَسٍ: عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوْا؟ قَالَ: زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ. فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَيْسَةِ، وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ عَشَرَةً عَشَرَةً يَاْكُلُوْنَ مِنْهُ، وَيَقُوْلُ لَهُمْ: ((اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ)). قَالَ: فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا، فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ، وَّدَخَلَتْ طَائِفَةٌ، حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ قَالَ لِيْ: ((يَا اَنَسُ! ارْفَعْ)) فَرَفَعْتُ، فَمَا اَدْرِيْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۹۱۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی زینب رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی تو میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کھجور، گھی اور پنیر لے کر حیس بنایا اور اسے ہنڈیا جیسے برتن میں رکھا، اور فرمایا: انس! اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ، اور انہیں کہو: اسے میری والدہ نے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے اور وہ آپ کو سلام عرض کرتی ہیں، اور انہوں نے یہ بھی عرض کیا ہے کہ اللہ کے رسول! یہ ہماری طرف سے آپ کی خدمت میں قلیل (یعنی حقیر) سا ہدیہ ہے، میں گیا، اور عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے

[1] رواه مسلم (٤٥/ ٢٧)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٦٣) و مسلم (٩٤/ ١٤٢٨)۔

رکھ دو۔'' پھر فرمایا: ''جاؤ! فلاں فلاں اور فلاں شخص کو بلا لاؤ۔'' اور آپ نے ان کے نام بھی بتائے ''اور جو بھی تجھے ملے اسے بلا لاؤ۔'' آپ نے جن کے نام بتائے تھے، میں انہیں اور جو لوگ راستے میں مجھے ملے تو میں انہیں بلا لایا، میں واپس آیا تو گھر بھر چکا تھا، انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: تم کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے فرمایا: تقریباً تین سو، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس حیسہ (حلوے) میں اپنا دست مبارک رکھا اور جو اللہ نے چاہا وہ دعا فرمائی، پھر آپ دس دس آدمیوں کو بلاتے رہے اور وہ اس سے کھاتے رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں فرماتے: ''اللہ کا نام لو، اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، ان سب نے خوب سیر ہو کر کھا لیا، ایک گروہ نکلتا تو دوسرا گروہ داخل ہو جاتا، حتیٰ کہ ان سب نے کھا لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''انس! (اسے) اٹھا لو۔'' میں نے اٹھا لیا، میں نہیں جانتا کہ جب میں نے (حیس) رکھا تھا تب زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا تھا تب زیادہ تھا۔

٥٩١٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ قَدْ اَعْيٰى فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ، فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((مَالِبَعِيْرِكَ؟)) قُلْتُ: قَدْ عَيِيَ، فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَزَجَرَهٗ فَدَعَالَهٗ، فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْاِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ، فَقَالَ لِيْ: ((كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ؟)) قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ. قَالَ: ((اَفَتَبِيْعُنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ؟)) فَبِعْتُهُ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ، فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۹۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا، میں پانی لانے والے ایک اونٹ پر سوار تھا، وہ تھک چکا تھا اور وہ چلنے کے قابل نہیں رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''تیرے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟'' میں نے عرض کیا، وہ تھک چکا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے گئے اور اسے ڈانٹا اور اس کے لیے دعا فرمائی، پھر وہ دوسرے اونٹوں کے آگے آگے چلتا رہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تمہارے اونٹ کا کیا حال ہے؟'' میں نے عرض کیا: بہتر ہے، آپ کی برکت کا اس پر اثر ہو گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اسے چالیس درہم کے بعوض بیچو گے؟'' میں نے اس شرط پر اسے بیچ دیا کہ مدینہ تک میں اسی پر سفر کروں گا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے تو اگلے روز میں اونٹ لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی قیمت عطا فرما دی وہ اونٹ بھی مجھے واپس دے دیا۔

٥٩١٥: وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَزْوَةَ تَبُوْكَ، فَاَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِامْرَاَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُخْرُصُوْهَا؟)) فَخَرَصْنَاهَا، وَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ، وَقَالَ: ((اَحْصِيْهَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) وَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوْكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ، فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ، فَمَنْ كَانَ لَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهٗ)). فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ، فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتّٰى اَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّءٍ، ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى، فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَرْاَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا: ((كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا؟)) فَقَالَتْ: عَشَرَةَ اَوْسُقٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٦٧) ومسلم (١١٠/ ٧١٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٨١) و مسلم (١١/ ١٣٩٢)۔

۵۹۱۵: ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، ہم وادی قریٰ میں ایک عورت کے باغ کے پاس پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس (کے پھلوں) کا اندازہ لگاؤ۔'' ہم نے اندازہ لگایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا دس وسق کا اندازہ لگایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو یاد رکھنا حتیٰ کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم تمہارے پاس واپس آئیں گے۔'' اور ہم چلتے گئے حتیٰ کہ ہم تبوک پہنچ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج رات بڑے زور کی آندھی چلے گی، اس میں کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور جس شخص کے پاس اونٹ ہو تو وہ اسے باندھ لے۔'' زور کی آندھی چلی، ایک آدمی کھڑا ہوا تو آندھی نے اسے اٹھا کر جبل طیئ پر جا پھینکا۔ پھر ہم واپس آئے حتیٰ کہ ہم وادی قریٰ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے اس کے باغ کے پھل کے متعلق پوچھا کہ ''اس کے پھل کتنے ہوئے تھے؟'' اس نے عرض کیا: دس وسق۔

۵۹۱٦: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ، وَهِيَ اَرْضٌ يُّسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ، فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهَا ذِمَّةً وَّرَحِمًا)) اَوْقَالَ: ((ذِمَّةً وَّصِهْرًا فَاِذَا رَاَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ، فَاخْرُجْ مِنْهَا)). قَالَ: فَرَاَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ، فَخَرَجْتُ مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۹۱٦: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم عنقریب مصر فتح کرو گے، اور وہ ایسی سرزمین ہے جس کی کرنسی قیراط ہے۔ جب تم اسے فتح کر لو تو وہاں کے باشندوں سے حسن سلوک کرنا۔ کیونکہ انہیں حرمت اور قرابت کا حق حاصل ہے۔'' یا فرمایا: ''انہیں حرمت اور رشتہ سسرال کا حق حاصل ہے۔ اور جب تم دو آدمیوں کو اینٹ برابر جگہ پر جھگڑا کرتے ہوئے دیکھو تو وہاں سے کوچ کر جانا۔'' اور میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ اور اس کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ برابر جگہ پر جھگڑا کرتے ہوئے دیکھا تو میں وہاں سے نکل آیا۔

۵۹۱۷: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((فِيْ اَصْحَابِيْ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ ((وَفِيْ اُمَّتِيْ. اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَّا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ، ثَمَانِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ: سِرَاجٌ مِّنْ نَّارٍ يَّظْهَرُ فِيْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى تَنْجُمَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ: ((لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا)). فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ وَحَدِيْثَ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: ((مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ)) فِيْ بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۵۹۱۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے صحابہ میں۔'' ایک روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں بارہ منافق ہوں گے وہ جنت میں داخل ہوں گے نہ اس کی خوشبو پائیں گے، حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے۔ ان میں سے آٹھ کو تو وہ پھوڑا ہی کافی ہے، (اس کے علاوہ) آگ کا ایک شعلہ جو ان کے کندھوں کے درمیان ظاہر ہوگا حتیٰ کہ اس کی حرارت کا اثر ان کے سینوں (یعنی دلوں) پر محسوس ہوگا۔''

---

[1] رواہ مسلم (۲۲۷، ۲۲٦ / ۲۵۴۳)۔

[2] رواہ مسلم (۱۰، ۹ / ۲۷۷۹) ٥ حديث سهل بن سعد سيأتي (٦٠٨٠) و حديث جابر يأتي (٦٢٢٠)۔

اور ہم سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((لأ عطين هذه الرأية غدا)) باب مناقب علی رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((من يصعد الثنية)) باب جامع المناقب میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۹۱۸: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ اَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا، فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوْا قَبْلَ ذَالِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ، قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: هٰذَا سَيِّدُ الْعٰلَمِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ، فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَاعِلْمُكَ؟ فَقَالَ: اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّسَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ، وَاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ، وَكَانَ هُوَ فِيْ رِعْيَةِ الْاِبِلِ، فَقَالَ: اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ، فَلَمَّا دَنَامِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ شَجَرَةٍ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اُنْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ؟ قَالُوْا: اَبُوْ طَالِبٍ: فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ، وَبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۹۱۸: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابوطالب، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریش کے اکابرین کی معیت میں شام کے لیے روانہ ہوئے، جب وہ راہب کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس کے ہاں پڑاؤ ڈال کر اپنی سواریوں کے کجاوے کھول دیے، اتنے میں راہب ان کے پاس آیا، وہ اس سے پہلے بھی یہاں سے گزرا کرتے تھے، لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا، راوی بیان کرتے ہیں، وہ اپنی سواریوں کے کجاوے اتار رہے تھے تو راہب ان کے درمیان کسی کو تلاش کرتا پھر رہا تھا حتیٰ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا، اس نے آپ کا دست مبارک پکڑ کر کہا: یہ سید العالمین ہیں، یہ رب العالمین کے رسول ہیں، اللہ انہیں رحمتہ للعالمین بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ اس پر اکابرین قریش نے پوچھا: تمہارے علم کی بنیاد کیا ہے؟ اس نے کہا: جب تم گھاٹی پر چڑھے تو ہر شجر وحجر آپ کے سامنے جھک گیا، اور وہ صرف کسی نبی کی خاطر ہی جھکتے ہیں، اور میں مہر نبوت سے بھی انہیں پہچانتا ہوں جوان کے شانے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مانند ہے، پھر وہ واپس گیا اور ان کے لیے کھانے کا اہتمام کیا، جب وہ کھانا لے کر ان کے پاس آیا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کی چراگاہ میں تھے، اس نے کہا: انہیں بلا بھیجو، جب آپ تشریف لائے تو بادل کا ٹکڑا آپ پر سایہ فگن تھا، جب آپ اکیلے قوم کے پاس آئے تو وہ لوگ آپ سے پہلے ہی درخت کے سایہ میں جا چکے تھے۔ جب آپ بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ جھک گیا، اس نے کہا: درخت کے سائے کو دیکھو کہ وہ ان پر جھک گیا ہے، اس نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم میں سے ان کا سرپرست

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٢٠ وقال: غريب) ☆ يونس بن أبي إسحاق مدلس و عنعن۔

کون ہے؟ انہوں نے بتایا، ابو طالب، وہ مسلسل ان کو قسم دیتا رہا (کہ آپ انہیں واپس لے جائیں) حتیٰ کہ ابو طالب نے انہیں واپس بھیج دیا، اور ابوبکر نے بلال کو آپ کے ساتھ روانہ کیا، اور راہب نے روٹی اور زیتون بطور زادِ راہ آپ ﷺ کو عطا کیا۔

۵۹۱۹: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ :كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيْهَا ، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ!. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❶

۵۹۱۹: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کے ساتھ مکہ میں موجود تھا، ہم اس کی ایک جانب نکلے تو سامنے آنے والا ہر شجر و حجر کہہ رہا تھا: اللہ کے رسول! السلام علیکم!

۵۹۲۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا ، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِيْلُ: اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا؟ فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ ، قَالَ : فَارْفَضَّ عَرَقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

۵۹۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معراج کی رات نبی ﷺ کے پاس براق لائی گئی جسے لگام ڈالی گئی تھی اور اس پر زین سجائی گئی تھی، اس نے آپ کے بیٹھنے میں رکاوٹ پیدا کی تو جبریل علیہ السلام نے اسے فرمایا: کیا تم محمد ﷺ کے ساتھ یہ سلوک کرتی ہو؟ اللہ کے ہاں ان سے بڑھ کر معزز کسی شخصیت نے تجھ پر سواری نہیں کی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(یہ سن کر) وہ (براق) پسینے سے شرابور ہوگئی۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۲۱: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرَئِيْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ، فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۵۹۲۱: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبریل نے اپنی انگلی سے اشارہ فرمایا تو اس کے ساتھ پتھر میں سوراخ کر دیا اور اس کے ساتھ براق کو باندھ دیا۔''

۵۹۲۲: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: ثَلٰثَةُ اَشْيَآءَ رَاَيْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهٗ اِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَاٰهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ ، فَوَضَعَ جِرَانَهٗ ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: **((اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ؟))**. فَجَاءَهٗ، فَقَالَ: **((بِعْنِيْهِ))** فَقَالَ: بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَاِنَّهٗ لِاَهْلِ بَيْتٍ مَالَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهٗ، قَالَ: اَمَّا اِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ اَمْرِهٖ، فَاِنَّهٗ شَكٰى كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ ، فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِ، ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا ، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْاَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَكَانِهَا ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرْتُ لَهٗ ، فَقَالَ: **((هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَاْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ اَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَذِنَ لَهَا))**. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَآءٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهٖ جِنَّةٌ ، فَاَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْخَرِهٖ ثُمَّ قَالَ: **((اُخْرُجْ فَاِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ))**. ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَآءِ فَسَاَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ ، فَقَالَتْ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٢٦ وقال: حسن غريب) و الدارمي (١/ ١٢ح ٢١) ☆ وليد بن أبي ثور: ضعيف وعباد: مجهول۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣١٣١) ☆ قتادة مدلس و عنعن۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣١٣٢ وقال: غريب)۔

بِالْحَقِّ مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ. [1]

۵۹۲۲: یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین معجزات دیکھے، ہم سفر کر رہے تھے کہ ہم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے اس پر پانی لایا جاتا تھا، جب اس اونٹ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ بلبلا اٹھا اور اپنی گردن (زمین پر) رکھ دی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا: ''اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟'' وہ آپ کی خدمت میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے مجھے فروخت کر دو۔'' اس نے عرض کیا، نہیں، ہم اللہ کے رسول! آپ کو ویسے ہی ہبہ کر دیتے ہیں، لیکن عرض یہ ہے کہ یہ جس گھرانے کا ہے ان کی معیشت کا انحصار صرف اسی پر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لے جب تو نے اس کی یہ صورت بیان کی تو اس نے کثرت عمل اور قلت خوراک کی شکایت کی تھی تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔'' پھر ہم نے سفر شروع کیا حتیٰ کہ ہم نے ایک جگہ قیام کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ اس نے آپ کو ڈھانپ لیا، اور پھر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہ درخت ہے جس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرے لہٰذا اسے اجازت دی گئی۔'' راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم نے سفر شروع کیا تو ہم پانی کے قریب سے گزرے وہاں ایک عورت اپنے مجنون بیٹے کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کی ناک سے پکڑ کر فرمایا: ''نکل جا، کیونکہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا رسول ہوں۔'' پھر ہم نے سفر شروع کر دیا، جب ہم واپس آئے اور اسی پانی کے مقام سے گزرے تو آپ نے اس عورت سے اس بچے کے متعلق دریافت فرمایا تو اس نے عرض کیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کی طرف سے کوئی ناگوار چیز نہیں دیکھی۔

۵۹۲۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُوْنٌ، وَإِنَّهُ لَيَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَدْرَهُ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلَ الْجِرْوِ الْأَسْوَدِ يَسْعٰى. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۵۹۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک عورت اپنا بیٹا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے بیٹے کو جنون ہے، اور اسے صبح و شام اس کا دورہ پڑتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی تو اس نے ایک زوردار قے کی تو اس کے پیٹ سے کالے کتے کا پلا دوڑتا ہوا نکل گیا۔

۵۹۲٤: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ جِبْرَئِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ، قَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! هَلْ تُحِبُّ أَنْ نُرِيَكَ آيَةً؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِّنْ وَرَائِهِ فَقَالَ: أُدْعُ بِهَا، فَدَعَا بِهَا، فَجَاءَتْ، فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ، فَأَمَرَهَا، فَرَجَعَتْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٩٥-٢٩٦ ح ٣٧١٨) [و أحمد (٤/ ١٧٣ ح ١٧٧٠٨)
☆فيه عبدالله بن حفص: مجهول و عطاء بن السائب: اختلط، رواه عنه معمر وله شواهد ضعيفة عند الحاكم (٢/ ٦١٧-٦١٨) و أحمد (٤/ ١٧٠) وغيرهما۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ١١-١٢ ح ١٩) ☆ فيه فرقد السبخي وهو ضعيف۔

((حَسْبِیْ حَسْبِیْ)). رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [1]

۵۹۲۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے جبکہ آپ غمگین بیٹھے ہوئے تھے اور آپ مکہ والوں کے ناروا سلوک سے خون سے رنگین ہو چکے تھے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ ہم آپ کو ایک نشانی دکھائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' جبریل علیہ السلام نے آپ کے پیچھے سے ایک درخت دیکھا، اور فرمایا: اسے بلائیں، آپ نے اسے بلایا تو وہ آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا، پھر آپ نے کہا: اسے واپس جانے کا حکم فرمائیں، انہوں نے اسے حکم فرمایا تو وہ واپس چلا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے لیے کافی ہے، میرے لیے کافی ہے۔''

۵۹۲۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِیٌّ فَلَمَّا دَنٰی قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ؟)) قَالَ: وَمَنْ يَّشْهَدُ عَلٰى مَاتَقُوْلُ؟ قَالَ: ((هٰذِهِ السَّلَمَةُ)). فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ، فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا، فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا، اَنَّهٗ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَنْبَتِهَا. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [2]

۵۹۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ایک اعرابی آیا، جب وہ قریب آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' اس نے کہا، آپ جو فرما رہے ہیں اس پر کون گواہی دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ خاردار درخت۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور وہ وادی کے کنارے پر تھا، وہ زمین پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین مرتبہ گواہی طلب کی تو اس نے تین مرتبہ گواہی دی کہ آپ کی شان وہی ہے جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، پھر وہ اپنی اگنے کی جگہ پر چلا گیا۔

۵۹۲۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: بِمَا اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِیٌّ؟ قَالَ: ((اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم)). فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَالَ ((ارْجِعْ)). فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ. [3]

۵۹۲۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، مجھے کس طرح پتہ چلے کہ آپ نبی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کھجور کے اس درخت سے اس خوشے کو بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں (تو پھر ٹھیک ہے)۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا تو وہ کھجور کے درخت سے اتر کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہو گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''واپس چلے جاؤ۔'' وہ واپس چلا گیا، اور اعرابی نے اسلام قبول کر لیا۔ ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ١٢-١٣ ح ٢٣) [وابن ماجه (٤٠٢٨)] ☆ فيه الأعمش مدلس وعنعن۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الدارمي (١/ ١٠ ح ١٦)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٢٨) ☆ شريك مدلس وعنعن وله شواهد ضعيفة۔

٥٩٢٧: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ ذِئْبٌ اِلٰی رَاعِیْ غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ حَتّٰی انْتَزَعَهَا مِنْهُ، قَالَ: فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰی تَلٍّ فَاَقْعٰی وَاسْتَثْفَرَ، وَقَالَ: قَدْ عَمَدْتُ اِلٰی رِزْقٍ رَزَقَنِیْهِ اللّٰهُ اَخَذْتُهُ، ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّیْ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: تَاللّٰهِ! اِنْ رَاَیْتُ كَالْیَوْمِ ذِئْبٌ یَتَكَلَّمُ! فَقَالَ الذِّئْبُ: اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِی النَّخَلَاتِ بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ یُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰی وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ فَقَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ یَهُوْدِیًّا، فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ، وَاَسْلَمَ، فَصَدَّقَهُ النَّبِیُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اِنَّهَا اَمَارَاتٌ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ، قَدْ اَوْشَكَ الرَّجُلُ اَنْ یَخْرُجَ فَلَا یَرْجِعَ حَتّٰی یُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ بَعْدَهُ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۵۹۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ کے چرواہے کے پاس آیا اور اس نے وہاں سے ایک بکری اٹھالی، چرواہے نے اس کا پیچھا کیا حتیٰ کہ اس کو اس سے چھڑا لیا، راوی بیان کرتے ہیں بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ گیا، اور وہاں سرین کے بل بیٹھ گیا اور دم دونوں پاؤں کے درمیان داخل کر لی، پھر اس نے کہا: میں نے روزی کا قصد کیا جو اللہ نے مجھے عطا کی تھی اور میں نے اسے حاصل کر لیا تھا، مگر تو نے اسے مجھ سے چھڑا لیا۔ اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج کے دن کی طرح کوئی بھیڑیا بولتے ہوئے نہیں دیکھا، بھیڑیے نے کہا: اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ آدمی (محمد ﷺ) جو دو پہاڑوں کے درمیان واقع نخلستان (مدینہ) میں رہتا ہے، وہ تمہیں ماضی اور حال کے واقعات کے متعلق بتاتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، وہ شخص یہودی تھا، وہ نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے اس واقعہ کے متعلق آپ کو بتایا اور اسلام قبول کر لیا۔ نبی ﷺ نے اس کی تصدیق فرمائی، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ قیامت سے پہلے کی نشانیاں ہیں، قریب ہے کہ آدمی (گھر سے) نکلے، پھر وہ واپس آئے تو اس کے جوتے اور اس کا کوڑا اسے ان حالات کے متعلق بتائیں جو اس کے بعد اس کے اہل خانہ کے ساتھ پیش آئے ہوں۔“

٥٩٢٨: وَعَنْ اَبِی الْعَلَآءِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ، مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّی اللَّیْلِ، یَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَیَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا: فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ؟ قَالَ: مِنْ اَیِّ شَیْءٍ تَعْجَبُ؟ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِیَدِهٖ اِلَی السَّمَآءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ [2]

۵۹۲۸: ابوالعلاء، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک برتن سے دن بھر باری باری تناول کرتے رہے، وہ اس طرح کہ دس کھا جاتے اور دس آ جاتے۔ ہم نے کہا: کہاں سے بڑھایا جا رہا تھا؟ انہوں (سمرہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تم کس چیز سے تعجب کرتے ہو؟ اس میں اضافہ تو اس طرف سے ہو رہا تھا، اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔

٥٩٢٩: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ یَوْمَ بَدْرٍ فِیْ ثَلٰثِمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ، اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ، اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ جِیَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ)). فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ، فَانْقَلَبُوْا

---

[1] صحيح، رواه البغوي في شرح السنة (١٥/ ٨٧ ح ٤٢٨٢) [و أحمد (٢/ ٣٠٦ ح ٨٠٤٩ وسنده حسن)] ☆ وله شاهد عند أحمد (٣/ ٨٣-٨٤) و صححه الحاكم (٤/ ٤٦٧-٤٦٨) ووافقه الذهبي و أصله في سنن الترمذي (٢١٨١ وهو حديث صحيح)۔ [2] إسناده صحيح، رواه الترمذي (٣٦٢٥ وقال: حسن صحيح) و الدارمي (١/ ٣٠ ح ٥٧)۔

وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ ، وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوْا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۹۲۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بدر کے روز تین سو پندرہ صحابہ کرام کے ساتھ روانہ ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! یہ ننگے پاؤں ہیں تو انہیں سواری عطا فرما، اے اللہ! یہ ننگے بدن ہیں تو انہیں لباس عطا فرما، اے اللہ! یہ بھوک کا شکار ہیں تو انہیں شکم سیر فرما۔'' اللہ نے آپ ﷺ کو فتح عطا فرمائی، آپ واپس آئے تو ان میں سے ہر آدمی کے پاس ایک یا دو اونٹ تھے، ان کے پاس لباس بھی تھا اور وہ شکم سیر بھی تھے۔

۵۹۳۰: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَ مُصِيْبُوْنَ وَ مَفْتُوْحٌ لَكُمْ ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ، وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۹۳۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری (دشمن کے خلاف) مدد کی جائے گی، تم مال غنیمت حاصل کرو گے، تم (بہت سے ملک) فتح کرو گے، تم میں سے جو شخص یہ مذکورہ چیزیں پالے تو وہ اللہ سے ڈرے، نیکی کا حکم کرے اور برائی سے منع کرے۔''

۵۹۳۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ، ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الذِّرَاعَ ، فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِرْفَعُوْا أَيْدِيَكُمْ)) وَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا ، فَقَالَ: ((سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ؟)). فَقَالَتْ: مَنْ أَخْبَرَكَ؟ قَالَ: ((أَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهِ فِيْ يَدِيْ)) لِلذِّرَاعِ. قَالَتْ: نَعَمْ ، قُلْتُ: إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهُ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ ، فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا ، وَتُوُفِّيَ أَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ أَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ ، وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الَّذِيْ أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ ، حَجَمَهُ أَبُوْهِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ ، وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۵۹۳۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل خیبر کی ایک یہودی عورت نے ایک بھنی ہوئی بکری میں زہر ملا دی، پھر اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر بھیج دیا، رسول اللہ ﷺ نے دستی لی اور اس سے کھایا، اور آپ کے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ہاتھ (کھانے سے) اٹھا لو۔'' آپ نے یہودی عورت کو بلا بھیجا اور فرمایا: ''کیا تو نے اس بکری میں زہر ملائی تھی؟'' اس نے کہا: آپ کو کس نے بتایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ہاتھ میں یہ جو دستی ہے اس نے مجھے بتایا ہے۔'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، میں نے کہا: اگر تو وہ سچے نبی ہوئے تو یہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گی، اور اگر وہ سچے نبی نہ ہوئے تو ہم اس سے آرام پا جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو معاف فرما دیا اور اسے سزا نہ دی، اور آپ کے جن صحابہ کرام نے بکری کا گوشت کھایا تھا وہ فوت ہو گئے، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کا گوشت کھانے کی وجہ سے اپنے کندھوں کے درمیان پچھنے لگوائے، ابو ہند جو کہ انصار کے قبیلے بنو بیاضہ کے آزاد کردہ غلام تھے، انہوں نے سینگ اور چھری کے

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٧٤٧)۔ [2] **صحيح**، رواه أبو داود (٥١١٨ مختصرًا جدًا ولم يذكر هذا اللفظ وسنده صحيح) [وأبو داود الطيالسي (٣٣٧) والترمذي (٢٢٥٧)]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٥١٠) والدارمي (١/ ٣٣ ح ٦٩)۔ ☆ الزهري عن جابر: منقطع "لم يسمع منه" انظر تحفة الأشراف (٢/ ٣٥٦)۔

ساتھ آپ ﷺ کے پیچھے لگائے تھے۔

۵۹۳۲: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَاَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً، فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنِّىْ طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا، فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ اَبِيْهِمْ بِظُعْنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ، اِجْتَمَعُوْا اِلٰى حُنَيْنٍ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((**تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى**)) ثُمَّ قَالَ: ((**مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟**)) قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِىْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِىُّ رضی اللہ عنہ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**ارْكَبْ**)) فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ، فَقَالَ: ((**اِسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِىْ اَعْلَاهُ**)) فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى مُصَلَّاهُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: ((**هَلْ حَسِسْتُمْ فَارِسَكُمْ؟**)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَا حَسِبْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّىْ يَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ، حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ: ((**اَبْشِرُوْا، فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ**)). فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِى الشِّعْبِ، فَاِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ، حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّى انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِىْ اَعْلَا هٰذَا الشِّعْبِ، حَيْثُ اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَلَمْ اَرَ اَحَدًا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ**)) قَالَ: لَا، اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْ قَاضِىَ حَاجَةٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۹۳۲: سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین کے موقع پر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا، انہوں نے سفر جاری رکھا حتیٰ کہ پچھلا پہر ہو گیا، ایک گھڑ سوار آیا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں پہاڑ کے اوپر چڑھا ہوں اور میں نے اچانک ہوازن قبیلے کو دیکھا ہے کہ وہ سب کے سب اپنے مویشیوں اور اپنے اموال کے ساتھ حنین کی طرف اکٹھے ہو رہے ہیں، اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''ان شاء اللہ تعالیٰ کل وہ مسلمانوں کا مال غنیمت ہوگا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟'' انس بن ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سوار ہو جاؤ۔'' وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس گھاٹی کی طرف جاؤ حتیٰ کہ تم اس کی چوٹی پر پہنچ جاؤ۔'' جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اپنی جائے نماز پر تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز ادا کی، پھر فرمایا: ''کیا تم نے اپنے گھڑ سوار کو محسوس کیا؟'' ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم نے محسوس نہیں کیا، نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ دوران نماز اس گھاٹی کی طرف التفات فرماتے رہے حتیٰ کہ جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ''خوش ہو جاؤ، تمہارا گھڑ سوار آ گیا ہے۔'' ہم بھی درختوں کے درمیان اس گھاٹی کی طرف دیکھنے لگے تو وہ اچانک آ گیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا تو اس نے عرض کیا، میں چلتا گیا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق اس گھاٹی کے بلند ترین حصے پر تھا، جب صبح ہوئی تو میں ان دونوں گھاٹیوں کے اطراف سے ہو آیا ہوں، لیکن میں نے کسی کو نہیں دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''کیا رات کے وقت تم (اپنے گھوڑے سے) نیچے اترے تھے؟'' انہوں نے عرض کیا: نماز پڑھنے یا قضائے حاجت

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۵۰۱)۔

کے علاوہ میں نہیں اترا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اس (رات) کے بعد کوئی بھی نیک عمل نہ کرو تو تم پر کوئی مؤاخذہ نہیں۔''

٥٩٣٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِتَمَرَاتٍ، فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اُدْعُ اللّٰهَ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ، فَضَمَّهُنَّ، ثُمَّ دَعَالِی فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ، قَالَ: ((**خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ، کُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَیْئًا فَاَدْخِلْ فِیْهِ یَدَكَ فَخُذْهُ وَلَاتَنْثُرْهُ نَثْرًا**)). فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَالِكَ التَّمْرِ کَذَا وَ کَذَا مِنْ وَسْقٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَکُنَّا نَاْکُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَکَانَ لَا یُفَارِقُ حَقْوِیْ حَتّٰی کَانَ یَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ فَاِنَّهُ انْقَطَعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۵۹۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں کچھ کھجوریں لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان میں برکت کے لیے دعا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اکٹھا کیا پھر میرے لیے ان میں برکت کی دعا فرمائی، اور فرمایا: ''انہیں لے لو اور انہیں اپنے توشہ دان میں رکھ لو، جب بھی تم ان میں سے کچھ لینا چاہو تو اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر لے لینا اور انہیں مکمل طور پر باہر نہ نکالنا۔'' میں نے ان میں سے اتنے اتنے وسق کھجور اللہ کی راہ میں عطا کیے، ہم خود بھی اس میں سے کھاتے تھے اور کھلاتے بھی تھے، اور وہ میری کمر سے الگ نہیں ہوتا تھا حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے روز وہ منقطع ہو کر گر پڑا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٩٣٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: تَشَاوَرَتْ قُرَیْشٌ لَیْلَةً بِمَکَّةَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ، یُرِیْدُوْنَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلِ اقْتُلُوْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ اَخْرِجُوْهُ، فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی ذٰلِكَ، فَبَاتَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ عَلٰی فِرَاشِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم تِلْكَ اللَّیْلَةَ، وَخَرَجَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰی لَحِقَ بِالْغَارِ، وَبَاتَ الْمُشْرِکُوْنَ یَحْرُسُوْنَ عَلِیًّا یَحْسَبُوْنَهُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارُوْا عَلَیْهِ، فَلَمَّا رَاَوْا عَلِیًّا رَدَّ اللّٰهُ مَکْرَهُمْ، فَقَالُوْا: اَیْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا، قَالَ: لَا اَدْرِیْ، فَاقْتَصُّوْا اَثَرَهُ، فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَیْهِمْ، فَصَعِدُوا الْجَبَلَ، فَمَرُّوْا بِالْغَارِ، فَرَاَوْا عَلٰی بَابِهٖ نَسْجَ الْعَنْکَبُوْتِ، فَقَالُوْا: لَوْدَخَلَ هٰهُنَا لَمْ یَکُنْ نَسْجُ الْعَنْکَبُوْتِ عَلٰی بَابِهٖ، فَمَکَثَ فِیْهِ ثَلٰثَ لَیَالٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۵۹۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، قریش نے ایک رات مکہ میں (دار الندوہ میں) مشورہ کیا تو ان میں سے کسی نے کہا جب صبح ہو تو اس کو قید کر دو، ان کی مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے، کسی نے کہا: نہیں، بلکہ اسے قتل کر دو، اور کسی نے کہا نہیں، بلکہ اسے (مکہ سے) نکال باہر کرو، اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس (منصوبے) پر مطلع کر دیا، اس رات علی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر رات بسر کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چل دیے حتیٰ کہ آپ غار میں پہنچ گئے، جبکہ مشرکین پوری رات علی رضی اللہ عنہ پر پہرہ دیتے رہے اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جب صبح ہوئی تو وہ ان پر حملہ آور ہوئے جب انہوں نے دیکھا کہ یہ تو علی رضی اللہ عنہ ہیں، اللہ نے ان کا منصوبہ ناکام بنا

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨٣٩ وقال: حسن غريب)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٣٤٨ ح ٣٢٥١) ☆ فيه عثمان الجزري بن عمرو بن ساج: فيه ضعف۔

دیا، انہوں نے پوچھا: تمہارا ساتھی کہاں ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ انہوں نے آپ ﷺ کے قدموں کے نشانات کا کھوج لگایا، جب وہ پہاڑ پر پہنچے تو ان پر معاملہ مشتبہ ہوگیا، وہ پہاڑ پر چڑھ گئے اور غار کے پاس سے گزرے، انہوں نے اس کے دروازے پر مکڑی کا جالا دیکھا، اور انہوں نے کہا: اگر وہ اس میں داخل ہوئے ہوتے تو اس کے دروازے پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا، آپ ﷺ نے وہاں تین روز قیام فرمایا۔

۵۹۳۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَاةٌ فِيْهَا سَمٌّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِجْمَعُوْا لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُوْدِ)). فَجُمِعُوْا لَهٗ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْهُ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَبُوْكُمْ؟)) قَالُوْا: فُلَانٌ. قَالَ: ((كَذَبْتُمْ، بَلْ اَبُوْكُمْ فُلَانٌ)). قَالُوْا: صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ، قَالَ: ((فَهَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ! وَاِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهٗ فِيْ اَبِيْنَا، فَقَالَ لَهُمْ: ((مَنْ اَهْلُ النَّارِ؟)). قَالُوْا: نَكُوْنُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَّا فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِخْسَئُوْا فِيْهَا، وَاللّٰهِ! لَا نَخْلُفُكُمْ فِيْهَا اَبَدًا)). ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ؟)) فَقَالُوْا: نَعَمْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ! قَالَ: ((هَلْ جَعَلْتُمْ فِيْ هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: ((فَمَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ؟)). قَالُوْا: اَرَدْنَا اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا اَنْ نَسْتَرِيْحَ مِنْكَ، وَاِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۹۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو ایک بکری کا ہدیہ پیش کیا گیا جس میں زہر تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہاں جتنے یہودی موجود ہیں انہیں میرے پاس جمع کرو۔'' چنانچہ وہ سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیئے گئے آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''میں تم سے ایک چیز کے متعلق سوال کرنے لگا ہوں کیا تم اس کے متعلق مجھے سچ سچ بتاؤ گے؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں! ابوالقاسم! رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''تمہارا باپ کون تھے؟'' انہوں نے بتایا: فلاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جھوٹ بولتے ہو، بلکہ تمہارا باپ تو فلاں ہے۔'' انہوں نے کہا: آپ نے سچ فرمایا اور اچھا کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں تم سے کسی چیز کے متعلق دریافت کروں تو تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں، ابوالقاسم! اگر ہم نے آپ سے جھوٹ بولا تو آپ سمجھ جائیں گے جس طرح آپ نے ہمارے باپ کے بارے میں (ہمارا جھوٹ) جان لیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''جہنمی کون ہیں؟'' انہوں نے کہا: کچھ مدت کے لیے ہم اس میں جائیں گے، پھر ہماری جگہ تم وہاں آ جاؤ گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ہی اس میں ذلیل ہو کر رہو گے، کیونکہ ہم اس میں تمہاری جگہ کبھی بھی داخل نہیں ہوں گے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے ایک چیز کے بارے میں سوال کرتا ہوں کیا تم مجھے سچ سچ جواب دو گے؟'' انہوں نے کہا: ہاں، ابوالقاسم! آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم نے اس بکری (کے گوشت) میں زہر ملایا ہے؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کس چیز نے تمہیں اس پر آمادہ کیا؟'' انہوں نے کہا: ہم نے اس لیے کیا کہ اگر آپ جھوٹے

---

[1] رواه البخاري (٣١٦٩)۔

ہوئے تو ہمیں آپ سے آرام مل جائے گا اور اگر آپ سچے ہوئے تو آپ کو نقصان نہیں پہنچے گا۔

٥٩٣٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا، حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا، حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٥٩٣٦: عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف لے گئے، ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ ظہر کا وقت ہو گیا پھر آپ منبر سے اترے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا، پھر آپ نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور (خطاب فرمایا) حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا آپ نے قیامت تک ہونے والے واقعات کے متعلق ہمیں بیان فرمایا، راوی بیان کرتے ہیں، ہم میں سے زیادہ عالم وہ ہے جو اس خطبے کو ہم میں سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔

٥٩٣٧: وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ: سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا: مَنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ۔ يَعْنِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ۔ اَنَّهٗ قَالَ: اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٥٩٣٧: معن بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے کہا: میں نے مسروق سے دریافت کیا جس رات جنوں نے قرآن سنا تھا اس کی خبر نبی ﷺ کو کس نے دی تھی؟ انہوں نے بتایا: مجھے تمہارے والد یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے متعلق ایک درخت نے اطلاع دی تھی۔

٥٩٣٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ، وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ، فَرَاَيْتُهٗ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَّزْعَمُ اَنَّهٗ رَاٰهُ غَيْرِيْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لِعُمَرَ اَمَا تَرَاهُ؟ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ: يَقُوْلُ عُمَرُ: سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ، ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ، يَقُوْلُ: ((**هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ**)). قَالَ عُمَرُ: وَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَؤُوا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ، بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: ((**يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا؟ فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا**)). فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا؟ فَقَالَ: ((**مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٥٩٣٨: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے، ہم نے چاند دیکھنے کا اہتمام کیا، میری نظر

---

[1] رواه مسلم (٢٥/ ٢٨٩٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٥٩) و مسلم (١٥٣/ ٤٥٠)۔

[3] رواه مسلم (٧٦/ ٢٨٧٣)۔

تیز تھی، لہٰذا میں نے اسے دیکھ لیا، اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ اس نے اسے دیکھا ہے، میں عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: کیا آپ اسے دیکھ نہیں رہے؟ وہ اسے نہیں دیکھ پا رہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے، میں عنقریب اسے دیکھ لوں گا۔ میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا، پھر انہوں نے اہل بدر کے متعلق ہمیں بتانا شروع کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے موقع پر کفار کے قتل گاہوں کے متعلق ایک روز پہلے ہی بتا رہے تھے: ''کل ان شاء اللہ یہاں فلاں قتل ہوگا، اور کل ان شاء اللہ یہاں فلاں قتل ہو گا۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جس جگہ کی نشان دہی فرمائی تھی اس میں ذرا بھی فرق نہیں آیا تھا (وہ وہیں وہیں قتل ہوئے تھے) راوی بیان کرتے ہیں، ان سب کو ایک دوسرے پر کنویں میں ڈال دیا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے اور فرمایا: ''اے فلاں بن فلاں!، اے فلاں بن فلاں! اللہ اور اس کے رسول نے تم سے جو وعدہ فرمایا تھا کیا تم نے اسے سچا پایا، کیونکہ اللہ نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا تھا میں نے تو اسے سچا پایا ہے؟'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ بے روح جسموں سے کیسے کلام فرما رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ان سے جو کہہ رہا ہوں وہ اسے تم سے زیادہ سن رہے ہیں لیکن وہ مجھے کسی چیز کا جواب نہیں دے سکتے۔''

٥٩٣٩: وَعَنْ أُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، عَنْ اَبِيْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى زَيْدٍ يَعُوْدُهُ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهِ، قَالَ: ((**لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ، وَلٰكِنْ كَيْفَ لَكَ اِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِيْ فَعُمِيْتَ؟**)). قَالَ اَحْتَسِبُ وَاَصْبِرُ، قَالَ: ((**اِذَنْ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ**)). قَالَتْ: فَعَمِيَ بَعْدَ مَامَاتَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ ثُمَّ مَاتَ. [1]

٥٩٣٩: انیسہ بنت زید بن ارقم اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زید کی بیماری میں ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری بیماری خطرناک نہیں، لیکن تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب میرے بعد تمہاری عمر دراز ہو گی اور تم اندھے ہو جاؤ گے؟'' انہوں نے عرض کیا: میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تب تم بغیر حساب جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔'' راویہ بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ نابینا ہو گئے پھر اللہ نے انہیں بصارت عطا فرمائی اور پھر انہوں نے وفات پائی۔

٥٩٤٠: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَالَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ**)). وَذٰلِكَ اَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا، فَكَذَبَ عَلَيْهِ، فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَوُجِدَ مَيِّتًا، وَقَدِ انْشَقَّ بَطْنُهُ، وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [2]

٥٩٤٠: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے میرے ذمے ایسی بات لگائی جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔'' اور آپ نے یہ اس لیے فرمایا کہ آپ نے کسی آدمی کو (کہیں) بھیجا تو اس نے آپ پر

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٤٧٩) ☆ فيه "نباتة عن حمادة عن أنيسة بنت زيد بن أرقم" وهن مجهولات و من دونهن ينظر فيه. [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٢٤٥) ☆ فيه الوازع بن نافع العقيلي: متروك، وقوله: "من تقول عليّ مالم أقل فليتبوأ مقعده من النار" صحيح متواتر من طرق أخرى۔

جھوٹ بولا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے بددعا فرمائی، اسے مردہ پایا گیا، اس کا پیٹ چاک ہو چکا تھا اور زمین نے اسے قبول نہیں کیا۔ دونوں احادیث کو امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

٥٩٤١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ، فَاَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ، فَمَازَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ، فَفَنِيَ، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((**لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۹۴۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ ﷺ سے کھانا طلب کیا، آپ نے اسے ایک وسق جو دیئے، وہ آدمی، اس کی بیوی اور ان کا مہمان اس سے کھاتے رہے لیکن جب اس شخص نے وہ ناپ لئے تو وہ ختم ہو گئے، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اسے نہ ناپتے تو تم اس سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے لیے ہمیشہ رہتا۔''

٥٩٤٢: وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ، فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوْصِي الْحَافِرَ يَقُوْلُ: ((**اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ، اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ**)). فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِيَ امْرَاَتِهٖ، فَاَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَجِيْءَ بِالطَّعَامِ، فَوَضَعَ يَدَهُ، ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ، فَاَكَلُوْا، فَنَظَرْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَلُوْكُ لُقْمَةً فِيْ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((**اَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ اُخِذَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهَا**)). فَاَرْسَلَتِ الْمَرْاَةُ تَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّقِيْعِ، وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيْهِ الْغَنَمُ، لِيُشْتَرٰى لِيْ شَاةٌ، فَلَمْ تُوْجَدْ، فَاَرْسَلْتُ اِلٰى جَارٍ لِيْ قَدِاشْتَرٰى شَاةً اَنْ يُرْسِلَ بِهَا اِلَيَّ بِثَمَنِهَا، فَلَمْ يُوْجَدْ، فَاَرْسَلْتُ اِلَى امْرَاَتِهٖ، فَاَرْسَلَتْ اِلَيَّ بِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَطْعِمِيْ هٰذَا الطَّعَامَ الْاُسْرٰى**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. [2]

۵۹۴۲: عاصم بن کلیب اپنے والد سے اور وہ انصار میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم ایک جنازہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک قبر پر گورکن کو ہدایات دیتے ہوئے سنا: ''اس کے پاؤں کی جانب سے کھلی کرو، اس کے سر کی جانب سے کھلی کرو۔'' جب آپ واپس آئے تو اس (میت) کی عورت کی طرف سے دعوت کا پیغام دینے والا آپ کو ملا تو آپ نے دعوت قبول فرمائی اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، کھانا پیش کیا گیا تو آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا، پھر لوگوں نے (ہاتھ) بڑھایا، انہوں نے کھانا کھایا، ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے منہ میں لقمہ چباتے ہوئے فرمایا: ''میں ایک ایسی بکری کا گوشت پاتا ہوں جو اپنے مالک کی اجازت کے بغیر حاصل کی گئی ہے۔'' اس عورت نے اپنے

---

[1] رواه مسلم (٩/ ٢٢٨١)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٣٣٢) [وعنه] والبيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٣١٠) ☆ قولـه "داعي امرأته" خطأ من الناسخ أو غيره، والصواب: "داعي امرأة" كما في سنن أبي داود وغيره و لو صح فمعناه "أي داعي امرأة الحافر" و لا يدل هذا اللفظ إلى ما ذهب إليه البريلوية و من وافقهم بأن المراد منه "داعي امرأة الميت" ولم يأتوا بأي دليل على تحريفهم هذا!۔

وضاحتی پیغام میں عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے نقیع کی طرف، جو کہ بکریوں کی خرید وفروخت کا مرکز ہے، آدمی بھیجا تھا تا کہ وہ میرے لیے ایک بکری خرید لائے، لیکن وہاں نہ ملی تو میں نے اپنے پڑوسی کی طرف پیغام بھیجا، اس نے ایک بکری خریدی ہوئی تھی، کہ وہ اس کی قیمت کے عوض اسے میری طرف بھیج دے، لیکن وہ (پڑوسی) نہ ملا تو میں نے اس کی عورت کی طرف پیغام بھیجا تو اس نے اسے میری طرف بھیج دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔''

۵۹۴۳: وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ ـ وَهُوَ اَخُ اُمِّ مَعْبَدٍ ـ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَمَوْلَى اَبِيْ بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيْلُهُمَا عَبْدُاللّٰهِ اللَّيْثِيُّ، مَرُّوْا عَلٰى خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدٍ، فَسَئَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْا مِنْهَا، فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ، وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى شَاةٍ فِيْ كَسْرِ الْخَيْمَةِ، فَقَالَ: ((**مَاهٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ؟**)) قَالَتْ: شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجُهْدُ عَنِ الْغَنَمِ . قَالَ: ((**هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟**)) قَالَتْ: هِيَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: ((**اَتَاْذَنِيْنَ لِيْ اَنْ اَحْلُبَهَا؟**)) قَالَتْ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنْ رَاَيْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلُبْهَا، فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا، وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى، وَدَعَالَهَا فِيْ شَاتِهَا، فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ، وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ، فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ، فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا، حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ، ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رَوِيَتْ، وَسَقٰى اَصْحَابَهُ حَتّٰى رَوُوْا، ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرَهُمْ، ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ، حَتّٰى مَلَاَ الْاِنَاءَ، ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا، وَبَايَعَهَا، وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِالْبَرِّ فِي الْاِسْتِيْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ. [1]

۵۹۴۳: حزام بن ہشام اپنے والد سے، وہ اپنے دادا حبیش بن خالد، جو کہ ام معبد کے بھائی ہیں، سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب مکہ سے نکالا گیا تو آپ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف مہاجر کی حیثیت سے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر اور ابوبکر کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ تھے اور ان کی راہنمائی کرنے والے عبداللہ اللیثی تھے، وہ ام معبد کے دو خیموں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس سے گوشت اور کھجور کے متعلق دریافت کیا تا کہ وہ اس سے خرید لیں۔ لیکن انہیں اس کے ہاں کوئی چیز نہ ملی، جبکہ ان کے پاس زادِ راہ نہیں تھا اور وہ قحط سالی کا شکار ہو چکے تھے، رسول اللہ ﷺ نے خیمے کے ایک کونے میں ایک بکری دیکھی تو فرمایا: ''ام معبد! یہ بکری کیسی ہے؟'' اس نے بتایا کہ یہ لاغر پن کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہیں جا سکتی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ دودھ دیتی ہے؟'' اس نے عرض کیا: یہ اس لائق نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دھو لوں؟'' اس نے عرض کیا، میرے والدین قربان ہوں، اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو ضرور دھو لیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے طلب فرمایا، اس کے تھن کو اپنا دست مبارک لگایا، اللہ تعالیٰ کا نام لیا، ام معبد کے لیے اس بکری کے بارے میں دعائے خیر فرمائی، اس نے پاؤں کھول دیئے، دودھ چھوڑ دیا، اور وہ جگالی کرنے لگی، آپ نے ایک برتن منگایا جو ایک جماعت کو آسودہ کر سکتا تھا، اس میں دودھ دھویا اور اتنا دھویا کہ اس پر جھاگ آ گیا، پھر آپ نے ام معبد کو پلایا حتیٰ کہ وہ خوب سیراب ہو گئی،

---

[1] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۳/ ۲۶۱ ح ۳۷۰۴) و ابن عبد البر فی الاستیعاب (۴/ ۴۹۵-۴۹۸ مع الإصابة) [وصححه الحاكم (۳/ ۹، ۱۰ ووافقه الذهبي] ☆ وللحديث شواهد۔

پھر اپنے ساتھیوں کو پلایا حتیٰ کہ وہ سیراب ہو گئے، پھر آپ نے ان سب کے آخر پر خود پیا، پھر آپ نے اس برتن میں دوسری مرتبہ دودھ دھویا حتیٰ کہ برتن بھر گیا، اس (دودھ) کو ام معبد کے پاس چھوڑ دیا، پھر آپ نے اس سے اسلام پر بیعت لی پھر سب اس کے پاس سے کوچ کر گئے۔

شرح السنہ، ابن عبدالبر نے الاستیعاب میں اور ابن الجوزی نے اسے کتاب الوفاء میں روایت کیا ہے، اور حدیث میں طویل قصہ ہے۔

بَابُ الْكَرَامَاتِ

کرامتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٩٤٤: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ رضی اللہ عنہما تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَاجَةٍ لَّهُمَا، حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ، فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْقَلِبَانِ، وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عُصَيَّةٌ، فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْءِهَا، حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ، فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۹۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما اپنے کسی مسئلہ کے بارے میں نبی ﷺ سے گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ شدید تاریک رات میں رات کا کافی حصہ گزر گیا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے واپسی کے لیے روانہ ہوئے، ہر ایک کے ہاتھ میں چھوٹی سی لاٹھی تھی، چنانچہ ان دونوں میں سے ایک کی لاٹھی نے روشنی پیدا کر دی حتیٰ کہ وہ اس کی روشنی میں چلنے لگے، لیکن جب ان دونوں کی راہیں الگ الگ ہوئیں تو دوسرے کے لیے اس کی لاٹھی نے روشنی پیدا کر دی، دونوں میں ہر ایک اپنی لاٹھی کی روشنی میں چلنے لگا حتیٰ کہ وہ اپنے گھر پہنچ گیا۔

٥٩٤٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: مَا اُرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَاِنِّيْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِيْ اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا، فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ، وَدَفَنْتُهٗ مَعَ اٰخَرَ فِيْ قَبْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۹۴۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب غزوۂ احد کا وقت آیا تو رات کے وقت میرے والد نے مجھے بلایا اور کہا: میں اپنے متعلق سمجھتا ہوں کہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سب سے پہلے میں شہید ہوں گا، رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک کے علاوہ میں اپنے بعد تجھ سے زیادہ عزیز شخص کوئی نہیں چھوڑ کر جا رہا، میرے ذمے کچھ قرض ہے اسے ادا کرنا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، صبح ہوئی تو وہ پہلے شہید تھے، میں نے انہیں ایک دوسرے شخص کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا۔

٥٩٤٦: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَآءَ، وَاِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ)).

---

[1] رواه البخاري (٣٨٠٥)۔

[2] رواه البخاري (١٣٥١)۔

وَإِنَّ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ، وَاِنَّ اَبَابَكْرٍ رضی اللہ عنہ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ ﷺ فَجَاءَ بَعْدَمَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ: مَاحَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ؟ قَالَ: اَوَمَا عَشَّيْتِيهِمْ؟ قَالَتْ: اَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ، فَغَضِبَ، وَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَا اَطْعَمُهُ اَبَدًا، فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ لَا تَطْعَمَهُ، وَحَلَفَ الْاَضْيَافُ اَنْ لَّا يَطْعَمُوْهُ، قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ، فَدَعَا بِالطَّعَامِ، فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا، فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا، فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ: يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ! مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: وَقُرَّةِ عَيْنِيْ! اِنَّهَا الْاٰنَ لَاَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَالِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ؟ فَاَكَلُوْا، وَبَعَثَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذُكِرَ اَنَّهُ اَكَلَ مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ: كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ.

۵۹۴۶: عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرے کو ساتھ لے جائے، جس شخص کے پاس چار افراد کا کھانا ہو تو وہ پانچویں کو یا چھٹے کو ساتھ لے جائے۔'' اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تین کو ساتھ لے کر آئے، نبی ﷺ دس کو ساتھ لے کر گئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شام کا کھانا نبی ﷺ کے ہاں کھایا، پھر وہیں ٹھہر گئے حتیٰ کہ نماز عشاء پڑھ لی گئی، پھر واپس تشریف لے آئے اور وہیں ٹھہر گئے حتیٰ کہ نبی ﷺ نے کھانا کھایا، پھر جتنا اللہ نے چاہا رات کا حصہ گزر گیا تو وہ واپس اپنے گھر چلے گئے، ان کی اہلیہ نے ان سے کہا: آپ کو آپ کے مہمانوں کے ساتھ آنے سے کس نے روکا تھا؟ انہوں نے پوچھا: کیا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے عرض کیا: انہوں نے انکار کر دیا حتیٰ کہ آپ تشریف لے آئیں، وہ ناراض ہو گئے اور کہا: اللہ کی قسم! میں بالکل کھانا نہیں کھاؤں گا۔ عورت نے بھی قسم کھالی کہ وہ اسے نہیں کھائے گی اور مہمانوں نے بھی قسم اٹھالی کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائیں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ (حلف اٹھانا) شیطان کی طرف سے تھا۔ انہوں نے کھانا منگایا، خود کھایا اور ان کے ساتھ مہمانوں نے بھی کھایا، وہ جو لقمہ اٹھاتے تو اس کے نیچے سے اور زیادہ ہو جاتا تھا، انہوں نے اپنی اہلیہ سے فرمایا: بنو فراس کی بہن! یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ اب پہلے سے بھی تین گنا زیادہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے کھایا اور اسے نبی ﷺ کی خدمت میں بھی بھیجا، بیان کیا گیا کہ آپ ﷺ نے اس میں سے تناول فرمایا۔

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ)) باب المعجزات میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۵۹۴۷: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اِنَّهُ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهٖ نُوْرٌ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۹۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نجاشی فوت ہوئے تو ہم باہم گفتگو کرتے تھے کہ ان کی قبر پر مسلسل روشنی نظر آ رہی ہے۔

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۳۵۸۱) و مسلم (۱۷۶/ ۲۰۵۷) ٥ حديث ابن مسعود تقدم (۵۹۱۰)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۵۲۳)۔

۵۹۴۸: وَعَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا: لَانَدْرِيْ اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ثِيَابِهٖ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا اَمْ نَغْسِلُهٗ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ؟ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا اَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ، حَتّٰى مَامِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَذَقْنُهٗ فِيْ صَدْرِهٖ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَهِ الْبَيْتِ، لَايَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ؟اِغْسِلُوْا النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ، فَقَامُوْا: فَغَسَلُوْهُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهٗ، يَصُبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيْصِ وَيَدْلُكُوْنَهٗ بِالْقَمِيْصِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [1]

۵۹۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا: معلوم نہیں کہ جس طرح ہم اپنے فوت ہونے والے دیگر افراد کے (بوقت غسل) کپڑے اتار دیتے ہیں اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے بھی کپڑے اتار دیں یا ہم آپ کو کپڑوں سمیت غسل دیں، جب انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ نے ان پر نیند طاری کردی حتیٰ کہ ان میں سے ہر شخص کی ٹھوڑی اس کے سینے کے ساتھ لگنے لگی۔ پھر گھر کے ایک کونے سے کسی نے ان سے بات کی مگر صحابہ کو اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کہ وہ کون تھا، (اس نے کہا) نبی ﷺ کو کپڑوں سمیت غسل دو، وہ کھڑے ہوئے اور آپ کو اس طرح غسل دیا کہ آپ کی قمیص آپ پر تھی، وہ قمیص کے اوپر پانی گراتے تھے اور آپ کی قمیص کے ساتھ ملتے تھے۔

۵۹۴۹: وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ سَفِيْنَةَ رضی اللہ عنہ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَخْطَأَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْاُسِرَ، فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ، فَاِذَا هُوَ بِالْاَسَدِ، فَقَالَ: يَا اَبَاالْحَارِثِ! اَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ اَمْرِيْ كَيْتَ وَكَيْتَ، فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ، لَهٗ بَصْبَصَةٌ، حَتّٰى قَامَ اِلٰى جَنْبِهٖ، كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوٰى اِلَيْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ، ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ.رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۵۹۴۹: ابن منکدر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سفینہ رضی اللہ عنہ سرزمین روم میں لشکر سے بچھڑ گئے، یا انہیں قید کرلیا گیا، وہ لشکر کی تلاش میں دوڑنے لگے تو اچانک شیر سے سامنا ہوگیا، انہوں نے فرمایا: ابوالحارث (شیر کی کنیت)! میں رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام ہوں، میرے ساتھ یہ یہ مسئلہ بنا ہے، شیر دم ہلاتا ہوا آپ کے سامنے آیا، حتیٰ کہ وہ آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا، جب وہ کہیں سے (خوفناک) آواز سنتا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوجاتا، پھر وہ ان کی طرف آجاتا حتیٰ کہ وہ لشکر کے ساتھ جا ملے پھر شیر واپس چلا گیا۔

۵۹۵۰: وَعَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، قَالَ: قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا، فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَتْ: اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَاءِ، حَتّٰى لَايَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ، فَفَعَلُوْا، فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ، حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [3]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٧/ ٢٤٢) [وأبو داود (٣١٤١) وابن ماجه (١٤٦٤) ببعضه وأحمد (٦/ ٢٦٧ ح ٢٦٨٣٧)]- [2] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٣١٣ ح ٣٧٣٢) [وصححه الحاكم (٣/ ٦٠٦) ووافقه الذهبي] ☆ محمد بن المنكدر لم يثبت سماعه من سفينة رضي الله عنه فالسند معلل -

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٤٣-٤٤ ح ٩٣) ☆ فيه عمرو بن مالك النكري، رواه عن أبي الجوزاء وقال ابن عدي: "يحدث عن أبي الجوزاء هذا أيضًا عن ابن عباس قدر عشرة أحاديث غير محفوظة" (الكامل ١/ ٤٠١، نسخة أخرى ٢/ ١٠٨) و هذا جرح خاص فالسند ضعيف معلل -

۵۹۵۰: ابوالجوزاء بیان کرتے ہیں، مدینہ والے شدید قحط کا شکار ہو گئے تو انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف دیکھو (جاؤ) اور اس میں سے آسمان کی طرف کچھ سوراخ بنا دو حتیٰ کہ ان پر کوئی پردہ نہ ہو، انہوں نے ایسے ہی کیا تو ان پر خوب بارش ہوئی حتیٰ کہ گھاس اگ آئی اونٹ اس قدر فربہ ہو گئے کہ وہ چربی سے پھول گئے اور اس سال کا نام عام الفتق یعنی (خوشحالی کا سال) رکھا گیا۔

۵۹۵۱: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلٰثًا وَلَمْ يُقَمْ، وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ، وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۵۹۵۱: سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں، جب حرہ کا واقعہ ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں تین روز تک اذان ہوئی نہ نماز اور نہ ہی سعید بن مسیّب مسجد سے باہر نکل سکے، انہیں نماز کا وقت، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے آنے والی مبہم سی آواز سے معلوم ہوتا تھا۔

۵۹۵۲: وَعَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ: سَمِعَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَدَعَالَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ يَجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [2]

۵۹۵۲: ابوخلدہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابوالعالیہ سے کہا، کیا انس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سنی ہیں؟ انہوں نے کہا: انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی جس کی وجہ سے ان کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیا کرتا تھا، اور اس میں کستوری جیسی خوشبو آتی تھی۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۹۵۳: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رضی اللہ عنہ خَاصَمَتْهُ اَرْوٰى بِنْتُ اَوْسٍ اِلٰى مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ، وَادَّعَتْ اَنَّهُ اَخَذَ شَيْئًا مِنْ اَرْضِهَا، فَقَالَ سَعِيْدٌ: اَنَا كُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ)). فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: لَا اَسْئَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا، فَقَالَ سَعِيْدٌ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِيْ اَرْضِهَا، قَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا، وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِيْ فِيْ اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِيْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] **إسناده ضعيف** ☆ فيه سعيد بن عبد العزيز: لم يثبت سماعه من سعيد بن المسيب رحمه الله۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۳۸۳۳) واخطأ من ضعفه۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۳۱۹۸) و مسلم (۱۳۹، ۱۳۶ / ۱۶۱۰)۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ، وَاَنَّهُ رَاٰهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ، تَقُوْلُ: اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعِيْدٍ، وَاَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِيْ خَاصَمَتْهُ فِيْهَا، فَوَقَعَتْ فِيْهَا، فَكَانَتْ قَبْرَهَا.

۵۹۵۳: عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے متعلق اروی بنت اوس نے مروان بن حکم کی عدالت میں مقدمہ پیش کیا اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے میری کچھ زمین حاصل کر لی ہے، سعید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سن لینے کے بعد بھی ان کی زمین کے کچھ حصہ پر قبضہ کروں گا؟ مروان نے کہا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جس نے بالشت بھر زمین ناحق حاصل کی تو اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔‘‘ تب مروان نے کہا: اس کے بعد میں آپ سے کوئی ثبوت نہیں مانگتا۔ سعید نے دعا فرمائی: اے اللہ! اگر وہ جھوٹی ہے تو اسے اندھی بنا دے اور اسے اس کی زمین میں موت دے۔ راوی بیان کرتے ہیں، جب وہ فوت ہوئی تو وہ اندھی ہو چکی تھی اور وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ ایک گڑھے میں گری اور فوت ہو گئی۔

اور صحیح مسلم میں محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر سے اس کے ہم معنی روایت ہے کہ انہوں نے اسے بینائی سے محروم دیواروں کو ٹٹولتے ہوئے دیکھا، اور وہ کہتی تھی: مجھے سعید کی بددعا لگ گئی اور وہ گھر کے اس کنویں کے پاس سے گزری جس کے متعلق اس نے ان (سعید رضی اللہ عنہ) سے مقدمہ کیا تھا، وہ اس میں گری اور وہی اس کی قبر بنی۔

۵۹۵۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعٰى سَارِيَةَ، فَبَيْنَمَا عُمَرُ رضي الله عنه يَخْطُبُ، فَجَعَلَ يَصِيْحُ: يَا سَارِيَ الْجَبَلَ، فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِّنَ الْجَيْشِ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا، فَاِذَا بِصَائِحٍ يَصِيْحُ: يَاسَارِيَ الْجَبَلَ، فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [1]

۵۹۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ کیا، اور ساریہ نامی شخص کو اس کا امیر مقرر کیا، اس اثنا میں کہ عمر رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ آپ زور سے کہنے لگے: ساریہ! پہاڑ کی طرف، پھر لشکر کی طرف سے ایک قاصد آیا تو اس نے کہا: امیر المومنین! ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا تو اس نے ہمیں شکست سے دوچار کر دیا تھا مگر اچانک کسی نے زور سے آواز دی: ساریہ! پہاڑ کو نہ چھوڑو۔ ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ کی جانب کر لیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا۔

۵۹۵۵: وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ، اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ رضي الله عنها فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ، وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم، حَتّٰى اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يَزُفُّوْنَهٗ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٣٨٠) ☆ فيه محمد بن عجلان مدلس وعنعن وله طرق عند ابن عساكر (تاريخ دمشق ٢٢/ ١٨، ١٩) وغيره وكلها ضعيفة ومرسلة، لا يصح منها شيئ و أخطأ من صححه أوحسنه !۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٤٤ ح ٩٥) ☆ في سماع نبيهة بن وهب من كعب نظر و لم يدرك عائشة أيضًا فالسند منقطع۔

۵۹۵۵: نُبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ کعب، عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، اہل مجلس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا، تو کعب نے فرمایا: ہر روز ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو گھیر لیتے ہیں، وہ اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، جب شام ہوتی ہے تو وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں، اور اتنے ہی فرشتے اور اتر آتے ہیں اور وہ بھی اس طرح کرتے ہیں، حتیٰ کہ جب (روز قیامت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک سے نکلیں گے تو آپ ستر ہزار فرشتوں کی معیت میں ہوں گے وہ آپ کو لے کر جلدی بھاگیں گے۔

بَابُ هِجْرَةِ أَصْحَابِهِ مِنْ مَكَّةَ وَوَفَاتِهِ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مکہ مکرمہ سے ہجرت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥٩٥٦: عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَجَعَلَا يُقْرِاٰنِنَا الْقُرْاٰنَ، ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ جَآءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ، فَرَحَهُمْ بِهٖ، حَتّٰى رَاَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ جَاءَ، فَمَا جَاءَ حَتّٰى قَرَأْتُ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ فِيْ سُوَرٍ مِثْلِهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۹۵۶: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے پہلے ہمارے پاس مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما تشریف لائے، انہوں نے ہمیں قرآن پڑھانا شروع کیا، پھر عمار، بلال اور سعد رضی اللہ عنہم آئے، پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیس صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف لائے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے مدینہ والوں کو کسی چیز پر اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا میں نے انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوش دیکھا حتیٰ کہ میں نے چھوٹی چھوٹی بچیوں اور بچوں کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا چکے ہیں، جب آپ تشریف لائے تو میں سورۃ الاعلیٰ کے ساتھ مفصل سورتوں میں سے کئی سورتیں پڑھ چکا تھا۔

٥٩٥٧: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ)). فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهٗ. فَقَالَ النَّاسُ: اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ، وَهُوَ يَقُوْلُ: فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا! فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هُوَ الْمُخَيَّرُ، وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۹۵۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''اللہ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ وہ دنیا کی نعمتوں میں سے جو چاہے اپنے لیے پسند کر لے یا پھر وہ اس چیز کو اختیار کر لے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔'' (یہ سن کر) ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے، اور عرض کیا: ہمارے والدین آپ پر فدا ہوں! ہمیں ان کی اس حالت پر تعجب ہوا، لوگوں

---

[1] رواه البخاري (٤٩٤١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٩٠٤) و مسلم (٢/ ٢٣٨٢)۔

نے کہا: اس بزرگ کو دیکھو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندے کے متعلق بتا رہے ہیں کہ اللہ نے اسے اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کی نعمتیں پسند کر لے یا اس چیز کو پسند کر لے جو اس کے پاس ہے، اور وہ کہہ رہا ہے ہمارے والدین آپ پر فدا ہوں۔ چنانچہ جس بندے کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ اس بات کو جاننے والے تھے۔

۵۹۵۸: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی قَتْلٰی اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ، كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ((اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ، وَّاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ، وَّاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا، وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ، وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ، وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰی عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا)). وَزَادَ بَعْضُهُمْ: ((فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا، كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۹۵۸: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ سال بعد شہدائے احد پر ایسے نماز جنازہ ادا کی جیسے آپ زندوں اور فوت شدہ لوگوں سے رخصت ہو رہے ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ''میں تم سے آگے آگے ہوں، میں تم پر گواہ رہوں گا، مجھ سے تمہاری ملاقات حوض پر ہوگی، میں اسے دیکھ رہا ہوں حالانکہ میں اپنی اس جگہ پر ہوں، اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں، مجھے تمہارے متعلق یہ خدشہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، لیکن مجھے تمہارے متعلق دنیا کا خدشہ ہے کہ تم اس کے متعلق باہم سبقت لے جانے کی کوشش کرو گے۔'' اور بعض راویوں نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''تم باہم لڑو گے اور تم بھی اسی طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے تھے۔''

۵۹۵۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ، وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ، دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَبِيَدِهٖ سِوَاكٌ وَّاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ، فَقُلْتُ: اٰخُذُهٗ لَكَ؟ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ، فَتَنَاوَلْتُهٗ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: اُلَيِّنُهٗ لَكَ؟ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ، فَلَيَّنْتُهٗ، فَاَمَرَّهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ، وَيَقُوْلُ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٌ)). ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: ((فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰی)). حَتّٰی قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۹۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے انعامات میں سے یہ بھی مجھ پر انعام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں اور میری باری میں وفات پائی اس وقت آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، اور اللہ نے آپ کی وفات کے وقت میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب کو ایک ساتھ جمع کر دیا، (وہ اس طرح کہ) عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما میرے پاس آئے تو ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، میں نے دیکھا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں، میں نے پہچان لیا کہ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٠٤٢) و مسلم (٣٠/ ٢٢٩٦ و الزيادة له ٣١/ ٢٢٩٦)۔

[2] رواه البخاري (٤٤٤٩)۔

آپ مسواک پسند کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، میں اسے آپ کے لیے لے لوں، آپ نے اپنے سر سے اشارہ فرمایا کہ ہاں، میں نے اسے حاصل کیا، لیکن آپ کے لیے اسے چبانا مشکل تھا، میں نے عرض کیا: کیا میں اسے آپ کی خاطر نرم کر دوں؟ آپ نے اپنے سر مبارک سے اشارہ فرمایا کہ ہاں، میں نے اسے نرم کر دیا، اور آپ کے سامنے چمڑے کا ایک برتن تھا جس میں پانی تھا، آپ اپنے ہاتھ پانی میں داخل فرماتے اور انہیں اپنے چہرے پر پھیرتے اور فرماتے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، موت کی سختیاں ہوتی ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اٹھایا اور فرمانے لگے: (اے اللہ!) اعلیٰ ساتھ نصیب فرما۔'' حتیٰ کہ آپ کی روح قبض ہو گئی اور آپ کا دست مبارک جھک گیا۔

۵۹۶۰: وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَامِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ اِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)). وَكَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ)) فَعَلِمْتُ اَنَّهُ خُيِّرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۹۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو نبی (مرض الموت میں) بیمار ہوتا ہے تو اسے دنیا و آخرت کے مابین اختیار دیا جاتا ہے۔'' اور جس مرض میں آپ کی روح قبض کی گئی، اس مرض میں آپ پر ہچکی کا سخت حملہ ہوا تھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ان لوگوں کے ساتھ جن پر تو نے انعام فرمایا، انبیا علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین (کے ساتھ)۔'' میں نے جان لیا کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔

۵۹۶۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ. فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا: وَاكَرْبَ اَبَاهُ! فَقَالَ لَهَا: ((لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ)). فَلَمَّا مَاتَ، قَالَتْ: يَا اَبَتَاهُ! اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا اَبَتَاهُ! مَنْ جَنَّتُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ. يَا اَبَتَاهُ، اِلٰى جِبْرَئِيْلَ نَنْعَاهُ. فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا اَنَسُ! اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم التُّرَابَ؟ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۹۶۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ پر کرب و تکلیف چھانے لگی، تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، ابا جان کو کتنی تکلیف ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''آج کے بعد آپ کے ابا جان کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔'' جب آپ وفات پا گئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابا جان! آپ نے اپنے رب کے بلاوے پر لبیک کہا، ابا جان! آپ جن کا ٹھکانا جنت الفردوس ہے، ابا جان! ہم جبریل علیہ السلام کو آپ کی موت کی خبر سناتے ہیں، جب آپ کو دفن کر دیا گیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انس! تمہارے دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنے کے لیے کیسے آمادہ ہو گئے؟

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٥٨٦) ومسلم (٨٦/ ٢٤٤٤)۔

[2] رواه البخاري (٤٤٦٢)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٩٦٢: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِيْنَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُوْمِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ: مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ اَحْسَنَ وَلَا اَضْوَءَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ اَقْبَحَ وَلَا اَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَمَا نَفَضْنَا اَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ، حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا.

۵۹۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو حبشیوں نے آپ کی آمد کی خوشی پر اپنے نیزوں کا کھیل پیش کیا۔

اور دارمی کی روایت میں ہے، فرمایا: میں نے اس روز سے، جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، زیادہ حسین اور زیادہ روشن کوئی دن نہیں دیکھا، اور میں نے اس دن سے، جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی، زیادہ قبیح اور زیادہ تاریک کوئی دن نہیں دیکھا۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے: فرمایا: جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں داخل ہوئے تھے تو اس سے ہر چیز روشن ہوگئی تھی، چنانچہ جس دن آپ نے وفات پائی تھی اس سے ہر چیز تاریک ہوگئی تھی، ہم نے اپنے ہاتھ مٹی سے صاف نہیں کیے تھے اور ابھی ہم آپ کی تدفین میں مصروف تھے کہ ہم نے اپنے دلوں کو اجنبی پایا۔

٥٩٦٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ. فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْئًا، قَالَ: ((مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ)). اِدْفِنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۹۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کی گئی تو آپ کی تدفین کے متعلق صحابہ میں اختلاف پیدا ہوگیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس بارے میں) کچھ سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نبی کی روح اسی جگہ قبض فرماتا ہے جہاں وہ پسند فرماتا ہے کہ اس کی تدفین ہو۔'' تم آپ کو آپ کے بستر کی جگہ پر دفن کرو۔

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٩٢٣) والدارمي (١/ ٤١ ح ٨٩) والترمذي (٣٦١٨ وقال: صحيح غريب)
☆سند أبي داود صحيح على شرط الشيخين و سند الدارمي صحيح و سند الترمذي: حسن۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٠١٨ وقال: غريب)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٩٦٤: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ: ((اِنَّهٗ لَنْ يُّقْبَضَ نَبِيٌّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)). قَالَتْ: عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ، وَرَأْسُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاقَ، فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّقْفِ، ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى)). قُلْتُ: اِذَنْ لَّا يَخْتَارُنَا. قَالَتْ: وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهٖ وَهُوَ صَحِيْحٌ فِيْ قَوْلِهٖ: ((اَنَّهٗ لَنْ يُّقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَ اٰخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَوْلُهٗ: ((اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۹۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت صحت میں فرمایا کرتے تھے: ''کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک انہیں ان کا جنتی ٹھکانا نہیں دکھا دیا جاتا ہے، پھر انہیں اختیار دیا جاتا ہے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب آپ پر موت طاری ہوئی اس وقت آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا، آپ پر بے ہوشی طاری ہوئی، پھر افاقہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نظر چھت کی طرف اٹھائی، پھر فرمایا: ''اے اللہ! اعلیٰ ساتھ نصیب فرما، میں نے کہا: تب تو آپ ہمیں اختیار نہیں کریں گے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے جان لیا کہ وہ حدیث جو آپ ہمیں بیان کیا کرتے تھے۔ جب کہ آپ صحت مند تھے: ''کسی نبی کی روح قبض نہیں کی جاتی حتیٰ کہ وہ اپنا جنتی ٹھکانا دیکھ لیتا ہے، پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری بات فرمائی وہ یہ تھی: ''اے اللہ! اعلیٰ ساتھ نصیب فرما۔''

٥٩٦٥: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: ((يَاعَائِشَةُ! مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ، وَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُّ انْقِطَاعَ اَبْهَرِيْ مِنْ ذَالِكَ السَّمِّ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۹۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں فرما رہے تھے: ''عائشہ! میں نے جو کھانا خیبر کے موقع پر کھایا تھا اس کی تکلیف مسلسل اٹھاتا رہا ہوں، اور یہ وہ وقت آ گیا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس زہر کی وجہ سے میری شہ رگ کٹ جائے گی۔''

٥٩٦٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ، فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَلُمُّوْا اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ)). فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ، حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ: قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قُوْمُوْا عَنِّيْ)). قَالَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٠٩) و مسلم (٨٧/ ٢٤٤٤)

[2] رواه البخاري (٤٤٢٨)۔

عُبَيْدُاللّٰهِ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَاحَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَالِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَا فِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْاَحْوَلِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمُ الْخَمِيْسِ، وَمَايَوْمُ الْخَمِيْسِ؟ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى، قُلْتُ: يَاابْنَ عَبَّاسٍ! وَمَايَوْمُ الْخَمِيْسِ؟ قَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعُهُ فَقَالَ: ((ائْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا)). فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ. فَقَالُوْا: مَاشَأْنُهُ؟! اَهَجَرَ؟ اسْتَفْهِمُوْهُ، فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((دَعُوْنِيْ، ذَرُوْنِيْ، فَالَّذِيْ اَنَافِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ)). فَاَمَرَهُمْ بِثَلٰثٍ: فَقَالَ: ((اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِمَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ)). وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ، اَوْ قَالَهَا فَنَسِيْتُهَا قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۹۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض الموت کے آثار ظاہر ہونے لگے، تو اس وقت (آپ کے) گھر میں کچھ افراد تھے ان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لاؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوں گے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ پر تکلیف کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے، تمہارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے، اس پر گھر میں موجود افراد میں اختلاف پڑ گیا، اور وہ جھگڑ پڑے، کوئی کہہ رہا تھا، لاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں لکھ دیں، اور کوئی وہی کہہ رہا تھا جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا، چنانچہ جب شور وغوغہ اور اختلاف زیادہ ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔'' عبید اللہ نے بیان کیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: سب سے بڑی مصیبت یہ تھی کہ ان کا اختلاف اور شور و شغب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی تحریر کے درمیان حائل ہو گیا۔

اور سلیمان بن ابی مسلم الاحول کی روایت میں ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جمعرات کے دن کا ذکر کیا، اور جمعرات کے دن کیا ہوا؟ پھر وہ رونے لگے، اتنا روئے کہ ان کے آنسوؤں نے سنگریزوں کو تر کر دیا۔ میں نے کہا: ابن عباس! جمعرات کے دن کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا: اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف شدت اختیار کر گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے شانے کی ہڈی دو میں تمہیں تحریر لکھ دوں، اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔'' انہوں نے اختلاف کر لیا، حالانکہ نبی کے ہاں تنازع مناسب نہیں، انہوں نے کہا: ان کی کیا حالت ہے؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مرض کی وجہ سے) ایسی بات فرما رہے ہیں، انہیں سمجھنے کی کوشش کرو، پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار پوچھنے کی کوشش کرتے رہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے چھوڑ دو، مجھے میرے حال پر رہنے دو میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے، جس کے لیے تم کہہ رہے ہو، بہتر ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تین باتوں کی وصیت فرمائی: ''مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا، وفود کو اسی طرح عطیات دیتے رہنا جس طرح میں انہیں عطیات دیا کرتا تھا۔'' اور راوی نے تیسری بات نہیں کی یا اس کے متعلق انہوں نے کہا: میں اسے بھول گیا ہوں، سفیان رحمہ اللہ علیہ نے کہا، یہ (کہنا کہ انہوں نے تیسری بات بیان نہیں کی) سلیمان کا قول ہے۔

۵۹۶۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ رضی اللہ عنہما بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١١٤) ومسلم (٢٢/ ١٦٣٧) الرواية الثانية: البخاري (٤٤٣١) ومسلم (٢٠/ ١٦٣٧)۔

نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزُوْرُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ. فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ؟ أَمَا تَعْلَمِيْنَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: إِنِّيْ لَا أَبْكِيْ أَنِّيْ لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ أَبْكِيْ أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۹۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس چلیں ان کی زیارت کریں جس طرح رسول اللہ ﷺ ان کی زیارت کیا کرتے تھے، جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں، ان دونوں حضرات نے انہیں کہا: آپ کیوں روتی ہیں، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ کے ہاں جو ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بہتر ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں اس لیے نہیں رو رہی کہ مجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بہتر ہے، میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا آنا منقطع ہو چکا ہے، ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ان دونوں حضرات کو بھی رونے پر آمادہ کر دیا، وہ بھی ان کے ساتھ رونا شروع ہو گئے۔

۵۹۶۸: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، حَتّٰى أَهْوٰى نَحْوَ الْمِنْبَرِ، فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ، قَالَ: ((**وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! إِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَّقَامِيْ هٰذَا**)). ثُمَّ قَالَ: ((**إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا، فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ**)) قَالَ: فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرُ أَبِيْ بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَبَكٰى، ثُمَّ قَالَ: بَلْ نَفْدِيْكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۵۹۶۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وفات میں (اپنے حجرے سے) باہر تشریف لائے، ہم اس وقت مسجد میں تھے، آپ نے اپنے سر پر پٹی باندھ رکھی تھی، آپ منبر کی طرف بڑھے اور اس پر جلوہ افروز ہوئے، ہم بھی آپ کے قریب ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اپنی اس جگہ سے حوض (کوثر) کو دیکھ رہا ہوں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بندے پر دنیا اور اس کی زیب و زینت پیش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو پسند کیا۔'' راوی بیان کرتے ہیں صرف ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی اس بات کو سمجھ سکے، ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور آپ زار و قطار رونے لگے، پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! نہیں، بلکہ ہم آپ پر اپنے والدین، اپنی جانیں اور اپنے اموال قربان کر دیں گے، راوی بیان کرتے ہیں، پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لائے، پھر وفات تک دوبارہ منبر پر جلوہ افروز نہیں ہوئے۔

۵۹۶۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿**إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ**﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةَ قَالَ: ((**نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِيْ**)) فَبَكَتْ قَالَ: ((**لَا تَبْكِيْ فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِيْ لَاحِقٌ بِيْ**)) فَضَحِكَتْ، فَرَآهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَ: يَا فَاطِمَةُ! رَأَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ، قَالَتْ: إِنَّهُ أَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ لِيْ: ((**لَا تَبْكِيْ فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِيْ لَاحِقٌ بِيْ**)) فَضَحِكْتُ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((﴿**إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ**

---

[1] رواه مسلم (۱۰۳/ ۲٤٥٤)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الدارمي (۱/ ۳٦ ح ۷۸)۔

وَالْفَتْحُ﴾ وَجَاءَ اَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً، وَالْاِيْمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۵۹۶۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب سورۂ نصر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: ''مجھے میری وفات کی اطلاع دی گئی ہے۔'' وہ رونے لگیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مت روئیں، کیونکہ میرے اہل خانہ میں سے سب سے پہلے آپ مجھے ملیں گی۔'' اس پر وہ ہنس دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ نے انہیں دیکھ لیا تو انہوں نے کہا: فاطمہ! ہم نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا پھر آپ کو ہنستے ہوئے دیکھا، (کیا معاملہ تھا؟) انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ مجھے میری وفات کی اطلاع دی گئی ہے تو اس پر میں رونے لگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''آپ مت روئیں، کیونکہ میرے اہل خانہ میں سے سب سے پہلے آپ مجھے ملیں گی۔'' تو اس پر میں ہنس دی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ کی نصرت اور فتح آ گئی۔ اور اہل یمن آئے، وہ نرم دل ہیں، اور ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے۔''

۵۹۷۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: وَارَأْسَاهُ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ذَاكِ لَوْكَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُلَكِ وَاَدْعُوْلَكِ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاثُكْلَيَاهُ! وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِيْ، فَلَوْكَانَ ذَالِكَ لَظَلِلْتَ اٰخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَلْ اَنَا وَارَأْسَاهُ! لَقَدْ هَمَمْتُ - اَوْ اَرَدْتُّ - اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِهٖ وَاَعْهَدَ، اَنْ يَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ، اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ، اَوْيَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۹۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہائے سر پھٹا جا رہا ہے (اور انہوں نے موت کی طرف اشارہ کیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ایسی صورت ہوئی (تمہاری موت واقع ہوگئی) اور میں زندہ ہوا تو میں تمہارے لیے مغفرت طلب کروں گا اور تمہارے لیے دعا کروں گا۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: افسوس! اللہ کی قسم! میں آپ کے متعلق یہ خیال کرتی ہوں کہ آپ میری موت پسند فرماتے ہیں، اگر ایسے ہو گیا تو آپ اگلے ہی روز کسی دوسری عورت سے شادی کر لیں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ میں اپنے سر پھٹنے کا اظہار کرتا ہوں، میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں ابوبکر اور ان کے بیٹے کو بلا بھیجوں اور ان (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کر دوں، تا کہ کوئی دعویٰ کرنے والا اس کا دعویٰ نہ کرے یا کوئی خواہش رکھنے والا اس کی خواہش نہ رکھے، پھر میں نے کہا: اللہ خود ہی (کسی اور کی خلافت کا) انکار فرما دے گا اور مومن (کسی اور کو خلافت سے) دور کر دیں گے۔ یا اللہ (کسی اور کی خلافت) ہٹا دے گا اور مومن انکار کر دیں گے۔''

۵۹۷۱: وَعَنْهَا، قَالَتْ: رَجَعَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِّنَ الْبَقِيْعِ فَوَجَدَنِيْ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا، وَاَنَا اَقُوْلُ: وَارَأْسَاهُ! قَالَ: ((بَلْ اَنَا يَا عَائِشَةُ! وَارَأْسَاهُ)) قَالَ: ((وَمَاضَرَّكِ لَوْمُتِّ قَبْلِيْ، فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ، وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ، وَدَفَنْتُكِ؟)) قُلْتُ: لَكَاَنِّيْ بِكَ وَاللّٰهِ! لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ اِلٰى بَيْتِيْ فَعَرَّسْتَ فِيْهِ بِبَعْضِ

---

[1] **سنده حسن**، رواه الدارمي (۱/ ۳۷ ح ۸۰)۔

[2] رواه البخاري (۵۶۶۶)۔

نِسَآئِكَ ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ بُدِئَ فِیْ وَجْعِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ ❶

۵۹۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے سے فارغ ہو کر بقیع سے واپس میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے مجھے اس حال میں پایا کہ میرے سر میں درد تھا، اور میں کہہ رہی تھی: ہائے درد کی وجہ سے سر پھٹا جا رہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں بلکہ عائشہ! میں، اور میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے۔'' فرمایا: ''اگر تم مجھ سے پہلے وفات پا گئیں تو یہ تمہارے لئے مضر نہیں کیوں کہ اس صورت میں، میں تمہیں غسل دوں گا، تجھے کفن پہناؤں گا، تمہاری نماز جنازہ پڑھوں گا اور تمہیں دفن کروں گا۔'' میں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے متعلق میرا ابھی یہی خیال ہے، اگر آپ نے اس طرح (غسل و کفن اور دفن وغیرہ) کیا تو آپ میرے گھر واپس آئیں گے، وہاں اپنی کسی بیوی سے صحبت کریں گے، (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے، پھر آپ کو تکلیف ظاہر ہوئی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔

۵۹۷۲: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، اَنَّ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: بَلٰی! حَدِّثْنَا عَنْ اَبِی الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِیْ اِلَيْكَ تَكْرِيْمًا لَكَ، وَتَشْرِيْفًا لَكَ، خَاصَّةً لَكَ يَسْاَلُكَ عَمَّا هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْكَ، يَقُوْلُ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: ((**اَجِدُنِیْ يَا جِبْرَئِيْلُ! مَغْمُوْمًا، وَاَجِدُنِیْ يَاجِبْرَئِيْلُ! مَكْرُوْبًا**)). ثُمَّ جَآءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِیْ فَقَالَ لَهٗ: ذٰلِكَ ، فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم كَمَا رَدَّ اَوَّلَ يَوْمٍ ، ثُمَّ جَآءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ ، فَقَالَ لَهٗ: كَمَا قَالَ اَوَّلَ يَوْمٍ ، وَرَدَّ عَلَيْهِ ، كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ يُقَالُ لَهٗ: اِسْمٰعِيْلُ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ ، كُلُّ مَلَكٍ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ ، فَسَاَلَهٗ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيْلُ: هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ: يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلٰى اٰدَمِیٍّ قَبْلَكَ ، وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلٰى اٰدَمِیٍّ بَعْدَكَ ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهٗ ، فَاَذِنَ لَهٗ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِیْ اِلَيْكَ ، فَاِنْ اَمَرْتَنِیْ ، اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَكَ قَبَضْتُ ، وَاِنْ اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَتْرُكَهٗ تَرَكْتُهٗ ، فَقَالَ: ((**وَتَفْعَلُ يَامَلَكُ الْمَوْتِ؟**)) قَالَ: نَعَمْ ، بِذٰالِكَ اُمِرْتُ ، وَاُمِرْتُ اَنْ اُطِيْعَكَ ، قَالَ: فَنَظَرَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰى جِبْرَئِيْلَ علیہ السلام فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ اِلٰى لِقَائِكَ ، فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِمَلَكِ الْمَوْتِ: ((**اِمْضِ لِمَا اُمِرْتَ بِهٖ**)) فَقَبَضَ رُوْحَهٗ ، فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَجَآءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوْا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ! اِنَّ فِی اللّٰهِ عَزَآءً مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ ، وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ ، وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ ، فَبِاللّٰهِ فَاتَّقُوْا ، وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا ، فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ ، فَقَالَ عَلِیٌّ: اَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا؟ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ❷

۵۹۷۲: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قریش میں سے ایک آدمی ان کے والد علی بن حسین کے پاس آیا اور اس

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٣٧-٣٨ ح ٨١) [و ابن ماجه (١٤٦٥)] ☆ الزهري مدلس وعنعن۔

❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٧/ ٢٦٧-٢٦٨) [والشافعي في السنن المأثورة (ص ٣٣٤-٣٣٥ ح ٣٩٠ رواية الطحاوي عن المزني) و السهمي في تاريخ جرجان (ص ٣٦٣-٣٦٤)] ☆ فيه قاسم بن عبد الله بن عمر بن حفص: متروك رماه أحمد بالكذب۔

نے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث نہ سناؤں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، ابوالقاسم ﷺ کی حدیث ہمیں سناؤ، اس آدمی نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: محمد! اللہ نے آپ کی تکریم و تعظیم کی خاطر مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے، وہ آپ کے لیے خاص ہے، وہ آپ سے اس چیز کے متعلق دریافت کرتا ہے، جس کے متعلق وہ آپ سے بہتر جانتا ہے، وہ فرماتا ہے: آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل! میں اپنے آپ کو مغموم پاتا ہوں، اور جبریل! میں اپنے آپ کو کرب میں محسوس کرتا ہوں۔'' پھر وہ دوسرے روز آئے تو انہوں نے آپ سے یہی کہا، رسول اللہ ﷺ نے وہی جواب دیا جو آپ نے پہلے روز دیا تھا۔ پھر وہ تیسرے روز آپ کے پاس آئے تو انہوں نے آپ سے وہی کچھ کہا جو پہلے روز کہا تھا، اور آپ نے بھی انہیں وہی جواب دیا، اور آخری بار جبریل علیہ السلام کے ساتھ اسماعیل نامی فرشتہ آیا جو ایک لاکھ فرشتے کا سردار ہے، اور اس کا ہر ماتحت فرشتہ لاکھ فرشتے کا سردار ہے، اس نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے اس (فرشتوں) کے متعلق دریافت کیا، تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ موت کا فرشتہ ہے، وہ آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے، اس نے آپ سے پہلے کسی آدمی سے اجازت طلب کی ہے نہ آپ کے بعد کسی آدمی سے اجازت طلب کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اجازت دے دیں۔'' اسے اجازت دے دی گئی، اس نے سلام کیا، پھر کہا: محمد! اللہ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے، اگر آپ اپنی روح قبض کرنے کی مجھے اجازت دیں تو میں قبض کرلوں گا، اور اگر آپ نے اجازت نہ فرمائی تو میں اسے قبض نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''موت کے فرشتے! کیا تم ایسے کرو گے؟'' اس نے کہا: ہاں، کیونکہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کی چاہت کا احترام کروں، راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: محمد! اللہ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے، تب نبی ﷺ نے ملک الموت سے فرمایا: ''تمہیں جو حکم دیا گیا اس کی تعمیل کرو۔'' اس نے آپ کی روح قبض کی، جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور تعزیت کرنے والے حاضر ہوئے تو انہوں نے گھر کے کونے سے آواز سنی: اہل بیت! تم پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، بے شک اللہ کی کتاب میں ہر مصیبت سے عزا و تسلی ہے، ہر ہلاک ہونے والی چیز کا معاوضہ ہے، اور ہر نقصان کا تدارک ہے، اللہ کی توفیق کے ساتھ اللہ سے ڈرو، صرف اس سے امید وابستہ کرو، خسارے والا شخص وہ ہے جو ثواب سے محروم ہو گیا علی (زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ شخص کون تھا؟ وہ خضر علیہ السلام تھے۔

بَابٌ

گزشتہ باب کے متعلقات (میراثِ نبوی ﷺ وغیرہ) کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۹۷۳: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا، وَلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۹۷۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے (ترکہ میں) کوئی دینار چھوڑا نہ درہم، کوئی بکری چھوڑی نہ اونٹ اور نہ ہی کسی چیز کی وصیت کی۔

۵۹۷۴: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا اَمَةً وَلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَآءَ، وَسِلَاحَهٗ، وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۹۷۴: جویریہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت کوئی دینار چھوڑا نہ درہم، کوئی غلام چھوڑا نہ لونڈی، آپ نے اپنا سفید خچر، اپنا اسلحہ اور کچھ زمین چھوڑی تھی، اور اس (زمین) کو بھی صدقہ قرار دے دیا تھا۔

۵۹۷۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۹۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرا ورثہ دینار کی صورت میں تقسیم نہیں ہوگا، میں نے اپنی ازواج مطہرات کے خرچے اور اپنے عاملوں کی ضروریات کے اخراجات کے بعد جو چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔“

۵۹۷۶: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۵۹۷۶: ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہماری وراثت نہیں ہوتی، ہمارا ترکہ صدقہ ہے۔“

۵۹۷۷: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا، وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ، فَاَقَرَّ عَيْنَيْهِ

---

[1] رواه مسلم (۱۸/ ۱٦۳۵)۔

[2] رواه البخاري (۲۷۳۹)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۲۷۷٦) و مسلم (۵۵/ ۱۷٦۰)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦۷۲٦) و مسلم (۵۲/ ۱۷۵۹)۔

بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۹۷۷: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ امت کے افراد پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس (امت) سے پہلے اس کے نبی کی روح قبض فرمالیتا ہے، اور وہ اس (نبی) کو اس (امت) کے لیے اس کے آگے میر منزل اور پیشرو بنا دیتا ہے، اور جب وہ کسی امت کی ہلاکت کا ارادہ فرماتا ہے تو نبی کی زندگی میں اس (امت) پر عذاب نازل فرما کر اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور وہ (نبی) ان کی ہلاکت کے منظر کا مشاہدہ کر کے اس سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے کیونکہ انہوں نے اس کی تکذیب کی ہوتی ہے اور اس کے حکم کی نافرمانی کی ہوتی ہے۔''

۵۹۷۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۹۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! تم میں سے کسی پر ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھے گا، پھر اگر وہ مجھے دیکھ لے تو یہ اسے اپنے اہل وعیال اور اپنے مال کے ملنے سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوگا۔''

---

[1] رواہ مسلم (۲٤/ ۲۲۸۸)۔

[2] رواہ مسلم (۱٤۲/ ۲۳٦٤)۔

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَ ذِكْرِ الْقَبَائِلِ

قریش کے مناقب اور قبائل کے ذکر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٩٧٩: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِّكَافِرِهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۹۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس (دین یا خلافت) کے معاملے میں لوگ قریش کے تابع ہیں، ان (لوگوں) کے مسلمان، قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں، اور ان (عام لوگوں) کے کافر، ان (قریش کے) کافروں کے تابع ہیں۔''

٥٩٨٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۹۸۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ خیر (اسلام) اور شر (کفر) میں قریش کے تابع ہیں۔''

٥٩٨١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَيْشٍ مَا بَقِیَ مِنْهُمُ اثْنَانِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۹۸۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ معاملہ (خلافت) قریش میں رہے گا جب تک ان میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔''

٥٩٨٢: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِیْ قُرَيْشٍ، لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ، مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

۵۹۸۲: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''یہ خلافت قریش میں رہے گی جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے، اور جو شخص ان کی مخالفت کرے گا اللہ اسے چہرے کے بل اوندھا کر کے ذلیل کر دے گا۔''

٥٩٨٣: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا يَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِيْزًا اِلَى اثْنَیْ عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)). وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)). وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْ يَكُوْنَ عَلَيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٩٥) و مسلم (٢/ ١٨١٨)۔

[2] رواه مسلم (٣/ ١٨١٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٠١) و مسلم (٤/ ١٨٢٠)۔

[4] رواه البخاري (٣٥٠٠)۔

قُرَيْشٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۵۹۸۳: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بارہ خلیفوں تک اسلام غالب رہے گا اور وہ سب قریش سے ہوں گے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''لوگوں کے معاملات صحیح اور درست چلتے رہیں گے جب تک بارہ آدمی ان کے حکمران رہیں گے، وہ سب قریش سے ہوں گے۔'' ایک اور روایت میں ہے: ''قیامت تک دین قائم رہے گا اور ان پر بارہ خلیفے ہوں گے اور وہ سب قریش سے ہوں گے۔''

٥٩٨٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۵۹۸۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قبیلہ غفار جو ہے، اللہ نے انہیں معاف فرما دیا، قبیلہ اسلم کو اللہ نے سلامت رکھا اور جو قبیلہ عصیہ ہے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

٥٩٨٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَاَشْجَعُ مَوَالِیَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًی دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۵۹۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع قبیلے میرے حمایتی ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں۔''

٥٩٨٦: وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَّمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ وَّمِنْ بَنِیْ عَامِرٍ وَالْحَلِيْفَيْنِ مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ وَّغَطْفَانَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۵۹۸۶: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ قبیلے، بنو تمیم اور بنو عامر قبیلوں سے بہتر ہیں، اور وہ دو حلیفوں بنو اسد اور غطفان سے بھی بہتر ہیں۔''

٥٩٨٧: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَازِلْتُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِيْمٍ مُنْذُ ثَلٰثٍ، سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ فِيْهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ)). قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا)) وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَ: ((اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

۵۹۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے بنو تمیم کے متعلق جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین خصلتیں سنی ہیں، تب سے میں انہیں محبوب رکھتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے وہ دجال پر سب سے زیادہ سخت ہوں گے۔'' راوی بیان

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٧٢٢٢) ومسلم (٧/ ١٨٢١ والرواية الثانية: ٦/ ١٨٢١ والرواية الثالثة: ١٠/ ١٨٢٢)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٣٥١٣) و مسلم (١٨٧/ ٢٥١٨)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٣٥١٢) و مسلم (١٨٩/ ٢٥٢٠)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٢٣) و مسلم (١٩٠/ ٢٥٢١)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٤٣) و مسلم (١٩٨/ ٢٥٢٥)۔

کرتے ہیں، ان کے صدقات آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔'' اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کے کچھ قیدی تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں آزاد کردو کیونکہ وہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۵۹۸۸: عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يُّرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۹۸۸: سعد رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قریش کی اہانت کرنا چاہے گا اللہ اس کی اہانت و تذلیل کرے گا۔''

۵۹۸۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ أَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا، فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۹۸۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! تو نے (بدر و احزاب میں) قریش کے پہلے افراد کو عذاب میں مبتلا کیا، تو ان کے بعد والوں کو انعام عطا فرما۔''

۵۹۹۰: وَعَنْ اَبِیْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نِعْمَ الْحَيُّ الْاَسَدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ، وَلَا يَغُلُّوْنَ، هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۵۹۹۰: ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسد اور اشعر قبیلے اچھے ہیں، وہ میدان جہاد سے فرار ہوتے ہیں نہ خیانت کرتے ہیں، وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۹۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ، يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ، وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ: يَالَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا، وَيَالَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [4]

۵۹۹۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ازد قبیلہ زمین پر اللہ کا لشکر ہے، لوگ چاہتے ہیں کہ وہ انہیں نیچا دکھائیں لیکن اللہ نے اس بات کا انکار فرما دیا ہے، وہ انہیں رفعت ہی عطا فرماتا ہے، لوگوں پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ آدمی خواہش کرے گا کہ کاش میرا والد ازدی ہوتا اور کاش میری والدہ ازدی ہوتی۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۹۲: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ اَحْيَاءٍ: ثَقِيْفٍ، وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ،

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٣٩٠٥ وقال: غريب)۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي ٣٩٠٨ وقال: حسن صحيح غريب)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٩٤٧) وأخطأ من ضعفه۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٩٣٧)۔

وَبَنِي أُمَيَّةَ ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۵۹۹۲: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو وہ تین قبیلوں کو ناپسند فرماتے تھے، ثقیف، بنوحنیفہ اور بنوامیہ۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۹۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فِي ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ)). قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ: الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ ، وَالْمُبِيْرُ هُوَالْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ ، وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ : اَحْصَوْا مَاقَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَعِشْرِيْنَ اَلْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۹۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ثقیف (قبیلے) میں ایک شخص کذاب اور ایک ظالم ہوگا۔'' عبداللہ بن عصمہ نے کہا: کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید ہے اور ظالم سے مراد حجاج بن یوسف ہے، ہشام بن حسان نے کہا: حجاج نے جن افراد کو باندھ کر قتل کیا ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک پہنچتی ہے۔

۵۹۹٤: وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: اَسْمَآءُ رضی اللہ عنہا : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدَّثَنَا: ((اَنَّ فِي ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَمُبِيْرًا)). فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ ، وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ. وَسَيَجِيْءُ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ. [3]

۵۹۹۴: امام مسلم رحمہ اللہ علیہ نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے، جب حجاج نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو قتل کیا تو اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیث بیان کی کہ ثقیف قبیلے میں ایک کذاب اور ایک ظالم ہوگا۔ رہا کذاب تو ہم نے اسے دیکھ لیا اور رہا ظالم تو میرا خیال ہے کہ یہ وہی ہے۔

اور مکمل حدیث تیسری فصل میں آئے گی۔

۵۹۹٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ ، فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۵۹۹۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ثقیف قبیلے کے تیروں نے ہمیں جلا کر رکھ دیا ہے، آپ ان کے لیے اللہ سے بددعا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! ثقیف قبیلے کو ہدایت عطا فرما۔''

۵۹۹٦: وَعَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ مِيْنَاءَ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَآءَهُ رَجُلٌ اَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ جَآءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ جَآءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا ، اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ ، وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ ،

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٩٤٣) ☆ فيه هشام بن حسان و الحسن البصري مدلسان وعنعنا۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٢٢٠)۔ [3] رواه مسلم (٢٢٩/ ٢٥٤٥ و سيأتي : ٦٠٠٣)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٩٤٢ وقال: صحيح غريب) أبو زبير عنعن ورواه عبدالرحمن بن سابط عن جابر به مختصراً (مسند احمد: ٣/ ٣٤٣) وعبدالرحمن لم يسمع من جابر رضی اللہ عنہ۔

وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَاِيْمَانٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّزَّاقِ، وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَآءَ هٰذَا اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ. ❶

۵۹۹۶: عبدالرزاق، اپنے والد سے، وہ میناء سے اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا، میرا خیال ہے قیس قبیلے سے تھا، اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! حمیر قبیلے پر لعنت فرمائیں، آپ نے اس سے اعراض فرمایا، پھر وہ دوسری جانب سے آیا تو آپ نے اس سے اعراض فرمایا، پھر وہ دوسری جانب سے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض فرمایا، نیز فرمایا: ''اللہ حمیر پر رحم فرمائے، ان کے منہ سلام کرتے ہیں، ان کے ہاتھ کھانا کھلاتے ہیں، اور وہ امن و ایمان والے ہیں۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور ہم اسے صرف عبدالرزاق کے طریق سے پہچانتے ہیں، اور اس میناء سے منکر احادیث روایت کی جاتی ہیں۔

۵۹۹۷: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: **((مِمَّنْ اَنْتَ؟))** قُلْتُ: مِنْ دَوْسٍ. قَالَ: **((مَاكُنْتُ اُرٰى اَنَّ فِيْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۵۹۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تم کس قبیلے سے ہو؟'' میں نے عرض کیا، دوس سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نہیں سمجھتا تھا کہ دوس قبیلے کے کسی شخص میں بھلائی ہو۔''

۵۹۹۸: وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا تُبْغِضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ))**. قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ اُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ؟ قَالَ: **((تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِيْ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❸

۵۹۹۸: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''مجھے ناراض نہ کرنا ورنہ تم اپنے دین سے نکل جاؤ گے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کو کیسے ناراض کر سکتا ہوں، آپ کی وجہ سے اللہ نے ہمیں ہدایت نصیب فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم عربوں سے دشمنی رکھو گے تو تم مجھ سے دشمنی رکھو گے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۹۹۹: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شِفَاعَتِيْ، وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ، وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ. ❹

۵۹۹۹: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے عربوں کو فریب دیا تو وہ میری شفاعت میں داخل ہوگا نہ اسے میری مودت نصیب ہوگی۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حصین

❶ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٣٩٣٩) ☆ ميناء: متروك و رمي بالرفض و كذبه أبو حاتم۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨٣٨ وقال: غريب صحيح)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٩٢٧) ☆ قابوس: فيه لين۔

❹ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٣٩٢٨) ☆ حصين بن عمر: متروك۔

بن عمر کے طریق سے پہچانتے ہیں، اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

٦٠٠٠: وَعَنْ أُمِّ الْحَرِيْرِ، مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [1]

٦٠٠٠: طلحہ بن مالک کی آزاد کردہ لونڈی ام الحریر بیان کرتی ہیں، میں نے اپنے مالک کو بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عربوں کی ہلاکت قرب قیامت کی علامت ہے۔''

٦٠٠١: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُلْكُ فِيْ قُرَيْشٍ، وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ، وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ، وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ)). يَعْنِي الْيَمَنَ، وَفِيْ رِوَايَةٍ مَوْقُوْفًا، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا أَصَحُّ. [2]

٦٠٠١: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خلافت قریش میں ہے، قضاء انصار میں، اذان حبشیوں میں اور امانت ازد یعنی یمن میں ہے۔'' یہ روایت موقوف ہے، امام ترمذی نے اسے روایت کیا، اور فرمایا: اس کا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦٠٠٢: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ، إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٦٠٠٢: عبداللہ بن مطیع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اس روز کے بعد روز قیامت تک کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیا جائے۔''

٦٠٠٣: وَعَنْ أَبِيْ نَوْفَلٍ، مُعَاوِيَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ، حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ! اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ! اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ! أَمَا وَاللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، أَمَا وَاللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، أَمَا وَاللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، أَمَا وَاللّٰهِ! إِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ، أَمَا وَاللّٰهِ! لَأُمَّةٌ أَنْتَ شَرُّهَا لَأُمَّةُ سُوْءٍ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: لَأُمَّةُ خَيْرٍ، ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِاللّٰهِ وَقَوْلُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَأُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ، فَأُلْقِيَ فِيْ قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ، فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ، فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَأْتِيَنِّيْ أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ، قَالَ: فَأَبَتْ، وَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! لَا آتِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ، قَالَ: فَقَالَ: أَرُوْنِيْ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٩٢٩) ☆ فيه أم محمد بن أبي رزين: لم أجد من وثقها۔

[2] إسناده حسن، رواه الترمذي (٣٩٣٦)۔

[3] رواه مسلم (٨٨/ ١٧٨٢)۔

سِبْتِيَّ، فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: كَيْفَ رَأَيْتِنِيْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُكَ اَفْسَدْتَّ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَيْكَ اٰخِرَتَكَ، بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَقُوْلُ لَهُ: يَاابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ! اَنَا وَاللّٰهِ! ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ بِهٖ اَرْفَعُ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَامَ اَبِيْ بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ، اَمَااِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا: ((اَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّمُبِيْرًا))، فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ، وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ، قَالَ: فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۶۰۰۳: ابونوفل معاویہ بن مسلم بیان کرتے ہیں، میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مدینے کی گھاٹی پر (سولی پر لٹکتے ہوئے) دیکھا، قریشی اور دوسرے لوگ ان کے پاس سے گزرتے رہے حتیٰ کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے پاس سے گزرے اور وہاں ٹھہر کر فرمایا: ابوخبیب! تم پر سلام، ابوخبیب! تم پر سلام، ابوخبیب! تم پر سلام، اللہ کی قسم! کیا میں تمہیں اس (خلافت کے معاملے) سے منع نہیں کرتا تھا، اللہ کی قسم! کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا؟ اللہ کی قسم! میں تمہیں بہت روزے رکھنے والا، بہت زیادہ قیام کرنے والا اور صلہ رحمی کرنے والا ہی جانتا ہوں، سن لو! اللہ کی قسم! جو لوگ تجھے برا خیال کرتے ہیں حقیقت میں وہ خود برے ہیں۔
ایک دوسری روایت میں ہے، (جو تمہیں برا سمجھتے ہیں کیا) وہ لوگ اچھے ہیں؟ پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چلے گئے، حجاج کو عبداللہ کا مؤقف اور ان کی بات پہنچی تو اس نے انہیں بلا بھیجا، ان (عبداللہ بن زبیر) کو سولی سے اتار دیا گیا اور انہیں یہودیوں کے قبرستان میں ڈال دیا گیا۔ پھر حجاج نے ان کی والدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بلا بھیجا تو انہوں نے آنے سے انکار کر دیا، پھر اس نے دوبارہ پیغام بھیجا کہ آپ آجائیں ورنہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تمہیں بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ لائے گا، راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے انکار کیا اور کہا، اللہ کی قسم! میں تیرے پاس نہیں آؤں گی حتیٰ کہ تو اس شخص کو میرے پاس بھیجے جو میرے بالوں سے پکڑ کر مجھے گھسیٹے، راوی بیان کرتے ہیں، حجاج نے کہا: میرے جوتے مجھے دو، اس نے اپنے جوتے پہنے اور تیز تیز چلتا ہوا ان تک پہنچ گیا، اور کہا: بتاؤ! اللہ کے دشمن کے ساتھ میں نے کیسا سلوک کیا؟ اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں سمجھتی ہوں کہ تو نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دنیا خراب کی اور اس نے تیری آخرت برباد کر دی۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ تو (توہین کے انداز میں) اسے ذات النطاقین (دو ازار بند والی) کا بیٹا کہتا ہے، اللہ کی قسم! میں ذات النطاقین ہوں، ان (ازار بندوں) میں سے ایک کے ساتھ میں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کھانے کو چوپایوں سے بچانے کے لیے، اور رہا دوسرا تو اس سے کوئی بھی عورت بے نیاز نہیں ہو سکتی، سن لو! کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیث بیان فرمائی کہ "ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ظالم ہوگا" رہا کذاب تو ہم اسے دیکھ چکے، اور رہا ظالم تو میرا خیال ہے کہ وہ تم ہی ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں، وہ ان کے پاس سے چلا گیا اور پھر ان کے پاس دوبارہ نہیں آیا۔

٦٠٠٤: وَعَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَتَاهُ رَجُلَانِ فِيْ فِتْنَةِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا: اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَاتَرٰى وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ: يَمْنَعُنِيْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلٰى دَمَ اَخِي الْمُسْلِمِ قَالَا: اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ﴾ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ

[1] رواہ مسلم (۲۲۹/ ۲۵۴۵)۔

وَكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ، وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۶۰۰۴: نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنے سے پہلے دو آدمی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: لوگوں نے جو کچھ کیا آپ اسے دیکھ رہے ہیں اور آپ عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، آپ کو نکلنے سے کون سی چیز مانع ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرے لیے یہ چیز مانع تھی کہ اللہ نے مسلمان کو قتل کرنا مجھ پر حرام قرار دیا ہے، ان دونوں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ''ان سے قتال کرو حتیٰ کہ فتنہ ختم ہو جائے۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے قتال کیا حتیٰ کہ فتنہ (شرک) ختم ہو گیا اور دین خالص اللہ کے لیے ہو گیا، اور تم چاہتے ہو کہ تم لڑو حتیٰ کہ فتنہ پیدا ہو اور دین غیر اللہ کے لیے ہو جائے۔

۶۰۰۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ، وَعَصَتْ وَاَبَتْ، فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ، فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهُ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَاْتِ بِهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۰۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: دوس قبیلہ ہلاک ہو گیا، اس نے نافرمانی کی اور انکار کیا، آپ ان کے لیے اللہ سے بددعا کریں، لوگوں نے سمجھا کہ آپ ان کے لئے بددعا کریں گے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! دوس کو ہدایت نصیب فرما اور انہیں (مسلمان بنا کر) لے آ۔''

۶۰۰۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ: لِاَنِّيْ عَرَبِيٌّ، وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِيٌّ، وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۶۰۰۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عربوں کے ساتھ تین خصلتوں کی وجہ سے محبت کرو، کیونکہ میں عربی ہوں، قرآن عربی (زبان میں) ہے اور اہل جنت کا کلام عربی میں ہو گا۔''

[1] رواه البخاري (٤٥١٣)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣٩٧) و مسلم (١٩٧ / ٢٥٢٤)۔

[3] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٦١٠، ١٤٣٣، نسخة محققة: ١٣٦٤، ١٤٩٦) [والحاكم (٤/ ٨٧) والعقيلي في الضعفاء الكبير (٣/ ٣٤٨)] ☆ فيه العلاء بن عمرو الحنفي: كذاب، و علل أخرى۔

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٠٠٧: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ، فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٦٠٠٧: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ کو برامت کہو، کیونکہ اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر ڈالے تو وہ ان میں سے کسی ایک کے مد (تقریباً سوا چھ سو گرام) خرچ کرنے کو پہنچ سکتا ہے نہ اس کے نصف مد کو۔''

٦٠٠٨: وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: رَفَعَ- یَعْنِی النَّبِیَّ ﷺ- رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَآءِ، وَکَانَ کَثِیْرًا مِمَّا یَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَآءِ، فَقَالَ: ((اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَآءِ، فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَآءَ مَا تُوْعَدُ، وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِیْ، فَاِذَا ذَهَبْتُ اَنَا اَتَی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ، وَاَصْحَابِیْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِیْ، فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتَی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٦٠٠٨: ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، آپ یعنی نبی ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا، اور آپ اکثر اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ستارے آسمان کی حفاظت کا باعث ہیں، جب ستارے جاتے رہیں گے تو آسمان وعدہ کے مطابق ٹوٹ پھوٹ جائے گا، اور میں اپنے صحابہ کی حفاظت کا باعث ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ کو ان فتنوں کا سامنا ہو گا جس کا ان سے وعدہ ہے، اور میرے صحابہ میری امت کی حفاظت کا باعث ہیں، جب میرے صحابہ جاتے رہیں گے تو میری امت میں وہ چیزیں (بدعات وغیرہ) آ جائیں گی جن کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔''

٦٠٠٩: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَیَقُوْلُوْنَ: هَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ. فَیُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ، فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَیُقَالُ: هَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ. فَیُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ هَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٦٧٣) و مسلم (٢٢٢/ ٢٥٤١)۔

[2] رواه مسلم (٢٠٧/ ٢٥٣١)۔

اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ: ((يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنهُمُ الْبَعْثُ، فَيَقُوْلُوْنَ: انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيكُمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ. ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِيْ فَيَقُوْلُوْنَ: هَلْ فِيْهِمْ مَنْ رَاى اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ: انْظُرُوْا، هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَاى مَنْ رَاى اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: انْظُرُوْا، هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ اَحَدًا رَاى مَنْ رَاى اَحَدًا رَاى اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ)).

۶۰۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں کی جماعتیں جہاد کریں گی، ان سے کہا جائے گا: کیا تم میں رسول اللہ ﷺ کا کوئی صحابی بھی ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں، انہیں فتح ہوگی، پھر لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں کی جماعتیں جہاد کریں گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت اختیار کی ہو؟ وہ کہیں گے ہاں، تو انہیں فتح حاصل ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں کی جماعتیں جہاد کریں گی، ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم میں کوئی تبع تابعین ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں، تو انہیں فتح حاصل ہوگی۔''

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ ان میں سے ایک لشکر بھیجا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا: دیکھو، کیا تم اپنے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا کوئی صحابی پاتے ہو؟ ایک صحابی مل جائے گا تو انہیں فتح نصیب ہو جائے گی، پھر دوسرا لشکر بھیجا جائے گا، تو ان سے کہا جائے گا: کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو دیکھا ہو؟ انہیں فتح حاصل ہو گی۔ پھر تیسرا لشکر بھیجا جائے گا، تو کہا جائے گا: دیکھو، کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی ﷺ کے صحابہ کو دیکھا ہو؟ پھر چوتھا لشکر ہوگا، کہا جائے گا: کیا تم ان میں کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہو جس نے نبی ﷺ کے صحابہ کو دیکھنے والے شخص کو دیکھا ہو، ایسا شخص مل جائے گا تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔''

۶۰۱۰: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ اِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَّشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَنْذُرُوْنَ، وَلَا يَفُوْنَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((وَيَحْلِفُوْنَ وَلَايُسْتَحْلَفُوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۰۱۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو گواہی طلب کیے بغیر گواہی دیں گے، وہ خیانت کریں گے، اور ان پر اعتماد نہیں کیا جائے گا، وہ نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے، اور ان میں موٹاپا عام ہو جائے گا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ حلف طلب کیے بغیر حلف اٹھائیں گے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٤٩) و مسلم (٢٠٨/ ٢٥٣٢ و الرواية الثانية ٢٠٩/ ٢٥٣٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٥٠) و مسلم (٢١٤/ ٢٥٣٥ و الرواية الثانية ٢١٥/ ٢٥٣٥)۔

٦٠١١: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ)). [1]

۶۰۱۱: اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ''پھر ایسے لوگ جانشین بنیں گے جو موٹاپے کو پسند کریں گے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٦٠١٢: عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ، فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكِذْبُ حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ، وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، اِلَّا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوْحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ ثَالِثُهُمْ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَآءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2]

۶۰۱۲: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے صحابہ کی عزت کرو، کیونکہ وہ تم میں سے سب سے بہتر ہیں، پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے، پھر جھوٹ عام ہو جائے گا حتی کہ آدمی حلف طلب کئے بغیر حلف اٹھائے گا، گواہی طلب کئے بغیر گواہی دے گا، سن لو! جو شخص جنت کے وسط میں مقام حاصل کرنا پسند کرتا ہے وہ جماعت کے ساتھ لگا رہے، کیونکہ منفرد شخص کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور وہ دو افراد سے (ایک کی نسبت) زیادہ دور ہوتا ہے، اور کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے کیونکہ تیسرا ان کا شیطان ہوتا ہے، اور جس شخص کو اس کی نیکی خوش کر دے اور اس کی برائی اسے بری لگے تو وہ مومن ہے۔''

٦٠١٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِيْ اَوْرَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۶۰۱۳: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس مسلمان کو، جس نے مجھے دیکھا یا اس شخص کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا، جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔''

٦٠١٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَللّٰهَ، اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ، اَللّٰهَ، اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ، فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ، وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ، وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [4]

۶۰۱۴: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے (حقوق کے) متعلق اللہ سے

---

[1] رواه مسلم (٢١٣/ ٢٥٣٤)۔ [2] **صحيح**، رواه [النسائي في الكبرى (٥/ ٣٨٧۔٣٨٨ ح ٩٢٢٢۔ ٩٢٢٤) وعبد بن حميد (٢٣) و له طريق آخر عند الحميدي (٣٢) والترمذي (٢١٦٥ وقال حسن صحيح غريب)]۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨٥٨)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٦٢) ☆ عبدالرحمن بن زياد اختلفوا في اسمه و لم يوثقه غير ابن حبان وهو مجهول الحال ولم يثبت عن الترمذي بأنه قال في حديثه: حسن: و قال البخاري: فيه نظر (التاريخ الكبير ٥/ ١٣١ ت ٣٨٩)۔

بار بار ڈرتے رہنا، میرے بعد انہیں نشانہ مت بنانا، جس شخص نے ان سے محبت کی تو اس نے میری محبت کے باعث ان سے محبت کی، اور جس نے ان سے دشمنی رکھی تو اس نے میرے ساتھ دشمنی رکھنے کی وجہ سے ان سے دشمنی رکھی، جس شخص نے ان کو اذیت پہنچائی، اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی، اس نے اللہ کو اذیت پہنچائی، قریب ہے کہ وہ اس کو (دنیا میں) پکڑ لے۔''

٦٠١٥: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ أَصْحَابِيْ فِيْ أُمَّتِيْ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ)). قَالَ الْحَسَنُ: فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ؟ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❶

۶۰۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں میرے صحابہ کی مثال اس طرح ہے، جس طرح کھانے میں نمک، اور کھانا نمک کے ساتھ ہی بہتر (لذیذ) بنتا ہے۔''

حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارا نمک تو جا چکا تو ہم کس طرح سنور سکتے ہیں؟

٦٠١٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ: ((لَا يُبَلِّغُنِيْ أَحَدٌ)) فِيْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ.

۶۰۱۶: عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا کوئی صحابی جس سرزمین پر فوت ہوگا تو وہ قیامت کے دن ان لوگوں کا قائد اور نور بن کر اٹھایا جائے گا۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ((لا يبلغنی احد)) مروی حدیث باب حفظ اللسان میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٦٠١٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۶۰۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہوں تو تم کہو: تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔''

٦٠١٨: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((سَأَلْتُ رَبِّيْ عَنِ اخْتِلَافِ

❶ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٧٢-٧٣ ح ٣٨٦٣) ☆ فيه إسماعيل بن مسلم المكي وهو ضعيف و في السند علة أخرى۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٦٥) ☆ فيه عثمان بن ناجية: مستور۔ ٥حديث ابن مسعود تقدم (٤٨٥٢)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٦٦) ☆ نصر بن حماد: ضعيف وسيف بن عمر: ضعيف في الحديث و ضعيف في التاريخ على الراجح۔

اَصْحَابِيْ مِنْ بَعْدِيْ، فَاَوْحٰى اِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ، بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ، وَلِكُلٍّ نُوْرٌ، فَمَنْ اَخَذَ بِشَيْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلٰى هُدًى)). قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ، فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ، اِهْتَدَيْتُمْ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [1]

۶۰۱۸: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے اپنے رب سے، اپنے بعد اپنے صحابہ کے اختلاف کے متعلق دریافت کیا تو اس نے میری طرف وحی فرمائی: ''محمد! آپ کے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے بعض، بعض سے زیادہ قوی ہیں، اور ہر ایک کی روشنی ہے، اور جس شخص نے باوجود ان کے اختلاف کے جن پر وہ ہیں، عمل کیا تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، تم ان میں سے جس کی بھی اقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔''

---

[1] **ضعيف جدًا**، رواه رزين (لم أجده) [والخطيب فى الفقيه و المتفقه (۱/ ۱۷۷) و فيه نعيم بن حماد صدوق حسن الحديث ولكن عبد الرحيم بن زيد العمي كذاب و أبوه ضعيف، و للحديث شواهد باطلة و مردودة]۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مناقب وفضائل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۶۰۱۹: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَکْرٍ۔ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَابَکْرٍ۔ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا، وَلٰکِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ، لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِیْ بَکْرٍ)). وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۶۰۱۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وقت اور مال صرف کرنے کے لحاظ سے ابوبکر کا مجھ پر سب سے زیادہ احسان ہے۔'' اور صحیح بخاری میں لفظ ''ابا بکر'' ہے۔ ''اور اگر میں کسی کو خلیل (جگری دوست) بناتا تو میں لازماً ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن اخوتِ اسلامی اور اس کی مودت ومحبت کافی ہے، مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیے جائیں البتہ ابوبکر کا دروازہ رہنے دو۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''اگر میں اپنے رب کے سوا کسی اور کو دوست بناتا تو میں ابوبکر کو دوست بناتا۔''

۶۰۲۰: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنَّهٗ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ، وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۰۲۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو خلیل (جگری دوست) بناتا تو میں ابوبکر کو دوست بناتا، لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں اور اللہ تمہارے ساتھی کو خلیل بنا چکا ہے۔''

۶۰۲۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ مَرَضِهٖ: ((اُدْعِیْ لِیْ اَبَابَکْرٍ اَبَاكِ، وَاَخَاكِ، حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا، فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُوْلَ قَائِلٌ: اَنَا وَلَا، وَیَاْبَی اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ: ((أَنَا أَوْلٰی)) بَدَلَ: ((أَنَا وَلَا)) [3]

۶۰۲۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں مجھے فرمایا: ''اپنے والد ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۳۹۰۴ و الروایة الثانیة: ۳۶۵٤) و مسلم (۲/ ۲۳۸۲)۔

[2] رواه مسلم (۳/ ۲۳۸۳)۔

[3] رواه مسلم (۱۱/ ۲۳۸۷)۔

پاس بلاؤ حتیٰ کہ میں تحریر لکھ دوں، مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کوئی کہنے والا کہے کہ میں خلافت کا مستحق ہوں، حالانکہ اللہ اور تمام مومن صرف ابوبکر کو ہی قبول کریں گے۔''

اور کتاب الحمیدی میں ((أنا و لا)) کی جگہ: ((أنا اولی)) کے الفاظ ہیں۔

٦٠٢٢: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ، كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ، قَالَ: ((فَاِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ اَبَابَكْرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۰۲۲: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو اس نے کسی معاملہ میں آپ سے بات کی تو آپ نے اسے دوبارہ اپنی خدمت میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں، گویا اس سے مراد (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی) وفات تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم مجھے نہ پاؤ تو پھر ابوبکر کے پاس آنا۔''

٦٠٢٣: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، قَالَ: فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: ((عَائِشَةُ)). قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: ((اَبُوْهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((عُمَرُ)). فَعَدَّ رِجَالًا، فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۰۲۳: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ ذات السلاسل میں ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، وہ بیان کرتے ہیں، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ سے۔'' میں نے عرض کیا: مردوں میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے۔'' میں نے عرض کیا: پھر کس سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر سے۔'' آپ نے کئی آدمی گنے، (کہ اس کے بعد فلاں، پھر فلاں ......) پھر میں اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ مجھے ان میں سے سب سے آخر میں نہ لے جائیں، خاموش ہو گیا۔

٦٠٢٤: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ: اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ. وَخَشِيْتُ اَنْ يَّقُوْلَ: عُثْمَانَ قُلْتُ: ثُمَّ اَنْتَ؟ قَالَ: مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۶۰۲۴: محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد سے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر شخص کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ اور اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ عثمان رضی اللہ عنہ کہہ دیں، میں نے کہا: پھر آپ؟ انہوں نے فرمایا: میں تو ایک عام مسلمان ہوں۔

٦٠٢٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا نَعْدِلُ بِاَبِيْ بَكْرٍ اَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٦٥٩) و مسلم (١٠/ ٢٣٨٦)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٤٣٥٨) و مسلم (٨/ ٢٣٨٤)۔

[3] رواه البخاري (٣٦٧١)۔

نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. ❶

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيٌّ: أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، رضی اللہ عنہم.

۶۰۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے زمانے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو قرار نہیں دیتے تھے، پھر عمر رضی اللہ عنہ اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ پھر ہم نبی ﷺ کے صحابہ (کی باہم فضیلت کی بحث) کو ترک کر دیتے تھے اور ہم ان میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

اور ابوداؤد کی روایت ہے: ہم رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں کہا کرتے تھے کہ نبی ﷺ کی امت میں آپ کے بعد سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۶۰۲۶: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ، مَا خَلَا أَبَابَكْرٍ، فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ أَبِيْ بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۶۰۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ جس شخص نے ہم پر کوئی احسان کیا تھا ہم نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے، لیکن انہوں نے جو کچھ ہمیں عطا کیا ہے، اس کی جزا روز قیامت اللہ ہی انہیں عطا فرمائے گا۔ اور کسی شخص کے مال نے مجھے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے مجھے فائدہ پہنچایا ہے، اگر میں نے کسی شخص کو خلیل (جگری دوست) بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا، سن لو! تمہارا صاحب، اللہ کا خلیل ہے۔''

۶۰۲۷: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۶۰۲۷: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں، ہم سب سے بہتر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو ہم سب سے زیادہ پیارے ہیں۔

۶۰۲۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: ((**أَنْتَ صَاحِبِيْ فِي الْغَارِ، وَصَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

---

❶ رواه البخاري (٣٦٩٧) و أبو داود (٤٦٢٨)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٦١ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (٩٤) ☆ داود بن يزيد ضعيف و له طريق آخر عند ابن ماجه (٩٤) و فيه الأعمش مدلس وعنعن۔

❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٥٦ وقال: صحيح غريب) [و أصله في البخاري (٣٦٦٨)]۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٧٠ و قال: حسن صحيح غريب) ☆ كثير النواء: ضعيف و جميع بن عمير: ضعيف رافضي۔

۶۰۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم میرے غار کے ساتھی ہو، اور حوض پر میرے ساتھی ہو گے۔''

٦٠٢٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۶۰۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر کی موجودگی میں کسی اور شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ ان کی امامت کرائے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦٠٣٠: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَصَدَّقَ، وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا، فَقُلْتُ: اَلْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَابَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟)). فَقُلْتُ: مِثْلَهُ، وَاَتٰى اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: ((يَا اَبَابَكْرٍ! مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟)). فَقَالَ: اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: لَا اَسْبِقُهُ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۶۰۳۰: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا، اس وقت میرے پاس مال بھی تھا، میں نے (دل میں) کہا: اگر ہو سکا تو میں آج ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سبقت لے جاؤں گا، وہ بیان کرتے ہیں، میں اپنا نصف مال لے کر حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟'' میں نے عرض کیا: اتنا ہی (یعنی نصف) ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا سارا اثاثہ لے کر حاضر ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول (کی رضا) چھوڑ کر آیا ہوں، میں (عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں کسی چیز میں ان سے کبھی بھی سبقت حاصل نہیں کر سکتا۔

٦٠٣١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ اَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ)). فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۶۰۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپ آگ سے اللہ کے آزاد کردہ (عتیق اللہ) ہیں۔'' اس روز سے ان کا نام (لقب) عتیق رکھ دیا گیا۔

٦٠٣٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ، ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ، ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۶۰۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا، پھر ابوبکر کو، پھر

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٧٣) ☆ فيه عيسى بن ميمون: ضعيف۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٦٧٥ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (١٦٧٨)۔ ❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٧٩ وقال: غريب) ☆إسحاق بن يحيى بن طلحة ضعيف وللحديث شاهد عند ابن الأعرابي في المعجم (٤٠٩) وسنده صحيح فالحديث صحيح۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٩٢ وقال: حسن غريب) ☆ فيه عاصم بن عمر العمري: ضعيف۔

عمر کو پھر میں اہل بقیع کے پاس آؤں گا تو وہ میرے ساتھ جمع کیے جائیں گے، پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا حتیٰ کہ میں حرمین کے درمیان جمع کیا جاؤں گا۔''

٦٠٣٣: **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخَذَ بِیَدِیْ، فَاَرَانِیْ بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِیْ یَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِیْ))**. فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَدِدْتُ اَنِّیْ كُنْتُ مَعَكَ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلَیْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((اَمَا اِنَّكَ یَا اَبَابَكْرٍ! اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ))**. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

٦٠٣٣: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے ہاتھ سے پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا حتیٰ کہ میں اسے دیکھ لیتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! ابوبکر! میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تم ہی تو ہو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦٠٣٤: **عَنْ عُمَرَ** رضی اللہ عنہ ذُكِرَ عِنْدَهُ اَبُوْبَكْرٍ فَبَكٰی وَقَالَ وَدِدْتُ اَنَّ عَمَلِیْ كُلَّهُ مِثْلَ عَمَلِهِ یَوْمًا وَاحِدًا مِنْ اَیَّامِهِ، وَلَیْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَیَالِیْهِ، اَمَّا لَیْلَتُهُ فَلَیْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَی الْغَارِ، فَلَمَّا انْتَهَیَا اِلَیْهِ قَالَ: وَاللّٰهِ! لَا تَدْخُلُهُ حَتّٰی اَدْخُلَ قَبْلَكَ، فَاِنْ كَانَ فِیْهِ شَیْءٌ اَصَابَنِیْ دُوْنَكَ، فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ، وَوَجَدَ فِیْ جَانِبِهِ ثُقُبًا، فَشَقَّ اِزَارَهُ وَسَدَّهَا بِهِ، وَبَقِیَ مِنْهُ اثْنَانِ فَاَلْقَمَهُمَا رِجْلَیْهِ، ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُدْخُلْ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَوَضَعَ رَاْسَهُ فِیْ حِجْرِهِ وَنَامَ فَلُدِغَ اَبُوْبَكْرٍ فِیْ رِجْلِهِ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ یَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ اَنْ یَنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُهُ عَلٰی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: **((مَالَكَ یَا اَبَابَكْرٍ؟!))** قَالَ: لُدِغْتُ، فَدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ، فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبَ مَا یَجِدُهُ، ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَیْهِ، وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ، وَاَمَّا یَوْمُهُ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِرْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا: لَانُؤَدِّیْ زَكٰوةً فَقَالَ: لَوْمَنَعُوْنِیْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُّهُمْ عَلَیْهِ فَقُلْتُ: یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! تَاَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ، فَقَالَ لِیْ: اَجَبَّارٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَخَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ؟ اَنَّهُ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْیُ وَتَمَّ الدِّیْنُ اَیَنْقُصُ وَاَنَا حَیٌّ. رَوَاهُ رَزِیْنٌ [2]

٦٠٣٤: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا تو وہ رو پڑے اور کہا: میں چاہتا ہوں کہ میرے سارے عمل ان کے ایام میں سے ایک یوم اور ان کی راتوں میں سے ایک رات کی مثل ہو جائیں، رہی ان کی رات، تو وہ رات جب

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٦٥٢) ☆ فيه أبو خالد مولى آل جعدة: مجهول۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه رزين (لم أجده) [والبيهقي في دلائل النبوة (٢/ ٤٧٧)] ☆ فيه فرات بن السائب عن ميمون بن مهران، و الفرات هذا ضعيف جدًا متروك۔

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف سفر کیا تھا، جب وہ دونوں وہاں تک پہنچے تو ابوبکر نے عرض کیا، اللہ کی قسم! آپ اس میں داخل نہیں ہوں گے حتیٰ کہ میں آپ سے پہلے داخل ہو جاؤں، تا کہ اگر اس میں کوئی چیز ہو تو اس کا نقصان مجھے پہنچے آپ اس سے محفوظ رہیں، وہ اس میں داخل ہوئے، اسے صاف کیا، اور انہوں نے اس کی ایک جانب سوراخ دیکھے، انہوں نے اپنا ازار پھاڑا اور اس سے سوراخوں کو بند کیا، مگر دو سوراخ باقی رہ گئے اور انہوں نے ان پر اپنے پاؤں رکھ دیے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، تشریف لے آئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے آئے اور اپنا سر مبارک ان کی گود میں رکھ کر سو گئے، سوراخ سے ابوبکر کا پاؤں ڈس لیا گیا، لیکن انہوں نے اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ بیدار نہ ہو جائیں حرکت نہ کی، ان کے آنسو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر گرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر! کیا ہوا؟'' انہوں نے عرض کیا، میرے والدین آپ پر فدا ہوں مجھے ڈس لیا گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب لگایا اور تکلیف جاتی رہی، اور بعد ازاں اس زہر کا اثر ان پر دوبارہ شروع ہو گیا اور یہی ان کی وفات کا سبب بنا، رہا ان کا دن تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی کچھ عرب مرتد ہو گئے اور انہوں نے کہا: ہم زکوۃ نہیں دیں گے، انہوں نے فرمایا: اگر انہوں نے ایک رسی بھی دینے سے انکار کیا تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ میں نے کہا: رسول اللہ کے خلیفہ! لوگوں کو ملائیں اور ان سے نرمی کریں، انہوں نے مجھے فرمایا: کیا جاہلیت میں سخت تھے اور اسلام میں بزدل ہو گئے ہو، وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا، دین مکمل ہو چکا، تو کیا مرے جیتے ہوئے دین کم (ناقص) ہو جائے گا؟

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٠٣٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**وَلَقَدْ كَانَ فِیْمَا قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَّكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ**)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

٦٠٣٥: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلی امتوں میں محدث (جنہیں الہام ہوتا ہو) ہوا کرتے تھے، اگر میری امت میں کوئی شخص (محدث) ہوتا تو وہ عمر ہیں۔“

٦٠٣٦: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهٗ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَیْشٍ یُكَلِّمْنَهٗ وَیَسْتَكْثِرْنَهٗ، عَالِیَةً اَصْوَاتُهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ، فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَضْحَكُ، فَقَالَ: اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((**عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِیْ كُنَّ عِنْدِیْ، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ**)). قَالَ عُمَرُ! یَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ! اَتَهَبْنَنِیْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقُلْنَ: نَعَمْ، اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِیْهٍ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! مَالَقِیَكَ الشَّیْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّكَ**)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

وَقَالَ الْحُمَیْدِیُّ: زَادَ الْبُرْقَانِیُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَضْحَكَكَ.

٦٠٣٦: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی، اس وقت آپ کے پاس قریش کی چند خواتین (آپ کی ازواج مطہرات) تھیں، وہ آپ سے بلند آواز میں گفتگو کر رہی تھیں اور آپ سے نان ونفقہ میں اضافے کا مطالبہ کر رہی تھیں، جب عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ کھڑی ہوئیں اور جلدی سے پردے میں چلی گئیں، عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ ہنس رہے تھے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ آپ کو سدا خوش رکھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ان پر تعجب ہے کہ وہ میرے پاس تھیں، جب انہوں نے آپ کی آواز سنی تو وہ فوراً حجاب میں چلی گئیں۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتی ہو، انہوں نے فرمایا: ہاں، آپ سخت مزاج اور سخت دل ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن الخطاب! اور کچھ کہو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٦٨٩) و مسلم (٢٣/ ٢٣٩٨)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٣٦٨٣) و مسلم (٢٢/ ٢٣٩٦)۔

شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا مل جاتا ہے تو وہ اس راستے کو چھوڑ کر کسی دوسرے راستے پر چل پڑتا ہے۔‘‘
اور امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، برقانی نے ’’یا رسول اللہ‘‘ کے الفاظ کے بعد: ’’ما أضحك‘‘ ’’آپ کو کس چیز نے ہنسایا‘‘ کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

٦٠٣٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْفَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذَا بِلَالٌ، وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُّ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ)). فَقَالَ: عُمَرُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللهِ! أَعَلَيْكَ أَغَارُ؟. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٦٠٣٧: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’(معراج کی رات) میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ رمیصاء کو دیکھا (نیز) میں نے قدموں کی آواز سنی تو میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ بلال ہیں، میں نے ایک محل دیکھا، اس کے صحن میں ایک لونڈی دیکھی، میں نے پوچھا: ’’یہ (محل) کس کے لیے ہے؟‘‘ انہوں نے بتایا، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے ہے، میں نے اس کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کیا تاکہ میں اسے دیکھ سکوں، لیکن مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔‘‘ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، کیا میں آپ سے غیرت کروں گا۔

٦٠٣٨: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ، وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَادُوْنَ ذَالِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ)). قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَ ذَالِكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: ((اَلدِّيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٦٠٣٨: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میں سو رہا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ میرے سامنے پیش کیے گئے ہیں، ان پر قمیصیں تھیں، ان میں سے کسی کی قمیص سینے تک پہنچتی تھی، کسی کی اس سے چھوٹی تھی، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھ پر پیش کیے گئے، ان پر جو قمیص تھی وہ (چلتے وقت) اسے گھسیٹتے تھے۔‘‘ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تاویل فرمائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’(اس سے) دین مراد ہے۔‘‘

٦٠٣٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتّٰى إِنِّيْ لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ أَظْفَارِيْ، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)). قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَهٗ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: ((اَلْعِلْمَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

٦٠٣٩: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’میں سویا ہوا تھا تو میرے پاس دودھ کا پیالہ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٧٩) و مسلم (٢٠/ ٢٣٩٤)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٩١) و مسلم (١٥/ ٢٣٩٠)۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٨١) و مسلم (١٦/ ٢٣٩١)۔

لایا گیا تو میں نے پی لیا حتیٰ کہ سیرابی کا اثر میں نے اپنے ناخنوں میں ظاہر ہوتا دیکھا، پھر میں نے اپنے سے بچا ہوا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا کیا۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تاویل فرمائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علم۔''

٦٠٤٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْهَا دَلْوٌ؟ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ، وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهٗ ضَعْفَهٗ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا مِّنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ)). [1]

۶۰۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا، اس پر ایک ڈول تھا، جس قدر اللہ نے چاہا میں نے اس سے پانی نکالا، پھر ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے اسے حاصل کر لیا، انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے، اور ان کے نکالنے میں ضعف تھا، اللہ ان کے ضعف کو معاف فرمائے، پھر وہ (ڈول) بڑے ڈول میں بدل گیا، اور عمر بن خطاب نے اسے پکڑ لیا، میں نے ایسا طاقت ور آدمی نہیں دیکھا جو عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ڈول کھینچتا ہو، حتیٰ کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کیا۔''

٦٠٤١: وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: ((ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ یَّدِ اَبِیْ بَکْرٍ، فَاسْتَحَالَتْ فِیْ یَدِهٖ غَرْبًا، فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا یَفْرِیْ فَرِیَّهٗ، حَتّٰی رَوِیَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. [2]

۶۰۴۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر ابوبکر کے ہاتھ سے ابن خطاب نے اسے لے لیا تو وہ ان کے ہاتھ میں بڑا ہو گیا، میں نے ایسا سردار نہیں دیکھا جو ان کی طرح کام کرتا ہو، حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے اور انہوں نے اونٹوں کو بھی حوض سے سیراب کیا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٦٠٤٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [3]

۶۰۴۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے حق کو عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور ان کے دل پر جاری فرما دیا ہے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٦٤) و مسلم (١٧/ ٢٣٩٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠١٩) و مسلم (١٩/ ٢٣٩٣)۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٨٢ وقال: حسن صحيح غريب)۔

٦٠٤٣: وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ يَقُوْلُ بِهٖ)). ❶

٦٠٤٣: اور ابوداؤد کی روایت میں جو کہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: ''اللہ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے جس کے ذریعے وہ بولتے ہیں۔''

٦٠٤٤: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاكُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ❷

٦٠٤٤: علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس بات کو بعید نہیں سمجھتے کہ تسکین بخشنے والا کلام عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر جاری ہوتا ہے۔

٦٠٤٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ)). فَاَصْبَحَ عُمَرُ، فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَسْلَمَ، ثُمَّ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❸

٦٠٤٥: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسلام کو ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے غلبہ عطا فرما۔'' صبح ہوئی تو عمر پہلے پہر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اسلام قبول کیا، پھر آپ نے مسجد میں علانیہ نماز ادا فرمائی۔

٦٠٤٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ! يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❹

٦٠٤٦: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے وہ انسان جو رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر شخصیت ہے! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سن لو! اگر آپ نے یہ بات کی ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''عمر سے بہتر شخص کوئی نہیں جس پر سورج طلوع ہوا ہو۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦٠٤٧: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْكَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❺

٦٠٤٧: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔''

---

❶ **صحيح**، رواه أبو داود (٢٩٦٢)۔ ❷ **صحيح**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٣٦٩-٣٧٠) [وعبد الله بن أحمد (١/ ١٠٦ ح ٨٣٤ وسنده حسن) و عبد الرزاق (١١/ ٢٢٢ ح ٢٠٣٨٠) و البغوي في شرح السنة (١٤/ ٨٦ ح ٣٨٧٧) وللحديث طرق كثيرة عند أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة (٣١٠، ٥٢٢، ٥٢٣، ٦٠١، ٦١٤، ٦٣٤، ٧٠٧، ٧١١) وغيره فالحديث صحيح]۔ ❸ **ضعيف**، رواه أحمد في فضائل الصحابة (١/ ٢٤٩-٢٥٠ ح ٣١١) [و الترمذي (٣٦٨٣ وقال: غريب) وسنده ضعيف] ☆ سنده ضعيف جدًا، نضر بن عبدالرحمٰن الخزاز أبو عمر: متروك. وروى الترمذي (٣٦٨١) بسند حسن عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ قال: "اللهم أعز الإسلام بأحب هذه الرجلين إليك: بأبي جهل أو بعمر بن الخطاب" و قال: "هذا حديث حسن صحيح" وهو يغني عنه۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٨٤) ☆ فيه عبد الله الواسطي: ضعيف و شيخه: مجهول و الحديث ضعفه الذهبي جدًا بقوله: "والحديث شبه الموضوع"۔ ❺ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٦٨٦)۔

ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦٠٤٨: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّیْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِیْ، وَاِلَّا فَلَا)) فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِیَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَهِیَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ، وَهِیَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ، فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ! اِنِّیْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِیَ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَهِیَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِیَ تَضْرِبُ، فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ! اَلْقَتِ الدُّفَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ [1]

٦٠٤٨: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ کے لیے تشریف لے گئے، جب آپ واپس ہوئے تو ایک سیاہ فام عورت آپ کے پاس آئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ آپ کو صحیح سلامت واپس لے آیا تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور غزل پڑھوں گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''اگر تو نے نذر مانی تھی تو پھر دف بجالے اور اگر نذر نہیں مانی تو پھر نہیں۔'' وہ بجانے لگی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، وہ (ان کے آنے پر) بجاتی رہی، پھر علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ بجاتی رہی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ بجاتی رہی، پھر عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اس نے دف اپنے سرین کے نیچے رکھ لی اور اس پر بیٹھ گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر! شیطان تم سے ڈرتا ہے، میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ دف بجاتی رہی، ابوبکر آئے تو وہ بجاتی رہی، پھر علی آئے تو وہ بجاتی رہی، پھر عثمان آئے تو وہ بجاتی رہی، عمر جب تم آئے تو اس نے دف پھینک دی۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٦٠٤٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسًا، فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! تَعَالِیْ فَانْظُرِیْ)). فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَیَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ اِلٰى رَأْسِهٖ، فَقَالَ لِیْ: ((اَمَا شَبِعْتِ؟ اَمَا شَبِعْتِ؟)) فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ: لَا، لِاَنْظُرَ مَنْزِلَتِیْ عِنْدَهٗ، اِذْ طَلَعَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ)). قَالَتْ: فَرَجَعْتُ، رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. [2]

٦٠٤٩: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ہم نے شور اور بچوں کی آواز سنی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی خاتون رقص کر رہی تھی اور بچے اس کے ارد گرد (تماشا دیکھ رہے) تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! آؤ اور دیکھو۔'' میں آئی تو میں نے اپنے جبڑے (چہرہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر رکھ دیے اور میں آپ کے کندھے

---

[1] إسناده حسن، رواه الترمذي (٣٦٩٠)۔

[2] إسناده حسن، رواه الترمذي (٣٦٩١)۔

اور سر کے درمیان سے اسے دیکھنے لگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: "کیا تم سیر نہیں ہوئی، کیا تم سیر نہیں ہوئی؟" میں کہنے لگی نہیں، تاکہ میں آپ کے ہاں اپنی قدر و منزلت کا اندازہ لگا سکوں، اچانک عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو سارے لوگ اس (حبشیہ) کے پاس سے تتر بتر ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے شیاطین جن وانس کو دیکھا کہ وہ عمر کی وجہ سے بھاگ رہے ہیں۔" عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں واپس آ گئی۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦٠٥٠: عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہم اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوِاتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى؟ فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ وَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! يَدْخُلُ عَلٰى نِسَائِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْاَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ؟ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ، وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْغَيْرَةِ، فَقُلْتُ: ﴿عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ﴾ فَنَزَلَتْ كَذَالِكَ. [1]

٦٠٥٠: انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تین امور میں اپنے رب سے موافقت کی، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنا لیں؟ اللہ نے یہ آیت نازل فرما دی: "مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔" میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ کی ازواج مطہرات کے پاس نیک و فاسق قسم کے لوگ آتے ہیں، اگر آپ انہیں پردہ کرنے کا حکم فرما دیں، تب اللہ نے آیت حجاب نازل فرمائی، اور (ایک موقع پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات قصہ غیرت (شہد پینے والے واقعہ) پر اکٹھی ہو گئیں، تو میں نے کہا: "قریب ہے کہ اس کا رب، اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں، تم سے بہتر بیویاں انہیں عطا فرما دے۔" اسی طرح آیت نازل ہو گئی۔

٦٠٥١: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ: فِيْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ، وَفِي الْحِجَابِ، وَفِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٦٠٥١: اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے، انہوں نے کہا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تین امور میں، اپنے رب سے موافقت کی، مقام ابراہیم کے متعلق، پردے اور بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔

٦٠٥٢: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ بِذِكْرِ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ، اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابَ، اَمَرَ نِسَآءَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّحْتَجِبْنَ، فَقَالَتْ لَهٗ زَيْنَبُ: وَاِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِيْ بُيُوْتِنَا؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَللّٰهُمَّ

[1] رواه البخاري (٤٠٢، ٤٤٨٣) [و أحمد (١/ ٢٣)]۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) و مسلم (٢٤/ ٢٣٩٩)۔

اَیِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ)) وَبِرَأْیِهٖ فِیْ اَبِیْ بَکْرٍ ، کَانَ اَوَّلَ نَاسٍ بَایَعَهٗ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۶۰۵۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو چار چیزوں کی وجہ سے دیگر لوگوں پر فضیلت عطا کی گئی، انہوں نے بدر کے قیدیوں کو قتل کرنے کا مشورہ دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اگر اللہ کی کتاب میں یہ حکم پہلے سے موجود نہ ہوتا تو تم نے جو (فدیہ) لیا اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا۔'' اور ان کا حجاب کے متعلق فرمانا، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے فرمایا کہ وہ پردہ کیا کریں، تو زینب رضی اللہ عنہا نے انہیں فرمایا: ابن خطاب! کیا آپ ہمیں حکم دیتے ہیں جبکہ وحی تو ہمارے گھروں میں اترتی ہے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور جب تم ان سے کوئی چیز طلب کرو تو ان سے پردے کے پیچھے سے طلب کرو۔'' اور ان کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا: ''اے اللہ! عمر کے ذریعے اسلام کو تقویت فرما۔'' اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے (خلیفہ ہونے کے) متعلق سب سے پہلی انہیں کی رائے تھی اور انہوں نے ہی سب سے پہلے اُن کی بیعت کی۔

۶۰۵۳: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ذَاكَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِیْ دَرَجَةً فِی الْجَنَّةِ)). قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ وَاللّٰهِ! مَاکُنَّا نَرٰی ذَالِكَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِهٖ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۶۰۵۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ آدمی میری امت میں سے جنت میں ایک درجہ بلند مقام پر فائز ہوگا۔'' ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے خیال میں وہ آدمی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہی ہیں حتیٰ کہ وہ وفات پا گئے۔

۶۰۵۴: وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ: سَاَلَنِی ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بَعْضَ شَاْنِهٖ ، یَعْنِیْ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ ، فَقَالَ: مَا رَاَیْتُ اَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ حِیْنَ قُبِضَ کَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰی انْتَهٰی مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۶۰۵۴: اسلم (عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے عمر رضی اللہ عنہ کے بعض حالات کے متعلق دریافت کیا تو میں نے انہیں بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی شخص کو اتنی زیادہ جدوجہد اور سخاوت کرنے والا نہیں دیکھا حتیٰ کہ یہ فضائل عمر رضی اللہ عنہ پر ختم ہو گئے۔

۶۰۵۵: وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ یَاْلَمُ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَکَاَنَّهٗ یُجَزِّعُهٗ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! وَلَاکُلُّ ذَالِكَ؟! لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ، ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ، ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَابَکْرٍ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ، ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ، ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ ، وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ ، قَالَ: اَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرِضَاهُ ، فَاِنَّمَا ذَالِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَیَّ ، وَاَما مَا ذَکَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِیْ بَکْرٍ وَرِضَاهُ ، فَاِنَّمَا ذَالِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَیَّ ، وَاَمَّا مَا تَرٰی مِنْ جَزَعِیْ ، فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِكَ ، وَاللّٰهِ! لَوْ اَنَّ لِیْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَیْتُ بِهٖ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

---

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه أحمد (١/ ٤٥٦ ح ٣٦٦٢) ☆ فيه أبو نهشل: مجهول و أبو النضر هاشم بن القاسم سمع من المسعودي بعد اختلاطه ـ [2] **إسناده ضعيف** ، رواه ابن ماجه (٤٠٧٧ ب) ☆ فيه عطية العوفي ضعيف ومدلس وعبيدالله بن الوليد الوصافي: ضعيف ـ [3] رواه البخاري (٣٦٨٧)ـ [4] رواه البخاري (٣٦٩٢)ـ

۶۰۵۵: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی کر دیے گئے تو وہ تکلیف محسوس کرنے لگے، اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں تسلی دیتے ہوئے عرض کیا: امیر المومنین! آپ اتنی تکلیف کا کیوں اظہار کر رہے ہیں؟ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اور اسے اچھے انداز میں نبھایا، پھر وہ آپ سے جدا ہوئے تو وہ آپ پر راضی تھے، پھر آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے، اور ان کے ساتھ بھی خوب رہے، پھر وہ آپ سے جدا ہوئے تو وہ بھی آپ پر راضی تھے، پھر آپ مسلمانوں کی صحبت میں رہے، اور آپ ان کے ساتھ بھی خوب اچھی طرح رہے، اور اگر آپ ان سے جدا ہوئے تو آپ ان سے بھی اس حال میں جدا ہوں گے کہ وہ آپ سے راضی ہوں گے، انہوں نے فرمایا: تم نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ کے راضی ہونے کا ذکر کیا ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ایک احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے، اور تم نے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور ان کے راضی ہونے کا ذکر کیا ہے تو وہ بھی اللہ کی طرف سے ایک احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے، اور رہی میری گھبراہٹ اور پریشانی جو تم دیکھ رہے ہو تو وہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کے بارے میں فکر مند ہونے کی وجہ سے ہے، اللہ کی قسم! اگر میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو میں اللہ کے عذاب کو دیکھنے سے پہلے اس کا فدیہ دے کر اس سے نجات حاصل کرتا۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٠٥٦: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ اَعْيٰى، فَرَكِبَهَا، فَقَالَتْ: اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا، اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْاَرْضِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ!)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ)). وَمَاهُمَا ثَمَّ، وَقَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ فِیْ غَنَمٍ لَهٗ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰى شَاةٍ مِّنْهَا، فَاَخَذَهَا، فَاَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا، فَاسْتَنْقَذَهَا، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَا رَاعِیَ لَهَا غَيْرِیْ؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ؟!)) فَقَالَ: ((اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ)) وَمَاهُمَا ثَمَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٦٠٥٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس اثنا میں کہ ایک آدمی گائے ہانک رہا تھا، جب وہ تھک جاتا تو وہ اس پر سوار ہو جاتا، اس نے کہا: ہمیں اس لیے نہیں پیدا کیا گیا، ہمیں تو کھیت جوتنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے، لوگوں نے کہا: سبحان اللہ: گائے کلام کرتی ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اس پر ایمان رکھتا ہوں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔“ اور وہ دونوں اس وقت وہاں موجود نہیں تھے، اور فرمایا: ”ایک آدمی بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور اسے پکڑ لیا، اس کے مالک نے اسے جا لیا اور اسے چھڑا لیا، بھیڑیے نے اسے کہا: جس دن درندے ہی درندے رہ جائیں گے اور اس دن میرے سوا بکریوں کو چرانے والا کون ہو گا؟ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا کلام کرتا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اس پر ایمان رکھتے ہیں۔“ اور وہ دونوں اس وقت وہاں موجود نہیں تھے۔

٦٠٥٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ، اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهٗ عَلٰى مَنْكِبِیْ يَقُوْلُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِاَنِّیْ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كُنْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ)) فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٧١) و مسلم (١٣/ ٢٣٨٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٧٧) و مسلم (١٤/ ٢٣٨٩)۔

۶۰۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں ان لوگوں میں کھڑا تھا جو عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائیں کر رہے تھے، اور ان کا جنازہ ان کی چارپائی پر رکھا ہوا تھا، کہ اچانک ایک آدمی نے میرے پیچھے سے اپنی کہنی میرے کندھوں پر رکھ دی، اور وہ کہہ رہے تھے: اللہ آپ رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، مجھے امید ہے کہ اللہ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ (دفن) کرائے گا۔ کیونکہ میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا: ''میں، ابوبکر اور عمر تھے، میں، ابوبکر اور عمر نے کلام کیا، میں، ابوبکر اور عمر گئے، میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے، میں، ابوبکر اور عمر باہر نکلے۔'' میں نے جو مڑ کر دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۶۰۵۸: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَیَتَرَآءَ وْنَ اَهْلَ عِلِّیِّیْنَ، كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّیَّ فِیْ اُفُقِ السَّمَآءِ، وَاِنَّ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰی نَحْوَهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۶۰۵۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت والے مقام علیین والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے افق میں چمک دار ستارے کو دیکھتے ہو، اور ابوبکر و عمر انہی میں سے ہیں، اور وہ کیا خوب ہیں۔'' شرح السنہ، ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۰۵۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ سَیِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2]

۶۰۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما اہل جنت کے اولین و آخرین کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہوں گے البتہ انبیا علیہم السلام اور رسول اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔''

۶۰۶۰: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ. [3]

۶۰۶۰: امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اسے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۶۰۶۱: وَعَنْ حُذَیْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَابَقَائِیْ فِیْكُمْ؟ فَاقْتَدُوْا بِاللَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ، اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [4]

۶۰۶۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ میں تم میں کتنی دیر باقی رہوں گا، میرے بعد

[1] **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ١٠٠ ح ٣٨٩٣) و أبو داود (٣٩٨٧) والترمذي (٣٦٥٨ وقال: حسن) وابن ماجه (٩٦) ☆ عطية العوفي ضعيف مدلس وللحديث شواهد ضعيفة و روى الطبراني في الأوسط (٧/ ٦ ح ٦٠٠٣) بلفظ: ((إن الرجل من أهل عليين يشرف على أهل الجنة كأنه كوكب دري و إن أبا بكر و عمر منهما و أنعما.)) و سنده حسن۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٣٦٦٤ وقال: غريب) و للحديث شواهد وهو بها حسن۔ [3] **حسن**، رواه ابن ماجه (٩٧)۔ [4] **حسن**، رواه الترمذي (٣٦٦٣)۔

تم ابوبکر اور عمر دونوں کی اقتدا کرنا۔"

٦٠٦٢: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ أَحَدٌ رَأْسَهُ غَيرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا يَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۶۰۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اپنا سر نہ اٹھاتا وہ دونوں آپ کی طرف دیکھ کر مسکراتے اور آپ ان دونوں کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦٠٦٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ، وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ، وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيْهِمَا، فَقَالَ: ((هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ❷

۶۰۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز نبی ﷺ (گھر سے) باہر نکلے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما میں سے ایک آپ کے دائیں طرف تھا اور ایک آپ کے بائیں طرف تھا، آپ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: "روز قیامت ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔" ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦٠٦٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى أَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ فَقَالَ: ((هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلاً ❸

۶۰۶۴: عبداللہ بن حنطب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا: "یہ دونوں سمع و بصر (کی طرح) ہیں۔" امام ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

٦٠٦٥: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَآءِ وَوَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَائِيلُ وَ مِيكَائِيْلُ، وَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۶۰۶۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر نبی کے آسمان والوں سے دو وزیر ہیں اور زمین والوں سے دو وزیر ہیں۔ آسمان والوں سے میرے دو وزیر جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ہیں، اور زمین والوں میں سے ابوبکر اور عمر ہیں۔"

٦٠٦٦: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٦٨) ☆ فيه الحكم بن عطية ضعيف ضعفه الجمهور وروى عنه أبو داود (الطيالسي) أحاديث منكرة (راجع تهذيب التهذيب وغيره)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٦٩) [وابن ماجه (٩٩)] ☆ فيه سعيد بن مسلمة: ضعيف۔ ❸ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٧١) ☆ المطلب بن عبدالله بن حنطب مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة عند الحاكم (٣/ ٢٦٩ ح ٤٤٣٢) و الخطيب (٨/ ٤٦٠، فيه ابن عقيل ضعيف) وغيرهما۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٨٠ وقال: حسن غريب) ☆ فيه تليد: رافضي ضعيف و عطية العوفي شيعي ضعيف مدلس۔

وَاَبُوْبَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ، وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ وَّوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ، فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعنِي فَسَاءَهٗ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ، ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَآءُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❶

۶۰۶۶: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان سے اترا ہے، آپ ﷺ کا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے وزن کیا گیا تو آپ بھاری رہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ بھاری رہے، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ بھاری رہے، پھر ترازو اٹھالی گئی۔ اس سے رسول اللہ ﷺ غمگین ہوئے، یعنی اس (خواب) نے آپ کو غمگین کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نبوت کا خلافت کی جانب اشارہ ہے، پھر اللہ جسے چاہے گا بادشاہت عطا فرمائے گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۶۰۶۷: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ)). فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: ((يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ)). فَاطَّلَعَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ❷

۶۰۶۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اہل جنت میں سے ایک آدمی تمہارے پاس ظاہر ہوگا۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اہل جنت میں سے ایک آدمی تمہارے پاس ظاہر ہوگا۔'' عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۰۶۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حِجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، عُمَرُ)). قُلْتُ: فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ؟ قَالَ: ((اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ ❸

۶۰۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں چاندنی رات میں رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا کہ اچانک میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا کسی شخص کی آسمان کے ستاروں کے برابر نیکیاں ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، عمر۔'' میں نے عرض کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں کہاں گئیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمر کی ساری نیکیاں، ابوبکر کی نیکیوں کے مقابلے میں ایک نیکی کی مانند ہیں۔''

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۲۸۷ وقال: حسن صحيح) وأبو داود (۴۶۳۴) ☆ الحسن البصري مدلس وعنعن۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۶۹۴) ☆ عبدالله بن عبد القدوس: ضعيف، ضعفه الجمهور وله متابعة ضعيفة مردودة عند الطبراني في الكبير (۱۰/ ۲۰۶ ح ۱۰۳۴۴) و الأعمش مدلس وعنعن۔ إن صح السند إليه۔

❸ **إسناده موضوع**، رواه رزين (لم أجده) [و رواه الخطيب في تاريخ بغداد (۷/ ۱۳۵) وفيه بريه بن محمد: كذاب، حدث عن إسماعيل الصنعاني أحاديث باطلة موضوعة، وقال الخطيب: "حديث موضوع"]۔

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٦٠٦٩: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهِ، كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ۔ اَوْسَاقَيْهِ۔ فَاسْتَأْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَالِكَ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَوّٰى ثِيَابَهُ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ: ((اَ لَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ؟)).

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالَةِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٦٠٦٩: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے اور اس وقت آپ کی رانوں یا پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا ہوا تھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو انہیں اجازت دے دی گئی اور آپ اسی حالت میں رہے، انہوں نے بات چیت کی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی اور آپ اسی حالت میں رہے، انہوں نے بات چیت کی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے، اپنے کپڑے درست کیے، جب وہ (آپ ﷺ کے پاس سے اٹھ کر) چلے گئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے ان کی خاطر کوئی حرکت نہ کی اور نہ ان کی کوئی پرواہ کی، پھر عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ نے ان کی خاطر کوئی حرکت کی نہ ان کی کوئی پرواہ کی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کیے، (کیا معاملہ ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں؟'' ایک دوسری روایت میں ہے: آپ نے فرمایا: ''عثمان حیادار شخص ہے، مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے انہیں اسی حالت میں اندر آنے کی اجازت دے دی تو ہوسکتا ہے کہ (شرم کے مارے) وہ اپنے کسی کام کے بارے میں اپنی بات مجھے نہ پہنچا سکیں۔''

[1] رواه مسلم (٢٦/ ٢٤٠١) والرواية الثانية، رواها مسلم (٢٧/ ٢٤٠٢)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۶۰۷۰: عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ، وَرَفِيْقِيْ - يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ - عُثْمَانُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۶۰۷۰: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کا ایک رفیق (خاص) ہوتا ہے اور میرے رفیق یعنی جنت میں، عثمان ہیں۔''

۶۰۷۱: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَهُوَ مُنْقَطِعٌ. [2]

۶۰۷۱: اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور اس کی سند قوی نہیں، اور وہ منقطع ہے۔

۶۰۷۲: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ، فَقَامَ عُثْمَانُ: فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ، فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ: عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ، فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ: عَلَيَّ ثَلٰثُمِائَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: **((مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ، مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۶۰۷۲: عبدالرحمن بن خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ غزوۂ تبوک کے لیے آمادہ کر رہے تھے، عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! سو اونٹ مع ساز و سامان اللہ کی راہ میں میرے ذمے ہیں، پھر آپ نے لشکر کے لیے آمادہ کیا تو عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، اللہ کی راہ میں دو سو اونٹ مع ساز و سامان میرے ذمے ہیں، پھر آپ نے ترغیب دلائی تو عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو عرض کیا، اللہ کی راہ میں تین سو اونٹ میرے ذمے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترتے فرما رہے تھے: ''عثمان نے اس کے بعد جو بھی عمل کیا اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں، عثمان اس کے بعد جو بھی عمل کرے اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٩٨ وقال: غريب، ليس إسناده بالقوى" إلخ) وانظر الحديث الآتي (٦٠٦٢)
☆ فيه شيخ من بني زهرة: لم أعرفه، وشيخه حارث بن عبدالرحمٰن بن أبي ذباب لم يدرك طلحة رضي الله عنه (انظر تحفة الأشراف ٤/ ٢١٢)۔ [2] **ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٠٩) وسنده ضعيف جدًا، فيه عثمان بن خالد: متروك الحديث۔ وانظر الحديث السابق (٦٠٦١)۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٠٠ وقال: غريب) ☆ فرقد أبو طلحة مجهول وحديث الترمذي (٣٧٠١) يغني عنه۔

۶۰۷۳: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَيَقُوْلُ: ((**مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ**)). مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۶۰۷۳: عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ نے جیش العسرہ تیار فرمایا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی جیب میں ایک ہزار دینار لا کر آپ کی خدمت میں پیش کیے اور آپ کی گود میں ڈھیر کر دیے، میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی گود میں انہیں الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''عثمان نے جو بھی عمل کیا آج کے بعد وہ اس کے لیے نقصان دہ نہیں۔'' آپ ﷺ نے دو مرتبہ ایسے فرمایا۔

۶۰۷۴: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى مَكَّةَ، فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ**)). فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى، فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِعُثْمَانَ رضی اللہ عنہ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۰۷۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کے لیے حکم فرمایا تو عثمان رضی اللہ عنہ مکہ کی طرف رسول اللہ ﷺ کے قاصد بن کر گئے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیعت کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلا شبہ عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام گئے ہوئے ہیں، آپ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا، رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ، عثمان رضی اللہ عنہ کی خاطر ان کے اپنی ذات کی خاطر ہاتھوں سے بہتر تھا۔

۶۰۷۵: وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُّ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ؟ فَقَالَ: ((**مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟**)) فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ، وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، فَقَالَ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟**)) فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ، فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ؟ فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَّالِيْ، قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا، فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَةٌ بِالْحَضِيْضِ، فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ قَالَ: ((**اُسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ**)). قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، شَهِدُوْا

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٦٣ ح ٢٠٩٠٦) [والترمذي (٣٧٠١ وقال: حسن غريب) وصححه الحاكم (٣/ ١٠٢) ووافقه الذهبي]- [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٠٢ وقال: حسن صحيح غريب) ☆ الحكم بن عبدالملك ضعيف و حديث أبي داود (٢٧٢٦) يغني عنه -

وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِنِّيْ شَهِيْدٌ، ثَلَاثًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ [1]

۶۰۷۵: ثمامہ بن حزن قشیری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں اس وقت گھر کے پاس تھا، جب عثمان رضی اللہ عنہ نے (اپنے گھر سے) جھانک کر فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے تشریف لائے تو رومہ کنویں کے علاوہ وہاں میٹھا پانی نہیں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رومہ کنویں کو خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دے گا تو اس کے لیے جنت میں اس سے بہتر ہوگا۔'' میں نے اپنے خالص مال سے اسے خریدا، اور آج تم مجھے اس کا پانی پینے سے روک رہے ہو حتیٰ کہ میں سمندری پانی پی رہا ہوں، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ایسے ہی ہے، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم جانتے ہو کہ مسجد اپنے نمازیوں کے لیے تنگ تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص آل فلاں سے زمین کا قطعہ خرید کر اس سے مسجد کی توسیع کر دے گا تو اس کے لیے جنت میں اس سے بہتر ہوگا۔'' میں نے اپنے خالص مال سے اسے خریدا، اور آج تم مجھے اس میں دو رکعت نماز ادا کرنے سے روک رہے ہو، انہوں نے کہا: ہاں! ایسے ہی ہے، آپ نے فرمایا: میں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر تمہیں پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جیش العسرہ کو میں نے اپنے مال سے تیار کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں! عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے پہاڑ پر تھے، اور اس وقت ابوبکر، عمر اور میں آپ کے ساتھ تھے، پہاڑ نے حرکت کی حتیٰ کہ زمین پر کچھ ٹکڑے گر گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں سے اسے ٹھوکر مار کر فرمایا: ''پہاڑ ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں؟'' انہوں نے کہا: ہاں! ایسے ہی ہے، آپ نے تین بار فرمایا: اللہ اکبر! رب کعبہ کی قسم! انہوں نے گواہی دے دی کہ میں شہید ہوں۔

۶۰۷۶: وَعَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ: ((**هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى**)) فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ: فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ: هٰذَا؟ قَالَ: ((**نَعَمْ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [2]

۶۰۷۶: مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کے قریب ہونے کا ارشاد فرمایا، اتنے میں ایک آدمی گزرا، اس نے ایک کپڑا لپیٹ رکھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ شخص اس (فتنے کے) دن ہدایت پر ہوگا۔'' میں ان کی طرف گیا، دیکھا کہ وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ان کا چہرہ آپ کی طرف پھیر کر عرض کیا: یہ وہ (آدمی) ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' ترمذی، ابن ماجہ، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۷۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**يَا عُثْمَانُ! إِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهُ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا، فَإِنْ أَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ. [3]

---

[1] حسن دون قوله "ثبير"، رواه الترمذي (٣٧٠٣ وقال: حسن) و النسائي (٦/ ٢٣٥-٢٣٦ ح ٣٦٣٨) و الدارقطني (٤/ ١٩٦)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٣٧٠٤) و ابن ماجه (١١)۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٧٠٥ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (١١٢)۔

۶۰۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عثمان! امید ہے کہ اللہ تمہیں قمیص پہنائے گا، اگر وہ تم سے اسے اتروانا چاہیں تو تم ان کی خاطر اسے نہ اتارنا۔'' ترمذی، ابن ماجہ، اور امام ترمذی نے فرمایا: حدیث میں طویل قصہ ہے۔

٦٠٧٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِتْنَةً فَقَالَ: ((يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا)). لِعُثْمَانَ [1] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، غَرِيْبٌ اِسْنَادًا.

۶۰۷۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا تو فرمایا: ''یہ یعنی عثمان اس میں مظلوم شہید کر دیے جائیں گے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اس کی سند غریب ہے۔

٦٠٧٩: وَعَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ، قَالَ: قَالَ لِیْ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ يَوْمَ الدَّارِ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ عَهِدَ اِلَیَّ عَهْدًا وَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [2]

۶۰۷۹: ابوسہلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ نے محاصرے کے دن مجھے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا اور اس پر میں قائم ہوں۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦٠٨٠: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا، فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوْا: هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ؟ قَالُوْا: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ! اِنِّیْ سَائِلُكَ عَنْ شَیْءٍ فَحَدِّثْنِیْ، هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَّلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا. قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ: اَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ، وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَتْ مَرِيْضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ)). وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عُثْمَانَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَاذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهِ الْيُمْنٰى: ((هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ)) فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ، وَقَالَ: ((هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ)). ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۶۰۸۰: عثمان بن عبداللہ بن موہب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، اہل مصر سے ایک آدمی حج کے ارادے سے آیا تو اس نے کچھ

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٠٨) ☆ سنان بن هارون البرجمي ضعيف ضعفه الجمهور۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٧١١)۔

[3] رواه البخاري (٣٦٩٨)۔

لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ قریشی ہیں، اس نے کہا: ان میں الشیخ (معتبر عالم) کون ہے؟ انہوں نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس آدمی نے کہا: ابن عمر! میں تم سے کسی چیز کے متعلق سوال کرتا ہوں، مجھے بتائیں، کیا آپ جانتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں فرار ہو گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اس نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ غزوۂ بدر میں بھی شریک نہیں ہوئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اس نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ بیعت رضوان کے موقع پر بھی وہ موجود نہیں تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اس نے کہا: اللہ اکبر: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آؤ میں تمہیں واضح کرتا ہوں، رہا ان کا غزوۂ احد سے فرار ہونا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے انہیں معاف فرما دیا ہے، رہا ان کا بدر سے غائب ہونا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا ان کی اہلیہ تھیں اور وہ بیمار تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''آپ کے لیے غزوہ بدر میں شریک ہونے والے مجاہد کے برابر اجر وثواب ہے اور اس کے برابر آپ کے لیے مال غنیمت میں سے حصہ بھی ہے۔'' رہا ان کا بیعت رضوان کے وقت موجود نہ ہونا، تو اگر مکہ میں عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی معزز ہوتا تو آپ اسے بھیجتے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا، اور بیعت رضوان عثمان رضی اللہ عنہ کے مکہ چلے جانے کے بعد ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کے متعلق فرمایا: ''یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔'' اور اسے اپنے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: ''یہ عثمان کے لیے ہے۔'' پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اب یہ (جوابات) اپنے ساتھ لے جانا (اور انہیں یاد رکھنا)۔

٦٠٨١: وَعَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ مَوْلٰی عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَعَلَ النَّبِیُّ ﷺ یُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ یَتَغَیَّرُ، فَلَمَّا كَانَ یَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا: اَلَا نُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ اِلَیَّ اَمْرًا، فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْهِ۔ [1]

٦٠٨١: عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوسہلہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان رضی اللہ عنہ سے مخفی طور پر کوئی بات کر رہے تھے، اور عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ متغیر ہو رہا تھا، جب محاصرے کا دن تھا تو ہم نے کہا: کیا ہم لڑائی نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک امر کی وصیت کی ہے اور میں اپنے آپ کو اس کا پابند رکھوں گا۔

٦٠٨٢: وَعَنْ اَبِیْ حَبِیْبَةَ، اَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ رضی اللہ عنہ مَحْصُوْرٌ فِیْهَا، وَاَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فِی الْكَلَامِ، فَاَذِنَ لَهُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا)) اَوْقَالَ: ((اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً)) فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ: فَمَنْ لَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَوْمَا تَاْمُرُنَا بِهِ؟ قَالَ: ((عَلَیْكُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِهِ)). وَهُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِكَ. رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [2]

٦٠٨٢: ابوحبیبہ سے روایت ہے کہ وہ گھر میں داخل ہوئے جبکہ عثمان اس میں محصور تھے، اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کرنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں، انہیں اجازت مل گئی، وہ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا:

[1] **صحيح**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٣٩١ بزيادة: "عن عائشة") [وابن ماجه (١١٣) بدون ذكر عائشة رضي الله عنها] وللحديث شواهد۔

[2] **إسناده حسن**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٣٩٣) [و أحمد (٢/ ٣٤٤۔٣٤٥ ح ٨٥٢٢)]۔

میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میرے بعد تم فتنہ اور اختلاف دیکھو گے۔'' یا فرمایا: ''اختلاف اور فتنہ دیکھو گے۔'' کسی نے آپ سے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے لیے کیا حکم ہے یا آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم امیر اور اس کے ساتھیوں کو لازم پکڑو۔'' اور آپ اس (امیر) کے متعلق عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔ امام بیہقی نے دونوں احادیث دلائل النبوۃ میں روایت کی ہیں۔

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَآءِ الثَّلٰثَةِ

ان تینوں کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٠٨٣: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَعِدَ اُحُدًا، وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رضی اللہ عنہم فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: ((اُثْبُتْ اُحُدُ، فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۶۰۸۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے، ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ تھے، اس نے حرکت کی تو آپ نے اس پر اپنا پاؤں مار کر فرمایا: ''احد! ٹھہر جاؤ، تم پر ایک نبی ہیں، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔''

٦٠٨٤: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)). فَفَتَحْتُ لَهُ، فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ، فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)). فَفَتَحْتُ لَهُ، فَاِذَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ، فَقَالَ لِيْ ((اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهُ)). فَاِذَا عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۶۰۸۴: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ کے ایک باغ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے لیے دروازہ کھول دو، اور اسے جنت کی بشارت دو۔'' چنانچہ میں نے اس شخص کے لیے دروازہ کھول دیا تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق انہیں جنت کی بشارت سنائی تو انہوں نے اللہ کی حمد بیان کی، پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے بھی دروازہ کھولنے کا کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے لیے بھی دروازہ کھول دو، اور اسے بھی جنت کی بشارت سناؤ۔'' چنانچہ میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق انہیں بھی جنت کی بشارت سنائی تو انہوں نے اللہ کی حمد بیان کی، پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے بھی جنت کی بشارت سنا دو، ان مصائب کے بعد جن سے ان کا واسطہ پڑے گا۔'' تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق انہیں بتایا تو انہوں نے اللہ کی حمد

---

❶ رواه البخاري (٣٦٨٦)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٩٣) و مسلم (٢٨/ ٢٤٠٣)۔

بیان کی۔ پھر فرمایا: اللہ ہی سے مدد درکار ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٦٠٨٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيٌّ: اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رضی اللہ عنہم. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❶

٦٠٨٥: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦٠٨٦: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اُرِىَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَاَنَّ اَبَابَكْرٍ نِيطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنِيطَ عُمَرُ بِاَبِىْ بَكْرٍ، وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ)). قَالَ جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا: اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ الْاَمْرِ الَّذِىْ بَعَثَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

٦٠٨٦: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات مجھے خواب میں ایک مرد صالح دکھایا گیا گویا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، جو کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ معلق ہیں، عمر ابوبکر کے ساتھ معلق ہیں، اور عثمان عمر کے ساتھ معلق ہیں۔'' جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اٹھے تو ہم نے کہا: مرد صالح سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں، اور دوسرے جو ایک دوسرے کے ساتھ معلق ہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس دین کے والی ہیں، جس کے ساتھ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے۔

---

❶ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٧٠٧ وقال: حسن صحيح غريب) [وأصله في صحيح البخاري (٣٦٩٨)]۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٦٣٦) [وصححه الحاكم (٣/ ٧١-٧٢) ووافقه الذهبي] ☆ الزهري مدلس وعنعن وله شاهد ضعيف تقدم (٦٠٥٧)۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

الفصل الاول

فصل اول

٦٠٨٧: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: ((اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى، اِلَّا اَنَّهٗ لَانَبِيَّ بَعْدِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

٦٠٨٧: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”آپ میرے لیے ایسے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

٦٠٨٨: وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ! اِنَّهٗ لَعَهِدَ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَيَّ: اَنْ لَّا يُحِبَّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

٦٠٨٨: زر بن حبیش بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو اگایا اور ہر ذی روح کو پیدا فرمایا! نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عہد دیا کہ مومن شخص ہی مجھ سے محبت کرے گا اور صرف منافق شخص ہی مجھ سے دشمنی رکھے گا۔

٦٠٨٩: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ)). فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ: ((اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ؟)) فَقَالُوْا: هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ، قَالَ: ((فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ)). فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا؟ قَالَ: ((اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ، فَوَاللّٰهِ! لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: ((اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ)). فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ.

٦٠٨٩: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر فرمایا: ”میں کل ایک ایسے شخص کو پرچم

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٠٦) و مسلم (٣٠/ ٢٤٠٤)۔

❷ رواه مسلم (١٣١/ ٧٨)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٤٢) و مسلم (٣٤/ ٢٤٠٦) ٥ حديث البراء تقدم (٣٣٧٧)۔

عطا کروں گا کہ جس کے ہاتھوں اللہ فتح عطا فرمائے گا، وہ شخص اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اسے محبوب رکھتے ہیں۔'' چنانچہ جب صبح ہوئی تو تمام لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور وہ سب پر امید تھے کہ وہ (پرچم) اسے عطا کیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں بلاؤ۔'' وہ آپ کے پاس لائے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب لگایا تو وہ ایسے شفایاب ہوئے کہ گویا انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پرچم انہیں عطا فرمایا تو علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا میں ان سے لڑتا رہوں حتیٰ کہ وہ ہمارے جیسے (یعنی مسلمان) ہو جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یونہی چلتے رہو حتیٰ کہ تم ان کے میدان میں اترو، پھر انہیں اسلام کی دعوت پیش کرو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کے کیا حقوق ان پر واجب ہیں، اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعے اللہ کسی ایک آدمی کو ہدایت عطا فرما دے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''

اور براء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تو مجھ سے اور میں تم سے ہوں'' باب بلوغ الصغير میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٦٠٩٠: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ عَلِيًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِیُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۶۰۹۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ ہر مومن کے دوست ہیں۔''

٦٠٩١: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ [2]

۶۰۹۱: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں جس کا دوست ہوں، علی اس کے دوست ہیں۔''

٦٠٩٢: وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَلِيٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ جُنَادَةَ [3]

۶۰۹۲: حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، اور میری طرف سے کوئی ادائیگی نہ کرے سوائے میرے اور علی کے۔'' ترمذی، اور امام احمد نے اسے ابو جنادہ سے روایت کیا ہے۔

٦٠٩٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ اَصْحَابِهٖ، فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: اٰخَيْتَ

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٧١٢ وقال: غريب)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٣٦٨ ح ١٩٤٩٤) والترمذي (٣٧١٣ وقال: حسن غريب) ☆ وللحديث طريق كثيرة جدًا فهو من الأحاديث المتواترة۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (٣٧١٩ وقال: حسن غريب صحيح) و أحمد (٤/ ١٦٤ ح ١٧٦٤٥)۔

بَيْنَ اَصْحَابِكَ، وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ اَحَدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنْتَ اَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [1]

۶۰۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو علی رضی اللہ عنہ اشکبار آنکھوں کے ساتھ آئے اور عرض کیا: آپ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہے، لیکن آپ نے میرے اور کسی اور کے درمیان بھائی چارہ قائم نہیں فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے دنیا اور آخرت میں بھائی ہو۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۰۹۴: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِيَ هٰذَا الطَّيْرَ)). فَجَاءَهُ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَاَكَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [2]

۶۰۹۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اپنی مخلوق میں سے اپنے محبوب ترین شخص کو میرے پاس بھیج جو میرے ساتھ اس پرندے کو کھائے۔'' علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور انہوں نے آپ کے ساتھ تناول فرمایا۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۰۹۵: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَانِي وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَاَنِي، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [3]

۶۰۹۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز طلب کرتا تو آپ مجھے عطا فرماتے اور جب میں خاموش رہتا تو آپ طلب کیے بغیر مجھے عطا فرما دیتے تھے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۰۹۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَقَالَ: رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيْكٍ. [4]

۶۰۹۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دار حکمت ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔''
امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے، اور انہوں نے فرمایا: بعض راویوں نے اس حدیث کو شریک سے روایت کیا ہے، اور انہوں نے اس میں **عن الصنابحی** کا ذکر نہیں کیا، اور ہم شریک کے علاوہ یہ حدیث کسی ثقہ راوی سے نہیں جانتے۔

۶۰۹۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ، فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٢٠) ☆ حكيم بن جبير: ضعيف رمي بالتشيع، وجميع بن عمير: ضعيف ضعفه الجمهور۔ [2] حسن، رواه الترمذي (٣٧٢١)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٢٢) ☆ عبدالله بن عمرو بن هند لم يسمع من علي رضي الله عنه. وجاء في المستدرك (٣/ ١٢٥ ح ٤٦٣) قال: "سمعت عليًا رضي الله عنه" !!۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٢٣) ☆ شريك القاضي مدلس و عنعن و لم يثبت تصريح سماعه في هذا الحديث وللحديث شواهد ضعيفة۔

نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا انْتَجَيْتُهُ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [1]

۶۰۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، طائف کے روز رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی فرمائی۔ لوگوں نے کہا: آپ کی اپنے چچازاد کے ساتھ سرگوشی طویل ہوگئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس سے سرگوشی نہیں کی، بلکہ اللہ نے اس سے سرگوشی کی ہے۔''

۶۰۹۸: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: ((يَا عَلِيُّ! لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ)). قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ: مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [2]

۶۰۹۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''علی! میرے اور تمہارے سوا کسی کے لیے درست نہیں کہ وہ حالت جنابت میں اس مسجد میں سے گزرے۔'' علی بن منذر بیان کرتے ہیں، میں نے ضرار بن صرد سے پوچھا: اس حدیث کا کیا معنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرے اور تیرے سوا کسی کے لیے درست نہیں کہ وہ حالت جنابت میں مسجد سے راستے کا کام لے۔ ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۰۹۹: وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [3]

۶۰۹۹: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا، اس میں علی رضی اللہ عنہ بھی تھے، ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! مجھے موت نہ دینا حتیٰ کہ تو مجھے علی رضی اللہ عنہ کو دکھا دے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۶۱۰۰: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ)). [4] رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، غَرِيْبٌ إِسْنَادًا.

۶۱۰۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق شخص علی سے محبت کرے گا نہ مومن شخص ان سے دشمنی رکھے گا۔'' احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۷۲۶ وقال: حسن غريب) ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۷۲۷) ☆ فيه عطية العوفي: ضعيف۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۷۳۷ وقال: حسن) ☆ أم شراحيل و أبو الجراح المهري: مجهولا الحال، لم يوثقهما غير الترمذي۔

[4] **ضعيف**، رواه أحمد (۶/ ۲۹۲ ح ۲۷۰۴۰) و الترمذي (۲/ ۳۷۱۷ و حسنه و سنده ضعيف) ☆ مساور الحميري مجهول و حديث الترمذي (۳۷۳۶) و مسلم (۷۸) يغني عنه۔

٦١٠١: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [1]

۶۱۰۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے علی کو برا بھلا کہا تو اس نے مجھے برا بھلا کہا۔''

٦١٠٢: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِيْكَ مَثَلٌ مِّنْ عِيْسٰى، اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ، وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهٗ)). ثُمَّ قَالَ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِيْ بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَ مُبْغِضٌ يَحْمِلُهٗ شَنَانِيْ عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِيْ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۶۱۰۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں عیسیٰ علیہ السلام کی ایک مشابہت ہے، یہودی ان سے دشمنی رکھتے ہیں، حتیٰ کہ وہ ان کی والدہ (مطہرہ) پر تہمت لگاتے ہیں جبکہ نصاریٰ ان سے محبت کرتے ہیں، حتیٰ کہ انہوں نے انہیں ایسے مقام پر فائز کر دیا جس کے وہ حق دار نہیں۔'' پھر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو قسم کے لوگ میرے (حق کے) متعلق ہلاک ہو جائیں گے، افراط سے کام لینے والا محبّ وہ میرے متعلق ایسا افراط کرے گا جو مجھ میں نہیں ہے، اور دشمنی رکھنے والا کہ میری دشمنی اسے اس پر آمادہ کرے گی کہ وہ مجھ پر بہتان لگائے گا۔

٦١٠٣: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: ((اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ؟)). قَالُوْا: بَلٰى! قَالَ: ((اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَّفْسِهٖ؟)) قَالُوْا: بَلٰى! فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ)). فَلَقِيَهٗ عُمَرُ رضی اللہ عنہ بَعْدَ ذَالِكَ فَقَالَ لَهٗ: هَنِيْئًا يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۶۱۰۳: براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب غدیر خم پر پڑاؤ ڈالا تو آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے کہ میرا مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق ہے؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں! ضرور ہے، پھر فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے کہ میرا ہر مومن پر اس کی جان سے بھی زیادہ حق ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، کیوں نہیں! ضرور ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں جس شخص کا دوست ہوں علی اس کے دوست ہیں، اے اللہ! جو شخص اس کو دوست بنائے تو اسے دوست بنا، اور جو شخص اس سے دشمنی رکھے تو انہیں دشمن بنا۔'' اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے ملے تو انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: ابن ابی طالب! آپ کو مبارک ہو آپ صبح و شام (ہر وقت) ہر مومن اور ہر مومنہ کے دوست بن گئے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٣٢٣ ح ٢٧٢٨٤) [و صححه الحاكم (٣/ ١٢١) ووافقه الذهبي] ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن. و روى أبو يعلى (٧٠١٣) من حديث السدي (إسماعيل بن عبد الرحمٰن) عن أبي عبدالله الجدلي قال: "قالت أم سلمة: أيسب رسول الله ﷺ على المنابر؟ قلت: و أنى ذلك؟ قالت: أليس يسب علي و من يحبه؟ فأشهد أن رسول الله ﷺ كان يحبه" وسنده حسن. [2] **إسناده ضعيف**، رواه [عبد الله] أحمد (١/ ١٦٠ ح ١٣٧٦) ☆ فيه الحكم بن عبد الملك: ضعيف. [3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٢٨١ ح ١٨٦٧١ من حديث البراء بن عازب رضي الله عنه) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف، و رواه أحمد (٤/ ٣٦٨، ٣٧٠، ٣٧٢) من طرق عن زيد بن أرقم رضي الله عنه به دون قول عمر رضي الله عنه و المرفوع صحيح.

٦١٠٤: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ)). ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶

۶۱۰۴: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کا پیغام بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو چھوٹی (کم سن) ہیں۔'' پھر علی رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام نکاح بھیجا تو آپ نے ان کی ان سے شادی کر دی۔

٦١٠٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّابَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

۶۱۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باب علی کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم فرمایا۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦١٠٦: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ لِيْ مَنْزِلَةٌ مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ، اٰتِيْهِ بِاَعْلٰى سَحَرٍ فَاَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ! فَاِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِيْ، وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❸

۶۱۰۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے ہاں جو میرا مقام و مرتبہ تھا وہ مخلوق میں سے کسی اور کا نہیں تھا، میں سحری کے اول وقت (رات کے آخری چھٹے حصے) میں آپ ﷺ کے پاس آتا تو میں کہتا، اللہ کے نبی! آپ پر سلامتی ہو، اگر آپ کھانس دیتے تو میں اپنے اہل خانہ کے پاس واپس چلا جاتا، ورنہ میں آپ کے ہاں داخل ہو جاتا۔

٦١٠٧: وَعَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ شَاكِيًا، فَمَرَّبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْحَضَرَ فَاَرِحْنِيْ، وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِيْ، وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) فَاَعَادَ عَلَيْهِ قَالَ: فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَافِهِ اَوِ اشْفِهِ)) شَكَّ الرَّاوِيْ، قَالَ: فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجْعِيْ بَعْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. ❹

۶۱۰۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مریض تھا، رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے، اور اس وقت میں کہہ رہا تھا، اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آ چکا ہے تو مجھے (موت کے ذریعے) راحت عطا فرما، اور اگر ابھی دیر ہے تو پھر مجھے صحت عطا فرما، اور اگر یہ آزمائش ہے تو پھر مجھے صبر عطا فرما، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کیسے کہا ہے؟'' میں نے آپ کو دوبارہ سنا دیا، آپ نے اسے اپنا پاؤں مارا اور فرمایا: ''اے اللہ! انہیں عافیت عطا فرما۔'' یا فرمایا: ''اسے شفا عطا فرما۔'' راوی کو اس میں شک ہوا ہے، وہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد مجھے تکلیف نہیں ہوئی۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٦/ ٦٢ ح ٣٢٢٣) و السند صحيح على شرط مسلم۔

❷ **حسن**، رواه الترمذي (٣٧٣٢)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه النسائي (٣/ ١٢ ح ١٢١٤) [و ابن خزيمة (٩٠٢)]۔

❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٦٤)۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رضی اللہ عنہم

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦١٠٨: عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمّٰى عَلِيًّا، وَعُثْمَانَ، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَسَعْدًا، وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ رضی اللہ عنہم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

٦١٠٨: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ان حضرات سے، جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتے دم تک خوش رہے، اس امر خلافت کا کوئی شخص زیادہ حق دار نہیں، انہوں نے نام گنوائے علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم۔

٦١٠٩: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ اُحُدٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

٦١٠٩: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ شل دیکھا جس کے ساتھ انہوں نے غزوۂ احد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (دشمن کے وار سے) بچایا تھا۔

٦١١٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟)) يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ: اَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [3]

٦١١٠: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب کے روز فرمایا: ”کون شخص میرے پاس لشکر کی خبر لائے گا؟“ زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نبی کا ایک حواری (مخلص معاون) ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔“

٦١١١: وَعَنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ يَّاْتِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ؟)) فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَبَوَيْهِ فَقَالَ: ((فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

٦١١١: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کون شخص بنو قریظہ جائے اور ان کے متعلق خبر میرے پاس لائے؟“ میں گیا، اور جب میں واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے فرمایا: ”تجھ پر میرے والدین فدا ہوں۔“

---

[1] رواه البخاري (٣٧٠٠)۔

[2] رواه البخاري (٤٠٦٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٤٦) ومسلم (٤٨/ ٢٤١٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٢٠) و مسلم (٤٩/ ٢٤١٦)۔

٦١١٢: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِبْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ: ((يَا سَعْدُ! اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۶۱۱۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے اپنے والدین کو ایک ساتھ جمع کرتے (یعنی میرے ماں باپ تجھ پہ فدا ہوں) نہیں سنا، کیونکہ غزوۂ احد کے موقع پر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''سعد! تیر اندازی کرو، میرے والدین تم پر قربان ہوں۔''

٦١١٣: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنِّيْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❷

۶۱۱۳: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی راہ میں تیر چلانے والا میں پہلا عربی شخص ہوں۔

٦١١٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً، فَقَالَ: ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيْ)). اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سَلَاحٍ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قَالَ اَنَا سَعْدٌ، قَالَ: ((مَاجَاءَ بِكَ؟)) قَالَ: وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ، فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❸

۶۱۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کسی غزوہ سے واپس) مدینہ آئے تو رات بھر جاگتے رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کاش کوئی مرد صالح میرے لیے پہرہ دیتا، اتنے میں ہم نے ہتھیاروں کی آواز (جھنکار) سنی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: میں سعد ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپ یہاں کیسے آئے؟'' انہوں نے عرض کیا: میرے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خوف سا پیدا ہوا تو میں آپ کے لیے پہرہ دینے آیا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی پھر سو گئے۔

٦١١٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۶۱۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔''

٦١١٦: وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَسُئِلَتْ: مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ؟ قَالَتْ: اَبُوْ بَكْرٍ فَقِيْلَ: ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ قِيْلَ: مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ: اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

۶۱۱۶: ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس وقت سنا جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ اگر رسول

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٤٠٥٩) و مسلم (٤١/ ٢٤١١)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٢٨) و مسلم (١٦/ ٢٩٦٦)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٨٥) و مسلم (٤٠/ ٢٤١٠)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٨٢) و مسلم (٥٣/ ٢٤١٩)۔

❺ رواه مسلم (٩/ ٢٣٨٥)۔

اللہ ﷺ کسی کو خلیفہ نامزد کرتے تو آپ کسے نامزد فرماتے؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ، پوچھا گیا: پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کون؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ، پوچھا گیا: عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کون؟ انہوں نے فرمایا: ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔

٦١١٧: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْصِدِّيْقٌ اَوْشَهِيْدٌ)). وَزَادَ بَعْضُهُمْ: وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٦١١٧: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم حراء پر تھے کہ پتھر نے حرکت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ٹھہر جا، تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہیں۔“ اور بعض راویوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اضافہ نقل کیا ہے اور علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٦١١٨: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ، وَاَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [2]

٦١١٨: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، عثمان جنت میں، علی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں، سعد بن ابی وقاص جنت میں، سعید بن زید جنت میں اور ابوعبیدہ (عامر) بن جراح جنت میں ہیں۔“

٦١١٩: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ. [3]

٦١١٩: ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٦١٢٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَرْحَمُ اُمَّتِي بِاُمَّتِي اَبُوْبَكْرٍ، وَاَشَدُّهُمْ فِي اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَقْرَؤُهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)). [4] رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَفِيْهِ: ((وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ))

---

[1] رواہ مسلم (٥٠/ ٢٤١٧)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٧٤٧)۔ [3] **صحيح**، رواه ابن ماجه (١٣٣)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٣/ ٢٨١ ح ١٤٠٣٥) و الترمذي (٣٧٩١) ☆ حديث معمر عن قتادة: رواه عبدالرزاق (١١/ ٢٢٥ ح ٢٠٣٨٧) وسنده ضعيف لإرساله۔

۶۱۲۰: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں، اللہ کے دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں، ان میں سے سب سے زیادہ باحیا عثمان ہیں، علم میراث کے سب سے بڑے عالم زید بن ثابت ہیں، سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں، حلال وحرام کے متعلق سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبل ہیں، اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔'' احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور معمر سے قتادہ کی سند سے مرسل روایت ہے، اور اس میں ہے: قضا میں سب سے زیادہ عالم علی رضی اللہ عنہ ہیں۔''

٦١٢١: وَعَنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ، فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ، فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((أَوْجَبَ طَلْحَةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❶

۶۱۲۱: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ احد کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں، آپ ایک چٹان کی طرف متوجہ ہوئے لیکن آپ اس پر نہ چڑھ سکے تو طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کے نیچے بیٹھ گئے حتیٰ کہ آپ اس چٹان پر پہنچ گئے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''طلحہ نے (جنت کو) واجب کر لیا۔''

٦١٢٢: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى الشَّهِيْدِ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۶۱۲۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو فرمایا: ''جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ روئے زمین پر چلتے ہوئے ایسے شخص کو دیکھے جو اپنا عہد نبھا چکا تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''جو شخص روئے زمین پر چلتے پھرتے شہید کو دیکھنا چاہے تو وہ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔''

٦١٢٣: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❸

۶۱۲۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''طلحہ اور زبیر جنت میں میرے ہمسائے ہیں۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦١٢٤: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَوْمَئِذٍ، يَعْنِيْ يَوْمَ أُحُدٍ: ((اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهُ

---

❶ **حسن**، رواه الترمذي (٣٧٣٨ وقال: حسن صحيح غريب)۔

❷ **ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٣٩ وقال: غريب) [وابن ماجه (١٢٥)] ☆ الصلت بن دينار: متروك و للحديث شواهد ضعيفة و لم أجد له طريقًا صحيحًا و لا حسنًا۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٤١) ☆ فيه عقبة بن علقمة و عبد الرحمٰن بن منصور العنزي: ضعيفان۔

وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❶

۶۱۲۴: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے موقع پر فرمایا: ''اے اللہ! اس (سعد رضی اللہ عنہ) کو تیر اندازی میں قوی بنا اور اس کی دعا قبول فرما۔''

۶۱۲۵: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❷

۶۱۲۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! سعد جب تجھ سے دعا کرے تو تو اس کی دعا قبول فرما۔''

۶۱۲۶: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاجَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ اِلَّا لِسَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ: ((اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ)). وَقَالَ لَهٗ: ((اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۶۱۲۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف سعد رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے والدین کو (فدا ہونے پر) اکٹھا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے موقع پر انہیں فرمایا: ''میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں تیر اندازی کرو۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا ''قوی نوجوان! تیر پھینکو۔''

۶۱۲۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرُؤٌ خَالَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ، وَكَانَتْ اُمُّ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ، فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هٰذَا خَالِيْ)). وَفِي الْمَصَابِيْحِ: ((فَلْيُكْرِمَنَّ)) بَدَلَ: ((فَلْيُرِنِيْ)). ❹

۶۱۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد رضی اللہ عنہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ میرے ماموں ہیں، کوئی مجھے ان جیسا اپنا ماموں دکھائے۔'' امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: سعد رضی اللہ عنہ بنو زہرہ قبیلے سے تھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ بھی بنو زہرہ قبیلے سے تھیں، اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ میرے ماموں ہیں۔'' اور مصابیح میں ((فَلْيُرِنِيْ)) کے بجائے: ((فَلْيُكْرِمَنَّ)) کے الفاظ ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۶۱۲۸: عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ١٢٤-١٢٥ ح ٣٩٢٢) [و الحاكم (٣/ ٤٩٩-٥٠٠) وابن حبان (٢٢١٥)] ☆ فيه إبراهيم بن يحيى الشجري وأبوه ضعيفان وإسماعيل بن أبي خالد مدلس وعنعن إن صح السند إليه۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٥١) ☆ إسماعيل بن أبي خالد مدلس وعنعن وللحديث شواهد۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٥٣، ٢٨٢٩ وقال: حسن صحيح) ☆ فيه سفيان بن عيينة وهو مدلس عنعن و كان يدلس عن الثقات و الضعفاء و المدلسين كما حققته في تخريج الفتن و الملاحم، و قوله: "ارم ايها الغلام الحزور" سنده ضعيف و باقي الحديث صحيح بالشواهد۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٥٢ وقال: حسن) ☆ مجالد ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة عند الحاكم (٣/ ٤٩١) وغيره۔

رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَرَأَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ، وَاِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْاَسَدٍ تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ، لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ عَمَلِيْ، وَكَانُوْا وَشَوْا بِهٖ اِلٰى عُمَرَ وَقَالُوْا: لَايُحْسِنُ يُصَلِّيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۱۲۸: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں عرب میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیراندازی کی، اور ہماری یہ حالت تھی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے اور ہمارا کھانا کیکر کا پھل اور کیکر کے پتے ہوتے تھے، اور ہم میں سے ہر شخص بکری کی طرح اجابت (مینگنیاں) کیا کرتا تھا وہ (خشک ہونے کی وجہ سے) ایک دوسری کے ساتھ جڑی ہوئی نہیں ہوتی تھیں، پھر یہ وقت آیا کہ بنو اسد میرے اسلام کے متعلق مجھ پر نکتہ چینی کرتے ہیں، اگر ایسے ہو تو میں نامراد ہوا اور میرے عمل برباد ہو گئے، اور وہ (بنو اسد) ان (سعد رضی اللہ عنہ) کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کیا کرتے تھے اور وہ یہ کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے۔

٦١٢٩: وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُنِيْ وَاَنَا ثَالِثُ الْاِسْلَامِ، وَمَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ اَسْلَمْتُ فِيْهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَاِنِّيْ لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۶۱۲۹: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں جانتا ہوں کہ اسلام قبول کرنے والا میں تیسرا شخص ہوں، جس دن میں نے اسلام قبول کیا اسی روز دوسرے بھی اسلام میں داخل ہوئے، اور میں سات دن تک اسی حالت میں رہا کہ میں اسلام قبول کرنے والا تیسرا شخص ہوں۔

٦١٣٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لِنِسَائِهٖ: ((اِنَّ اَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِيْ مِنْ بَعْدِيْ، وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّيْقُوْنَ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ، ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ، وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْتَصَدَّقَ عَلٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِحَدِيْقَةٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۶۱۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کرتے تھے: ''میں اپنے بعد تمہارے بارے میں بہت فکر مند ہوں، صبر کرنے والے اور صدیقین ہی ان مشکل معاملات میں تمہارا ساتھ دیں گے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یعنی صدقہ کرنے والے، پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تمہارے والد کو جنت کے چشمے سلسبیل سے پلائے، اور ابن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المؤمنین کے لئے ایک باغ وقف کیا تھا جو چالیس ہزار میں فروخت کیا گیا تھا۔

٦١٣١: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهٖ: ((اِنَّ الَّذِيْ يَحْثُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ، اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ)). [4] رَوَاهُ اَحْمَدُ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٢٨) و مسلم (١٢/ ٢٩٦٦)۔ [2] رواه البخاري (٣٧٢٧)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٧٤٩ وقال: حسن صحيح غريب)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٢٩٩ ح ٢٧٠٩٤) [والحاكم (٣/ ٣١١)] ☆ محمد بن إسحاق مدلس وعنعن ومحمد بن عبد الرحمٰن بن عبد الله بن الحصين و ثقه ابن حبان وحده۔

۶۱۳۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازواج مطہرات سے فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص میرے بعد تم پر خرچ کرے گا تو وہ شخص سچا اور احسان کرنے والا ہے، اے اللہ! عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کے چشمے سلسبیل سے جام پلا۔''

٦١٣٢: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا، فَقَالَ: ((لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ)). فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ، قَالَ: فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۱۳۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نجران والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کسی امین شخص کو ہماری طرف مبعوث فرمانا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہاری طرف ایسے امین شخص کو بھیجوں گا جو کہ حقیقی معنی میں امین ہوگا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس (امارت) کے خواہش مند تھے، راوی بیان کرتے ہیں، آپ نے ابوعبیدہ بن جراح کو بھیجا۔

٦١٣٣: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ؟ قَالَ: ((اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَابَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ، وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَايَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا اَرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ. تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۶۱۳۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ہم آپ کے بعد کسے خلیفہ مقرر فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم ابوبکر کو امیر بنالو تو تم انہیں امین، دنیا سے بے رغبتی رکھنے والا اور آخرت سے رغبت رکھنے والا پاؤ گے۔ اور اگر تم عمر کو امیر مقرر کرو گے تو تم انہیں قوی امین پاؤ گے، وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوتے۔ اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے، حالانکہ میں نہیں سمجھتا کہ تم انہیں بناؤ گے، تو تم انہیں ہادی اور ہدایت یافتہ پاؤ گے، وہ تمہیں صراط مستقیم پر چلائیں گے۔''

٦١٣٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ، زَوَّجَنِي ابْنَتَهٗ، وَحَمَلَنِيْ اِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ، وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ، رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهٗ مِنْ صَدِيْقٍ، رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا، اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۶۱۳۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ ابوبکر پر رحم فرمائے، انہوں نے اپنی بیٹی سے میری شادی کی، دار ہجرت کی طرف مجھے اٹھا کر (اپنے اونٹ پر سوار کرکے) لے گئے، غار میں میرے ساتھ رہے، اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کرایا۔ اور عمر پر رحم فرمائے، وہ حق فرماتے ہیں خواہ وہ کڑوا ہو، حق گوئی نے انہیں تنہا چھوڑ دیا اس لیے ان کا کوئی دوست نہیں، اللہ عثمان پر رحم فرمائے، فرشتے بھی ان سے حیا کرتے ہیں، اللہ علی پر رحم فرمائے، اے اللہ! وہ جہاں بھی جائیں حق ان کے ساتھ ہی رہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٤٥) و مسلم (٥٥/ ٢٤٢٠)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ١٠٩ ح ٨٥٩) ☆ فيه أبو إسحاق السبيعي مدلس وعنعن۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧١٤) ☆ فيه مختار بن نافع: ضعيف۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦١٣٥: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِيْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۶۱۳۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت ﴿نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ كُمْ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا: ''اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

٦١٣٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَّعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهٗ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهٗ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا فَاَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهٗ، ثُمَّ قَالَ: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [2]

۶۱۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، صبح کے وقت نبی ﷺ نکلے اس وقت آپ پر کالے بالوں سے بنی ہوئی نقش دار چادر تھی، اس دوران حسن بن علی رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو آپ نے انہیں اپنے ساتھ اس (چادر) میں داخل فرما لیا، پھر حسین رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے انہیں بھی داخل فرما لیا، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ نے انہیں بھی داخل فرما لیا، پھر علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ نے انہیں بھی داخل فرما لیا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اللہ صرف یہی چاہتا ہے، اے اہل بیت! کہ وہ تم سے گناہ کی گندگی دور فرما دے اور تمہیں مکمل طور پر پاک صاف کر دے۔''

٦١٣٧: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. [3]

۶۱۳۷: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کے لخت جگر ابراہیم فوت ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے۔''

٦١٣٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهٗ، فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ: ((مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ)) ثُمَّ اَجْلَسَهَا، ثُمَّ سَارَّهَا، فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا، فَلَمَّا رَاٰى

[1] رواه مسلم (٣٢/ ٢٤٠٤)۔
[2] رواه مسلم (٦١/ ٢٤٢٤)۔
[3] رواه البخاري (١٣٨٢)۔

حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ ، فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ ، فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ؟ قَالَتْ: مَاكُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِرَّهُ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ ، قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِيْ ، قَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ ، أَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِيْ: ((أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ، فَإِنِّيْ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ)). فَبَكَيْتُ ، فَلَمَّا رَأَى جَزَعِيْ سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ: ((يَا فَاطِمَةُ! أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ؟)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَسَارَّنِيْ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِيْ وَجَعِهِ ، فَبَكَيْتُ ، ثُمَّ سَارَّنِيْ فَأَخْبَرَنِيْ أَنِّيْ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٦١٣٨: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن آپ کی خدمت میں حاضر تھیں، فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں، وہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئیں، جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: ''پیاری بیٹی! خوش آمدید'' پھر آپ نے انہیں بٹھا لیا، پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ رونے لگیں، جب آپ نے ان کا غم دیکھا تو آپ نے دوسری مرتبہ ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس دیں، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: آپ ﷺ نے تمہارے ساتھ کیا سرگوشی فرمائی؟ انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو افشا نہیں کروں گی، جب آپ ﷺ وفات پا گئے تو میں نے کہا: میرا آپ پر جو حق ہے اس حوالے سے میں آپ کو قسم دے کر پوچھتی ہوں کیا آپ مجھے نہیں بتائیں گی؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! اب ٹھیک ہے، جہاں تک اس پہلی سرگوشی کا تعلق ہے تو آپ ﷺ نے مجھے بتایا تھا کہ ''جبریل علیہ السلام ہر سال مجھ سے ایک مرتبہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے جبکہ اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ وقت پورا ہو چکا ہے، تم اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا، اور میں تمہارے لیے بہترین کارواں ہوں۔'' لیکن جب آپ نے میری گھبراہٹ دیکھی تو آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ سرگوشی کی اور فرمایا: ''فاطمہ! کیا تم اس پر خوش نہیں کہ تم اہل جنت کی خواتین یا مومنوں کی خواتین کی سردار ہوں گی؟'' ایک دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ اسی تکلیف میں ان کی روح قبض کی جائے گی تو اس پر میں رو پڑی، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ کے پیچھے آؤں گی، تو اس پر میں ہنس پڑی۔

٦١٣٩: وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّيْ، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِيْ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((يُرِيْبُنِيْ مَا أَرَابَهَا، وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [2]

٦١٣٩: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اس سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی رکھی۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٨٥ ـ ٢٦٨٦ والرواية الثانية: ٣٦٢٦) ومسلم (٩٨/ ٢٤٥٠ والرواية الثانية: ٩٧/ ٢٤٥٠)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٦٧ و الرواية الثانية: ٥٢٣٠) ومسلم (٩٣/ ٢٤٤٩)۔

ایک دوسری روایت میں ہے: ''جو چیز اسے قلق میں مبتلا کر دیتی ہے وہی چیز مجھے قلق میں مبتلا کر دیتی ہے اور جو چیز اسے ایذا پہنچاتی ہے وہی چیز مجھے ایذا پہنچاتی ہے۔''

٦١٤٠: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى: خُمًّا، بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ، وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ، فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ)). فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((وَاَهْلُ بَيْتِيْ، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ، مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى، وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۶۱۴۰: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز مکہ اور مدینہ کے درمیان پانی کی جگہ پر خم نامی مقام پر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا: ''اما بعد! لوگو! سنو! میں بھی انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد آئے اور میں اس کی بات قبول کر لوں، میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان دونوں میں سے پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے، تم اللہ کی کتاب کو پکڑو اور اس سے تمسک اختیار کرو۔'' آپ نے اللہ کی کتاب (پر عمل کرنے) پر ابھارا اور اس کے متعلق ترغیب دلائی، پھر فرمایا: ''(دوسری چیز) میرے اہل بیت، میں اپنے اہل بیت کے متعلق تمہیں اللہ سے ڈراتا ہوں، اپنے اہل بیت کے متعلق میں تمہیں اللہ سے ڈراتا ہوں۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''اللہ کی کتاب، وہ اللہ کی رسی ہے، جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر ہے، اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوگا۔''

٦١٤١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۶۱۴۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ ابن جعفر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا کرتے تھے تو یوں کہتے تھے: ذوالجناحین (جعفر رضی اللہ عنہ کا لقب) کے بیٹے! تم پر سلام ہو۔

٦١٤٢: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۶۱۴۲: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو دیکھا اس وقت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے کندھے پر تھے، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔''

---

[1] رواه مسلم (٣٧/ ٢٤٠٨)۔

[2] رواه البخاري (٣٧٠٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٤٩) و مسلم (٥٨/ ٢٤٢٢)۔

٦١٤٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ حَتّٰی اَتٰی خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ: ((اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ؟)) يَعْنِیْ حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰی، حَتّٰی اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ، وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۱۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دن کے کسی حصے میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا حتیٰ کہ آپ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے کیا یہاں چھوٹا بچہ یعنی حسن ہے؟'' تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ دوڑتے ہوئے آئے حتیٰ کہ ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کو گلے لگایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! بے شک میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے اور اس سے محبت رکھنے والے سے محبت فرما۔''

٦١٤٤: وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰی جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّةً وَّعَلَيْهِ اُخْرٰی، وَيَقُوْلُ: ((اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۶۱۴۴: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا جبکہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے پہلو میں تھے، آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف توجہ فرماتے اور دوسری مرتبہ ان حسن رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ فرماتے، اور فرماتے: ''بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے، امید ہے کہ اللہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔''

٦١٤٥: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ، قَالَ شُعْبَةُ: اَحْسِبُهٗ، يَقْتُلُ الذُّبَابَ؟ قَالَ: اَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْاَلُوْنِیْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُمَا رَيْحَانَیَّ مِنَ الدُّنْيَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۶۱۴۵: عبدالرحمن بن ابی نعم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس وقت سنا جب ان سے کسی آدمی نے محرم (حالت احرام والے شخص) کے متعلق مسئلہ دریافت کیا، شعبہ بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ وہ پوچھ رہا تھا (اگر محرم) مکھی مار دے (تو اس پر کیا کفارہ ہو گا؟) انہوں نے فرمایا: اہل عراق مکھی (مارنے) کے متعلق مجھ سے مسئلہ دریافت کرتے ہیں جبکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو قتل کر دیا، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''وہ دونوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔''

٦١٤٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِیِّ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہما وَقَالَ فِی الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہ اَيْضًا: كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٢٢) و مسلم (٥٧/ ٢٤٢١)۔

[2] رواه البخاري (٢٧٠٤)۔

[3] رواه البخاري (٣٧٥٣)۔

[4] رواه البخاري (٣٧٥٢، ٣٧٤٨)۔

۶۱۴۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حسن بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ اور انہوں نے حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی فرمایا: وہ رسول اللہ ﷺ سے ان سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

٦١٤٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: ضَمَّنِيَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى صَدْرِهِ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((عَلِّمْهُ الْكِتَابَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۶۱۴۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مجھے سینے سے لگا کر فرمایا: ''اے اللہ! اسے حکمت کی تعلیم عطا فرما۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''اسے کتاب کی تعلیم عطا فرما۔''

٦١٤٨: وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءً، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: ((مَنْ وَضَعَ هٰذَا؟)) فَأُخْبِرَ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۱۴۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ بیت الخلا میں داخل ہوئے تو میں نے طہارت کے لیے پانی رکھ دیا، چنانچہ جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو فرمایا: ''یہ کس نے رکھا تھا؟'' آپ کو بتایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما۔''

٦١٤٩: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ، فَيَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا)). [3]

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۶۱۴۹: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ مجھے اور حسن کو پکڑ کر فرماتے: ''اے اللہ! ان سے محبت فرما کیونکہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ مجھے پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھا لیتے تھے اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنی دوسری ران پر بٹھا لیتے پھر انہیں ملا کر فرماتے: ''اے اللہ! ان دنوں پر رحم فرما کیونکہ میں ان پر شفقت و رحمت فرماتا ہوں۔''

٦١٥٠: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِي إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ، وَأَيْمُ اللّٰهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] رواه البخاري (٣٧٥٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٣) و مسلم (١٣٨/ ٢٤٧٧)۔

[3] رواه البخاري (٣٧٣٥) و الرواية الثانية، رواها البخاري (٦٠٠٣)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٣٠) و مسلم (٦٣/ ٢٤٢٦ و الرواية الثانية: ٦٤/ ٢٤٢٦)۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِيْ اٰخِرِهٖ: ((اُوْصِيْكُمْ بِهٖ، فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ)).

۶۱۵۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا تو اس پر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو امیر مقرر فرمایا، کچھ لوگوں نے ان کی امارت کے بارے میں اعتراض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد کی امارت کے بارے میں بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! بلاشبہ وہ امارت کے زیادہ لائق تھا اور وہ تمام لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب تھا اور اس کے بعد یہ بھی مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔''
اور صحیح مسلم کی روایت میں بھی اسی طرح ہے، اور اس کے آخر میں ہے: ''میں اس کے متعلق تمہیں وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے صالحین میں سے ہے۔''

۶۱۵۱: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ: ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: ((أَنْتَ مِنِّيْ)) فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهٖ.

۶۱۵۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو قرآن کریم کی اس آیت ''ان کو ان کے آباء کے نام کے ساتھ بلاؤ'' کے نازل ہونے تک ہم زید بن محمد (ﷺ) کہہ کر بلایا کرتے تھے۔

اور براء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ((أنت منی)) باب بلوغ الصغیر و حضانته میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۶۱۵۲: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءَ يَخْطُبُ، فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: ((يَآ أَيُّهَا النَّاسُ! اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا: كِتَابَ اللّٰهِ، وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۱۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے روز آپ کی اونٹنی قصواء پر خطاب فرماتے ہوئے دیکھا، میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگو! میں نے تم میں ایسی چیز چھوڑی ہے جب تک تم اسے تھامے رکھو گے گمراہ نہیں ہو گے، وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت میرے اہل بیت ہیں۔''

۶۱۵۳: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٤٧٨٢) و مسلم (٦٢/ ٢٤٢٥) o حديث البراء تقدم (٣٣٧٧)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٨٦ و قال: غريب حسن) ☆ زيد بن الحسن ضعيف و حديث مسلم (٢٤٠٨) وابن ماجه (١٥٥٨) يغني عنه۔

بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخِرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ، وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۶۱۵۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم میں ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم اس کے ساتھ تمسک اختیار رکھو گے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے، ان میں سے ایک دوسری سے عظیم تر ہے، اللہ کی کتاب جو کہ ایک ایسی رسی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف دراز کی گئی ہے، اور میری عترت اہل بیت، یہ دونوں الگ نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض (کوثر) پر میرے پاس آئیں گے۔ دیکھو کہ تم ان دنوں کے بارے میں میری کیسی جانشینی نبھاتے ہو۔''

٦١٥٤: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہم: ((اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۶۱۵۴: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا: ''جس نے ان سے لڑائی کی میں اس سے لڑنے والا ہوں، اور جس نے ان سے مصالحت کی میں اس سے مصالحت کرنے والا ہوں۔''

٦١٥٥: وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ، فَسَاَلْتُ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ. فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۶۱۵۵: جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ کس سے محبت تھی؟ انہوں نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا سے، پوچھا گیا: مردوں میں سے؟ انہوں نے فرمایا: ان کے شوہر (علی رضی اللہ عنہ) سے۔

٦١٥٦: وَعَنْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ، اَنَّ الْعَبَّاسَ رضی اللہ عنہ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُغْضَبًا وَّاَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: ((مَا اَغْضَبَكَ؟)) قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالَنَا وَلِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُّبْشَرَةٍ، وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ؟ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ، ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ)). ثُمَّ قَالَ: ((اَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ اٰذٰى عَمِّيْ فَقَدْ اٰذَانِيْ، فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ. ❹

۶۱۵۶: عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں اس وقت آپ کے پاس ہی تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ کو کس نے ناراض کیا؟'' انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول! ہمارا

---

❶ **ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٨٨ وقال: حسن غريب)۔ عطية العوفي ضعيف والاعمش مدلس وعنعن وحديث مسلم: (٢٤٠٨) والطحاوي (مشكل الآثار: ٥/ ١٣، ح: ١٧٦٠) يغني عنه۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٧٠ وقال: غريب) [وابن ماجه (١٤٥)] ☆ صبيح مولى أم سلمة: لم يوثقه غير ابن حبان۔ ❸ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٧٤ وقال: حسن غريب) ☆ جميع بن عمير ضعيف ضعفه الجمهور ولحديثه شواهد ضعيفة عند الترمذي (٣٨٦٨) وغيره۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٥٨ وقال: حسن صحيح) ☆ فيه يزيد بن أبي زياد: ضعيف مشهور۔

(بنو ہاشم) اور باقی قریشیوں کا کیا معاملہ ہے؟ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو بڑی خندہ پیشانی سے ملتے ہیں، اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اس طرح نہیں ملتے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ بھی غصے میں آ گئے حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی خاطر تم سے محبت کرے۔'' پھر فرمایا: ''لوگو! جس نے میرے چچا کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی، آدمی کا چچا اس کے باپ کے مانند ہوتا ہے۔'' ترمذی، اور مصابیح میں مطلب سے مروی ہے۔

٦١٥٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((الْعَبَّاسُ مِنِّی وَاَنَا مِنْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

٦١٥٧: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔''

٦١٥٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: ((اِذَا كَانَ غَدَاةُ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِیْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَلَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ)). فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ، وَاَلْبَسَنَا كِسَاءَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا، اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَزَادَ رَزِيْنٌ: ((وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهِ)). وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

٦١٥٨: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جب پیر کا دن ہو تو آپ اور آپ کی اولاد میرے پاس آنا، میں تمہارے لیے دعا کروں گا جس کے ذریعے اللہ تمہیں اور تمہاری اولاد کو فائدہ پہنچائے گا۔'' ہم ان کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے ہمیں اپنی چادر میں لے کر دعا فرمائی: ''اے اللہ: عباس اور ان کی اولاد کی تمام ظاہری و باطنی لغزشیں معاف فرما، ان کا کوئی گناہ باقی نہ چھوڑ، اے اللہ: ان کا سایہ ان کی اولاد پر قائم فرما۔''

اور رزین نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''اور ان کی اولاد میں خلافت باقی رکھ۔'' اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦١٥٩: وَعَنْهُ، اَنَّهُ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ مَرَّتَيْنِ، وَدَعَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❸

٦١٥٩: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے جبریل کو دو مرتبہ دیکھا ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں دو مرتبہ دعا فرمائی۔

٦١٦٠: وَعَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: دَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

٦١٦٠: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ ان کے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ مجھے حکمت عطا فرمائے۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٥٩ وقال: حسن صحيح غريب) ☆ فيه عبد الأعلى الثعلبي: ضعيف۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٦٢) و رزين (لم أجده) ☆ فيه عبد الوهاب بن عطاء مدلس و عنعن و روي عن ابن معين بأنه قال: "هذا موضوع و عبد الوهاب: لم يقل فيه حدثنا ثور و لعله دلّس فيه وهو ثقة" وفيه علة أخرى۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٢٢) ☆ فيه ليث بن أبي سليم: ضعيف و الثوري مدلس وعنعن والسند منقطع۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨٢٣ وقال: حسن غريب)۔

٦١٦١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ جَعْفَرٌ رضی اللہ عنہ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ، وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَنِّيْهِ بِاَبِى الْمَسَاكِيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❶

۶۱۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جعفر رضی اللہ عنہ مساکین سے محبت کیا کرتے تھے، ان کے ہاں بیٹھا کرتے تھے اور وہ ان سے بات چیت کیا کرتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی کنیت ''ابوالمساکین'' رکھی تھی۔

٦١٦٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَّطِيْرُ فِى الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَاحَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

۶۱۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جعفر کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے ہوئے دیکھا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦١٦٣: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۶۱۶۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسن و حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔''

٦١٦٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَىَّ مِنَ الدُّنْيَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَدْ سَبَقَ فِى الْفَصْلِ الْاَوَّلِ. ❹

۶۱۶۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسن و حسین دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔'' ترمذی۔ یہ حدیث فصل اول میں بھی گزر چکی ہے۔

٦١٦٥: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: طَرَقْتُ النَّبِیَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ: مَاهٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ، فَقَالَ: ((هٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا، وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۶۱۶۵: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک رات کسی ضرورت کے تحت میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ کسی چیز کو چھپائے ہوئے تھے، میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز تھی؟ جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا: آپ نے یہ کیا چیز چھپا رکھی ہے؟ آپ نے کپڑا اٹھایا تو آپ کے دونوں کولہوں پر حسن و حسین رضی اللہ عنہما تھے، آپ ﷺ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٦٦) [وابن ماجه (٤١٢٥ مختصرًا)] ☆ فيه إبراهيم المخزومي: متروك۔

❷ **حسن**، رواه الترمذي (٣٧٦٣)۔

❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٧٦٨ وقال: صحيح حسن)۔

❹ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٧٧٠ وقال: صحيح) [وهو في صحيح البخاري (٣٧٥٣)] ☆ وانظر الحديث السابق (٦١٣٦)۔

❺ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٧٦٩ وقال: حسن غريب) وسنده حسن و للحديث شواهد۔

نے فرمایا: ''یہ دونوں میرے بیٹے ہیں، اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں، اے اللہ! میں انہیں محبوب رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما، اور ان سے محبت رکھنے والے سے بھی محبت فرما۔''

٦١٦٦: وَعَنْ سَلْمٰى، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيْكِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ - تَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ - وَعَلٰى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ: مَالَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**شَهِدْتُّ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

٦١٦٦: سلمیٰ بیان کرتی ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو وہ رو رہی تھیں، میں نے کہا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ کے سر مبارک اور داڑھی پر مٹی تھی۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ کا کیا حال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ابھی ابھی حسین کی شہادت کے واقعہ میں حاضر ہوا تھا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦١٦٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: ((**الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ**)). وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ: ((**اُدْعِيْ لِيَ ابْنَيَّ**)). فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

٦١٦٧: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا، آپ کے اہل بیت میں سے کون سا شخص آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حسن و حسین۔'' آپ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے تھے: ''میرے بیٹوں کو بلاؤ۔'' آپ انہیں چومتے اور انہیں اپنے گلے سے لگاتے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦١٦٨: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُنَا، اِذْجَآءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((**صَدَقَ اللّٰهُ: ﴿اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [3]

٦١٦٨: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمیں خطاب فرما رہے تھے کہ اچانک حسن و حسین رضی اللہ عنہما آئے، انہوں نے سرخ قمیصیں پہن رکھی تھیں، وہ چلتے اور گر پڑتے تھے، رسول اللہ ﷺ منبر سے اترے، انہیں اٹھایا اور انہیں اپنے سامنے بٹھایا، پھر فرمایا: ''اللہ نے سچ فرمایا: ''تمہارے اموال و اولاد باعث فتنہ ہیں۔'' میں نے ان دو بچوں کو چلتے اور گرتے ہوئے دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا حتی کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھالیا۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٧١) ☆ سلمى: لا تعرف و حديث أحمد (١/ ٢٨٣) عن ابن عباس قال: "رأيت رسول الله ﷺ في النوم نصف النهار أشعث أغبر و بيده قارورة فيها دم، قلت: يا رسول الله ما هذا؟ قال: هذا دم الحسين وأصحابه، لم أزل اليوم ألتقطه" سنده حسن، وهو يغني عن هذا الحديث الضعيف، و في صحيح الحديث شغل عن سقيمه۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٧٢) ☆ فيه يوسف بن إبراهيم: ضعيف۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٧٧٤ وقال: حسن غريب) وأبو داود (١١٠٩) والنسائي (٣/ ١٠٨ ح ١٤١٤)۔

٦١٦٩: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۶۱۶۹: یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، جو شخص حسین سے محبت کرتا ہے تو اللہ اس سے محبت کرے اور حسین میری اولاد سے ہیں۔''

٦١٧٠: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: اَلْحَسَنُ اَشْبَهَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَابَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهَ النَّبِيَّ ﷺ مَاكَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۱۷۰: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: حسن رضی اللہ عنہ سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتے ہیں جبکہ حسین رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس سے نچلے حصے سے مشابہت رکھتے ہیں۔

٦١٧١: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ لِاُمِّيْ: دَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ ﷺ فَاُصَلِّيْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، وَاَسْاَلَهُ اَنْ يَسْتَغْفِرَلِيْ وَلَكِ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَآءَ، ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ، فَسَمِعَ صَوْتِيْ، فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟ حُذَيْفَةُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((مَا حَاجَتُكَ؟ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ، اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرُنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۶۱۷۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی والدہ سے کہا: مجھے چھوڑ دیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے ساتھ نماز مغرب ادا کروں، اور آپ سے درخواست کروں کہ آپ تمہارے لئے اور میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے ساتھ نماز مغرب ادا کی، آپ (نفل) نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے نماز عشاء ادا کی، پھر آپ واپس گھر جانے لگے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا، آپ ﷺ نے میری آواز سنی تو فرمایا: ''کون ہے؟ کیا حذیفہ ہے؟'' میں نے عرض کیا، جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت فرمائے، کیا کام ہے؟ (پھر فرمایا) یہ ایک فرشتہ ہے، جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا، اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھے سلام کرے اور مجھے بشارت سنائے کہ فاطمہ اہل جنت کی خواتین کی سردار ہیں۔ اور حسن و حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔''

ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦١٧٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ، فَقَالَ رَجُلٌ: نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

[1] **إسناده حسن،** رواه الترمذي (٣٧٧٥ وقال: حسن)۔

[2] **إسناده ضعيف،** رواه الترمذي (٣٧٧٩ وقال: حسن غريب) ☆ فيه أبو إسحاق السبيعي: مدلس و عنعن۔

[3] **إسناده حسن،** رواه الترمذي (٣٧٨١)۔

[4] **إسناده ضعيف،** رواه الترمذي (٣٧٨٤ وقال: حسن صحيح) ☆ فيه زمعة بن صالح: ضعيف، وللحديث شواهد ضعيفة۔

۶۱۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے تو کسی آدمی نے کہا: اے لڑکے! کیا خوب سواری ہے جس پر تو سوار ہے! نبی ﷺ نے فرمایا: ''سوار بھی کیا خوب ہے!''

٦١٧٣: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ الْآفٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ، وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ الْآفٍ، فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ: لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ؟ فَوَاللّٰهِ! مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ، قَالَ: لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَبِيْكَ، وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكَ، فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى حِبِّيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۶۱۷۳: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ کے لیے ساڑھے تین ہزار وظیفہ مقرر کیا، اور (اپنے بیٹے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے تین ہزار وظیفہ مقرر فرمایا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے عرض کیا: آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو مجھ پر کیوں فوقیت دی ہے؟ اللہ کی قسم! انہوں نے کسی معرکے میں مجھ پر سبقت حاصل نہیں کی۔ انہوں نے فرمایا: اس لیے کہ زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو تمہارے والد سے زیادہ محبوب تھے، اور اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو تم سے زیادہ محبوب تھے لہٰذا میں نے رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔

٦١٧٤: وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِبْعَثْ مَعِيَ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ: ((**هُوَذَا، فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ**)). قَالَ زَيْدٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ! لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا. قَالَ: فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۶۱۷۴: جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے بھائی زید کو میرے ساتھ بھیج دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ حاضر ہے، اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اسے منع نہیں کروں گا۔'' زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں آپ پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے افضل پایا۔

٦١٧٥: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ، فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا، فَاَعْرِفُ اَنَّهُ يَدْعُوْلِيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❸

۶۱۷۵: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ جب رسول اللہ ﷺ (بیماری کی وجہ سے) ضعیف ہو گئے تو میں نے اور صحابہ کرام نے مدینہ میں رہائش اختیار کر لی، چنانچہ جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ خاموش تھے اور کسی سے کوئی بات نہیں کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ مجھ پر اپنے ہاتھ مبارک رکھتے اور انہیں اٹھا لیتے میں نے جان لیا کہ آپ

❶ **حسن**، رواه الترمذي (٣٨١٣ وقال: حسن غريب)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨١٥ وقال: حسن غريب) ☆ إسماعيل بن أبي خالد مدلس و عنعن و للحديث شواهد۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨١٧)۔

میرے لیے دعا کر رہے ہیں۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦١٧٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ . قَالَتْ عَائِشَةُ: دَعْنِيْ حَتَّى أَنَا الَّذِيْ أَفْعَلُ. قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! أَحِبِّيْهِ فَإِنِّيْ أُحِبُّهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

٦١٧٦: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کی ناک صاف کرنا چاہی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مجھے اجازت فرمائیں میں صاف کر دیتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ اس سے محبت کیا کرو کیونکہ اس سے میں محبت کرتا ہوں۔''

٦١٧٧: وَعَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا ، إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ ، فَقَالَا لِأُسَامَةَ: اِسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ ، فَقَالَ: ((أَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا؟)) قُلْتُ: لَا ، قَالَ: ((لٰكِنِّيْ أَدْرِيْ، اِئْذَنْ لَهُمَا)) فَدَخَلَا ، فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ)) قَالَا: مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ ، قَالَ: ((أَحَبُّ أَهْلِيْ إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ: أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ)) قَالَا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ)). فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ؟ قَالَ: ((إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.
وَذُكِرَ: أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ. ❷

٦١٧٧: اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں (باب رسالت پر) بیٹھا ہوا تھا کہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما اجازت طلب کرنے کے لیے تشریف لائے تو انہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے ہمیں اجازت لے دیں، میں نے (اندر جا کر) عرض کیا، اللہ کے رسول! علی اور عباس رضی اللہ عنہما اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لیکن میں جانتا ہوں، ان دونوں کو اجازت دے دو۔'' وہ دونوں اندر آئے تو عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں یہ دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ کو اپنے اہل خانہ میں سے کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ بنت محمد (ﷺ)۔'' انہوں نے عرض کیا: ہم آپ کی خدمت میں آپ کے اہل خانہ کے متعلق پوچھنے نہیں آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے اہل (یعنی مردوں) میں سے وہ شخص مجھے زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا، اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہما)۔'' انہوں نے عرض کیا، پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ)۔'' عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے اپنے چچا کو ان سے مؤخر کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس لیے کہ علی (رضی اللہ عنہ) نے آپ سے پہلے ہجرت کی ہے۔'' ترمذی۔ اور یہ بات: ''آدمی کا چچا اس کے والد کی مانند ہوتا ہے۔'' کتاب الزکوۃ میں گزر چکی ہے۔

---

❶ **إسناده حسن** ، رواه الترمذي (٣٨١٨ وقال: حسن غريب)۔ ❷ **إسناده حسن** ، رواه الترمذي (٣٨١٩ وقال: حسن) ☆ حديث " ان عم الرجل صنو أبيه " تقدم (٦١٤٧) و لم أجده في كتاب الزكاة۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٦١٧٨: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى اَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَاَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ، وَقَالَ: بِاَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۶۱۷۸: عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز عصر پڑھی، پھر باہر نکلے تو علی رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ چل رہے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ کو بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا دیکھا تو انہیں اپنے کندھے پر اٹھالیا، اور فرمایا: میرے والد قربان ہوں، اس کی نبی ﷺ سے مشابہت ہے، علی رضی اللہ عنہ سے مشابہت نہیں، (یہ بات سن کر) علی رضی اللہ عنہ مسکرا دیے۔

٦١٧٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: اُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِيْ حُسْنِهِ شَيْئًا، قَالَ اَنَسٌ رضي الله عنه: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! اِنَّهُ كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِيْ اَنْفِهِ وَيَقُوْلُ: مَارَاَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا، فَقُلْتُ: اَمَا اِنَّهُ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❷

۶۱۷۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حسین رضی اللہ عنہ کے سر کو عبیداللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا تو اسے ایک طشت میں رکھ دیا گیا، وہ (چھڑی کے ساتھ) مارنے لگا اور اس نے ان کے حسن کے بارے میں کچھ کہا، انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا: اللہ کی قسم! وہ سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے، اور اس وقت ان کے سر مبارک پر وسمہ لگا ہوا تھا۔
ترمذی کی روایت میں ہے، انہوں نے کہا: میں ابن زیاد کے پاس تھا کہ حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا، تو وہ آپ کی ناک پر چھڑی مارنے لگا، اور کہنے لگا: میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا، میں نے کہا: سن لے! یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے۔

٦١٨٠: وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ، قَالَ: ((وَمَا هُوَ؟)) قَالَتْ: اِنَّهُ شَدِيْدٌ، قَالَ: ((وَمَا هُوَ؟)) قَالَتْ: رَأَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((رَأَيْتِ خَيْرًا، تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ))**. فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حِجْرِهِ، ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ، فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ، قَالَتْ:

❶ رواه البخاري (٣٧٥٠)۔ ❷ رواه البخاري (٣٧٤٨) والترمذي (٣٧٧٨)۔

فَقُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، مَالَكَ؟ قَالَ: ((اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا، فَقُلْتُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَآءَ)). [1]

۶۱۸۰: ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے رات ایک عجیب سا خواب دیکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: وہ بہت شدید ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: میں نے دیکھا کہ گویا گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو آپ کے جسم اطہر سے کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے خیر دیکھی ہے، ان شاء اللہ فاطمہ بچے کو جنم دیں گی اور وہ تمہاری گود میں ہوگا۔'' فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسین رضی اللہ عنہ کو جنم دیا اور وہ میری گود میں تھا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر میں کسی اور طرف متوجہ ہوگئی، اچانک دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! میرے والدین آپ پر قربان ہوں! آپ کو کیا ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت عنقریب میرے اس بیٹے کو شہید کر دے گی۔ میں نے کہا: اس (بچے) کو؟ انہوں نے کہا: ہاں! اور انہوں نے مجھے اس (جگہ) کی سرخ مٹی لا کر دی۔''

٦١٨١: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْمَا يَرَى النَّآئِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ، اَشْعَثُ اَغْبَرُ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، مَا هٰذَا؟ قَالَ: ((هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ وَلَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ)). فَاُحْصِيَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَاُجِدَ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. وَاَحْمَدُ الْاَخِيْرَ. [2]

۶۱۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ایک روز نصف النہار کے وقت نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے بال پراگندہ ہیں اور جسم اطہر غبار آلود ہے، آپ کے ہاتھ میں خون کی بوتل ہے، میں نے عرض کیا، میرے والدین آپ پر قربان ہوں، یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے، میں آج صبح سے اسے اکٹھا کر رہا ہوں۔'' میں نے اس وقت کو یاد رکھا اور بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اسی وقت انہیں شہید کیا گیا تھا۔ دونوں احادیث کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے اور آخری حدیث کو امام احمد نے بھی روایت کیا ہے۔

٦١٨٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِّنْ نِعْمَةٍ، وَاَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللّٰهِ، وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٤٦٩) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (٣/ ١٧٦-١٧٧، ١٧٩) فقال الذهبي: "قلت: بل منقطع ضعيف فإن شدادًا لم يدرك أم الفضل و محمد بن مصعب: ضعيف"]۔

[2] **إسناده حسن**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٤٧١) و أحمد (١/ ٢٤٢ ح ٢١٦٥)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٧٨٩ وقال: حسن غريب)۔

۶۱۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے محبت کرو کہ اس نے تمہیں نعمتوں سے نوازا ہے، اور اللہ کی محبت کی خاطر مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی خاطر میرے اہل بیت سے محبت کرو۔''

۶۱۸۳: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ: وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلَا اِنَّ مِثْلَ اَهْلِ بَيْتِی فِيْكُمْ مِّثْلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۶۱۸۳: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اس حال میں کہ وہ کعبہ کے دروازے کو پکڑے ہوئے تھے، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''سن لو! تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔''

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد في فضائل الصحابة (۲/ ۷۸۵ ح ۱٤۰۲، زيادات القطيعي، ليس فيه أحمد ولا ابنه) [والحاكم (۳/ ۱٥۰، ۲/ ۳٤۳)] ☆ فيه المفضل بن صالح النخاس الأسدي: ضعيف، وأبو إسحاق السبيعي مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦١٨٤: عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ اَبُوْكُرَيْبٍ: وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ.

۶۱۸۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''(اپنے زمانے میں) مریم بنت عمران سب سے بہتر خاتون تھیں، اور (اس زمانے میں) خدیجہ بنت خویلد سب سے بہتر خاتون ہیں۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ابوکریب بیان کرتے ہیں، وکیع رحمہ اللہ نے آسمان اور زمین کی طرف اشارہ فرمایا۔

٦١٨٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: اَتٰی جِبْرَئِيْلُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: ((يَارَسُوْلَ اللهِ! هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ وَطَعَامٌ، فَاِذَا اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّیْ، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۱۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: ''اللہ کے رسول! خدیجہ (رضی اللہ عنہا) آ رہی ہیں، ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن ہے اور کھانا ہے، جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے رب کی طرف سے اور میری طرف سے انہیں سلام کہنا، اور انہیں جنت میں خول دار موتی کے گھر کی بشارت دینا جس میں کوئی شور و شغب ہو گا نہ کوئی تھکن ہو گی۔''

٦١٨٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَاغِرْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مَا غِرْتُ عَلٰی خَدِيْجَةَ رضي الله عنها وَمَا رَاَيْتُهَا، وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِیْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ: كَاَنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِی الدُّنْيَا امْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةَ فَيَقُوْلُ: ((اِنَّهَا كَانَتْ، وَكَانَتْ، وَكَانَ لِیْ مِنْهَا وَلَدٌ)). [3] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٣٢) و مسلم (٦٩/ ٢٤٣٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٢٠) و مسلم (٧١/ ٢٤٣٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨١٨) و مسلم (٧٥/ ٢٤٣٥)۔

٦١٨٦: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ کے بارے میں اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے معاملے میں کیا، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں، لیکن آپ اکثر ان کا ذکر کیا کرتے تھے، بسا اوقات آپ بکری ذبح کرتے پھر اس کے ٹکڑے کرتے پھر انہیں خدیجہ کی سہیلیوں کے ہاں بھیجتے تھے، کبھی کبھار میں آپ سے یوں عرض کرتی: گویا دنیا میں خدیجہ کے سوا کوئی عورت ہی نہیں، آپ ﷺ فرماتے: ''وہ ایسی تھیں، وہ ایسی تھیں اور ان سے میری اولاد ہے۔''

٦١٨٧: وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشُ! هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ)). قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ: قَالَتْ: وَهُوَ يَرٰى مَالَا اَرٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٦١٨٧: ابوسلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! جبریل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں۔'' انہوں نے فرمایا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ! اور انہوں نے فرمایا: جو چیزیں آپ دیکھتے تھے وہ مجھے نظر نہیں آتی تھیں۔

٦١٨٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُرِيْتُكِ فِی الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ، يَجِیْئُ بِكِ الْمَلَكُ فِیْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ، فَقَالَ لِیْ: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ، فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ، فَاِذَا اَنْتِ هِیَ، فَقُلْتُ: اِنْ يَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٦١٨٨: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''تم مجھے خواب میں تین راتیں دکھائی گئیں۔ فرشتہ ریشم کے ٹکڑے میں تمہیں اٹھائے ہوئے ہے اور اس نے مجھے کہا: یہ آپ کی اہلیہ ہے، میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو وہ آپ تھیں۔'' میں نے کہا: اگر یہ (خواب) اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے پورا فرما دے گا۔''

٦١٨٩: وَعَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا يَبْتَغُوْنَ بِذَالِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَتْ: اِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ حِزْبَيْنِ، فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ، وَحَفْصَةُ، وَصَفِيَّةُ، وَسَوْدَةُ، وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا، كَلِّمِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ: مَنْ اَرَادَاَنْ يُّهْدِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلْيُهْدِهٖ اِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ، فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: ((لَا تُؤْذِيْنِیْ فِیْ عَائِشَةَ، فَاِنَّ الْوَحْیَ لَمْ يَاْتِنِیْ وَاَنَا فِیْ ثَوْبِ امْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ)) قَالَتْ: اَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ مِنْ اَذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ: ((يَا بُنَيَّةُ! اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ؟)). قَالَتْ: بَلٰی! قَالَ: ((فَاَحِبِّیْ هٰذِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ: ((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَآءِ)) فِیْ بَابِ: بَدْءِ الْخَلْقِ بِرِوَايَةِ اَبِیْ مُوْسٰی.

٦١٨٩: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام اپنے تحائف پیش کرنے کے لیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن تلاش کیا کرتے تھے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٦٨) و مسلم (٩٠/ ٢٤٤٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٩٥) و مسلم (٧٩/ ٢٤٣٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٨١) و مسلم (٨٣/ ٢٤٤٢) ٥ حديث أنس تقدم (٥٧٢٤)۔

اور وہ اس کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی خوشی حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اور انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے، ایک گروہ میں عائشہ، حفصہ، صفیہ اور سودہ رضی اللہ عنہن تھیں جبکہ دوسرے گروہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ ﷺ کی باقی ازواج مطہرات تھیں، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گروہ نے مشورہ کیا اور انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے بات کریں کہ آپ لوگوں سے فرما دیں کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجنا چاہے تو وہ آپ کی خدمت میں وہیں ہدیہ بھیجے جہاں آپ تشریف فرما ہوں۔ انہوں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے آپ سے بات کی تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ پہنچاؤ، کیونکہ عائشہ کے علاوہ کسی زوجہ محترمہ کے کپڑے میں مجھ پر وحی نہیں آتی۔'' انہوں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ کو تکلیف پہنچانے کی وجہ سے میں اللہ کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ پھر انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا انہوں نے آپ سے بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹی! کیا تم وہ چیز پسند نہیں کرتی ہو جو میں پسند کرتا ہوں؟'' انہوں نے عرض کیا، کیوں نہیں، ضرور (پسند کرتی ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس (عائشہ رضی اللہ عنہا) سے محبت کرو۔''

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((فضل عائشة على النساء)) باب بدء الخلق میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی سند سے ذکر کی گئی ہے۔

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٦١٩٠: عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((حَسْبُكَ مِنْ نِّسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۶۱۹۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جہان کی خواتین میں سے (کمال کے اعتبار سے) مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد (ﷺ) اور آسیہ زوجہ فرعون رضی اللہ عنہن تمہارے لیے کافی ہیں۔''

٦١٩١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ جِبْرَئِيْلَ جَآءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۱۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام سبز ریشمی کپڑے میں میری تصویر لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''یہ دنیا و آخرت میں آپ کی زوجہ محترمہ ہیں۔''

٦١٩٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ، فَبَكَتْ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهِيَ تَبْكِيْ، فَقَالَ: ((مَا يُبْكِيْكِ؟)) فَقَالَتْ: قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ: اِنِّي ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ، وَاِنَّ

[1] صحيح، رواه الترمذي (٣٨٧٨ وقال: حسن صحيح غريب)۔

[2] إسناده صحيح، رواه الترمذي (٣٨٨٠ وقال: حسن غريب)۔

عَمَّكِ لَنَبِيٌّ، وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ!)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۶۱۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے (انہیں) کہا ہے: یہودی کی بیٹی، وہ رونے لگیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے تو وہ رو رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کیوں رو رہی ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے کہا ہے کہ میں ایک یہودی کی بیٹی ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ایک نبی کی بیٹی ہو، تمہارا چچا بھی نبی اور تم نبی کی اہلیہ بھی ہو۔ وہ کس بارے میں تم سے فخر کرتی ہیں؟'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حفصہ! اللہ سے ڈرتی رہو۔''

٦١٩٣: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضِحْكِهَا، فَقَالَتْ: أَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِيْ أَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ، فَضَحِكْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [2]

۶۱۹۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رو پڑیں، پھر ان سے کوئی بات کی تو وہ ہنس پڑی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو میں نے ان کے رونے اور ان کی ہنسی کے متعلق ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا تھا کہ میں فوت ہو جاؤں گا تو میں رو پڑی، پھر آپ نے مجھے بتایا کہ مریم بنت عمران کے علاوہ اہل جنت کی خواتین کی میں سردار ہوں۔'' اس پر میں ہنس دی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦١٩٤: عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضي الله عنه قَالَ: مَا اشْتَكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. [3]

۶۱۹۴: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہم پر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر جب بھی کوئی حدیث مشتبہ ہو جاتی تو ہم عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرتے تو ہم اس کے متعلق ان کے ہاں علم پاتے تھے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٦١٩٥: وَعَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. [4]

۶۱۹۵: موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے فصاحت و بلاغت میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن صحیح غریب کہا ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٨٩٤ وقال: حسن صحيح غريب) والنسائي في الكبرى (٨٩١٩)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨٧٣)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨٨٣)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٨٤) ☆ فيه عبد الملك بن عمير مدلس و عنعن و المفهوم صحيح ۔

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٦١٩٦: عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِيْ سَرَقَةً مِّنْ حَرِيْرٍ، لَا أَهْوِيْ بِهَا إِلٰى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِيْ إِلَيْهِ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَوْ إِنَّ عَبْدَاللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۱۹۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے، میں جنت میں جس جگہ جانے کا قصد کرتا ہوں تو وہ مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے، میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا بھائی نیک آدمی ہے۔'' یا فرمایا: ''عبداللہ نیک آدمی ہے۔''

٦١٩٧: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَّسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلٰى أَنْ يَّرْجِعَ إِلَيْهِ، لَا نَدْرِيْ مَا يَصْنَعُ فِيْ أَهْلِهِ إِذَا خَلَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۶۱۹۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، چال ڈھال اور سیرت و ہدایات میں رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ہیں، اور ان کے گھر سے نکلنے سے لے کر واپس گھر جانے تک یہی صورت رہتی ہے، جب وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ خلوت میں ہوتے ہیں تو معلوم نہیں وہ کیا کرتے ہیں۔

٦١٩٨: وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ، فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَّا نَرٰى إِلَّا أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهِ وَدُخُوْلِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۶۱۹۸: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرا بھائی یمن سے واپس آئے تو کچھ مدت تک ہم یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے اہل بیت کے ایک فرد ہیں۔ وہ اس لیے کہ ان کا اور ان کی والدہ کا بکثرت نبی ﷺ کے پاس آنا جانا ہم دیکھا کرتے تھے۔

٦١٩٩: وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اِسْتَقْرِءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِّنْ عَبْدِاللهِ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠١٥) و مسلم (١٣٩/ ٢٤٧٨)۔

[2] رواه البخاري (٦٠٩٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٦٣) و مسلم (١١٠/ ٢٤٦٠)۔

بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِیْ حُذَيْفَةَ، وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۱۹۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چار حضرات، عبداللہ بن مسعود، ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے قرآن کی تعلیم حاصل کرو۔''

٦٢٠٠: وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ، فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ يَسِّرْلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَاَتَيْتُ قَوْمًا، فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ، فَاِذَا شَيْخٌ قَدْجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ: اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَيَسَّرَكَ لِيْ فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ: اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ، وَفِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ؟ يَعْنِيْ عَمَّارًا اَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ؟ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۶۲۰۰: علقمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں شام پہنچا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی: اے اللہ! مجھے کسی صالح ساتھی کی ہم نشینی نصیب فرما، میں لوگوں کے پاس آیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا، چنانچہ ایک بزرگ آئے اور وہ میرے پہلو میں بیٹھ گئے، میں نے کہا: یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا: ابودرداء ہیں، میں نے کہا: میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے کسی صالح شخص کی ہم نشینی نصیب فرمائے تو اس نے مجھے آپ کی ہم نشینی عطا فرمائی۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ میں نے کہا، کوفی ہوں، انہوں نے کہا: کیا تمہارے ہاں ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) صاحب النعلین صاحب وسادہ ومطہرہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین اٹھانے والے، آپ کا بستر درست کرنے والے اور آپ کے وضو کے لیے پانی کا اہتمام کرنے والے) نہیں ہیں؟ اور تم میں وہ بھی ہیں جنہیں اللہ نے اپنے نبی کی دعا کے ذریعے شیطان سے پناہ دے دی ہے یعنی عمار بن یاسر، کیا تم میں راز دان نہیں ہیں؟ ان رازوں کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی حذیفہ رضی اللہ عنہ۔

٦٢٠١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۶۲۰۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے جنت دکھائی گئی، میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ دیکھیں، اور اپنے آگے بلال کے جوتوں کی آواز سنی۔''

٦٢٠٢: وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم سِتَّةَ نَفَرٍ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِؤُوْنَ عَلَيْنَا، قَالَ: وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ، وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا، فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقَعَ، فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٠٦) و مسلم (١١٧/ ٢٤٦٤)۔

[2] رواه البخاري (٣٧٤٢)۔

[3] رواه مسلم (١٠٦/ ٢٤٥٧)۔

بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۶۲۰۲: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم چھ افراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ان لوگوں کو یہاں سے دور کر دو اور یہ ہماری موجودگی میں آنے کی جرأت نہ کریں، راوی بیان کرتے ہیں (ان میں) میں، ابن مسعود، ہذیل قبیلے کا ایک آدمی، بلال اور دو آدمی اور تھے جن کا میں نام نہیں لیتا، اللہ نے جو چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں خیال آیا اور آپ نے اپنے دل میں کوئی بات سوچی تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آپ ان لوگوں کو دور نہ کریں جو صبح و شام اپنے رب کو، اس کی رضا مندی کے حصول کے لیے پکارتے رہتے ہیں۔''

٦٢٠٣: وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهُ: ((يَا اَبَا مُوْسٰى! لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوُدَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۶۲۰۳: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''ابوموسیٰ! آپ کو آل داؤد کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔''

٦٢٠٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَرْبَعَةٌ: اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ، وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَبُوْزَيْدٍ قِيْلَ لِاَنَسٍ مَّنْ اَبُوْزَيْدٍ؟ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِىْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۶۲۰۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چار افراد نے قرآن کو جمع کر لیا تھا: ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید رضی اللہ عنہم، انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: ابوزید کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میرے ایک چچا ہیں۔

٦٢٠٥: وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَبْتَغِىْ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ، فَمِنَّا مَنْ مَّضٰى لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا، مِنْهُمْ: مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ، فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا نَمِرَةٌ، فَكُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ، فَقَالَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((غَطُّوْا بِهَا رَاْسَهٗ، وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ)). وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۶۲۰۵: خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی، ہم اللہ کی رضا مندی چاہتے تھے، چنانچہ ہمارا اجر اللہ کے ہاں ثابت ہو گیا، ہم میں سے کچھ (جلد) وفات پا گئے اور انہوں نے اپنے (دنیوی) اجر (مال غنیمت وغیرہ) سے کچھ نہ پایا، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے ہیں، وہ غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے، انہیں کفن دینے کے لیے صرف ایک دھاری دار چادر میسر آئی، جب ہم ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے دونوں پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب ہم ان کے دونوں پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر گھاس ڈال دو۔'' اور ہم میں سے وہ بھی ہیں

---

❶ رواه مسلم (٤٦/ ٢٤١٣)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٤٨) و مسلم (٢٣٥/ ٧٩٣)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٣٨١٠) و مسلم (١١٩/ ٢٤٦٠)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٩٨) و مسلم (٤٤/ ٩٤٠)۔

کہ ان کے لیے پھل پک چکے ہیں اور وہ انہیں چن رہے ہیں۔(فتوحات کے بعد دنیوی فوائد بھی حاصل کر رہے ہیں)

٦٢٠٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: ((اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ)). وَفِي رِوَايَةٍ ((اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۲۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر عرش ہل گیا تھا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر رحمان کا عرش ہل گیا تھا۔''

٦٢٠٧: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حُلَّةُ حَرِيْرٍ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهٗ يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا، فَقَالَ: ((اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ؟ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَأَلْيَنُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۲۰۷: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی جوڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو صحابہ اسے چھونے لگے اور اس کی ملائمیت پر تعجب کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس کی ملائمیت پر تعجب کرتے ہو۔سعد بن معاذ کے جنت میں رومال اس سے زیادہ بہتر ہیں اور زیادہ ملائم ہیں۔''

٦٢٠٨: وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَسٌ خَادِمُكَ، اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ، وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا أَعْطَيْتَهٗ)). قَالَ أَنَسٌ: فَوَاللّٰهِ! إِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ، وَإِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۶۲۰۸: ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! انس رضی اللہ عنہ آپ کا خادم ہے، اس کے لیے اللہ سے دعا فرمائیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں اضافہ فرما، اور تو نے جو اسے عطا فرمایا ہے اس میں برکت فرما۔'' انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا مال بہت زیادہ ہے، اور آج میرے بیٹے اور میرے پوتے سو سے زیادہ ہیں۔

٦٢٠٩: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ لِأَحَدٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ ((أَنَّهٗ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضي الله عنه. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۶۲۰۹: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے علاوہ روئے زمین پر چلنے والے کسی اور شخص کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ ''وہ اہل جنت میں سے ہے۔''

٦٢١٠: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهٖ أَثَرُ الْخُشُوْعِ، فَقَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ، فَقُلْتُ: إِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: وَاللّٰهِ! مَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ،

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٠٣) و مسلم (١٢٤/ ٢٤٦٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٠٢) و مسلم (١٢٦/ ٢٤٦٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣٣٤) و مسلم (١٤٣/ ٢٤٨١)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨١٢) و مسلم (١٤٧/ ٢٤٨٣)۔

فَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ؟ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ۔ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا۔ وَسْطُهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ، اَسْفَلُهُ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَآءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيْ: اِرْقَهْ، فَقُلْتُ: لَااَسْتَطِيْعُ، فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ، فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهُ، فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقِيْلَ: اسْتَمْسِكْ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: **((تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ، وَذَالِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى، فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ))**. وَذَالِكَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۲۱۰: قیس بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اس کے چہرے پر خشوع کے آثار تھے۔ حاضرین نے کہا: یہ آدمی اہل جنت میں سے ہے، چنانچہ اس نے اختصار کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں، پھر وہ چلا گیا۔ میں اس کے پیچھے پیچھے گیا، تو میں نے کہا: جس وقت آپ مسجد میں تشریف لائے تھے تو لوگوں نے کہا تھا کہ یہ آدمی اہل جنت میں سے ہے۔ اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! کسی شخص کے لئے مناسب نہیں کہ وہ ایسی بات کہے جسے وہ جانتا نہیں، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ایسے کیوں ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں خواب دیکھا تو میں نے اسے آپ سے بیان کیا: میں نے دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں، انہوں نے اس کی وسعت اور اس کی شادابی کا ذکر کیا، اس کے وسط میں لوہے کا ستون ہے، اس کا نچلا حصہ زمین میں ہے اور اس کا اوپر والا حصہ آسمان میں ہے، اس کی چوٹی پر ایک حلقہ (کڑا) ہے، مجھے کہا گیا: اس پر چڑھو، میں نے کہا: میں استطاعت نہیں رکھتا، میرے پاس ایک خادم آیا اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے تو میں اوپر چڑھ گیا، حتیٰ کہ میں نے اس کی چوٹی پر پہنچ کر حلقے (کڑے) کو پکڑ لیا، مجھے کہا گیا: مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو، میں اسے پکڑے ہوئے تھا کہ میں بیدار ہو گیا، میں نے اسے نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ باغ اسلام ہے، اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے تم تادم مرگ اسلام پر رہو گے۔'' اور وہ آدمی عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

۶۲۱۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيْبَ الْاَنْصَارِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿**يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ**﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِيْ بَيْتِهِ، وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَاَلَ النَّبِيُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ: **((مَا شَاْنُ ثَابِتٍ؟ اَيَشْتَكِيْ؟))** فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ثَابِتٌ: اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَذَكَرَ ذَالِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ))**. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۲۱۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ انصار کے خطیب تھے، چنانچہ جب یہ آیت: ''اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو۔'' نازل ہوئی تو ثابت رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور نبی ﷺ کی خدمت میں آنا بند کر دیا۔ چنانچہ نبی ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''ثابت کا کیا معاملہ ہے کیا وہ بیمار ہے؟'' سعد رضی اللہ عنہ ان کے پاس

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨١٣) و مسلم (١٤٨/ ٢٤٨٤)۔

[2] رواه مسلم (١٨٨، ١٨٧ / ٢١٩)۔

آ ئے اور رسول اللہ ﷺ نے جو کہا تھا اس کے متعلق انہیں بتایا تو ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میری آواز تم سب سے زیادہ بلند ہوتی ہے، لہٰذا میں (اس آیت کے مطابق) جہنمیوں میں سے ہوں، سعد رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں (ایسے نہیں) بلکہ وہ تو اہل جنت میں سے ہے۔''

٦٢١٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ اِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ قَالُوْا: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: ((لَوْكَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَآءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۲۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سورۂ جمعہ نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، جب یہ آیت ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان سے کون لوگ مراد ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں، سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان موجود تھے، نبی ﷺ نے سلمان رضی اللہ عنہ پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا: ''اگر ایمان ثریا پر بھی ہوگا تو تب بھی ان لوگوں میں سے کچھ حضرات اس تک پہنچ جائیں گے۔''

٦٢١٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا)). يَعْنِيْ اَبَاهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ((وَاُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۲۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اپنے اس بندے یعنی ابو ہریرہ اور ان کی والدہ کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنادے اور مومنوں کو ان کا محبوب بنادے۔''

٦٢١٤: وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ اَبَاسُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ، فَقَالُوْا: مَااَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّاللّٰهِ مَأْخَذَهَا، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: ((يَااَبَا بَكْرٍ: لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ، لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ)). فَاَتَاهُمْ، فَقَالَ: يَا اِخْوَتَاهُ! اَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوْا: لَا، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَااَخِيْ! رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۶۲۱۴: عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ ابوسفیان سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرے اس وقت اور صحابہ کرام بھی موجود تھے، انہوں نے کہا: اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن سے اپنا حق وصول نہیں کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ایسی بات قریش کے معتبر اور سردار شخص کے بارے میں کہتے ہو؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہیں بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر! شاید کہ تم نے انہیں ناراض کر دیا ہے، اگر تم نے انہیں ناراض کیا تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔'' وہ ان کے پاس آئے اور کہا: بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، بھائی! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔

٦٢١٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ، وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ)).

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٩٧) و مسلم (٢٣١/ ٢٥٤٦)۔

[2] رواه مسلم (١٥٨/ ٢٤٩١)۔

[3] رواه مسلم (١٧٠/ ٢٥٠٤)۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۲۱۵: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انصار سے محبت علامت ایمان ہے، اور عداوت انصار علامت نفاق ہے۔''

٦٢١٦: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((**اَلْاَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۲۱۶: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''انصار سے صرف مؤمن شخص ہی محبت کرتا ہے جبکہ انصار سے صرف منافق شخص ہی عداوت رکھتا ہے، چنانچہ جس نے ان سے محبت کی تو اللہ اس سے محبت کرے گا اور جس نے ان سے عداوت کی تو اللہ اس سے عداوت کرے گا۔''

٦٢١٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا: حِيْنَ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَآءَ، فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ، اَلْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ، فَقَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، فَحُدِّثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَقَالَتِهِمْ، فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَآءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((**مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ؟**)) فَقَالَ فُقَهَاؤُهُمْ: اَمَّا ذَوُوْ رَاْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا، وَاَمَّا اُنَاسًا مِنَّا حَدِيْثَةً اَسْنَانُهُمْ قَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَدَعُ الْاَنْصَارَ، وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ، اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟**)) قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ رَضِيْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۶۲۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوازن قبیلے کے اموال میں سے غنیمت عطا فرمائی اور آپ قریش کے (نومسلم) افراد کو سو سو اونٹ دینے لگے تو انصار کے کچھ لوگوں نے کہا: اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت فرمائے، آپ قریشیوں کو تو عطا فرما رہے ہیں جبکہ ہمیں چھوڑ رہے ہیں، اور صورت حال یہ ہے کہ ہماری تلواروں سے ان کا خون ابھی تک ٹپک رہا ہے، ان کی یہ گفتگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی گئی تو آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور انہیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع کیا اور آپ نے ان کے علاوہ کسی اور کو وہاں نہ بلایا، جب وہ اکٹھے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''تمہارے متعلق مجھے کیا خبر پہنچی ہے؟'' ان (انصار) کے سمجھ دار لوگوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے سنجیدہ لوگوں نے تو کوئی بات نہیں کی، البتہ ہمارے چند نوعمر لڑکوں نے کہا ہے: اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف فرمائے کہ وہ قریشیوں کو دے رہے ہیں اور انصار کو چھوڑ رہے ہیں، جبکہ ہماری تلواروں سے ان (قریشیوں) کا خون ٹپک رہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے نومسلموں کو ان کی

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٨٤) و مسلم (١٢٨/ ٧٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٨٣) و مسلم (١٢٩/ ٧٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٤٧) و مسلم (١٣٢/ ١٠٥٩)۔

تالیف قلبی کے لیے دیا ہے، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ لوگ تو مال و دولت لے کر واپس جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر اپنے گھروں کو واپس جاؤ۔'' انہوں نے عرض کیا، کیوں نہیں، اللہ کے رسول! ہم اس پر راضی ہیں۔

٦٢١٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا، الْاَنْصَارُ شِعَارٌ، وَالنَّاسُ دِثَارٌ، اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً، فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۶۲۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ایک آدمی ہوتا، اگر سارے لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا، انصار استر ہیں جبکہ باقی لوگ اوپر کا کپڑا ہیں، بے شک تم لوگ میرے بعد ترجیح دیکھو گے (کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی) تم صبر کرنا حتیٰ کہ تم حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔''

٦٢١٩: وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: ((مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ، وَمَنْ اَلْقَی السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ)). فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ، اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِیْ قَرْيَتِهٖ، وَنَزَلَ الْوَحْیُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((قُلْتُمْ: اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِیْ قَرْيَتِهٖ؛ كَلَّا اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، هَاجَرْتُ اِلَی اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ، اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ)). قَالُوْا: وَاللّٰهِ! مَا قُلْنَا اِلَّا ضَنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، قَالَ: ((فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيُعْذِرَانِكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۶۲۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ابوسفیان کے گھر داخل ہو جائے تو وہ امن میں ہے، جو ہتھیار ڈال دے وہ امن میں ہے۔'' انصار نے کہا: اس آدمی کو اپنے رشتہ داروں سے رحمت اور اپنے شہر کی محبت نے پکڑ لیا، (ان کی اس بات کے متعلق) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے کہا ہے کہ اس آدمی کو اپنے کنبے سے شفقت اور اپنے شہر سے محبت نے پکڑ لیا ہے، سن لو، ایسے نہیں، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی، میرا جینا مرنا تمہارے ساتھ ہے۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کی قسم! ہم نے تو محض اللہ اور اس کے رسول کی رفاقت کے حصول کے لیے ایسے کہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے رہیں۔''

٦٢٢٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰی صِبْيَانًا وَّنِسَاءً مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ، فَقَامَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ، اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ)). يَعْنِی الْاَنْصَارَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۶۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کے) کچھ بچوں اور خواتین کو کسی شادی کی تقریب سے واپس آتے

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٣٠) و مسلم (١٣٩/ ١٠٦١)۔ ❷ رواه مسلم (٨٦/ ١٧٨٠)۔
❸ متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٨٥) و مسلم (١٧٤/ ٢٥٠٨)۔

ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: ''اے اللہ! (تو جانتا ہے) تم تمام لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب ہو، اے اللہ! (تو جانتا ہے) تم یعنی انصار تمام لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب ہو۔''

٦٢٢١: وَعَنْهُ، قَالَ: مَرَّ اَبُوْبَكْرٍ وَّالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَّجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَا: مَا يُبْكِيْكُمْ؟ فَقَالُوْا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَّا، فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِذَالِكَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَأْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذَالِكَ الْيَوْمِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((**اُوْصِيكُمْ بِالْاَنْصَارِ، فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ، وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ، فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ**)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۶۲۲۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر اور عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو وہ اس وقت رو رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا: تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کی مجلس کو یاد کیا جس میں ہم (بیٹھا کرتے) تھے، ان دونوں میں سے ایک نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے اس کے متعلق آپ کو بتایا، نبی ﷺ اپنے سر مبارک پر کپڑے کی پٹی باندھے ہوئے باہر تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اور اس روز کے بعد آپ منبر پر تشریف نہ لا سکے، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''میں انصار کے بارے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں، وہ میرے جسم و جان (دست و بازو) ہیں، وہ اپنی ذمہ داریاں نبھا چکے، اب ان کے حقوق باقی ہیں، تم ان کے نیکو کاروں کی طرف سے (عذر) قبول کرنا اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرنا۔''

٦٢٢٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((**اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ، حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَّلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ**)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۶۲۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اپنے مرض وفات میں باہر تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے، آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''اما بعد! باقی لوگ تو بہت زیادہ ہو جائیں گے جبکہ انصار کم ہو جائیں گے حتیٰ کہ وہ لوگوں میں کھانے میں نمک کے تناسب سے ہو جائیں گے، تم میں سے جو شخص کسی ایسی چیز کا ذمہ دار و سرپرست ہو جس میں وہ کسی کو نقصان اور کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو وہ ان (انصار) کے نیکو کاروں کے نیک کاموں کو قبول کرے اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرے۔''

٦٢٢٣: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

---

[1] رواه البخاري (٣٧٩٩)۔

[2] رواه البخاري (٣٦٢٨)۔

[3] رواه مسلم (١٧٢/ ٢٥٠٦)۔

۶۲۲۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! انصار، انصار کی اولاد اور انصار کی اولاد کی اولاد کی مغفرت فرما۔''

٦٢٢٤: وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوالنَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُوْعَبْدِ الْاَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُوالْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُوْسَاعِدَةَ، وَفِیْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۶۲۲۴: ابواُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انصار کا سب سے بہترین قبیلہ بنونجار کا قبیلہ ہے، پھر بنو عبدالاشہل، بنوحارث بن خزرج، پھر بنوساعدہ اور انصار کے ہر قبیلے میں خیر ہے۔''

٦٢٢٥: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا وَالزُّبَیْرَ وَالْمِقْدَادَ۔وَفِیْ رِوَایَةٍ: وَاَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ۔ فَقَالَ: ((اِنْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَاِنَّ بِهَا ظَعِیْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا)). فَانْطَلَقْنَا یَتَعَادٰی بِنَا خَیْلُنَا حَتّٰی اَتَیْنَا اِلَی الرَّوْضَةِ، فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِیْنَةِ، فَقُلْنَا: اَخْرِجِی الْكِتَابَ، قَالَتْ: مَا مَعِیْ مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ اَوْلَتُلْقِیَنَّ الثِّیَابَ، فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَاَتَیْنَا بِهِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِذَا فِیْهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ اِلٰی نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، یُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((یَا حَاطِبُ! مَا هٰذَا؟)) فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ، اِنِّیْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِیْ قُرَیْشٍ، وَلَمْ اَكُنْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ لَهُمْ قَرَابَةٌ یَّحْمُوْنَ بِهَا اَمْوَالَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ بِمَكَّةَ، فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِیْ ذَالِكَ مِنَ النَّسَبِ فِیْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِیْهِمْ یَدًا یَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِیْ، وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا، وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِیْنِیْ، وَلَا رِضًی بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ)). فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰی اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ)). وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ)). فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۶۲۲۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو، زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو، ایک دوسری روایت میں مقداد کے بجائے ابومرثد رضی اللہ عنہ کا نام ہے، کسی کام پر روانہ فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم چلتے جانا حتیٰ کہ تم روضہ خاخ پر پہنچ جاؤ، وہاں ایک عورت ہوگی اس کے پاس ایک خط ہوگا، تم وہ اس سے لے لینا۔'' ہم روانہ ہوئے، ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے رہے حتیٰ کہ ہم روضہ خاخ پر پہنچ گئے، اور وہاں ہمیں وہ عورت مل گئی۔ ہم نے کہا: خط نکالو، اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں، ہم نے کہا: خط نکال دو ورنہ ہم تیرے کپڑے اتار دیں گے، چنانچہ اس نے وہ خط اپنی چوٹی سے نکال دیا، ہم وہ خط لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس میں لکھا ہوا تھا، حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اہل مکہ کے چند مشرکین کے نام، انہوں نے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض امور کے متعلق انہیں خبر دی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حاطب یہ کیا (ماجرا) ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول!

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٨٩) و مسلم (١٧٧/ ٢٥١١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٥٩ والرواية الثانية: ٤٢٧٤) و مسلم (١٦١/ ٢٤٩٤)۔

میرے متعلق جلدی نہ فرمانا، میں ایک ایسا شخص ہوں کہ میں قریش کا حلیف ہوں، میں ان کے خاندان میں سے نہیں ہوں، اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں، ان کی تو (ان سے) قرابت ہے جس کی وجہ سے وہ مکہ میں ان کے اموال اور اہل وعیال کی حفاظت کر رہے ہیں، میں نے ان سے نسبی رشتہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ پسند کیا کہ میں ان سے کوئی احسان کروں، جس کی وجہ سے وہ میرے قرابت داروں کی حفاظت کریں گے۔ میں نے یہ کفر کی وجہ سے کیا ہے نہ اپنے دین سے ارتداد کی وجہ سے کیا ہے اور نہ ہی اسلام کے بعد کفر کو پسند کر کے کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے تم سے سچی بات کی ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے اجازت فرمائیں میں اس منافق کی گردن اڑا دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے غزوۂ بدر میں شرکت کی ہے، اور تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اہل بدر کے احوال پہلے سے جان لیے تھے، اس لیے اس نے فرمایا: ''جو چاہو سو کرو، تمہارے لیے جنت واجب ہو چکی ہے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''میں تمہیں معاف کر چکا۔'' تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔''

٦٢٢٦: وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مَاتَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ؟)) قَالَ: ((مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ)). اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، قَالَ: ((وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۶۲۲۶: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ''تم اہل بدر کو اپنے ہاں کس درجہ میں شمار کرتے ہو؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں میں سے سب سے افضل۔'' یا آپ نے اسی طرح کی بات فرمائی۔'' انہوں (جبریل علیہ السلام) نے فرمایا: ''اسی طرح جو فرشتے بدر میں شریک ہوئے ان کا بھی بلند درجہ ہے۔''

٦٢٢٧: وَعَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ لَاَرْجُوْاَنْ لَّا يَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَّةَ)). قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾ قَالَ: ((فَلَمْ تَسْمَعِيْهِ يَقُوْلُ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا﴾)).

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۲۲۷: حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں شرکت کرنے والا کوئی شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے: ''تم میں سے ہر شخص نے اس پر وارد ہونا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے سنا نہیں، وہ فرماتا ہے: پھر وہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کو بچا لے گا۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''ان شاء اللہ، اصحاب شجرہ جنہوں نے اس (درخت) کے نیچے بیعت کی تھی جہنم میں داخل نہیں ہوں گے۔''

٦٢٢٨: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ، قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: ((اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ

[1] رواه البخاري (٣٩٩٢)۔

[2] رواه مسلم (١٦٣/ ٢٤٩٦)۔

الْاَرْضِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

٦٢٢٨: جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم چودہ سو افراد تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: ''آج زمین والوں میں سے تم سب سے بہتر ہو۔''

٦٢٢٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهٗ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ)). فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ، ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ)). فَاَتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا: تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ صَاحِبُكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ)) فِيْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ.

٦٢٢٩: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ثنیۃ المرار کی چوٹی پر چڑھے گا تو اس کے گناہ اس طرح ختم کر دیے جائیں گے جس طرح بنی اسرائیل کے گناہ ختم کے گئے تھے۔'' بنو خزرج کا دستہ سب سے پہلے اس پر چڑھا، پھر باقی لوگ متواتر پہنچتے رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سرخ اونٹ والے کے سوا تم سب کی مغفرت ہو گئی۔'' ہم اس شخص کے پاس آئے تو ہم نے کہا: آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے مغفرت طلب کریں، اس نے کہا: اگر میں اپنا گم شدہ اونٹ پا لوں تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ تمہارا ساتھی میرے لیے مغفرت طلب کرے۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ''اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔'' باب فضائل القرآن کے بعد ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٦٢٣٠: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ: اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ، وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ)). ❸

وَفِيْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ: ((مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ)) بَدَلَ: ((وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

٦٢٣٠: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد میرے دو صحابہ ابوبکر و عمر کی اقتدا

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٤١٥٤) و مسلم (٧١/ ١٨٥٦)۔

❷ رواه مسلم (١٢/ ٢٨٨٠) ٥ حديث أنس لأبي بن كعب رضي الله عنهما تقدم (٢١٩٦)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٦٦٣)۔

کرنا، عمار کی راہ پر چلنا، ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی وصیت کو لازم پکڑنا۔''

حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''ابن مسعود جو بات تم سے کہیں اس کی تصدیق کرنا۔'' اس میں ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی وصیت کو لازم پکڑنا'' کے الفاظ کے بجائے مذکورہ بالا الفاظ ہیں۔

٦٢٣١: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ، لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. [1]

۶۲۳۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کسی مشورہ کے بغیر کسی شخص کو امیر مقرر کرتا تو میں ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو ان کا امیر مقرر کرتا۔''

٦٢٣٢: وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ: اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَأَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَيَسَّرَلِيْ. اَبَاهُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: اِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَوُفِّقْتَ لِيْ. فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ، جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهٗ. فَقَالَ: اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه مُجَابُ الدَّعْوَةِ؟ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَنَعْلَيْهِ؟ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم؟ وَعَمَّارُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صلى الله عليه وسلم وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ؟ يَعْنِى الْاِنْجِيْلَ وَالْقُرْاٰنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۲۳۲: خیثمہ بن ابی سبرہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ آیا تو میں نے اللہ سے درخواست کی وہ کسی صالح شخص کی ہم نشینی اختیار کرنے کی توفیق بخشے، چنانچہ اس نے میرے لیے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہم نشینی میسر فرما دی، میں ان کے پاس بیٹھ گیا، میں نے کہا: میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے کسی صالح شخص کی ہم نشینی میسر فرمائے، مجھے تمہاری ہم نشینی نصیب ہوئی ہے۔ انہوں نے فرمایا: تم کہاں سے (آئے) ہو؟ میں نے کہا کوفہ سے اور میں خیر کی طلب و تلاش میں آیا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم میں مستجاب الدعوات سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نہیں ہیں؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت کے لیے وضو کا انتظام کرنے والے اور آپ کے جوتے اٹھانے والے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نہیں ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دان حذیفہ رضی اللہ عنہ اور عمار رضی اللہ عنہ جنہیں اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر شیطان سے پناہ دی ہے، اور صاحب کتابین یعنی انجیل و قرآن پر ایمان رکھنے والے سلمان نہیں ہیں؟

٦٢٣٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۶۲۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا شخص ہے ابوبکر، اچھا شخص ہے عمر، اچھا شخص ہے

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٠٨) و ابن ماجه (١٣٧) ☆ فيه الحارث الأعور: ضعيف و أبو إسحاق السبيعي مدلس و عنعن۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨١١) ☆ قتادة مدلس وعنعن وللحديث شواهد معنوية۔ [3] إسناده صحيح، رواه الترمذي (٣٧٩٥)۔

ابوعبیدہ بن جراح، اچھا شخص ہے اسید بن حضیر، بہترین آدمی ہے ثابت بن قیس بن شماس، بہترین آدمی ہے معاذ بن جبل اور اچھا شخص ہے معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہم۔‘‘

٦٢٣٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰى ثَلٰثَةٍ عَلِيٍّ، وَعَمَّارٍ، وَ سَلْمَانَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۶۲۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ’’جنت تین اشخاص، علی، عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم کی مشتاق ہے۔‘‘

٦٢٣٥: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ رضی اللہ عنہ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((ائْذَنُوْا لَهُ، مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۶۲۳۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمار رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’انہیں اجازت دے دو۔ بہت ہی اچھے شخص کے لیے خوش آمدید۔‘‘

٦٢٣٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَاخُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّهُمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۶۲۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’عمار کو جب بھی دو امور میں سے کسی ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا گیا تو انہوں نے ان میں سے مشکل کام کو پسند کیا۔‘‘

٦٢٣٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ: مَااَخَفَّ جَنَازَتَهُ، وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۶۲۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقوں نے کہا: اس کا جنازہ کس قدر ہلکا ہے، اور یہ بنوقریظہ کے متعلق اس کے فیصلے کی وجہ سے ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک بات پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ہلکا اس لیے ہے کہ فرشتے اسے اٹھائے ہوئے تھے۔‘‘

٦٢٣٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ، وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۶۲۳۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ’’آسمان تلے روئے زمین پر ابوذر سے زیادہ سچا آدمی کوئی نہیں۔‘‘

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٩٧ و قال: حسن غريب) ☆ فيه الحسن البصري مدلس مشهور وعنعن۔

❷ **حسن**، رواه الترمذي (٣٧٩٨ وقال: حسن صحيح)۔ ❸ **ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٩٩) [وابن ماجه (١٤٨) والحاكم (٣/ ٣٨٨ ح ٥٦٦٥) و أحمد (٦/ ١١٣)] ☆ فيه حبيب بن أبي ثابت مدلس و عنعن وللحديث شاهد عند أحمد (١/ ٣٨٩، ٤٤٥) والحاكم (٣/ ٣٨٨ ح ٥٦٦٤) من حديث سالم بن أبي الجعد عن ابن مسعود رضي الله عنه به و سنده منقطع وقال علي بن المديني: "سالم ابن أبي الجعد: لم يلق ابن مسعود" فالحديث ضعيف من جميع الطريقين۔ ❹ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٨٤٩ وقال: حسن صحيح) و أصله في صحيح مسلم (٢٤٦٧)۔

❺ **حسن**، رواه الترمذي (٣٨٠١ وقال: حسن غريب)۔

٦٢٣٩: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ مِنْ ذِی لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْهِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ)). یَعْنِیْ فِی الزُّهْدِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۶۲۳۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آسمان تلے روئے زمین پر ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ راست گو اور عہد وفا کرنے والا اور زہد میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے زیادہ مشابہ کوئی نہیں۔“

٦٢٤٠: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ، قَالَ: اِلْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ: عِنْدَ عُوَیْمِرٍ اَبِی الدَّرْدَاءِ، وَعِنْدَ سَلْمَانَ، وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَعِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِیْ كَانَ یَهُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّهٗ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِی الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2]

۶۲۴۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے کہا: چار اشخاص سے علم حاصل کرو، عویمر ابودرداء، سلمان، ابن مسعود اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہم سے اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہودی تھے، پھر اسلام قبول کیا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”آپ دس جنتیوں میں سے دسویں ہیں۔“

٦٢٤١: وَعَنْ حُذَیْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوِاسْتَخْلَفْتَ؟ قَالَ: ((اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَیْكُمْ فَعَصَیْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ، وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَیْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ، وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُاللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [3]

۶۲۴۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر آپ خلیفہ مقرر فرما دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں نے تم پر خلیفہ مقرر کر دیا اور تم نے اس کی نافرمانی کی تو تم عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے، لیکن حذیفہ جو تمہیں بتائیں اس کی تصدیق کرو اور عبداللہ جو تمہیں پڑھائیں اسے پڑھو۔“

٦٢٤٢: وَعَنْهُ، قَالَ: مَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَیْهِ، اِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۶۲۴۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہر شخص کے متعلق اندیشہ ہے کہ اسے فتنہ نقصان پہنچائے گا، لیکن ان کے متعلق کوئی اندیشہ نہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”فتنہ تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

٦٢٤٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی فِیْ بَیْتِ الزُّبَیْرِ مِصْبَاحًا، فَقَالَ: ((یَا عَائِشَةُ! مَا اُرٰی اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ، وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰی اُسَمِّیَهٗ)) فَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ وَحَنَّكَهٗ بِتَمْرَةٍ بِیَدِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [5]

۶۲۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر میں چراغ جلتا ہوا دیکھا تو فرمایا: ”عائشہ! میرا خیال ہے کہ اسماء کے ہاں ولادت ہوئی ہے، تم اس بچے کا نام نہ رکھنا، اس کا نام میں خود رکھوں گا۔“ آپ ﷺ نے اس (بچے) کا نام

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨٠٢)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٨٠٤ وقال: حسن صحيح)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨١٢ وقال: حسن) ☆ فيه أبو اليقظان عثمان بن عمير: ضعيف و شريك القاضي مدلس وعنعن۔ [4] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٦٦٣) ☆ هشام بن حسان مدلس و عنعن۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٢٦ وقال: حسن غريب) ☆ فيه عبد الله بن مؤمل: ضعيف، و حديث مسلم (٢١٤٦) هو المحفوظ۔

عبداللہ رکھا اور اپنے ہاتھ سے کھجور کے ساتھ اسے گھٹی دی۔

٦٢٤٤: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمِيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: ((**اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا، وَاهْدِ بِهِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۶۲۴۴: عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: ''اے اللہ! اسے ہادی اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے ہدایت نصیب فرما۔''

٦٢٤٥: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَسْلَمَ النَّاسُ، وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ. [2]

۶۲۴۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں نے اسلام قبول کیا اور عمرو بن عاص ایمان لائے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی اسناد قوی نہیں۔

٦٢٤٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**يَا جَابِرُ! مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟**)) قُلْتُ: اُسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا، قَالَ: ((**اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ اَبَاكَ؟**)) قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ، وَاَحْيَا اَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا، قَالَ: يَا عَبْدِيْ! تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ: يَا رَبِّ! تُحْيِيْنِيْ، فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً. قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ**)). فَنَزَلَتْ: ﴿**فَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا**......﴾ اَلْآيَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۶۲۴۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ملاقات کی تو فرمایا: ''جابر! کیا بات ہے کہ میں تمہیں مغموم دیکھ رہا ہوں؟'' میں نے عرض کیا: میرے والد شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے بچے اور قرض چھوڑا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس چیز کے متعلق خوشخبری نہ سناؤں جس کے ساتھ اللہ نے تیرے والد سے ملاقات فرمائی؟'' میں نے عرض کیا، ضرور اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے جس سے بھی کلام فرمایا، پس پردہ کلام فرمایا، اور تیرے والد کو زندہ کیا تو اس سے حجاب کے بغیر کلام فرمایا، فرمایا: میرے بندے! تمنا کر، میں تجھے عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا: رب جی! تو مجھے زندہ فرما تا کہ میں تیری خاطر دوبارہ شہید کر دیا جاؤں، رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میری طرف سے فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ واپس نہیں جائیں گے۔'' تب یہ آیت نازل ہوئی: ''اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے والوں کو مردہ مت کہو۔''

٦٢٤٧: وَعَنْهُ، قَالَ: اسْتَغْفَرَلِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۶۲۴۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے پچیس مرتبہ مغفرت طلب کی۔

٦٢٤٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**كَمْ مِّنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ، لَوْ اَقْسَمَ**

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٨٤٢ وقال: حسن غريب)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨٤٤) وللحديث شاهد۔ [3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٠١٠)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٥٢ وقال: حسن غريب صحيح) ☆ فيه أبو الزبير مدلس و عنعن و أخرج مسلم (ح ٧١٥ بعد ح ١٥٩٩) من حديث أبي الزبير بغير هذا اللفظ وهو الصحيح المحفوظ۔

عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ، مِنهُمُ الْبَرَآءُ بْنُ مَالِكٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. ❶

۶۲۴۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کتنے ہی لوگ ہیں جو پراگندہ بال ہیں، غبار آلود ہیں ان پر دو بوسیدہ کپڑے ہیں، ان کی کوئی وقعت نہیں ہوتی لیکن اگر وہ اللہ پر قسم اٹھالیں تو وہ اسے پوری فرما دیتا ہے، براء بن مالک بھی انہی میں سے ہیں۔''

۶۲۴۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَلَا إِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّ كَرِشِيَ الْأَنْصَارُ، فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُحْسِنِهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. ❷

۶۲۴۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! میرے اہل بیت میرے خاص ہیں جہاں میں پناہ لیتا ہوں، اور میرے راز دان انصار ہیں، ان کے خطا کاروں سے درگزر کرو اور ان کے نیکوکاروں سے (عذر) قبول کرو۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۶۲۵۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ أَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. ❸

۶۲۵۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والا کوئی شخص انصار سے دشمنی نہیں رکھے گا۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۵۱: وَعَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ، فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةٌ صُبُرٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۶۲۵۱: انس رضی اللہ عنہ، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اپنی قوم کو سلام کہو، کیونکہ وہ سوال کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور لڑائی کے وقت صبر کرتے ہیں۔''

۶۲۵۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ رضی اللہ عنہ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَشْكُوْ حَاطِبًا إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَذَبْتَ، لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

۶۲۵۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب رضی اللہ عنہ کا غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ سے حاطب کی شکایت کرتے ہوئے کہا: اللہ کے رسول! حاطب جہنم میں جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو جھوٹ کہتا ہے، وہ اس میں داخل نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شرکت کر چکا ہے۔''

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨٥٤ وقال: حسن غريب) والبيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٣٦٨) [وصححه الحاكم (٣/ ٢٩٢) ووافقه الذهبي]۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٩٠٤) ☆ فيه عطية العوفي: ضعيف مشهور مع التدليس القبيح۔ ❸ صحيح، رواه الترمذي (٣٩٠٦)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٩٠٣ وقال: حسن صحيح) ☆ فيه محمد بن ثابت البناني: ضعيف، وتابعه الضعيف: الحسن بن أبي جعفر۔ ❺ رواه مسلم (١٦٢/ ٢١٩٥)۔

٦٢٥٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ﴾ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا؟ فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا وَقَوْمُهُ، وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنَ الْفُرْسِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۶۲۵۳: ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اگر تم پھر گئے تو اللہ تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا، پھر وہ تمہاری مانند نہیں ہوں گے۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ کون لوگ ہیں جن کا اللہ نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر ہم پھر گئے تو وہ ہماری جگہ آ جائیں گے اور وہ ہماری طرح نہیں ہوں گے۔ آپ ﷺ نے سلمان فارسی ؓ کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''یہ اور ان کی قوم، اگر دین ثریا پر بھی ہوا تو فارسی لوگ اسے حاصل کر لیں گے۔''

٦٢٥٤: وَعَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاَنَا بِهِمْ۔ اَوْبِبَعْضِهِمْ۔ اَوْثَقُ مِنِّیْ بِكُمْ۔ اَوْبِبَعْضِكُمْ۔)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۲۵۴: ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس عجمیوں کا ذکر کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان پر یا ان کے بعض لوگوں پر تم سے یا تمہارے بعض لوگوں سے زیادہ اعتماد کرتا ہوں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦٢٥٥: عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ، وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ)). قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((اَنَا وَابْنَایَ، وَجَعْفَرٌ، وَحَمْزَةُ، وَاَبُوْبَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَبِلَالٌ، وَسَلْمَانُ، وَعَمَّارٌ، وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَاَبُوْذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۶۲۵۵: علی ؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کے سات برگزیدہ نگہبان ہوتے ہیں، جبکہ مجھے چودہ عطا کیے گئے ہیں، ہم نے عرض کیا، وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور میرے دو بیٹے (حسن و حسین ؓ)، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، عبداللہ بن مسعود، ابوذر اور مقداد ؓ۔''

٦٢٥٦: وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ ؓ قَالَ: كَانَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ، فَاَغْلَظْتُ لَهُ فِی الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُوْنِیْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيْدُهُ

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٢٦٠) ☆ شيخ من أهل المدينة مجهول۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٩٣٢ وقال: غريب) ☆ صالح بن أبي صالح مهران ضعيف (انظر تقريب التهذيب: ٢٨٦٧) و سفيان بن وكيع ضعيف أيضًا۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٨٥) [وصححه الحاكم (٣/ ١٩٩) فتعقبه الذهبي بقوله: "بل كثير واهٍ"] ☆ فيه كثير النواء: ضعيف۔

إِلَّا غِلْظَةً، وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ، فَبَكَى عَمَّارٌ وَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَاتَرَاهُ؟ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ، وَقَالَ: ((مَنْ عَادٰى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا اَبْغَضَهُ اللّٰهُ)). قَالَ خَالِدٌ: فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رِضَى عَمَّارٍ فَلَقِيْتُهُ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ. [1]

۶۲۵۶: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی معاملہ میں مکالمہ ہو گیا تو میں نے ان سے سخت لہجے میں بات کی تو عمار رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت لگانے چلے گئے، خالد رضی اللہ عنہ آئے تو عمار رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے خالد رضی اللہ عنہ کی شکایت کر رہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں، خالد رضی اللہ عنہ ان سے سخت لہجے میں بات کرنے لگے اور اس سختی میں اضافہ ہوتا چلا گیا جبکہ نبی ﷺ خاموش ہیں کوئی بات نہیں کر رہے، (اس پر) عمار رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ انہیں دیکھ نہیں رہے؟ نبی ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا: ''جس نے عمار سے عداوت رکھی اللہ اس سے عداوت رکھے گا اور جو شخص عمار سے بغض رکھے گا تو اللہ اس سے بغض رکھے گا۔'' خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں وہاں سے نکلا تو عمار رضی اللہ عنہ کی رضا مندی کے سوا مجھے کوئی چیز زیادہ محبوب نہیں تھی۔ میں نے انہیں راضی کرنے کی کوشش کی حتیٰ کہ وہ راضی ہو گئے۔

٦٢٥٧: وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ رضي الله عنه اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خَالِدٌ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ)). رَوَاهُمَا اَحْمَدُ [2]

۶۲۵۷: ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''خالد اللہ عزوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں، اور اپنے قبیلے کے اچھے نوجوان ہیں۔'' دونوں احادیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٢٥٨: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمَرَنِيْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ، وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ يُحِبُّهُمْ)). قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: سَمِّهِمْ لَنَا. قَالَ: ((عَلِيٌّ مِنْهُمْ)). يَقُوْلُ ذَالِكَ ثَلَاثًا: ((وَاَبُوْذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ، وَسَلْمَانُ، اَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ يُحِبُّهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [3]

۶۲۵۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے چار اشخاص سے محبت کرنے کا مجھے حکم فرمایا ہے، اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ہمیں ان کے نام بتا دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''علی ان میں سے ہیں۔'' آپ ﷺ نے تین بار ان کا نام لیا'' (باقی) ابوذر، مقداد اور سلمان ہیں، اس نے مجھے ان سے محبت کرنے کا مجھے حکم فرمایا ہے اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ٨٩ ح ١٦٩٣٨) [والحاكم (٣/ ٣٩٠ ـ ٣٩١) وصححه وللسند علة ذكرها الذهبي و لكنها غير قادحة]۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٩٠ ح ١٦٩٤٨) ☆ فيه عبد الملك بن عمير: مدلس ولم أجد تصريح سماعه فالسند ضعيف وقال رسول الله ﷺ في خالد بن الوليد رضي الله عنه: "حتى أخذ الراية سيف من سيوف الله حتى فتح الله عليهم" رواه البخاري في صحيحه (٤٢٦٢) و هذا الحديث يغني عنه۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٧١٨) [و ابن ماجه (١٤٩)] ☆ شريك القاضي صرح بالسماع عند أحمد (٥/ ٣٥١ ح ٢٢٩٦٨) وحديثه حسن إذا صرح بالسماع و حدّث قبل اختلاطه۔

حدیث حسن غریب ہے۔

۶۲۵۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ سَيِّدُنَا، وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا، يَعْنِىْ بِلَالًا رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۶۲۵۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ہمارے سردار ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمارے سردار یعنی بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا۔

۶۲۶۰: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِاَبِىْ بَكْرٍ: اِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِىْ لِنَفْسِكَ فَاَمْسِكْنِىْ، وَاِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِىْ لِلّٰهِ فَدَعْنِىْ وَعَمَلَ اللّٰهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۶۲۶۰: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر تو آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خریدا ہے تو پھر آپ مجھے روک رکھیں، اور اگر آپ نے مجھے اللہ کی خاطر خریدا ہے تو پھر مجھے چھوڑ دیں اور اللہ کے راستے میں عمل کرنے دیں۔

۶۲۶۱: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّىْ مَجْهُوْدٌ، فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ، فَقَالَتْ: وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِىْ اِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُخْرٰى فَقَالَتْ: مِثْلَ ذَالِكَ، وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَالِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ يُضِيْفُهٗ؟ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ**)). فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ: اَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَأَتِهٖ: هَلْ عِنْدَكِ شَىْءٌ؟ قَالَتْ: لَا، اِلَّا قُوْتَ صِبْيَانِىْ قَالَ: فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَىْءٍ وَنَوِّمِيْهِمْ، فَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَرِيْهِ اَنَّا نَاْكُلُ، فَاِذَا اَهْوٰى بِيَدِهٖ لِيَاْكُلَ، فَقُوْمِىْ اِلَى السِّرَاجِ كَىْ تُصْلِحِيْهِ فَاَطْفِئِيْهِ، فَفَعَلَتْ، فَقَعَدُوْا، وَاَكَلَ الضَّيْفُ، وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ۔ اَوْضَحِكَ اللّٰهُ۔ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ**)).

وَفِىْ رِوَايَةٍ مِّثْلُهٗ، وَلَمْ يُسَمِّ اَبَا طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ وَفِىْ اٰخِرِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿**وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ**﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۶۲۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، مجھے شدید بھوک لگی ہوئی ہے، چنانچہ آپ نے اپنی کسی زوجہ محترمہ کے پاس پیغام بھیجا تو انہوں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میرے پاس تو صرف پانی ہے پھر آپ نے دوسری محترمہ کے پاس پیغام بھیجا تو اس نے بھی اسی طرح کہا، اور تمام ازواج مطہرات نے یہی جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اس کی مہمان نوازی کرے گا اللہ اس پر رحم فرمائے گا۔'' انصار میں سے ابوطلحہ نامی ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول میں، وہ اسے اپنے گھر لے گئے اور اپنی اہلیہ سے فرمایا: کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا: صرف میرے بچوں کے لیے کھانا ہے، انہوں نے

---

❶ رواه البخاري (٣٧٥٤)۔

❷ رواه البخاري (٣٧٥٥)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٨٩) و مسلم (١٧٢ / ٢٠٥٤)۔

فرمایا: کسی چیز کے ذریعے انہیں دلا سا دے کر سلا دو۔ جب ہمارا مہمان داخل ہو تو اسے ظاہر کرنا کہ ہم کھا رہے ہیں، جب وہ کھانے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھائے تو چراغ درست کرنے کے بہانے اسے بجھا دینا، چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا، وہ بیٹھ گئے، مہمان نے کھانا کھا لیا اور ان دنوں (میاں بیوی) نے بھوکے رہ کر رات بسر کی، جب صبح کے وقت وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے فلاں مرد اور فلاں عورت (کے ایثار) پر تعجب فرمایا، یا اللہ ان دونوں پر ہنس پڑا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: آپ نے ابوطلحہ کا نام نہیں لیا، اور اس روایت کے آخر میں ہے: اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وہ اپنی جانوں پر دوسرے کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود بھی ضرورت ہوتی ہے۔''

٦٢٦٢: وَعَنْهُ، قَالَ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلًا، فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ، فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟)) فَاَقُوْلُ: فُلَانٌ. فَيَقُوْلُ: ((نِعْمَ عَبْدُاللّٰهِ هٰذَا)) وَيَقُوْلُ: ((مَنْ هٰذَا؟)) فَاَقُوْلُ: فُلَانٌ. فَيَقُوْلُ: ((بِئْسَ عَبْدُاللّٰهِ هٰذَا)) حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) فَقُلْتُ: خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ. فَقَالَ: ((نِعْمَ عَبْدُاللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۶۲۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو لوگ ادھر ادھر پھرنے لگے، رسول اللہ ﷺ فرماتے: ''ابوہریرہ! یہ کون ہے؟'' میں عرض کرتا: فلاں ہے، آپ ﷺ فرماتے: ''یہ اللہ کا بندہ اچھا ہے۔'' آپ ﷺ پوچھتے: ''یہ کون ہے؟'' میں عرض کرتا: فلاں ہے، آپ ﷺ فرماتے: ''یہ اللہ کا بندہ برا ہے۔'' حتیٰ کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے عرض کیا: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا بندہ خالد بن ولید اچھا ہے، وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔''

٦٢٦٣: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَتِ الْاَنْصَارُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا، فَدَعَا بِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۶۲۶۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار نے عرض کیا، اللہ کے نبی! ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں، ہم نے بھی آپ کی اتباع کی ہے، آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمارے متبعین کو ہم میں شریک فرما دے، آپ ﷺ نے اس کی دعا فرمائی۔

٦٢٦٤: وَعَنْ قَتَادَةَ رحمہ اللہ قَالَ: مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ شَهِيْدًا اَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: وَقَالَ اَنَسٌ: قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ، وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ، وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ سَبْعُوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۶۲۶۴: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم قبائل عرب میں سے کوئی ایسا قبیلہ نہیں جانتے جس کے شہداء کی تعداد انصار سے زیادہ ہو، اور روز قیامت سب سے زیادہ معزز قبیلہ انصار کا قبیلہ ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوۂ احد میں ان کے ستر آدمی شہید ہوئے، بئر معونہ کے واقعہ میں ستر شہید ہوئے، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں یمامہ کی لڑائی میں ستر شہید ہوئے۔

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٣٨٤٦)۔

[2] رواه البخاري (٣٧٨٧)۔

[3] رواه البخاري (٤٠٧٨)۔

٦٢٦٥: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ الاٰفٍ، خَمْسَةَ الاٰفٍ وَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه لَاُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۶۲۶۵: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام کا وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کو ان کے بعد والوں پر فضیلت دوں گا۔

تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ

١- اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صلى الله عليه وسلم ٢- عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ الْقُرَشِيُّ ٣- عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ، ٤- عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَفَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَلَى ابْنَتِهٖ رُقَيَّةَ وَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمِهٖ، ٥- عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبِ الْهَاشِمِيُّ، ٦- اِيَاسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ٧- بِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، ٨- حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ، ٩- حَاطِبُ بْنُ اَبِيْ بَلْتَعَةَ حَلِيْفٌ لِقُرَيْشٍ، ١٠- اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُقْبَةَ ابْنِ رَبِيْعَةَ الْقُرَشِيُّ، ١١- حَارِثَةُ بْنُ الرُّبَيِّعِ الْاَنْصَارِيُّ، قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ، ١٢- خُبَيْبُ بْنُ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيُّ، ١٣- خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ، ١٤- رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ، ١٥- رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِالْمُنْذِرِ اَبُوْ لُبَابَةَ الْاَنْصَارِيُّ، ١٦- اَلزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ، ١٧- زَيْدُ ابْنُ سَهْلٍ اَبُوْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ، ١٨- اَبُوْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، ١٩- سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ، ٢٠- سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ، ٢١- سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ، ٢٢- سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيُّ، ٢٣- ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ، ٢٤- وَاَخُوْهُ، ٢٥- عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيُّ، ٢٦- عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ، ٢٧- عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ، ٢٨- عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيُّ، ٢٩- عَمْرُو ابْنُ عَوْفٍ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، ٣٠- عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ، ٣١- عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ الْعَنَزِيُّ، ٣٢- عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ، ٣٣- عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيُّ، ٣٤- عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ، ٣٥- قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ، ٣٦- قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيُّ، ٣٧- مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ، ٣٨- مُعَوِّذُ ابْنُ عَفْرَاءَ، ٣٩- وَاَخُوْهُ، ٤٠- مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ، ٤١- اَبُوْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، ٤٢- مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ ابْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ، ٤٣- مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ، ٤٤- مَعْنُ بْنُ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيُّ، ٤٥- مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ، ٤٦- هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ. [2]

---

[1] رواه البخاري (٤٠٢٢) ☆ تسمية من سمي من أهل البدر، في صحيح البخاري (كتاب المغازي باب: ١٣ بعد ح ٤٠٢٧)۔ [2] بخاری، کتاب المغازی، باب تسمیة من سمی من اهل بدر۔

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی جنہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی، جو صحیح بخاری میں ہیں

النبی محمد بن عبداللہ الہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم، عبداللہ بن عثمان ابوبکر الصدیق القرشی رضی اللہ عنہ، عمر بن خطاب العدوی، عثمان بن عفان القرشی، جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری کے لیے چھوڑ گئے تھے، آپ نے ان کے لیے ان کا حصہ مقرر کیا تھا، علی بن ابی طالب الہاشمی، ایاس بن بکیر، ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام بلال بن رباح، حمزہ بن عبدالمطلب الہاشمی، قریش کے حلیف حاطب بن ابی بلتعہ، ابوحذیفہ بن عقبہ بن ربیعہ القرشی، حارثہ بن ربیع الانصاری، غزوۂ بدر میں جو شہید ہوئے وہ حارثہ بن سراقہ تھے وہ بلند جگہ سے دشمن کی نقل وحرکت پر نظر رکھتے تھے، خبیب بن عدی انصاری، خنیس بن حذافہ السہمی، رفاعہ بن رافع الانصاری، رفاعہ بن عبدالمنذر، ابولبابہ الانصاری، زبیر بن العوام القرشی، زید بن سہل ابوطلحہ الانصاری، ابوزید الانصاری، سعد بن مالک الزہری، سعد بن خولہ القرشی، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی، سہل بن حنیف الانصاری، ظہیر بن رافع الانصاری اور ان کے بھائی، عبداللہ بن مسعود الہذلی، عبدالرحمٰن بن عوف الزہری، عبیدہ بن الحارث القرشی، عبادہ بن الصامت الانصاری، بنو عامر بن لؤی کے حلیف عمرو بن عوف، عقبہ بن عمرو الانصاری، عامر بن ربیعہ العنزی، عاصم بن ثابت الانصاری، عویم بن ساعدہ الانصاری، عتبان بن مالک الانصاری، قدامہ بن مظعون، قتادہ بن النعمان الانصاری، معاذ بن عمرو بن الجموح، معوذ بن عفراء، اور ان کا بھائی، مالک بن ربیعہ، ابواسید الانصاری، مسطح بن اثاثہ بن عباد بن المطلب بن عبدمناف، مرارہ بن ربیع الانصاری، معن بن عدی الانصاری، بنوزہرہ کے حلیف مقداد بن عمرو الکندی اور ہلال بن امیہ الانصاری رضی اللہ عنہم۔

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ اُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ

یمن اور شام اور اویس قرنی کے ذکر کا باب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٢٦٦: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: اُوَيْسٌ، لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهُ، قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ، فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهُ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: اُوَيْسٌ، وَلَهُ وَالِدَةٌ، وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ، فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۶۲۶۶: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یمن سے اویس نامی شخص تمہارے پاس آئے گا، وہ یمن میں صرف اپنی والدہ کو چھوڑ کر آئے گا، اسے برص تھا، اس نے اللہ سے دعا کی تو اس نے دینار یا درہم کے برابر جگہ کے علاوہ اس مرض کو ختم کر دیا، جو شخص اس سے ملاقات کرے تو وہ تمہارے لیے اس سے دعائے مغفرت کی درخواست کرے۔“

ایک دوسری روایت میں ہے، فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”تابعین میں سے سب سے بہتر شخص اویس ہے، اس کی والدہ ہے، اسے برص کا مرض تھا تم اس سے درخواست کرنا کہ وہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کرے۔“

٦٢٦٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً، وَّاَلْيَنُ قُلُوْبًا، اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ، وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ، وَّالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ، وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۲۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یمن والے تمہارے پاس آئے ہیں، وہ رقیق القلب اور نرم دل ہیں، ایمان یمن والوں کا ہے اور حکمت بھی یمن والوں کی ہے، فخر و غرور اونٹ والوں میں ہوتا ہے جبکہ سکینت و وقار بکری والوں میں ہوتا ہے۔“

٦٢٦٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ، وَالْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] رواه مسلم (٢٢٣ / ٢٥٤٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٨٨) و مسلم (٨٦-٨٤ / ٥٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٠١) و مسلم (٨٥/ ٥٢)۔

۶۲۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کفر کا سرچشمہ مشرق میں ہے، فخر وغرور گھوڑے والوں، اونٹ والوں اور جاگیرداروں جو اونٹ کے بالوں سے بنے ہوئے خیموں میں رہتے ہیں ان میں ہوتا ہے، اور سکینت بکری والوں میں ہے۔''

٦٢٦٩: وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ۔ نَحْوَ الْمَشْرِقِ۔ وَالْجَفَاءُ، وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِیْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ، فِیْ رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۶۲۶۹: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس طرف یعنی مشرق کی طرف سے فتنے نمودار ہوں گے، جفا اور سخت دلی جنگل میں رہنے والے خیمہ نشینوں ربیعہ اور مضر (قبیلوں) سے تعلق رکھنے والے ان لوگوں میں ہوگی جو اونٹوں اور بیلوں کی دموں کے پیچھے چل رہے ہوں گے۔''

٦٢٧٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِی الْمَشْرِقِ، وَالْاِیْمَانُ فِیْ اَهْلِ الْحِجَازِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۲۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دلوں کی سختی اور جفا مشرق والوں میں ہے، اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔''

٦٢٧١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا)). قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَفِیْ نَجْدِنَا؟ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا)). قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَفِیْ نَجْدِنَا؟ فَاَظُنُّهٗ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ: ((هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطٰنِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۶۲۷۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے شام میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت فرما۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے نجد میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے شام میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت فرما۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے نجد میں، میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ فرمایا: ''وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ وہیں سے طلوع ہوگا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

٦٢٧٢: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَظَرَ قِبَلَ الْیَمَنِ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ، وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [4]

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٤٩٨) و مسلم (٨١/ ٥١)۔

[2] رواه مسلم (٩٢/ ٥٣)۔

[3] رواه البخاري (٧٠٩٥)۔

[4] **حسن**، رواه الترمذي (٣٩٣٤ وقال: حسن غریب)۔

۶۲۷۲: انس رضی اللہ عنہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھا تو فرمایا: ''اے اللہ! ان کے دلوں کو (ہماری طرف) متوجہ فرما، اور ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت فرما۔''

٦٢٧٣: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((طُوْبٰى لِلشَّامِ)). قُلْنَا: لِاَيِّ ذَالِكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لِاَنَّ مَلٰٓئِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۶۲۷۳: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شام کے لیے خوشحالی ہے۔'' ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ کس وجہ سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیونکہ رحمان کے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔''

٦٢٧٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ نَحْوِ حَضْرَ مَوْتَ، اَوْ مِنْ حَضْرَ مَوْتَ، تَحْشُرُ النَّاسَ)). قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۲۷۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضر موت کی طرف سے یا حضر موت سے آگ نکلے گی وہ لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔'' ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم شام کی راہ اختیار کرنا۔''

٦٢٧٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ، فَخِيَارُ النَّاسِ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيْمَ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ، وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا، تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ، تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ، تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ، تَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا، وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۶۲۷۵: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی، بہترین لوگ وہ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کی جگہ (شام) کی طرف ہجرت کریں گے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''زمین والوں میں سے سب سے بہتر لوگ وہ ہوں گے جن کے زیادہ تر لوگ ابراہیم علیہ السلام کی جائے ہجرت (شام) کی طرف ہجرت کریں گے، اور زمین پر بدترین لوگ رہ جائیں گے، ان کی اراضی انہیں پھینک دیں گی، اللہ انہیں ناپسند فرمائے گا، آگ انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ اکٹھا کرے گی وہ (آگ) ان کے ساتھ رات بسر کرے گی، جب وہ رات بسر کریں گے، اور جب وہ قیلولہ کریں گے تو وہ ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی۔''

٦٢٧٦: وَعَنِ ابْنِ حَوَالَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُجَنَّدَةً، جُنْدٌ بِالشَّامِ، وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ، وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ)). فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ رضی اللہ عنہ: خِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((عَلَيْكَ بِالشَّامِ، فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ، يُجْتَبٰى اِلَيْهَا خِيَرَتُهٗ مِنْ عِبَادِهٖ، فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ،

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٨٤-١٨٥ ح ٢١٩٤٢) و الترمذي (٣٩٥٤ وقال: حسن غريب)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٢١٧ وقال: حسن صحيح غريب)۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٢٤٨٢)۔

وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ [1]

۶۲۷۶: ابن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب امر (امر اسلام یا امر قتال) اس طرح ہوگا کہ تم لشکروں کا مجموعہ ہو گے، ایک لشکر شام میں ہوگا، ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں۔'' ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر میں یہ صورت حال پالوں تو آپ میرے لیے کسی لشکر کا انتخاب فرما دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم شام کے لشکر کو لازم پکڑنا، کیونکہ وہ اللہ کی سرزمین میں ایک پسندیدہ خطہ ہے اور وہ اپنے پسندیدہ بندوں کو اس کی طرف لائے گا، ہاں اگر تم وہاں نہ جاؤ تو پھر تم یمن کا رخ کرنا اور اپنے حوضوں سے سیراب ہونا کیونکہ اللہ عزوجل نے شام اور اہل شام کی محافظت کی مجھے ضمانت دی ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۶۲۷۷: عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رضي الله عنه وَقِيْلَ: الْعَنْهُمْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! قَالَ: لَا، إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((الْأَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ، وَهُمْ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلًا، يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ)). [2]

۶۲۷۷: شریح بن عبید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ کے پاس اہل شام کا ذکر کیا گیا اور عرض کیا گیا، امیر المومنین! ان پر لعنت بھیجیں، انہوں نے فرمایا: نہیں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ابدال شام میں ہوں گے، اور وہ چالیس افراد ہیں جب ایک آدمی فوت ہو جائے گا تو اللہ اس کی جگہ دوسرے آدمی کو لے آئے گا، ان کی وجہ سے بارش برستی ہے، ان کے ذریعے دشمنوں سے بدلہ لیا جاتا ہے اور ان کی وجہ سے شام سے عذاب دور کر دیا جاتا ہے۔''

۶۲۷۸: وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((سَتُفْتَحُ الشَّامُ، فَإِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيْهَا، فَعَلَيْكُمْ بِمَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ، فَإِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا، مِنْهَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا: الْغُوْطَةُ)). رَوَاهُمَا أَحْمَدُ [3]

۶۲۷۸: صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سرزمین شام فتح ہوگی، اگر تمہیں وہاں کسی جگہ کو پسند کرنے کا اختیار دیا جائے تو پھر دمشق نامی جگہ کو پسند کرنا، کیونکہ وہ حرب وقتال سے مسلمانوں کی جائے پناہ ہے اور اس کا

[1] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١١٠ ح ١٧١٣٠) و أبو داود (٢٤٨٣)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ١١٢ ح ٨٩٦) ☆ شريح بن عبيد عن علي رضي الله عنه: منقطع، فالسند ضعيف لانقطاعه۔ وقال سيدنا علي رضي الله عنه: "ستكون فتنة يحصل الناس منها كما يحصل الذهب فى المعدن فلا تسبوا أهل الشام و سبوا ظلمتهم فإن فيهم الأبدال وسيرسل اللّٰه إليهم سيبًا من السماء فيغرقهم ..." إلخ رواه الحاكم (٤/ ٥٥٣ ح ٨٦٥٨) وصححه ووافقه الذهبي و سنده صحيح۔ [3] **صحيح**، رواه احمد (٤/ ١٦٠ ح ١٧٦٠٩) فيه ابو بكر بن ابى مريم ضعيف ولحديثه شواهد عند ابى داود (٤٢٩٨) وسنده صحيح) وغيره وبها صح الحديث۔

بڑا شہر ہے، وہاں ایک جگہ ہے جسے الغوطہ کہا جاتا ہے۔'' دونوں احادیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٢٧٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْخِلَافَةُ بِالْمَدِیْنَةِ، وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ)). ❶

۶۲۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خلافت مدینہ میں ہے جبکہ بادشاہت شام میں ہے۔''

٦٢٨٠: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَاَیْتُ عَمُوْدًا مِّنْ نُّوْرٍ، خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَاْسِیْ سَاطِعًا حَتّٰی اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ)). رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ❷

۶۲۸۰: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنے سر کے نیچے سے نورانی ستون نکلتا ہوا دیکھا اور وہ اوپر کو بلند ہوا حتیٰ کہ وہ شام میں جا ٹھہرا۔'' دونوں روایات کو امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

٦٢٨١: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ، اِلٰی جَانِبِ مَدِیْنَةٍ یُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ مِنْ خَیْرِ مَدَآئِنِ الشَّامِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۶۲۸۱: ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنگ و جدل کے دن مسلمانوں کا گروہ دمشق نامی شہر کی جانب الغوطہ کے مقام پر ہوگا، یہ شام کا سب سے بہترین شہر ہے۔''

٦٢٨٢: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَیْمَانَ، قَالَ: سَیَاْتِیْ مَلِكٌ مِّنْ مُّلُوْكِ الْعَجَمِ، فَیَظْهَرُ عَلَی الْمَدَآئِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۶۲۸۲: عبدالرحمٰن بن سلیمان بیان کرتے ہیں، عجمی بادشاہ ظاہر ہوگا تو وہ دمشق کے علاوہ تمام شہروں پر غالب آ جائے گا۔''

---

❶ **اسناده ضعيف**، رواه البيهقى فى دلائل النبوة (٦/ ٤٤٧) [والحاكم (٣/ ٧٢ ح ٤٤٤٠) - فيه سليمان بن ابى سليمان الهاشمى مولى ابن عباس: لا يعرف وهيشم مدلس وعنعن۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٤٤٩) من طريق يعقوب بن سفيان الفارسي و هو في كتاب المعرفة و التاريخ له (٢/ ٣١١) ☆ فيه نصر بن محمد بن سليمان الحمصي ضعيف ضعفه الجمهور و أبوه مجهول الحال فالسند ضعيف . و للحديث شواهد ضعيفة ، انظر تنقيح الرواة (٣/ ٢٧٤) وغيره۔ ❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٩٨)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٦٣٩) ☆ فيه عبد العزيز: لم أجده له ترجمة ولعله عبد الله بن العلاء كما يظهر من تهذيب الكمال و إن صح فالسند صحيح۔

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

اس امت کے ثواب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٦٢٨٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَابَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ ؟ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى، فَقَالُوْا: نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا، وَاَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَاِنَّهُ فَضْلِيْ، اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

٦٢٨٣: ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا زمانہ پچھلی امتوں کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے، اور تمہاری مثال اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسے ہے، جیسے کسی شخص نے کچھ مزدور کام پر رکھے اور اس نے کہا: آدھے دن تک ایک ایک قیراط کے بدلے میرا کام کون کرے گا؟ ایک ایک قراط کے بدلے میں یہود نے نصف دن تک کام کیا، پھر اس نے کہا: کون ہے جو ایک ایک قراط پر میرے لیے نصف دن سے نماز عصر تک کام کرے گا؟ نصاریٰ نے نصف دن سے لے کر نماز عصر تک ایک ایک قراط پر کام کیا، پھر اس نے کہا: نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر میرے لیے کون کام کرے گا؟ سن لو! وہ تم ہو جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک کام کرو گے۔ سن لو! ہمارے لیے دگنا اجر ہے، (اس پر) یہود و نصاریٰ ناراض ہو گئے تو انہوں نے کہا: ہم کام زیادہ کریں اور اجر و مزدوری کم پائیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا فضل و مہربانی ہے میں اسے جسے چاہوں گا عطا کروں گا۔''

٦٢٨٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

---

[1] رواه البخاري (٣٤٥٩)۔ [2] رواه مسلم (١٢/ ٢٨٣٢)۔

۶۲۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت میں سے مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ خواہش رکھے گا کہ کاش کہ میرے اہل و عیال اور میرے سارے مال کے بدلے میں وہ مجھے دیکھ لے۔“

٦٢٨٥: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: ((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ)) فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ. [1]

۶۲۸۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت میں سے ایک جماعت اللہ کے دین پر قائم رہے گی، انہیں بے یارومددگار چھوڑنے والا انہیں نقصان پہنچا سکے گا نہ ان کی مخالفت کرنے والا حتیٰ کہ اللہ کا امر (موت کا وقت) آجائے گا اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔“

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((ان من عباد اللہ)) کتاب القصاص میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٦٢٨٦: عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ أُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ، لَا يُدْرٰى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ اٰخِرُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۲۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے، معلوم نہیں اس کے اول میں خیر ہے یا اس کے آخر میں خیر ہے۔“

الفصل الثالث

فصل ثالث

٦٢٨٧: عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَبْشِرُوْا وَأَبْشِرُوْا، إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِيْ مَثَلُ الْغَيْثِ، لَا يُدْرٰى اٰخِرُهُ خَيْرٌ أَمْ أَوَّلُهُ؟ أَوْ كَحَدِيْقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا، ثُمَّ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا، لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُوْنَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَقَهَا عُمْقًا، وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا، كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسْطُهَا، وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا؟ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ أَعْوَجُ، لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَا أَنَا مِنْهُمْ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [3]

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٦٤١) و مسلم (١٧٤/ ١٠٣٧) وحديث أنس: "إن من عباد الله" تقدم (٣٤٦٠)۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (٢٨٦٩ وقال: حسن غريب)۔

[3] **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده) وانظر الحديث المتقدم (٣٣٤٠) ☆ وللحديث شاهد منكر في تاريخ دمشق (٥٠/ ٣٦٥، ٥/ ٣٨٠) سنده مظلم (انظر الضعيفة للألباني: ٢٣٤٩)۔

۶۲۸۷: جعفر اپنے والد سے اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ، خوش ہو جاؤ، میری امت کی مثال، بارش کی طرح ہے، معلوم نہیں اس کے آخر میں خیر ہے یا اس کے اول میں خیر ہے، یا ایک باغ کی طرح ہے، اس میں سے ایک سال ایک فوج کو خوراک دی گئی، پھر ایک سال اس میں سے ایک اور فوج کو خوراک دی گئی، شاید کہ آخری فوج پہنائی کے اعتبار سے زیادہ وسیع اور گہرائی کے لحاظ سے زیادہ گہری ہو اور خوبصورتی کے اعتبار سے زیادہ حسین ہو، وہ امت کیسے ہلاک ہو گی جس کے شروع میں میں ہوں، مہدی اس کے وسط میں ہے اور مسیح علیہ السلام اس کے آخر میں ہے، لیکن اس دوران ایک گروہ کج رو اور ٹیڑھا ہو گا وہ مجھ سے ہیں نہ میں ان سے ہوں۔''

۶۲۸۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَيْكُمْ اِيْمَانًا؟)) قَالُوْا: الْمَلٰئِكَةُ. قَالَ: ((وَمَالَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟)) قَالُوْا: فَالنَّبِيُّوْنَ قَالَ: ((وَمَالَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ؟)) قَالُوْا: فَنَحْنُ قَالَ: ((وَمَالَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ؟)). قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَيَّ اِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا)). [1]

۶۲۸۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے نزدیک کس مخلوق کا ایمان زیادہ اچھا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: فرشتوں کا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں کیا ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں جبکہ وہ اپنے رب کے پاس ہیں۔'' انہوں نے عرض کیا: پھر انبیا علیہم السلام آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں کیا ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں حالانکہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔'' انہوں نے عرض کیا، پھر ہم، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہے کہ ایمان نہ لاؤ جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نزدیک ان لوگوں کا ایمان سب سے اچھا ہے جو میرے بعد ہوں گے، وہ صحیفے پائیں گے ان میں ایک کتاب ہو گی وہ اس کی ہر چیز پر ایمان لائیں گے۔''

۶۲۸۹: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ، يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [2]

۶۲۸۹: عبدالرحمن بن العلاء حضرمی بیان کرتے ہیں، مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اس امت کے آخر میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے لیے ان کے پہلے لوگوں کا سا اجر ہو گا، وہ نیکی کا حکم کریں گے، برائی سے منع کریں گے اور وہ فتنے والوں سے قتال کریں گے۔'' امام بیہقی نے ان دونوں حدیثوں کو دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

۶۲۹۰: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((طُوْبٰى لِمَنْ رَاٰنِيْ، وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِيْ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٥٤٨) ☆ والمغيرة بن قيس: ذكره ابن حبان في الثقات (٩/ ١٦٨) و قال أبو حاتم الرازي: "منكر الحديث" (الجرح والتعديل ٨/ ٢٢٨) و الجرح فيه مقدم۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٥١٣) ☆ السند حسن إلى عبد الرحمٰن بن العلاء الحضرمي و ذكره ابن حبان في الثقات (٥/ ١٠٠) وحده فهو مجهول الحال۔

وَآمَنَ بِیْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [1]

۶۲۹۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کے لیے بشارت ہے جس نے (حالت ایمان میں) مجھے دیکھا اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ بشارت ہے جس نے مجھے دیکھا نہیں لیکن وہ مجھ پر ایمان لایا۔''

۶۲۹۱: وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ جُمُعَةَ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ: حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا؟ اَسْلَمْنَا، وَجَاهَدْنَا مَعَكَ، قَالَ: ((نَعَمْ، قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِیْ وَلَمْ يَرَوْنِیْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالدَّارِمِیُّ [2]

وَرَوٰى رَزِيْنٌ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهٖ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا اِلٰی...... اٰخِرِهٖ.

۶۲۹۱: ابن محیریز رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے صحابہ میں سے ایک آدمی ابو جمعہ سے کہا: ہمیں ایک ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، انہوں نے کہا، ٹھیک ہے، میں تمہیں ایک اچھی سی حدیث سناتا ہوں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم سے بھی کوئی بہتر ہے؟ ہم نے اسلام قبول کیا اور آپ کے ساتھ مل کر جہاد کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد آئیں گے اور وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔''

اور رزین نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا کوئی ہم سے بہتر ہے؟ آخر حدیث تک۔

۶۲۹۲: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ، وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)). قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِیِّ: هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [3]

۶۲۹۲: معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اہل شام خراب ہو جائیں تو پھر تم میں (وہاں رہنے یا اس طرف جانے میں) کوئی بہتری نہیں ہوگی، میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا، انہیں بے یار و مددگار چھوڑ دینے والا ان کا کوئی نقصان نہیں کرے گا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے۔'' ابن المدینی نے فرمایا: وہ اصحاب الحدیث ہیں۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، أحمد (٥/ ٢٤٨ ح ٢٢٤٩٠، ٥/ ٢٥٧) ☆ فيه قتادة مدلس و عنعن عن أيمن بن مالك الأشعري و له طريق آخر ضعيف عند ابن حبان (الموارد: ٢٣٠٣) و حديث ابن حبان (الموارد: ٢٣٠٢) بلفظ: "طوبى لمن رآني وآمن بي وطوبى ثم طوبى لمن آمن بي و لم يرني" وسنده حسن فهو يغني عنه۔

[2] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٠٦ ح ١٧١٠٢) و الدارمي (٢/ ٣٠٨ ح ٢٧٤٧) و رزين (لم أجده) [وصححه الحاكم (٤/ ٨٥) ووافقه الذهبي و سنده حسن]۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢١٩٢)۔

٦٢٩٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیَ الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ [1]

۶۲۹۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے میری امت سے بھول چوک اور ایسے امور (یعنی گناہوں) سے جن پر انہیں مجبور کیا جائے درگزر فرمایا ہے۔“

٦٢٩٤: وَعَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: ((اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً، اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِیُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. [2]

۶۲۹۴: بہز بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ ”تم بہترین امت ہو، لوگوں کے لیے نکالے گئے ہو۔“ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا: ”تم ستر امتوں کا تتمہ ہو، تم اللہ تعالیٰ کے ہاں ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔“ ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

قَالَ مُؤَلِّفُ الْكِتَابِ۔ شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهٗ وَاَتَمَّ عَلَيْهِ نِعْمَتَهٗ: قَدْ وَقَعَ الْفَرَاغُ مِنْ جَمْعِ الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ ﷺ آخِرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ، بِحَمْدِ اللّٰهِ، وَحُسْنِ تَوْفِيْقِهٖ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

مؤلف کتاب نے فرمایا: اللہ نے اس کی کوشش کی قدر فرمائی اور اس پر اپنی نعمت مکمل فرمائی، نبی ﷺ کی احادیث جمع کرنے کا کام رمضان کے آخری روز بروز جمعہ رؤیت ہلال شوال سن ۷۳۷ ہجری کے وقت مکمل ہوا اور یہ کام اللہ کی حمد اور اس کی حسن توفیق سے سرانجام پایا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

---

[1] **صحيح**، رواه ابن ماجه (٢٠٤٣) و البيهقي فی السنن الكبرى (٧/ ٣٥٦)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٠٠١) و ابن ماجه (٤٢٨٨) و الدارمي (٢/ ٣١٣ ح ٢٧٦٣)۔

الإکمال في اسماء الرّجال

تالیف

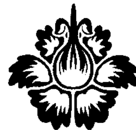
امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ

ترجمہ

ابو حمزہ سعید مجتبیٰ السعیدی

تحقیق تخریج و تصحیح

حافظ ندیم ظہیر



مکتبہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''مشکوۃ المصابیح'' حدیث کی ایک معروف کتاب ہے۔ جسے اس کی تالیف کے دور سے ہی اس قدر شرفِ قبولیت حاصل ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس کی شروحات، تعلیقات اور حواشی لکھے حتی کہ خود مصنف علام کے استاذ محترم نے بھی اپنے لائق تلمیذ کی تالیف کی ایک جامع شرح قلمبند فرمائی۔ یہ اعزاز بہت ہی کم لوگوں کو حاصل ہوا ہوگا۔

﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾

''مشکوۃ المصابیح'' دراصل دو کتابوں کا مجموعہ ہے۔ ایک کا نام مصابیح السنہ اور دوسری کا نام مشکوۃ ہے۔

چھٹی صدی ہجری کے ایک نامور محدث الامام 'محی السنۃ' قاطع البدعۃ ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مصابیح السنۃ'' کے نام سے حدیث کا ایک مجموعہ مرتب کیا۔ اس میں ان کا طریق یہ تھا کہ اپنے انداز سے کتب اور ابواب کی فہرست مرتب کی، پھر اپنے دور تک کی کتب حدیث سے احادیث منتخب کر کے ہر باب کو دو فصلوں میں تقسیم کیا۔ پہلی فصل میں انہوں نے صحیحین کی احادیث اور دوسری فصل میں دیگر کتب حدیث سے ماخوذ احادیث کو ذکر کیا۔ البتہ انہوں نے احادیث کے بعد یہ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی کہ یہ حدیث کس کتاب سے لی گئی ہے۔ اہل علم اس کتاب سے استفادہ کرتے اور شدت سے اس کمی کو محسوس کرتے رہے۔

ان کے بعد ایک محدث الشیخ ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کی اس کمی کی تکمیل کے ساتھ ساتھ اس میں کچھ اضافے بھی کیے۔

چنانچہ انہوں نے کتب اور ابواب کی اسی ترتیب کو ملحوظ رکھا جو امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مصابیح السنۃ'' میں رکھی تھی۔ انہوں نے ہر حدیث کے آخر میں اس کی تخریج کرنے والے محدث کا نام بھی لکھا اور اس کے ساتھ ساتھ تیسری فصل کا اضافہ کر کے اسی باب سے متعلق مزید احادیث بھی ذکر کر دیں، تاکہ طالبانِ حدیث کو ایک ہی موضوع سے متعلق زیادہ سے زیادہ احادیث ایک ہی جگہ سے دستیاب ہو جائیں اور انہیں مختلف کتب کی مراجعت نہ کرنی پڑے۔

اس طرح حدیث کا یہ عظیم اور ضخیم مجموعہ مرتب ہو گیا۔ اب کتب حدیث کی اقسام میں سے ''المجامیع'' میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ اور بہت سے دینی مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔

مصنف مشکوۃ، الشیخ ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب مکمل کرنے کے بعد اسے اپنے شیخ طیبی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے اس کی بہت زیادہ تحسین و توصیف فرمائی۔

مصنف مشکوۃ نے بعد میں احادیث مشکوۃ کے راویوں اور مخرجین کے علاوہ احادیث کے ضمن میں آنے والی شخصیات کا بھی ایک الگ کتاب میں بالاختصار تذکرہ کیا، جس کا نام ''الاکمال فی اسماء الرجال'' ہے۔ اور ہمارے درسی نسخے کے آخر میں مطبوع ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ مشکوۃ پڑھنے والا شخص ہر حدیث کے راوی، اس حدیث کو روایت کرنے والے محدث، نیز ضمن احادیث میں وارد شخصیات سے واقف ہو جاتا ہے، جبکہ بعض احادیث کو بخوبی سمجھنے کے لیے اس میں وارد شخصیات کا تعارف از حد ضروری

ہے۔اس لحاظ سے یہ کتاب انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔جبکہ ان شخصیات کے تفصیلی تعارف کے لیے الاصابہ،الاستیعاب،تہذیب التہذیب،تہذیب الاسماء واللغات،تجرید اسماء الصحابہ وغیرہ کتب کا مطالعہ مفید رہے گا۔

''الاکمال'' کی اہمیت کے پیش نظر اس کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ کریم دیگر علمی کاوشوں کے ساتھ ساتھ اسے بھی مترجم، ناشر، ان کے والدین اور اساتذہ کرام کے لیے صدقہ جاریہ اور بلندئ درجات کا ذریعہ بنائے۔آمین

خاک میں مل جائے گا جب میری ہستی کا نشان
یادگارِ زیست تازہ ہو گی اس تحریر سے

خاکسار
ابوحمزہ پروفیسر سعید مجتبیٰ السعیدی
دارالسعادۃ۔اندرون قلعہ منکیرہ
ضلع بھکر

فصل

صحابہ کرام/حرف الف

انس بن مالک بن نضر رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوحمزہ ہے، انصار کے قبیلے خزرج سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے۔ آپ کی والدہ کا نام ام سلیم بنت ملحان ہے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے، اس وقت ان کی عمر دس سال تھی۔

امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں لوگوں کو فقہ (دینی علوم) سکھانے کی غرض سے بصرہ منتقل ہو گئے تھے۔

ایک سو تین سال کی عمر پائی، بعض کے نزدیک آپ ننانوے سال کی عمر میں ۹۱ ہجری میں فوت ہوئے۔ بصرہ میں صحابہ کرام میں سے سب سے آخر میں آپ کی وفات ہوئی، ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کے بقول صحیح قول یہ ہے کہ آپ نے ننانوے سال عمر پائی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی اولاد ایک سو کے قریب تھی اور بعض کے نزدیک اسّی لڑکے ولڑکیاں تھیں۔ ان میں سے اٹھہتر لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابواُمیّہ (یا ابواُمیمہ) ہے۔ آپ سے مسافرہ، حاملہ اور مرضعہ کے روزے سے متعلق صرف ایک حدیث مروی ہے۔ [1] بصرہ میں سکونت پذیر رہے۔ آپ سے ابوقلابہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔

انس بن النضر رضی اللہ عنہ: انصاری بخاری صحابی ہیں۔ آپ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا تھے، غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ آپ کے جسم پر تلوار، نیزے اور تیر کے تیس سے زائد (قریباً اَسّی) زخم پائے گئے۔ قرآن کریم کی درج ذیل آیت کریمہ آپ ہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی:

﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا﴾ [2]

''اہل ایمان میں سے بعض ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دکھایا اور ان میں سے بعض نے تو اپنی نذر پوری کر دی اور بعض (موقع کے) منتظر ہیں، اور انہوں نے (اس میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔'' [3]

انس بن مرثد رضی اللہ عنہ: ان کا پورا نام انس بن مرثد بن ابی مرثد ہے۔ ابومرثد کا نام کنّاز بن الحصین اور [بعض کے نزدیک انس کا نام] اُنیس ہے۔ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اکثر مورخین نے انیس ہی لکھا ہے۔ [4] کہا جاتا ہے کہ انیس فتح مکہ اور حنین میں موجود تھے۔

ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے مزید کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان:

((اُغْدُ يا اُنيسُ اِلٰى امْرَأَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْها))

''انیس! تم اس شخص کی بیوی کے پاس جا کر اس سے حقیقتِ حال دریافت کرو، اگر وہ زنا کا اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دینا۔ [5]

میں مخاطَب یہی اُنیس ہیں۔

---

[1] دیکھیے سنن ابی داود: ٢٤٠٨؛ سنن الترمذی: ٧١٥ وغیرہ۔ [2] ٣٣/ الاحزاب: ٢٣۔

[3] دیکھیے صحیح بخاری: ٢٨٠٥۔ [4] الاستیعاب، ١/ ١١٣، ١١٤۔ [5] صحیح بخاری: ٣٣١٤

اور بعض کے نزدیک اس حدیث میں مخاطب کوئی دوسرا شخص ہے۔اس کا نام بھی اُنیس ہی تھا۔(واللہ اعلم) آپ کی وفات ۲۰ ہجری میں ہوئی تھی۔انہیں،ان کے والد، دادا اور بھائی کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ان سے سہل بن الحنظلہ اور حکم بن مسعود نے روایتِ حدیث کی ہے۔کنّاز، کے کاف پر زبر، نون مشدد اور آخر میں زاء ہے۔

اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے اوس کے فرد ہیں۔عقبہ ثانیہ میں شرکت کرنے والوں میں سے ہیں، عقبہ والی شب مقرر کیے جانے والے نقبا میں سے ہیں۔غزوہ بدر اور بعد والے غزوات میں شریک رہے۔آپ سے صحابہ کی ایک بڑی جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بیس ہجری میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

ابو اُسید ساعدی رضی اللہ عنہ: آپ کا مکمل نام ابو اُسید بن مالک بن ربیعہ ہے۔انصار کے قبیلے بنو ساعدہ میں سے تھے۔تمام غزوات میں شریک ہوئے۔اپنی کنیت سے معروف ہیں۔آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ساٹھ ہجری میں اٹھہتر برس کی عمر میں وفات پائی، جبکہ آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی۔بدری صحابہ میں سے آخر میں فوت ہوئے۔اُسید: ہمزہ پر پیش، سین پر زبر اور یاء ساکن ہے۔

اسلم رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو رافع ہے۔نبی ﷺ کے غلام تھے۔ان کا تذکرہ ''راء'' کے تحت آئے گا۔

اسمر رضی اللہ عنہ: اسمر بن مضرس طائی صحابی ہیں۔بصرہ کے اعراب میں شمار ہوتے ہیں۔مضرّس: میم پر پیش، ضاد پر زبر اور راء پر تشدید اور اس کے نیچے زیر ہے۔

اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ: اشعث بن قیس بن معدی کرب، ان کی کنیت ابو محمد ہے۔بنو کندہ قبیلے سے تعلق ہونے کی وجہ سے ''کندی'' کہلاتے ہیں۔دس ہجری میں اپنے قبیلے کندہ کے وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ اس وفد کے رئیس (قائد) تھے۔قبل از اسلام اپنے قبیلے کے رئیس (سردار) تھے اور قبیلے میں ان کی بات مانی جاتی تھی۔قبول اسلام کے بعد بھی اپنی قوم میں صاحبِ منزلت تھے۔نبی ﷺ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے، پھر امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔کوفہ میں اقامت پذیر رہے۔وہیں چالیس ہجری میں وفات پائی، سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

اشج رضی اللہ عنہ: آپ کا نام المنذر بن عائذ العصری العبدی ہے۔اپنی قوم کے سردار تھے، اور اپنی قوم کی اسلام کی طرف راہنمائی کی۔آپ اپنے قبیلے عبدالقیس کے ایک وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ان کا شمار اہل مدینہ کے اعراب میں ہوتا ہے۔''باب الحذر والتانی'' میں ان کا ذکر آیا ہے۔آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔''العصری'' اس لفظ میں عین اور صاد دونوں پر زبر ہے۔

اشیم الضبابی رضی اللہ عنہ: کتاب الفرائض میں ضحاک کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔[1]

---

[1] دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح: ۳۰۶۳۔

اسود بن کعب العنسی: اس کا نام عبہلہ عنسی ہے۔اسی نے نبی ﷺ کی زندگی کے آخری ایام میں یمن میں نبوت کا دعوی کیا تھا۔ اور نبی ﷺ کی حیات میں ہی قتل ہوا تھا۔اسے فیروز دیلمی اور قیس بن عبد یغوث نے مل کر قتل کیا تھا۔فیروز دیلمی اس کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گئے، تا کہ وہ بھاگ نہ پائے اور قیس نے اسے قتل کر کے اس کا سر تن سے جدا کر دیا تھا۔کتاب الرؤیا میں اس کا ذکر آیا ہے۔ [1]

العنسی: اس لفظ میں عین پر زبر، نون ساکن اور اس کے بعد سین ہے۔

عبہلہ: عین پر زبر، باء ساکن، ھاء اور لام پر زبر ہے۔

ابراہیم پسرِ رسول ﷺ: آپ رسول اللہ ﷺ کے فرزند ارجمند ہیں۔آپ لونڈی ماریہ قبطیہ کے بطن سے متولد ہوئے۔آپ کی ولادت ماہ ذوالحجہ آٹھ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی، سولہ یا اٹھارہ ماہ کی عمر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

الاغر المازنی رضی اللہ عنہ: اغر المزنی بھی کہلاتے ہیں، صحابی ہیں۔ان کا شمار اہلِ کوفہ میں ہوتا ہے۔ابن عمر اور معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کی ہے۔

الاغر: میں ہمزہ پر زبر، اس کے بعد غین پر زبر اور آخر میں راء مشدّد ہے۔

ابیض بن حمال المأربی السبائی رضی اللہ عنہ:

ایک وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، صحابی ہیں۔یمن میں اقامت پذیر رہے، قلیل الحدیث ہیں۔ حمال، میں حاء پر زبر، اور میم مشدد ہے۔اور مارب میں میم پر زبر، ہمزہ ساکن اور راء کے نیچے زبر ہے۔یہ یمن میں صنعاء کے قریب ایک شہر کا نام ہے۔اور سبائی میں سین پر زبر، باء پر زبر اور اس کے بعد ہمزہ ہے۔

الاقرع بن حابس التمیمی رضی اللہ عنہ: فتح مکہ کے بعد قبیلہ بنو تمیم کے ایک وفد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔قبل از اسلام اور بعد میں باعزت و بامرتبت لوگوں میں سے تھے۔عبداللہ بن عامر نے جو لشکر خراسان کی جانب روانہ کیا تھا، انہیں اس کا امیر بنایا تھا اور یہ لشکر جوز جان میں زخمی ہوئے تھے۔جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کی ہے۔

ابوالازہر الانماری رضی اللہ عنہ: صحابی ہیں۔خالد بن معدان، اور ربیعہ بن یزید نے آپ سے روایت کی ہے۔ان کا شمار اہلِ شام میں ہوتا ہے۔

اکیدر دومہ، اکیدر بن عبدالملک: صاحبِ دومہ الجندل، یعنی دومۃ الجندل کے حاکم کی نسبت سے معروف ہے۔نبی ﷺ نے اس کے نام ایک خط لکھا تھا۔اور اس نے نبی ﷺ کی خدمت میں تحفہ بھیجا تھا۔باب الجزیہ [2] میں اس کا تذکرہ ہوا ہے۔اُکیدر، اکدر کی تصغیر ہے۔دومہ دال پر پیش اور زبر دونوں طرح درست ہے۔یہ شام اور حجاز کے درمیان واقع ایک جگہ کا نام ہے۔

اوس بن اوس: یا اوس بن ابی اوس الثقفی رضی اللہ عنہ، یہ عمرو بن اوس کے والد ہیں۔ان سے ابوالاشعث السمعانی نے اور ان کے اپنے فرزند عمرو وغیرہ نے روایت کی ہے۔

---

[1] دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح: ٤٦١٩۔ [2] مشکوٰۃ المصابیح: ٤٠٣٨۔

ایاس بن بکیر اللیثی رضی اللہ عنہ: غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔مکی دور میں دارِ ارقم میں مشرف باسلام ہوئے۔۳۴ ہجری میں وفات پائی۔

ایاس بن عبداللہ الدوسی المدنی رضی اللہ عنہ: ❶ ان کے صحابی ہونے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں۔عورتوں کو مارنے کے بارے میں ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ ❷ ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے۔

اسامہ بن زید بن حارثہ القضاعی رضی اللہ عنہما: سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا جن کا اصل نام ''برکۃ'' تھا، ان کی والدہ ہیں۔ام ایمن رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام طفولیت میں آپ کی پرورش کرتی رہی ہیں۔دراصل یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی عبداللہ بن عبدالمطلب کی لونڈی تھیں۔اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور آپ کے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے فرزند تھے۔یہ اور ان کے والد دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ازحد محبوب اور پیارے تھے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر بیس برس تھی۔آپ کی عمر کے بارے میں کچھ مزید اقوال بھی ہیں۔وادی القری میں مقیم رہے۔امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد وہیں وفات پائی۔ایک قول یہ بھی ہے کہ ۵۴ ہجری میں فوت ہوئے۔ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے نزدیک یہی قول سب سے زیادہ صحیح ہے۔ ❸ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

اسامہ بن شریک الزبیانی الثعلبی رضی اللہ عنہ: ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں معروف ہیں۔یہ بھی اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ان سے زیاد بن علاقہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ: الاکبر الانصاری، قبیلہ بنوخزرج سے ہیں۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے وحی لکھا کرتے تھے۔آپ اُن چھ خوش نصیبوں میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہی مکمل قرآن کریم حفظ کر چکے تھے۔آپ ان فقہاء صحابہ کرام میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہی فتوی دیا کرتے تھے، اور صحابہ میں سے قرآن کریم کے بہترین قاری تھے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ''ابوالمنذر'' اور امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ''ابوالطفیل'' کنیت رکھی۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سید الانصار (انصار کے سردار) ❹ اور امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ''سید المسلمین'' (مسلمانوں کے سردار) کا لقب دیا۔ ❺ ۱۹ ہجری میں مدینہ طیبہ میں ہی ان کی وفات ہوئی۔بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔بہت اچھے حُدی خواں تھے۔آپ سے ابوطلحہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔

---

❶ راجح یہی ہے کہ یہ صحابی ہیں۔امام ابوزرعہ اور ابوحاتم الرازی دونوں نے انہیں صحابی قرار دیا ہے، (الجرح والتعدیل، ۲/ ۲۸۰) اسی طرح ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی انہیں صحابی لکھا ہے۔دیکھئے الاستیعاب (۱/ ۱۲۷) نیز ان سے روایت کرنے والے عبداللہ (یا عبیداللہ) بن عبداللہ بن عمر ہیں، جبکہ مطبوع میں غلطی سے ''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما'' چھپ گیا ہے۔

❷ سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فی ضرب النساء، رقم الحدیث: ۲۱٤٦ وھو صحیح، سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، باب ضرب النساء، رقم الحدیث: ۱۹۸۵۔ ❸ الاستیعاب، ۱/ ۷۷۔

❹ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/ ۳۳۵، ۳۱۵ وسندہ ضعیف، یزید بن شداد مجہول اور عکرمہ بن ابراہیم ضعیف ہے۔

❺ الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ۳/ ۵۰۰ وسندہ صحیح۔

افلح رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ آپ سے حبیب مکی نے روایت کی ہے۔

ایفع بن ناکور رضی اللہ عنہ: یمن سے تعلق تھا۔ ذالکلاع (کاف پر زبر) کے لقب سے معروف ہیں۔ اپنی قوم کے سردار تھے، ان کی بات سنی اور مانی جاتی تھی۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسود عنسی کے قتل کے سلسلے میں تعاون کرنے کے لیے انہیں لکھا تھا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کی معیت میں ۳۷ھ میں صفین میں قتل ہوئے۔ انہیں اشتر النخعی نے قتل کیا۔

انجشہ رضی اللہ عنہ: آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حدی خواں تھے۔

آپ سے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

((رُوَیْدَكَ یا اَنْجَشَةُ! [سَوْقًا] بِالْقَوَارِیرِ))

''انجشہ: آرام آرام سے چلو، آب گینوں سے نرم برتاؤ کرو۔'' [1]

انجشہ، اس لفظ میں ہمزہ پر زبر، نون ساکن، جیم اور شین پر زبر ہے۔

ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ: ان کا نام صدی بن عجلان ہے۔ مصر میں سکونت پذیر رہے، پھر حمص کی طرف نقل مکانی کر گئے، اور وہیں وفات پائی۔ کثیر الروایت صحابی ہیں۔ ان کی اکثر احادیث اہل شام کے ہاں معروف ہیں۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی۔ ۸۲ ہجری میں اکیانوے سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ملک شام میں موجود صحابہ میں سب سے آخر میں وفات پانے والے ہیں۔ بعض نے کہا: شام کے صحابہ میں سب سے آخر میں عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تھے۔

صدی: اس لفظ میں صاد پر پیش، دال پر زبر اور یاء مشدد ہے۔

ابوامامہ الانصاری رضی اللہ عنہ: ان کا نام سعد بن سہل بن حنیف ہے۔ انصار کے قبیلے اوس کے فرد تھے، اپنی کنیت سے شہرت پائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کی وفات سے دو سال پہلے پیدا ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نانا سعد بن زرارہ کے نام پر ان کا نام سعد رکھا تھا اور انہی کی کنیت سے آپ کو بھی پکارا۔ یہ صغرسنی کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں کر سکے۔ اسی لیے بعض مؤرخین نے انہیں صحابہ کے بعد والے لوگوں میں ذکر کیا ہے۔ ابن عبدالبر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے اور فرمایا: یہ مدینہ منورہ میں کبار تابعین میں سے جلیل القدر اہل علم میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور ابوسعید رضی اللہ عنہما وغیرہما سے سماع کیا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ ۹۲ سال کی عمر میں ۱۰۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ: آپ کا نام خالد بن زید ہے۔ انصار کے قبیلے بنوخزرج میں سے ہیں۔ امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تمام جنگوں میں شریک رہے۔ ۵۱ ہجری میں یزید بن معاویہ نے جب قسطنطنیہ پر لشکر کشی کی تو آپ اس کے ساتھ شامل تھے۔ دورانِ جنگ میں بیمار پڑ گئے، بیماری زیادہ ہوئی تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا: میں فوت ہو جاؤں تو میری میت کو اٹھا لینا، اور جب تم دشمن کے سامنے صف آراء ہو جاؤ تو مجھے اپنے قدموں کے نیچے دفن کر دینا، چنانچہ لوگوں نے ایسے ہی کیا۔ [2] آپ

---

[1] دیکھئے صحیح بخاری: ٦١٤٩ وغیرہ۔

[2] یہ واقعہ بے اصل ہے۔ ابن عبدالبر نے بغیر سند کے ''رُوِيَ'' کے صیغے سے الاستیعاب (٤/ ١٦٠٧) میں نقل کیا ہے۔

کی قبر آج تک قسطنطنیہ کے قلعہ کی دیوار کے قریب معروف ہے۔ لوگ اس کی تعظیم کرتے اور بیماریوں سے شفا کے لیے وہاں سے تبرک حاصل کرتے اور شفایاب ہوتے ہیں۔ [1] آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

قسطنطنیہ: اس لفظ میں قاف پر پیش، سین ساکن، پہلی طاء پر پیش، اس کے بعد نون، دوسری طاء کے نیچے زیر اور آخر میں یاء ساکن ہے۔ علامہ نووی نے کہا: ہم نے اس لفظ کو اسی طرح ضبط کیا ہے اور یہی مشہور ہے۔ قاضی عیاض مغربی نے المشارق میں بہت سے لوگوں سے نون کے بعد یاء مشدد ذکر کی ہے۔

ابو امیہ المخزومی رضی اللہ عنہ: صحابی ہیں۔ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں، آپ سے ابوالمنذر نے روایت کی ہے۔

امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ: بنوخزاعہ کی شاخ بنوازد سے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے طعام کے بارے میں ایک حدیث مروی ہے۔ [2] ان سے ان کے بھتیجے المثنّی بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔

مخشی: اس لفظ میں میم پر زبر، خاء ساکن، شین کے نیچے زیر اور یاء مشدد ہے۔

امیہ بن صفوان بن امیہ بن خلف: [3] قبیلہ بنوجمح سے ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور اپنے بھتیجے عمرو [بن ابی سفیان بن عبدالرحمٰن اور عبدالعزیز بن رُفیع] وغیرہ سے عاریتاً لی ہوئی اشیاء کے بارے میں ایک حدیث روایت کی ہے۔

ابو اسرائیل رضی اللہ عنہ: یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے نذر مانی تھی کہ وہ کسی سے کلام نہیں کریں گے اور روزہ رکھ کر دھوپ میں کھڑے رہیں گے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ بیٹھ جاؤ، سائے میں آ جاؤ اور بول چال شروع کرو۔ [4] ابن عباس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم نے ان سے روایت کی ہے۔

آبی اللحم خلف بن عبدالملک الغفاری رضی اللہ عنہ: یہ آبی اللحم یعنی گوشت نہ کھانے والے کے لقب سے معروف ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عبداللہ تھا، بعض نے الحویرث بھی کہا ہے۔ انہیں آبی اللحم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ علی الاطلاق گوشت نہیں کھاتے تھے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ بتوں کے نام پر مذبوحہ گوشت نہیں کھاتے تھے۔ غزوۂ حنین میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ ان کے غلام عمیر نے ان سے روایت کی ہے۔

آبی اللحم: اس لفظ میں پہلے ہمزہ پر زبر اور مد، باء کے نیچے زیر اور یاء ساکن ہے۔

فصل

تابعین

اویس بن عامر القرنی: ان کی کنیت ابوعمرو ہے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، لیکن آپ کی زیارت نہیں کر سکے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] قبروں سے فیض کا عقیدہ رکھنا یا تبرک حاصل کرنا حرام ہے اور اہل قبر سے حاجت روائی یا شفا طلب کرنا شرک ہے، نیز درج بالا عبارت میں ''لوگ'' سے مراد کون ہیں؟ اس کی کوئی وضاحت نہیں، لہٰذا سلف صالحین اور اہل سنت اس سے مُبرا ہیں۔ حافظ ندیم ظہیر۔

[2] سنن ابی داود، کتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام، رقم الحديث: ٣٧٦٨ وسنده حسن۔

[3] یہ صحابی نہیں بلکہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ التقریب: ٥٥٥، نیز دیکھئے سنن ابی داود: ٣٥٦٢؛ المختارة للمقدسی، ٨/ ٢٣؛ المستدرك للحاكم، ٢/ ٤٧۔ [4] دیکھئے صحیح مسلم: ٢٢٣، ٢٥٤٢۔

نے ان کے بارے میں بشارت دی تھی۔ ❶ آپ نے امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ان سے بعد کے لوگوں کی زیارت کی ہے۔ زہد وتقوی اور گوشہ نشینی کے لحاظ سے مشہور تھے۔۳۷ ہجری میں جنگ صفین کے دوران لا پتہ ہو گئے تھے۔

ابان بن عثمان بن عفان القرشی: ❷ اہل مدینہ میں سے تابعی ہیں۔اپنے والد اور دیگر صحابہ کرام سے سماع کیا اور ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔ان سے زہری نے روایت کی ہے۔یزید بن عبدالملک کے دور میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔

ابان: اس لفظ میں ہمزہ پر زبر اور باء مخفف ہے۔

ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن سعید بن العاص الاموی: ❸ انہوں نے عطاء، مکحول اور ان کے طبقے کے لوگوں سے روایت کی، اور ان سے شعبہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔معروف فقہاء میں سے تھے۔۱۳۳ھ میں وفات پائی۔

امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید المکی: آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور آپ سے زہری وغیرہ نے روایت کی، آپ ثقہ ہیں ❹ اور خراسان کے حاکم رہے۔۸۰ھ میں وفات پائی۔

اسلم ❺ مولیٰ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو خالد ہے۔کہا جاتا ہے کہ یہ حبشی تھے۔انہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں ۱۱ ہجری کو خریدا تھا۔انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سماع کیا، اور ان سے زید بن اسلم وغیرہ نے روایت کی۔مروان کے دور حکومت میں ایک سو چودہ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔

ازرق بن قیس الحارثی: ❻ تابعی ہیں۔اپنے والد برزہ، ابن عمر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے سماع کیا اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

اعمش: ❼ ان کا نام سلیمان بن مہران الکاہلی الاسدی ہے۔آپ بنو اسد خزیمہ کی ایک شاخ بنو کاہل کے غلام تھے۔۶۰ھ میں سرزمین رے میں ولادت ہوئی، پھر انہیں فروخت کرنے کے لیے کوفہ میں لایا گیا تو بنو کاہل کے ایک شخص نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔حدیث وقراءت کے مشہور اور بڑے اہلِ علم میں سے ہیں۔اکثر اہلِ کوفہ کے علم کا دارومدار انہی پر ہے۔آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔۱۴۸ھ میں فوت ہوئے۔

الاعرج: ❽ عبدالرحمٰن بن ہرمز المدنی، بنو ہاشم کے غلام ہیں۔مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔اور انہی سے روایت کرنے میں مشہور ہیں۔آپ سے زہری نے روایت کی ہے۔۱۱۰ھ میں اسکندریہ میں فوت ہوئے۔

الاسود: ❾ اسود بن ہلال المحاربی، آپ نے عمرو بن معاذ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔۸۴ھ میں وفات پائی۔

ابراہیم بن میسرہ الطائفی: تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔آپ سے مروی احادیث اہل مکہ کے ہاں متداول ہیں۔ثقہ اور حدیث کی

---

❶ صحیح بخاری: ٦٧٠٤؛ سنن ابی داود: ٣٣٠٠۔ ❷ یہ ثقہ ہیں۔التقریب: ١٤١۔ ❸ ثقہ ہیں۔التقریب: ٦٢٥۔
❹ دیکھئے التقریب: ٥٥٧۔ ❺ ثقہ ہیں۔التقریب: ٤٠٦۔ ❻ ثقہ ہیں۔التقریب: ٣٠٢۔
❼ یہ ثقہ، حافظ، عارف بالقراءات اور مدلس ہیں۔التقریب: ٢٦١٥۔ ❽ یہ ثقہ، ثبت عالم ہیں۔التقریب: ٤٠٣٣۔
❾ آپ ثقہ جلیل اور مُخضرَم ہیں۔التقریب: ٥٠٨۔

روایت میں صحیح ہیں۔ ❶

ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف: ❷ آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔ زہری قریشی ہیں، یعنی قریش کی شاخ بنوزہرہ میں سے ہیں۔ چھوٹے ہی تھے کہ انہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ انہوں نے اپنے والد اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اور ان سے امام زہری اور ان کے فرزند سعد نے روایت کی ہے۔ ۹۶ھ میں ۷۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابراہیم بن اسماعیل الاشہلی: ❸ آپ نے موسیٰ بن عقبہ اور دیگر کئی لوگوں سے اور آپ سے بھی قعنبی اور ایک بڑی جماعت نے روایت کی۔ کثرت سے روزے رکھتے اور شب بیدار تھے۔ دارقطنی وغیرہ نے انہیں متروک کہا ہے۔ ۱۶۵ھ میں فوت ہوئے۔

ابراہیم بن الفضل المخزومی: ❹ اس نے مقبری وغیرہ سے اور اس سے وکیع، ابن نمیر اور بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ اہلِ علم نے اسے ضعیف کہا ہے۔

اسحٰق بن عبداللہ الانصاری: ❺ مدینہ طیبہ کے ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ واقدی نے کہا: امام مالک حدیث کے بارے میں ان پر کسی کو فوقیت نہیں دیتے تھے۔ انہوں نے انس بن مالک اور ابومرثد وغیرہ سے اور ان سے یحییٰ بن ابی کثیر، مالک اور ہمام نے روایت کی ہے۔ ان کا ذکر باب الانفاق میں آیا ہے۔ ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

اسحٰق بن راہویہ: ❻ ان کی کنیت ابویعقوب اور نام اسحٰق بن ابراہیم ہے۔ ابن راھویہ کی نسبت سے معروف ہیں۔ اپنے دور کے اہم مسلمان اور دین کے ممتاز نشان تھے۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حدیث وفقہ کا علم حاصل کیا اور اس میں پختہ تھے۔ حافظ قوی، روایت میں سچے اور انتہائی متقی شخص تھے۔ حصولِ علم کے لیے خراسان، عراق، حجاز، یمن اور شام وغیرہ گئے۔ اور بالآخر نیشاپور وطن اختیار کیا اور وفات تک یہیں مقیم رہے۔ آپ ۲۳۸ھ میں ۷۴ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ان کے فضائل ومناقب ذکر وبیان سے بڑھ کر ہیں۔ انہوں نے سفیان بن عیینہ، وکیع اور بہت سے ائمہ حضرات سے سماع کیا اور ان سے بھی امام بخاری، مسلم، ترمذی، اور بڑے بڑے ائمہ دین نے روایت کی ہے۔

ابواِسحاق السبیعی: ❼ ابواسحاق عمرو بن عبداللہ السبیعی الھمدانی الکوفی نے سیدنا علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی زیارت کی اور براء بن عازب، زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے سماع کیا۔ ان سے اعمش، شعبہ اور ثوری نے روایت کی۔ کثیر الروایت مشہور تابعی ہیں۔ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوسرے سال ولادت ہوئی، اور ۱۲۹ھ میں فوت ہوئے۔

السبیعی: اس لفظ میں سین پر زبر، باء کے نیچے زیر اور اس کے بعد عین ہے۔

اسحاق بن موسیٰ الانصاری: ❽ اصلاً مدنی اور سکونت کے لحاظ سے کوفی ہیں۔ بغداد گئے اور وہاں سفیان بن عیینہ کی سند سے

---

❶ دیکھئے التقریب: ۲۶۰۔ ❷ ان کے حالات کے لیے دیکھئے: تقریب التھذیب: ۲۳۲؛ الجرح والتعدیل، ۲/ ۱۱۱؛ تاریخ الثقات للعجلی: ۵۳ وغیرہ۔ ❸ یہ ضعیف راوی ہے۔ التقریب: ۱۴۶، نیز دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/ ۲۷۱؛ الجرح والتعدیل، ۲/ ۸۳۔ ❹ یہ متروک راوی ہے۔ التقریب: ۲۲۸؛ الکاشف للذھبی: ۱۸۴، نیز دیکھئے: التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/ ۳۱۱؛ الضعفاء والمتروکین، ۱/ ۴۶۔ ❺ یہ ثقہ، حجت ہیں۔ التقریب: ۳۶۷۔ ❻ آپ ثقہ، حافظ اور مجتہد تھے۔ التقریب: ۳۳۲۔ ❼ آپ ثقہ، عابد ہیں، لیکن مدلس بھی تھے۔ التقریب: ۵۰۶۵۔ ❽ یہاں ''ابواسحاق'' کتابت کی غلطی یا صاحب کتاب کا سہو ہے۔ اصل میں اسحاق بن موسیٰ ہے جو ثقہ متقن ہیں۔ التقریب: ۳۸۶، نیز دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح: ۲۴۶۔

احادیث بیان کیں۔ اپنے والد موسیٰ سے روایت کی اوران سے مسلم، ترمذی، نسائی اورابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی۔ علم کے بارے میں حجت تھے۔ ۲۴۴ھ میں وفات پائی۔

ابوابراہیم الاشہلی الانصاری: [1] ان کا ذکراسی طرح آیا ہے۔ امام مسلم نے کتاب الکنٰی میں لکھا ہے کہ آپ نے اپنے والد سے سماع کیااوران سے یحیٰی بن ابی کثیر نے روایت کی۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے اس ابراھیم کے والد سے متعلق دریافت کیا توانہوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ وہ صحابی ہیں۔

ابواسرائیل اسماعیل بن خلیفہ الملائی: [2] انہوں نے حکم وغیرہ سے اوران سے ابونعیم اوراسید بن الحمال وغیرہما نے روایت کی ہے، یہ ضعیف ہیں۔ ۱۶۹ھ میں فوت ہوئے۔

ابوایوب المراغی العتکی: [3] انہوں نے جویریہ رضی اللہ عنہا اورابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اوران سے قتادہ اورثابت نے روایت کی۔ روایت حدیث میں ثقہ ہیں۔

ابوالاحوص عوف بن مالک بن [نضلہ]: [4] انہوں نے اپنے والد، ابن مسعوداورابوموسیٰ سے اوران سے حسن بصری، ابواسحاق اورعطاء بن السا[ئب] نے روایت کی۔

الاحوص بن جواب الضبی: [5] ان کی کنیت ابوالجواب ہے۔ اہلِ کوفہ میں سے ہیں۔ ان سے علی بن المدینی نے روایت کی۔ ۲۲۱ھ میں فوت ہوئے۔

الجواب: اس لفظ میں جیم پرزبر، واو پرتشدیداورآخرمیں باء ہے۔

ابوالاحوص سلام بن سلیم: [6] حافظِ حدیث ہیں۔ انہوں نے آدم بن علی اورزیاد بن علاقہ سے اوران سے مسدداورہناد نے روایت کی۔ ان سے تقریباً چارہزاراحادیث مروی ہیں۔ ابن معین نے کہا: ثقہ متقن ہیں۔ ۱۷۹ھ میں فوت ہوئے۔

اُبی بن خلف اوراس کا بھائی امیہ بن خلف: ابی بن خلف غزوۂ احد میں شرک کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں قتل ہوکر واصل جہنم ہوااورامیہ بھی حالتِ شرک میں غزوۂ بدر میں مقتول ہوکرواصل جہنم ہوا۔

---

[1] یہ مجہول راوی ہے۔ الکاشف للذهبي: ٦٤٧٩، نیز دیکھئے الكنى والاسماء للامام مسلم: ١١٢؛ تقريب التهذيب: ٧٩٢٢؛ تهذيب الكمال للمزي: ٧٧٨٥۔ واضح رہے کہ صاحبِ کتاب کاابوابراہیم اشہلی کے والدکوبذریعہ امام ترمذی صحابی قرار دینا محل نظر ہے۔ امام ابوحاتم رازی نے فرمایا: "لا يدري من هو ولا أبوه" (الجرح والتعديل، ٩/ ٣٣٢) یعنی ابوابراہیم اشہلی اوراس کے والد کے بارے میں کچھ پتانہیں کہ وہ کون ہیں۔ [2] یہ راوی ضعیف ہے، جیسا کہ صاحبِ کتاب نے بھی لکھا ہے۔ التقريب: ٤٤٠؛ الكاشف للذهبي: ٣٦٩؛ لسان الميزان لابن حجر، ٧/ ١٧٦؛ تهذيب الكمال للمزي: ٤٣٤ ۔ [3] یہ ثقہ ہیں۔ التقريب: ٧٩٤٩؛ تهذيب الكمال للمزي: ٧٨١١؛ الكاشف للذهبي: ٦٥٠٠۔ [4] آپ ثقہ ہیں۔ التقريب: ٥٢١٨۔ **تنبیہ** ابوالاحوص کا نام ''عوف بن مالک بن نَضْلة الجشمی'' ہے۔ مطبوع میں غلطی سے ''فضلہ'' چھپ گیا ہے۔ ابوالاحوص سے روایت کرنے والوں میں سے ایک نام ''عطاء بن السائی'' بھی مطبوع میں چھپا ہے، جبکہ صحیح ''عطاء بن السائب'' ہے۔ [5] یہ صدوق ثقہ ہیں۔ التقريب: ٢٨٩؛ الثقات لابن شاهين، ١/ ٤٤ ت ١٠٦؛ الثقات لابن حبان، ٦/ ٨٩؛ الجرح والتعديل، ٢/ ٣٢٨؛ تاريخ يحيىٰ بن معين، ٢/ ٢٠ ت ١٢٧٢ وغیرہ۔

[6] یہ ثقہ متقن اورصاحبِ حدیث ہیں۔ التقريب: ٢٧٠٣؛ تاريخ يحيىٰ بن معين، ٢/ ٢٢١۔

فصل

صحابیات

اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہا: جس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے لیے روانہ ہوئے تو انہوں نے اپنے کمر بند کے دو ٹکڑے کر کے ایک سے دستر خوان اور دوسرے سے مشکیزہ باندھا۔ اس لیے انہیں ذات النطاقین، یعنی دو کمر بندوں والی کہا جاتا ہے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آپ ہی کے فرزند ہیں، مکہ میں شروع ہی میں مشرف با اسلام ہوئیں۔ کہا گیا ہے کہ آپ نے سترہ افراد کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ اپنی بہن ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دس سال بڑی تھیں اور اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے دس یا بیس دن بعد فوت ہوگئی تھیں، جب ان کے بیٹے کو پھانسی کی لکڑی سے اتارا گیا تھا اس وقت ان کی عمر سو سال تھی۔ آپ کی وفات مکہ میں ۷۳ھ میں ہوئی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا: انہوں نے اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کی معیت میں حبشہ کی طرف ہجرت کی اور ان کے ہاں وہیں محمد، عبداللہ اور عون کی ولادت ہوئی، پھر وہاں سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا اور ان کے بطن سے محمد بن ابی بکر کی ولادت ہوئی۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا اور ان کے بطن سے یحییٰ کی ولادت ہوئی۔ آپ سے کبار صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

عُمیس: عین پر پیش، میم پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں سین ہے۔

انیسہ بنت خُبیب رضی اللہ عنہا: انصاریہ صحابیہ ہیں۔ اہل بصرہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے آپ کے بھانجے خبیب بن عبدالرحمن نے روایت کی ہے۔ انیسہ اور خبیب یہ دونوں لفظ مصغر ہیں۔

اُمیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ عنہا: ان کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام رُقیقہ ہے۔ وہ خویلد کی دختر اور ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ تھیں۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

رُقیقہ: راء پر پیش اور قاف پر دونوں جگہ زبر، اور یاء ساکن ہے۔

امامہ بنت ابی العاص بن الربیع: ان کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر سیدہ زینب ہیں، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیت کے مطابق سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ان (امامہ) سے نکاح کر لیا تھا۔ یہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بھانجی تھیں۔

یہ نکاح زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے کرایا تھا، کیونکہ سیدہ امامہ کے والد نے انہیں اس بات کی وصیت کی تھی۔ [1] ان کا تذکرہ "باب مالایجوز من العمل فی الصلوٰۃ" میں آیا ہے۔

---

[1] یہ واقعہ درج ذیل کتب میں بے سند موجود ہے: الطبقات الکبری، ۸/ ۱۸۶؛ الاستیعاب، ۴/ ۱۷۸۹؛ تاریخ دمشق، ۳/ ۱۹۲، ۶۷/ ۴؛ اسد الغابہ، ۷/ ۲۰؛ سیر اعلام النبلاء، ۳/ ۲۰۳؛ الوافی بالوفیات، ۹/ ۲۱۷۔

فصل

صحابہ کرام/حرف الباء

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ: آپ کا نام عبداللہ بن عثمان ابوقحافہ (قاف پر پیش) بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعید بن تمیم بن مرۃ ہے۔ ساتویں پشت پر آپ کا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔

عتیق: آپ کا لقب عتیق تھا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص عتیق، یعنی جہنم سے آزاد آدمی کو دیکھنا چاہتا ہو تو وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ [1] آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تمام غزوات میں شرکت کی اسلام سے پہلے اور بعد میں کبھی آپ سے مفارقت اختیار نہیں کی۔آپ نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔آپ کا رنگ سفید، جسم کمزور، رخساروں پر گوشت کم، کمزور چہرہ اور آنکھیں گہری تھیں۔ پیشانی قدرے ابھری ہوئی، انگلیوں کے جوڑوں پر بھی گوشت معمولی مقدار میں تھا۔ بالوں کو مہندی اور کتم سے رنگتے تھے۔آپ کو، آپ کے والدین کو، آپ کی اولاد اور پوتوں کو یعنی آپ کی چار پشتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف واعزاز حاصل ہے، یہ اعزاز وامتیاز دوسرے کسی صحابی کو حاصل نہیں ہے۔

آپ عام الفیل سے دو سال چار ماہ بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور مدینہ طیبہ میں ۲۲ جمادی الثانیہ ۱۳ھ بروز منگل مغرب اور عشاء کے مابین ۶۳ برس کی عمر میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔

آپ نے وصیت کی تھی کہ آپ کو آپ کی اہلیہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا غسل دیں، چنانچہ آپ کی وصیت کے مطابق انہوں نے ہی غسل دیا تھا۔ [2] اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔آپ کا دورِ خلافت دو سال اور چار ماہ پر محیط ہے۔ آپ سے بہت سے صحابہ وتابعین نے روایت حدیث کی۔آپ چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت تھوڑا عرصہ زندہ رہے، اس لیے آپ سے بہت کم تعداد میں احادیث مروی ہیں۔

ابو بکرہ نفیع بن الحارث رضی اللہ عنہ: آپ حارث بن کلدہ ثقفی کے غلام تھے۔اس نے آپ کو اپنے ساتھ ملحق کر لیا تھا۔آپ کی زیادہ شہرت کنیت کے ساتھ ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ غزوۂ طائف کے موقع پر آپ ایک مشین کے ساتھ لٹک گئے تھے جسے بکرہ کہتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ''ابو بکرہ'' کی کنیت دے دی، اور آپ نے انہیں آزاد کر دیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ہیں۔آپ نے بصرہ میں اقامت رکھی اور ۴۹ھ میں وہیں وفات پائی۔آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

ابو برزۃ رضی اللہ عنہ: آپ کا نام نضلہ بن عبید اسلمی ہے۔شروع کے ادوار میں اسلام قبول کیا۔انہوں نے ہی عبداللہ بن خطل (دشمن اسلام) کو قتل کیا تھا۔آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شریک رہے، پھر نقل مکانی کر کے بصرہ میں مقیم ہوئے، خراسان کے علاقے میں جنگ کے سلسلے میں تشریف لے گئے اور ۶۰ھ میں مرو مقام پر وفات پائی۔

ابو بردہ ہانی بن نیار رضی اللہ عنہ: آپ دیگر ستر افراد کے ہمراہ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے غزوات

---

[1] المستدرك للحاكم: ٤٤٠٤؛ مسند ابی یعلی، ٨/ ٢٠٢ وسندہ ضعیف/ صالح بن موسیٰ ضعیف ہے۔ [2] السنن الکبریٰ للبیهقی، ٣/ ٣٩٧ وسندہ ضعیف/ واقدی متروک ہے۔

میں بھی شریک رہے۔ آپ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں۔ آپ کی صلبی اولاد نہیں تھی۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دورِ خلافت میں وفات پائی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی تمام جنگوں میں شریک رہے۔ ان سے جابر اور براء رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے۔ ہانی کی نون کے نیچے زیر اور اس کے بعد ہمزہ ہے، اور نیار کی نون کے نیچے زیر، یاء مخفف اور آخر میں راء ہے۔

ابوبصیر رضی اللہ عنہ: عتبہ بن اَسید ثقفی، قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ غزوۂ حدیبیہ کے ضمن میں آیا ہے۔ عہدِ رسالت میں ان کی وفات ہوئی۔ اَسید: ہمزہ پر زبر اور سین کے نیچے زیر ہے۔ ان کا تذکرہ بہرۂ عین میں آئے گا۔

ابوبصرہ: باء پر زبر اور صاد ساکن ہے۔ ان کا نام حُمیل بن بصرہ غفاری ہے۔ حُمیل، حمل کا مصغّر ہے۔

ابوبشیر: قیس بن عبید انصاری مازنی۔ الاستیعاب کے مصنف ابن عبدالبر نے فرمایا: ان کا صحیح نام معلوم نہیں اور قابلِ اعتماد اہل علم نے بھی ان کا نام ذکر نہیں کیا۔ [1] ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ''الکنی'' میں کیا ہے اور نام نہیں لکھا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی۔ واقعہ حرہ کے بعد ان کی وفات ہوئی اور انہوں نے طویل عمر پائی۔

ابوالبدّاح: [2] ان کے نام میں کافی اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام عاصم بن عدی اور بعض نے ابن عاصم بن عدی لکھا ہے۔ ان کی کنیت ابوعمرو ہے، ان کا لقب ان کے نام اور کنیت پر غالب ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں بھی اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے، اور بعض کے نزدیک ان کے والد کو شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ صحیح قول کے مطابق یہ بھی صحابی ہیں جیسا کہ ابن عبدالبر کا بیان ہے۔

البدّاح۔ باء پر زبر، دال مشدّد اور آخر میں حاء ہے۔ (قریباً) ۱۱۷ھ میں ۸۴ برس کی عمر میں وفات پائی۔

انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔

البراء بن عازب رضی اللہ عنہ: ابوعمارہ البراء بن عازب انصاری الحارثی، کوفہ میں مقیم رہے۔ ۲۴ھ میں رے فتح کیا۔ جنگ جمل، صفین اور نہروان میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رہے۔ مصعب بن زبیر کے دور میں کوفہ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ عمارہ: عین پر پیش اور میم مخفف ہے۔

بلال بن رباح رضی اللہ عنہ: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ مکرمہ میں سب سے پہلے انہوں نے ہی اظہارِ اسلام کیا۔ غزوۂ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ بالآخر ملکِ شام میں سکونت رکھی۔ ان کی صُلبی اولاد نہیں تھی۔ صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ ۲۰ھ میں دمشق میں وفات پائی اور باب الصغیر کے قریب مدفون ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۶۳ برس تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کی وفات حلب میں ہوئی اور باب الاربعین کے قریب مدفون ہوئے۔ صاحب کشاف کا بیان ہے کہ اول الذکر بات درست ہے۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اہل مکہ نے قبول اسلام کی پاداش

---

[1] حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تقریب التہذیب: ۷۹۶۰، میں ان کا نام قیس بن عبید ہی نقل کیا ہے۔

[2] یہ ثقہ ہیں، لیکن ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ حافظ ابن حجر نے واضح فرمایا: ''وھم من قال له صحبة'' جس نے انہیں صحابی قرار دیا اسے وہم ہوا ہے۔ (التقریب: ۷۹۵۱) امام حاکم نے فرمایا: ''ابوالبداح ھو ابن عاصم بن عدی وھو مشھور فی التابعین'' (المستدرك للحاکم، ۱/ ۴۷۸)۔

میں بہت تکالیف دیں۔ امیہ بن خلف جمحی بذاتِ خود آپ کو عذاب دیتا تھا۔ اللہ کی قدرت کہ بدر کے دن بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہی وہ مقتول ہوا۔ جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار (بلال رضی اللہ عنہ) کو خرید کر آزاد کیا۔ ❶

بلال بن الحارث رضی اللہ عنہ: ابوعبدالرحمٰن المزنی، اشعر میں مقیم رہے۔ مدینہ طیبہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ سے آپ کے فرزند حارث اور علقمہ بن وقاص نے روایت کی۔ اسی سال کی عمر میں ۶۰ ھ میں وفات پائی۔

بریدہ بن الحصیب الاسلمی رضی اللہ عنہ: غزوۂ بدر سے پہلے اسلام قبول کر چکے تھے، لیکن غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہو سکے۔ بیعت رضوان کے موقع پر بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ مدینہ منورہ کے باشندوں میں سے تھے، پھر نقل مکانی کر کے بصرہ چلے گئے، وہاں سے غزوۂ کے سلسلے میں خراسان چلے گئے اور یزید بن معاویہ کے عہد میں مرو کے مقام پر ۶۲ ھ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔

الحصیب: حصب کی تصغیر ہے۔

بشر ❷ بن معبد: یہ ابن الخصاصیہ کی نسبت سے معروف ہیں۔ الخصاصیہ ان کی والدہ کا لقب تھا، جبکہ ان کا اصل نام کبشہ تھا۔ لوگوں نے انہیں ان کی والدہ کی نسبت سے مشہور کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔

بُسر بن ابی ارطاۃ: ❸ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ اور ان کا نام عمیر عامری قریشی ابوارطاۃ تھا۔ کہا گیا ہے کہ یہ چھوٹے تھے، اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں کر سکے، تاہم اہلِ شام کا دعویٰ ہے کہ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کا شرف حاصل ہے۔ واقدی نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال قبل ان کی ولادت ہوئی۔ کہا گیا ہے کہ آخر عمر میں ان کا ذہنی توازن درست نہیں رہا تھا۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور بقول بعض عبدالملک کے دور میں فوت ہوئے۔

بُدیل بن ورقاء: خزاعی ہیں، قدیم الاسلام ہیں۔ آپ سے آپ کے دو بیٹوں عبداللہ اور سلمہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں قتل ہوئے۔ بعض نے کہا: جنگ صفین میں قتل ہوئے۔ بعض کے نزدیک جنگ صفین میں قتل ہونے والا ان کا بیٹا عبداللہ تھا۔

بُدیل: یہ بَدل کی تصغیر ہے۔

ابنا بُسر: عطیہ اور عبداللہ یہ دونوں بُسر کے بیٹے ہیں، ان کا تذکرہ بہرۂ عین میں آئے گا۔ کھجور اور مکھن اکٹھے کھانے کے سلسلے میں

---

❶ صحیح بخاری: ۳۷۵۴۔

❷ مطبوع میں ''بشر'' چھپا ہے جو کہ غلط ہے۔ اصل میں یہ ''بشیر بن معبد رضی اللہ عنہ'' ہے۔ ہم نے یہ تصحیح کتب اسماء الرجال سے کی ہے۔ دیکھئے تقریب التهذيب: ۷۲۲؛ التاريخ الكبير للبخاري، ۲/ ۹۸؛ الجرح والتعديل، ۲/ ۵۳٦؛ معجم الصحابة لابن قانع، ۱/ ۸۸؛ الاستيعاب لابن عبدالبر، ۱/ ۱۷٤۔

❸ ان کے تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے: التاريخ الكبير للبخاري، ۲/ ۱۲۳؛ الجرح والتعديل، ۲/ ٤۲۲؛ تاريخ بغداد، ۱/ ۲۱۰؛ الاصابہ، ۱/ ۲٤۳؛ سیر اعلام النبلاء، ۳/ ٤۰۹۔٤۱۱ اور مراسیل ابی زرعہ وغیرہ۔

ایک حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ [1] وہاں ابنا بُسر یعنی بسر کے دو بیٹوں کے حوالے سے ذکر ہے اور ان کے نام بیان نہیں ہوئے۔

البیاضی: ان کا نام عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہما ہے۔ انصاری صحابی ہیں، بیاضہ بن عامر کی طرف نسبت کی وجہ سے ''البیاضی'' کہلاتے ہیں۔

فصل

تابعین

بلال بن یسار: [2] بن زید، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں یہ زید بن حارثہ نہیں بلکہ اور ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور دادا سے اور ان سے عمرو بن مرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی احادیث اہل بصرہ کے ہاں معروف ہیں۔

بلال بن عبداللہ [3]: بن عمر بن خطاب، قریشی العدوی ہیں۔ ان سے مروی احادیث اچھی (مقبول) ہیں۔

بُسر بن محجن [4]: الدیلی، حجازی، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے اسماء الصحابہ میں ان کا تذکرہ کیا ہے، اور لکھا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ بخاری وغیرہ نے کہا: یہ تابعی ہیں اور یہی بات صحیح ہے۔ ان سے زید بن اسلم نے روایتِ حدیث کی ہے۔

محجن: میم کے نیچے زیر، حاء ساکن، جیم پر زبر اور آخر میں نون ہے۔

الدیلی: دال کے نیچے زیر اور یاء ساکن ہے۔

بہز بن حکیم [5]: بن معاویہ بن حیدہ القشیری البصری، ان کے بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی صحیحین میں ان سے کوئی روایت بیان نہیں کی۔ ابن عدی نے کہا: میں نے ان سے مروی کوئی حدیث منکر نہیں دیکھی۔

حیدہ: حاء پر زبر، یاء ساکن اور دال پر زبر ہے۔

بشر بن مروان: بن الحکم الاموی القرشی، عبدالملک اموی کے بھائی ہیں۔ اپنے بھائی کی طرف سے عراق کے حاکم مقرر تھے۔ خطبہ جمعہ کے سلسلے میں ان کا ذکر آیا ہے۔ [6]

بشر: باء کے نیچے زیر اور شین ساکن ہے۔

---

[1] سنن ابی داود: ٣٨٣٧؛ سنن ابن ماجہ: ٣٣٣٤ وسندہ صحیح، مشکوٰۃ المصابیح: ٤٢٣٢۔

[2] بلال بن یسار مجہول راوی ہے، اسے ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا، نیز دیکھئے تہذیب الکمال بتحقیق بشار عواد، ٤/ ٣٠٢۔

[3] یہ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٧٨١۔ [4] یہ مجہول ہے۔ امام ذہبی فرماتے ہیں: ''غیر معروف۔'' میزان الاعتدال، ١/ ٣٠٩، یہی بات حافظ ابن حجر نے لسان المیزان (٧/ ١٨٣) میں لکھی ہے۔

[5] یہ ثقہ ہیں۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ''ثقہ۔'' تاریخ یحیی بن معین (٢/ ٦٤) ابن شاہین نے فرمایا: ''ثقہ۔'' تاریخ أسماء الثقات، ١/ ٤٩، نیز دیکھئے الکامل لابن عدی، ٢/ ٢٥٤ وغیرہ۔

[6] دیکھئے صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ، رقم الحدیث: ٨٧٤۔

بشر بن رافع ❶ : اس نے یحییٰ بن ابی کثیر اور بہت سے لوگوں سے اور اس سے عبدالرزاق اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ احمد بن حنبل نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن معین نے اس کی توثیق کی ہے، یعنی اسے ثقہ کہا ہے۔

بشیر بن ابی مسعود ❷ : البدری انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے عروہ، یونس بن میسرہ اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

بشیر بن میمون ❸ : انہوں نے اپنے چچا، اسامہ بن اخدری سے اور ان سے بشر بن المفضل وغیرہ نے روایت کی ہے۔ روایتِ حدیث میں صدوق ہیں۔

بجالہ بن عبدہ ❹ : التمیمی، جزء بن معاویہ کے کاتب تھے، احنف بن قیس کے چچا ہیں۔ مکی ہیں، ثقہ ہیں، ان کا شمار اہلِ بصرہ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے عمران بن حصین سے اور ان سے عمرو بن دینار نے روایت کی ہے۔ ۹۰ ھ میں مکہ میں حیات تھے۔

بجالۃ: باء پر زبر، جیم مخفف ہے۔ جزء، جیم پر زبر، زاء ساکن اور اس کے بعد ہمزہ ہے۔

ابو بردہ ❺ : ان کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے۔ انہیں عامر بن ابی موسیٰ الاشعری بھی کہتے ہیں۔ کثیر الروایت، مشہور تابعین میں سے ہیں۔ آپ نے اپنے والد ابو موسیٰ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔ قاضی شریح کے بعد کوفہ میں منصبِ قضاء پر فائز تھے کہ حجاج نے انہیں معزول کر دیا۔

ابو بکر بن عیاش ❻ : الاسدی، مشہور اہل علم میں سے ہیں۔ انہوں نے ابو اسحاق وغیرہ سے اور ان سے احمد اور ابن معین نے روایت کی ہے۔ احمد نے کہا: یہ صدوق، ثقہ تھے۔ کبھی کبھار روایت حدیث میں غلطی کر جاتے تھے۔ ۹۶ برس کی عمر میں ۱۵۳ھ میں وفات پائی۔

عیاش: عین پر زبر، یاء مشدّد اور آخر میں شین ہے۔

ابو بکر بن عبدالرحمٰن ❼ : المخزومی، یہ کنیت ہی ان کا نام ہے، تابعی ہیں۔ انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا۔ شعبی اور زہری نے ان سے روایت کی ہے۔

---

❶ یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن معین نے فرمایا: "لیس به بأس" (تاریخ یحییٰ بن معین، ۲/ ۵۹) ان کے مقابلے میں جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ مثلاً، امام احمد نے فرمایا: "لیس بشیء ضعیف الحدیث" (موسوعة اقوال الامام احمد بن حنبل، ۱/ ۱۵۵) ابو حاتم رازی نے فرمایا: "ضعیف الحدیث منکر الحدیث" (الجرح والتعدیل، ۲/ ۳۵۷) ابن حبان نے فرمایا: "منکر الحدیث" (المجروحین، ۱/ ۳۲۹) حافظ ابن حجر نے کہا: "ضعیف الحدیث" (التقریب: ۶۸۵)۔ ❷ یہ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۲۰۔

❸ یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "لیس بہ بأس" (تاریخ یحییٰ بن معین ۲/ ۶۱) نیز دیکھئے: تقریب التہذیب: ۷۲٤؛ تہذیب الکمال للمزی، ٤/ ۱۷۸ وغیرہ۔ ❹ یہ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٦۳۵۔

❺ یہ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۹۵۲، نیز دیکھئے العلل لأحمد: ۱۲۸۰۔ ❻ یہ صدوق و موثق راوی ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "ثقة وربما غلط" (اقوال الامام احمد، ٤/ ۱۹٤) ابو حاتم الرازی نے فرمایا: "ثقہ" (علل الحدیث: ۲۲۳۳)۔ **تنبیہ**: محدثین کی صراحت کے مطابق ابو بکر بن عیاش کو جن روایات میں غلطیاں لگی ہیں یا اوہام ہوئے ہیں، انہیں چھوڑ کر باقی تمام روایات میں یہ صدوق و حسن الحدیث ہیں۔

❼ یہ ثقہ، فقیہ اور عابد ہیں۔ التقریب: ۷۹۷٦۔

ابوبکر بن عبداللہ بن الزبیر: الحمیدی 1، امام بخاری کے شیخ ہیں۔ان کا تذکرہ بہرۂ عین میں آئے گا۔

ابوالبختری: 2 ان کا نام سعید بن فیروز ہے۔رؤیتِ ہلال کے ضمن میں ان سے ایک حدیث مروی ہے۔ 3

فصل

صحابیات

بریرہ 4: باء پر زبر، پہلی راء کے نیچے زیر، اس کے بعد یاء ساکن ہے۔ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی تھیں۔انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم اور عروہ بن زبیر سے روایت حدیث کی ہے۔

بسرہ 5: بنت صفوان بن نوفل، القرشیہ، الاسدیہ، یہ ورقہ بن نوفل کی برادرزادی ہیں۔

بُہیسہ 6: الفزاریہ، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔انہوں نے اپنے والد کی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں۔ان سے مروی احادیث بیوع کے ضمن میں آئی ہیں۔

بُہیسہ: باء پر پیش، ہاء پر زبر، یاء ساکن اور اس کے بعد سین ہے۔

ام بُجَید 7: حواء بنت یزید بن السکن الانصاریہ، یہ اسماء بنت یزید کی ہمشیرہ ہیں۔اور اپنی کنیت ہی سے معروف ہیں، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے والوں میں سے تھیں۔عبدالرحمٰن بن بُجَید نے ان سے روایت کی ہے۔

بُجَید: یہ بجد کی تصغیر ہے۔

فصل

تابعیات

بنانہ 8: باء پر پیش اور نون مخفف ہے۔عبدالرحمٰن بن حیان کی لونڈی ہیں، انصاری خاتون ہیں۔یہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ان سے ابن جریج نے روایت کی ہے، جلاجل کے سلسلے میں ان سے حدیث مروی ہے۔

حیان: حاء پر زبر اور یاء مشدّد ہے۔

فصل

صحابہ/حرف التاء

تمیم داری رضی اللہ عنہ: تمیم بن اوس داری، پہلے نصرانی تھے۔۹ھ میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ایک ایک رکعت میں پورا قرآن

---

1 یہ ثقہ، حافظ، فقیہ اور المسند الحمیدی کے مصنف ہیں۔التقریب: ۳۳۲۰۔ 2 یہ ثقہ ثبت ہیں۔التقریب: ۲۳۸۰۔

3 دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح: ۱۹۸۱۔ 4 ان کے حالات کے لیے دیکھئے: الاستیعاب فی معرفة الأصحاب لابن عبدالبر (۴/ ۱۷۹۵) وغیرہ۔ 5 دیکھئے التقریب: ۸۵٤٤؛ الاستیعاب، ٤/ ۱۷۹٦۔ 6 دیکھئے اُسد الغابة، ۷/ ٤۰؛ الاصابة، ۸/ ۵۳ و مشکوٰۃ المصابیح: ۱۹۱۵۔ 7 دیکھئے تقریب التھذیب: ۸۷۰۵۔

8 یہ مجہولہ ہے۔حافظ ابن حجر نے فرمایا: "لاتعرف" (التقریب: ۸۵٤٦) حدیث کے لیے دیکھئے سنن ابی داود: ٤۲۳۱ وسندہ ضعیف۔

پڑھ جاتے تھے [1]، بعض اوقات ساری ساری رات صبح تک ایک ہی آیت دہراتے رہتے تھے۔ محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ ایک دفعہ تمیم داری رضی اللہ عنہ رات کو سوئے رہے اور تہجد کے لیے بیدار نہ ہو سکے تو اپنے اس عمل کی پاداش میں پورا ایک سال رات کو نہ سوئے اور رات بھر قیام میں گزارتے رہے۔ [2] مدینہ منورہ میں سکونت تھی۔ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ملک شام کی طرف نقل مکانی کر گئے اور وفات تک وہیں رہے۔ انہوں نے ہی سب سے پہلے مسجد میں چراغ کا بندوبست کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کی روایت سے دجال اور جساسہ کا قصہ بیان کیا اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

فصل

تابعین

ابو تمیمہ [3]: طریف بن خالد الہجیمی البصری، اصلاً عرب یمن کے باشندے تھے۔ ان کے چچا نے انہیں فروخت کر دیا تھا، تابعی ہیں۔ انہوں نے بہت سے صحابہ سے اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ (قریباً) ۹۵ھ میں وفات پائی۔

فصل

صحابہ رضی اللہ عنہم / حرف الثاء

ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ: انصاری، خزرجی، غزوۂ احد اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ اکابر صحابہ میں سے تھے۔ انصار کے نمایاں افراد میں سے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت کی بشارت دی تھی۔ [4] ۱۲ھ میں مسیلمہ کذاب کے مقابلے میں جنگ یمامہ میں مرتبۂ شہادت سے سرفراز ہوئے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ: ابوزید انصاری، خزرجی، یہ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت رضوان کی تھی۔ ان دنوں یہ چھوٹے تھے۔ ابن الزبیر کے فتنے کے دوران میں فوت ہوئے۔

ثابت بن الدحداح رضی اللہ عنہ: انہیں ابن الدحداحہ بھی کہتے ہیں، انصاری صحابی ہیں۔ غزوہ احد میں شریک ہوئے اور خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے۔ خالد بن ولید نے ان پر نیزے سے حملہ کیا تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیبیہ سے واپسی کے دنوں میں ان کی وفات بستر پر ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ جنازہ لے کر جانے کے ضمن میں ہوا ہے۔

ثوبان: بن بجدد، ابوعبداللہ، غلام تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری لمحات تک سفر و حضر میں ہر وقت آپ کے ساتھ رہے۔ بعد میں ملک شام کی طرف چلے گئے اور رملہ میں سکونت پذیر ہوئے، پھر حمص چلے

[1] اسنادہ ضعیف، المصنف لابن ابی شیبہ: ۸۵۸۸، محمد بن سیرین کا سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

[2] میرے علم کے مطابق اس واقعے کو جس نے بھی نقل کیا ہے، بغیر سند کے کیا ہے۔ مثلاً مرقاۃ المفاتیح، ۱/ ۳۷۲ وغیرہ۔

[3] یہ ثقہ ہیں۔ ان کا نام ''طریف بن مُجالد الہجیمی البصری'' ہے۔ مطبوع میں غلطی سے ''طریف بن خالد'' چھپ گیا ہے۔ کتب اسماء الرجال سے تصحیح کر دی گئی ہے۔ دیکھئے تاریخ یحییٰ بن معین، ۲/ ۲۷۷؛ الکاشف للذہبی: ۲۴۵۸؛ تقریب التہذیب: ۳۰۱۴۔

[4] صحیح بخاری: ۳۶۱۳ وغیرہ۔

گئے۔ وہیں ۵۴ھ میں وفات پائی۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

بجدد: باء پر پیش، جیم ساکن اور پہلی دال پر پیش ہے۔

ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنوحنیفہ سے ہیں، اسی لئے الحنفی کہلاتے ہیں۔ اہل یمامہ کے سردار تھے۔ مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا تھا۔ انہوں نے جا کر کپڑے دھوئے اور غسل کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ ان سے ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ثمامہ: ثاء پر پیش، اور دونوں میم مخفف ہیں۔

اثال: ہمزہ پر پیش، ثاء ساکن اور اس کے بعد لام ہے۔

ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ: جرہم بن ناشب الخشنی، اپنی کنیت سے معروف ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت رضوان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کی قوم کی طرف مبلغ کی حیثیت سے روانہ فرمایا تو ان کی دعوت پر ان کی قوم نے اسلام قبول کر لیا۔ انہوں نے ملک شام جا کر سکونت اختیار کر لی تھی۔ وہیں ۷۵ھ میں وفات پائی۔

جرہم: جیم اور ھاء پر پیش ہے۔

فصل

تابعین

ثابت بن ابی صفیہ ❶: ان کی کنیت ابوحمزہ ہے، کوفی ہیں۔ انہوں نے محمد بن علی الباقر سے سماع کیا، اور ان سے وکیع اور ابن عیینہ نے روایت کی ہے۔ ۱۴۸ھ میں فوت ہوئے۔

ثابت بن اسلم البنانی ❷: ابومحمد، تابعی ہیں، اہلِ بصرہ کے نمایاں اور ثقہ اہلِ علم میں سے ہیں۔ انس بن مالک سے روایتِ حدیث میں مشہور ہیں۔ چالیس برس تک ان کی صحبت میں رہے۔ انہوں نے بہت سے لوگوں سے روایتِ حدیث کی ہے اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ۱۲۳ھ میں ۸۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔

ثمامہ بن حزن ❸: القشیری، تابعین کے دوسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں، ان کی احادیث اہل بصرہ کے ہاں معروف ہیں۔ آپ نے سیدنا عمر، عبداللہ بن عمرو اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم کی زیارت کی اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع حدیث کیا، اور آپ سے اسود بن شیبان مصری نے روایتِ حدیث کی۔

حزن: حاء پر زبر، زاء ساکن اور آخر میں نون ہے۔

ثور بن یزید ❹: الکلاعی الشامی، حمصی، انہوں نے خالد بن معدان سے سماعِ حدیث کیا، اور ان سے ثوری اور یحییٰ بن سعید نے روایت حدیث کی۔ ۱۵۵ھ میں فوت ہوئے۔ باب الملاحم میں ان کا ذکر آیا ہے۔

---

❶ یہ ضعیف ہے۔ التقریب: ۸۱۸؛ الکاشف للذھبی: ٦٨٦۔ ❷ دیکھئے تقریب التھذیب: ۸۱۰۔

❸ آپ ثقہ، مُخَضْرَم ہیں۔ التقریب: ۸۵۰۔ ❹ یہ ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ۸٦۱۔

فصل

صحابہ رضی اللہ عنہم / حرف الجیم

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ: ابوعبداللہ، الانصاری، السلمی، مشہور اور کثیر الروایت صحابہ میں سے ہیں۔ غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے اٹھارہ غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ شریک رہے۔ شام اور مصر گئے۔ آخر عمر میں بینائی ختم ہوگئی تھی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ ۷۴ھ میں ۹۴ سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی اور ایک قول کے مطابق مدینہ طیبہ میں صحابہ میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ العامری نسبت ہے۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بھانجے ہیں۔ کوفہ میں اقامت گزیں ہوئے اور ۷۴ھ میں وہیں وفات پائی۔ آپ سے ایک جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔

جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے، انصاری ہیں۔ غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ آپ سے آپ کے دو بیٹوں عبداللہ اور ابوسفیان نے اور آپ کے بھتیجے عتیک بن الحارث نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۶۱ھ میں ۶۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔

جبار بن صخر رضی اللہ عنہ: انصار کے بنوسلمہ قبیلے سے ہیں۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر سمیت کئی غزوات میں شریک ہوئے۔ عقبہ والی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جن ستر افراد نے بیعت کی تھی، آپ بھی ان میں شامل تھے۔ آپ سے شرحبیل بن سعد نے روایتِ حدیث کی ہے۔

جبّار: جیم پر زبر اور باء پر تشدید ہے۔

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ [1]: ان کی کنیت ابوعمرو ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات والے سال ان کی ولادت ہوئی، جبکہ جریر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے مسلمان ہوا۔ کوفہ گئے اور طویل عرصے تک وہاں مقیم رہے۔ بعد ازاں قرقیسیا چلے گئے اور ۵۱ھ میں وہیں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

جندب بن عبداللہ [2]: بن سفیان البجلی العلقی، علقہ بنوبجیلہ کی ایک شاخ ہے اور بنوبجیلہ ہی میں شاخ قسرا ہے۔ قاف پر زبر، اور سین ساکن ہے۔ یہ خالد بن عبداللہ قسری کا قبیلہ ہے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنے سے چار سال بعد فوت ہوئے۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

جندب: جیم پر پیش، نون ساکن اور دال پر زبر یا پیش دونوں طرح ہے۔

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ قریش کی شاخ بنونوفل میں سے ہیں۔ فتح مکہ سے پہلے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ مدینہ منورہ آئے اور ۵۴ھ میں یہیں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ قریش میں انساب قریش کے سب سے زیادہ ماہر اور عالم تھے۔

---

[1] جریر بن عبداللہ بن جابر البجلی: مشہور صحابی ہیں۔ التقریب: ۹۱۵۔ [2] دیکھئے تقریب التہذیب: ۹۷۵۔

جرہد بن خویلد رضی اللہ عنہ: الاسلمی، المدنی، اہل صفہ میں سے تھے۔۶۱ھ میں وفات پائی۔آپ سے آپ کے بیٹوں عبداللہ، عبدالرحمٰن، سلیمان اور مسلم نے روایتِ حدیث کی ہے۔جرہد: جیم پر زبر اور ھاء پر بھی زبر ہے۔

جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: ہاشمی ہیں۔سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ان کا لقب ذوالجناحین ہے۔قدیم الاسلام ہیں، اکتیس افراد کے بعد اسلام قبول کیا۔سیدنا علی سے دس سال بڑے تھے۔سب لوگوں سے بڑھ کر حلیہ اور اخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔سیدنا علی کا بیان ہے کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کی مملوکہ جگہ میں نماز ادا کر رہے تھے کہ میرے والد ابوطالب وہاں آ گئے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا: چچا جان! کیا آپ ہمارے ساتھ نماز میں شامل نہیں ہو جاتے؟ ابوطالب نے کہا: برادرزادے! میں خوب جانتا ہوں کہ تم حق پر ہو، لیکن میں سجدہ نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ اس طرح میری دُبُر مجھ سے اونچی ہو جائے گی۔البتہ جعفر تم جا کر اپنے چچازاد (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر لو۔چنانچہ وہ سواری سے اتر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔نماز سے فراغت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے جس طرح میرا ساتھ دیا ہے اللہ تمہیں دو پر عطا کرے گا جن کے ذریعے سے تم جنت میں اڑتے پھرو گے۔ [1] آپ سے آپ کے فرزند عبداللہ نے اور بہت سے صحابہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔۸ھ میں غزوۂ موتہ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔اس وقت آپ کی عمر ۴۱ سال تھی۔آپ کے جسم کے اگلے حصے پر نیزوں اور تلوار کے نوے زخم تھے۔

الجارود رضی اللہ عنہ: المعلّی العبدی، ان کا نام بشر بن عمرو ہے۔ایک قول کے مطابق الجارود ان کا لقب ہے، اس لقب کی وجہ تلقیب کے بارے میں اہلِ علم کے ہاں کافی اختلاف ہے۔آپ ۹ھ میں وفد عبدالقیس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا، پھر بصرہ میں مقیم رہے۔امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۲۱ھ میں ارض فارس میں قتل ہوئے۔آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ: الکلبی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام زید بن حارثہ کے بڑے بھائی ہیں۔ان سے ابواسحٰق السبیعی وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

ابوجہیم [2]: جیم پر پیش، ھاء پر زبر اور یاء ساکن ہے۔وکیع نے ذکر کیا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن جہیم ہے۔بعض نے عبداللہ بن الحارث بن الصمۃ الانصاری بھی لکھا ہے۔

الصمۃ: صاد کے نیچے زیر اور میم مشدد ہے۔

ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ [3]: ان کا نام وہب بن عبداللہ العامری ہے۔صغار صحابہ میں سے ہیں۔کوفہ میں رہائش پذیر رہے۔بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت یہ ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے تھے، تاہم انہیں آپ سے سماع کا شرف حاصل ہے، اور آپ نے احادیث روایت کی ہیں۔۷۴ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ان سے ان کے بیٹے عون نے اور تابعین کی ایک بڑی جماعت نے

---

[1] حدیث خیثمہ بن سلیمان، ۱/ ۲۰۶، حدیث الزہری، ۱/ ۳۹۰ یہ روایت سخت ضعیف ہے، کیونکہ سیف بن محمد الکوفی کذاب راوی ہے۔ [2] دیکھئے تقریب التہذیب: ۸۰۲۵۔ [3] دیکھئے تقریب التہذیب: ۷۴۷۹۔

روایتِ حدیث کی ہے۔

جحیفہ: جیم پر پیش حاء پر زبر اور بعد میں فاء ہے۔

ابو جمعہ: انہیں الانصاری اور الکنانی بھی کہا جاتا ہے، بعض نے ان کا نام حبیب بن سباع اور بعض نے جنید بن سباع اور بعض نے کچھ اور بھی لکھا ہے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔

ابو الجعد رضی اللہ عنہ [1]: [الضمری]، یہ کنیت ہی ان کا نام ہے۔ بعض نے کہا: ان کا اصل نام وہب ہے۔ عبیدہ بن سفیان نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبیدہ: عین پر زبر اور باء کے نیچے زیر ہے۔

ابو جندل رضی اللہ عنہ: ابو جندل بن سہیل بن عمرو القرشی العامری، مکہ میں ہی اسلام قبول کیا۔ حدیبیہ والے دن نبی ﷺ کی خدمت میں اس حال میں پہنچے کہ زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آئے تھے۔ مسلمان ہونے کی پاداش میں ان کے والد نے ان سے یہ سلوک کیا تھا۔ ان کا تذکرہ غزوۂ حدیبیہ کے ضمن میں آیا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔

ابو جہم رضی اللہ عنہ: عامر بن حذیفہ العدوی القرشی، اپنی کنیت سے ہی معروف ہیں۔ یہ وہ صحابی ہیں جن سے نبی ﷺ نے ان کی چادر طلب کی تھی۔ نماز کے ابواب میں ان کا ذکر آیا ہے۔

ابو جُرَیّ رضی اللہ عنہ: جابر بن سلیم، تمیمی، بصرہ میں مقیم رہے۔ ان سے مروی احادیث اہلِ بصرہ کے ہاں معروف ہیں، قلیل الحدیث ہیں۔

جری: جیم پر پیش، راء پر زبر اور یاء پر تشدید ہے۔

ابو جمیل: اس کا ذکر کتاب الزکوۃ میں آیا ہے۔ اس کا نام معلوم نہیں۔ بعض نے ابن جمیل بھی ذکر کیا ہے۔ [2]

فصل

تابعین

جعفر الصادق [3]: جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب الصادق، ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ سادات اہلِ بیت میں سے ہیں۔ اپنے والد وغیرہ سے انہوں نے سماع کیا۔ یحییٰ بن سعید، ابن جریج، مالک بن انس، ثوری، ابن عیینہ اور ابو حنیفہ جیسے ائمہ نے ان سے سماع کیا۔ ۶۸ سال کی عمر میں ۱۴۸ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ ان کے والد محمد الباقر اور دادا علی زین العابدین بھی وہیں مدفون ہیں۔

جعفر بن محمد [4]: بن ابی عثمان الطیالسی، ان کی کنیت ابو الفضل ہے۔ انہوں نے بہت سے لوگوں سے اور ان سے بھی بہت سے

---

[1] دیکھئے تقریب التھذیب: ۸۰۱۵۔ [2] دیکھئے صحیح بخاری: ۱۴۶۸؛ مشکوٰۃ المصابیح: ۱۷۷۸۔ [3] امام یحییٰ بن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ (تاریخ یحییٰ بن معین، ۲/ ۸۷) حافظ ابن حجر نے فرمایا: "صدوق فقیہ امام" (تقریب التھذیب: ۹۵۰)۔

[4] خطیب بغدادی نے فرمایا: "کان ثقةً ثبتًا، صَعْبَ الأَخْذ، حسن الحفظ" (تاریخ بغداد، ۷/ ۱۸۸) امام ذہبی نے کہا: "الإمام، الحافظ، المجود ابو الفضل الطیالسی البغدادی، أحد الأعلام" (السیر، ۱۳/ ۳۴۶)۔

لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ثقہ، پختہ علم اور مضبوط حافظہ کے مالک تھے۔۲۸۲ھ میں فوت ہوئے۔

ابو جعفر القاریٔ ❶ : ابو جعفر یزید بن القعقاع ،القاریٔ ،المدنی ،مشہور تابعی ہیں۔عبداللہ بن عیاش کے غلام تھے۔ابن عمر، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے سماعِ حدیث کیا اور ان سے مالک بن انس وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

القاریٔ: قراءت سے ماخوذ ہے۔اس کے آخر میں ہمزہ ہے۔

ابو جعفر عمیر بن یزید ❷ : الخطمی ،انہوں نے بہت سے لوگوں سے سماع کیا اور ان سے شعبہ، حماد اور یحییٰ بن سعید نے روایتِ حدیث کی۔

ابو الجویریہ ❸ : حطان بن خفاف الجرمی، تابعی ہیں۔ابن مسعود اور معن بن یزید رضی اللہ عنہم سے سماع کیا، اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

الجویریہ: جاریہ کی تصغیر ہے۔حطان: حاء کے نیچے زیر، طاء پر تشدید اور آخر میں نون ہے۔خفاف: خاء پر پیش اور پہلی فاء مخفف ہے۔الجرم: جیم پر زبر اور راء ساکن ہے۔

ابو الجوزاء ❹ : اوس بن عبداللہ الازدی، اہل بصرہ میں سے ہیں۔تابعی ہیں۔ان سے مروی احادیث مشہور ہیں۔انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے سماع کیا اور ان سے عمرو بن مالک [النکری] وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔۸۳ھ میں قتل ہوئے۔

جزء بن معاویہ ❺ : التیمی ،ان سے بجالہ [بن عبدہ] نے احادیث روایت کی ہیں۔مجوس سے دیت لینے کے بیان میں ان کا تذکرہ آیا ہے۔

جزء: جیم پر زبر، زاء ساکن اور اس کے بعد ہمزہ ہے۔اس لفظ کا یہی تلفظ درست ہے۔اہلِ لغت اسی طرح روایت کرتے ہیں۔دارقطنی نے کہا: اہلِ حدیث (محدثین) اسے جیم کے نیچے زیر، زاء کے سکون سے اور اس کے بعد یاء پڑھتے ہیں۔عبدالغنی نے کہا: جیم پر زبر، زاء کے نیچے زیر اور اس کے بعد یاء ہے۔

جمیع بن عمیر ❻ : التیمی ، بخاری نے کہا: اہل کوفہ میں سے ہیں۔انہوں نے عمر اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے سماع کیا اور ان سے العلاء بن صالح اور صدقہ بن مثنی نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ابن جریج ❼ : ان کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج المکی ہے۔فقیہ اور مشہور اہل علم میں سے ہیں۔انہوں نے مجاہد، ابن ابی

---

❶ یہ ثقہ ہیں۔التقریب: ۸۰۲۱۔ ❷ یہ ثقہ ہیں۔الجرح والتعدیل، ۶/ ۳۷۵، ۳۷۶؛ الثقات لابن حبان، ۷/ ۲۷۲؛ الکاشف للذھبی: ۴۲۹۰؛ التقریب: ۵۱۹۰۔ ❸ یہ ثقہ ہیں۔التقریب: ۱۳۹۸۔ ❹ یہ ثقہ ہیں۔التقریب: ۵۷۷۔

❺ ان کے ترجمے کے لیے دیکھئے الاصابة، ۱/ ۵۸۶؛ جامع التحصیل للعلائی: ۹۱؛ صحیح بخاری: ۳۱۵۶۔

❻ ضعیف ہے۔التاریخ الکبیر للبخاری: ۲/ ۲۴۲؛ المجروحین لابن حبان، ۱/ ۲۱۸؛ الضعفاء لابن الجوزی، ۱/ ۱۷۴؛ التقریب: ۹۶۸؛ الکاشف للذھبی: ۸۱۰۔

❼ آپ ثقہ، فقیہ فاضل ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے۔التقریب: ۴۱۹۳۔

ملیکہ اور عطاء سے اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ابن عیینہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن جریج سے سنا، آپ فرمارہے تھے: ''جس طرح میں نے علم کی تدوین کی ہے اس طرح کسی نے بھی نہیں کی۔'' [1] ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے۔

جُبیر بن نفیر [2]: الحضرمی، انہوں نے اسلام سے پہلے اور بعد کا زمانہ پایا ہے۔ اہل شام کے ثقہ لوگوں میں سے ہیں۔ ان سے مروی احادیث شامیوں میں معروف ومتداول ہیں۔ ۱۸۰ھ میں شام میں وفات پائی۔ انہوں نے ابوالدرداء اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

نفیر: نون پر پیش، فاء پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں راء ہے۔

ابوجہل: کا نام عمرو بن ہشام بن مغیرہ ہے، بنو مخزوم میں سے تھا۔ یہ شخص معروف جاہلی شخص ہے، اسے ابوالحکم کہا جاتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کنیت ابوجہل رکھ دی تو اس پر یہی کنیت غالب ہے۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا: بنت الحارث، غزوۂ مریسیع (بنی المصطلق) جو کہ ۵ ہجری میں ہوا تھا، اس میں قید ہو کر ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں۔ انہوں نے ایک مقررہ رقم کی ادائیگی کی صورت میں انہیں آزاد کرنے کا معاہدہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے وہ رقم ادا کر دی، پھر آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ ان کا نام برہ تھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھا۔ ۶۵ سال کی عمر میں ماہ ربیع الاول ۵۶ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے ابن عباس، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم نے روایتِ حدیث کی ہے۔

جدامہ رضی اللہ عنہا: بنت وہب الاسدیۃ، انہوں نے مکہ میں اسلام قبول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر کے ہجرت کی۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

جُدامہ: جیم پر پیش، اس کے بعد دال، جبکہ بعض اسے ذال بھی پڑھتے ہیں۔ دارقطنی نے کہا: دال صحیح ہے، ذال پڑھنا علمی غلطی ہے۔

فصل

صحابہ رضی اللہ عنہم / حرف الحاء

حمزہ بن عبدالمطلب: ان کی کنیت ابوعمارہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے انہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔ اس حوالے سے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی، یعنی دودھ شریک بھائی بھی ہیں۔ آپ کا لقب اسد اللہ ہے، بعثت کے دوسرے سال دائرہ اسلام میں داخل ہوئے، قدیم الاسلام ہیں، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نبوت کے

---

[1] تاریخ بغداد، ۱۲/ ۱۴۲ وسندہ حسن، سیر اعلام النبلاء، ٦/ ۳۲۷۔ [2] آپ ثقہ جلیل اور مخضرم ہیں۔ التقریب: ۹۰٤، **تنبیہ**: آپ تدلیس سے بری ہیں۔

چھٹے سال دارارقم کو مرکز تبلیغ بنایا تو آپ اس کے بعد مسلمان ہوئے۔ان کے مسلمان ہونے سے اسلام کو تقویت ملی۔ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔وحشی بن حرب نے آپ کو قتل کیا تھا۔آپ رسول اللہ ﷺ سے چار سال بڑے تھے۔ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ یہ بات میرے نزدیک صحیح نہیں، الا یہ کہ اسے یوں تسلیم کیا جائے کہ اس نے دونوں کو الگ الگ زمانے میں دودھ پلایا تھا۔ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے دو سال بڑے تھے، آپ سے علی، عباس اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عمارہ: عین پر پیش ہے۔

ثویبہ: ثاء پر پیش، واو پر زبر، یاء ساکن اور پھر باء ہے۔

حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ: اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔اسّی سال کی عمر میں ۶۱ھ میں فوت ہوئے۔

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ: یمان کا نام حسیل اور یمان ان کا لقب تھا۔حذیفہ کی کنیت ابوعبداللہ ہے،[العبسی] [1] ان کی نسبت ہے۔رسول اللہ ﷺ کے رازداں تھے۔ان سے عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم جیسے صحابہ اور تابعین نے روایت کی ہے۔۳۵ یا ۳۶ ہجری میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے چالیس دن بعد مدائن میں فوت ہوئے اور وہیں ان کی قبر ہے۔

حسن بن علی رضی اللہ عنہ: بن ابی طالب ان کی کنیت ابومحمد ہے۔رسول اللہ ﷺ کے نواسے ہیں۔آپ ﷺ ان سے ازحد محبت کی وجہ سے انہیں اپنی خوشبو کہا کرتے تھے۔نوجوانانِ اہل جنت کے سردار ہیں۔ [2] صحیح ترین قول کے مطابق ہجرت کے تیسرے سال ماہ رمضان کے وسط میں ان کی ولادت ہوئی اور ۵۰ یا ۵۸ یا ۴۹ یا ۴۴ ہجری میں ان کی وفات ہوئی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔آپ سے آپ کے فرزند حسن بن حسن، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور بہت سے لوگوں نے حدیث روایت کی ہے۔ان کے والد سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب کوفہ میں شہید کردیئے گئے تو اس کے بعد چالیس ہزار سے زیادہ لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر مرنے مارنے کی بیعت کی تھی، تاہم آپ نے وسط جمادی الاولیٰ ۴۱ھ کو امرِ خلافت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے سپرد کردیا۔

حسین بن علی رضی اللہ عنہ: بن ابی طالب، ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے، رسول اللہ ﷺ کے نواسے ہیں۔آپ ﷺ انہیں انس ومحبت کی وجہ سے اپنی خوشبو قرار دیتے تھے، نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ہجرت کے چوتھے سال ۵ شعبان کو ولادت ہوئی۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسن رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تو اس سے پچاس دن بعد ہی انہیں ان کا حمل ٹھہر گیا۔آپ ۶۱ھ ماہ محرم کی دس تاریخ کو سرزمین عراق کے مقام کربلا میں شہید ہوئے۔یہ مقام کوفہ اور حلہ کے مابین ہے۔سنان بن انس نخعی یا سنان بن ابی سنان نے آپ کو قتل کیا۔یہ بھی کہا گیا ہے کہ شمر بن ذی الجوشن آپ کا قاتل ہے۔قبیلہ حمیر کے ایک شخص خولی بن یزید اصبحی نے اسے اس امر پر ابھارا تھا۔اس نے آپ کا سر تن سے جدا کر کے عبداللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا اور یہ اشعار پڑھے:

[1] مطبوع میں غلطی سے ''العیسی'' چھپا ہے، جبکہ صحیح ''العبسی'' ہے۔دیکھئے الکنی والاسماء للامام مسلم، ۱/ ٤٦٦ تقریب التہذیب: ۱۱۵٦؛ اسد الغابة، ۱/ ۷۰٦۔

[2] صحیح بخاری: ۳۷۵۳؛ سنن الترمذی: ۳۷۸۱ وسندہ حسن؛ مسند احمد، ۳/ ۳ وسندہ صحیح۔

[أوقِرْ] رِکَابِی فِضَّةً وَّذَھَباً
اِنِّی قَتَلْتُ الْمَلِكَ الْمُحَجَّباً
قَتَلْتُ خَیْرَ النَّاسِ اُمّاً وَّأَباً
وخَیرَھُمْ اِذْ ینسبوْن نسباً ❶

تو میرا دامن سونے چاندی سے بھر دے، کیونکہ میں نے ایک عظیم المرتبت بادشاہ کو قتل کیا ہے۔ میں نے ایک ایسے شخص کو قتل کیا ہے جو اپنے والد اور والدہ کی نسبت سے سب لوگوں سے افضل تھا اور جب لوگ اپنے اپنے نسب بیان کریں تو وہ اپنے نسب کے لحاظ سے بھی سب سے برتر تھا۔ کہا گیا ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے بھائی بیٹے اور اہل خانہ میں سے ۲۳ افراد بھی مارے گئے تھے۔ ❷ آپ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے فرزند علی زین العابدین اور آپ کی بیٹیوں فاطمہ اور سکینہ نے روایت کی ہے۔ شہادت کے دن آپ کی عمر ۸۵ سال تھی۔ اللہ کی قدرت دیکھیں کہ آپ کو قتل کرنے کی سازش تیار کرنے والا عبداللہ بن زیاد بھی دس محرم ۶۷ ھ کو قتل ہوا۔ اسے ابراہیم بن مالک الاشتر نخعی نے لڑائی کے دوران میں قتل کیا تھا اور اس کا سر کاٹ کر مختار ثقفی کے ہاں بھیجا، پھر مختار ثقفی نے اس کا سر ابن الزبیر کی خدمت میں اور ابن الزبیر نے وہ سر علی بن الحسین کی خدمت میں روانہ کیا۔

خولی: خاء پر زبر، واو ساکن، لام کے نیچے زیر اور یاء مشدّد ہے۔

سُکینہ: سین پر پیش، کاف پر زبر، یاء ساکن اور پھر نون ہے۔

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو الولید انصاری خزرجی ہے۔ انہیں شاعرِ رسول ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ ماہر اور قابل شعراء میں سے تھے۔ ابو عبیدہ کا قول ہے کہ شہری لوگوں میں حسان بن ثابت سب سے اچھے شاعر ہیں۔ ان سے سیدنا عمر، ابو ہریرہ اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ۴۰ ھ سے قبل ان کی وفات ہوئی۔ دوسرے قول کے مطابق ۵۰ ھ میں فوت ہوئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔ آپ نے ساٹھ سال قبل از اسلام اور ساٹھ سال قبول اسلام کے بعد گزارے۔

حکم بن سفیان: ثقفی، انہیں سفیان بن حکم بھی کہا جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کا موقع نہیں مل سکا۔ ابن عبدالبر نے فرمایا: میرے نزدیک ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع صحیح ثابت ہے۔ ❸

حکم بن عمرو الغفاری: آپ قبیلہ غفاری کی نسبت سے غفاری نہیں ہیں، بلکہ غفار بن مُلیل (میم پر پیش اور پہلی لام پر زبر) کے بھائی نُعیلہ کی اولاد میں سے ہونے کی وجہ سے غفاری کہلاتے ہیں۔ ان کا شمار اہلِ بصرہ میں ہوتا ہے۔ ۵۰ ھ میں مرو میں اور دوسرے قول کے مطابق بصرہ میں وفات پائی۔ آپ اور بریدہ اسلمی دونوں مرو میں ایک ہی جگہ مدفون ہوئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں

❶ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۱۱۷؛ جامع الأصول لابن اثیر، ۱۲/ ۱۹۴؛ وسندہ ضعیف، زبیر بن بکار ۱۷۲ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے درمیان طویل عرصے کا فرق ہے، جس میں مسافروں کی گردنیں ٹوٹ جاتی ہیں۔

❷ اس کی کوئی مستند و معتبر دلیل نہیں ہے۔ ❸ دیکھئے الاستیعاب لابن عبدالبر، ۱/ ۳۶۱؛ الجرح والتعدیل، ۳/ ۱۱۶؛ مشاهیر علماء الامصار، ۱/ ۹۸۔

نے روایتِ حدیث کی ہے۔

حنظلہ بن الربیع: التمیمی، رسول اللہ ﷺ کے حکم سے وحی لکھا کرتے تھے، لہٰذا انہیں الکاتب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مکہ مکرمہ کی طرف نقل مکانی کر گئے تھے، پھر وہاں سے قرقیسیا چلے گئے اور وہیں سکونت پذیر رہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں وفات پائی۔ آپ سے ابوعثمان النہدی اور یزید بن الشخیر نے روایت کی ہے۔

حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ: ابوبلتعہ کا نام عمرو اور بعض نے راشد بھی لکھا ہے۔ بنولخم قبیلے سے تھے اس لیے لخمی کہلاتے ہیں۔ بدر اور خندق وغیرہ غزوات میں شریک ہوئے۔ ۳۰ھ کو پینسٹھ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

حویصہ: بن مسعود بن کعب الانصاری، الحارثی، محیّصہ کے بھائی ہیں۔ عمر کے لحاظ سے حویصہ بڑے تھے، تاہم یہ محیّصہ کے بعد مسلمان ہوئے۔ احد، خندق اور دیگر غزوات میں شریک رہے۔ آپ سے محمد بن سہل وغیرہ نے روایت کی ہے۔

حویّصہ: حاء پر پیش، واو پر زبر، یاء پر تشدید، پھر نیچے زیر پھر صاد ہے۔

حبیش بن خالد: بنوخزاعہ سے ہیں۔ فتح مکہ کے دن خالد بن ولید کے ساتھ تھے کہ قتل ہوئے۔ ان سے ان کے فرزند ہشام نے روایت کی ہے۔

حبیش: حاء پر پیش، باء پر زبر، یاء ساکن اور اس کے بعد شین ہے۔

حبیب بن مسلمہ: القرشی، الفہری (فاء کے نیچے زیر) اکثر و بیشتر رومیوں کے ساتھ برسرِ پیکار رہتے تھے، اس لیے ان کا نام ہی حبیب الروم پڑ گیا تھا، صاحب فضل تھے، مستجاب الدعاء بزرگ تھے۔ ۴۲ھ میں شام میں وفات پائی۔ ابن ابی ملیکہ وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

حکیم بن حزام: ابوخالد القرشی الاسدی، ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے برادرزادے ہیں۔ واقعہ فیل سے تیرہ سال قبل کعبہ میں ان کی ولادت ہوئی۔ قبل از اسلام اور بعد از قبول اسلام قریش کے ممتاز لوگوں میں سے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ ۵۴ھ کو مدینہ منورہ میں ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان میں سے ساٹھ سال کفر میں اور ساٹھ سال اسلام کی حالت میں گزارے، عاقل، فاضل، متقی اور مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ جاہلیت میں ایک سو غلام آزاد کیے۔ اور اللہ کی راہ میں ایک سو اونٹ پیش کیے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

حکیم بن معاویہ [1]: النمیری، بخاری کا بیان ہے کہ ان کا صحابی ہونا محل نظر ہے۔ ان سے ان کے بھتیجے معاویہ بن حکم اور قتادہ نے روایت کی ہے۔

حُصین بن وحوح: انصاری، ان سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ انہیں سخت اذیتیں دے

[1] امام ابوحاتم رازی نے فرمایا: "له صحبة" (الجرح والتعديل، ۳/ ۲۰۷) یہی بات امام ابن حبان نے فرمائی ہے۔ (الثقات لابن حبان، ۳/ ۷۱) اور امام بخاری نے فرمایا: "سمع النبي ﷺ" (التاريخ الكبير، ۳/ ۱۱) نیز دیکھئے تهذيب الكمال للمزي بتحقيق بشار، ۷/ ۲۰۵۔

دے کر قتل کر دیا گیا تھا۔

حبشی بن جنادہ: انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، صحابی ہیں۔ اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

حجاج بن عمرو: الانصاری، المازنی، اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

حارثہ بن سراقہ: الانصاری، ان کی والدہ کا نام رُبیع ہے، وہ انس بن مالک کی پھوپھی تھیں۔ آپ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ انصار میں سے پہلے شہید ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ان کی والدہ کا نام ربیع تھا۔ [1] اسماء صحابہ پر مشتمل فہرست میں بھی یہ ذکر آیا ہے۔

رُبیع: راء پر پیش، باء پر زبر، یاء پر تشدید اور اس کے نیچے زیر ہے۔

حارثہ بن وہب: الخزاعی، عبیداللہ بن عمر بن خطاب کے مادری بھائی ہیں، ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ابو اسحاق السبیعی نے روایت کی ہے۔

السبیعی: سین پر زبر، اور باء کے نیچے زیر ہے۔

حارثہ بن النعمان: غزوۂ بدر، احد اور دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔ صاحبِ علم وفضل صحابہ میں سے تھے۔ باب البر والصلۃ میں ان کا ذکر آیا ہے، ان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ المقاعد میں تشریف فرما تھے، آپ کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔ میں سلام کہہ کر گزر گیا۔ جب میں واپس ہوا اور نبی ﷺ بھی وہاں سے واپس لوٹے تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تم نے میرے پاس بیٹھے ہوئے آدمی کو دیکھا تھا؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''وہ جبریل علیہ السلام تھے۔ اور انہوں نے تمہارے سلام کے جواب میں تم پر سلام بھیجا تھا۔'' [2] آخر عمر میں ان کی بینائی ختم ہوگئی تھی۔

حارث بن الحارث: الاشعری، اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ابو سلام الحبشی وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

الحارث بن ہشام: المخزومی، ابو جہل بن ہشام کے بھائی ہیں۔ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔ صاحب شرف اور صاحب عزت تھے۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ ام ہانی بنت ابی طالب نے ان کے لیے امان طلب کی تو نبی ﷺ نے انہیں جان کی امان دے دی۔ یہ شام کے علاقہ کی طرف چلے گئے تھے۔ ۱۵ھ میں یرموک میں شہید ہوئے۔ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ نبی ﷺ نے جس طرح باقی مؤلفۃ القلوب لوگوں کو عطیات دیئے، انہیں بھی ایک سو اونٹ عطا فرمائے تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد بہت اچھی زندگی بسر کی۔ جہاد کی رغبت رکھتے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں شام کی طرف چلے گئے۔ ان کی روانگی اور جدائی سے پریشان ہو کر اہل مکہ روتے ہوئے مکہ سے باہر تک آئے۔ انہوں نے فرمایا: میرا یہ سفر بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے ورنہ میں تمہیں

---

[1] صحیح بخاری: ۲۸۰۹ میں سیدنا حارثہ بن سراقہ کی والدہ کا نام ''ام الربیع'' مذکورہ ہے۔

[2] مسند احمد، ۳۹/ ۸۲؛ مسند عبد بن حمید: ٤٤٦؛ فضائل صحابہ لاحمد بن حنبل، ۲/ ۸۲۷ وسندہ صحیح۔

چھوڑ کر کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ زندگی کے آخری لمحات تک شام ہی میں مجاہدانہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔

الحارث بن کلدۃ: الثقفی، الطبیب، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ کتاب الاطعمہ میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ابن مندہ اور ابن الاثیر وغیرہ نے ان کا تذکرہ اسماء الصحابہ میں کیا ہے۔ ابن عبدالبر نے ان کے بیٹے حارث بن الحارث بن کلدہ کو صحابی لکھا ہے اور مزید کہا: اس کے والد الحارث بن کلدہ کا ابتدائے اسلام ہی میں انتقال ہو گیا تھا اور اس کے قبول اسلام کی بات درست نہیں۔ [1]

کلدہ: کاف پر زبر، لام پر زبر اور اس کے بعد دال ہے۔

ابوحبہ: [2] ثابت بن النعمان، الانصاری، البدری، ان کے نام اور کنیت کے بارے میں اہلِ علم کے ہاں کافی اختلاف ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر اہل بدر میں کیا ہے۔ وہاں انہوں نے ان کی کنیت ذکر کی ہے اور نام نہیں لکھا۔ حبہ: حاء پر زبر اور باء مشدد ہے۔ بعض نے کہا: اس میں باء نہیں بلکہ نون ہے اور بعض کے نزدیک نون بھی نہیں بلکہ یاء ہے۔ ثانی الذکر قول کے مطابق ان کی کنیت ابوحنہ اور ثالث الذکر کے مطابق ابوحیہ ہوگی۔ اکثر لوگوں نے اول الذکر کنیت ذکر کی ہے۔ غزوۂ احد میں شہادت پائی۔

ابوحمید: عبدالرحمٰن بن سعد الانصاری، الخزرجی، الساعدی، ان کے نام پر ان کی کنیت غالب ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے آخر میں وفات پائی۔

ابوحذیفہ: [3] بن عتبہ بن ربیعہ، بعض نے ان کا نام مہشم، بعض نے ہشیم اور بعض نے ہاشم ذکر کیا ہے۔ معروف صحابہ میں سے تھے۔ بدر، احد اور دیگر تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ جنگ یمامہ میں ۵۳ سال کی عمر میں شہادت پائی۔

ابوحنظلیہ: [4] سہل بن عبداللہ الحنظلیہ، یہ ان کی نانی کا نام ہے۔ اور انہی کی نسبت سے معروف ہیں۔

فصل

تابعین

الحارث بن سوید: [5] [التیمی]، الکوفی، ثقہ اور کبار تابعین میں سے ہیں، انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ان سے ابراھیم [تیمی] نے روایتِ حدیث کی ہے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اواخر میں وفات پائی۔

حارث بن مسلم: [6] التمیمی، ان سے مروی احادیث اہل شام کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے عبدالرحمٰن بن حسان نے روایت حدیث کی ہے۔

---

[1] الاستیعاب لابن عبدالبر، ۱/ ۲۸۳؛ الجرح والتعدیل، ۳/ ۸۷؛ اسد الغابۃ لابن الاثیر، ۱/ ۵۹۶، وفیات الأعیان، ۶/ ۳۶۲۔ [2] دیکھئے تقریب التہذیب: ۸۰۳۶۔ [3] دیکھئے الثقات لابن حبان، ۳/ ۳۹۸؛ الاستیعاب، ۴/ ۱۶۳۶۔

[4] کتب اسماء الرجال میں ان کا نام سہل بن حنظلیہ لکھا ہوا ہے۔ حافظ ابن حجر نے فرمایا: "واختلف فی اسم أبیہ" ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ (التقریب: ۲۶۵۵)۔ [5] یہ ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ۱۰۲۵۔

[6] یہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ انہیں بعض نے صحابی بھی قرار دیا ہے، لیکن ہمارے نزدیک الحارث بن مسلم تابعی اور ان کے والد مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔ دیکھئے الجرح والتعدیل، ۸/ ۱۸۲؛ الثقات لابن حبان، ۳/ ۳۸۱، ۶/ ۱۷۶؛ الاستیعاب لابن عبدالبر، ۱/ ۲۹۰۔۲۹۱؛ اسدالغابہ، ۱/ ۶۳۷، نیز سنن ابی داود: ۵۰۷۹۔

الحارث الاعور: ❶ الحارث بن عبداللہ الاعور الحارثی الہمدانی، ان کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی صحبت ومعیت کے لحاظ سے شہرت ملی۔ کہا گیا ہے کہ انہوں نے علی بن ابی طالب سے چار احادیث کا سماع کیا ہے۔ انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ان سے عمرو بن مرہ اور شعبی نے روایت کی ہے۔ نسائی وغیرہ نے کہا: یہ روایتِ حدیث میں قوی نہیں۔ ابن ابی داود نے کہا: لوگوں میں سب سے زیادہ فقیہ اور علم میراث کے ماہر تھے۔ اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھے۔ کوفہ میں ۶۵ ھ میں فوت ہوئے۔

حارث بن شہاب: ❷ الحرمی، اس نے ابواسحاق اور عاصم بن بہدلہ سے اور اس سے طالوت اور العیسی نے روایتِ حدیث کی ہے بہت سے لوگوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

حارث بن وجیہ: ❸ الراسبی، اس نے مالک بن دینار سے اور اس سے مقدمی اور نصر بن علی نے روایتِ حدیث کی ہے۔ اہل فن نے اسے ضعیف کہا ہے۔

حارثہ بن مضرب: ❹ العبدی، الکوفی، مشہور تابعی ہیں۔ سیدنا علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما وغیرہ سے سماع کیا۔ ان سے مروی احادیث اہلِ کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔

حارثہ بن ابی الرجال: ❺ اس نے اپنے والد اور دادی عمرہ سے احادیث روایت کی ہیں، اور اس سے ابن نمیر اور یعلیٰ بن عبیدہ وغیرہ بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ اہل فن نے اسے ضعیف کہا ہے۔

حفص بن عاصم: ❻ بن عمر بن خطاب القرشی، العدوی، جلیل القدر اور عظیم المرتبت تابعین میں سے ہیں۔ ثقہ ہیں اور ان کی ثقاہت پر اجماع ہے۔ کثیر الحدیث ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حدیث کا سماع کیا۔

حفص بن سلیمان: ❼ اس کی کنیت ابوعمرو ہے۔ بنو اسد کا غلام ہونے کی وجہ سے الاسدی کہلائے۔ اس نے علقمہ بن مرثد اور قیس بن مسلم سے اور اس سے بھی بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ علم قراءت میں مستند ہیں۔ علم حدیث میں مستند نہیں۔ بخاری نے کہا: محدثین نے اسے ترک کیا ہے، یعنی اس کی روایت کردہ احادیث قبول نہیں کیں۔ نوے سال کی عمر میں ۱۰۸ھ میں فوت ہوئے۔

---

❶ یہ ضعیف، متہم بالکذب راوی ہے۔ التقریب: ۱۰۲۹؛ احوال الرجال للجوزجانی، ۱/ ۳۳؛ الجرح والتعدیل، ۳/ ۷۸؛ المجروحین لابن حبان، ۱/ ۲۲۲؛ موسوعة اقوال الامام احمد، ۱/ ۲۱۳، **تنبیہ**: مطبوع میں غلطی سے "احب الناس" چھپا ہے، جبکہ صحیح "أحسب الناس" ہے۔ ❷ یہ ضعیف ومتروک راوی ہے۔ مطبوع میں "حارث بن شہاب" ہے، جبکہ صحیح الحارث بن نبہان الجرمی ہے۔ اسی طرح مطبوع میں "العیسی" چھپا ہے۔ حالانکہ العیشی درست ہے۔ دیکھئے الکاشف للذہبی: ۸۷۶؛ التقریب لابن حجر: ۱۰۵۱ وغیرہ۔

❸ ضعیف ہے۔ التقریب: ۱۰۵۶؛ الکاشف: ۸۸۰، تنبیہ: مطبوع میں "حارث بن دحیہ الراسی" ہے جو کہ غلط ہے۔

❹ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۰۶۳؛ الکاشف: ۸۸۶۔ ❺ ضعیف ہے۔ التقریب: ۱۰۶۲؛ الکاشف: ۸۸۵۔

❻ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۴۰۷؛ الکاشف: ۱۱۴۷۔ ❼ متروک الحدیث، واہی الحدیث ہے۔ التقریب: ۱۴۰۵؛ الکاشف: ۱۱۴۶؛ التاریخ الکبیر للبخاری، ۲/ ۳۶۳۔

حنش بن عبداللہ: ❶ السبائی۔کہا گیا ہے کہ یہ کوفہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ان کی شہادت کے بعد مصر چلے گئے اور ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔

حکیم بن معاویہ: ❷ القشیری،الاعرابی،روایتِ حدیث میں ان کا اچھا مقام ہے۔انہوں نے اپنے والد سے روایتِ حدیث کی ہے اور ان سے ان کے فرزند بہزالجریری نے سماع کیا ہے۔

حکیم بن الاثرم: ❸ انہوں نے ابوتمیم اور حسن سے اور ان سے عوف اور حماد بن سلمہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔روایت حدیث میں صدوق ہیں۔

الحکم بن ظہیر: ❹ الفزاری، یہ علقمہ بن مرثد اور زید بن رفیع سے اور اس سے محمد بن الصباح الدولابی نے روایتِ حدیث کی ہے۔ بخاری نے کہا: محدثین نے اس کی روایت کردہ احادیث کو ترک کیا ہے۔

حرام بن سعد: ❺ بن محیصہ، ابونعیم الانصاری، الحارثی، تابعی ہیں۔یہ اپنے والد اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور ان سے زہری نے روایتِ حدیث کی ہے۔ستر سال کی عمر میں ۱۱۳ھ میں فوت ہوئے۔حرام، حلال کی ضد ہے۔

حماد بن سلمہ: ❻ بن دینار، ان کی کنیت ابوسلمہ ہے۔ربیعہ بن مالک کے غلام ہونے کی وجہ سے الربعی کہلائے۔ربیعہ بن مالک، حمید الطّویل کے بھانجے تھے۔(حماد) بصرہ کے ممتاز اہل علم اور ائمہ میں سے ہیں۔کثیر الحدیث اور کثیر الروایت ہیں۔سنت اور عبادت میں مشہور ہیں ۱۶۷ھ میں فوت ہوئے۔ثابت، حمید الطّویل اور قتادہ سے سماع کیا اور ان سے یحییٰ بن سعید، ابن مبارک اور وکیع نے روایتِ حدیث کی ہے۔

حماد بن زید: ❼ الازدی، ثقہ اور ممتاز اہل علم میں سے ہیں۔یہ ثابت البنانی وغیرہ سے اور ان سے ابن المبارک اور یحییٰ بن سعید نے روایتِ حدیث کی ہے۔سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں ان کی ولادت ہوئی اور ۱۹۹ھ میں وفات پائی۔آپ نابینا تھے۔

حماد بن ابی سلیمان: ❽ ابوسلیمان کا نام مسلم ہے۔ابراہیم بن ابی موسیٰ الاشعری کے غلام تھے، اس لیے اشعری کہلائے، کوفی ہیں۔تابعین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔بہت سے اہل علم سے سماع کیا اور ان سے شعبہ اور ثوری وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔لوگوں میں سے سب سے زیادہ صاحب علم تھے۔ابراہیم نخعی کی بھی زیارت کی۔۱۲۰ھ میں وفات پائی۔

---

❶ ثقہ ہیں۔التقریب: ۱۵۷٦؛ الکاشف: ۱۲۷۳۔ ❷ یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔الثقات للعجلی، ۱/ ۳۱۷؛ الثقات لابن حبان، ٤/ ۱٦۱؛ التقریب: ۱٤۷۸؛ الکاشف: ۱۲۰٦۔ ❸ یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔الکاشف: ۱۲۰۸؛ الثقات لابن حبان، ٦/ ۲۱۵؛ الجرح والتعدیل، ۳/ ۲۰۸۔ ❹ یہ ضعیف، متروک راوی ہے۔التقریب: ۱٤٤۵؛ التاریخ الکبیر للبخاری، ۲/ ۳٤۵؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ۷۱؛ الضعفاء والمتروکون للنسائی: ۱۲۷؛ الجرح والتعدیل، ۳/ ۱۱۸-۱۱۹۔ ❺ یہ ثقہ ہیں۔التقریب: ۱۱٦۳؛ الطبقات الکبری لابن سعد، ۵/ ۱۹۹؛ الکاشف: ۹٦۸؛ الثقات لابن حبان، ٤/ ۱۸٤، ۱۸۵۔ **تنبیہ**: مطبوع میں ''حرام بن سعید'' جبکہ راجح اور صحیح حرام بن سعد، ابوسعید ہے۔ ❻ آپ ثقہ، عابد تھے۔التقریب: ۱٤۹۹۔ ❼ آپ ثقہ، ثبت اور فقیہ تھے۔التقریب: ۱٤۹۸۔ ❽ آپ ثقہ وصدوق ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے۔الثقات للعجلی، ۱/ ۳۲۰؛ الثقات لابن حبان، ٤/ ۱۵۹؛ الثقات لابن شاہین، ۱/ ٦٦؛ الکاشف: ۱۲۲۱۔

حماد بن ابی حمید [1] : المدنی، اس نے زید بن اسلم وغیرہ سے اور اس سے قعنبی نے روایت کی ہے۔ محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

حمید بن عبدالرحمٰن [2] بن عوف الزہری: القرشی، المدنی، کبار تابعین میں سے ہیں۔ ۷۳ سال کی عمر میں ۱۰۵ھ میں وفات پائی۔

حمید بن عبدالرحمٰن [3] : الحمیری، البصری، بصرہ کے ثقہ اہلِ علم اور وہاں کے ائمہ میں سے ہیں۔ جلیل القدر قدیم تابعین میں سے ہیں۔ ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

الحسن البصری [4] : بن ابی الحسن، ابوسعید، زید بن ثابت کے غلام تھے۔ ان کے والد یسار غلامانِ میسان کی اولاد میں سے تھے۔ انہیں ربیع بنت نضیر نے آزاد کیا تھا۔ سیدنا عمر بن خطاب کی خلافت کے دو سال باقی تھے، تب ان کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خود انہیں گھٹی دی تھی۔ اور ان کی والدہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت گزار تھیں۔ بعض اوقات ایسا ہوتا کہ ان کی والدہ موجود نہ ہوتیں یہ رونے لگتے تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا انہیں اٹھا کر اپنا پستان ان کے منہ میں دے کر انہیں بہلانے لگتیں۔ پھر جب ان کی والدہ آتیں تو وہ انہیں اپنا دودھ پلاتیں۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ حسن بصری کو جو علم و حکمت عطا ہوا وہ اسی کی برکت تھی۔ سیدنا عثمان کی شہادت کے بعد بصرہ چلے آئے۔ آپ نے سیدنا عثمان کی زیارت کی تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے مدینہ منورہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بھی ملاقات کی تھی، البتہ بصرہ میں آپ کی ان سے ملاقات یا ان کی زیارت کی بات درست نہیں۔ کیونکہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ بصرہ آئے آپ ان دنوں وادی القریٰ میں تھے جو کہ بصرہ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں آتی ہے۔ آپ نے ابوموسیٰ، انس بن مالک اور ابن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ جیسے صحابہ کرام سے اور آپ سے بہت سے تابعین اور تبع تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ اپنے زمانے میں ہر فن، علم، زہد، ورع اور عبادت میں امام تھے۔ ماہ رجب ۱۰۸ھ میں فوت ہوئے۔

الحسن بن علی بن راشد [5] : الواسطی، انہوں نے ابوالاحوص اور ہشیم سے روایت کی اور ان سے ابوداود و نسائی نے روایتِ حدیث کی ہے۔ صدوق ہیں۔ ۲۳۷ ہجری کو وفات پائی۔

الحسن بن علی الہاشمی [6] : یہ الاعرج سے اور اس سے [سلْم] بن قتیبہ نے روایت کی ہے۔ بخاری نے کہا: یہ منکر الحدیث ہے۔

الحسن بن ابی جعفر [7] : الجفری، یہ نافع اور ابن الزبیر سے اور اس سے ابن مہدی وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ محدثین نے اسے ضعیف کہا ہے۔ صالح بزرگ تھے۔ ۱۶۷ھ میں فوت ہوئے۔

حنظلہ بن قیس الزرقی [8] : الانصاری، اہل مدینہ کے پختہ اہل علم تابعین میں سے ہیں، انہوں نے رافع بن خدیج وغیرہ سے سماع

---

[1] ضعیف ہے۔ التقریب: ۵۸۳۶؛ الکاشف: ۱۲۲۱۔ [2] آپ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۵۵۲۔ [3] ثقہ، فقیہ ہیں۔ التقریب: ۱۵۵٤۔

[4] آپ ثقہ، فقیہ، فاضل اور مشہور ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے۔ (التقریب: ۱۲۲۷)۔ [5] یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔ التقریب: ۱۲۵۸؛ الکاشف: ۱۰٤۲؛ الثقات لابن حبان، ۸/ ۱۷٤؛ میزان الاعتدال، ۱/ ۵۰٦؛ تاریخ الواسط: ۲۰۳۔

[6] ضعیف راوی ہے۔ کتاب الضعفاء للبخاری: ٦۵؛ التقریب: ۱۲٦۳؛ الضعفاء للعقیلی، ۱/ ۲۲٤۔

[7] ضعیف الحدیث ہے۔ التقریب: ۱۲۲۲؛ الکاشف: ۱۰۱٤؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ٦۳؛ الضعفاء للعقیلی، ۱/ ۲۲۱۔

[8] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۵۸٦؛ الکاشف: ۱۲۷۵۔

کیا اور ان سے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

حبیب بن سالم [1]: نعمان بن بشیر کے غلام اور کاتب تھے۔ ان سے محمد بن منتشر وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

حرب بن عبیداللہ: [2] ثقفی، ان کے نام کے بارے میں اہل علم کے ہاں کافی اختلاف ہے۔ عطاء بن السائب نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ ان احادیث کو بطریق سفیان بن عیینہ عن عطاء عن حرب عن خالٍ له عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں۔

اور ابو الاحوص عن عطاء عن حرب عن جده أبی أمه عن أبیه کے طریق سے بھی یہ احادیث مروی ہیں۔

اسی طرح حرب عن عطاء عن حرب بن هلال الثقفی عن أبی أمه اور ابوداود کی روایتِ حدیث میں عن حرب بن عبیداللّٰه عن جده أبی أمه عن أبیه کا طریق ہے۔ اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ان سے مروی احادیث باب "العشور علی الیهود والنصاری" کے ضمن میں آئی ہیں۔

الحجاج بن حسان: [3] الحنفی، ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے، تابعی ہیں۔ انہوں نے انس بن مالک وغیرہ سے اور ان سے یحییٰ بن سعید اور یزید بن ہارون نے روایتِ حدیث کی ہے۔

حجاج بن الحجاج: [4] الاحول الاسلمی، الباہلی، البصری، یہ فرزدق، قتادہ اور دیگر کئی لوگوں سے روایت کرتے ہیں، اور ان سے ابراہیم بن طہمان اور یزید بن زریع نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انہیں ثقہ کہا ہے۔ ۱۳۱ھ میں فوت ہوئے۔

حجاج بن یوسف: [5] الثقفی، عبدالملک بن مروان کی طرف سے عراق، خراسان کے حاکم تھے۔ اس کے بعد ولید بن عبدالملک کے دور میں بھی حاکم رہے۔ حجاج کی وفات واسط شہر میں ماہ شوال ۹۵ھ میں ہوئی۔ اس وقت اس کی عمر ۵۴ برس تھی۔ اس کا تذکرہ ''مناقب قریش وذکر القبائل'' میں آیا ہے۔ اس کی وفات کا واقعہ بہرہ سین میں سعید بن جبیر کے تذکرہ میں آئے گا۔

ابو حیہ: [6] عمرو بن نصر الخارقی، الہمدانی، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

ابو حُرہ: [7] حاء پر پیش، اور راء پر تشدید ہے، ان کا نام حنیفہ الرقاشی ہے۔ یہ اپنے چچا سے روایتِ حدیث کرتے ہیں، ان سے مروی حدیث باب الغصب میں مذکور ہے۔ جس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

---

[1] یہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ التقریب: ۱۰۹۲؛ الکاشف: ۹۰۷؛ الجرح والتعدیل، ۳/ ۱۰۲؛ الثقات لابن حبان، ٤/ ۱۳۸۔

[2] یہ لین الحدیث، ضعیف ہے۔ التقریب: ۱۱٦۷۔ [3] یہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ تاریخ یحییٰ بن معین، روایة ابن محرز، ۱/ ۸٤، ۲/ ۱۳۳؛ موسوعة اقوال الامام احمد بن حنبل، ۱/ ۲۲۹؛ الجرح والتعدیل، ۳/ ۱۵۷؛ الثقات لابن حبان، ٦/ ۲۰٤؛ تاریخ اسماء الثقات لابن شاهین: ۲۵۸؛ الکاشف: ۹۳۲؛ التقریب: ۱۱۲٤۔ [4] یہ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۱۲۳۔

[5] حافظ ابن حجر نے فرمایا: "الامیر الشهیر، الظالم المبیر ...... ولیس بأهل أن یروی عنه" التقریب: ۱۱٤۱۔

[6] ابو حیہ بن قیس الوداعی، الکوفی حسن الحدیث راوی ہیں۔ الجرح والتعدیل، ۹/ ۳٦۰؛ موسوعة اقوال الامام احمد، ٤/ ۲۰٤؛ تهذیب التهذیب: ۱۲/ ۸۱؛ الثقات لابن حبان، ۵/ ۱۸۰۔ [7] یہ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۵۸۸۔

((اَلَا لَا تَظْلِمُوا اَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ إِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ)) [1]

ابن حزم: [2] ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم۔ یہ ابوحبہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اور ان سے زہری نے روایتِ حدیث کی ہے۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما: ان کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں، انہی کی معیت میں حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ غزوۂ بدر کے بعد فوت ہو گئے تھے۔ ان کی وفات کے بعد سیدنا عمر نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم سے (نکاح کی) بات کی، لیکن دونوں میں سے کسی نے بھی کوئی مثبت جواب نہ دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کی پیش کش کی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا۔ یہ تین ہجری کا واقعہ ہے۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک طلاق دے دی تھی، تو آپ پر وحی نازل کی گئی کہ آپ رجوع کر لیں، کیونکہ یہ کثرت سے روزے رکھنے والیں اور شب بیدار خاتون ہیں۔ یہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہوں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے رجوع کر لیا تھا۔ ان سے صحابہ اور تابعین کی بہت بڑی جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ کی وفات ماہ شعبان ۴۵ھ میں بعمر ۶۰ سال ہوئی۔

حلیمہ: بنت ابی ذویب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدا میں ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ اس کے بعد حلیمہ نے آپ کی رضاعت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حلیمہ کے بیٹے عبداللہ بن حارث نے دودھ پیا تھا۔ حلیمہ کی دختر شیماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گود اٹھا کر کھیلایا کرتی تھی۔ آپ کو دو سال دو ماہ بعد اور بقول بعض پانچ سال بعد آپ کی والدہ کو واپس کیا گیا تھا۔ حلیمہ سے عبداللہ بن جعفر نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا تذکرہ باب البر والصلۃ میں آیا ہے۔

ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا: آپ کا نام رملہ بنت ابی سفیان بن صخر بن حرب ہے۔ آپ کی والدہ صفیہ بنت ابی العاص ہیں، وہ عثمان بن عفان کی پھوپھی تھیں۔ اس بارے میں اختلاف ہے کہ ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کب اور کہاں ہوا تھا؟ بعض نے کہا: ۶ھ میں ہوا تھا، جب یہ حبشہ میں تھیں اور نجاشی نے ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا تھا۔ چار سو دینار یا چار ہزار درہم بطور مہر اس نے ادا کیے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرحبیل بن حسنہ کو حبشہ روانہ کر کے ان کے ذریعے سے انہیں مدینہ منورہ بلوایا تھا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ نے ان سے نکاح مدینہ منورہ میں کیا تھا۔ اور ان کے ولی کے فرائض عثمان بن عفان نے ادا کیے تھے۔ ان کا انتقال مدینہ منورہ میں ۴۴ھ میں ہوا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ام الحصین بنت اسحاق الاحمسیہ: ان سے ان کے فرزند یحییٰ بن الحصین وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ یہ حجۃ الوداع میں شریک ہوئی تھیں۔

ام حرام: بنت ملحان بن خالد، النجاریہ، یہ ام سلیم کی ہمشیرہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کے اعزاز سے مشرف ہوئیں۔ یہ عبادہ

[1] دیکھئے مشکوۃ المصابیح: ۲۹٤٦۔ [2] ثقہ، عابد ہیں۔ التقریب: ۷۹۸۸۔

بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں دوپہر کو قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ اپنے شوہر کے ہمراہ سرزمینِ روم کی طرف جہاد میں گئیں اور وہیں وفات پائی۔ آپ کی قبر قبرص میں ہے۔ آپ کے بھانجے انس بن مالک اور آپ کے شوہر عبادہ بن صامت نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا: میں ان کے صحیح نام سے واقف نہیں ہو سکا، البتہ یہ اپنی کنیت ہی سے معروف ہیں۔ ان کی وفات سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوئی تھی۔

ملحان: میم کے نیچے زیر، لام ساکن، اس کے بعد حاء اور آخر میں نون ہے۔

حمنہ: بنت جحش، یہ ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ یہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ جب وہ غزوۂ احد میں شہادت سے سرفراز ہوئے، تو طلحہ بن عبیداللہ نے ان سے نکاح کر لیا۔

فصل

تابعیات

حسناء: [1] بنت معاویہ، الصریمیہ، انہوں نے اپنے چچا کے طریق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں اور ان سے عوف الاعرابی نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔ ان کا ذکر ابن ماکولا نے حسناء کے کالم میں اسی طرح کیا ہے، جبکہ حازمی نے ان کا تذکرہ یوں کیا ہے: خنساء بنت معاویہ، انہیں حسناء الصریمیہ بھی کہا جاتا ہے۔ حارث اور اسلم ان کے دو چچاؤں کے نام ہیں۔

الصریمیہ: صاد پر زبر، اور راء کے نیچے زیر ہے۔

حسناء: یہ حسن سے فعلاء کے وزن پر حسناء ہے۔

خنساء: خاء پر زبر، پھر نون اور اس کے بعد سین ہے۔

حفصہ بنت عبدالرحمٰن: [2] بن ابی بکر الصدیق، یہ منذر بن زبیر بن العوام کی اہلیہ ہیں۔

ام الحریر: [3] حاء پر زبر اور پہلی راء کے نیچے زیر ہے۔ طلحہ بن مالک کی لونڈی تھیں۔ انہوں نے اپنے آقا سے روایتِ حدیث کی ہے۔ اور ان کی احادیث کو محمد بن ابی رزین نے اپنی والدہ کے طریق سے روایت کیا ہے۔ ان کی حدیث اشراط الساعہ میں آئی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم / حرف الخاء

خالد بن الولید: القرشی، المخزومی، ان کی والدہ کا نام لبابہ صغری ہے۔ وہ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ آپ جاہلیت میں بھی معززینِ مکہ میں شمار ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ''سیف اللہ'' کا لقب دیا تھا۔ ۲۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ آپ سے آپ کے خالہ زاد ابن عباس، علقمہ اور جبیر بن نفیر نے روایتِ حدیث کی ہے۔

خالد بن ہوذہ: العامری یہ اور ان کے بھائی حرملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خزاعہ قبیلے کی

---

[1] یہ مجہولۃ الحال ہے۔ نیز دیکھئے التقریب: ۸۵۶۔ [2] یہ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۵۶۲۔

[3] یہ مجہولہ ہے۔ میزان الاعتدال، ٤/ ٦١٢؛ تقریب التهذيب: ۷۸۱۷۔

طرف لکھا اور انہیں ان دونوں کے اسلام کی خوشخبری دی۔ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ خالد بن ہوذہ یہ وہی ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ نے غلام یا لونڈی خریدی اور ان کے لیے معاہدہ لکھا۔

خلاد بن سائب: [1] بن خلاد الخزرجی۔ انہوں نے اپنے والد سے اور زید بن خالد سے اور ان سے حبان بن واسع وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

خباب بن الارت: ابوعبداللہ، التمیمی، قبل از اسلام جاہلیت میں غلام بنا لیے گئے تھے۔ انہیں بنوخزاعہ کی ایک خاتون نے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ نبی ﷺ کے دارِ ارقم کو مرکز تبلیغ بنانے سے قبل اسلام قبول کر چکے تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اسلام قبول کرنے کی پاداش میں اللہ کی راہ میں بہت زیادہ تعذیب وتشدد برداشت کرنا پڑا اور انہوں نے کمال صبر کا مظاہرہ کیا۔ کوفہ میں مقیم رہے۔ وہیں ۷۳ سال کی عمر میں ۳۷ھ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

خارجہ بن حذافہ: القرشی، العدوی، قریش کے ایک مشہور گھڑ سوار تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ اکیلے ایک ہزار گھڑ سواروں کے برابر تھے۔ ان کا شمار اہلِ مصر میں ہوتا ہے۔

عمرو بن بکیر خارجی نے آپ کو عمرو بن العاص سمجھ کر آپ پر حملہ کیا تھا۔ عمرو بن بکیر خارجی ان تین آدمیوں میں سے ایک ہے جنہوں نے سیدنا علی، سیدنا معاویہ اور سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور ان میں سے ہر ایک کو، یعنی مذکورہ بالا تینوں شخصیات کو قتل کرنے کے لیے روانہ ہوا۔ اس کے نتیجے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ یہ خارجہ ۴۰ھ میں قتل ہوئے تھے۔

خزیمہ بن ثابت: ابوعمارہ الانصاری، الاوسی، آپ کا لقب ذوالشہادتین، دوہری گواہی والا ہے، یعنی آپ اکیلے کی گواہی دو آدمیوں کے برابر قرار دی گئی تھی، بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ جنگ صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے۔ عمار بن یاسر کی شہادت کے بعد انہوں نے اپنی تلوار میان سے نکال لی اور لڑنا شروع کر دیا، تا آنکہ خود بھی شہید ہو گئے۔ آپ سے آپ کے بیٹوں عبداللہ، عمارہ اور جابر بن عبداللہ نے روایت حدیث کی ہے۔ خزیمہ، خاء پر پیش، زاء پر زبر ہے۔ عمارہ: عین پر پیش ہے۔

خزیمہ بن جزء: ابوعبداللہ، السلمی، ان سے ان کے بھائی حبان بن جزء نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان حضرات میں شمار ہوتے ہیں جن سے صرف ایک ہی آدمی نے روایتِ حدیث کی ہے۔

جزء: جیم پر زبر، زاء ساکن اور آخر میں ہمزہ ہے۔ عبدالغنی نے بیان کیا ہے کہ اصحاب الحدیث (محدثین) اس لفظ کے شروع میں جیم پر زبر، اس کے بعد زاء کے نیچے زیر اور آخر میں یاء پڑھتے ہیں۔ دارقطنی نے کہا: اس میں جیم ساکن اور زاء کے نیچے زیر ہے۔ حبان، حاء کے نیچے زیر اور باء مشدد ہے۔

خریم بن الاخرم: بن شداد بن عمرو بن فاتک، الاسدی، بعض اوقات اپنے دادا کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں۔ انہیں خریم بن

---

[1] ابن عبدالبر نے فرمایا: ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ الاستیعاب، ۲/ ۴۵۲، حافظ ابن حجر نے فرمایا: "ثقة ووهم من زعم أنه صحابي" التقريب: ۱۷۶۱۔

فاتک کہا جاتا ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے، بعض نے انہیں اہل کوفہ میں شمار کیا ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

خبیب بن عدی: الانصاری، الاوسی، بدری صحابی ہیں، ۳ھ میں غزوۂ ذات الرجیع میں اسیر ہو گئے تھے، انہیں مکہ مکرمہ لے جایا گیا۔ انہیں حارث بن عامر کے بیٹوں نے خرید لیا، کیونکہ خبیب نے ان کے باپ حارث کو بدر میں قتل کیا تھا، لہٰذا حارث کے بیٹوں نے ان سے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے انہیں خریدا۔ آپ نے کچھ عرصہ ان کے ہاں قیدی کی حیثیت سے گزارا، پھر بعد ازاں انہوں نے آپ کو تنعیم کے مقام پر سولی چڑھا دیا۔

آپ وہ پہلے مسلمان ہیں جنہیں اسلام قبول کرنے کی پاداش میں سولی چڑھایا گیا۔ آپ سے حارث بن برصاء نے روایتِ حدیث کی ہے۔

صحیح بخاری میں آیا ہے کہ قید کے دوران میں آپ نے اپنے غیر ضروری بالوں کی صفائی کے لیے حارث کی کسی دختر سے استرا طلب کیا، اسی دوران میں اس کا ایک معصوم سا بیٹا آپ کے پاس چلا آیا، ماں کو اس کی کچھ خبر نہ ہوئی۔ وہ پریشانی کے عالم میں بچے کو دیکھنے آپ کی طرف آئی تو آپ نے اس کے چہرے مہرے سے اس کی پریشانی محسوس کی تو فرمایا: ''کیا تمہیں یہ اندیشہ لاحق ہوا ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا، میں ایسا کام کبھی نہیں کر سکتا۔'' بعد ازاں وہ بیان کرتی تھی کہ اللہ کی قسم! میں نے خبیب سے بڑھ کر کوئی اچھا قیدی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! وہ تو قید خانے (کمرے) میں زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے، انہیں کہیں آنے جانے کی اجازت نہ تھی اور مکہ مکرمہ میں پھلوں کا موسم بھی نہ تھا۔ میں نے انہیں ہاتھ میں انگور کے خوشے لیے ہوئے انگور کھاتے دیکھا تھا۔ اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا خصوصی رزق ہے جو اس نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ لوگ جب انہیں قتل کرنے کے لیے حدودِ حرم سے باہر لے گئے تو خبیب نے فرمایا: ''مجھے دو رکعت نماز ادا کرنے کی مہلت دے دو۔'' انہوں نے آپ کو نماز کی مہلت دے دی تو آپ نے نماز کے بعد فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ سمجھیں گے کہ میں موت کے خوف سے دیر کر رہا ہوں تو لمبی نماز ادا کرتا۔'' پھر آپ نے یوں دعا کی: ''یا اللہ انہیں شمار کر، ایک ایک کر کے انہیں قتل کر، ان میں سے کسی کو بھی باقی نہ چھوڑ'' اور مقتل کے قریب آپ نے یہ شعر پڑھے:

مَا اُبَالِی حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِی
وَذٰلِكَ فِی ذَاتِ الْاِلٰـہِ وَاِنْ یَّشَأْ
یُبَارِكْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ [1]

''میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس بات کی قطعاً پروا نہیں کہ میں کس پہلو گرتا ہوں، میرے ساتھ یہ سلوک اللہ کی ذات پر ایمان لانے کی وجہ سے ہو رہا ہے، وہ چاہے تو میرے کٹے و بکھرے ہوئے اعضاء پر برکت نازل کر دے گا۔''

[1] صحیح بخاری: ۳۰٤٥۔

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کے ان اشعار کا کسی نے اردو میں کیا خوب منظوم ترجمہ کیا ہے۔

جب نکلتی جان ہے اسلام پر
تب نہیں پروا مجھ کو جان کی
کیوں نہ دوں کامل خوشی اپنی جان
چاہیے مجھ کو رضا رحمان کی
آرزو پنہا مرے سینے میں تھی
اس دِل مشتاق پُر ارمان کی
آنکھ کر لیتی زیارت وقتِ نزع
داعیٔ حق ہادیٔ ایمان کی
اے خدا پہنچا انہیں میرا سلام
جان جن پر میں نے ہے قربان کی

اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کے لیے خبیب نے ہی قبل از قتل نماز ادا کرنے کا طریقہ جاری کیا۔

خُنَیس بن حذافہ: السہمی، القرشی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سیدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کی زوجیت میں تھیں۔ بدر اور احد میں شرکت کی۔ ایک زخم کے سبب مدینہ منورہ ہی میں وفات پائی، ان کی صلبی اولاد نہ تھی۔

خُنَیس: یہ لفظ مصغر ہے۔

ابوخراش: ان کا نام حدرد ہے۔ قبیلہ بنواسلم سے تھے۔ صحابی ہیں، خراش: خاء کے نیچے زیر، راء مخفف اور آخر میں شین ہے۔

حدرد: حاء پر زبر، دال ساکن اور پھر راء ہے، آخر میں بھی دال ہے۔

ابوخلّاد: [1] صحابی ہیں۔ ابن عبدالبر کا بیان ہے کہ میں ان کے نام ونسب سے واقف نہیں ہو سکا۔ ان سے مروی ایک حدیث ہے:

یحییٰ بن سعید عن ابی فروۃ عن ابی خلاد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِذَا رَأَیْتُمُ المؤمِنَ اُعْطِیَ زُهْدًا فِی الدُّنْیا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ یُلَقَّی الحکمة)) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جب کسی مومن کو دیکھو جو دنیا کے بارے میں بے رغبت اور قلیل الکلام ہو تو اس کے قریب بیٹھا کرو۔ اسے اللہ کی طرف سے حکمت (دانائی) عطا کی جاتی ہے۔ [2]

دوسری روایت کے الفاظ بھی اسی طرح ہیں، البتہ اس کی سند میں ابوفروہ اور ابوخلاد کے درمیان ابومریم کا واسطہ ہے۔ مذکورہ بالا طریق اصح (زیادہ صحیح) ہے۔

---

[1] ان کا نام عبدالرحمٰن بن زہیر ہے۔ التقریب: ۸۰۸۵۔ [2] یہ روایت ابوفروہ یزید بن سنان (ضعیف) کی وجہ سے ضعیف ہے۔

فصل

تابعین

خیثمہ: ❶ عبدالرحمٰن بن ابی سبرۃ الجعفی، ابوسبرہ کا نام یزید بن مالک تھا۔خیثمہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ان کی وفات ابووائل سے پہلے ہوئی۔انہوں نے سیدنا علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور ان سے اعمش، منصور، اور عمرو بن مرہ نے روایت حدیث کی۔انہیں وراثت میں دولاکھ [درہم یا دینار] آئے، انہوں نے وہ سب رقم اہل علم میں تقسیم کردی۔

خیثمہ: خاء پر زبر، یاء ساکن اس کے بعد ثاء پر زبر ہے۔

سبرہ: سین پر زبر اور باء ساکن ہے۔

خالد بن معدان: ❷ ابوعبداللہ، الشامی، الکلاعی۔اہل حمص میں سے ہیں، ان کا بیان ہے کہ مجھے ستر صحابہ سے ملاقات کا اعزاز و شرف حاصل ہے۔اہل شام کے ثقہ لوگوں میں سے تھے۔۱۰۴ھ میں طرسوس کے مقام پر وفات پائی۔

معدان: میم پر زبر، عین ساکن اور دال مخفف ہے۔

خالد بن عبداللہ: ❸ الواسطی، الطحان۔حصین وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اچھے اور صالح بندوں میں سے ہیں۔بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے تین بار اپنے آپ کو اللہ سے خریدا، یعنی تین بار اپنے جسم کے ہم وزن چاندی اللہ کی راہ میں صدقہ کی۔۱۷۹ یا ۱۸۳ھ میں وفات پائی۔ان کی ولادت ۱۱۰ھ کو ہوئی تھی۔

خارجہ بن زید: ❹ بن ثابت، انصاری، المدنی۔جلیل القدر تابعی ہیں، انہوں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا دور پایا، اپنے والد اور دیگر صحابہ کرام سے سماع کا شرف حاصل کیا۔آپ مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ہیں۔مضبوط اور پختہ صاحبِ علم ہیں۔ان سے زہری نے روایتِ حدیث کی ہے۔۹۹ھ میں وفات پائی۔

خارجہ بن صلت: ❺ البرجمی، قبیلہ بنو براجم میں سے تھے جو بنوتمیم کی ایک ذیلی شاخ ہے، تابعی ہیں۔ابن مسعود اور اپنے چچا سے روایتِ حدیث کرتے ہیں، ان سے شعبی نے روایتِ حدیث کی ہے۔ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔

خشف بن مالک: ❻ الطائی، اپنے والد، چچا اور عمرو بن مسعود سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ان سے زید بن جبیر نے روایتِ حدیث کی ہے۔اہل فن نے ان کی توثیق کی ہے، یعنی انہیں روایت حدیث میں ثقہ قرار دیا ہے۔خِشف: خاء کے نیچے زیر، شین ساکن اور آخر میں فاء ہے۔

ابوخزامہ: ❼ بن یعمر، قبیلہ بنو حارث بن سعد کے فرد ہیں، اپنے والد سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے زہری نے

❶ ثقہ ہیں۔التقریب: ۱۷۷۳۔ ❷ ثقہ ہیں۔التقریب: ۱۶۷۸۔ ❸ ثقہ ثبت ہیں۔التقریب: ۱۶۴۷۔

❹ ثقہ فقیہ ہیں۔التقریب: ۱۶۰۹۔ ❺ یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔الثقات لابن حبان، ۴/ ۲۱۱؛ الکاشف: ۱۳۰۱۔

❻ یہ ثقہ ہیں۔التقریب: ۱۷۱۴؛ الکاشف: ۱۳۸۷؛ الثقات لابن حبان، ۴/ ۲۱۴۔

❼ یہ صحابی ہیں۔الکاشف: ۶۶۰۵؛ التقریب: ۸۰۷۷؛ توضیح المشتبۃ لابن ناصر الدین، ۹/ ۲۴۱۔

احادیث روایت کی ہیں۔تابعی ہیں۔

خزامہ: خاء کے نیچے زیر اور زاء مخفف ہے۔

ابوخلدہ: [1] خالد بن دینار، تمیمی، سعدی، بصری ہیں، درزی (کپڑے سینے کا کام کرتے) تھے۔ثقہ تابعین میں سے ہیں۔سیدنا انس سے احادیث روایت کرتے ہیں اور ان سے وکیع وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

خلدہ: خاء پر زیر اور لام ساکن ہے۔

ابن خطل: عبداللہ بن خطل التمیمی، مشرک تھا، فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا تھا، چنانچہ اسی دن مقتول ہوا۔

خطل: خاء پر زبر اور طاء پر بھی زبر ہے۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد رضی اللہ عنہا: قریش کے خاندان سے تھیں، پہلے ابو ہالہ بن زرارۃ کی زوجیت میں تھیں۔ بعد ازاں عتیق بن عائذ نے ان سے نکاح کیا، پھر ان سے نبی ﷺ نے نکاح کیا۔اس وقت ان کی عمر چالیس برس اور رسول اللہ ﷺ کی عمر پچیس برس تھی۔ نبی ﷺ نے ان سے پہلے کسی خاتون کے ساتھ نکاح نہیں کیا تھا اور ان سے نکاح کے بعد ان کی زندگی میں بھی آپ نے کسی دوسری خاتون سے نکاح نہیں کیا۔انہیں رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے کا شرف حاصل ہے۔رسول اللہ ﷺ کے بیٹے بیٹیاں ساری اولاد ان ہی کے بطن سے ہوئی، البتہ آپ کے فرزند ابراہیم، ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے۔سیدہ خدیجہ کا انتقال مکہ مکرمہ میں ہجرت سے پانچ سال قبل ہوا۔بعض نے ہجرت سے چار سال اور بعض نے تین سال قبل کا بھی ذکر کیا ہے، جبکہ نبوت کا دسواں سال تھا۔وفات کے وقت ان کی عمر ۶۵ سال تھی۔انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ پچیس سال بسر کیے اور حجون کے مقام پر مدفون ہوئیں۔

حجون: حاء پر زبر اور جیم مخفف اور اس پر پیش، مکہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے، یہاں ایک قبرستان ہے جسے جنت المعلیٰ کہتے ہیں۔

خولہ بنت حکیم: زوجہ عثمان بن مظعون، صالحہ، فاضلہ خاتون تھیں۔ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

خولہ بنت ثامر: الانصاریہ، ان سے مروی احادیث اہلِ مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ان سے نعمان بن ابی عیاش الزرقی نے روایتِ حدیث کی ہے۔یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ خولہ بنت قیس بن بنی مالک بن النجار بھی انہی کو کہا جاتا ہے۔صحیح یہ ہے کہ یہ دونوں الگ الگ ہیں۔ [2]

---

[1] یہ ثقہ صدوق ہیں۔الثقات للعجلی: ۳۶۲؛ الجرح والتعدیل، ۳/ ۳۲۸؛ الثقات لابن حبان، ٤/ ۱۹۹؛ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳/ ۱٤۷؛ الکاشف: ۱۳۱۵؛ التقریب: ۱۶۲۷۔ [2] راجح یہی ہے کہ خولہ بنت ثامر اور خولہ بنت قیس دونوں ایک ہی صحابیہ کے نام ہیں۔دیکھئے معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، ٦/ ۳۳۰٤؛ موسوعہ اقوال ابی الحسن الدارقطنی، ۲/ ۷۷۲؛ تهذیب الکمال بتحقیق بشار عواد، ۳۵/ ۱٦۵؛ تهذیب التهذیب، ۱۲/ ٤۱۵۔

ثامر، قیس کا لقب ہے۔

خولہ بنت قیس: الجہنیہ، ان سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے نعمان بن خربوذ نے احادیث روایت کی ہیں۔

خربوذ: خاء پر پیش، اس کے بعد راء اور آخر میں ذال ہے۔

خنساء بنت خذام: بن خالد، الانصاریہ، الاسدیہ ان سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے ابو ہریرہ، اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

خنساء: خاء پر زبر، نون ساکن، اس کے بعد سین اور آخر میں مدّ ہے۔

خذام: خاء کے نیچے زیر اور ذال مخفف ہے۔

ام خالد: بنت خالد بن سعید بن العاص، الامویہ، یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کی ولادت حبشہ میں ہوئی تھی۔ یہ بہت چھوٹی تھیں جب انہیں وہاں سے مدینہ منورہ لایا گیا تھا۔ بعد میں زبیر بن العوام نے ان سے نکاح کیا تھا۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین/حرف الدال

دحیہ کلبی: دحیہ بن خلیفہ کلبی، کبار صحابہ میں سے ہیں۔ غزوۂ احد اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ معاہدہ حدیبیہ کے بعد ۶ ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قیصر کے ہاں اپنے سفیر کی حیثیت سے بھیجا تھا، ابتدا میں قیصر نے آپ کی باتوں کی تصدیق کی مگر جب اس کے حواریوں نے انکار کر دیا تو وہ بھی منحرف ہو گیا۔ جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں آتے تو انہی کی شکل وصورت میں تشریف لایا کرتے تھے۔ ملک شام میں سکونت پذیر رہے، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ تھے۔

ان سے بہت سے تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔

دحیہ: دال کے نیچے زیر، اس کے بعد حاء ساکن اور اس کے بعد یاء ہے۔ اکثر محدثین اور اہلِ لغت اس لفظ کو اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ بعض نے یاء پر زبر بھی بیان کی ہے۔

ابو الدرداء: عویمر بن عامر الانصاری الخزرجی، اپنی کنیت سے معروف ہیں۔ درداء ان کی دختر کا نام تھا۔ اپنے قبیلے میں سب سے آخر میں اسلام قبول کیا، اس طرح قدرے متاخر الاسلام ہیں، ان کی اسلامی زندگی بہت خوب رہی فقیہ، عالم اور دانا شخص تھے۔ ملک شام میں سکونت رکھی اور ۳۲ ھ میں دمشق میں وفات پائی۔

فصل

تابعین

داود بن صالح: [1] بن دینار، التمار، مولیٰ الانصاری، المدنی۔ سالم بن عبداللہ اور ان کے والد اور والدہ سے روایت حدیث کی ہے۔

داود بن الحصین: [2] مولیٰ عمرو بن عثمان بن عفان، عکرمہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے مالک وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۷۲ سال کی عمر میں ۱۳۵ھ میں وفات پائی۔

ابن الدیلمی: [3] ضحاک بن فیروز الدیلمی، تابعی ہیں۔ ان سے مروی احادیث اہل مصر کے ہاں متداول ہیں، اپنے والد سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ الدیلمی، دال پر زبر، دیلم نامی ایک مشہور پہاڑ کی طرف نسبت ہے۔

ابوداود الکوفی: [4] نفیع بن الحارث، الاعمیٰ، الکوفی، عمران بن حصین اور ابو برزہ سے روایت حدیث کرتا ہے اور اس سے ثوری اور شریک نے احادیث روایت کی ہیں۔ محدثین نے اس کی بیان کردہ احادیث کو ترک کیا ہے۔ رافضیت کی طرف مائل تھا۔ کتاب العلم میں اس کا تذکرہ آیا ہے۔

فصل

صحابیات

ام الدرداء: ان کا نام خیرہ بنت ابی حدرد ہے۔ قبیلہ بنو اسلم کی فرد تھیں اور ابوالدرداء کی اہلیہ ہیں، علم و فضل والی تھیں۔ صحابیات میں سے سمجھدار خاتون تھیں، انہیں نیکی اور عبادت کی رغبت بہت زیادہ تھی۔

ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ابوالدرداء سے دو سال پہلے فوت ہو گئی تھیں۔ ان کی وفات شام میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین/ حرف الذال

ابوذر غفاری: ابوذر جندب بن جنادہ، مشہور و معروف، زاہد اور مہاجر صحابہ میں سے ہیں، مکہ میں ابتدائی دور میں اسلام قبول کیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اسلام قبول کرنے والے پانچویں فرد تھے، یعنی ان سے پہلے صرف چار افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔

پھر یہ اپنی قوم کی طرف پلٹ گئے اور وہیں رہے۔ غزوۂ خندق کے بعد مدینہ منورہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

---

[1] صدوق ہیں۔ التقریب: ۱۷۹۰؛ الکاشف: ۱۴۴۳؛ الثقات لابن حبان، ۶/ ۲۸۰؛ موسوعہ اقوال الامام احمد، ۱/ ۳۴۹۔ [2] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۷۷۹؛ الطبقات الکبری، ۱/ ۳۱۷؛ الثقات للعجلی، ۱/ ۱۴۷؛ الثقات لابن شاهین، ۱/ ۸۱ ت ۳۴۰۔ [3] حسن الحدیث راوی ہیں۔ الثقات لابن حبان، ۴/ ۳۸۷؛ الکاشف للذهبی: ۲۴۳۴؛ تهذیب التهذیب: ۴/ ۴۴۸۔ [4] یہ متروک، متہم بالکذب ہے۔ التقریب: ۷۱۸۱؛ الکاشف: ۵۸۷۰؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی، ۲/ ۶۸۴۔

اور اپنی وفات تک، ربذہ میں سکونت رکھی۔ ۳۲ھ سیدنا عثمان کے دور خلافت میں وہیں رہے۔

نبی ﷺ کی بعثت سے قبل بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ سے بہت سے صحابہ وتابعین نے احادیث روایت کی ہیں۔

ذومخبر: میم کے نیچے زیر، خاء ساکن، باء پر زبر اور آخر میں راء ہے۔ نبی ﷺ کے خادم نجاشی کے بھتیجے ہیں، ان سے جبیر بن نفیر وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ اہل شام میں ان کا شمار ہوتا ہے اور ان سے مروی احادیث انہی کے ہاں متداول ہیں۔

ذوالیدین: قبیلہ بنوسلیم کے فرد ہیں، ان کا نام الخرباق ہے، صحابی ہیں۔ حجاز کے باشندے ہیں۔ یہ نبی ﷺ کے ہمراہ اس نماز میں شریک تھے جس نماز میں نبی ﷺ کو سہو ہوا تھا۔

الخرباق: خاء کے نیچے زیر، راء ساکن اور پھر باء ہے۔

ذوالسویقتین: الحبشی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ شخص کعبے کو گرائے گا۔'' [1]

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین / حرف الراء

رافع بن خدیج: ابوعبداللہ، الحارثی، الانصاری، انہیں غزوۂ احد میں ایک تیر آن لگا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میں قیامت کے دن اس عمل پر تمہارا گواہ ہوں گا۔'' [2]

عبدالملک بن مروان کے دور میں اس زخم سے (دوبارہ) خون جاری ہوگیا تو ۷۳ھ میں مدینہ منورہ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کی عمر ۸۶ سال تھی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

خدیج: خاء پر زبر، دال کے نیچے زیر اور آخر میں جیم ہے۔

رافع بن عمرو: الغفاری، ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے عبداللہ بن الصامت نے احادیث روایت کی ہیں۔ کھجور تناول کرنے کے بارے میں ان سے حدیث مروی ہے۔

رافع بن مکیث: الجہنی، حدیبیہ میں شریک تھے، ان سے ان کے دو بیٹوں بلال اور حارث نے روایت حدیث کی ہے۔

مکیث: میم پر زبر، کاف کے نیچے زیر، یاء ساکن اور آخر میں ثاء ہے۔

رفاعہ بن رافع: ابومعاذ الزرقی، الانصاری۔ بدر، احد اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ شریک رہے۔ سیدنا علی کے ہمراہ جنگ صفین وجمل میں بھی شریک تھے۔ سیدنا معاویہ کی خلافت کے اوائل میں وفات پائی۔ ان سے ان کے دو بیٹوں عبید ومعاذ اور ان کے برادرزادے یحییٰ بن خلاد نے روایت حدیث کی ہے۔

رفاعہ بن سموال: القرظی، یہی وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنی اہلیہ کو تین طلاقیں دے دی تھیں تو ان کے بعد ان کی مطلقہ نے عبدالرحمٰن بن الزبیر سے نکاح کرلیا تھا۔ ان سے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر حضرات نے احادیث روایت کی ہیں۔ سموال: سین کے نیچے زیر، بعض سین پر زبر بھی پڑھتے ہیں، میم ساکن، واؤ مخفف، اور آخر میں لام ہے۔

---

[1] صحیح بخاری: ۱۵۹۶؛ صحیح مسلم: ۲۹۰۹ (۷۳۰۶)۔

[2] مسند احمد، ۴۵/ ۹۷ رقم الحدیث: ۲۷۱۲۸؛ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/ ۲۳۹ وھو حسن۔

الزبیر: زاء پر زبر، باء کے نیچے زیر، بعض زاء پر زبر اور باء پر پیش پڑھتے ہیں۔

یہ رفاعہ ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ماموں ہیں۔

رفاعہ بن عبدالمنذر: الانصاری، ابولبابہ، ان کا تذکرہ حرف لام کے تحت آئے گا۔

رویفع بن ثابت: بن سکن الانصاری، ان کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے۔ سیدنا معاویہ نے انہیں ۴۶ھ کو المغرب میں طرابلس کے علاقے کا حکمران مقرر فرمایا تھا۔ ان کی وفات برقہ میں اور بقولِ بعض شام میں ہوئی۔ ان سے حنش بن عبداللہ وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

رویفع: رافع کی تصغیر ہے۔ حنش، حاء اور نون پر زبر اور آخر میں شین ہے۔

رکانہ بن عبد یزید: بن ہاشم بن عبدالمطلب، القرشی، (ایمان واعمال میں) متشدد یا مضبوط جسم کے لوگوں میں سے تھے۔ ان سے مروی احادیث اہلِ حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ سیدنا عثمان کے دور تک حیات تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ان کی وفات ۴۲ھ میں ہوئی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ رکانہ: راء پر پیش، کاف مخفف، پھر نون ہے۔

رباح بن الربیع: الاسیدی، الکاتب، ان سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔

ان سے قیس بن زہیر نے روایت حدیث کی ہے۔

الاُسَیِّدی: ہمزہ پر پیش، سین پر زبر، پہلی اور دوسری دونوں یاء مشدد ہیں۔

ربیعہ بن کعب: ابوفراس، الاسلمی، ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ اہل صفہ میں سے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے قدیم ساتھیوں میں سے ہیں۔ سفر وحضر میں آپ کے ہمراہ رہتے تھے۔ ۶۳ھ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ربیعہ بن الحارث: بن عبدالمطلب بن ہاشم، رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان سے (کئی) احادیث مروی ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۲۳ھ میں وفات پائی۔ انہی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا: میں سب سے پہلے ربیعہ بن حارث کا خون معاف کرتا ہوں۔ واقعہ یہ تھا کہ جاہلیت میں ربیعہ بن حارث کا ایک بیٹا جس کا نام آدم تھا، وہ قتل ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسلام میں اس کے قصاص کے مطالبے کو باطل ٹھہرا دیا۔

ربیعہ بن عمرو: [1] الجرشی، واقدی نے کہا: ربیعہ، مرج راہط کے دن مقتول ہو گئے تھے۔

ابورافع اسلم: نبی ﷺ کے غلام تھے۔ ان کے نام پر ان کی کنیت غالب ہے، قبطی تھے۔ پہلے عباس کے غلام تھے۔ انہوں نے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہبہ کر دیا تھا۔ انہوں نے جب رسول اللہ ﷺ کو عباس رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کی بشارت دی تو آپ نے انہیں آزاد کر دیا تھا۔ انہوں نے غزوۂ بدر سے قبل اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث

[1] ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ دیکھئے الاستیعاب، ۲/ ۴۹۳؛ التقریب: ۱۹۱۵؛ الاصابة، ۲/ ۳۹۳۔ یہ ثقہ ہیں۔ الطبقات الکبری، ۷/ ۴۳۸؛ مختصر تاریخ دمشق، ۸/ ۲۸۱۔

کی ہے۔سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے کچھ ہی پہلے وفات پائی۔

ابورمثہ: بن رفاعہ بن یثربی التیمی، امرؤ القیس بن زید بن مناۃ بن تمیم کی اولاد سے ہیں۔ان کے نام کے بارے میں اہل علم کے ہاں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔بعض نے تو وہی بیان کیا ہے جو ہم ذکر کر آئے ہیں اور بعض نے عمارہ بن یثربی اور بعض نے اس کے علاوہ کچھ اور نام بھی بیان کیے ہیں۔اپنے والد کی معیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ان سے ایاد بن لقیط نے روایتِ حدیث کی ہے۔

رمثہ: راء کے نیچے زیر، میم ساکن اور اس کے بعد ثاء ہے۔

ابورزین: لقیط بن عامر بن صبرۃ، ان کا تذکرہ بہرۂ لام میں آئے گا۔

ابوریحانہ: شمعون بن زید القرظی، الانصاری، خود انصاری نہ تھے بلکہ ان کے حلیف ہونے کی وجہ سے انصاری کہلاتے ہیں، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بھی کہا جاتا ہے۔ریحانہ، ان کی ایک بیٹی تھی، لہٰذا ان کی کنیت ابوریحانہ ہے۔وہ عالمہ، فاضلہ اور زاہدہ خاتون تھیں۔

ابوریحانہ نے ملک شام میں سکونت رکھی۔

ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

فصل

تابعین

ابورجاء: [1] عمران بن تمیم العطاردی، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہی اسلام قبول کرلیا تھا۔سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عالم باعمل اور عمر رسیدہ تھے۔قُراء میں سے تھے۔۱۰۷ھ میں وفات پائی۔

ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن: [2] جلیل القدر تابعی ہیں۔فقہائے مدینہ میں سے تھے۔ان کے علم وفضل پر اس دور کے لوگوں کا اتفاق تھا۔انس بن مالک اور سائب بن یزید سے سماع حدیث کیا اور ان سے ثوری اور مالک بن انس نے روایتِ حدیث کی ہے۔۱۳۶ھ میں وفات پائی۔

ابورافع بن الحقیق: اس کا نام عبداللہ تھا۔یہودی تھا، اہل حجاز کا ایک تاجر تھا۔معجزات میں براء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کا ذکر آیا ہے۔[3]

الحقیق: حاء پر پیش، پہلی قاف پر زبر اور یاء ساکن ہے۔

رعل بن مالک: بن عوف، جن کفار نے قراء صحابہ کو شہید کیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بددعا کے لیے نمازوں میں قنوت نازلہ کا

---

[1] آپ ثقہ، مخضرم ہیں۔التقریب: ۵۱۷۱؛ الکاشف: ۴۲۷۵۔ [2] ثقہ، فقیہ ہیں۔التقریب: ۱۹۱۱؛ الکاشف: ۱۵۵۰۔

[3] دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح: ۵۸۷۶۔

اہتمام کیا تھا، یہ بھی انہی میں سے تھا۔ [1]

رعل: راء کے نیچے زیر اور عین ساکن ہے۔

فصل

صحابیات

الربیع بنت معوذ:

بلند پایہ انصاریہ صحابیہ ہیں، ان سے مروی احادیث اہل مدینہ اور اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔

الربیع: راء پر پیش، باء پر زبر، یاء مشدد ہے اور اس کے نیچے زیر اور آخر میں عین ہے۔

الربیع بنت النضر: انس بن مالک انصاری کی پھوپھی محترمہ اور حارثہ بن سراقہ کی والدہ محترمہ ہیں۔ صحیح البخاری میں ان کا تذکرہ ام الربع بنت النضر کے حوالہ سے آیا ہے، جبکہ صحابیات کے تذکروں میں ان کا نام الربیع مذکور ہوا ہے۔

الرمیصاء: ام سلیم بنت ملحان، انس بن مالک کی والدہ ہیں، ان کا تذکرہ بہرہ سین میں آئے گا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین/حرف الزاء

زید بن ثابت: الانصاری، نبی ﷺ کے کاتب تھے۔ نبی ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت ان کی عمر گیارہ برس تھی، صاحب علم وفقہاء صحابہ میں سے تھے۔ علم وراثت پر انہیں خوب عبور حاصل تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں صحابہ کرام کی جس کمیٹی نے قرآن مجید جمع کر کے ایک جگہ لکھا تھا، آپ بھی اس کمیٹی کے ایک اہم رکن تھے۔ اسی طرح سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جن لوگوں نے اس مصحف سے دیگر نقول تیار کی تھیں ان میں بھی شامل تھے۔ ۵۶ سال کی عمر میں ۴۵ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ لوگوں کی بڑی تعداد نے آپ سے روایت کی ہے۔

زید بن ارقم: ابوعمرو انصاری، الخزرجی، ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ کوفہ میں جا کر رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ۶۶ھ میں وہیں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

زید بن خالد: الجہنی، کوفہ میں رہائش پذیر ہوئے، اور وہیں ۸۵ سال کی عمر میں ۷۸ھ میں وفات پائی۔ عطاء بن یسار وغیرہ نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

زید بن حارثہ: ابواسامہ، ان کی ماں کا نام سُعدی بنت ثعلبہ ہے۔ قبیلہ بنومعن کی فرد تھیں۔ قبل از اسلام ان کی والدہ انہیں ساتھ لیے اپنی قوم سے ملاقات کے لیے جارہی تھیں کہ قبیلہ بنوالقین بن الجسر کے ایک گروہ نے ان پر حملہ کر دیا۔ یہ لوگ بنومعن کے گھروں کے پاس سے جارہے تھے، ان ڈاکوؤں نے زید کو اٹھالیا۔ اس وقت یہ ابھی چھوٹے بچے تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت ان کی عمر بمشکل آٹھ برس تھی۔ وہ لوگ انہیں عکاظ نامی منڈی میں لے گئے اور جا کر فروخت کے لیے پیش کیا تو حکیم بن حزام بن خویلد نے انہیں اپنی پھوپھی خدیجہ کے لیے چار سو درہم میں خرید لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو

[1] دیکھئے مشکوۃ المصابیح: ۱۲۹۰۔

انہوں نے یہ غلام رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دیا۔ آپ نے انہیں اپنے قبضے میں لے لیا۔ بعد ازاں ان کے اہل خانہ کو ان کے بارے میں پتہ چلا تو ان کے والد حارثہ اور چچا کعب انہیں آزاد کرانے کے لیے مکہ مکرمہ آئے، نبی ﷺ نے انہیں (زید کو) اپنے ہاں رہنے یا اپنے والد اور چچا کے ساتھ جانے کا اختیار دے دیا۔ انہوں نے اپنے خاندان کے بجائے رسول اللہ ﷺ کے ہاں رہنے کو ترجیح دی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ حسن سلوک اور بہت اچھا برتاؤ کرتے تھے۔

اس کے بعد نبی ﷺ ان کو لے کر حطیم میں آئے اور وہاں موجود لوگوں سے فرمایا: ''لوگو! گواہ رہو کہ آج کے بعد یہ زید میرا بیٹا ہے، یہ میرا اور میں اس کا وارث ہوں گا۔'' چنانچہ اس دن سے یہ زید بن حارثہ کی بجائے زید بن محمد کہلانے لگے۔ جب اللہ تعالیٰ نے دین اسلام نازل کیا اور قرآن کریم میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ [1] کہ تم ان کو ان کے اصل آباء کی نسبت سے ہی پکارا اور بلایا کرو، یہی بات اللہ کے ہاں انصاف والی ہے۔ پھر انہیں دوبارہ زید بن حارثہ کہا جانے لگا۔

ایک قول کے مطابق انہوں نے مردوں میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا، نبی ﷺ ان سے دس برس اور دوسرے قول کے مطابق بیس برس بڑے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح اپنی لونڈی ام ایمن سے کر دیا تھا، ان کے بطن سے ان کے بیٹے اسامہ پیدا ہوئے، انہوں نے بعد میں زینب بنت جحش سے بھی نکاح کیا تھا۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کا محبوب کہا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے سوا کسی بھی صحابی کا نام لے کر قرآن مجید میں تذکرہ نہیں کیا۔ ان کے نام کا ذکر یوں آیا ہے: ﴿فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا﴾ [2] جب زید اس سے اپنی ضرورت پوری کر چکے تو ہم نے اس (زینب) کا نکاح آپ سے کر دیا۔ ان سے ان کے فرزند اسامہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ زید رضی اللہ عنہ جمادی الاولی ۸ھ میں غزوۂ موتہ میں امیر لشکر کی حیثیت سے مقام شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ۵۵ سال تھی۔

زید بن خطاب: العدوی، القرشی، سیدنا عمر کے بڑے بھائی تھے، اولین مہاجرین میں سے ہیں۔ سیدنا عمر سے قبل دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ غزوۂ بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

زید بن سہل: اپنی کنیت ابوطلحہ سے زیادہ شہرت پائی۔ بہرہ طاء میں ان کا تذکرہ آئے گا۔

الزبیر بن العوام: ابوعبداللہ، القرشی، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب آپ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ ابھی ان کی عمر سولہ برس تھی کہ اپنی والدہ کے ہمراہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ اسلام قبول کرنے کی پاداش میں ان کے چچا نے انہیں دھوئیں سے اذیت پہنچائی، تاکہ ان کو اسلام سے برگشتہ کر سکے۔ مگر اللہ کے فضل سے یہ ثابت قدم رہے۔ تمام غزوات میں نبی ﷺ کے شانہ بشانہ رہے۔ سب سے پہلے انہوں نے ہی اللہ کی راہ میں تلوار چلائی۔ غزوۂ احد میں پریشانی کے عالم میں محض چند افراد رسول اللہ ﷺ کے گرد رہ گئے تھے۔ آپ بھی ان میں شامل تھے، نیز آپ ان دس خوش نصیب افراد میں سے بھی ہیں جنہیں

[1] ۳۳/ الاحزاب:۵۔ [2] ۳۳/ الاحزاب:۳۷۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی موقع پر جنت کی بشارت دی تھی، اور انہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔ آپ کا رنگ سفید، قامت طویل اور جسم پھرتیلا تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کا رنگ گندمی، جسم پر بال بہت زیادہ، اور رخساروں پر گوشت قلیل تھا۔ آپ کو عمرو بن جرموز نے ۳۶ھ میں سرزمین بصرہ میں سفوان کے مقام پر قتل کر دیا تھا۔ اس وقت آپ کی عمر ۶۴ سال تھی۔ اور وادی السباع میں مدفون ہوئے۔ بعد ازاں آپ کے جسد خاکی کو بصرہ منتقل کر دیا گیا۔ آپ کی قبر وہاں مشہور ہے۔ آپ سے آپ کے بیٹوں عبداللہ اور عروہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

زیاد بن لبید: ابو عبداللہ، الانصاری، الزرقی، تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ شریک رہے، آپ نے انہیں حضر موت کا عاقل و حاکم بھی مقرر فرمایا تھا۔ آپ سے عوف بن مالک اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہما نے روایتِ حدیث کی ہے۔ سیدنا معاویہ کے ابتدائی دورِ خلافت میں وفات پائی۔

زیاد بن الحارث: الصدائی، انہیں نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ بیعت کے بعد انہوں نے نبی ﷺ کی موجودگی میں اذان بھی کہی۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔

صُدائی: صاد پر پیش، دال مخفف، اس کے بعد الف اور اس کے بعد ہمزہ ہے۔

زاہر بن الاسود: الاسلمی، ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پر درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ کوفہ میں رہائش پذیر رہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔

زراع بن عامر: بن عبدالقیس، آپ قبیلہ عبدالقیس کے وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ اور ان سے مروی احادیث ان کے ہاں متداول ہیں۔

زرارہ بن ابی اوفی: [1] صحابی ہیں۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں وفات پائی۔

ابوزید الانصاری: [2] ان خوش نصیب حضرات میں سے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قرآن حفظ کر چکے تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے، بعض نے ان کا نام سعید بن عمیر اور بعض نے قیس بن سکن بھی بیان کیا ہے۔

ابوزہیر النمیری: [3] ان کا شمار اہلِ شام میں ہوتا ہے۔

الزبیدی: [4] ان کا نام منبہ بن سعد ہے۔ زُبید کی نسبت سے زُبیدی کہلاتے ہیں، مجھے ان کے صحابی ہونے کی تصدیق نہیں ہوئی۔

زُبیدی: زاء پر پیش اور باء پر زبر ہے۔

---

[1] یہ ثقہ، عابد تابعی ہیں، صحابی نہیں ہیں۔ دیکھئے التقریب: ۲۰۰۹ وغیرہ۔

[2] حافظ ابن حجر نے ان کا نام عمرو بن اُخطب نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم، التقریب: ۴۹۸۸۔

[3] ان کی کنیت ابو الازہر انماری بھی ہے۔ دیکھئے التقریب: ۷۹۳۱۔

[4] مجھے اس کے حالات نہیں ملے۔ واللہ اعلم۔

فصل

تابعین

الزبیر بن عدی: 1 ابن عدی بھی کہلاتے ہیں، بنو ہمدان کے فرد ہیں۔کوفہ میں رہائش رکھنے کی وجہ سے کوفی کہلائے۔رے کے قاضی تھے، تابعی ہیں۔آپ نے انس بن مالک سے سماع حدیث کیا، ثوری نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔۱۳۱ھ میں وفات پائی۔

ہمدانی: میم ساکن ہے۔

الزبیر بن العربی: 2 النمیر، البصری، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، ان سے معمر اور حماد بن زید نے روایتِ حدیث کی ہے۔ثقہ ہیں۔

زیاد بن کُسیب: 3 العدوی، تابعی ہیں، ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ابو بکرہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

کُسیب، کُلیب کی طرح مصغّر ہے۔

زہرہ بن معبد: 4 ان کی کنیت ابو عقیل (عین پر زبر) ہے قریشی، مصری ہیں۔انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ان کی اکثر احادیث اہل مصر کے ہاں متداول ہیں۔

زہیر بن معاویہ: 5 ابو خیثمہ، الجعفی، الکوفی۔الجزیرہ میں رہائش پذیر رہے، حافظ، ثقہ اور علم میں مضبوط تھے۔آپ نے ابو اسحاق ہمدانی اور ابو الزبیر سے سماعِ حدیث کیا، ان سے ابن المبارک اور یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔الزکوٰۃ میں ان کا ذکر آیا ہے۔۱۷۴ھ میں وفات پائی۔

زُمیل بن عباس: 6 اپنے مولیٰ عروہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں، اور ان سے یزید بن الھاد نے روایتِ حدیث کی ہے۔کسی حد تک ضعیف راوی تھے۔

الزہری: 7 ابو بکر محمد [بن مسلم بن عبید اللہ بن] عبداللہ بن شہاب الزہری، زہرہ بن کلاب کی طرف نسبت سے زہری کہلاتے ہیں۔مشہور فقیہ، محدث ہیں۔مدینہ منورہ کے مشہور اہل علم تابعین میں سے ہیں۔

فنونِ علم شریعت میں مہارت اور قابلیت کی وجہ سے ممتاز اور نمایاں تھے۔آپ نے بہت سے صحابہ سے سماع حدیث کیا، ان سے بھی قتادہ اور مالک بن انس نے روایت کی ہے۔عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: ''میں سنت کے بڑے عالموں میں ان سے بڑا عالم

---

1 ثقہ ہیں۔التقریب: ۲۰۰۱؛ الثقات للعجلی: ٤٥٥؛ الثقات لابن شاهین: ٤١٩۔ 2 یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔الکاشف: ۱٦۲٥؛ التقریب: ۲۰۰۲؛ الثقات لابن حبان، ٤/ ۲٦١؛ موسوعة اقوال الامام احمد، ١/ ٣٨٧۔

3 صدوق، حسن الحدیث ہیں۔الکاشف: ۱۷۰٤؛ التقریب: ۲۰۹٥؛ الثقات لابن حبان، ٤/ ۲٥٩۔

4 ثقہ عابد ہیں۔التقریب: ۲۰٤۰۔ 5 ثقہ ثبت ہیں۔التقریب: ۲۰٥١۔

6 یہ مجہول ہے۔التقریب: ۲۰۳٦؛ التاریخ الکبیر للبخاری، ٣/ ٤٥٠۔

7 حافظ ابن حجر نے فرمایا: ''الفقیه الحافظ: متفق علی جلالته واتقانه'' التقریب: ٦۲۹٦۔

کوئی نہیں جانتا۔'' [1]

مکحول سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان میں سب سے بڑے عالم کون تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ''ابن شہاب، ان سے دوبارہ پوچھا گیا کہ ان کے بعد کون؟ تو فرمایا: ابن شہاب، تیسری دفعہ پوچھنے پر بھی فرمایا: ابن شہاب۔'' [2] ماہ رمضان المبارک ۱۲۴ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

زر بن حبیش: [3] ابو مریم الاسدی، الکوفی، انہوں نے قبل از اسلام ساٹھ سال اور بعد از اسلام بھی ساٹھ برس عمر پائی۔ عراق کے اکابر قراء اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بہت سے تابعین وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

زر: زاء کے نیچے زیر اور راء پر تشدید ہے۔

حبیش، حاء پر پیش، باء پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں شین ہے۔

زرارہ بن ابی اوفی: [4] ابو حاجب، الحرشی، بصرہ کے قاضی تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ بہت سے صحابہ سے سماع حدیث کیا۔ ان سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''مسلسل سفر جاری رکھنے والا''۔ اس شخص نے عرض کیا: اس سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''قرآن کی تلاوت کرنے والا ایسا شخص جو ابتدا سے شروع کر کے آخر تک چلا جائے اور پھر آخر سے شروع کر کے اول تک آئے۔'' [5]

ان سے قتادہ اور عوف نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ایک دفعہ امامت کرا رہے تھے کہ دوران قراءت میں یہ آیت تلاوت کی ﴿فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ﴾ [6] اور جب صور پھونکا جائے گا، تو ہچکی بندھ گئی اور وہیں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ [7] ۹۳ھ میں وفات پائی۔

زیاد بن حدیر: [8] ابو مغیرہ الاسدی، الکوفی، تابعی ہیں۔ سیدنا عمر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے سماع حدیث کیا۔ ان سے بھی شعبی وغیرہ بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی۔

حُدیر: ہاء پر پیش، دال پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں راء ہے۔

زید بن اسلم: [9] ابو اسامہ، عمر بن خطاب کے غلام تھے۔ مدنی ہیں، اکابر تابعین میں سے تھے۔ صحابہ کرام سے سماع حدیث کیا۔ ان سے ثوری، ایوب سختیانی، مالک اور ابن عیینہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۱۳۶ھ میں وفات پائی۔

[یزید] بن طلحہ: [10] ان سے سلمہ بن صفوان الزرقی نے روایت حدیث کی ہے۔ امام مالک نے حیا کے بارے میں ان سے مروی

---

[1] تاریخ دمشق لابن عساکر، ٥٥/ ٣٤٤ وسندہ ضعیف، رجل من قریش مجہول ہے۔ [2] طبقات الفقهاء للشیرازی، ص: ٦٤؛ جامع الاصول لابن الاثیر، ١٢/ ٨٩١۔ [3] ثقہ جلیل اور مخضرم ہیں۔ التقریب: ٢٠٠٨۔ [4] یہ ثقہ عابد ہیں۔ ان کا تذکرہ پچھلی فصل میں گزر چکا ہے۔ [5] سنن الترمذی: ٢٩٤٨ وسندہ ضعیف/ صالح المری ضعیف ہے۔ [6] ٧٤/ المدثر: ٨۔ [7] یہ واقعہ بے اصل ہے۔ دیکھئے احیاء علوم الدین للغزالی، ٢/ ٢٩٧۔ [8] ثقہ عابد ہیں۔ التقریب: ٢٠٦٤۔ [9] ثقہ عالم ہیں۔ التقریب: ٢١١٧۔

[10] مطبوع میں ''زید بن طلحہ'' چھپا ہے، جبکہ راجح اور صحیح یزید بن طلحہ ہے اور وہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ واللہ اعلم۔

ایک حدیث (مرسلاً) بیان کی ہے۔

زید بن یحییٰ: [1] الدمشقی۔ اوزاعی سے روایتِ حدیث کرتے ہیں، ان سے احمد اور دارمی نے روایتِ حدیث کی ہے، ثقہ ہیں۔

ابوالزبیر: [2] محمد بن مسلم [بن تدرس] مکی ہیں، حکیم بن حزام کے غلام تھے۔ مکہ کے تابعین میں سے دوسرے طبقہ کے ہیں۔ جابر بن عبداللہ سے سماعِ حدیث کیا، ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۱۲۵ھ میں وفات پائی۔

ابوزرعہ: عبیداللہ بن عبدالکریم الرازی، انہوں نے بہت سے لوگوں سے سماعِ حدیث کیا، اور ان سے عبداللہ بن امام احمد بن حنبل وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ امام، حافظ، پختہ علم، ثقہ اور علم حدیث کے ماہر تھے۔ مشائخ کے بارے میں معلومات بخوبی رکھتے تھے۔ ان کی ولادت ۲۰۰ھ میں اور وفات ۲۶۴ھ میں رے کے مقام پر ہوئی۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا: ان کی والدہ کا نام امیمہ بنت عبدالمطلب تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی محترمہ تھیں، یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام زید بن حارثہ کی زوجیت میں تھیں۔ ان کے طلاق دینے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵ھ میں ان سے نکاح کر لیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی ازواج میں سے سب سے پہلے ان کی وفات ہوئی۔ ان کا نام برہ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تبدیل کر کے ان کا نام زینب رکھا۔ ان کی بابت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ”کوئی خاتون دین کے معاملے میں ان سے زیادہ بہتر اللہ کا خوف رکھنے، سچ بولنے، صلہ رحمی کرنے اور صدقہ کرنے میں ان سے بڑھ کر نہ تھی، جن اعمال کو بجالا کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جا سکتا ہے ایسے اعمال میں بھی ان سے بڑھ کر کوئی نہ تھا۔“ [3] ان کی وفات ۵۳ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں ۲۰ یا ۲۱ھ کو ہوئی۔ ان سے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے روایتِ حدیث کی ہے۔

زینب بنت عبداللہ: بن معاویہ، ثقفیہ، یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، ان سے ان کے شوہر عبداللہ بن مسعود، ابوسعید، ابوہریرہ اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم نے روایتِ حدیث کی ہے۔

زینب بنت ابی سلمہ: یہ زینب، ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی دختر ہیں۔ ان کا نام برہ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تبدیل کر کے ان کا نام زینب رکھ دیا۔ ان کی ولادت سرزمینِ حبشہ میں ہوئی تھی۔ یہ عبداللہ بن زمعہ کی زوجیت میں تھیں۔ اپنے دور کی خواتین میں سب سے بڑھ کر فقیہہ تھیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ واقعہ حرہ کے بعد ان کی وفات ہوئی۔

---

[1] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲۱۶۱۔ [2] یہ ثقہ، صدوق اور مدلس ہیں۔ سیر اعلام النبلاء، ۵/ ۳۸۰؛ التقریب: ۶۲۹۱؛ الکاشف: ۵۱۴۵۔ [3] الاستیعاب لابن عبدالبر، ۴/ ۱۸۵۱ وسندہ ضعیف، زمعہ بن صالح اور یعقوب بن عطاء دونوں ضعیف ہیں۔

فصل

تابعیات

زینب بنت کعب: [1] بن عجرہ، انصاریہ، بنوسالم بن عوف کے قبیلہ میں سے تھیں، تابعیہ ہیں۔

فصل

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین/حرف السین

سعد بن ابی وقاص: آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔ ابووقاص کا نام مالک بن وھیب ہے۔ قریش کی ایک شاخ بنوزہرہ کے فرد تھے۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، یعنی آپ ان دس خوش نصیب افراد میں سے ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی موقع پر جنت کی بشارت دی تھی۔ آپ نے سترہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا، قدیم الاسلام ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں اسلام قبول کرنے والوں میں تیسرا فرد تھا، اور میں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا۔ آپ نبی ﷺ کے شانہ بشانہ تمام غزوات میں شریک رہے۔ مستجاب الدعاء تھے اور آپ کے متعلق یہ بات زبان زدعام تھی۔ لوگ آپ کی بددعا سے ڈرتے تھے۔ ان کے ہاں یہ بات مشہور تھی کہ آپ جو دعا بھی کردیں وہ اللہ کے ہاں مقبول ہوتی ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے حق میں دعا فرمائی تھی کہ یااللہ! اس کا تیر نشانے پر لگے اور اس کی دعا قبول فرما۔ [2] رسول اللہ ﷺ نے ان سے اور زبیر رضی اللہ عنہما سے فرمایا تھا: تم تیر پھینکو تم پر میرا باپ اور ماں فدا ہوں۔ [3] رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمہ ان دو کے علاوہ کسی دوسرے سے نہیں فرمایا۔ آپ کا قد چھوٹا، جسم مضبوط، رنگ گندمی اور جسم پر بال بکثرت تھے۔ مدینہ منورہ کے قریب وادی العتیق میں ان کا محل تھا وہاں ان کی وفات ہوئی، لوگ آپ کی میت کو کندھوں پر اٹھا کر مدینہ منورہ لائے۔ ان دنوں مدینہ منورہ کے حکمران مروان بن الحکم نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی، اور آپ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

آپ کی وفات ۷۵ سال کی عمر میں ۵۵ ھ میں ہوئی۔ عشرہ مبشرہ میں سے سب سے آخر میں آپ کی وفات ہوئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کو کوفہ کا حاکم بھی مقرر کیا تھا۔ آپ سے بہت سے صحابہ اور تابعین نے احادیث روایت کی ہیں۔

سعد بن معاذ: الانصاری، الاشہلی، الاوسی، بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ کے مابین مدینہ منورہ میں اسلام قبول کیا۔ ان کے قبول اسلام کے ساتھ ہی بنوعبدالاشہل کا پورا قبیلہ مسلمان ہوگیا۔ ان کا قبیلہ انصار میں سے مسلمان ہونے والا پہلا قبیلہ ہے۔ سعد کو رسول اللہ ﷺ نے سیدالانصار قرار دیا تھا۔ [4] آپ اپنی قوم میں معزز، سربرآوردہ، اطاعت کیے جانے والے اور ذومرتبہ شخص تھے۔

---

[1] یہ حسن الحدیث راویہ ہیں۔ الثقات لابن حبان، ٤/ ٢٧١؛ الکاشف للذهبی: ٧٠٠٣؛ التقریب: ٨٥٩٦۔

[2] المستدرك للحاکم، ٣/ ٥٠٠؛ شرح السنة، ١٤/ ١٢٥؛ سنن الترمذی: ٣٧٥١؛ تاریخ جرجان، ١/ ٣٢٢؛ تاریخ بغداد، ١٧/ ٢١ وهو ضعیف۔ [3] صحیح بخاری: ٢٩٠٥، ٣٧٢٠۔

[4] سنن سعید بن منصور، ٢/ ٣٧٧ انقطاع کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے۔

جلیل القدر اکابر صحابہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔غزوۂ بدر اور احد میں شریک رہے۔غزوۂ خندق کے دوران میں ان کی اکحل رگ پر ایک تیر آ لگا۔اس سے خون بہتا رہا، تا آنکہ ایک ماہ بعد ذو القعدہ ۵ھ میں بعمر ۳۷ سال ان کا انتقال ہو گیا، اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔آپ سے بہت سے صحابہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

سعد بن خولہ: بدری صحابی ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

سعد بن عبادۃ: ان کی کنیت ابو ثابت ہے۔انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ بنو ساعدہ سے ہیں۔رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ بارہ نقباء میں سے ایک ہیں۔انصار کے سردار، سر برآوردہ شخصیت، صاحب وجاہت شخص تھے۔قوم میں ان کو سرداری اور قیادت حاصل تھی اور پوری قوم آپ کے مقام کی معترف تھی، آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔سرزمینِ شام میں حوران کے مقام پر ۱۵ ہجری میں وفات پائی، جبکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو اڑھائی سال پورے ہو رہے تھے۔یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان کا انتقال ۱۱ھ میں خلافت صدیقی کے دور میں ہوا۔

تاہم اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ یہ اپنے غسل خانے میں فوت شدہ پائے گئے اور ان کا جسم سبز ہو چکا تھا۔کسی کو ان کے فوت ہونے کی خبر نہ ہوئی حتی کہ لوگوں نے کسی پکارنے والے کی یہ پکار سنی اور بولنے والا شخص نظر نہیں آ رہا تھا، کہنے والے نے یہ شعر کہا:

نَحْنُ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزرَجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةْ
وَرَمَيْنَاهُ بِسَهْمَيْنِ فَلَمْ نُخْطِ فُؤَادَهُ [1]

کہ ہم نے بنو خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کر ڈالا ہے، ہم نے اس پر دو تیر چلائے اور ہمارا نشانہ اس کے دل سے خطا نہیں ہوا۔

اس لیے کہا جاتا ہے کہ انہیں جنات نے قتل کیا تھا۔

سعد بن الربیع: الانصاری، الخزرجی، غزوۂ احد میں جام شہادت نوش کیا۔نبی ﷺ نے ان کے اور عبدالرحمٰن بن عوف کے مابین مؤاخات کرائی۔انہیں اور خارجہ بن زید کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا تھا۔

سعد بن الاطول: الجہنی، صحابی ہیں، ان سے ان کے فرزند عبداللہ اور ابونضرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

سعید بن زید: ابوالاعور، العدوی، القرشی، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، قدیم الاسلام ہیں۔غزوۂ بدر کے سوا باقی تمام غزوات میں نبی ﷺ کے شانہ بشانہ شریک رہے۔بدر کے موقع پر آپ اور طلحہ بن عبداللہ قریش کے تجارتی قافلہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں لگے رہے، البتہ رسول اللہ ﷺ نے شرکاء بدر کی طرح انہیں بھی مال غنیمت میں حصے دار قرار دیا، سیدنا عمر کی بہن فاطمہ ان کی زوجیت میں تھیں۔انہی کی وجہ سے سیدنا عمر نے اسلام قبول کیا تھا۔[2] ان کا رنگ گندم گوں، قد طویل اور جسم پر بال بکثرت

[1] المعجم الكبير للطبراني، ٦/ ١٦؛ العظمة لأبي الشيخ، ٥/ ١٦٧٤؛ المستدرك للحاكم: ٥١٠٢-٥١٠٣؛ مسند الحارث، ١/ ٢٠٧ انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[2] یہ واقعہ غیر ثابت ہے۔دیکھئے الطبقات الکبری، ٣/ ٦٢٧؛ دلائل النبوة للبيهقي، ٢/ ٢١٩، ٢٢٠ وغیرہ۔

تھے۔ ۵۱ھ میں مدینہ منورہ کے قریب وادی العتیق میں ان کی وفات ہوئی، انہیں اٹھا کر مدینہ منورہ لایا گیا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ستر سال سے زائد تھی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سعید بن حریث: القرشی، المخزومی، پندرہ برس کی عمر میں نبی ﷺ کے ہمراہ فتح مکہ کے موقع پر حاضر تھے۔ بعد ازاں کوفہ میں رہائش پذیر ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ ان کی قبر وہاں معروف ہے، ابن عبدالبر کا بیان ہے کہ ان کی قبر الجزیرہ میں ہے۔ ان کی کوئی صلبی اولاد نہ تھی۔ ان سے ان کے برادر عمرو نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سعید بن العاص: القرشی، ہجرت والے سال ان کی ولادت ہوئی معززین قریش میں سے تھے۔ آپ ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم سے قرآن کریم کی کتابت کی تھی۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ انہوں نے طبرستان کی جنگ میں شرکت کی اور اسے فتح کیا۔ ۵۹ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

سعید بن سعد: [1] بن عبادۃ، الانصاری، ان کی بابت کہا گیا ہے کہ یہ صحابی تھے۔ انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے ان کے بیٹے شرحبیل نے اور ابوامامہ بن سہل نے روایت حدیث کی ہے۔ واقدی وغیرہ نے کہا ہے کہ انہیں نبی ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ سیدنا علی بن ابی طالب کی طرف سے یمن کے حکمران مقرر تھے۔

سبرہ بن معبد: الجہنی، مدینہ منورہ میں سکونت پذیر رہے، ان سے ان کے بیٹے الربیع نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے۔

سبرہ: سین پر زبر اور باء ساکن ہے۔

سہل بن سعد: الساعدی، الانصاری، ان کی کنیت ابوالعباس ہے۔ ان کا سابقہ نام حزن تھا، نبی ﷺ نے اسے تبدیل کر کے ان کا نام سہل رکھا۔ نبی ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ ۹۱ھ میں اور بقول بعض ۸۸ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ مدینہ منورہ میں وفات پانے والے یہ آخری صحابی تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عباس، زہری اور ابوحازم نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سہل بن ابی حثمہ: ابومحمد یا ابوعمارہ ان کی کنیت ہے۔ انصار کے اوس قبیلے کے فرد ہیں۔ ہجرت کے تیسرے سال ان کی ولادت ہوئی۔ کوفہ میں مقیم رہے، ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں مصعب بن زبیر کے عہد میں ہوئی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سہل بن حنیف: انصار کے اوس قبیلے سے ہیں، غزوۂ بدر، احد اور تمام غزوات میں شریک رہے۔ احد کے دن پریشانی کے وقت جب اکثر صحابہ ادھر ادھر بکھر گئے تھے، یہ نبی ﷺ کے ساتھ رہے تھے۔ نبی ﷺ کے بعد سیدنا علی کے ہمراہ رہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے انہیں مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ بعد میں انہیں فارس کا حکمران بھی بنایا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے ابوامامہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۳۸ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔

---

[1] ''صحابی صغیر'' التقریب: ۲۳۱۸۔

سہل بن بیضاء: ان کے بھائی کا نام سہیل بن بیضاء ہے۔ بیضاء ان کی والدہ محترمہ کا نام ہے۔ اوران کے والد کا نام وہب بن ربیعہ ہے۔ سہل ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے مکہ مکرمہ میں قبول اسلام کا کھلم کھلا اعلان کیا تھا۔ بعض نے کہا: یہ مکہ مکرمہ میں اپنے قبول اسلام کو پوشیدہ رکھے ہوئے تھے۔ مشرکین کے ہمراہ بدر کی طرف آئے، چنانچہ یہ قید ہو گئے تھے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں گواہی دی کہ انہوں نے انہیں مکہ مکرمہ میں نماز ادا کرتے دیکھا ہے، پھر انہیں آزاد کر دیا گیا۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اور ان کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی تھی۔ نماز جنازہ کے ضمن میں ان کا تذکرہ آیا ہے۔

سہل بن الحنظلیہ: حنظلیہ ان کے دادا کی والدہ کا نام ہے۔ بعض نے کہا: یہ ان کی اپنی والدہ کا نام ہے۔ یہ اسی کی طرف منسوب اور اسی نسبت سے معروف ہیں۔ ان کے والد کا نام الربیع بن عمرو ہے۔ یہ سہل ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پر درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت الرضوان کا شرف حاصل کیا۔ صاحب علم و فضل تھے۔ لوگوں سے الگ تھلگ رہتے تھے اور کثرت سے (نفل) نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ ان کی صلبی اولاد نہیں تھی۔ ارضِ شام میں سکونت رکھی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اوائل میں وفات پائی۔

سہیل بن عمرو: القرشی، العامری، ابوجندل کے والد ہیں۔ قریش کے معززین سرداروں میں سے ہیں۔ غزوۂ بدر میں کفر کی حالت میں قید ہوئے۔ قریش کے بہت بڑے خطیب تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اس کے دانت نہ نکال دوں، تاکہ یہ کبھی آپ کی ہجو نہ کر سکے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رہنے دو، ہو سکتا ہے کہ یہ کبھی کسی ایسے مقام پر جا پہنچے کہ تم بھی اس کی تعریفیں کرو۔ [1] صلح حدیبیہ کے موقع پر یہ کفار قریش کے نمائندہ کی حیثیت سے آئے تھے۔ لوگوں میں مکہ مکرمہ میں اختلاف پیدا ہو گیا اور کچھ لوگ مرتد ہو گئے تو سہیل نے اس موقع پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ لوگوں کا اختلاف ختم ہوا اور سکون پیدا ہو گیا۔ طاعون عمواس میں ۱۸ھ کو وفات پائی۔ بعض نے کہا: جنگ یرموک میں قتل ہوئے۔ ابن عبدالبر کا بیان ہے کہ لوگ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر موجود تھے ان میں سہیل بن عمرو، ابوسفیان بن حرب اور اس قسم کے قریشی بزرگ بھی تھے۔ تو سیدنا عمر کی طرف سے صہیب اور بلال جیسے بدری صحابہ کو اندر جانے کی اجازت دی گئی تو ابوسفیان نے جل کر کہا: میں نے آج کی سی رسوائی کبھی نہیں دیکھی کہ ان غلاموں کو تو اذنِ باریابی مل گیا اور ہم یوں ہی بیٹھے ہیں، ہماری طرف دھیان ہی نہیں کیا گیا۔ یہ سن کر سہیل نے کہا: ''لوگو! اللہ کی قسم! اس صورت حال سے میں تمہارے چہروں پر حزن و ملال کے آثار دیکھ رہا ہوں۔ اگر تمہیں اس پر غصہ آیا ہے تو کسی دوسرے پر غضب ناک ہونے کی بجائے خود اپنے اوپر غصہ کرو، ان لوگوں کو بھی دعوتِ اسلام دی گئی اور تمہیں بھی، ان لوگوں نے قبول اسلام میں جلدی کی اور تم سوچتے رہ گئے۔ اللہ کی قسم! یہ لوگ تم پر جو سبقت لے جا چکے ہیں وہ اس دروازے پر ملنے والی سبقت سے بھی بڑھ کر ہے اور تمہارے لیے ناگوار ہے۔ لوگو! جیسا کہ تم ملاحظہ کر رہے ہو کہ یہ لوگ تم پر سبقت لے گئے، اب تم ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بھی ان سے آگے نہیں جا سکتے۔ اب تو صرف جہاد کے مواقع ہی ہیں تم جہاد میں شریک ہوتے رہو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت سے سرفراز

---

[1] جامع الاصول لابن الاثیر، ۱۲/ ۴۵۳؛ الاستیعاب لابن عبدالبر، ۲/ ۶۶۹، ۶۷۰ بدون السند۔

کر دے۔ پھر انہوں نے اپنا کپڑا اجھاڑ دیا اور جہاد کی غرض سے سرزمینِ شام کی طرف چلے گئے۔'' 1 حسن کا بیان ہے کہ یہ شخص کسی قدر سمجھ دار اپنی بات میں پکا تھا۔ اللہ کی قسم! وہ کون خوش نصیب ہوگا جس نے اللہ کی طرف آنے میں دیر کی اور اللہ نے اسے بہت جلد اپنے پاس بلا لیا۔

سہیل بن بیضاء: القرشی، ان کے نسب کا بیان قریب ہی ان کے بھائی سہل کے تذکرے میں ہو چکا ہے۔ قدیم الاسلام تھے۔ حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ ان سے عبداللہ بن انیس اور انس بن مالک نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۹ھ میں غزوۂ تبوک سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں وفات پائی۔ ان کی کوئی صلبی اولاد نہ تھی۔

سمرہ بن جندب: الفزاری، انصار کے حلیف تھے۔ رسول اللہ سے بکثرت روایت کرنے والے حفاظ صحابہ کرام میں سے ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۵۹ھ کے اواخر میں بصرہ میں وفات پائی۔

سلیمان بن صرد: ان کی کنیت ابومُطرف ہے۔ بنو خزاعہ قبیلے کے فرد ہیں۔ نیک، صاحب فضل اور عبادت گزار تھے۔ مسلمانوں نے جب کوفہ کا شہر آباد کر کے وہاں سکونت رکھی تو یہ ابتدا ہی سے وہاں سکونت پذیر ہونے والے افراد میں سے ہیں۔ ان کی عمر ۹۳ سال تھی۔ صرد: صاد پر پیش اور راء پر زبر ہے۔

سلیمان بن بریدہ: 2 الاسلمی، انہوں نے اپنے والد اور عمران بن حصین سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے علقمہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ۱۱۰ھ میں فوت ہوئے۔

سلمہ بن اکوع: ان کی کنیت ابومسلم ہے۔ بنو سلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔ آپ بھی ان خوش قسمت لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت رضوان کا شرف حاصل کیا۔ بہت قوی بہادر اور تیز رفتار تھے۔ ۸۰ سال کی عمر میں ۷۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سلمہ بن ہشام: القرشی، المخزومی، مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ صاحب فضل نمایاں صحابہ میں سے ہیں۔ ابوجہل کے بھائی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ اللہ کی راہ میں انہیں بہت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ مکہ میں قید بھی رہے۔ جو لوگ مکہ میں رہ گئے تھے اور کفار کے ظلم وستم برداشت کر رہے تھے یہ بھی ان میں شامل تھے۔ رسول اللہ ﷺ قنوت نازلہ میں ان کے حق میں دعائیں کیا کرتے تھے۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ۱۴ھ میں مرج الصفر کی جنگ میں قتل ہوئے۔

---

1 كتاب الجهاد لابن المبارك: ۱۰۰؛ معرفة الصحابه لأبي نعيم، ۳/ ۱۳۲۵، رقم: ۳۳۳۷؛ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۷۳/ ۵۹؛ الاستيعاب لابن عبدالبر، ۲/ ۶۷۱، وسنده ضعيف، حسن بصری تقریباً دو سال کے تھے جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی، لہٰذا یہ انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔

2 یہ ثقہ تابعی ہیں۔ التقريب: ۲۵۳۸۔

سلمہ بن صخر: الانصاری بنو بیاضی قبیلے کے فرد تھے، اس لیے البیاضی کہلاتے ہیں، بیان کیا گیا ہے کہ ان کا نام سلیمان تھا۔ یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا تھا اور پھر مجامعت بھی کر بیٹھے تھے۔ اللہ کے خوف سے بکثرت رویا کرتے تھے۔ ان سے سلیمان بن یسار اور ابن المسیب نے روایتِ حدیث کی ہے۔ امام بخاری کا کہنا ہے کہ ان کی بیان کردہ احادیث صحیح نہیں ہیں۔

سلمہ بن المحبق: ان کی کنیت ابوسنان ہے۔ المحبق کا اصل نام صخر بن عتبہ ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ ہذیل سے تھا۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ المحبق: میم پر پیش، حاء پر زبر، باء پر تشدید اور اس کے نیچے زیر، آخر میں قاف ہے۔ محدثین باء پر زبر پڑھتے ہیں۔

سلمہ بن قیس: اشجعی، ابو عاصم نے کہا: یہ اہل شام سے ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ہلال بن یساف وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سلمان الفارسی: ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، اصلاً فارس کے شہر رامہرمز کے رہنے والے تھے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اصفہان کے قریب جی نامی بستی کے باشندے تھے۔ صحیح دین کی تلاش میں نکلے، ابتدا میں نصرانیت اختیار کی اور ان کی کتابیں پڑھیں۔ اس راہ میں آپ کو مسلسل مشقتیں برداشت کرنا پڑیں۔ بالآخر آپ کو کچھ عربوں نے پکڑ لیا اور آ کر یہود کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ ان کے مالک نے ان سے معاہدہ کیا کہ تم اس قدر مال ادا کر دو تو تمہیں آزاد کر دوں گا۔ اس معاہدے میں طے کردہ مال کی ادائیگی میں رسول اللہ ﷺ نے ان کی مدد کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ چودہ لوگوں کے ہاں پھرتے اور چکر لگاتے رہے اور آخر کار نبی ﷺ کی خدمت عالیہ میں پہنچ گئے۔ جب نبی ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہوں نے اسلام قبول کیا، نیز رسول اللہ ﷺ نے ان کی عزت افزائی کرتے ہوئے فرمایا: سلمان ہمارے اہل بیت ہی کا ایک فرد ہے۔ اور جنت ان کی آمد کی مشتاق ہے۔ [1] طویل العمر لوگوں میں سے تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے دو سو پچاس سال اور بقول بعض تین سو پچاس سال عمر پائی۔ ان میں سے اول الذکر قول زیادہ صحیح ہے۔ خود محنت کر کے کما کر کھاتے تھے اور اللہ کی راہ میں کثرت سے صدقہ کیا کرتے تھے۔ ان کے مناقب وفضائل بے شمار ہیں۔ نبی ﷺ نے بہت سی احادیث میں ان کی مدح وتوصیف کی ہے۔ آپ نے ۳۵ھ میں مدائن میں وفات پائی۔ ان سے انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

سلمان بن عامر: الضبی، بنوضبہ کے فرد ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ راویانِ حدیث صحابہ میں ان کے علاوہ دوسرا کوئی صحابی ضبی نہیں ہے۔

سفینہ: رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ انہوں نے ان کو اس شرط پر آزاد کیا تھا کہ یہ زندگی بھر رسول اللہ ﷺ کے خدمت گار بن کر رہیں گے۔ کہا گیا ہے کہ سفینہ ان کا لقب ہے اور ان کے نام کے بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔ بعض نے ان کا نام رباح، بعض نے مہران، بعض نے رومان بھی ذکر کیا ہے۔ آپ اعراب کی اولاد میں سے ہیں۔ بعض نے کہا: آپ اہل فارس کی نسل سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ نبی ﷺ ایک سفر میں جا رہے تھے کہ ایک آدمی چلنے سے عاجز آ گیا تو اس نے اپنی ڈھال، تلوار اور نیزہ وغیرہ آپ کو اٹھوا دیا اس موقع پر انہوں نے بہت سارا سامان اٹھایا ہوا

[1] اسنادہ ضعیف، مسند البزار (البحر الزخار) ۱۳/ ۱۳۹؛ مسند ابی یعلی: ٦٧٧٢؛ المعجم الکبیر للطبرانی، ٦/ ٢١٢؛ المستدرك للحاكم، ٣/ ٥٩٨۔

تھا، نبی ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: ''تم سفینہ (جہاز) ہو۔'' [1] ان سے ان کے بیٹوں عبدالرحمن، محمد اور زیاد کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سالم بن معقل: ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے غلام تھے۔ فارس کے علاقے اصطخر کے رہنے والے تھے۔ غلاموں میں سے صاحبِ علم اور کبار و افضل صحابہ کرام میں سے ہیں۔ قراء قرآن میں شمار ہوتے ہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم چار آدمیوں سے قرآن کا علم حاصل کرو۔ ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) ابی بن کعب، سالم بن معقل مولیٰ ابی حذیفہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم۔'' [2] بدری صحابی ہیں۔ ان سے ثابت بن قیس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سالم بن عبید: الاشجعی، اہل صفہ میں سے ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ہلال بن یساف وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ یساف: یاء پر زبر، سین مخف اور آخر میں فاء ہے۔

سراقہ بن مالک: بن جعشم، بنوکنانہ کی شاخ بنومدلج کے فرد ہیں۔ اس لیے مدلجی کنانی کہلاتے ہیں، قدید کے مقام پر رہائش رکھتے تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ بہترین شاعر تھے۔ ۲۴ھ میں وفات پائی۔

سفیان بن اَسید: الحضرمی، الشامی، ان سے جبیر بن نفیر نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل حمص کے ہاں متداول ہیں۔

اسید: ہمزہ پر زبر، اور سین کے نیچے زیر ہے۔ اکثر لوگوں نے اس کا تلفظ یہی ذکر کیا ہے۔ اس کا دوسرا تلفظ یوں ہے کہ ہمزہ پر پیش اور سین پر زبر ہے۔ اس کا تیسرا تلفظ یوں ہے کہ ہمزہ پر زبر، سین پر بھی زبر اور یاء کے بغیر یعنی اسد۔

سفیان بن ابی زہیر: اَزْدِشَنُوءَۃ سے ہیں، اس لیے ازدی شنوی کہلاتے ہیں۔ ان سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں، ان سے ابن الزبیر وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ: ان کی کنیت ابوعمرو ہے، بنوثقیف کے فرد ہیں۔ ان کا شمار اہل طائف میں ہوتا ہے۔ صحابی ہیں، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے طائف کے حاکم مقرر تھے۔

سخبرہ: ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ بنوازد کے فرد تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے مروی حدیث کتاب العلم میں آئی ہے۔

سخبرہ: سین پر زبر، خاء ساکن، اور باء پر زبر ہے۔

السائب بن یزید: ان کی کنیت ابویزید ہے۔ بنوکندہ کے فرد تھے۔ ہجرت کے دوسرے سال ان کی ولادت ہوئی۔ سات سال کی عمر میں اپنے والد کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شامل تھے۔ زہری اور محمد بن یوسف نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۸۰ھ میں وفات پائی۔

---

[1] مسند احمد، ۳۶/ ۲۵۱، رقم: ۲۱۹۲۲، ۲۱۹۲۶، ۲۱۹۲۸، وسندہ حسن، مسند البزار (البحر الزخار) ۹/ ۲۸۲؛ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/ ۸۳۔ [2] صحیح بخاری: ۳۸۰۸۔

السائب بن خلاد: ان کی کنیت ابوسہلہ ہے۔ انصار کے قبیلے خزرج کے فرد تھے۔ ۹۱ھ میں فوت ہوئے۔ ابن خلاد اور عطاء بن یسار نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

سوید بن قیس: ان کی کنیت ابوصفوان ہے۔ ان سے سماک بن حرب نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔

ابوسیف القین: [1] نبی ﷺ کے بیٹے ابراہیم کی رضاعی والدہ کے شوہر تھے، ان کا نام البراء بن اوس انصاری ہے۔ اپنی کنیت سے معروف ہیں۔ ان کی اہلیہ، ابراہیم کی رضاعی والدہ کا نام ام بردہ تھا۔

ابوسعید سعد بن مالک بن سنان: الانصاری، الخدری، اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ حفاظِ حدیث اور کثیر الروایت تھے، اہل علم و فضل اور دانشور صحابہ میں سے ہیں۔ ان سے بہت سے صحابہ و تابعین نے روایت حدیث کی ہے۔ ۸۴ سال کی عمر میں ۷۴ھ کو وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

خدری: خاء پر پیش اور دال ساکن ہے۔

ابوسعید بن المعلی: ان کا نام الحارث بن معلی الانصاری ہے۔ انصار کے قبیلے بنو زرقہ کے فرد ہیں۔ ۶۴ سال کی عمر میں ۷۴ھ میں وفات پائی۔

ابوسعید بن ابی فضالہ: انصار کے قبیلے بنو حارث کے فرد ہیں۔ کنیت ہی ان کا نام ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔

ابوسلمہ: بن عبداللہ بن عبدالاسد قریش کی شاخ بنو مخزوم کے فرد ہیں۔ نبی ﷺ کے پھوپھی زاد ہیں۔ ان کی والدہ کا نام برہ بنت عبدالمطلب ہے۔ ان کی اہلیہ ام سلمہ ہیں۔ ابوسلمہ کی وفات کے بعد نبی ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ قدیم الاسلام ہیں۔

ان کے قبول اسلام سے پہلے دس آدمی دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔ اپنی وفات تک کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ ۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ان کے نام پر کنیت غالب ہے۔

ابوسفیان بن حرب: ابوسفیان بن صخر بن حرب، قریش کی شاخ بنو امیہ کے فرد ہیں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ واقعہ فیل سے دس سال قبل ان کی ولادت ہوئی۔ جاہلیت میں بھی قریش کے معززین میں شمار ہوتے تھے۔ قریش کے سرداروں کا جھنڈا انہی کے سپرد تھا۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ نبی ﷺ نے حنین کے مالِ غنیمت میں سے انہیں ایک سو اونٹ اور چالیس اوقیہ سونا عطا فرمایا تھا۔ غزوۂ طائف میں ان کی آنکھ زخمی ہو گئی تھی، جنگ یرموک تک یک چشم رہے۔ جنگ یرموک میں ایک پتھر ان کی دوسری آنکھ پر آ لگا اور نابینا ہو گئے۔ ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۳۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

ابوسفیان بن الحارث: بن عبدالمطلب، رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور آپ کے رضاعی بھائی ہیں۔ دونوں کو حلیمہ بنت ابی ذویب السعدیہ نے دودھ پلایا تھا۔ بعض اہل علم نے ان کا نام مغیرہ ذکر کیا ہے اور بعض نے کہا: ان کی کنیت ہی ان کا نام تھا۔ ان کے ایک بھائی کا نام مغیرہ ہے۔ یہ مشہور شاعر تھا۔ ابوسفیان شروع میں رسول اللہ ﷺ کی ہجو (بدگوئی) کیا کرتا تھا اور حسان بن

[1] دیکھئے الاصابہ، ۷/ ۱۶۶؛ اسد الغابہ، ۵/ ۱۶۱؛ معرفة الصحابة لابی نعیم، ۵/ ۲۹۲۵؛ الاستیعاب، ۴/ ۱۶۸۷۔

ثابت رضی اللہ عنہ اس کی یاوہ گوئی کا جواب دیا کرتے تھے۔ اسلام قبول کیا تو بہت اچھا وقت گزارا۔ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے شرمندگی کی وجہ سے سر نہیں اٹھاتے تھے۔ انہوں نے فتح مکہ کے سال اسلام قبول کیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تھا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کے سامنے کی طرف سے آ کر وہی بات کہو جو برادران یوسف نے کہی تھی:

﴿تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ﴾ [1]

''اللہ کی قسم! یقیناً اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی ہے اور بے شک ہم ہی قصوروار ہیں۔''

ابوسفیان نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ [2]

''آج تمہیں کچھ بھی سرزنش نہیں کی جائے گی۔ اللہ تمہیں معاف کرے وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔''

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے معاف کر دیا اور یہ دائرہ اسلام میں آ گئے۔ [3]

یہ حج کرنے گئے تھے۔ جب حجام نے ان کا سر مونڈا تو ان کے سر پر ایک مروڑی سی تھی اس نے اس کو کاٹ ڈالا تو اسی وجہ سے بیمار پڑ گئے، تا آنکہ حج سے واپسی پر مدینہ آتے ہوئے ۲۰ھ میں فوت ہو گئے اور عقیل بن ابی طالب کے گھر میں مدفون ہوئے۔ ان کی نماز جنازہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

ابوالسمح: ان کا نام ایاد ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے، بعض نے کہا: آپ کے غلام تھے۔ کنیت سے شہرت پائی۔

ایاد: ہمزہ کے نیچے زیر، یاء مخفف اور آخر میں دال ہے۔ ان کے مقام وفات کا علم نہیں ہو سکا۔

ابوسہلہ: ان کا نام السائب بن خلاد ہے۔ ان کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے۔

فصل

تابعین

سعید بن المسیب: [4] ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ قریش کے قبیلے بنو مخزوم سے ہیں، مدنی ہیں۔ سیدنا عمر کی خلافت کے دو سال گزر چکے تھے کہ ان کی ولادت ہوئی۔ سید التابعین ہیں۔ فقہ، حدیث، زہد، عبادت، ورع تمام صفات سے متصف تھے۔ علمی طور پر از حد نمایاں اور ممتاز تھے۔ بالخصوص مرویات ابی ہریرہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے فیصلوں کی بابت سب سے زیادہ معلومات رکھتے تھے۔ بہت سے صحابہ کرام سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور ان سے سماع کر کے احادیث روایت کی ہیں۔ ان سے زہری اور بہت سے تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔ مکحول کا بیان ہے کہ میں طلب علم کے لیے پوری زمین پر پھرا، مجھے ان سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں مل سکا۔ ابن مسیّب کا بیان ہے کہ میں نے چالیس حج کیے۔ ۹۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

---

[1] ۱۲/ یوسف: ۹۱۔ [2] ۱۲/ یوسف: ۹۲۔

[3] الاستیعاب لابن عبدالبر، ۴/ ۱۶۷۴؛ الاصابة لابن حجر، ۴/ ۱۲ بدون السند۔ [4] الامام، ثقہ، حجت، فقیہ، رفیع الذکر رأس فی العلم والعمل جیسے القاب سے ملقب ہیں۔ سبحان اللہ، دیکھیے التقریب: ۲۳۹۶؛ الکاشف: ۱۹۶۰ وغیرہ۔

سعید بن عبدالعزیز: 1 التنوخی، الدمشقی۔ اوزاعی کے زمانے میں اور اس کے بعد بھی اہل شام میں فقیہ کی حیثیت سے معروف رہے۔ احمد کا بیان ہے کہ سرزمین شام میں کسی کے پاس اوزاعی اور سعید سے زیادہ صحیح احادیث نہیں ہیں۔ میرے نزدیک یہ اور اوزاعی علمی طور پر برابر ہیں۔ سعید بن عبدالعزیز بہت زیادہ روتے رہتے تھے۔ ان سے وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا: میں جب بھی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو جہنم میرے سامنے ہوتی ہے۔ امام نسائی نے انہیں ثقہ کہا ہے۔ انہوں نے مکحول وزہری سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے ثوری روایت حدیث کرتے ہیں۔ ۱۶۷ھ میں ستر سال سے زائد عمر پا کر فوت ہوئے۔

سعید بن ابی الحسن: 2 ابوالحسن کا نام یسار ہے۔ بصری تابعی ہیں، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے قتادہ اور عوف نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۱۰۹ھ میں اپنے بھائی سے ایک سال قبل وفات پائی۔

سعید بن الحارث: 3 بن المعلی الانصاری الحجازی، مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ابن عمر، ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سعید بن ابی ہند: 4 سمرہ کے غلام تھے۔ ابوموسیٰ، ابوہریرہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے ان کے فرزند عبداللہ اور نافع بن عمر الجمحی نے روایتِ حدیث کی ہے، مشہور ثقہ راوی ہیں۔

سعید بن جبیر: 5 الاسدی، الکوفی، مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ابن مسعود، ابن عباس، ابن عمر، ابن زبیر اور انس رضی اللہ عنہم سے سماع کیا اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے سماع و روایتِ حدیث کی ہے۔ انہیں حجاج بن یوسف نے ماہ شعبان ۹۵ھ میں شہید کر دیا تھا۔ اس وقت ان کی عمر ۴۹ برس تھی۔ اس کے بعد جلد ہی ماہ رمضان میں اور بعض کے بقول ماہ شوال میں اور بعض کے بقول اس سے چھ ماہ بعد ہی حجاج فوت ہو گیا۔ سعید بن جبیر کو قتل کرنے کے بعد حجاج دوسرے کسی شخص کو قتل کرنے پر قادر نہ ہو سکا۔

حجاج نے سعید بن جبیر سے کہا تھا کہ میں تمہیں قتل کر کے رہوں گا تم اپنے لیے کس طرح قتل ہونا پسند کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا: حجاج! تم مجھے اس طرح قتل کرو جس طرح تم اپنا قتل ہونا پسند کرتے ہو۔ اللہ کی قسم! تم مجھے قتل کرو گے تو میں بھی تمہیں آخرت میں اسی طرح قتل کروں گا۔ حجاج بولا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں معاف کر دوں اور تم سے درگزر کروں؟ تو آپ نے فرمایا: اگر یہ معافی اللہ کی طرف سے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ تمہاری طرف سے درگزر کی ضرورت نہیں۔ مجھے قتل کرنے کے بعد تمہاری براءت نہ ہوگی اور نہ کوئی معذرت قبول ہوگی، آپ کی یہ باتیں سن کر حجاج نے کہا: انہیں لے جا کر قتل کر دو۔ آپ جب دروازے سے نکلنے لگے تو مسکرا دیئے۔ حجاج کو اس کی اطلاع دی گئی تو اس نے کہا: انہیں واپس لاؤ۔ واپس لایا گیا تو اس نے دریافت کیا: آپ کیوں مسکرائے؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس بات پر تعجب ہوا کہ تم اللہ کے مقابلے میں کس قدر جری ہو اور اللہ تمہارے کرتوت دیکھنے کے باوجود برداشت کر رہا ہے۔ چنانچہ حجاج نے چمڑا اچھانے کا حکم دیا۔ چمڑا اچھا دیا گیا تو حجاج نے کہا کہ اب انہیں قتل کر دو۔ آپ نے زبان سے کہا:

---

1 ثقہ امام ہیں۔ التقریب: ۲۳۵۸۔ 2 ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲۲۸٤۔ 3 ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲۲۸۰۔

4 ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲٤۰۹۔ 5 ثقہ، ثبت اور فقیہ ہیں۔ التقریب: ۲۲۷۸۔

﴿اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ﴾ ❶

''میں ہر ایک سے بے گانہ اور اللہ کی طرف یکسو ہو کر اپنا رخ اس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔''

یہ سن کر حجاج نے کہا کہ ان کا چہرہ قبلہ سے دوسری طرف پھیر دو، تو آپ نے یہ آیت پڑھی:

﴿فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ ❷

''تم جس طرف بھی رخ کرو، اللہ ادھر ہی ہے۔''

اس کے بعد حجاج نے کہا کہ ان کا رخ زمین کی طرف کر دو، تو سعید بن جبیر نے یہ آیت پڑھی:

﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى﴾ ❸

''ہم نے تمہیں اسی سے پیدا کیا، اور ہم تمہیں اسی میں لوٹائیں گے اور ہم تمہیں ایک مرتبہ پھر اسی سے نکالیں گے۔''

حجاج غصے سے تلملاتے ہوئے بولا: انہیں جلدی سے ذبح کر دو، تو سعید بن جبیر نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں اور اسی گواہی کی بنیاد پر میں قیامت کے دن تمہارے بالمقابل آؤں گا کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

تم میری بات یاد رکھو، تا آنکہ قیامت کے دن تمہاری مجھ سے ملاقات ہو۔ بعد ازاں سعید بن جبیر نے دعا کی کہ یا اللہ! اسے میرے بعد کسی اور کو قتل کرنے کی توفیق نہ دینا۔ چنانچہ انہیں اس چمڑے کے اوپر ذبح کر دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حجاج اس وقت کے بعد صرف پندرہ دن زندہ رہا۔ اس کے پیٹ میں کھانے کی کوئی تکلیف ہوئی، اس نے طبیب کو بلوایا، تا کہ اس کا معائنہ کرے۔ اس نے باسی گوشت منگوا کر دھاگے کے ساتھ باندھ کر اس کے حلق میں لٹکا کر کچھ دیر اسی طرح رہنے دیا، کچھ دیر بعد نکالا تو اس کے ساتھ خون لگا ہوا تھا۔ اس سے پتہ چلا کہ وہ اس بیماری سے شفایاب نہ ہو سکے گا۔ وہ بقیہ زندگی میں چیخ چیخ کر کہا کرتا تھا، سعید بن جبیر کو کیا ہے، میں جب بھی سونے لگتا ہوں تو وہ آ کر میرا پاؤں پکڑ لیتا ہے۔ ❹ سعید بن جبیر کو عراق کے شہر واسط میں دفن کیا گیا۔ ان کی قبر وہاں معروف ہے اور لوگ اس کی زیارت کو آتے ہیں۔ ❺

[سعد] بن ابراہیم: ❻ بن عبدالرحمٰن بن عوف، زہری، القرشی، مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔ مدینہ منورہ کے نمایاں اہل علم اور تابعین میں سے تھے۔ انہوں نے اپنے والد وغیرہ سے سماع حدیث کیا۔ ۷۲ سال کی عمر میں ۱۲۵ھ میں وفات پائی۔

[سعد] بن ہشام: ❼ الانصاری، جلیل القدر تابعی ہیں۔ ابن عمر اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور ان سے الحسن نے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔

---

❶ ٦/ الانعام: ٧٩۔ ❷ ٢/ البقرہ: ١١٥۔ ❸ ٢٠/ طٰہٰ: ٥٥۔ ❹ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے اس حکایت کے بارے میں فرمایا: "هذه حكاية منكرة، غير صحيحة" سیر اعلام النبلاء، ٤/ ٣٣٢۔ ❺ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد: المسجد الحرام، ومسجد الرسول ﷺ ومسجد الاقصىٰ)) [صحیح بخاری: ١١٨٩] لہٰذا کسی خاص قبر کے لیے شدِ رحال کرنا، اس حدیث کی روشنی میں ناجائز و حرام ہے۔ ❻ ثقہ، فاضل اور عابد ہیں۔ التقریب: ٢٢٢٧۔ **تنبیه**: مطبوع میں غلطی سے ''سعید بن ابراہیم'' چھپا ہے۔

❼ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٢٢٥٨۔ **تنبیه**: مطبوع میں غلطی سے ''سعید بن ہشام'' چھپا ہے۔

سفیان بن دینار: [1] اتمار (کھجور فروش) اہل کوفہ میں سے ہیں، انہوں نے سعید بن جبیر اور مصعب بن سعد سے اور ان سے ابن مبارک وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ سیدنا معاویہ کے دور میں ان کی ولادت ہوئی۔ انہوں نے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کی۔

سفیان ثوری: [2] سفیان بن سعید ثوری، کوفی مسلمانوں کے امام اور اللہ کی مخلوق میں اللہ کی طرف سے حجت ہیں۔ اپنے دور میں فقہ اور اجتہاد، حدیث، زہد، عبادت، پرہیز گاری اور ثقاہت کی صفات میں نمایاں تھے۔ علم الحدیث اور دیگر علوم وفنون میں ان پر علم کی انتہا تھی۔ ان کی دیانت، زہد، ورع، اور ثقاہت پر لوگوں کا اجماع ہے۔ اس میں ان کے مابین کچھ اختلاف نہیں۔ آپ ایک مجتہد امام اور دین اسلام کے رکن اور ستون تھے۔ ۹۹ھ میں سلیمان بن عبدالملک کے دور میں ان کی ولادت ہوئی۔ آپ نے بہت سے لوگوں سے سماع حدیث کیا ہے۔ آپ سے معمر، اوزاعی، ابن جریج، مالک، شعبہ، ابن عیینہ اور فضیل بن عیاض کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی۔ ۱۶۱ھ میں بصرہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

سفیان بن عیینہ: [3] بنو ہلال کے غلام ہونے کی وجہ سے الہلالی کہلاتے ہیں۔ ۱۰۷ھ کے ماہ شعبان کے نصف میں کوفہ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ ایک امام، عالم، پختہ صاحبِ علم، حجت، زاہد اور پرہیز گار تھے۔ آپ سے مروی احادیث کی صحت پر اجماع ہے۔ آپ نے زہری اور بہت سے لوگوں سے سماع حدیث کیا اور آپ سے اعمش، ثوری، شعبہ، شافعی، احمد اور ان کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ اہل فن کا کہنا ہے کہ اگر مالک اور سفیان نہ ہوتے تو حجاز میں سے علم ختم ہو گیا ہوتا۔ آپ یکم رجب ۱۹۸ھ میں فوت ہوئے اور حجون کے مقام پر آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ نے ستر مرتبہ حج کرنے کی سعادت حاصل کی۔

سلیمان بن حرب: [4] البصری، مکہ مکرمہ کے قاضی تھے۔ بصرہ کے نمایاں اہل علم میں سے ہیں۔ ابو حاتم کا بیان ہے کہ وہ ائمہ دین میں سے ایک امام ہیں۔ ان سے مروی دس ہزار کے قریب احادیث معروف ومتداول ہیں، میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کتاب نہیں دیکھی، میں بغداد میں ان کی ایک علمی محفل میں شریک ہوا تو شرکاء محفل کی تعداد کا تخمینہ چالیس ہزار لگایا گیا۔ آپ کی ولادت ماہ صفر ۱۴۰ھ میں ہوئی اور طلب حدیث کے لیے ۱۵۸ھ میں تشریف لے گئے۔ ۱۹ سال حماد بن سلمہ کی خدمت میں گزارے، ان سے احمد وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۲۲۴ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

سلیمان بن ابی مسلم: [5] الاحول، المکی۔ ابن نجیح کے ماموں ہیں، تابعی ہیں، ثقہ اہل حجاز اور ان کے ائمہ میں سے ہیں۔ طاؤس اور ابو سلمہ سے سماع حدیث کیا اور ان سے ابن عیینہ، ابن جریج اور شعبہ نے روایتِ حدیث کی۔

سلیمان بن ابی حثمہ: [6] القرشی، العدوی، مسلمانوں کے صالح اور صاحبِ علم وفضل حضرات میں سے ہیں۔ ان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے فرزند ابو بکر نے روایتِ حدیث کی ہے۔

[1] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲۴۳۹؛ الکاشف: ۱۹۹۲۔ [2] آپ ثقہ، حافظ، فقیہ، عابد، امام اور حجت ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے۔ التقریب: ۲۴۴۵۔ [3] آپ ثقہ، حافظ، امام اور حجت ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے۔ التقریب: ۲۴۵۱۔
[4] ثقہ، امام اور حافظ تھے۔ التقریب: ۲۵۴۵۔ [5] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲۶۰۸۔ [6] مجہول الحال ہے۔

سلیمان بن مولیٰ میمونہ: ❶ یہ سلیمان بن یسار معروف تابعی نہیں ہیں۔

سلیمان بن عامر: ❷ الکندی، مرو کے باشندے تھے۔ انہوں نے ربیع بن انس سے اور ان سے ابن راہویہ اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سلیمان بن ابی عبداللہ: ❸ تابعی ہیں۔ انہوں نے مہاجرین صحابہ کو پایا، سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ ابوداود نے ان سے مروی حدیث فضائل مدینہ میں ذکر کی ہے۔

سلیمان بن یسار: ❹ ان کی کنیت ابوایوب ہے۔ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ ان کے بھائی عطاء بن یسار اہل مدینہ اور کبار تابعین میں سے ہیں، آپ ایک فقیہ، صاحب علم، عابد، پرہیز گار اور علم میں حجت تھے۔ مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ہیں۔ ۷۳ سال کی عمر میں ۱۰۷ھ میں وفات پائی۔

سالم بن عبداللہ: ❺ بن عمر بن خطاب، ابوعمرو، القرشی، العدوی، المدنی، مدینہ منورہ کے فقہاء میں سے ہیں۔ کبار تابعین علماء ثقات میں سے ہیں، مدینہ منورہ میں ۱۰۶ھ کو فوت ہوئے۔

سالم بن ابی الجعد: ❻ ابوالجعد کا نام رافع ہے، کوفی ہیں۔ مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ ابن عمر، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور ان سے منصور اور اعمش نے روایت کی ہے۔ ۹۷ھ میں فوت ہوئے۔

سیار بن سلامہ: ❼ ان کی کنیت ابوالمنہال ہے، بصری تمیمی ہیں۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔

سماک بن حرب: ❽ بنو ہذیل کے فرد ہیں۔ ان کی کنیت ابوالمغیرہ ہے۔ جابر بن سمرہ اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے شعبہ اور زائدہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان سے دوسو کے قریب احادیث مروی ہیں، ثقہ ہیں۔ آخر عمر میں ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ ابن مبارک اور شعبہ وغیرہ نے انہیں حدیث کے بارے میں ضعیف قرار دیا ہے۔ ۱۲۳ھ میں فوت ہوئے۔

سوید بن وہب: ❾ آپ ابن عجلان کے شیخ ہیں۔

ابوالسائب: ❿ ہشام بن زہرہ کے غلام ہیں۔ تابعی ہیں۔ ابوہریرہ، ابوسعید، اور مغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے علاء بن عبدالرحمٰن نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ابوسلمہ: ⓫ اپنے چچا عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایتِ حدیث کرتے ہیں، قریش کے قبیلے بنوزہرہ کے فرد ہیں۔ ایک قول کے مطابق مدینہ منورہ کے مشہور فقہاء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ نمایاں اور مشہور تابعین میں سے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کنیت ہی

---

❶ اس کے حالات نہیں ملے۔ واللہ اعلم۔ ❷ صدوق، حسن الحدیث ہیں۔ التقریب: ۲۵۷۶؛ الجرح والتعدیل، ٤/ ۱۳۳۔

❸ مجہول الحال ہے۔ ❹ ثقہ، فاضل اور فقیہ ہیں۔ التقریب: ۲٦۱۹۔ ❺ عابد، فاضل، ثقہ اور ثبت ہیں۔ التقریب: ۲۱۷٦۔

❻ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲۱۷۰۔ ❼ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲۷۱۵۔ ❽ صدوق، حسن الحدیث ہیں۔ التقریب: ۲٦۲٤؛ الکاشف: ۲۱۳٤۔ ❾ مجہول ہے۔ التقریب: ۲۷۰۱؛ الکاشف: ۲۱۹٦۔ ❿ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۱۱۳۔

⓫ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۱٤۲۔

ان کا نام ہے۔ کثیر الحدیث ہیں۔ ابن عباس، ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور ان سے زہری، یحییٰ بن کثیر اور شعبی وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۹۴ھ میں بعمر ۷۲ سال وفات پائی۔

ابو سورہ: 1 اپنے چچا ابو ایوب اور عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں اور اس سے واصل بن سائب اور یحییٰ بن جابر الطائی نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ابن معین وغیرہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے ہوئے سنا: ابو سورہ منکر الحدیث ہے۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا: قدیم الاسلام ہیں۔ اپنے چچا زاد سکران بن عمرو کی زوجیت میں تھیں، اس کی وفات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا۔ آپ نے مکہ مکرمہ میں ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عقد کرنے سے پہلے ان پر دخول کیا تھا۔ آپ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ عمر رسیدہ ہو گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طلاق دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے عرض کیا: ایسا نہ کریں اور انہوں نے اپنی باری ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے مقرر کر دی۔ ☆ چنانچہ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ارادہ ترک کر لیا۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ماہ شوال ۵۴ھ کو ہوئی۔

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا: ان کا نام ہند بنت ابی امیہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ابو سلمہ کی زوجیت میں تھیں۔ ۳ یا ۴ھ میں ان کی وفات کے بعد اسی سال کے ماہ شوال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا۔ ۸۴ سال کی عمر میں ۵۹ھ میں ان کی وفات ہوئی اور جنت البقیع میں انہیں دفن کیا گیا۔ ان سے ابن عباس، عائشہ رضی اللہ عنہم ان کی اپنی دختر زینب اور بیٹے عمر اور ابن المسیب وغیرہ بہت سے صحابہ و تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ام سلیم رضی اللہ عنہا: بنت ملحان، ان کے نام میں کافی اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام سہلہ، بعض نے رملہ، بعض نے مُلیکہ، بعض نے غُمیصہ، اور بعض نے رُمیصاء لکھا ہے۔ انس بن مالک کے والد مالک بن النضر نے ان سے نکاح کیا تھا۔ جس کے نتیجے میں سیدنا انس کی ولادت ہوئی۔ بعد ازاں وہ شرک ہی کی حالت میں قتل ہوا اور یہ مسلمان ہو گئیں تو ابو طلحہ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا، وہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ ام سلیم نے اس سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ وہ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے کہا: میں تم سے نکاح کرتی ہوں اور تمہارے اسلام قبول کر لینے کی وجہ سے میں مہر نہیں لوں گی۔ چنانچہ ابو طلحہ نے ان سے نکاح کر لیا۔ 2 ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ملحان: میم کے نیچے زیر، لام ساکن اور اس کے بعد حاء ہے۔

---

1 ضعیف ہے۔ التقریب: ۸۱۵۴؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ۹۸۶؛ علل الترمذی: ۱/ ۱۱۵۔

☆ سنن الترمذی کی جس روایت میں طلاق دینے کا ذکر ہے وہ ضعیف ہے، البتہ باری والی بات صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

2 سنن النسائی: ۳۳۴۲، ۳۳۴۳، حدیث صحیح۔

سُبیعہ: بنت الحارث، بنو اسلم قبیلے سے ہیں۔ سعد بن خولہ کی زوجیت میں تھیں۔ حجۃ الوداع کے سال اسی موقع پر وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے تھے۔ ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

سُہیمہ بنت عمیر: مُزن قبیلے سے ہیں، رکانہ بن عبد یزید کی اہلیہ تھیں۔ طلاق کے ذیل میں ان کا تذکرہ آیا ہے۔

سُہیمہ: سین پر پیش اور ھاء پر زبر ہے۔

سُلامہ بنت الحر: بنو ازد قبیلے کی فرد ہیں۔ انہیں فزاریہ بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ ان کا خاندان بنو فزارہ میں سے تھا۔ ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔

الحر، (آزاد) العبد (غلام) کا متضاد ہے۔

سلمٰی: ان کی کنیت ام رافع ہے۔ ان کے شوہر ابو رافع ہیں، صحابیہ خاتون ہیں۔ ان سے ان کے فرزند عبیداللہ بن علی نے احادیث روایت کی ہیں۔ نبی ﷺ کے فرزند ابراہیم کی ولادت کے وقت یہی دایہ تھیں اور سیدہ فاطمۃ الزہراء کو ان کی وفات پر اسماء بنت عمیس کے ہمراہ انہوں نے ہی غسل دیا تھا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین/حرف الشین

شداد بن اوس: انصاری، ان کی کنیت ابو یعلیٰ ہے، حسان بن ثابت کے بھتیجے ہیں۔ بیت المقدس میں سکونت پذیر رہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ ۷۵ سال کی عمر میں ۵۸ھ کو سر زمین شام ہی میں ان کی وفات ہوئی۔ عبادہ بن صامت اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ شداد کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم و حلم کی صفات سے بہت زیادہ نوازا گیا تھا۔

شریح بن ہانی: [1] ان کی کنیت ابو المقدام ہے۔ بنو الحارث میں سے ہیں۔ آپ نے نبی ﷺ کو پایا ہے۔ نبی ﷺ نے ان کے والد ہانی بن یزید کو ان ہی کی نسبت سے ابو شریح کی کنیت سے نوازتے ہوئے فرمایا: ''تم ابو شریح ہو۔'' [2] شریح، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے رفقاء میں سے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے المقدام نے روایتِ حدیث کی ہے۔

شُرید بن سُوید: بنو ثقیف کے فرد ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ حضر موت کے باشندے ہیں۔ ان کا شمار بقول بعض بنو ثقیف میں اور بقول بعض اہل طائف میں ہوتا ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

شکل بن حمید: بنو عبس کے فرد ہیں، اس لیے العبسی کہلاتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے شُتیر نے روایت حدیث کی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے کسی بھی فرد نے ان سے روایت نہیں کی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ شکل: شین اور کاف دونوں پر زبر اور آخر میں لام ہے۔ شُتیر، شتر کی تصغیر ہے۔

شریک بن سحماء: سحماء، یہ شریک کی والدہ کا نام ہے اور انہیں اسی نام سے شہرت ہوئی ہے۔ ان کے والد کا نام عبدہ بن مغیث

---

[1] یہ صحابی نہیں، بلکہ ثقہ مخضرم ہیں۔ التقریب: ۲۷۷۸۔

[2] سنن ابی داود: ٤٩٥٥؛ سنن النسائی: ٥٣٨٩ وسندہ حسن۔

ہے،ان کا تذکرہ کتاب اللعان میں ہوا ہے۔ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگاتے ہوئے جس مرد کا نام لیا تھا وہ یہی شریک ہے اور اسی تہمت کے نتیجے میں ہلال اور اس کی بیوی کے مابین لعان ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے والد کے ہمراہ غزوۂ احد میں شرکت کی سعادت حاصل کی تھی۔

عبدہ: عین اور باء پر زبر ہے۔ بعض نے باء کو ساکن بھی پڑھا ہے۔

شبرمہ: [1] شین پر پیش، باء ساکن اور راء پر بھی پیش ہے۔ صحابی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی کوئی نسبت معروف نہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حج کے بارے میں ایک حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے [2] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہی ان کی وفات ہوگئی تھی۔

ابو شریح: ان کا نام خویلد بن عمرو ہے۔ بنو کعب کی شاخ بنی عدی کے قبیلے بنو خزاعہ سے ہیں۔ فتح مکہ سے قبل اسلام قبول کیا۔ اور ۶۸ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ یہ اپنی کنیت سے ہی مشہور ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔

فصل

تابعین

شقیق بن سلمہ: [3] ان کی کنیت ابو وائل ہے۔ بنو اسد قبیلے سے ہیں۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، تاہم آپ سے سماع نہیں کر سکے، ان کا اپنا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل میری عمر دس برس تھی اور میں دیہات میں بکریاں چرایا کرتا تھا۔ انہوں نے عمر بن خطاب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما جیسے بہت سے صحابہ کرام سے روایت حدیث کی ہے، کثیر الحدیث ہیں۔ ثقہ اور حجت ہیں۔ حجاج کے دور میں اور بقول بعض ۹۹ھ میں وفات پائی۔

شریق الہوزنی: [4] تابعی ہیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے ازہر الحرازی نے روایتِ حدیث کی ہے۔

شریک بن شہاب: [5] الحارثی، البصری، ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے ابو برزہ اسلمی سے اور ان سے ازرق بن قیس نے روایتِ حدیث کی ہے۔ زیادہ مشہور نہیں ہیں۔

شریح بن عبید: [6] الحضرمی، انہوں نے ابو امامہ اور جبیر بن نفیر سے اور ان سے صفوان بن عمرو اور معاویہ بن صالح نے روایت حدیث کی ہے۔

---

[1] دیکھئے اسد الغابة، ۲/ ۶۰۸۔

[2] دیکھئے سنن ابی داود: ۱۸۱۱؛ سنن ابن ماجه: ۲۹۰۳ وسنده ضعیف، قتادہ مدلس ہیں۔

[3] ثقہ مخضرم ہیں۔ التقریب: ۲۸۱۶۔

[4] مجہول الحال ہے۔ میزان الاعتدال، ۲/ ۳۶۹۱۔

[5] مجہول الحال ہے۔ [6] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲۷۷۵۔

ابوالشعثاء: ❶ سلیم بن الاسود، الحاربی، الکوفی، مشہور ثقہ تابعین میں سے ہیں، حجاج کے دور میں ان کی وفات ہوئی۔

شعبی: ❷ ان کا نام عامر بن شراحیل ہے، کوفی ہیں۔ نمایاں اور ممتاز لوگوں میں سے ہیں۔ سیدنا عمر کے دورِ خلافت میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے بہت سے لوگوں سے اور ان سے بھی بہت سارے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے پانچ سو صحابہ کرام کو پایا ہے، نیز میں نے جو چیز بھی کاغذ پر لکھی یا کوئی حدیث سنی وہ سب مجھے حفظ (یاد) ہیں۔ ابن عیینہ کا بیان ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے زمانے میں اور شعبی اپنے دور میں اور ثوری اپنے عہد میں نمایاں اور منفرد تھے۔ ❸ زہری کا بیان ہے کہ صحیح اہل علم تو صرف چار اشخاص ہیں: ''مدینہ منورہ میں ابن المسیب، کوفہ میں شعبی، بصرہ میں حسن اور شام میں مکحول۔'' ❹ ۸۲ سال کی عمر میں ۱۰۴ھ کو وفات پائی۔

ابن شہاب: زہری، ان کا تذکرہ حرف زاء کے تحت گزر چکا ہے۔

شیبہ بن ربیعہ: بن عبد شمس بن عبد مناف، اسے سیدنا علی بن ابی طالب نے غزوۂ بدر میں قتل کیا تھا۔

فصل

صحابیات

الشفاء بنت عبداللہ: قریش کی ایک شاخ بنو عدی سے تھیں۔ احمد بن صالح مصری کا بیان ہے کہ ان کا اصل نام لیلیٰ، اور شفاء ان کا لقب ہے جو ان کے نام پر غالب آ گیا ہے۔ انہوں نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا۔ عقل مند، اور علم والی خواتین میں سے تھیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لے جا کر ان کے گھر قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک مخصوص بستر اور چادر تیار کر رکھی تھی۔ جس میں آپ سویا کرتے تھے۔

الشفاء: شین کے نیچے زیر اس کے بعد فاء اور پھر مد ہے۔

ام شریک، غزیہ: یہ دودان کی دختر ہیں۔ دال پر پیش، قریش کی شاخ بنو عامر میں سے ہیں۔ صحابیہ ہیں۔

ام شریک الانصاریہ: یہ وہ انصاری خاتون ہیں جن کا تذکرہ عدت کے ضمن میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے فاطمہ سے فرمایا تھا: ''تم ام شریک کے گھر میں عدت گزار لو۔'' ❺

بعض اہل علم نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ بنت قیس کو جس ام شریک کے ہاں عدت گزارنے کا حکم دیا تھا وہ یہ نہیں بلکہ اول الذکر ہیں۔ مگر یہ بات درست نہیں، کیونکہ وہ تو بنی لؤی بن غالب کے خاندان کی خاتون ہیں اور یہ انصاریہ ہیں۔ فاطمہ بنت قیس والی حدیث کی بعض روایات میں یہ صراحت بھی آئی ہے کہ ام شریک ایک صاحب ثروت انصاری خاتون ہیں۔

---

❶ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٢٥٢٤۔ ❷ ثقہ، مشہور، فقیہ اور فاضل ہیں۔ التقریب: ٣٠٩٢۔

❸ جامع الاصول لابن الاثیر، ١٢/ ٦٢٥؛ تهذيب الاسماء واللغات للنووی، ١/ ٢٢٢، بدون السند۔

❹ تاریخ بغداد، ١٤/ ١٤٣ وسنده صحیح؛ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٢٥/ ٣٥٤؛ حلیة الاولیاء، ٥/ ١٧٨۔

❺ صحیح مسلم: ١٤٨٠/ ٣٦؛ سنن ابی داود: ٢٢٨٤؛ سنن الترمذی: ١١٣٥۔

فصل

صحابہ کرام/ حرف الصاد

صفوان بن عسال: بنو مراد قبیلے کے فرد ہیں، اس لیے المرادی کہلاتے ہیں، کوفہ میں مقیم رہے۔ ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔

عسال: عین پر زبر، سین مشدد اور اس کے بعد لام ہے۔

صفوان بن معطل: ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ بنو سلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ غزوۂ خندق اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ یہی وہ مشہور صحابی ہیں جن کے بارے میں واقعۂ افک میں نامناسب باتیں کہی گئیں۔ انتہائی پارسا شخص تھے۔ صاحب فضل اور بہادر تھے۔ ۱۰ھ کو غزوۂ ارمینہ میں شہید ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ساٹھ سال سے زائد تھی۔

صفوان بن امیہ: بن خلف الجمحی، القرشی، فتح مکہ کے دن جان بچا کر فرار ہو گئے تو عمیر بن وہب اور ان کے بیٹے وہب بن عمیر نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے لیے امان طلب کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں امان دے دی اور آپ نے بطور علامت ان دونوں کو اپنی چادر مبارک عنایت فرمائی تھی۔ وہبؓ نے جا کر ان سے ملاقات کی اور انہیں نبی ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ یہ واپس آ کر نبی ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کیا: وہب بن عمیر کا بیان ہے کہ آپ نے مجھے اس شرط پر امان دی ہے کہ میں دو ماہ چلتا رہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو وہب، سواری سے نیچے تو آؤ۔ یہ بولے جب تک آپ صراحت سے نہ فرمائیں، نہیں اتروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم چار ماہ چلتے رہو۔'' [1] تب یہ سواری سے نیچے اترے۔ اور آپ کی معیت میں حنین کی طرف گئے۔ غزوۂ طائف میں کفر کی حالت میں شامل ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں مال غنیمت میں سے بہت سا مال عنایت فرمایا تھا، تو صفوان نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ ایسی سخاوت کوئی نبی ہی کر سکتا ہے۔ چنانچہ یہ اس دن دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ مکہ میں مقیم رہے، بعد ازاں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں جا کر ٹھہرے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''مکہ فتح ہو جانے کے بعد اب وہاں سے ہجرت نہیں کی جا سکتی۔'' [2]
صفوان قبل از اسلام بھی معززین قریش میں سے تھے۔ ان کی اہلیہ ان سے ایک ماہ قبل اسلام لے آئی تھیں۔ جب صفوان نے بھی اسلام قبول کر لیا تو دونوں کا سابقہ نکاح بحال رکھا گیا۔ صفوان نے مکہ مکرمہ میں ۴۲ھ میں وفات پائی۔ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ مکہ میں اسلام پر بخوبی عمل پیرا رہے۔ زبان کے لحاظ سے قریش کے فصیح ترین لوگوں میں سے تھے۔

صخر بن وداعہ: الغامدی یہ بنو ازد کے عمرو بن عبد اللہ بن کعب کی اولاد میں سے ہیں۔ طائف میں مقیم رہے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔

صخر بن حرب: ان کی کنیت ابو سفیان ہے، قریشی ہیں اور معاویہ کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ قبل ازیں بہرۂ سین میں گزر چکا ہے۔

---

[1] جامع الاصول لابن الاثیر، ۱۲/ ۵۲۱، بدون السند۔

[2] صحیح بخاری: ۲۷۸۳؛ صحیح مسلم: ۱۳۵۳/ ۸۵۔

صہیب بن سنان: ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ عبداللہ بن جدعان تیمی کے غلام تھے۔ ان کے مکانات دجلہ وفرات کے مابین سر زمین موصل میں تھے۔ رومیوں نے ان کے علاقوں پر حملہ کر دیا اور انہیں اسیر بنالیا۔ یہ ابھی کم سن ہی تھے، چنانچہ یہ روم میں جا کر بڑے ہوئے۔ بنوکلب کے لوگ انہیں وہاں سے خرید کر مکہ مکرمہ لے آئے۔ ان سے انہیں عبداللہ بن جدعان نے خرید کر آزاد کر دیا۔ اس کی وفات تک یہ اس کے پاس ہی رہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رومیوں کے ہاں جب یہ بڑے اور باشعور ہوئے تو وہاں سے بھاگ کر مکہ مکرمہ آ گئے، عبداللہ بن جدعان کے حلیف بن گئے اور مکہ میں آغاز اسلام ہی میں اسلام قبول کر لیا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آپ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایک ہی دن اسلام قبول کیا تھا۔ ان دنوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دارِ ارقم کو اپنا مرکزِ تبلیغ بنایا ہوا تھا اور آپ پر تیس سے کچھ زائد لوگ ایمان لا چکے تھے۔

صہیب ان لوگوں میں سے تھے جنہیں مکہ میں اسلام لانے کی پاداش میں کمزور سمجھ کر اذیت کا نشانہ بنایا جاتا تھا، پھر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر گئے تھے، اس پر قرآن کریم کی آیتِ مبارکہ:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ﴾ [1]

''بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی رضا کے لیے اپنے آپ کو بیچ دیتے ہیں۔'' نازل ہوئی تھی۔ [2]

بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ نے نوے سال کی عمر میں ۸۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی، اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

جدعان: جیم پر پیش، اس کے بعد دال ساکن، پھر عین ہے۔

الصعب بن جثامہ: بنولیث کے فرد ہیں۔ حجاز میں ودان اور ابواء میں رہتے تھے۔ ان سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ آپ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فوت ہوئے۔ جثامہ: جیم پر زبر اور ثاء پر تشدید ہے۔

الصنابحی: صاد پر پیش، نون مخفف اور پھر باء اور حاء ہے۔ یہ صنابح بن زاہر بن عامر کی طرف نسبت ہے، یہ بنومراد کا ایک قبیلہ ہے۔ ان کا نام عبداللہ ہے۔ ان کا تذکرہ بہرۂ عین میں آئے گا۔

ابوصرمہ: مالک بن قیس المازنی، بعض نے ان کا نام قیس بن مالک اور بعض نے قیس بن صرمہ بیان کیا ہے۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ صرمہ: صاد کے نیچے زیر اور راء ساکن ہے۔

---

[1] ۲/ البقرۃ: ۲۰۷۔

[2] حلیۃ الاولیاء، ۱/ ۱۵۱، علی بن زید بن جدعان کے ضعف اور انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، معرفۃ الصحابۃ لأبي نعیم، ۴/ ۲۲۳۳؛ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۰/ ۴۴۸، وسندہ ضعیف، محمد بن السائب الکلبی متروک راوی ہے۔

فصل

تابعین

صالح بن خوات: 1 الانصاری، المدنی، مشہور تابعی ہیں، قلیل الحدیث ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور سہل بن ابی حثمہ سے سماع حدیث کیا۔ ان سے یزید بن رومان وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔
خوات: خاء پر زبر، واؤ پر تشدید اور آخر میں تاء ہے۔

صالح بن درہم: 2 الباہلی، آپ ابو ہریرہ اور سمرہ رضی اللہ عنہما سے اور آپ سے شعبہ اور قطان نے روایت حدیث کی ہے۔ ثقہ راوی ہیں۔

صالح بن حسان: 3 [النضری] کوفہ میں رہائش پذیر رہے۔ یہ ابن المسیب اور عروہ سے اور اس سے ابو عاصم اور الحفری نے روایت حدیث کی ہے۔ اسے بہت سے اہل علم نے روایت حدیث میں ضعیف قرار دیا اور امام بخاری نے ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔

صخر بن عبداللہ: 4 بن بریدہ، یہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا، یعنی اپنے والد اور عکرمہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے حجاج بن حسان اور عبداللہ بن ثابت نے روایتِ حدیث کی ہے۔

صفوان بن سلیم: 5 الزہری، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام ہیں۔ اہل مدینہ میں سے جلیل القدر مشہور تابعی ہیں۔ انس بن مالک اور بہت سے تابعین سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ اللہ کے صالح بندوں میں سے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے چالیس برس تک اپنا پہلو زمین پر نہیں لگایا۔ لوگوں کا بیان ہے کہ کثرتِ سجود کی وجہ سے ان کی پیشانی پر سوراخ (زخم) ہو گئے تھے۔ حکام کے تحائف قبول نہیں کرتے تھے، ان کے مناقب بہت ہیں۔ ۱۳۲ھ میں فوت ہوئے۔ آپ سے ابن عیینہ نے روایت حدیث کی ہے۔

ابو صالح: 6 آپ کا نام ذکوان ہے۔ تیل اور گھی کی تجارت کرتے تھے، اس لیے السمان اور الزیات کہلاتے ہیں، آپ یہ چیزیں کوفہ لے جا کر فروخت کرتے تھے۔ ام المومنین سیدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ کثیر الحدیث، واسع الروایۃ، جلیل القدر اور مشہور شخصیت ہیں۔ آپ نے ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے اور آپ سے آپ کے بیٹے سہیل اور اعمش نے روایتِ حدیث کی ہے۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا: ہارون بن عمران علیہ السلام کی نسل بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ کنانہ بن ابی

---

1 ثقہ ہیں، التقریب: ۲۸۵۲۔ 2 ثقہ ہیں، التقریب: ۲۸۸۸۔ 3 متروک، ضعیف ہے۔ التقریب: ۲۸۴۹؛ الکاشف: ۲۳۲۹۔
تنبیہ: مطبوع میں غلطی سے ''صالح بن حسان مدنی'' چھپا ہے، جبکہ صحیح النضری ہے۔ 4 مجہول الحال ہے۔
5 ثقہ، مفتی اور عابد تھے۔ التقریب: ۲۹۳۳۔ 6 ثقہ، ثبت ہیں، التقریب: ۱۸۴۱۔

الحقیق کی زوجیت میں تھیں۔ وہ محرم ۷ھ میں غزوۂ خیبر میں مارا گیا تھا اور آپ اسیر ہو کر مسلمانوں کے ہاتھ آ گئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اپنے لیے منتخب کر لیا تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ غنیمت کی تقسیم میں آپ دحیہ بن خلیفہ کلبی کے حصے میں آئی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے سات غلاموں کے عوض آپ کو ان سے خرید لیا تھا۔ آپ نے اسلام قبول کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ آپ کی آزادی ہی آپ کے لیے مہر قرار پائی۔ ۵۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

آپ سے انس بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

حيي: حاء پر پیش، پہلی یاء پر زبر اور دوسری یاء مشدد ہے۔

اخطب: ہمزہ پر زبر، خاء ساکن، طاء پر زبر اور آخر میں باء ہے۔

صفیہ بنت عبدالمطلب: نبی ﷺ کی پھوپھی محترمہ ہیں، قبل از اسلام حارث بن حرب کی زوجیت میں تھیں۔ اس کی وفات کے بعد عوام بن خویلد نے آپ سے نکاح کیا۔ ان سے زبیر بن العوام کو جنم دیا۔ طویل عمر پائی اور بیس ہجری میں سیدنا فاروق اعظم کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ اس وقت آپ کی عمر ۷۳ برس تھی۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

صفیہ بنت ابی عبید: [1] ثقفیہ، مختار بن ابی عبید کی ہمشیرہ اور عبداللہ بن عمر کی اہلیہ ہیں۔ نبی ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئیں اور آپ سے سماعِ حدیث بھی کیا، البتہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

لیکن آپ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ سے نافع مولیٰ ابن عمر نے روایتِ حدیث کی ہے۔

صفیہ بنت شیبہ: [2] الحجبی، آپ سے میمون بن مہران وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ انہیں نبی ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی یا نہیں؟ اس بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا موقع نہیں ملا۔

الصماء بنت بسر: المازنیہ، صحابیہ ہیں، کہا جاتا ہے کہ صماء آپ کا لقب ہے اور اصل نام بُھَیمہ ہے۔ آپ سے آپ کے بھائی عبداللہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین/حرف الضاد

ضماد بن ثعلبہ: الازدی، ازدشنوءۃ قبیلے کے فرد تھے۔ قبل از اسلام بھی نبی ﷺ کے دوست تھے۔ لوگوں کا علاج معالجہ اور دم بھی کیا کرتے تھے۔ علم کے متلاشی رہتے تھے۔ آغاز اسلام ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہی وہ شخص ہیں کہ جب نبی ﷺ نے ان کے سامنے کلام اللہ کی تلاوت کی تو انہوں نے کہا تھا کہ آپ کے یہ الفاظ سمندر کی گہرائی تک پہنچے ہوئے ہیں۔ باب علامات نبوت میں

---

[1] یہ ثقہ ہیں، لیکن ان کے صحابیہ ہونے میں اختلاف ہے۔ دیکھئے المراسیل لأبی زرعة اور التقریب: ۸۶۲۳۔

[2] راجح یہی ہے کہ یہ صحابیہ ہیں۔ دیکھئے التقریب: ۸۶۲۲، مراسیل ابی زرعة اور صحیح بخاری: ۱۳۴۹، وغیرہ۔

ان کا ذکر آیا ہے۔ آپ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔

ضماد: ضاد کے نیچے زیر اور میم مخفف ہے۔ شنوءۃ: شین پر زبر، نون پر پیش، واؤ ساکن اور ہمزہ پر زبر ہے۔

ضحاک بن سفیان: الکلابی، العامری۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے، نجد میں جاتے رہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کی قوم کے مسلمان افراد پر حاکم (نگران) مقرر فرمایا تھا۔ آپ سے ابن المسیب اور حسن بصری نے روایت حدیث کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ اس قدر شجاع تھے کہ آپ کو ایک سو گھڑ سواروں کے برابر قرار دیا جاتا تھا۔ تلوار لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے آپ کے پاس کھڑے رہتے تھے۔

فصل

تابعین

ضحاک بن فیروز: الدیلمی، تابعی ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں، اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ قبل ازیں بہرہ دال میں ان کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

ضرار بن صُرد: [1] اس کی کنیت ابونعیم ہے، کوفی ہے، الطحان لقب ہے۔ معتمر بن سلیمان وغیرہ سے سماع حدیث کیا، اور اس سے علی بن المنذر نے روایت حدیث کی ہے۔ نُعیم: نون پر پیش اور عین پر زبر ہے۔ ضِرار: ضا کے نیچے زیر اور پہلی راء مخفف ہے۔ صرد صاد پر پیش اور راء پر زبر ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین/حرف الطاء

طلحہ بن عبید اللہ: آپ کی کنیت ابو محمد ہے، قریش میں سے ہیں۔ آپ ان دس خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہیں رسول اللہ نے اکٹھے جنت کی خوش خبری دی تھی۔ اصطلاح میں ان صحابہ کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ بدر کے سوا باقی تمام غزوات میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ بدر کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور سعید بن زید کو قریش کے اس قافلے کی خبر لینے کے لیے بھیجا تھا، جو ابوسفیان بن حرب کی زیر قیادت آ رہا تھا، یہ دونوں حضرات اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کے بعد بدر کے دن مسلمانوں سے آن ملے۔ آپ نے غزوۂ احد میں اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا اور آپ کی طرف آنے والے تیروں کو اپنے ہاتھ مبارک سے روکا۔ آپ کی انگلیاں شل ہو گئیں اور اس دن آپ کو چوبیس زخم آئے۔ بعض نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اس دن آپ کو نیزوں، تلواروں اور تیروں کے پچھتر (۷۵) زخم آئے تھے۔

آپ کا رنگ گندمی تھا، جسم پر بال بکثرت تھے جو نہ تو سخت گھونگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ آپ حسین وجمیل تھے۔ جنگ جمل میں بیس جمادی الآخر ۳۶ھ کو جمعرات کے دن شہید ہوئے اور بصرہ میں دفن کیے گئے۔

اس وقت آپ کی عمر ۶۴ سال تھی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

---

[1] متروک الحدیث ہے۔ الکامل لابن عدی، تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین لابن شاہین: ۱/ ۱۳۳؛ الضعفاء والمتروکون للنسائی: ۳۱۰۔

طلحہ بن البراء: الانصاری، یہ وہ خوش قسمت صحابی ہیں کہ جب ان کی وفات ہوئی تو نبی ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور یہ دعا کی: یا اللہ! طلحہ سے ملے تو ہنس کر ملنا اور وہ بھی تیری طرف دیکھ کر ہنسے۔ [1] ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ ان سے حصین بن وحوح نے روایتِ حدیث کی ہے۔

طلق بن علی: ان کی کنیت ابوعلی ہے اور نسبت الحنفی الیمامی ہے۔ انہیں طلق بن ثمامہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے قیس نے روایتِ حدیث کی ہے۔

طارق بن شہاب: البجلی، الکوفی، ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ انہوں نے قبل از اسلام کا دور بھی پایا اور نبی ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے، البتہ نبی ﷺ سے سماع کا موقع بہت ہی کم ملا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگوں میں شریک ہوئے۔ ۸۲ھ میں ۳۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

طارق بن سوید: صحابی ہیں۔ بیان الخمر میں ان سے مروی حدیث بیان ہوئی ہے۔ ان سے علقمہ بن وائل نے روایتِ حدیث کی ہے۔

طفیل بن عمرو: الدوسی۔ مکی دور میں آ کر اسلام قبول کیا اور نبی ﷺ کی تصدیق کر کے اپنے وطن لوٹ گئے۔ جب نبی ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو یہ دوبارہ آئے اور آ کر اپنی قوم کے لوگوں کے مسلمان ہونے کی خبر دی۔ نبی ﷺ کی وفات تک مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔ جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ آپ سے جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔

ابوالطفیل: عامر بن واثلہ لیثی، کنانی، ان کی کنیت ان کے نام پر غالب ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ کی زندگی کے آخری آٹھ سال پائے۔ ۱۰۲ھ میں [اور جمہور کے نزدیک ۱۱۰ ہجری میں] مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے۔ آپ تمام صحابہ سے آخر میں فوت ہوئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ابوطیبہ: آپ کا نام نافع ہے۔ حجام، یعنی سچھنے لگاتے یا لوگوں کی حجامتیں بنایا کرتے تھے۔ معروف صحابی محیصہ بن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ محیصہ: میم پر پیش حاء پر زبر، یا مشدد، نیچے دو نقطے اور زیر، اس کے بعد صاد ہے۔

ابوطلحہ: آپ کا نام زید بن سہل ہے، انصار کے قبیلے بنونجار سے ہیں۔ کنیت سے معروف ہیں، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ کے دوسرے شوہر ہیں۔ معروف تیرانداز لوگوں میں سے تھے۔ نبی ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا: ''لشکر میں ابوطلحہ کی للکار ایک جماعت سے زیادہ کارگر ہے۔'' [2] ۷۷ برس کی عمر میں ۳۱ھ میں وفات پائی۔ اہل بصرہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک سمندری سفر کیا تو دوران سفر میں فوت ہوئے اور انہیں وفات سے سات روز بعد ایک جزیرے میں دفن کیا گیا۔ دیگر ستر انصار کے ہمراہ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ اس کے بعد غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں شرکت کی سعادت پائی۔ ان سے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی روایتِ حدیث کی ہے۔

---

[1] الدعاء للطبرانی: ۱/ ۳۵۹؛ السنة لا بن ابی عاصم: ۵۵۸، و سنده ضعیف /عروہ بن سعید اور اس کا والد دونوں مجہول ہیں۔

[2] المستدرك للحاكم، ۳/ ۳۵۲، ۳۵۳ وسنده ضعیف، علی بن زید بن جدعان ضعیف اور سفیان مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

فصل

تابعین

طلحہ بن عبید اللہ: ❶ بن کریز، بنوخزاعہ قبیلے کے فرد ہیں، تابعی ہیں۔ اہل مدینہ میں سے تھے۔ آپ نے بہت سے صحابہ سے اور آپ سے بہت سے تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔

طلحہ بن عبداللہ بن عوف: ❷ قریش کی ایک شاخ بنوزہرہ میں سے ہیں، معروف وتابعین میں سے ہیں۔ آپ کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ سخاوت کرنے میں مشہور تھے۔ آپ نے اپنے چچا عبدالرحمن وغیرہ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۹۹ھ میں وفات پائی۔

طلق بن حبیب: ❸ العنزی، بصری ہیں۔ کثیر العبادت تھے۔ آپ کا شماران لوگوں میں ہوتا ہے جو کثرتِ عبادت میں معروف ہیں۔ آپ نے عبداللہ بن زبیر، جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اور آپ سے مصعب، عمرو بن دینار اور ایوب نے روایتِ حدیث کی ہے۔

العنزی: عین اور نون دونوں پر زبر ہے۔

طفیل بن ابی: ❹ یہ ابی بن کعب انصاری کے بیٹے ہیں۔ تابعی ہیں، قلیل الحدیث ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہلِ حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ آپ نے اپنے والد وغیرہ سے اور آپ سے ابوالطفیل نے روایتِ حدیث کی ہے۔

طاؤس بن کیسان: ❺ الخولانی، الہمدانی الیمانی ہیں۔ فارسیوں کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ نے بہت سے لوگوں سے اور آپ سے زہری اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں: میں نے طاؤس جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ وہ علمی اور عملی طور پر سب سے بلند تھے۔ ۱۰۵ھ کو مکہ میں فوت ہوئے۔

ابو طالب: یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے والد اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ ان کا نام عبد مناف بن عبدالمطلب بن ہاشم ہے۔ قریش میں سے ہیں۔ یہ آخر تک کافر ہی رہے اور اسلام قبول کرنے سے محروم رہے۔ ان کی زندگی میں قریش رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قدرے لحاظ کیا کرتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد قریش نے کھلم کھلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت وتعذیب کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ان کی وفات کے بعد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغرضِ تبلیغ طائف تشریف لے گئے تھے۔ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور ابو طالب کی وفات میں ایک ماہ اور پانچ دن کا وقفہ تھا۔

ابن طاب: مدینہ کی کھجوروں میں سے ایک نوع، اسی کی طرف منسوب ہے، جسے رطب بن طاب یا تمر بن طاب کہتے ہیں۔

---

❶ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۰۲۸۔ ❷ ثقہ، مکثر اور فقیہ ہیں۔ التقریب: ۳۰۲۵۔ ❸ صدوق حسن الحدیث ہیں۔ التقریب: ۳۰۴۰؛ الطبقات الکبری: ۷/ ۱۶۹؛ الثقات للعجلی: ۷۲۹۔ ❹ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۰۱۷۔ ❺ ثقہ، فقیہ اور فاضل ہیں۔ التقریب: ۳۰۰۹۔

فصل

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم / حرف الظاء

ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے بنواوس کی ایک شاخ بنوالحارث میں سے ہیں۔ بیعتِ عقبہ ثانیہ اور اس کے بعد غزوۂ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے۔ ان کے والد رافع، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نہیں بلکہ دوسرے ہیں۔ آپ سے ان رافع بن خدیج نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ظہیر: ظاء پر پیش، ھاء پر زبر، یاء ساکن اور اس کے نیچے دو نقطے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم / حرف العین

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ: امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، آپ کا لقب الفاروق اور کنیت ابوحفص ہے، قریش کی ایک شاخ بنوعدی میں سے ہیں۔ نبوت کے پانچویں یا چھٹے سال دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ سے پہلے چالیس مرد اور گیارہ عورتیں مشرف با اسلام ہو چکے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کے مسلمان ہونے پر چالیس کی تعداد پوری ہوئی۔ آپ نے جس دن اسلام قبول کیا اس روز اسلام کا غلبہ ہوا، اسی لیے آپ کو ''الفاروق'' کا لقب دیا گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کو ''الفاروق'' کہنے کا سبب کیا ہے؟ تو فرمایا: سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ مجھ سے تین دن پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اسلام کے لیے وا کر دیا تو میں نے اقرار کیا کہ "اللّٰہ لا الہ الا ھو ، لہ الاسماء الحسنیٰ'' چنانچہ اس کے بعد روئے زمین پر کوئی بھی شخص میری نظر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر زیادہ محبوب نہ رہا۔ میں نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہوں گے؟ تو میری ہمشیرہ نے بتلایا کہ آپ صفا کے قریب ارقم بن ابی الارقم کے گھر پر ہوں گے، میں ادھر چلا گیا۔ وہیں حمزہ رضی اللہ عنہ بھی دیگر صحابہ کے ہمراہ موجود تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تشریف فرما تھے۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا، مجھے دیکھ کر لوگ سہم سے گئے، حمزہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ صحابہ نے بتایا کہ دروازے پر عمر رضی اللہ عنہ آیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر آ کر میرے کپڑوں سے مجھے پکڑ لیا اور ہلکا سا جھنجھوڑا، میں اپنے اوپر کنٹرول نہ کر سکا اور میں گھٹنوں کے بل گر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر! کیا تم اب بھی باز نہیں آؤ گے؟ تو میں اپنی زبان سے پکار اٹھا "اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحده لا شريك لـه وأشهد أن محمداً عبده ورسوله"۔ یہ سن کر دارِ ارقم میں موجود سب لوگوں نے ازراہ مسرت اس قدر بلند آواز سے اللہ اکبر کہا کہ یہ آواز مسجد حرام میں موجود لوگوں نے بھی سنی۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم زندہ ہوں یا فوت ہو جائیں۔ کیا ہم حق پر نہیں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم زندہ رہو یا فوت ہو جاؤ، بہر حال تم ہی حق پر ہو، میں نے عرض کیا: ہم حق پر ہیں تو یہ چھپنا چھپانا کیوں؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے! ہم تو یہاں سے باہر نکلیں گے، چنانچہ ہم نے دو صفیں بنا کر ایک صف کے آگے حمزہ رضی اللہ عنہ اور دوسری صف کے آگے میں ہو لیا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیا اور مسجد حرام میں جا پہنچے۔ ہم اس قدر جوش اور ولولے سے ساتھ چل کر گئے کہ ہماری وجہ سے غبار اڑ رہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر کفار کو اس قدر دلی صدمہ ہوا کہ اس سے پہلے وہ کبھی اتنا رنجیدہ نہیں ہوئے تھے۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس دن "الفاروق" (فرق کرنے والا) لقب دیا کہ اللہ نے میرے ذریعے سے حق و باطل کے درمیان فرق واضح کیا تھا۔ 1 داود بن الحصین اور زہری کا بیان ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو جبریل علیہ السلام نے آ کر فرمایا: اے محمد ﷺ! عمر کے قبولِ اسلام پر آسمان کے فرشتوں نے بھی ایک دوسرے کو خوشخبریاں دی ہیں۔ 2

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں اور روئے زمین کے باقی تمام لوگوں کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو عمر رضی اللہ عنہ کا علم بڑھ جائے گا، نیز جب عمر رضی اللہ عنہ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ روئے زمین کے علم کے دس میں سے نو حصے علم اٹھ گیا ہے۔ 3 عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ تمام غزوات میں شرکت کی۔ خلفاء میں سب سے پہلے آپ ہی کو امیر المومنین کا لقب دیا گیا۔ آپ کا رنگ سفید تھا جس پر سرخی غالب تھی۔ بعض نے کہا: آپ کا رنگ گندمی اور قد طویل تھا۔ سر کے بال مقدار میں کم اور آنکھیں سرخ تھیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کی طرف سے نامزدگی کے نتیجے میں خلافت کی ذمہ داری آپ نے سنبھالی اور خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ کو مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلؤہ نے مدینہ منورہ میں ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ھ کو بدھ کے روز خنجر سے زخمی کر دیا۔ [انہی زخموں کی وجہ سے آپ فوت ہوئے] اور آپ کو دس محرم ۲۴ھ کو بروز اتوار دفن کیا گیا۔ صحیح ترین قول کے مطابق بوقت وفات آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔ آپ کا دورِ خلافت ساڑھے دس سال ہے۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ، باقی عشرہ مبشرہ اور دیگر بہت سے صحابہ و تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عمر بن ابی سلمہ: ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد ہے۔ قریش کے قبیلے بنومخزوم سے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ربیب، یعنی پرورش یافتہ ہیں۔ آپ کی والدہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ اور ام المومنین ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کی ولادت ۲ھ میں سرزمین حبشہ میں ہوئی۔ جب رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔ عبدالملک بن مروان کے دورِ خلافت میں ۸۳ھ کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی بہت سی احادیث حفظ کیں اور آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: امیر المومنین عثمان بن عفان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ قریش کے قبیلے بنوامیہ سے ہیں۔ آغاز اسلام میں ہی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں مسلمان ہوئے، جبکہ نبی ﷺ نے ابھی دارِ ارقم کو مرکز تبلیغ نہیں بنایا تھا۔ آپ نے دو مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ غزوۂ بدر کے موقع پر اپنی اہلیہ رقیہ دخترِ رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے بدر میں شریک نہ ہو سکے، تاہم نبی ﷺ نے انہیں غزوۂ بدر میں شریک شمار کر کے مالِ غنیمت میں ان کا بھی حصہ مقرر فرمایا۔ اسی طرح حدیبیہ کے موقع پر بیعت الرضوان میں بھی شریک نہ تھے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ کے ساتھ گفت و شنید کے سلسلے میں آپ کو مکہ مکرمہ بھیجا ہوا

---

1 حلیۃ الاولیاء: ۱/ ۴۰ و سندہ ضعیف/ اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ متروک ہے۔

2 سنن ابن ماجہ: ۱۰۳؛ المستدرك للحاكم: ۳/ ۸۴؛ فضائل صحابہ لأحمد بن حنبل: ۱/ ۲۵۸؛ المعجم الكبير للطبراني: ۱۱/ ۸۰؛ و سندہ ضعیف/ عبداللہ بن خراش ضعیف ہے۔

3 المعجم الكبير للطبراني: ۹/ ۱۶۲-۱۶۳ وسندہ ضعیف/ اعمش مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے اور دوسری سند منقطع ہے۔

تھا۔ جب بیعت لی گئی تو نبی ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا: ''میرا یہ ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے۔'' [1] رسول اللہ ﷺ کی دو بیٹیاں سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما آپ کی زوجیت میں یکے بعد دیگرآئی تھیں، اس لیے آپ کو ''ذوالنورین'' کہا جاتا ہے۔ آپ کا رنگ گورا، اور قد درمیانہ تھا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کا رنگ گندمی تھا۔ آپ کے جسم کی جلد پتلی، چہرہ خوبصورت اور سینہ کشادہ، سر پر بال بہت گھنے اور داڑھی بہت بڑی تھی جسے آپ زرد رنگ سے رنگا کرتے تھے۔ ۲۴ھ یکم محرم کو آپ خلیفہ مقرر ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کو مصر کے اسود تجیبی نے قتل (شہید) کیا تھا۔ ایک قول کے مطابق اس وقت آپ کی عمر ۸۲ سال اور دوسرے قول کے مطابق ۸۸ سال تھی۔ آپ کو ہفتے کے دن جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ آپ کا دورِ خلافت کچھ دن کم بارہ سال ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عثمان بن عامر: آپ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد گرامی ہیں۔ آپ کی کنیت ابو قحافہ ہے۔ قریش کی ایک شاخ بنو تمیم سے ہیں، فتح مکہ کے دن قبول اسلام سے مشرف ہوئے۔ خلافتِ فاروقی تک زندہ رہے۔ ۹۷ سال کی عمر میں ۱۴ھ میں وفات پائی۔ آپ سے آپ کے بیٹے ابوبکر صدیق اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم نے روایت حدیث کی ہے۔ ابو قحافہ: قاف پر پیش اور حاء مخفف ہے۔

عثمان بن مظعون: قریش کے ایک قبیلے بنو جمح میں سے ہیں، آپ کی کنیت ابوالسائب ہے۔ جب آپ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ سے پہلے تیرا ۱۱ افراد مسلمان ہو چکے تھے۔ آپ نے حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف دونوں ہجرتیں کیں۔ آپ جاہلیت میں ہی شراب کو حرام سمجھتے تھے۔ ہجرت سے اڑھائی سال بعد ماہ شعبان میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ مہاجرین میں آپ نے سب سے پہلے وفات پائی۔ آپ کی وفات کے بعد نبی ﷺ نے آپ کے چہرے کو بوسہ دیا اور ان کی تدفین کے موقع پر فرمایا: ''یہ ہمارا بہترین پیش رو ہے۔'' [2]

آپ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ بہت عبادت گزار اور اصحاب فضیلت صحابہ کرام میں سے تھے۔ آپ سے آپ کے فرزند سائب اور آپ کے برادر قدامہ بن مظعون نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عثمان بن طلحہ: القرشی حجبی ، باب المساجد میں ان کا ذکر آیا ہے۔ آپ سے آپ کے چچا زاد شیبہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۴۲ھ کو مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے۔

عثمان بن حنیف: آپ سہل بن حنیف کے بھائی ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو سواد اور جبابیہ کے علاقوں کی پیمائش پر اور وہاں کے لوگوں پر خراج اور جزیہ مقرر کرنے پر مامور فرمایا تھا۔ انہوں نے آپ کو بصرہ پر بھی حاکم مقرر کیا تھا، پھر جب طلحہ اور زبیر جنگ جمل کے بعد وہاں آئے تو انہوں نے آپ کو وہاں سے نکال دیا تھا۔ بعد ازاں آپ کوفہ میں مقیم رہے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندگی پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عثمان بن ابی العاص: بنو ثقیف کے فرد ہیں۔ نبی ﷺ نے انہیں طائف کا حکمران مقرر کیا تھا۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی

[1] صحیح بخاری: ۳۶۹۸، ۴۰۶۶۔ [2] تاریخ المدینۃ لا بن شبۃ: ۱/ ۹۹، و سندہ ضعیف/ محمد بن قدامہ بن موسیٰ مجہول ہے۔

زندگی، دورِ صدیقی اور خلافت فاروقی میں وہاں کے حکمران رہے۔ بعد ازاں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو وہاں سے معزول کر کے عمان اور بحرین پر عامل مقرر کر دیا تھا۔ یہ ۱۰ھ میں بنو ثقیف کے ایک وفد میں شریک ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر ۲۹ برس تھی اور شرکائے وفد میں سب سے کم عمر تھے۔ بصرہ میں سکونت پذیر رہے اور وہیں ۵۱ھ میں وفات پائی۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رحلت فرما گئے اور ان کے قبیلے بنو ثقیف نے ارتداد کا ارادہ کیا تو آپ نے اپنی قوم کو سمجھاتے ہوئے کہا: ''اے بنو ثقیف! تم سب سے آخر میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ اب تم مرتد ہونے میں تو دوسروں سے آگے مت بڑھو۔'' چنانچہ ان کے سمجھانے سے وہ لوگ ارتداد سے باز آ گئے۔ ان سے بہت سے تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب کی کنیت ابو الحسن اور ابو تراب ہے۔ قریش میں سے ہیں، اکثر اقوال کے مطابق مردوں میں سب سے پہلے آپ نے اسلام قبول کیا، البتہ اس بارے میں اہل تاریخ کے اقوال مختلف ہیں کہ اس وقت آپ کی عمر کیا تھی؟ بعض نے ۱۵، بعض نے ۱۶، بعض نے ۱۸ اور بعض نے ۱۰ سال بھی لکھی ہے۔ آپ غزوۂ تبوک کے سوا باقی تمام غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ شریک رہے۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اپنے اہل وعیال کی خدمت ونگرانی کے لیے خود پیچھے چھوڑ گئے تھے اور فرمایا: ''کیا تم اس پر خوش نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔'' [1]

آپ کی رنگت شدید گندمی اور آنکھیں موٹی موٹی تھیں۔ آپ کا قد قدرے پست اور جسم بھاری تھا۔ داڑھی عریض، سر پر بال کم اور سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ ۸ ذوالحجہ ۳۵ھ بروز جمعہ کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔ عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی نے ۱۸ رمضان المبارک ۴۰ھ بروز جمعہ صبح کی نماز کے وقت آپ پر حملہ کیا، اسی حملے کے نتیجے میں تین دن بعد آپ فوت ہو گئے۔ آپ کے پسران سیدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے آپ کو غسل دیا اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ سحر کے وقت آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ آپ کی عمر ۶۳، ۶۵، ۶۷ یا ۵۸ برس تھی۔ آپ کی مدت خلافت چار سال نو ماہ اور کچھ دن تھی۔ آپ سے آپ کے بیٹوں حسن، حسین اور محمد کے علاوہ بہت سے تابعین اور صحابہ کرام نے روایتِ حدیث کی ہے۔

علی بن شیبان: الحنفی، الیمامی، ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایتِ حدیث کی ہے۔

علی بن طلق: الحنفی، الیمامی، ان سے مسلم بن سلام نے روایتِ حدیث کی ہے۔ اہل یمامہ میں سے ہیں اور ان سے مروی احادیث ان کے ہاں متداول ہیں۔

عبدالرحمٰن بن عوف: ابو محمد، قریش کے قبیلے بنو زہرہ میں سے ہیں۔ آپ ان دس خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکٹھے جنت کی بشارت دی تھی، عام اصطلاح میں ان حضرات کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں، سیدنا

---

[1] صحیح بخاري: ۳۷۰٦؛ صحیح مسلم: ۲٤۰٤۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ آپ کو حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کی سعادت حاصل ہوئی۔ نبی ﷺ کے ہمراہ تمام غزوات میں شریک رہے۔ غزوۂ احد کے دن شدید اور سخت صورت حال کے باوجود میدان میں ڈٹے رہے تھے۔ غزوۂ تبوک کے دوران میں ایک موقع پر نبی ﷺ نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی تھی اور بقیہ نماز آپ نے سلام کے بعد مکمل کی تھی۔ آپ طویل القامت، پتلی جلد والے اور آپ کا رنگ سفید تھا، جس میں سرخی کی آمیزش تھی۔ آپ کی ہتھیلیاں گوشت سے بھری ہوئیں، ٹھوڑی قدرے بلند اور آپ (زخم کے باعث) لنگڑا کر چلتے تھے۔ غزوۂ احد میں آپ کو بیس یا اس سے بھی زائد زخم آئے۔ ایک زخم آپ کی ٹانگ پر بھی آیا تھا، اسی کے سبب آپ لنگڑانے لگے تھے۔ واقعہ فیل سے دس سال بعد آپ کی ولادت ہوئی۔ ۳۲ھ میں فوت ہوئے اور جنت البقیع میں آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ آپ نے ۷۲ سال عمر پائی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابزیٰ: قبیلہ بنوخزاعہ کے فرد ہیں۔ نافع بن عبدالحارث کے غلام تھے۔ کوفہ میں رہائش پذیر رہے۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے آپ کو خراسان کا گورنر مقرر کیا تھا۔ آپ نے نبی ﷺ کو پایا اور آپ کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کی اکثر روایات عمر بن خطاب اور ابی بن کعب سے ہیں۔ آپ سے آپ کے بیٹوں سعید اور عبداللہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن ازہر: قریشی ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف کے بھتیجے ہیں، غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ آپ سے آپ کے فرزند عبدالحمید وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ واقعہ حرہ سے قبل فوت ہوئے۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکر: آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔ بعض اہل علم نے ابوعبداللہ اور بعض نے ابوعثمان بھی ذکر کی ہے۔ آپ کا پہلا نام عبدالکعبہ یا عبدالعزی تھا، نبی ﷺ نے اسے بدل کر عبدالرحمٰن رکھا۔ آپ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فرزند ہیں۔ آپ کی اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام ام رومان ہے۔ حدیبیہ کے سال اسلام قبول کیا اور اسلام میں خوب رہے۔ آپ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سب سے بڑے تھے۔ آپ سے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۵۳ھ میں فوت ہوئے۔

عبدالرحمٰن بن حسنہ: حسنہ آپ کی والدہ کا نام ہے۔ آپ کی شہرت والدہ کی نسبت سے ہوئی۔ آپ کے والد کا نام عبداللہ بن المطاع ہے آپ سے [زید] بن وہب نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن شرحبیل: [1] عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ، یہ عبدالرحمٰن بن حسنہ کے بھتیجے ہیں۔ انہیں نبی ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔ آپ سے آپ کے بیٹے عمران نے روایتِ حدیث کی ہے۔ یہ اور ان کے بھائی ربیعہ فتح مصر میں شریک رہے۔

عبدالرحمٰن بن زید: یہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے برادرزادے ہیں، قریش کے قبیلے بنوعدی کے فرد ہیں۔ یہ چھوٹے بچے تھے کہ ان کے دادا ابولبابہ انہیں اٹھائے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ آپ نے انہیں گھٹی دی، ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ محمد بن سعد کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر چھ برس تھی۔ انہوں نے اپنے چچا عمر

[1] عبدالرحمٰن بن شرحبیل کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ واللہ اعلم۔ دیکھئے الثقات لابن حبان: ۵/ ۹۳، وغیرہ۔

بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں عبداللہ بن عمر کی وفات سے پہلے فوت ہوئے۔

عبدالرحمٰن بن سمرہ: قریشی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ سے روایتِ حدیث کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ وہیں ۵۱ ھ میں فوت ہوئے۔ آپ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما، حسن اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن سہل: انصاری، یہ وہ صحابی ہیں جنہیں خیبر میں قتل کر دیا گیا تھا۔ قسامہ کے ذیل میں ان کا ذکر آیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ صاحبِ علم وفہم شخص تھے۔ ان سے سہل بن ابی حثمہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن شبل: انصاری، ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ تمیم بن محمد اور ابوراشد نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن عثمان: التیمی القرشی طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے، لیکن آپ سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی قراد: بنواسلم سے ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ ابوجعفر الخطمی وغیرہ نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ قراد: قاف پر پیش، راء مخفف اور آخر میں دال ہے۔

عبدالرحمٰن بن کعب: ان کی کنیت ابولیلیٰ ہے۔ انصار کے قبیلے بنو مازن کے فرد ہیں، غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ۲۴ ھ میں وفات پائی۔ یہ ان خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

﴿تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ﴾ [1]

''اے رسول! جب یہ لوگ آپ کی خدمت میں آ کر آپ سے سواری طلب کرتے ہیں اور آپ ان سے کہتے ہیں کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں تو یہ لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے مغموم ہو کر آنسو بہاتے ہوئے واپس لوٹتے ہیں۔''

عبدالرحمٰن بن یعمر: قبیلہ بنو دیلم کے فرد ہیں۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ کوفہ میں سکونت پذیر رہے، خراسان بھی گئے تھے۔ ان سے بکیر بن عطاء کے سوا اور کسی نے روایتِ حدیث نہیں کی۔

عبدالرحمٰن بن عائش: [2] الحضرمی، ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔ ان سے رؤیت باری تعالیٰ کے بارے میں ایک حدیث مروی ہے۔ ان سے ابوسلام ممطور اور خالد بن لجلاج نے احادیث روایت کی ہیں۔ ان سے مروی احادیث عن مالک بن یخامر عن معاذ بن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے اور بعض نے براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔ امام بخاری وغیرہ نے کہا: انہوں نے براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث

---

[1] ٩/ التوبة: ٩٢۔ [2] ان کے صحابی ہونے میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔ مثلاً دیکھئے العلل الکبیر للترمذی: ٦٦١؛ علل الدارقطنی: ٢٥٢٦؛ العلل المتناهية لابن الجوزي، ١/ ٢٠؛ الجرح والتعديل، ٥/ ٢٦٢؛ ميزان الاعتدال، ٢/ ٥٧١ وغیرہ۔

روایت نہیں کی۔ عائش: یاء کے نیچے دو نقطے، زیر اور شین ہے۔

یخامر: یاء کے نیچے دو نقطے اور او پر پیش، خاء مخفف اور میم کے نیچے زیر اور آخر میں راء ہے۔

کہا گیا ہے کہ مالک کی بیان کردہ احادیث مرسل ہیں، کیونکہ انہیں رسول اللہ ﷺ سے سماع حاصل نہیں۔

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ: [1] مدنی ہیں، بعض نسخوں میں مزنی بھی لکھا ہے۔ بعض اہل علم نے انہیں قریشی بھی کہا ہے۔ مضطرب الحدیث ہیں۔ ابن عبدالبر کے بقول ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے۔ یہ اہل شام میں سے ہیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ عمیرہ: عین پر زبر، میم کے نیچے زیر اور آخر میں راء ہے۔

عبداللہ بن ارقم: قریش کے قبیلے بنو زہرہ کے فرد ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اور بعد ازاں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بطور کاتب، یعنی سیکرٹری خدمات سرانجام دیتے رہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں بیت المال کا نگران مقرر فرمایا تھا۔ پھر انہوں نے استعفا دے دیا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کا استعفا منظور کر لیا تھا۔ ان سے عروہ اور اسلم مولیٰ عمر نے روایتِ حدیث کی ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔

عبداللہ بن ابی اوفیٰ: ابو اوفیٰ کا نام علقمہ بن قیس ہے۔ بنو اسلم قبیلے سے ہیں، حدیبیہ، خیبر اور ان سے بعد کے تمام معرکوں میں شریک رہے۔ نبی ﷺ کے انتقال تک مدینہ منورہ میں مقیم رہے، پھر نقل مکانی کر کے کوفہ چلے گئے۔ یہ کوفہ میں ۸۷ھ میں فوت ہونے والے آخری صحابی ہیں۔ شعبی وغیرہ نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن اُنیس: انصار کے قبیلے بنو جہینہ کے فرد ہیں۔ غزوۂ احد اور اس سے بعد کے معرکوں میں شریک رہے۔ ان سے ابوامامہ اور جابر وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

عبداللہ بن بُسر: بنو مازن کی ایک شاخ بنو سلمہ سے ہیں۔ یہ خود، ان کے والد بُسر، ان کی والدہ، ان کے بھائی عطیہ اور ان کی ہمشیرہ الصماء سب کو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ ملک شام میں سکونت پذیر رہے۔ اور ۸۸ھ میں حمص میں وضو کرتے ہوئے اچانک وفات پائی۔ شام میں فوت ہونے والے آخری صحابی ہیں۔ دوسرے قول کے مطابق شام میں فوت ہونے والے آخری صحابی ابوامامہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی۔

عبداللہ بن عدی: قریش کی ایک شاخ بنو زہرہ میں سے ہیں۔ اہل حجاز میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ قدید اور عسفان کے درمیان رہتے تھے۔ آپ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور محمد بن جبیر نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن ابی بکر: الصدیق، غزوۂ طائف میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ ابو محجن ثقفی نے آپ پر تیر چلایا جو

[1] راجح یہی ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ دیکھئے الجرح والتعدیل: ٥/ ٢٧٣؛ الطبقات الكبرى: ٧/ ٤١٧؛ طبقات المحدثين لأصبهاني: ٢/ ٣٤٣؛ الكاشف للذهبي: ٣٣٨١ وغیرہ۔

آپ کو آن لگا، اسی کے سبب شوال ۱۱ھ میں سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اوائل میں وفات پائی۔ قدیم الاسلام ہیں۔

عبداللہ بن ثعلبہ: بنو مازن کی ایک شاخ بنو عذرہ کے فرد ہیں۔ ہجرت سے چار سال قبل پیدا ہوئے، اور ۸۹ھ میں وفات پائی۔ فتح مکہ کے سال انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ ان سے ان کے فرزند عبداللہ اور زہری نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن جحش: بنو اسد قبیلے کے فرد ہیں۔ ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم کو مرکز تبلیغ بنانے سے پہلے اسلام قبول کر چکے تھے۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ اور مدینہ منورہ دونوں طرف ہجرت کی، مستجاب الدعاء تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک رہے اور غزوۂ احد میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ آپ ہی نے سب سے پہلے اموالِ غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا۔ آپ کے اس فیصلے کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ [1]

''اور جان رکھو کہ تم جو مال غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔'' واقعہ یوں ہوا کہ یہ ایک سریہ سے واپس آئے تو انہوں نے مال غنیمت کا پانچواں حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے الگ کر دیا، جیسا کہ یہ لوگ اس سے قبل جاہلیت میں ایک مخصوص حصہ الگ کر لیا کرتے تھے۔ اور اسے ''المرباع'' کہا جاتا تھا۔ آپ سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ غزوۂ احد میں آپ کو ابوالحکم بن الاخنس نے قتل کیا تھا۔ آپ نے چالیس سال سے کچھ زائد عمر پائی۔ سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے۔

عبداللہ بن ابی الحمساء: بنو عامر قبیلے کے فرد ہیں۔ اہل بصرہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث بروایت عبداللہ بن شقیق عن ابیہ کی سند سے ہیں۔

عبداللہ بن ابی الجذعاء: بنو تمیم کے فرد ہیں۔ الوحدان میں ان کا ذکر آتا ہے۔ آپ سے عبداللہ بن شقیق نے روایتِ حدیث کی ہے۔ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔

عبداللہ بن جعفر: بن ابی طالب، قریشی ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس ہے۔ آپ کی ولادت حبشہ میں ہوئی تھی۔ حبشہ جا کر مسلمانوں میں سب سے پہلے آپ کی ولادت ہوئی۔ ۹۰ سال کی عمر میں ۸۰ھ میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ بڑے سخی، خوش طبع، صاحب حلم اور پاکباز تھے۔ کثرت سخاوت کی وجہ سے ان کو بحر الجود، سخاوت کا سمندر کہا جاتا تھا۔ بعض اہل علم نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اہلِ اسلام میں آپ سے بڑھ کر سخی کوئی نہ تھا۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن [جہیم]: انصاری ہیں۔ نمازی کے سامنے سے گزرنے کے مسئلے میں آپ سے حدیث مروی ہے۔ آپ سے بُسر بن سعید وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ امام مالک نے آپ کی حدیث کو آپ کا نام ذکر کیے بغیر ابو [جہیم] کی کنیت سے بیان کیا ہے، البتہ ابن عیینہ اور وکیع نے آپ کے نام عبداللہ بن [جہیم] سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ آپ اپنی کنیت سے معروف ہیں۔

---

[1] ۸/ الانفال: ۴۱۔

ہم اس سے قبل بہرہ جیم میں ان کا تذکرہ کر آئے ہیں۔

عبداللہ بن [الحارث بن] جزء: بنوسہم قبیلے سے ہیں، ابوالحارث کنیت ہے۔ مصر میں رہائش پذیر رہے۔ غزوۂ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی، اہل مصر میں سے بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۸۵ھ کو مصر میں ہی فوت ہوئے۔

جزء، جیم پر زبر، زاء ساکن اور آخر میں ہمزہ ہے۔

عبداللہ بن حبشی: قبیلہ بنوخثعم کے فرد ہیں۔ صاحبِ روایت ہیں۔ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں سکونت پذیر رہے۔ عُبید بن عُمیر وغیرہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عُبید اور عُمیر، یہ دونوں نام مصغّر ہیں۔

عبداللہ بن ابی حدرد: ابوحدرد کا نام سلامہ بن عمیر ہے۔ قبیلہ بنواسلم کے فرد ہیں۔ سب سے پہلے حدیبیہ میں، پھر غزوۂ خیبر اور اس سے بعد کے معرکوں میں شریک ہوئے۔ ۸۱ سال کی عمر میں ۷۱ھ میں فوت ہوئے۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ابن القعقاع وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن حنظلہ: انصاری ہیں، ان کے والد حنظلہ غسیل الملائکہ ہیں۔ جو غزوۂ احد میں بحالت جنابت شریک ہوئے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے اور انہیں ملائکہ نے غسل دیا تھا۔ عبداللہ کی ولادت نبی ﷺ کے زمانے میں ہوئی۔ نبی ﷺ کی وفات کے وقت سات سال کے تھے، تاہم نبی ﷺ کی زیارت کا شرف انہیں حاصل ہے اور انہوں نے نبی ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں۔ پارسا، صاحبِ فضل اور انصار میں نمایاں فرد تھے۔ اہل مدینہ نے یزید کی بغاوت کرتے ہوئے آپ ہی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اسی چپقلش کے نتیجے میں ۶۳ھ میں واقعۂ حرہ کے دوران میں قتل ہو گئے تھے۔ آپ سے آپ کے فرزند ابن ابی ملیکہ، عبداللہ بن یزید اور اسماء بنت زید بن خطاب وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن حوالہ: بنواز د قبیلے کے فرد ہیں، بعض نے انہیں اسدی بتلایا ہے۔ ملک شام میں مقیم رہے۔ ان سے جبیر بن نفیر وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۸۰ھ میں سرزمین شام میں فوت ہوئے۔

عبداللہ بن خبیب: جہنی۔ انصار کے حلیف تھے، مدنی ہیں۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے معاذ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن رواحہ: انصار کے قبیلے بنوخزرج سے ہیں۔ بیعت عقبہ کے موقع پر جن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے نقیب مقرر کیا تھا، ان میں سے ایک ہیں۔ بیعت عقبہ سمیت غزوۂ بدر، احد اور خندق وغیرہ تمام معرکوں میں شامل رہے، البتہ فتح مکہ اور اس سے بعد کے معرکوں میں شریک نہیں ہو سکے۔ ۸ھ میں غزوۂ موتہ میں امیر لشکر کی حیثیت سے شہادت سے ہمکنار ہوئے۔ بہت اچھے شاعر تھے۔ آپ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن الزبیر: آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ قریش کی ایک شاخ بنواسد کے فرد تھے۔ نبی ﷺ نے انہیں ان کے نانا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسبت سے ابوبکر کنیت دی اور انہی کے اصل نام پر ان کا نام عبداللہ رکھا۔ مدینہ منورہ میں پہلے ہی سال بعد از ہجرت

مہاجرین کے ہاں یہ سب سے پہلے مولود ہیں۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے کان میں اذان کہی [1]۔ان کی والدہ اسماء نے انہیں قباء میں جنم دیا۔وہ انہیں لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور آپ کی گود میں رکھ دیا۔آپ نے کھجور منگوا کر اسے چبایا اور ان کے منہ میں لعاب ڈال کر انہیں گھٹی دی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک ہی سب سے پہلے ان کے پیٹ میں گیا، پھر آپ نے ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی، آپ کھودے تھے۔یعنی چہرے پر داڑھی کے بال نہ تھے۔کثرت سے روزے رکھتے اور نماز (نوافل) بہت ادا کیا کرتے تھے۔آپ کا جسم بھاری اور طاقت ورتھا۔حق بات کو قبول کرتے، صلہ رحمی کرتے اور آپ کو بہت سی ایسی فضیلتیں حاصل تھیں جو دوسرے لوگوں کو نہیں تھیں۔ان کے والد زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے۔ان کی والدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم ہیں۔ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے نانا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی محترمہ سیدہ صفیہ آپ کی دادی، اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی خالہ ہیں۔آپ نے آٹھ سال کی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔آپ کو حجاج بن یوسف نے مکہ مکرمہ میں ۱۷ جمادی الثانیہ ۷۳ھ بروز بدھ پھانسی دے کر قتل کر دیا تھا۔۶۴ھ میں آپ کی خلافت کی بیعت لی گئی تھی۔اس سے قبل آپ خلافت کے دعوے دار نہ تھے۔حجاز و یمن، عراق اور خراسان وغیرہ کے علاقوں کے تمام لوگوں نے آپ کی خلافت کو تسلیم کر لیا تھا۔صرف سرزمین شام اور اس کے اطراف کے بعض لوگوں نے مخالفت کی تھی۔آپ نے لوگوں کے ساتھ آٹھ مرتبہ حج کیا۔آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن زمعہ: قریش کی ایک شاخ بنو اسد کے فرد ہیں۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔آپ سے عروہ بن زبیر وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن زید: بن عبدربہ، انصار کے قبیلے بنوخزرج سے ہیں۔بیعت عقبہ، غزوہ بدر اور اس سے بعد کے تمام معرکوں میں شریک رہے۔یہی وہ صحابی ہیں جنہیں ہجرت کے پہلے سال خواب میں اذان سکھائی گئی۔اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔۶۴ سال کی عمر میں ۳۲ھ کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔یہ خود اور ان کے والد دونوں کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ان سے ان کے بیٹے محمد، اور سعید بن المسیب اور ابن ابی لیلیٰ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن زید بن عاصم: انصار کی ایک شاخ بنو مازن سے ہیں۔غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہو سکے۔غزوہ احد میں شامل تھے۔انہوں نے ہی وحشی بن حرب کے ساتھ مل کر مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کو قتل کیا تھا۔۶۳ھ میں واقعہ حرہ میں مقتول ہوئے۔آپ سے آپ کے برادرزادے عباد بن تمیم اور ابن المسیب نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عباد: باء پر تشدید ہے۔

عبداللہ بن السائب: المخزومی القرشی۔اہل مکہ نے انہی سے قراءتِ قرآن کا علم حاصل کیا۔آپ کا شمار اہلِ مکہ میں ہوتا ہے۔آپ نے ابن الزبیر کی شہادت سے پہلے مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

[1] المنتظم لابن الجوزی: ۶/ ۱۳۷؛ تاریخ الخمیس: ۱/ ۳۵۴۔ میرے علم کے مطابق اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے۔جس نے بھی نقل کیا بغیر سند کے ہی نقل کیا ہے۔واللہ اعلم۔

عبداللہ بن سرجس: قبیلہ مزینہ یا بنومخزوم کے فرد ہیں، اس لیے انہیں مزنی یا مخزومی کہا جاتا ہے۔ میرا (مصنف) کا خیال ہے کہ یہ مزینہ کے فرد تھے، البتہ بنومخزوم کے حلیف ہونے کی وجہ سے مخزومی کہلاتے ہیں، واللہ اعلم۔ بصری ہیں۔ ان سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ سے عاصم احول وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ سرجس، نرجس کے وزن پر ہے۔ اس میں سین دو دفعہ ہے اور ان کے درمیان جیم ہے۔

عبداللہ بن سلام: ان کی کنیت ابو یوسف ہے۔ سیدنا یوسف بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ انصار کے ایک قبیلے بنوعوف بن خزرج کے حلیف اور ایک معروف یہودی پادری تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے جنتی ہونے کی بشارت دی تھی۔ آپ سے آپ کے بیٹوں یوسف اور محمد وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۴۳ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

سلام، لام مخفف ہے۔

عبداللہ بن سہل: انصار کے ایک قبیلے بنوحارث سے ہیں۔ آپ عبدالرحمٰن بن سہل اور محیصہ کے برادرزادے ہیں۔ خیبر میں قتل کر دیئے گئے تھے۔ ان کا تذکرہ قسامہ کے ذیل میں آیا ہے۔

عبداللہ بن الشخیر: قبیلہ بنوعامر میں سے ہیں۔ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، اپنے قبیلے بنوعامر کے ایک وفد کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ آپ سے آپ کے بیٹوں مطرف اور یزید نے روایت حدیث کی ہے۔

الشِّخِّیر، شین کے نیچے زیر، خاء کے نیچے زیر اور راء پر تشدید اور اس کے بعد یاء ہے۔

عبداللہ بن الصنابحی: [1] ان کی کنیت ابوعبداللہ بیان کی گئی ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا: میرے نزدیک الصنابحی ابوعبداللہ، تابعی ہیں عبداللہ صحابی نہیں، نیز فرمایا: عبداللہ الصنابحی صحابہ میں معروف نہیں، البتہ الصنابحی صحابی ہیں۔ ان کی احادیث کو مالک نے موطا میں اور نسائی نے اپنی السنن میں روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن عامر: بن کریز، قریشی ہیں، سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ماموں زاد ہیں۔ عہد رسالت میں ان کی ولادت ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور انہیں دم کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر تیرہ برس تھی۔ کہا گیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث روایت نہیں کی اور نہ کوئی بات حفظ کی ہے۔ ۵۹ھ میں فوت ہوئے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرہ اور خراسان کا حکمران مقرر کیا تھا۔ ان کی شہادت تک وہاں حکمرانی کرتے رہے۔ جب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے دوبارہ انہیں حکمران مقرر کر دیا۔ بڑے سخی اور کریم النفس تھے۔ ان کے مناقب بے شمار ہیں۔ خراسان کو

---

[1] حافظ علائی فرماتے ہیں: ''صحیح یہی ہے کہ یہ ابوعبداللہ الصنابحی عبدالرحمٰن بن عسیلۃ ہیں...... اور یہ صحابی نہیں ہیں۔'' (جامع التحصیل: ٤٠٩) حافظ ابن حجر نے فرمایا: ''یہ صحابی نہیں ہیں اور ابن قانع کو اس سلسلے میں وہم ہوا ہے۔'' الاصابة فی تمییز الصحابة (٤/ ٢٣١) وقال فی التقریب: "ثقة من کبار التابعین۔"] تقریب التهذیب (٣٩٥٢) نیز دیکھئے موسوعة اقوال الامام احمد، ٢/ ٣٣٦؛ اسد الغابة لابن الاثیر، ٣/ ٣٧١؛ معرفة الصحابة لأبی نعیم، ٥/ ٢٩٥٤؛ الاستیعاب لابن عبدالبر، ٤/ ١٧٠٦؛ کتاب الثقات لابن حبان، ٥/ ٧٤؛ الجرح والتعدیل، ٥/ ٢٦٢؛ التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمة، ٢/ ٨٧١ وغیرہ۔

انہوں نے ہی فتح کیا تھا اور انہی کے دور میں کسریٰ قتل ہوا تھا۔ فارس، خراسان، اصفہان، کرمان اور حلوان کے بیشتر علاقے انہوں نے ہی فتح کیے تھے، بصرہ کی نہر بھی انہوں نے ہی کھدوائی تھی۔

عبداللہ بن عباس: نبی ﷺ کے عم زاد ہیں۔ آپ کی والدہ لبابہ بنت الحارث، ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ تھیں۔ ہجرت سے تین سال قبل آپ کی ولادت ہوئی۔ نبی ﷺ کی وفات کے وقت آپ کی عمر ۱۳ سال اور بقول بعض ۱۵ یا دس سال تھی۔ امت کے بہترین فرد اور عالم تھے۔ نبی ﷺ نے ان کے حق میں حکمت، فقہ اور تفسیر کے علوم کی دعا فرمائی تھی۔

آپ نے دو مرتبہ جبریل علیہ السلام کی زیارت کی۔ ❶

مسروق کا بیان ہے کہ ''جب میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو کہہ اٹھا کہ آپ سب لوگوں سے زیادہ خوب صورت ہیں۔ (اسی طرح) آپ جب کلام کرتے تو میں کہہ اٹھتا کہ آپ سب سے زیادہ فصیح ہیں۔ آپ جب بیان کرتے تو میں کہہ اٹھتا کہ آپ سب سے بڑھ کر صاحبِ علم ہیں۔'' ❷ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ کو اعزاز و تکریم سے نوازتے، اپنے قریب بٹھاتے اور جلیل القدر صحابہ کے ہوتے ہوئے آپ سے مشاورت کرتے۔ آخر عمر میں آپ کی بینائی جاتی رہی تھی۔ ابن الزبیر کے دور میں ۷۱ برس کی عمر میں ۶۸ ھ میں فوت ہوئے۔ آپ سے بہت سے صحابہ کرام اور تابعین عظام نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ کا رنگ گورا، قد طویل، جسم بھاری، خوبصورت، چہرہ خوب روشن تھا، آپ لمبے بال رکھتے اور انہیں مہندی سے رنگا کرتے تھے۔

عبداللہ بن عمر: عبداللہ بن عمر بن خطاب، قریش کی ایک شاخ بنی عدی میں سے ہیں، چھوٹی عمر میں مکہ میں ہی اپنے والد کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا۔ کم سن ہونے کی وجہ سے غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ غزوۂ احد میں ان کی شرکت کے متعلق مختلف اقوال ہیں، صحیح قول کے مطابق آپ نے سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شرکت کی تھی۔ بیان کیا گیا ہے کہ غزوۂ بدر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے آپ کو چھوٹا قرار دیا، البتہ غزوۂ احد میں شریک ہونے کی آپ کو اجازت مل گئی تھی یہ روایت بھی ہے کہ غزوۂ احد کے موقع پر آپ کی عمر چودہ برس تھی، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنگ سے واپس بھیج دیا تھا، البتہ آپ غزوۂ خندق اور اس سے بعد میں ہونے والے تمام غزوات میں شریک رہے۔ آپ انتہائی پرہیز گار، صاحب علم، عابد، زاہد اور حد درجہ محتاط رہنے والے شخص تھے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے فرزند عبداللہ کے سوا ہم میں سے ہر آدمی دنیا کی طرف اور دنیا اس کی طرف مائل ہوگئی۔ ❸ میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کسی کو پرہیز گار اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کسی کو عالم نہیں دیکھا۔ ❹ نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی زندگی میں ایک ہزار یا اس سے زائد غلاموں کو اپنی گرہ سے خرید کر آزاد کیا۔ ❺ آپ کی ولادت نزولِ وحی سے ایک سال قبل ہوئی اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی

---

❶ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱/ ۱۲۹ وسندہ ضعیف، ابو مالک النخعی متروک ہے۔

❷ الاصابۃ، ٤/ ۱۲۸؛ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷۳/ ۱۹٦؛ سیر اعلام النبلاء، ۳/ ۳۵۱، وسندہ ضعیف، شریک القاضی اور اعمش دونوں مدلس ہیں۔ ❸ حلیۃ الاولیاء: ۱/ ۲۹٤ وسندہ صحیح سیر اعلام النبلاء: ۳/ ۲۱۱، الاصابہ: ٤/ ۱۰۷۔

❹ الاستیعاب لابن عبدالبر: ۳/ ۹۵۱، سیر اعلام النبلاء: ۳/ ۳۵۰ وسندہ ضعیف، ابن جریج مدلس ہیں۔

❺ حلیۃ الاولیاء: ۱/ ۲۹٦ وسندہ ضعیف، ابو حامد بن جبلہ مجہول ہے۔

شہادت سے تین ماہ بعد یا بقول بعض چھ ماہ بعد ۷۳ھ میں وفات پائی۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ آپ کو حل میں یعنی حدودِ حرم سے باہر لے جا کر دفن کیا جائے۔ مگر حجاج کی وجہ سے آپ کی اس وصیت پر عمل درآمد نہ ہو سکا، چنانچہ آپ کو وادی ذی طویٰ میں مہاجرین کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

وفات: حجاج نے ایک آدمی کو حکم دے رکھا تھا، چنانچہ اس نے اپنے نیزے کی انی کو زہر آلود کر کے راستے میں پھینک دیا، وہ آپ کے پاؤں پر لگ گئی۔ اسی زہر کے سبب آپ نے وفات پائی۔ حجاج کی آپ کے ساتھ عداوت کی وجہ یہ تھی کہ ایک دن حجاج نے طویل خطبہ دیا اور نماز کو کافی مؤخر کر دیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے برسرِ عام کھڑے ہو کر فرمایا: ''سورج آپ کا انتظار نہیں کر رہا۔'' تو حجاج نے اسی بات کو عزت نفس کا بہانہ بنا لیا اور کہا: میرا جی چاہتا ہے کہ تمہاری بینائی ختم کر دوں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم ایسی حرکت کرو گے تو تم ایک احمق اور ظالم شخص ہو گے۔'' کہا جاتا ہے کہ آپ نے یہ بات حجاج کو سنا کر نہیں بلکہ اسے پوشیدہ طور پر کہی تھی جسے حجاج سن نہیں سکا تھا۔ حج کے موقع پر عرفہ اور دیگر مقامات پر جہاں جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کے موقع پر تشریف لے جاتے، آپ حجاج سے پہلے وہاں جا پہنچتے تھے۔ حجاج کو یہ بات ناگوار گزرتی تھی۔ [1] آپ نے ۸۴ یا ۸۶ برس کی عمر میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص: آپ قریش کی ایک شاخ بنو سہم میں سے ہیں، اس لیے ''سہمی'' کہلاتے ہیں۔ آپ اپنے والد سے پہلے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ کے والد آپ سے بارہ تیرہ سال بڑے تھے۔ آپ ایک عابد، عالم، حافظ اور لکھنے پڑھنے والے آدمی تھے۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے فرمودات (احادیث) لکھنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں احادیث لکھنے کی اجازت مرحمت فرما دی تھی۔

وفات: آپ کی وفات کے بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں، ایک قول کے مطابق ۶۳ یا ۷۳ھ کے ماہ ذوالحجہ میں واقعہ حرہ کے دوران میں آپ کی وفات ہوئی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۶۷ھ میں مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۵۵ ہجری میں طائف میں وفات پائی اور بعض نے کہا: آپ ۶۵ھ کو مصر میں فوت ہوئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ یعلیٰ بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آپ راتوں کے قیام کرتے، چراغ بجھا دیتے اور خشیت الٰہی کی وجہ سے روتے رہتے حتیٰ کہ آپ کی آنکھیں اندر کو دھنس گئیں۔ یعلیٰ بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ آپ کے لیے سرمہ تیار کیا کرتی تھیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ ھذیل قبیلے سے ہیں۔ آپ قدیم الاسلام ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دار ارقم کو مرکز تبلیغ بنایا تو آپ اس سے پہلے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بھی پہلے اسلام قبول کر چکے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ اسلام قبول کرنے والے چھٹے خوش نصیب ہیں، آپ کے اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے خاص مصاحبین میں شامل کر لیا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز داں، اور سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک، جوتوں اور طہارت کا بندوبست کرنے پر مامور تھے۔ [2] آپ نے حبشہ کی طرف بھی ہجرت کی تھی۔ آپ کو غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہونے کی

[1] الاستیعاب لابن عبدالبر، ۳/ ۹۵۲، بدون السند۔ [2] صحیح بخاری: ۳۷۴۲۔

سعادت حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے جنتی ہونے کی گواہی دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن ام عبد یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میری امت کے لیے جو پسند کرے مجھے بھی امت کے لیے وہی پسند ہے اور یہ میری امت کے لیے جس چیز کو ناپسند کرے مجھے بھی امت کے لیے وہ ناپسند ہے۔ [1] آپ اپنی عادات، اخلاق واطوار میں رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ آپ کا جسم دُبلا، قد مختصر، رنگ گندمی اور جسم کمزور سا تھا۔ ایک عام لمبے قد کے بیٹھے ہوئے آدمی کے برابر کھڑے ہوتے تو آپ کا قد تقریباً اس کے برابر ہوتا۔ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے اولیں دور میں آپ کو کوفہ کی قضاء اور بیت المال کی ذمہ داری سونپی گئی، پھر آپ مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ ساٹھ سال سے زائد عمر پا کر ۳۲ ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ آپ سے ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ بہت سے صحابہ کرام وتابعین عظام نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ: عبداللہ بن قرط بنواز د کی ایک شاخ بنوثمالہ سے ہیں۔ ان کا سابقہ نام شیطان تھا۔ نبی ﷺ نے اسے بدل کر آپ کا نام ''عبداللہ'' رکھا۔ آپ کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ آپ کی احادیث ان کے ہاں زیادہ معروف ہیں، آپ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی طرف سے حمص کے امیر وحاکم مقرر تھے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ ۵۶ ھ میں سرزمین روم میں مقتول ہو کر شہادت سے سرفراز ہوئے۔

قرط: ق پر پیش اور راء ساکن ہے۔

عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ: بنو بیاضہ میں سے ہیں۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ آپ سے کتاب الدعاء میں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن عن عبداللہ بن عنبسہ کے طریق سے ایک حدیث مروی ہے۔

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ: قبیلۂ بنومزنیہ میں سے ہیں۔ آپ ان باسعادت صحابہ کرام میں سے ہیں جنہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کرنے کی فضیلت حاصل ہوئی۔ مدینہ منورہ میں سکونت پذیر رہے، پھر وہاں سے بصرہ کی طرف نقل مکانی کر گئے تھے۔ آپ ان دس اہم افراد میں سے ہیں جنہیں امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی تعلیم دین کے لیے بصرہ کی طرف روانہ کیا تھا۔ وہیں ۶۰ ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ بہت سے تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ آپ سے بڑھ کر کوئی بزرگ بصرہ میں نہیں آیا۔

عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ: قریش کی ایک شاخ بنوتمیم میں سے ہیں۔ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں، آپ چھوٹے ہی تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ زینب رضی اللہ عنہا آپ کو اٹھا کر نبی ﷺ کی خدمت میں لے گئی تھیں۔ آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور آپ کے حق میں دعا کی تھی۔ آپ چونکہ چھوٹے تھے، اس لیے آپ کی بیعت قبول نہیں کی تھی۔ آپ سے آپ کے پوتے زہرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ: انصار کے ایک قبیلے بنوخطم کے فرد ہیں، سترہ سال کی عمر میں حدیبیہ میں شرکت سے سرفراز ہوئے۔ عبداللہ

---

[1] مسند البزار، البحر الزخار: ۵/ ۳۵۴ و سندہ ضعیف۔ محمد بن حمید ضعیف ہے۔

بن زبیر رضی اللہ عنہما کے عہد میں کوفہ کے امیر (حاکم) بھی رہے اور انہی کے دور میں کوفہ میں ہی وفات پائی۔ عامر بن شراحیل شعبی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے کاتب (سیکرٹری) تھے۔ آپ سے آپ کے فرزند موسیٰ اور ابو بردہ بن ابی موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ: انصاری صحابی ہیں۔ آپ کی کنیت ابو سلیمان ہے۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہیں۔ غزوۃ الرجیع میں قبیلہ بنولحیان کے مشرکین نے آپ کو شہید کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کو بھیج کر آپ کے جسم اطہر کو محفوظ رکھا اور وہ لوگ آپ کا سر نہ کاٹ سکے۔ واقعہ یوں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کی ایک جماعت روانہ کی اور عاصم رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ دورانِ سفر میں یہ لوگ جب عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان تھے کہ قبیلہ بنولحیان کے دو سو مسلح تیر اندازوں نے ان کا پیچھا شروع کر دیا۔ ان لوگوں نے ان کی کھجوروں کی گٹھلیوں کو دیکھ کر اندازہ کر لیا کہ یہ یثرب کی کھجوریں ہیں، لہٰذا یہ لوگ مدینہ منورہ کے مسلمان ہیں۔ ان صحابہ نے یہ منظر دیکھا تو دشمن سے بچنے کی خاطر ایک بلند پہاڑی ٹیلے پر چڑھ گئے۔ دشمن نے ان کا گھیراؤ کر لیا اور کہا کہ ہم تمہیں جان کی امان دیتے ہیں تم لوگ ہتھیار پھینک کر نیچے اتر آؤ۔ عاصم رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! میں تو کسی کافر کی امان میں نہیں جاتا۔ یا اللہ! ہمارے متعلق اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دے دے۔ کفار نے تیروں کی بوچھاڑ کر دی۔ عاصم رضی اللہ عنہ اپنے چھ ساتھیوں سمیت جام شہادت نوش کر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے عاصم رضی اللہ عنہ کی دعا قبول کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس اندوہ ناک واقعہ کی اطلاع کر دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو اس واقعہ سے آگاہ کیا۔ کفار قریش کو جب عاصم رضی اللہ عنہ کے قتل (شہادت) کا علم ہوا تو انہوں نے کچھ لوگوں کو بھیجا، تاکہ وہ ان کے جسم کے اعضا کاٹ لائیں۔ اللہ تعالیٰ نے شہد کی بہت سی مکھیاں بھیج دیں جنہوں نے آ کر آپ کے جسم مبارک کو ڈھانپ لیا اور وہ لوگ اپنے اس برے ارادے کی تکمیل میں ناکام رہے۔ اسی لیے آپ کو "حمِیّ الدبر" یعنی "شہد کی مکھیوں کے حصار میں محفوظ کیے جانے والے" کہا جاتا ہے۔ [1]

عامر الرام رضی اللہ عنہ: الرام: رمیٰ یرمی سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، اسکا معنی ماہر تیر انداز ہے۔ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ سے روایتِ حدیث کرنے کی سعادت وفضیلت حاصل ہے۔ ابو منظور رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو عبداللہ اور نسبت "العنزی" ہے۔ حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔ غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۳۲ھ میں وفات پائی۔

عامر بن مسعود: [2] عامر بن مسعود بن امیہ بن خلف، قبیلہ بنو جمح کے فرد ہیں اور صفوان بن امیہ کے بھتیجے ہیں۔ ان سے نمیر بن عریب نے روایت کی ہے۔ ترمذی نے کتاب الصوم میں آپ سے ایک روایت ذکر کی اور فرمایا: "یہ حدیث مرسل ہے، کیونکہ عامر بن مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا۔" [3] ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "یہ صحابی نہیں ہیں۔"

---

[1] دیکھئے صحیح بخاری: ٤٠٨٦۔ [2] ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، جمہور کے نزدیک یہ صحابی نہیں ہیں۔ واللہ اعلم، دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری: ٨/ ١١٧، ٦/ ٤٥٠، تاریخ یحییٰ بن معین: ٢/ ٢٨٩؛ الثقات لابن حبان: ٧/ ٥٤٣؛ جامع التحصیل للعلائی، ١/ ٢٠٥، رقم: ٣٢٥ وغیرہ۔ [3] سنن الترمذی: ٧٩٧۔

عریب: عین پر زبر اور راء کے نیچے زیر ہے، اس کے بعد یاء اور آخر میں باء ہے۔

عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ: المزنی، اصحاب الشجرہ میں سے ہیں، یعنی ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پر درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کی تھی۔ بصرہ میں اقامت گزیں رہے۔ ان کی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عباد بن بشر رضی اللہ عنہ: انصاری ہیں۔ آپ نے مدینہ منورہ میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ بدر، احد اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے۔ آپ کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے والے صحابہ میں سے ہیں۔ آپ جلیل القدر صحابہ میں سے تھے۔ آپ سے انس رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن ثابت رضی اللہ عنہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ پینتالیس سال کی عمر میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ عباد: عین پر زبر اور باء پر مشدد ہے۔

عباد بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ: عباد: عین پر زبر اور باء پر تشدید ہے۔ مطلب: میم پر پیش، طاء پر تشدید اور زبر اور لام کے نیچے زیر ہے۔ آپ کا بدری صحابہ میں ذکر آیا ہے۔ آپ سے کوئی روایت معروف نہیں ہے۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ: عبادہ: عین پر پیش اور باء پر زبر ہے اور مخفف ہے۔

انصار کے قبیلے بنو سالم کے فرد ہیں۔ آپ کی کنیت ابوالولید ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ نقیبوں میں سے ہیں جنہیں بیعت کے بعد آپ نے مدینہ منورہ میں نقیب مقرر کیا تھا۔ عقبہ میں ہونے والی پہلی اور دوسری دونوں بیعتوں میں شامل تھے۔ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے، بعد میں امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو سرزمین شام میں قاضی اور معلم کی حیثیت سے متعین فرما دیا تھا اور انہیں حمص میں رہائش رکھنے کا حکم دیا تھا۔ آپ بعد میں فلسطین چلے گئے، وہیں رملہ کے مقام پر بہتر سال کی عمر میں ۳۴ھ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے صحابہ اور تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں دو سال بڑے تھے۔ آپ کی والدہ بنو نمر بن قاسط قبیلے سے تھیں، وہ پہلی عرب خاتون ہیں جنہوں نے کعبہ مشرفہ پر حریر و دیباج اور مختلف قسم کے غلاف چڑھائے تھے۔ واقعہ یوں ہوا کہ آپ چھوٹی عمر میں لاپتہ ہو گئے تھے۔ آپ کی والدہ نے نذر مانی تھی کہ اگر آپ مل گئے تو وہ بیت اللہ پر غلاف چڑھائیں گی۔ آپ مل گئے تو انہوں نے اپنی نذر پوری کی آپ قبل از اسلام ایک بڑے رئیس تھے۔ سقایہ کی ذمہ داری تو معروف ہے، یعنی حجاج کرام کے پینے کے لیے اور دیگر ضروریات کی خاطر پانی کا انتظام کرنا۔

مسجد حرام کی آبادی اور انتظامات جسے ''عمارۃ المسجد الحرام'' کہا جاتا تھا، یہ آپ کے ذمے تھی، آپ لوگوں کو تلقین کیا کرتے تھے کہ مسجد حرام میں اچھے کام کر کے اسے آباد کریں اور یہاں غلط کاموں کے ارتکاب سے اجتناب کریں۔

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے پہلے ستر غلاموں کو آزاد کیا۔ واقعہ فیل سے ایک سال پہلے آپ کی ولادت ہوئی۔ اور اٹھاسی سال کی عمر میں ۳۲ھ میں بارہ رجب کو جمعہ کے دن وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

آپ قدیم الاسلام ہیں، البتہ آپ نے اپنے اسلام کا اظہار نہیں کیا تھا۔ غزوۂ بدر میں مشرکین کے ساتھ بادلِ نخواستہ آئے

تھے، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمادیا تھا کہ تم میں سے کسی کا عباس رضی اللہ عنہ سے مقابلہ ہو تو وہ انہیں قتل نہ کرے۔ انہیں مجبور کر کے ساتھ لایا گیا ہے۔ ابوالیسر کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں اسیر بنایا تھا۔ چنانچہ یہ اپنا فدیہ ادا کر کے مکہ مکرمہ واپس چلے گئے اور بعد ازاں وہاں سے ہجرت کر کے عازم مدینہ منورہ ہوئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوالہیثم ہے۔ بنوسلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ معروف شاعر ہیں۔ آپ کا شمار مؤلفۃ القلوب میں ہوتا ہے، یعنی ایسے لوگ جن کی تالیف قلبی کی خاطر مسلمانوں کی طرف سے مالی تعاون کیا گیا تھا، تاکہ وہ اسلام قبول کرلیں یا مسلمانوں کو تحفظ دیں۔ فتح مکہ سے کچھ عرصہ بیشتر اسلام قبول کیا اور اس کے بعد ان کا اسلام خوب رہا۔ یہ اس قدر سلیم الطبع تھے کہ اسلام سے قبل جاہلیت میں ہی اپنے اوپر شراب کو حرام کر رکھا تھا۔ آپ سے آپ کے فرزند کنانہ نے روایت حدیث کی ہے۔ کنانہ: کاف کے نیچے زیر ہے اور اس کے بعد دونوں نونوں کے درمیان الف ہے۔

عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ: عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم، قریشی ہیں۔ مدینہ منورہ میں سکونت پذیر رہے۔ بعد ازاں وہاں سے نقل مکانی کر کے دمشق چلے گئے۔ وہیں ۶۲ھ میں وفات پائی۔ آپ سے عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن محصن رضی اللہ عنہ: انصار کی ایک شاخ بنوخطم میں سے ہیں۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول و معروف ہیں۔ آپ کے بیٹے سلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بعض لوگ آپ سے مروی احادیث کو مرسل شمار کرتے ہیں۔

عبیداللہ بن خالد رضی اللہ عنہ: عبیداللہ بن خالد، السلمی، البہزی، المہاجری، کوفہ میں سکونت پذیر رہے۔ کوفیوں کی ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

عتّاب بن اَسید رضی اللہ عنہ: قریش کی ایک شاخ بنوامیہ میں سے ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی موقع پر حنین کی طرف جاتے ہوئے آپ کو مکہ کی نظامت سنبھال دی۔ رسول اللہ ﷺ کے اس دنیا سے رخصت ہونے تک آپ اس ذمہ داری کو ادا کرتے رہے۔ بعد ازاں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کو اس ذمہ داری پر برقرار رکھا۔ بالآخر آپ نے مکہ مکرمہ میں ہی ۱۳ھ میں عین اس دن وفات پائی جس دن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تھے۔ آپ قریش کے سرداروں اور بڑے لوگوں میں سے تھے۔ آپ سے عمرو بن ابی عقرب رحمۃ اللہ علیہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عتّاب: عین پر زبر اور تاء پر تشدید ہے۔

اَسید: ہمزہ پر زبر اور سین کے نیچے زیر ہے۔

عتبہ بن اسید رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوبصیر ہے۔ بنوثقیف قبیلے سے تعلق ہے۔ قبیلہ بنوزہرہ کے حلیف تھے، آغاز اسلام میں ہی اسلام قبول کر کے رسول اللہ ﷺ کی صحبت کے شرف سے بازیاب ہوئے۔ غزوۂ حدیبیہ کے ضمن میں ان کا ذکر آتا ہے۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''اس کی ماں کا بھلا ہو، یہ ہمارے اور قریش کے درمیان لڑائی بھڑکانے والا ہے،

اگر کوئی اسے مل جائے۔ [1] کوئی ایسا شخص ہو جو اسے قریش کے حوالے کر آئے۔'' رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہی ان کی وفات ہوئی۔

اسید: ہمزہ پر زبر اور سین کے نیچے زیر ہے۔

عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ: [2] ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے والد کا نام ''الندر'' لکھا ہے، انہوں نے یہ وضاحت بھی کی ہے کہ بعض اہل علم کے نزدیک عتبہ بن عبد اور عتبہ بن الندر دو الگ الگ شخص ہیں۔ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان پہلے قول کی طرف ہے کہ ان کا صحیح نام عتبہ بن الندر ہے۔ البتہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ابو حاتم رازی انہیں دو اشخاص ذکر کرتے ہیں۔ عتبہ کا پہلا نام ''عتلہ'' تھا۔ نبی ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے ''عتبہ'' رکھا۔ انہوں نے غزوۂ خیبر میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ ۹۴ سال کی عمر میں ۸۷ھ میں حمص میں ان کا انتقال ہوا۔ واقدی کے قول کے مطابق یہ سرزمین شام میں وفات پانے والے سب سے آخری صحابی ہیں۔

عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ: بنو مازن قبیلے سے ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ انہوں نے پہلے مکہ مکرمہ سے حبشہ کی طرف، پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی، بدری صحابی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان سے پہلے چھ افراد اسلام قبول کر چکے تھے اور یہ اسلام قبول کرنے والے ساتویں فرد تھے۔ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرہ کا منتظم مقرر کیا تھا۔ یہ اپنی ذمہ داری چھوڑ کر واپس آ گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دوبارہ اسی ذمہ داری پر تعینات کر دیا تھا۔ یہ واپس جاتے ہوئے راستے میں ہی وفات پا گئے۔ یہ ۱۵ھ کا واقعہ ہے۔ اس وقت آپ کی عمر ۵۷ برس تھی۔ آپ سے خالد بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عدّا ابن خالد رضی اللہ عنہ: عدّا ابن خالد بن ہوذہ، بنو عامر قبیلے کے فرد ہیں۔ فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا۔ بادیہ نشین تھے۔ ان سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ سے ابو رجاء وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عدّا: عین پر زبر اور دال پر تشدید ہے۔

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو طے کے فرد ہیں۔ آپ کے والد حاتم طائی سخاوت اور مہمان نوازی میں معروف اور ضرب المثل ہیں۔ ۷ھ میں محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ کوفہ میں اقامت گزیں ہوئے اور وہیں سکونت رکھی۔ جنگ جمل میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ اسی جنگ میں آپ کی ایک آنکھ پھوٹ گئی تھی۔ صفین اور نہروان کی جنگوں میں بھی شریک رہے۔ آپ نے ایک سو بیس سال عمر پائی اور ۶۷ھ میں کوفہ میں ہی فوت ہوئے۔ بعض اہل علم نے لکھا ہے کہ آپ کی وفات ''قرقیسیا'' نامی شہر میں ہوئی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ: عمیرہ: عین پر زبر اور میم کے نیچے زیر اور آخر میں راء ہے۔ آپ کا تعلق بنو کندہ سے تھا اور حضر موت کے باشندے تھے۔ کوفہ میں رہائش پذیر رہے، بعد ازاں الجزیرہ میں نقل مکانی کر گئے اور وہیں وفات پائی۔ آپ سے قیس بن ابی حازم

---

[1] صحیح بخاری: ۲۷۳۱۔

[2] دیکھئے التقریب: ۴۴۳۶؛ الجرح والتعدیل: ۶/ ۳۷۴؛ التاریخ الکبیر: ۶/ ۵۲۱؛ الاستیعاب لابن عبدالبر: ۳/ ۱۰۳۱۔

وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابونجیح ہے۔ نجیح: نون پر زبر، جیم کے نیچے زیر اور آخر میں حاء ہے۔ بنوسلمہ کے قبیلے میں سے تھے۔ آپ اہل صفہ میں سے ہیں۔ سرزمین شام میں رہائش رکھی اور تادم واپسیں وہیں قیام پذیر رہے۔ آپ کی وفات ۷۵ھ میں ہوئی۔ آپ سے ابوامامہ اور بہت سے تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ: آپ سے آپ کے صاحب زادے ''طرفہ'' نے روایتِ حدیث کی ہے، جنگ کلاب (کاف پر پیش) میں آپ کی ناک کٹ گئی تھی۔ آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ناک بنوانے کی اجازت دی تھی۔ اس میں بدبو پیدا ہوگئی تو آپ نے انہیں سونے کی ناک بنوانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ [1]

عروہ بن ابی جعد بارقی رضی اللہ عنہ: انہیں امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں قضاء کی ذمہ داری سونپی تھی۔ آپ اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول اور معروف ہیں۔ بعض تذکرہ نگاروں نے کہا: آپ کا صحیح نام عروہ بن جعد نہیں بلکہ عروہ بن ابی الجعد ہے۔ آپ سے شعبی رحمہ اللہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: یہ وہی معروف عروہ بن مسعود ثقفی ہیں جو صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذاکرات کرنے آئے تھے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ طائف سے واپس تشریف لائے تو ۹ھ میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ آپ کی زوجیت میں بہت سی خواتین تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''ان میں سے کوئی سی چار کا انتخاب کر کے باقی بیویوں کو طلاق دے دو۔'' [2] قبول اسلام کے بعد انہوں نے اپنے علاقے اور قبیلے میں واپس جانے کی اجازت طلب کی۔ واپس جا کر انہوں نے اپنی قوم کو قبول اسلام کی دعوت دی، قوم نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا۔ فجر کے وقت انہوں نے اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر اذان کہی اور توحید ورسالت کی گواہی دینے کا اعلان کیا تو ان کی قوم کے ایک آدمی نے دور سے نشانہ باندھ کر آپ کو تیر کے وار سے قتل کر دیا اور اس طرح آپ شہادت سے سرفراز ہو کر اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ جنت میں جا بسے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: ''عروہ کی مثال سورہ یٰس میں مذکور اس شخص کی مانند ہے جس نے اپنی قوم کو اللہ عزوجل کے دین کی دعوت دی تھی اور لوگوں نے اسے شہید کر دیا تھا۔'' [3]

عطیہ بن قیس رضی اللہ عنہ: بنوسعد قبیلے کے فرد ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور آپ سے روایتِ حدیث کی سعادت سے بہرہ مند ہیں۔ اہل یمن اور اہل شام نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عطیہ بن بُسر رضی اللہ عنہ: بنو مازن قبیلے کے فرد ہیں۔ عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ ان کے بھائی ہیں۔ امام ابوداود نے السنن میں ان دونوں بھائیوں سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ وہاں ان کا ذکر ناموں کی صراحت کے بغیر ''ابنی بسر'' (''بسر کے دو بیٹے'') کے الفاظ سے ہے۔ یہ حدیث کتاب الطعام میں مکھن اور کھجور اکٹھی کھانے کے بارے میں ہے۔ آپ سے مکحول رحمہ اللہ نے روایتِ

[1] دیکھئے سنن ابی داود: ۴۲۳۲ و سندہ حسن۔ [2] سنن ابی داود: ۲۲۴۱ و سندہ ضعیف/ ابن ابی لیلیٰ ضعیف اور حمیضہ مستور ہے۔
[3] المصنف لا بن ابی شیبہ: ۵/ ۴۲۱ و سندہ ضعیف، سعید بن ابی عروبہ مدلس ہیں۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱/ ۴۰۷، عثمان الجزری متکلم فیہ ہے۔

حدیث کی ہے۔

عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ: آپ بنوقریظہ کے قیدیوں میں سے ہیں۔ان کا ذکر اسی طرح آیا ہے۔ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''مجھے ان کے والد کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔'' آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔آپ سے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عقبہ بن رافع رضی اللہ عنہ: قریشی ہیں۔۶۳ھ کو افریقہ میں بربر کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش فرمایا۔آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔آپ کی حدیث تعبیر الرؤیا میں مروی ہے۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ: الجہنی ، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقبہ بن ابی سفیان کے بعد مصر کے حکمران مقرر ہوئے۔بعد میں انہیں معزول کر دیا گیا تھا۔۵۸ھ میں آپ نے مصر میں ہی وفات پائی۔آپ سے بہت سے صحابہ اور تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ: قریشی ہیں۔فتح مکہ کے موقع پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔اہل مکہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔آپ سے عبداللہ بن ابی ملیکہ وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو مسعود ہے۔بہرۂ میم میں ان کا ذکر آئے گا۔

عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو اسد سے ہیں، بنوامیہ کے حلیف تھے۔آپ نے غزوہ بدر میں شریک ہو کر بہادری کے خوب جوہر دکھائے۔اسی غزوۂ میں آپ کی تلوار ٹوٹ گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو لکڑی کی ایک چھڑی عطا فرمائی تھی جو آپ کے ہاتھ میں جاتے ہی تلوار بن گئی۔آپ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔عہد صدیقی میں ۴۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔آپ سے ابو ہریرہ ، ابن عباس ، آپ کی ہمشیرہ ام قیس رضی اللہ عنہم نے احادیث روایت کی ہیں۔

عکاشہ: عین پر پیش، کاف مشدّد یا مخفف (دونوں طرح پڑھنا درست ہے) اس کے بعد شین ہے۔

محصن: میم کے نیچے زیر، اس کے بعد حاء ساکن، پھر صاد پر زبر اور آخر میں نون ہے۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے سامنے بہت سی امتیں پیش کی گئیں۔میں نے دیکھا کہ کسی نبی کے ساتھ تو بہت بڑی جماعت ہے اور کسی کے ساتھ ایک ایک دو دو آدمی ہیں، میں نے ایک نبی ایسا بھی دیکھا جس کے ساتھ ایک بھی امتی نہ تھا۔اسی اثناء میں میرے سامنے ایک بہت بڑی جماعت نمودار ہوئی۔میں نے سمجھا کہ یہ میری امت ہے،لیکن مجھے بتایا گیا کہ یہ تو موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے۔پھر میں نے ایک اور بہت بڑی جماعت دیکھی، مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے۔ان میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔'' اتنا ارشاد فرمانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر گھر تشریف لے گئے اور صحابہ کرام ان خوش نصیب ستر ہزار افراد کے بارے میں قیاس آرائیاں کرنے لگے۔بعض نے کہا: شاید یہ وہ خوش نصیب لوگ ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔اور بعض نے کہا: شاید یہ وہ لوگ ہوں جو عہد اسلام میں متولّد ہوئے ، اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔اس کے علاوہ بھی انہوں نے مختلف آراء کا اظہار کیا۔اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے

آئے۔صحابہ کرام نے آپ کو اپنی گفتگو اور آراء سے آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو دم کراتے ہیں نہ علاج کی غرض سے اپنے جسم کو داغتے ہیں اور نہ فال نکالتے ہیں، بلکہ وہ صرف اپنے پروردگار پر ہی توکل کرتے ہیں۔ یہ سن کر عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان خوش نصیب لوگوں میں سے بنائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہی میں سے ہو۔ اس کے بعد ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر یہی درخواست کی تو آپ نے فرمایا: ''اس دعا میں عکاشہ رضی اللہ عنہ تم پر سبقت لے گیا۔'' ❶

عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل: ابو جہل کا نام عمرو بن ہشام ہے۔ یہ قریش کی ایک شاخ بنومخزوم کے قبیلے کے لوگ ہیں۔ ابو جہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن تھا اور عکرمہ بھی اس عداوت میں باپ سے کچھ کم نہ تھا۔ عکرمہ، ایک مشہور شہسوار تھا۔ فتح مکہ کے دن جان بچا کر مکہ مکرمہ سے فرار ہو کر سرزمین یمن میں جا بسا تھا، بعد میں اس کی اہلیہ ام حکیم بنت الحارث اس کے پاس جا کر اسے واپس لائیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا۔ اسے دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوار ہو کر بھاگ جانے والے اور اب ہجرت کر کے آنے والے کو خوش آمدید۔'' ❷ چنانچہ اس نے فتح مکہ کے بعد ۸ھ میں اسلام قبول کیا اور اچھی زندگی گزاری۔ ۷۲ سال کی عمر میں ۱۳ھ کو جنگ یرموک میں جام شہادت پی کر اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوئے۔ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں ابو جہل کے لئے کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے ہیں۔ میں نے تعجب کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا اظہار کیا۔ جب عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام سلمہ! یہ اس خواب کی تعبیر ہے۔ ❸ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکوہ کیا کہ وہ جب مدینہ منورہ کی گلیوں میں سے گزرتے ہیں تو لوگ آپس میں باتیں کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ابو جہل کا بیٹا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد آپ نے فرمایا: ''لوگ سونے چاندی کی کان کی مانند ہیں۔ جو لوگ قبل از اسلام اچھے ہوں وہ حسب سابق اب بھی اچھے ہی ہیں۔'' ❹

العلاء الحضرمی رضی اللہ عنہ: حضرمی کا نام عبداللہ ہے۔ حضرموت کے باشندے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بحرین کا عامل (منتظم) مقرر فرمایا تھا۔ بعد میں امیر المومنین سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں اس منصب پر بحال رکھا۔ تاآنکہ ۱۴ھ میں ان کی وفات ہوگئی۔ سائب بن یزید وغیرہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنولیث کے فرد ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ان کی ولادت ہوئی۔ غزوۂ خندق میں شریک ہوئے۔ عبدالملک بن مروان کے عہد میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ان سے ان کے بیٹے عمر رحمۃ اللہ علیہ اور محمد بن ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

---

❶ صحيح البخاري، ۵۷۰۵: ۵۷۵۲؛ صحيح مسلم: ۲۲۰۔ ❷ سنن الترمذي: ۲۷۳۵ و سنده ضعيف۔ سفیان ثوری اور ابو اسحاق دونوں مدلس ہیں، نیز انقطاع بھی ہے۔ ❸ المستدرك للحاكم: ۵۰۶۱؛ المعجم الكبير للطبراني: ۲۳/ ۳۰۰ و سنده ضعيف۔ یعقوب بن محمد الزہری ضعیف ہے۔ ❹ المستدرك: ۵۰۶۱ و سنده ضعيف/ حوالہ سابق۔ **تنبیہ**: ''جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں، جبکہ انہیں دین کی سمجھ آ جائے''۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ دیکھئے صحیح بخاری: ۳۳۵۳ وغیرہ۔

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ: بنوعنس کے فرد ہیں۔ قبیلہ بنومخزوم کے آزاد کردہ غلام اور حلیف تھے۔ عمار کے والد یاسر اپنے دو بھائیوں حارث اور مالک کے ہمراہ اپنے چوتھے بھائی کی تلاش میں مکہ مکرمہ آئے تھے، حارث اور مالک تو یمن واپس چلے گئے، جبکہ یاسر نے مکہ مکرمہ میں ہی رہائش رکھ لی اور ابوحذیفہ بن مغیرہ کے حلیف بن گئے۔ ابوحذیفہ نے ان کی شادی اپنی ایک لونڈی سے کردی۔ جس کا نام سمیہ تھا۔ ان کے بطن سے عمار متولد ہوئے۔ ابوحذیفہ نے انہیں آزاد کردیا، اس طرح عمار مولیٰ (آزاد کردہ غلام) اور ان کے والد حلیف تھے۔ عمار قدیم الاسلام ہیں۔ آپ ان کمزور مسلمانوں میں سے ہیں جنہیں مکہ مکرمہ میں قبول اسلام کی پاداش میں کفار کی طرف سے بہت زیادہ اذیتیں پہنچائی گئیں، تاکہ یہ اسلام چھوڑ دیں۔ مشرکین نے انہیں آگ کے عذاب بھی دیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرتے اور اپنا ہاتھ مبارک ان کے جسم پر رکھ کر فرماتے: ''اے آگ! عمار کے لیے اسی طرح ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا جس طرح تو ابراہیم علیہ السلام کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوئی تھی۔ [1] آپ اولیں مہاجرین میں سے ہیں۔ غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور خوب خوب دادِ شجاعت دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ''الطیب المطیب'' (پاکیزہ، پاک کیا ہوا) کا لقب دیا۔ [2] جنگ صفین میں ۳۷ ہجری کو ۹۳ سال کی عمر میں شہادت سے ہمکنار ہوئے۔ آپ سے سیدنا علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم جیسے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن الاحوص رضی اللہ عنہ: بنوکلاب کے فرد ہیں، آپ کے بیٹے سلیمان نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن الاخطب رضی اللہ عنہ: انصاری صحابی ہیں۔ اپنی کنیت ابوزید سے معروف ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا اور آپ کے حق میں حسن و جمال کی دعا کی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ سو سال کی عمر کو پہنچ گئے، لیکن آپ کے سر اور داڑھی کے چند ہی بال سفید ہوئے تھے۔ آپ کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے اور آپ سے ابوقلابہ، انس بن سرین اور یزید الرشک جیسے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ: ضمری، ضاء پر زبر اور میم ساکن ہے۔ غزوۂ بدر اور احد میں مشرکین کی طرف سے شریک ہوئے۔ بعدازاں جب مسلمان غزوۂ احد سے واپس لوٹے تو انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ آپ عرب کے مشہور و معروف لوگوں میں سے تھے۔ آپ قبول اسلام کے بعد سب سے پہلے بیر معونہ والے غزوے میں شریک ہوئے۔ عامر بن طفیل نے آپ کو قید کرلیا اور آپ کے پیشانی کے بال کاٹ کر آپ کو آزاد کر دیا۔ ۶ ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نجاشی حبشہ کے نام ایک خط دے کر روانہ کیا جس میں اسے قبول اسلام کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ نجاشی نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ آپ کے بیٹوں جعفر اور عبداللہ کے علاوہ آپ کے برادر زادے زبرقان بن عبداللہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۶۰ ھ میں عہد معاویہ رضی اللہ عنہ میں مدینہ منورہ میں آپ کی وفات ہوئی۔ زبرقان: زاء کے نیچے زیر، باء ساکن، راء کے نیچے زیر، پھر قاف اور آخر میں نون ہے۔

عمرو بن الحارث رضی اللہ عنہ: القرشی المخزومی۔ ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں، اہل کوفہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ ابووائل

---

[1] الطبقات الکبری، ۳/ ۲٤۸؛ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٤۳/ ۳۷۲، اس کی سند ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[2] سنن الترمذی: ۳۷۹۸؛ سنن ابن ماجہ: ۱٤٦ وھو حسن۔

شقیق بن سلمہ اور ابواسحاق السبیعی نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن حریث: قریش کی ایک شاخ بنومخزوم کے فرد ہیں۔آپ کو نبی ﷺ کی زیارت اور آپ سے احادیث کے سماع کا شرف حاصل ہے۔ نبی ﷺ نے آپ کے سر پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور آپ کے حق میں برکت کی دعا فرمائی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ نبی ﷺ جب اس دنیا سے رخصت ہوئے اس وقت یہ بارہ سال کے تھے۔آپ کوفہ میں مقیم رہے اور وہیں ۸۵ ھ میں وفات پائی۔آپ کوفہ کے امیر بھی رہے ہیں۔آپ کے بیٹے جعفر اور دوسرے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ: انصاری صحابی ہیں۔آپ کی کنیت ابوالضحاک ہے۔ پندرہ سال کی عمر میں سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی۔ نبی ﷺ نے دس ہجری میں آپ کو نجران کا عامل (منتظم) بنا کر بھیجا تھا۔آپ نے ۵۳ ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔آپ سے آپ کے بیٹے محمد اور دوسرے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ: قریشی ہیں۔آپ کو دو مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی سعادت ملی۔جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے وفد کے ساتھ خیبر کے موقع پر حبشہ سے مدینہ منورہ آئے اور یہیں مقیم رہے۔۱۳ھ میں سرزمین شام میں خلعتِ شہادت سے ہمکنار ہوئے۔

عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنوجرم کے فرد ہیں۔یہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھے ہوئے تھے،اس لیے نبی ﷺ کے عہد میں آپ کے حکم سے انہیں ان کی قوم کا امام مقرر کیا گیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ اپنے والد کے ہم راہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔آپ نے بصرہ میں رہائش اختیار کرلی تھی۔آپ سے بہت سے تابعین نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مسلمانوں کے قافلے،وفود اور افراد ہمارے قبیلے کے پاس سے گزرا کرتے اور ہم ان سے قرآن مجید سیکھ لیا کرتے تھے۔جب میرے والد نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا،تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''تم میں سے جسے زیادہ قرآن یاد ہو وہ تمہیں نماز پڑھایا کرے۔'' دیکھا تو مجھے سب سے زیادہ قرآن یاد تھا۔ چنانچہ میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔اس وقت میری عمر آٹھ سال تھی۔ [1]

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ: قریش کی ایک شاخ بنوسہم میں سے ہیں۔ہجرت کے پانچویں سال دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔بعض نے کہا: ہجرت کے آٹھویں سال آپ نے اسلام قبول کیا۔آپ خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ کے ہمراہ آئے اور سب نے اکٹھے اسلام قبول کیا۔ نبی ﷺ نے آپ کو عمان کا منتظم مقرر کیا تھا اور آپ نبی ﷺ کے اس دنیا سے رخصت ہونے تک اپنی اس ذمہ داری کو نبھاتے رہے۔ بعد میں سیدنا عمر،عثمان اور معاویہ رضی اللہ عنہم کے زمانوں میں بھی انتظامی امور کی ذمہ داری ادا کرتے رہے۔ آپ نے ہی امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مصر فتح کیا اور عمر رضی اللہ عنہ کی وفات تک آپ ہی وہاں عامل رہے۔ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی چار سال تک آپ کو اس ذمہ داری پر بحال رکھا، پھر آپ کو وہاں سے معزول کر دیا گیا۔ بعد میں جب معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے مصر کا علاقہ آپ کے حوالے کر دیا تھا۔آپ نے نوے سال کی عمر میں ۴۳ ھ کو مصر میں ہی وفات پائی۔آپ کے بعد آپ کا بیٹا مصر کا حاکم ہوا۔

---

[1] سنن النسائی حدیث: ۷۹۰ و سنده صحیح۔

عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابونجیح ہے۔نون پر زبر، جیم کے نیچے زیر اور آخر میں حاء ہے۔عَبَسہ، عین اور باء پر زبر اور اس کے بعد سین ہے۔بنوسلیم قبیلے کے فرد ہیں۔اسلام کے اولیں زمانے میں ہی قبول اسلام کی سعادت سے مشرف ہوئے۔کہا جاتا ہے کہ آپ اسلام قبول کرنے والے چوتھے فرد ہیں۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: ''تم اپنے علاقے میں واپس چلے جاؤ، جب تمہیں ہمارے غلبے اور کامیابی کی اطلاع ملے تو دوبارہ آجانا۔'' [1] یہ جا کر اپنی قوم اور علاقے میں مقیم رہے، تا آنکہ غزوۂ خیبر ہوا۔ یہ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ آ گئے اور وہیں مقیم رہے۔آپ کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ: انصاری صحابی ہیں۔غزوۂ بدر میں شرکت کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آپ سہیل بن عمرو العامری کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ہیں۔مدینہ منورہ میں مقیم رہے، آپ کی صلبی اولاد نہیں تھی۔مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عمرو بن عوف مُزَنی رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنومزن یا بنومزینہ کے فرد ہیں۔قدیم الاسلام ہیں۔سورۃ المائدہ کی آیت:

﴿وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ﴾ [2]

''اور ان لوگوں پر بھی کوئی حرج نہیں جو آپ کی خدمت میں آتے ہیں، تا کہ آپ انہیں سواری عنایت فرما دیں اور آپ جواب دیتے ہیں کہ میں تمہیں سواری کے طور پر دینے کو کچھ نہیں پاتا تو وہ رنج و غم کی وجہ سے اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں کہ انہیں خرچ کرنے کے لیے کچھ بھی میسر نہیں۔''

مذکورہ بالا آیت آپ ہی کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ [3] آپ نے مدینہ منورہ میں رہائش رکھی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخری زمانے میں یہیں وفات پائی۔آپ کے بیٹے عبداللہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ: بنوخزاعہ کے فرد ہیں، آپ کو صحابیِ رسول ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔آپ سے جبیر بن نفیر، رفاعہ بن شداد اور دوسرے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔۵۱ھ میں موصل میں قتل ہوئے۔

عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنوجہینہ میں سے ہیں۔آپ کی کنیت ابومریم ہے۔بعض نے کہا: آپ ازدی ہیں۔آپ نے اکثر غزوات میں شرکت کی سرزمینِ شام میں مقیم رہے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں وفات پائی۔آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ: بعض تذکرہ نگاروں نے آپ کا نام عبداللہ بن عمرو ذکر کیا ہے۔قریش کی ایک شاخ بنوعامر میں سے ہیں۔ نابینا تھے۔آپ کی شہرت ''ابن ام مکتوم'' کی نسبت سے ہے۔ام مکتوم کا نام عاتکہ تھا۔آپ ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا

---

[1] الاستیعاب لابن عبدالبر، ۳/ ۱۱۹۳؛ اسدالغابۃ لابن الاثیر، ۴/ ۲۳۹، بدون السند۔ [2] ۹/ التوبۃ:۹۲۔

[3] اس سلسلے میں صحیح یہ ہے کہ یہ آیت قبیلہ بنومزینہ کے بارے میں نازل ہوئی۔دیکھئے تفسیر طبری، ۶/ ۹۲ وغیرہ۔

کے خالہ زاد یا ماموں زاد تھے۔ مکہ مکرمہ میں اسلام کے اولیں دور میں مسلمان ہوئے۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آنے والے اولیں مہاجرین میں سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کئی دفعہ مدینہ منورہ میں اپنے نائب اور قائم مقام کی حیثیت سے تعینات فرمایا۔ آخری دفعہ آپ کو حجۃ الوداع کے موقع پر مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کی حیثیت سے خدمات سرانجام دینے کا موقع ملا۔ مدینہ منورہ میں اور بقول بعض قادسیہ میں شہادت پائی۔

عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ: قبیلہ عبدالقیس کے فرد ہیں۔ آپ سے حسن بصری اور دوسرے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ تغلب: تاء پر زبر، اس کے بعد غین ساکن ہے۔

عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنوتمیم میں سے ہیں۔ اہل بصرہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے آپ کے فرزند عبید اللہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ اپنی قوم کے صدقات لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تھے۔ عکراش۔ عین کے نیچے زیر، اس کے بعد کاف ساکن، پھر راء اور آخر میں شین ہے۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ: بنوخزاعہ کی ایک شاخ بنوکعب میں سے ہیں۔ آپ کی کنیت ابونُجید ہے۔ خیبر والے سال دائرہ اسلام میں داخل ہوئے، بصرہ میں مقیم رہے، تا آنکہ ۵۲ھ میں وہیں فوت ہوئے۔ اصحاب علم وفضل میں سے تھے۔ آپ نے اپنے والد کی معیت میں اسلام قبول کیا۔ آپ سے ابورجاء، مطرف، زرارہ بن ابی اوفی اور دوسرے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عمیر مولیٰ آبی اللحم رضی اللہ عنہ: بنوغفار میں سے ہیں، حجازی ہیں۔ اپنے مولیٰ کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے تھے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کا سماع کیا اور انہیں یاد بھی رکھا۔ آبی اللحم: شروع میں ہمزہ اس پر زبر، اس کے بعد الف، پھر باء ہے۔ یہ ابیٰ، یأبیٰ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔

عمیر بن الحمام رضی اللہ عنہ: انصاری صحابی ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ اسی غزوۂ میں جام شہادت نوش فرما کر خلد بریں میں جا پہنچے۔ خالد بن الاعلم نے آپ پر وار کیا تھا، کتاب الجہاد میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انصار میں سب سے پہلے آپ ہی مرتبہ شہادت پر سرفراز ہوئے۔

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ: بنواشجع میں سے ہیں۔ سب سے پہلے غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے، فتح مکہ کے موقع پر آپ کی قوم/ قبیلے کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں تھا، سرزمین شام میں مقیم رہے، اور ۷۳ھ میں وہیں وفات پائی۔ بہت سے صحابہ اور تابعین نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے بنواوس میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں شریک تھے۔ غزوۂ بدر اور دیگر غزوات میں شریک رہے۔ عہد رسالت میں اور بقول بعض عہد فاروقی میں مدینہ منورہ میں ۶۵ یا ۶۶ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عویمر بن عامر رضی اللہ عنہ: ابوالدرداء کی کنیت سے معروف ہیں۔ اس سے قبل بہرۂ دال میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

عویمر بن ابیض رضی اللہ عنہ: بنوعجلان میں سے ہیں۔ انصار کے حلیف تھے۔ لعان کے واقعہ میں ان کا ذکر آیا ہے۔ طبری نے لکھا ہے

کہ واقعہ لعان والے صحابی کا نام عویمر بن حارث بن زید بن حارثہ بن جد بن عجلان ہے۔

عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ: بنوتمیم کی ایک شاخ بنومجاشع میں سے ہیں۔ اہل بصرہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدیم ساتھی تھے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عصام مُزَنی رضی اللہ عنہ: آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور آپ سے سماع کا شرف حاصل ہے۔ آپ قلیل الحدیث صحابی ہیں۔ آپ سے مروی حدیث ترمذی اور ابوداود نے کتاب الجہاد میں روایت کی ہے۔ [1]

عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ: انصار کی ایک شاخ بنوخزرج کے قبیلے بنوسالم میں سے ہیں اور بدری صحابی ہیں۔ آپ سے انس رضی اللہ عنہ اور محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں فوت ہوئے۔

عمارہ بن خزیمہ [2]: عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاری صحابی ہیں۔ اپنے والد اور دوسرے حضرات سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ عمارہ: عین پر پیش، اور میم مخفف ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اہل علم متردّد ہیں۔

عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ: بنوثقیف میں سے ہیں۔ اہل کوفہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دوسروں لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عمارہ: عین پر پیش اور میم مخفف ہے۔

عُرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ: بنوکندہ میں سے ہیں۔ آپ سے آپ کے بھتیجے عدی اور دوسرے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عُرس: عین پر پیش، راء ساکن اور آخر میں سین ہے۔

عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ: قریش کی ایک شاخ بنومخزوم کے فرد ہیں۔ ابوجہل کے مادری بھائی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِارقم کو مرکزِ تبلیغ بنانے سے پہلے اسلام قبول کیا۔ پہلے حبشہ کی طرف، پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کے موقع پر آپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے رفیق سفر تھے۔ ہشام کے بیٹے حارث اور ابوجہل نے آ کر آپ سے کہا کہ اس کی والدہ نے قسم اٹھائی ہے کہ وہ جب تک اس کو نہ دیکھے گی وہ نہ تو سائے میں بیٹھے گی اور نہ سر پر تیل لگائے گی۔ یہ ان کے ساتھ واپس آ گئے تو انہوں نے انہیں قید کر دیا اور مکہ میں محبوس رکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عرصہ تک قنوت نازلہ میں ان کے حق میں رہائی ونجات کی دعا کرتے رہے کہ یا اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دلا دے۔ سرزمین شام میں جنگ یرموک میں شہادت پائی۔ آپ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عیاش: عین پر زبر، یاء مشدد اور آخر میں شین ہے۔

عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ الغطیفی: فتح مصر کی مہم میں شریک تھے۔ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

---

[1] سنن ابی داود: ٢٦٣٥؛ سنن الترمذی: ١٥٤٩ وسندہ ضعیف ابن عصام مجہول الحال ہے۔

[2] ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ دیکھئے التقریب: ٤٨٤٤؛ الکاشف: ٤٠٠٦؛ الثقات للعجلی: ١٣٢٥؛ الجرح والتعدیل: ٦/ ٣٦٥؛ مشاہیر علماء الامصار لا بن حبان: ١/ ١١٥ وغیرہ۔

ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ: عامر بن عبداللہ بن الجراح، قریش کے قبیلے بنوفہر میں سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی محفل میں جن دس صحابہ کرام کو جنت کی بشارت دی تھی، ان میں آپ بھی شامل ہیں۔ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ((امين هذه الامة)) یعنی ''اس امت کے امین ترین شخص'' کا لقب دیا۔ [1] آپ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی معیت میں اسلام قبول کیا تھا۔ جب مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی آپ بھی ان مہاجرین میں شامل تھے۔ تمام غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی سعادت حاصل کی۔ بالخصوص غزوۂ احد میں جب انتہائی مشکل مرحلہ آیا تھا تو آپ ثابت قدم رہنے والوں میں سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی میں اس دن جب خود کی دو کڑیاں دھنس گئی تھیں، تو آپ نے دانتوں سے زور لگا کر انہیں نکالا جس کی وجہ سے آپ کے سامنے والے دو دانت شہید ہو گئے تھے۔ آپ کا قد خاصا طویل، چہرہ معروف اور داڑھی کے بال مختصر تھے۔ اردن میں ۱۸ھ میں طاعون عمواس کے دوران میں آپ کی وفات ہوئی تھی۔ بیسان میں آپ کو دفن کیا گیا۔ اس وقت آپ کی عمر ۵۸ سال تھی۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کا نسب فہر بن مالک پر جا کر ملتا ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ: آپ کا نام مقسم بن ربیع اور بقول بعض لقیط بن ربیع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہیں۔ غزوۂ بدر میں کفار کی طرف سے شریک تھے۔ رہائی پا کر مکہ مکرمہ لوٹ گئے اور بعد ازاں ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ از حد عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ خلافت صدیقی میں جنگ یمامہ کے دوران میں شہادت سے ہمکنار ہوئے، ابن عباس، ابن عمر اور ابن العاص رضی اللہ عنہم نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔
مِقسم: میم کے نیچے زیر، قاف ساکن اور اس کے بعد سین پر زبر ہے۔

ابوعیاش رضی اللہ عنہ: آپ کا نام زید بن ثابت ہے۔ انصار کی ایک شاخ بنوزرقہ میں سے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۴۰ھ کے بعد وفات پائی۔

ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ: ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ، بنومخزوم میں سے ہیں۔ بعض نے آپ کا نام عبدالحمید اور بعض نے احمد بیان کیا ہے۔ بعض تذکرہ نگاروں نے کہا: آپ کی یہ کنیت ہی آپ کا نام ہے۔ بعض روایات میں آپ کا ذکر ابوحفص بن مغیرہ بھی آیا ہے۔

ابوعبس عبدالرحمٰن بن [جبر] رضی اللہ عنہ: [2] انصار کے قبیلے بنوالحارث میں سے ہیں۔ نام کے بجائے کنیت سے معروف ہیں۔ غزوۂ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ۳۴ھ کو مدینہ منورہ میں ستر سال کی عمر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ عبایہ بن رافع بن خدیج نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ عَبس: عین پر زبر، باء مخفف، اور پر زبر اور آخر میں سین ہے۔ عبایہ: عین اور باء پر زبر، باء مخفف، اور الف کے بعد یاء ہے۔

ابوعسیب رضی اللہ عنہ: ان کا نام احمر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ مسلم بن عبید نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ عسیب: عین پر زبر، سین مخفف، اور اس کے نیچے زیر اور آخر میں باء ہے۔

---

[1] صحیح بخاری: ٤٣٨٩۔ [2] مطبوع میں ''عبدالرحمٰن بن جبیر'' چھپا ہے، جبکہ صحیح عبدالرحمٰن بن جبر ہے۔

تابعین

عبداللہ بن بریدہ: ❶ قبیلۂ بنواسلم کے فرد ہیں۔ مرو کے قاضی تھے۔ مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور دیگر بہت سے صحابہ کرام سے سماعِ حدیث کیا۔ آپ سے ابن سہل اور دیگر بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ مرو میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔

عبداللہ بن ابی بکر: ❷ بن محمد بن عمرو بن حزم الانصاری المدنی، مدینہ منورہ کے ایک نمایاں تابعی عالم ہیں۔ آپ نے انس بن مالک، اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اور آپ سے زہری، مالک بن انس، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ نے روایت حدیث کی ہے۔ کثیر الحدیث اور انتہائی سچے آدمی تھے۔ امام احمد بن حنبل نے کہا: ''آپ سے مروی احادیث بے علم لوگوں کے لیے شفاء ہیں۔'' ☆ آپ نے ستر برس کی عمر میں ۱۳۵ھ میں وفات پائی۔

عبداللہ بن الزبیر: ❸ ابوبکر، الحمیدی، قریش کے قبیلے بنو اسد میں سے ہیں۔ انتہائی ثقہ لوگوں میں سے تھے۔ آپ نے مسلم بن خالد، وکیع اور امام شافعی سے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے امام شافعی کے ہمراہ مصر کا سفر کیا۔ ان کی وفات ہوگئی تو مکہ مکرمہ واپس آ گئے۔ امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اپنی ''الصحیح'' میں آپ سے بکثرت احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی وفات ۲۱۹ھ میں مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ یعقوب بن سفیان نے فرمایا: ''میں نے حمیدی سے بڑھ کر کسی کو اسلام اور اہل اسلام کا خیر خواہ نہیں پایا۔'' ❹

عبداللہ بن مطیع: ❺ قریش کی ایک شاخ بنوعدی کے فرد ہیں، اہل مدینہ میں سے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہوئی تھی اور ان کے والد انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے تھے۔ ان کے والد کا نام ''العاص'' تھا۔ (اس کا معنی ہے معصیت کرنے والا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل کر کے ''مطیع'' رکھ دیا۔ اس کا معنی ہے اطاعت کرنے والا۔ یہ عبداللہ بن مطیع قریش کے سرکردہ و سربرآوردہ لوگوں میں سے تھے۔ یہاں تک کہ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا تو انہی کو انہوں نے اپنا امیر و سربراہ مقرر کیا تھا۔ واقدی کا بیان ہے کہ انہوں نے صرف قریش پر امارت کی تھی۔ ان کے علاوہ باقی لوگوں پر غسیل الملائکہ حنظلہ رضی اللہ عنہ کے فرزند عبداللہ امیر تھے۔ آپ نے اپنے والد مطیع رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے شعبی وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ عبداللہ بن زبیر کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں ۷۳ھ میں شہید ہوئے۔ عبداللہ بن زبیر نے آپ کو کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ آپ کو مختار بن ابی عبید ثقفی نے وہاں سے نکال دیا تھا۔

عبداللہ بن مسلمہ: ❻ بن کعب تمیمی، المدنی، قعنبی کی نسبت سے معروف ہیں۔ بصرہ میں اقامت گزیں رہے۔ ثقہ اور دیانت دار لوگوں میں سے تھے۔ آپ امام مالک بن انس کے ساتھیوں میں سے ہیں اور آپ کو ان کی صحبت کی وجہ سے شہرت حاصل

---

❶ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۲۲۷۔ ❷ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۲۳۹۔ ☆ الجرح والتعدیل لا بن ابی حاتم: ۵/ ۱۷، موسوعة اقوال الامام احمد بن حنبل: ۲/ ۲۳۲۔ ❸ آپ ثقہ، حافظ اور فقیہ تھے۔ التقریب: ۳۳۲۰۔

❹ طبقات الفقهاء للشیرازی: ۱/ ۱۰۰؛ طبقات الشافعیة لا بن شبهة: ۱/ ۶۶۔ ❺ دیکھئے التقریب: ۳۶۲۶؛ معجم الصحابه للبغوی: ۴/ ۱۰؛ الثقات لا بن حبان: ۳/ ۲۱۰؛ معرفة الصحابة لابی نعیم: ۴/ ۱۷۸۲۔

❻ ثقہ عابد ہیں۔ التقریب: ۳۶۲۰۔

ہے۔آپ نے ہشام بن سعید جیسے کبار ائمہ کرام سے سماعِ حدیث کیا۔آپ سے امام بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی اور نسائی نے روایت حدیث کی ہے۔آپ نے ماہ محرم الحرام ۲۲۱ھ کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

عبداللہ بن موہب: [1] فلسطینی، شامی، فلسطین کے قاضی تھے۔آپ نے تمیم داری سے روایت حدیث کی اور قبیصہ بن ذؤیب سے سماع حدیث کیا۔یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے تمیم سے سماع حدیث نہیں کیا، البتہ آپ نے قبیصہ سے سماع کیا اور وہ تمیم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔آپ سے عمر بن عبدالعزیز نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن مبارک: [2] مرو کے رہنے والے تھے۔اس لیے مروزی کی نسبت سے مشہور ہیں۔بنوحنظلہ کے مولیٰ ہیں۔آپ نے ہشام بن عروہ، مالک، سفیان ثوری، شعبہ، اوزاعی اور بہت سے لوگوں سے سماعِ حدیث کیا، اور آپ سے سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن معین اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔آپ اللہ تعالیٰ کے انتہائی خاص اور مقرب بندوں میں سے تھے۔آپ ایک بہت بڑے امام، عظیم المرتبت فقیہ، حافظ، زاہد، پرہیزگار، سخی اور ثقہ تھے۔اسماعیل بن عیاش کا بیان ہے کہ ''روئے زمین پر عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی شخص نہیں اور نہ میں ان جیسے دوسرے کسی آدمی کو جانتا ہوں۔'' [3] اللہ تعالیٰ نے جس قدر خصائل خیر یعنی عمدہ عادات واوصاف پیدا کی ہیں، آپ کو ہر ایک عمدہ عادت وصفت سے نوازا تھا۔آپ متعدد مرتبہ بغداد تشریف لائے اور لوگوں کو احادیث سنائیں۔آپ کی ولادت ۱۱۸ھ میں اور وفات ۱۸۱ھ کو ہوئی۔

عبداللہ بن عُکیم: [4] بنوجہینہ میں سے ہیں۔آپ نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ کی زیارت یا آپ سے روایت کرنا ثابت نہیں۔بہت سے اصحاب علم نے آپ کو صحابہ کرام میں شمار کیا ہے، تاہم صحیح بات یہ ہے کہ آپ صحابی نہیں بلکہ تابعی ہیں۔آپ کو سیدنا عمر، عبداللہ بن مسعود اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے سماع کا شرف حاصل ہے، اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔

عبداللہ بن ابی قیس: [5] شامی ہیں۔ابوالاسود آپ کی کنیت ہے۔عطیہ بن عازب کے مولیٰ تھے۔اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔آپ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن عُصم: [6] آپ کے والد کا نام عصمہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔کوفہ کے باشندے تھے۔قبیلہ بنوحنیفہ میں سے تھے۔آپ نے ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اور آپ سے اسرائیل اور شریک نے روایت حدیث کی ہے۔قبیلۂ ثقیف کے کذاب اور ایک ظالم سے متعلقہ حدیث آپ ہی سے مروی ہے۔

عبداللہ بن محیریز: [7] قریش کے قبیلے بنوجمح کے فرد تھے۔اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں میں سے تھے۔مشہور تابعین میں سے ہیں۔آپ نے ابومحذورہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما وغیرہ سے اور آپ سے مکحول، زہری وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔رجاء

---

[1] ثقہ ہیں۔التقریب:۳٦٥٠۔ [2] آپ ثقہ، ثبت، فقیہ، عالم، سخی اور مجاہد تھے۔التقریب:۳٥٧٠۔ [3] تاریخ بغداد:۱۱/ ۳۸۸؛ تاریخ دمشق لا بن عساکر:۳۲/ ٤۲٦؛ سیر اعلام النبلاء:۸/ ۳۸٤ و سنده حسن۔ [4] آپ مخضرم ہیں۔التقریب:٤۳۸۲۔ [5] آپ مخضرم ہیں۔التقریب:٤٥٤٧٢۔ [6] یہ ثقہ صدوق ہیں۔الثقات للعجلی:۹۳۳؛ الثقات لا بن حبان:٥/ ٥٧؛ الثقات لا بن شاهین:٦۳٦؛ التقریب:۳٤٧٦۔ [7] ثقہ عابد تھے۔ التقریب: ۳٦۰٤۔

بن حیوہ کہا کرتے تھے کہ ''اگر مدینہ منورہ کے لوگ ابن عمر رضی اللہ عنہ جیسے عابد وزاہد شخص کی وجہ سے ہم پر فخر کریں تو ہم بھی عبداللہ بن محیریز جیسے عابد کی وجہ سے ان پر فخر کر سکتے ہیں۔'' ❶ ۱۰۰ھ سے قبل ان کی وفات ہوئی۔

عبداللہ بن مثنی: ❷ بن عبداللہ بن انس بن مالک۔ آپ نے اپنے چچاؤں اور حسن سے اور آپ سے آپ کے فرزند محمد اور مسدد وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ابوحاتم نے کہا: آپ سے مروی احادیث مقبول ہیں۔ ابوداود نے کہا: آپ سے مروی احادیث درجۂ قبول میں ہیں۔

عبداللہ بن عمر بن حفص: ❸ بن عاصم، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد ہونے کی نسبت سے ''العمری'' کہلاتے ہیں۔ آپ نے اپنے بھائی عبیداللہ، نافع اور المقبری سے روایتِ حدیث کی ہے اور آپ سے قعنبی وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ ابن معین نے کہا: کہ یہ صُویلح ہیں، یعنی ان سے مروی احادیث قبول کی جا سکتی ہیں۔ ابن عدی نے کہا: ان کی ثقاہت، یعنی ثقہ ہونے میں کلام نہیں۔ سچے راوی ہیں۔ ۱۷۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

عبداللہ بن عتبہ: ❹ بن مسعود، قبیلۂ بنو ہذیل میں سے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ اصلاً مدنی ہیں، کوفہ میں رہائش پذیر رہے۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ آپ کوفہ کے کبار تابعین میں سے ہیں۔ آپ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے آپ کے فرزند عبداللہ (یا عبیداللہ) اور محمد بن سیرین وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی وفات کوفہ میں بشر بن مروان کے عہد حکومت میں ہوئی۔

عبداللہ بن مالک بن بُحَینہ: ❺ آپ کا پورا نام عبداللہ بن مالک بن قشب ہے۔ قبیلہ بنوازد سے ہیں، آپ کی والدہ کا نام بُحَینہ بنت الحارث بن مطلب ہے۔ ۵۴ یا ۵۵ ہجری کے مابین سیدنا معاویہ کے عہد میں فوت ہوئے، القِشب: قاف کے نیچے زیر، شین ساکن اور آخر میں باء ہے۔

عبداللہ بن مالک: ❻ ابوتمیم، الجیشانی، آپ نے سیدنا عمر اور ابوذر رضی اللہ عنہما وغیرہ سے سماع حدیث کیا۔ مصر کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل مصر کے ہاں متداول ہیں۔

عبداللہ بن مالک: ❼ بنو ہمدان کے فرد ہیں۔ آپ نے سیدنا علی، ابن عمر اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے روایت

---

❶ الكاشف للذهبي: ۱/ ۵۹٦، رقم: ۲۹۷۲ بدون السند۔ ❷ یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔ التقريب: ۳۵۷۱؛ الثقات للعجلي: ۹٦۰؛ الجرح والتعديل: ۵/ ۱۷۷؛ موسوعة اقوال ابي الحسن الدارقطني: ۲/ ۲۷۱۔ ❸ **ضعیف**۔ دیکھئے التقريب: ۳٤۸۹؛ التاريخ الكبير للبخاري: ۵/ ۱٤۵؛ كتاب الضعفاء للبخاري: ۱۹۲؛ الضعفاء والمتروكون للنسائي: ۳۲۵؛ المجروحين لابن حبان: ۲/ ٦؛ الكامل لابن عدي: ۵/ ۲۳۳؛ موسوعة اقوال ابي الحسن الدارقطني: ۲/ ۳٦٦؛ موسوعة اقوال احمد بن حنبل: ۲/ ۲٦۸؛ الضعفاء والمتروكون لابن الجوزي: ۲/ ۱۳۳۔ **تنبیہ**: عبداللہ بن عمر العمری کی نافع سے روایت حسن ہوتی ہے، یعنی یہ صرف عن نافع حسن الحدیث ہیں۔ ❹ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلي: ۸٤۹؛ الثقات لابن حبان: ۵/ ۱۷؛ الكاشف: ۲۸٤٤؛ التقريب: ۳٤٦۱۔ ❺ یہ صحابی ہیں۔ التقريب: ۳۵٦۷؛ معجم الصحابه لابن قانع: ۲/ ۷۹؛ توضيح المشتبة لابن ناصر الدين: ۱/ ۳۸۲۔ ❻ ثقہ مخضرم ہیں۔ التقريب: ۳۵٦٤۔ ❼ حسن الحدیث ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۵/ ۵۱؛ التقريب: ۳۵٦۵، نیز دیکھئے سنن الترمذي: ۸۸۷، ۸۸۸۔

حدیث کی ہے، اور آپ سے ابو اسحاق و ابو روق نے احادیث روایت کی ہیں۔ جمع بین الصلاتین سے متعلق آپ سے حدیث مروی ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن: ❶ بن ابی حسین، المکی، القرشی، نوفل بن عبد مناف کی نسبت سے نوفلی بھی کہلاتے ہیں، تابعی ہیں۔ ابوالطفیل سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ آپ نے بہت سے تابعین سے سماع حدیث کیا اور آپ سے مالک، سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن عبیداللہ: ❷ بن ابی ملیکہ۔ ابو ملیکہ کا نام زہیر بن عبداللہ ہے۔ قریش کی ایک شاخ بنو تمیم میں سے ہیں۔ الاحول یعنی بھینگے تھے۔ معروف و مشہور اہل علم تابعین میں سے ہیں۔ عبداللہ بن زبیر کے عہد حکومت میں عہدۂ قضاء پر مامور تھے۔ آپ نے عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن زبیر اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور آپ سے ابن جریج اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی۔ ۱۱۷ھ میں فوت ہوئے۔ مُلیکہ: میم پر پیش اور لام پر زبر ہے۔

عبداللہ بن شقیق: ❸ آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ بنو عقیل قبیلے کے فرد ہیں۔ بصرہ کے باشندے تھے۔ طبقۂ تابعین کے مشہور اور ثقہ لوگوں میں سے ہیں۔ آپ نے سیدنا علی، عثمان اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کی ہے، اور آپ سے جریری، قتادہ، اور ایوب وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

عبداللہ بن شہاب: ❹ آپ کی کنیت ابوالحرب (یا ابوالجزل) ہے۔ خولانی کہلاتے ہیں۔ آپ کا شمار تابعین کے دوسرے طبقہ کے لوگوں میں ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں ''عزیز الحدیث'' ہیں۔ محدثین کی اصطلاح میں ''العزیز'' ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کے تمام طبقات میں یا کسی ایک طبقے میں صرف ایک راوی ہو۔ آپ نے ابن عمر اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے اور آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبیداللہ بن رفاعہ: ❺ بن رافع انصاری، زُرَقی نسبت رکھتے ہیں۔ مشہور تابعی ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے اور اسماء بنت عُمیس سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے بھی اہل علم کی ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر: ❻ آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ آپ نے مدینہ منورہ کے اہل علم سے سماع کیا، تابعی ہیں۔ آپ سے

❶ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۴۳۰؛ الطبقات الکبری: ۵/ ۴۸۶؛ الثقات للعجلی: ۹۲۷؛ الجرح والتعدیل: ۵/ ۹۷؛ الثقات لابن حبان: ۷/ ۴۳۔ ❷ ثقہ اور فقیہ تھے۔ التقریب: ۳۴۵۴۔ ❸ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۳۸۵۔

❹ یہ حسن الحدیث ہیں۔ صحیح مسلم: (۱۰۹) کے راوی ہیں، نیز ان کی حدیث کو امام ابن خزیمہ: ۲۸۸ اور ابونعیم اصبہانی (المسند المستخرج علی صحیح مسلم: ۶۶۹۸) نے صحیح قرار دیا ہے۔

❺ یہ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۱۰۷۶؛ الثقات لابن حبان: ۵/ ۱۳۳؛ التقریب: ۴۳۷۲؛ یحیٰی بن معین نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ تاریخ یحیی بن معین: ۲/ ۳۸۶؛ معرفة الصحابه لأبی نعیم: ۴/ ۱۹۰۲؛ اسد الغابة: ۳/ ۵۳۳، آخر الذکر دونوں نے ان کے صحابی ہونے کو مختلف فیہ قرار دیا ہے۔ علائی نے کہا: ''تابعی ہیں۔'' جامع التحصیل: ۴۹۶، ابوحاتم نے کہا: "لیست له صحبة۔" الجرح والتعدیل: ۵/ ۴۰۶۔ **تنبیہ**: کتب اسماء الرجال میں ''عبیداللہ'' کے بجائے عبید بن رفاعہ ہی مذکور ہے۔

❻ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۴۳۱۰۔

زہری اور اس طبقے کے دوسرے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ اپنے بھائی سالم سے پہلے فوت ہوئے۔ آپ متقن اور ثقہ راوی ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔

عبید اللہ بن عدی بن الخیار: [1] قریش میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی ولادت عہد رسالت میں ہوئی تھی۔ تابعین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے سیدنا عمر، عثمان رضی اللہ عنہما وغیرہ حضرات سے احادیث روایت کی ہیں۔ ولید بن عبد الملک کے عہد میں آپ نے وفات پائی۔

عبید بن عمیر: [2] ان کی کنیت ابو عاصم ہے۔ بنولیث قبیلے کے فرد ہیں۔ حجازی ہیں، اہل مکہ کے قاضی تھے۔ آپ کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مسعود میں ہوئی، بلکہ بعض نے تو کہا ہے کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔ کبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے سیدنا عمر، ابو ذر، عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے اور آپ سے بہت سے تابعین نے روایت حدیث کی ہے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فوت ہونے سے پہلے وفات پا گئے تھے۔

عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک: [3] انصاری ہیں، مدینہ منورہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے زہری نے احادیث روایت کی ہیں۔

عبد الرحمٰن بن اسود: [4] قریش کے ایک قبیلے بنو زہرہ کے فرد ہیں، حجازی نسبت رکھتے ہیں، مدینہ منورہ کے مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں، عزیز الحدیث ہیں۔ آپ نے صحابہ کی ایک جماعت سے روایت حدیث کی اور آپ سے سلیمان بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

عبد الرحمٰن بن یزید بن حارثہ: [5] انصاری، مدنی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی ولادت عہد رسالت میں ہوئی تھی۔ ان سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ ۹۸ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔

عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ: [6] انصاری ہیں۔ سیدنا عمر کی خلافت ختم ہونے سے چھ سال قبل متولد ہوئے۔ آپ کی وفات کے متعلق مختلف اقوال ہیں: ایک قول کے مطابق آپ ''دُجیل'' میں مقتول ہوئے۔ دوسرا قول ہے کہ آپ دریائے بصرہ میں ڈوب گئے تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۸۳ھ میں ابن الاشعث والی لڑائی ''دیرِ جماجم'' کے دوران میں لاپتہ ہو گئے تھے۔ آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے اور بہت سے صحابہ کرام سے سماع حدیث کیا۔ آپ سے شعبی، مجاہد اور ابن سیرین وغیرہ بہت سے لوگوں نے سماع حدیث کیا ہے۔ آپ کوفہ کے طبقہ اولیٰ کے تابعین میں سے ہیں۔

---

[1] یہ تابعی ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ١٠٦٤؛ الثقات لا بن حبان: ٣/ ٢٤٨؛ معرفة الصحابه لا بی نعیم: ٤/ ١٨٧٥؛ جامع التحصیل للعلائی: ٤٨٨؛ الاصابة: ٤/ ٣٩٠، ٣٩١؛ التقریب: ٤٣٢٠۔

[2] ان کی ثقاہت پر اتفاق ہے۔ التقریب: ٤٣٨٥؛ الطبقات الکبری: ٦/ ١٦؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ١٣٢۔

[3] ثقہ ہیں۔ التقریب: ٣٩٩١۔

[4] دیکھئے التقریب: ٣٨٠١۔ [5] دیکھئے التقریب: ٤٠٤٢۔

[6] ثقہ ہیں۔ التقریب: ٣٩٩٣۔

عبدالرحمٰن بن غنم: ❶ اشعری، شام کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے جاہلیت اور اسلام کے دونوں زمانے پائے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اسلام قبول کیا مگر آپ کی زیارت نہ کر سکے۔ محدثین کی اصطلاح میں ایسے لوگ ''مخضرم'' کہلاتے ہیں۔ نبی ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو سرزمین یمن کی طرف مبعوث کیا تو یہ ان کی وفات تک ان کے ساتھ ہی رہے۔ اہل شام کے فقیہ یعنی اصحاب علم میں سے ہیں۔ آپ نے سیدنا عمر اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما جیسے کبار صحابہ سے روایت حدیث کی ہے۔ غنم: غین پر زبر اور نون ساکن ہے۔ ۷۸ھ میں وفات پائی۔

عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ: ❷ ابوعمرہ کا نام عمرو بن محصن ہے، انصاری، [نجاری] اور مدینہ منورہ کے قاضی ہیں۔ ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث تابعین میں مشہور ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور سیدنا عثمان وابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ: ❸ انصار کے ایک قبیلے بنو مازن کے فرد ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور عطاء بن یسار سے اور آپ سے مالک بن انس اور دیگر اہل علم نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ نے ۱۳۹ھ میں وفات پائی۔

عبدالرحمٰن بن ابی عقبہ: ❹ آپ جُبیر (یا جابر) بن عتیک انصاری کے مولیٰ ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابوعقبہ کا اسم گرامی رُشید (راء پر پیش، شین پر زبر) ہے، یہ فارسی صحابی ہیں اور عبدالرحمٰن تابعی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے داود بن حصین نے روایت حدیث کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن عبد: ❺ بنو قارہ قبیلے کے فرد ہیں، اس لیے ''القاری'' کہلاتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہوئی تھی، تاہم آپ رسول اللہ ﷺ سے سماع اور روایت نہیں کر سکے۔ واقدی نے آپ کا شمار ان صحابہ کرام میں کیا ہے جن کی ولادت رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہوئی۔ مشہور یہی ہے کہ آپ تابعی ہیں، آپ مدینہ منورہ کے اہل علم تابعین میں سے ہیں اور آپ نے سیدنا عمر بن خطاب سے سماع حدیث کیا۔ آپ نے ۷۸ سال کی عمر میں ۸۱ھ کو وفات پائی۔ القاری: قاف پر زبر، راء کے نیچے زیر اور آخر میں یاء مشدد ہے آخر میں ہمزہ نہیں۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ: ❻ ابوسفیان بن حرب کی دختر ام الحکم، ان کی والدہ ہیں۔ سیدنا معاویہ نے انہیں کوفہ کا امیر تعینات کیا تھا۔ جمعہ کے دن خطبہ کے سلسلے کی احادیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکر: ❼ تابعی ہیں۔ اس سے اس کے بیٹے محمد نے احادیث روایت کی ہیں۔

---

❶ ثقہ مخضرم ہیں۔ الجرح والتعديل: ٥/ ٢٧٤؛ الثقات للعجلي: ٩٧٤؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٧٨؛ التقريب: ٣٩٧٨؛ الكاشف: ٣٢٨٨؛ جامع التحصيل للعلائي: ٤٥۔ ❷ ثقہ ہیں۔ الطبقات الكبرى: ٥/ ٨٣؛ التقريب: ٣٩٦٩۔

❸ ثقہ ہیں۔ التقريب: ٣٩١٧۔ ❹ یہ مجہول ہے۔ التحرير: ٣٩٥٧۔ ❺ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلي: ٩٦٦؛ الجرح والتعديل: ٥/ ٢٦١؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٧٩؛ جامع التحصيل: ٤٣٩۔ ❻ یہ ثقہ ہیں۔ الطبقات الكبرى، ٦/ ١٨١؛ التقريب: ٣٩٢٤؛ الثقات للعجلي: ٩٦٣؛ الجرح والتعديل، ٥/ ٢٤٨۔ ❼ ضعیف ہے۔ حافظ ابن حجر نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔ التقريب: ٣٨١٥۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ: ❶ انصاری ہیں۔ بصرہ میں مقیم رہے۔ بنوثقیف قبیلے میں سے ہیں۔ جب اہل اسلام بصرہ گئے تو وہیں ۱۴ھ میں ان کی ولادت ہوئی۔ یہ بصرہ میں مسلمانوں کے ہاں متولد ہونے والے اولین بچے تھے۔ کثیر الحدیث تابعی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی عمار: ❷ مکی، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں اور معاذ رضی اللہ عنہ سے بھی انہیں سماع کا شرف حاصل ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم: ❸ مدنی، اپنے والد اور ابن المنکدر سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ اس سے قتیبہ، ہشام اور دوسرے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ اہل فن نے روایت حدیث میں اس کی تضعیف کی ہے۔ ۱۸۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

عبدالعزیز بن رفیع: ❹ قبیلہ بنواسد سے ہیں، مکی ہیں، کوفہ میں مقیم رہے۔ مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ آپ نے عبداللہ بن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے احادیث کا سماع کیا۔ نوے سال سے زائد عمر پا کر فوت ہوئے۔ رُفَیع: رَفع کی تصغیر ہے۔

عبدالعزیز بن جریج: ❺ مکی ہیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں، اور آپ سے آپ کے فرزند عبدالملک فقیہ اور خُصیف نے روایت حدیث کی ہے۔

عبدالعزیز بن عبداللہ: ❻ مدینہ منورہ کے فقہاء اور اہل علم میں سے ہیں۔ آپ کو زہری، محمد بن منکدر، حُمید طویل اور بہت سے اہل علم سے سماع کا شرف حاصل ہے، اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث کا سماع کیا۔ آپ بغداد میں تشریف لائے تو لوگوں کے سامنے احادیث بیان کیں۔ ۱۶۴ھ کو بغداد میں وفات پائی اور قریش کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

عبدالملک بن عمیر: ❼ کوفی ہیں۔ آپ کی ایک نسبت قرشی بھی ہے، مگر یہ قبیلہ قریش کی نسبت سے نہیں بلکہ "قرشہ" کی طرف نسبت ہے۔ شعبی کے بعد کوفہ میں قضا کی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی۔ آپ مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ آپ کا کوفہ کے کبار اہل علم میں شمار ہوتا ہے۔ آپ نے جندب بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ سے اور آپ سے سفیان ثوری اور شعبہ نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے ۱۰۳ سال کی عمر میں ۱۳۶ھ کو وفات پائی۔

عبدالواحد بن ایمن: ❽ قبیلہ بنومخزوم سے ہیں۔ آپ قاسم بن عبدالواحد کے والد ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور دیگر بہت سے

---

❶ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلي: ۹۳۵؛ الطبقات الكبرى: ۷/ ۱۴۱؛ التقريب: ۳۸۱۶۔

❷ ثقہ ہیں۔ الطبقات الكبرى: ۶/ ۳۲؛ الثقات للعجلي: ۸۵۳؛ التقريب: ۳۹۲۱؛ الجرح والتعديل: ۵/ ۲۴۹؛ الثقات لابن حبان: ۵/ ۹۴؛ الكاشف للذهبي: ۳۲۳۲۔ ❸ ضعیف ہے۔ التقريب: ۳۸۶۵، جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھئے خلاصة البدر المنير: ۱۱؛ مجمع الزوائد: ۱/ ۲۱۔ ❹ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلي: ۱۰۰۹؛ الجرح والتعديل: ۵/ ۳۸۱؛ الثقات لابن حبان: ۵/ ۱۲۳؛ التقريب: ۴۰۹۵۔

❺ حسن الحدیث راوی ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۷/ ۱۱۴؛ نیز دیکھئے سنن الترمذي: ۴۶۳ وغیرہ۔

❻ آپ ثقہ، فقیہ اور مصنف ہیں۔ التقريب: ۴۱۰۴۔ ❼ ثقہ ہیں۔ التقريب: ۴۲۰۰؛ آپ مدلس بھی تھے۔ دیکھئے الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين، ص: ۵۶ از شیخنا حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ۔ ❽ ثقہ ہیں۔ تاريخ يحيىٰ بن معين: ۲/ ۳۷۶؛ الجرح والتعديل: ۶/ ۱۹، ۲۰؛ الثقات لابن حبان: ۷/ ۱۲۴؛ الثقات لابن شاهين: ۹۲۶۔

تابعین سے سماع حدیث کیا۔ آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث کا سماع کیا۔

عبدالرزاق بن ہمام: ❶ آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ کبار اہل علم میں سے ہیں۔ آپ نے ابن جریج اور معمر جیسے لوگوں سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے بھی احمد، اسحٰق اور رمادی وغیرہ بہت سے حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے متعدد کتب بھی تصنیف فرمائیں۔ ۸۵ سال کی عمر میں ۲۱۱ھ میں فوت ہوئے۔

عبدالحمید بن جُبیر: ❷ الحجبی کی نسبت رکھتے ہیں۔ آپ اپنی پھوپھی صفیہ سے اور ابن المسیب سے روایت حدیث کرتے ہیں، آپ سے ابن جریج اور سفیان بن عیینہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عبدالمہیمن بن عباس بن سہل ساعدی: ❸ اپنے والد اور ابو حازم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ آپ سے مصعب (یا ابو مصعب) اور یعقوب بن حمید بن کاسب نے روایت حدیث کی ہے۔ "باب الحذر والتأنی" میں اس کا ذکر آیا ہے۔

عبدالاعلیٰ بن مسہر: ❹ ابو مسہر، غسانی، سرزمین شام کے صاحب علم ہیں۔ آپ نے سعید بن عبدالعزیز اور مالک سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے ابن معین، ابو حاتم، ابن الرواس نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ کا حافظہ انتہائی قوی تھا۔ لوگوں میں سے بزرگ ترین اور فصیح ترین شخصیت تھے۔ آپ کو مجبور کیا گیا کہ قرآن مجید کے مخلوق ہونے کا اقرار کریں مگر آپ نے اس بدعی عقیدے کو قبول کرنے اور اس کا اظہار کرنے سے انکار کر دیا، تو آپ کو قید میں ڈال دیا گیا۔ قید کی حالت میں ہی ماہ رجب ۲۱۸ھ کو وفات پا گئے۔

عبدالمنعم بن نعیم اسواری: ❺ اس نے جُریری اور بہت سے لوگوں سے احادیث روایت کی ہیں اور اس سے یونس مؤدب اور محمد بن ابی بکر المقدمی نے احادیث کی روایت کی ہے۔

عبد خیر بن یزید: ❻ آپ کی کنیت ابو عمارہ ہے۔ آپ قبیلہ ہمدان کے فرد ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے مگر آپ کی زیارت نہیں کر سکے۔ آپ کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات وصحبت ثابت ہے۔ آپ ان کے گروہ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ روایت حدیث میں ثقہ اور امین ہیں۔ آپ کوفہ میں سکونت پذیر رہے اور ایک سو بیس سال عمر پائی۔ خیر: یہ شر کا متضاد ہے۔

عمران بن حطان: ❼ قبیلہ دوس کے فرد ہیں، خارجی تھے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ، ابن عمر، ابن عباس اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور آپ سے محمد بن سیرین، یحییٰ بن کثیر وغیرہما نے احادیث روایت کی ہیں۔ حِطّان: حاء کے نیچے زیر، طاء مشدّد اور آخر میں نون ہے۔

---

❶ ثقہ، حافظ اور مصنف ہیں۔ التقریب: ٤٠٦٤؛ آپ مدلس بھی تھے۔ دیکھئے الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین، ص: ٤٥۔

❷ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٣٧٥٥۔ ❸ ضعیف ہے۔ التقریب: ٤٢٣٥؛ الکامل لا بن عدی: ٧/ ٤٦؛ الکاشف: ٣٤٩٧۔

❹ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٣٧٣٨۔ ❺ متروک الحدیث، ضعیف ہے۔ التقریب: ٤٢٣٤؛ التاریخ الاوسط للبخاری: ٢/ ٢٢٣؛ الجرح والتعدیل: ٦/ ٦٧؛ الکامل لا بن عدی: ٧/ ٣٤؛ الکاشف للذہبی: ٣٤٩٦۔

❻ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ٩٢٤؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ١٢٧؛ الاصابۃ: ٥/ ٧٩۔

❼ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ١٣٠٠؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٢٢٢؛ الکاشف: ٤٢٦٢؛ التقریب: ٥١٥٢۔

عمرو بن شعیب: ❶ بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص، بنوسہم قبیلے کے فرد ہیں۔آپ کو اپنے والد، ابن مسیب اور طاؤس سے سماع حدیث کا شرف حاصل ہے۔آپ سے زہری، ابن جریج، عطاء اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔امام بخاری اور امام مسلم نے آپ کی سند سے کوئی حدیث روایت نہیں کی، کیونکہ آپ اپنی احادیث کو''عن ابیہ عن جدہ'' کے طریق سے روایت کرتے ہیں اور بعض اوقات اس میں بھی اختصار کر دیتے ہیں۔اگر اس قول سے ان کی مراد اپنا والد اور اپنا ہی دادا ہو تو گویا وہ اپنے والد شعیب سے اور وہ ان کے دادا محمد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا۔اس صورت میں یہ حدیث مرسل ہو گی، کیونکہ ان کے دادا محمد کو رسول اللہ ﷺ کی رؤیت اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل نہیں۔اور اگر''ابیہ'' سے ان کی مراد اپنا والد شعیب اور''جدہ'' سے مراد شعیب کا دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص مراد ہو تو شعیب نے اپنے دادا عبداللہ کو نہیں پایا۔اس لیے امام بخاری اور امام مسلم نے ان کی سند سے احادیث کو اپنی اپنی صحیح میں درج نہیں کیا، البتہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ شعیب نے اپنے دادا عبداللہ کے زمانے کو پایا اور ان سے ملاقات کی ہے۔

عمرو بن سعید: ❷ قبیلہ ثقیف کے مولیٰ ہیں۔بصرہ کے باشندے تھے۔آپ نے انس رضی اللہ عنہ اور ابوالعالیہ وغیرہ سے اور آپ سے ابن عون اور جریر بن حازم نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن عثمان بن عفان: ❸ آپ نے اپنے والد عثمان اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا''البکاء علی المیت'' یعنی میت پر رونے کے بیان میں آپ سے حدیث مروی ہے۔مالک بن انس نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

عمرو بن الشرید: ❹ قبیلہ ثقیف میں سے ہیں، تابعی ہیں۔اہل طائف میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔آپ کو اپنے والد اور ابورافع مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے سماع کا شرف حاصل ہے۔صالح بن دینار اور ابراہیم بن میسرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن میمون الاودی: ❺ آپ نے جاہلیت، یعنی اسلام سے قبل کا دور پایا اور نبی ﷺ کے زمانے میں ہی اسلام قبول کیا، مگر آپ کی زیارت نہ کر سکے۔کبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں، اہل کوفہ میں سے ہیں۔آپ نے سیدنا عمر بن خطاب، معاذ بن جبل اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے اسحاق نے سماع حدیث کیا ہے۔۷۴ھ میں فوت ہوئے۔

عمرو بن عبداللہ السبیعی: ❻ آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔بہرہ ہمزہ میں آپ کا ذکر گزر چکا ہے۔

عمرو بن عبداللہ بن صفوان: ❼ قریش کے ایک قبیلے بنوجمح میں سے ہیں۔آپ نے یزید بن شیبان سے روایت حدیث کی اور آپ سے عمرو بن دینار وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن دینار: ❽ آپ کی کنیت''ابویحییٰ'' ہے۔سالم بن عبداللہ وغیرہ سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے حماد بن زید، حماد بن سلمہ، معتمر اور متعدد لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔اہل علم نے روایت حدیث میں اسے ضعیف لکھا ہے۔

---

❶ یہ صدوق، حسن الحدیث ہیں، کیونکہ یہ کتاب سے روایت کرتے تھے۔دیکھئے جامع التحصیل للعلائی: ۵۷۲۔

❷ ثقہ ہیں۔التقریب: ۵۰۳۵۔ ❸ ثقہ ہیں۔التقریب: ۵۰۷۷۔ ❹ ثقہ ہیں۔التقریب: ۵۰۴۹۔

❺ مخضرم، ثقہ وعابد ہیں۔التقریب: ۵۱۲۲۔ ❻ ثقہ، عابد اور مدلس تھے۔التقریب: ۵۰۶۵۔

❼ یہ ثقہ وصدوق ہیں۔الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ۵/ ۴۷۴۔۴۷۵؛ التقریب: ۵۰۶۳؛ الکاشف للذھبی: ۴۱۸۲۔

❽ ضعیف ہے۔التقریب: ۵۰۲۵۔

عمرو بن واقد: [1] دمشق کے باشندے تھے۔ یونس بن میسرہ سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے نفیلی اور ہشام بن عمار نے روایت حدیث کی ہے۔ محدثین نے اس سے مروی احادیث کو ترک کیا ہے۔

عمرو بن مالک: اس کی کنیت ابوثمامہ ہے۔ یہ شخص کافر تھا۔ حدیث کسوف میں اور صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں اس کا ذکر آیا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہی وہ شخص ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتے دیکھا تھا۔ روایت میں اسی طرح بیان ہے، جبکہ باقی روایات میں اس شخص کا نام عمرو بن لحی بیان ہوا ہے، لحی کا نام ربیعہ بن حارثہ تھا۔ اور عمرو، یہ قبیلہ خزاعہ کا رئیس تھا۔

عمر بن عبدالعزیز: [2] بن مروان بن الحکم، آپ کی کنیت ابوحفص ہے۔ قریشی خاندان بنوامیہ میں سے ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام لیلیٰ اور کنیت ام عاصم ہے، وہ عاصم بن عمر بن خطاب کی دختر تھیں۔ آپ نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے احادیث روایت کی ہیں، اور آپ سے زہری اور ابوبکر بن حزم نے روایت حدیث کی ہے۔ سلیمان بن عبدالملک کے بعد ۹۹ھ میں مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے اور رجب ۱۰۱ھ میں سرزمین حمص میں دیرسمعان میں وفات پائی۔ آپ کی مدت خلافت دو سال پانچ ماہ اور چند دن ہے۔ آپ نے چالیس سال عمر پائی۔ بعض نے کہا: چالیس سال پوری نہیں ہوئی تھی۔ آپ حد درجہ عبادت گزار، زاہد، متقی، پرہیزگار، اور صاحبِ حسن وسیرت تھے۔ بالخصوص عرصۂ خلافت کے دوران میں تو یہ اوصاف اور نمایاں رہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب خلافت آپ کے سپرد ہوئی تو آپ کے گھر سے رونے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ پوچھا گیا تو پتہ چلا کہ آپ نے اپنی تمام لونڈیوں کو آزاد ہونے یا آپ کے پاس رہنے کا اختیار دے دیا ہے اور وہ آپ سے جدائی کے صدمے میں رو رہی ہیں۔ انہوں نے ان لونڈیوں سے کہا: اب مجھ پر ایسی ذمہ داری آن پڑی ہے کہ مجھے تم سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ تم میں سے جو چاہے میں اسے آزاد کر دیتا ہوں اور جو میرے پاس رہنا چاہے میں اسے اپنے پاس رکھ لیتا ہوں، لیکن اب مجھے اس سے کوئی سروکار نہ ہوگا تو یہ سن کر وہ رونے لگیں۔ [3] عقبہ بن نافع نے عمر بن عبدالعزیز کی اہلیہ فاطمہ بنت عبدالملک سے عرض کیا: آپ مجھے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں کچھ بتائیں، تو انہوں نے کہا: ''میں نہیں جانتی کہ مسندِ خلافت پر فائز ہو جانے کے بعد وفات تک انہوں نے کبھی جنابت یا احتلام کی وجہ سے غسل کیا ہو۔'' [4] اور ''عین ممکن ہے کہ لوگوں میں ان سے بڑھ کر نفلی روزے رکھنے والا اور نفلی نمازیں پڑھنے والا کوئی دوسرا بھی ہو، مگر میں نے کوئی نہیں دیکھا۔'' اور میں نے لوگوں میں ان سے بڑھ کر کسی کو اپنے رب سے ڈرنے والا بھی نہیں دیکھا۔ گھر آتے تو نماز والی جگہ پر عبادت میں مشغول رہتے۔ روتے رہتے، دعائیں کرتے رہتے، یہاں تک کہ وہیں انہیں نیند آ جاتی، جب دوبارہ آنکھ کھلتی تو پھر عبادت میں مصروف ہو جاتے اور ساری رات اسی طرح گزر جاتی۔ وہب بن منبہ کا بیان ہے کہ اگر اس امت میں سے کوئی مہدی ہو سکتا ہے تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہیں۔ [5] آپ کے مناقب ظاہر اور بے شمار ہیں۔

---

[1] متروک، ضعیف ہے۔ التقریب: ٥١٣٢؛ التاريخ الكبير للبخاري: ٦/ ٣٧٩؛ الضعفاء للنسائي: ٤٥٣۔

[2] امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین اور ثقہ تھے۔ [3] الطبقات الكبرى: ٥/ ٣٠٩، ٣١٠ وسندہ ضعیف/بعض مجہول ہیں۔

[4] الزهد لا بن المبارك: ٨٩٠؛ الطبقات الكبرى: ٥/ ٣١٠ و سنده حسن۔

[5] تاريخ دمشق لا بن عساكر: ٤٥/ ١٨٧ و سنده صحيح۔

عمر بن عطاء بن ابی الخوار: [1] مکی ہیں۔تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔آپ سے مروی احادیث اہل مکہ کے ہاں متداول ہیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرنے میں مشہور ہیں۔آپ سے ابن جریج وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔کثیر الحدیث ہیں۔الخوار: خاء پر پیش، واؤ پر زبر اور آخر میں راء ہے۔

عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم: [2] آپ نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اور آپ سے زید بن حباب اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔امام بخاری نے کہا: ''ذاهب الحديث'' ہے، یعنی اس سے مروی احادیث معتبر نہیں۔

عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی: [3] آپ اپنے دادا اور چچا عمرو سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے ابراہیم بن میسرہ، محمد بن سعید اور بہت سے لوگ روایت حدیث کرتے ہیں۔

عثمان بن عبداللہ بن موہب: [4] قبیلہ بنوتمیم سے ہیں۔ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے شعبہ اور ابوعوانہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

علی بن عبداللہ بن جعفر المعروف ابن المدینی: [5] المدینی: میم پر زبر اور دال کے نیچے زیر ہے۔حافظِ حدیث ہیں۔اپنے والد اور حماد وغیرہ سے احادیث روایت کرتے ہیں۔آپ سے بخاری، ابویعلیٰ اور ابوداود نے روایت حدیث کی ہے۔آپ کے شیخ ابن مہدی کا کہنا ہے کہ علی بن المدینی سب لوگوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا عالم ہے۔ [6] امام نسائی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو حدیث ہی کے لیے پیدا کیا تھا۔'' [7] ۷۳ سال کی عمر میں ماہ ذوالقعدہ ۲۳۴ھ کو فوت ہوئے۔

علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب [8] (المعروف زین العابدین): آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔اہل بیت نبوی کے اکابر افراد میں سے اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔زہری نے کہا: ''میں نے قریش میں ان سے بڑھ کر افضل کسی کو نہیں دیکھا۔'' [9] آپ نے ۹۴ھ میں ۵۸ سال کی عمر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں اسی قبر میں مدفون ہوئے جس میں آپ کے چچا حسن بن علی مدفون تھے۔

علی بن منذر: [10] کوفی، آپ کی ایک نسبت ''الطریقی'' بھی ہے۔مشہور عبادت گزار لوگوں میں سے تھے۔بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے ۵۵ حج کیے تھے۔آپ نے سفیان بن عیینہ اور ولید بن مسلم سے اور آپ سے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت حدیث کی ہے۔ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی معیت میں آپ سے سماع کیا۔روایت حدیث میں ثقہ اور صدوق ہیں۔

---

[1] ثقہ ہیں۔تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۴۳۳؛ الثقات للعجلی: ۱۲۴۲؛ الثقات لا بن حبان: ۷/ ۱۸۰۔

[2] ضعیف ہے۔التقریب: ۴۹۲۸؛ تعلیقات الدارقطنی علی المجروحین لا بن حبان: ۲۰۷ (ص: ۱۷۳)؛ المغنی فی الضعفاء، ۲/ ۴۷۰)۔ [3] یہ حسن الحدیث ہیں، لیکن ان کی ''عن جده'' والی روایت میں نظر ہے۔ [4] ثقہ ہیں۔التقریب: ۴۴۹۱۔

[5] ثقہ، ثبت امام ہیں۔التقریب: ۴۷۶۰۔ [6] تاریخ بغداد: ۱۳/ ۴۲۱ و سندہ حسن، سیر اعلام النبلاء: ۹/ ۱۰۶۔

[7] الکاشف: ۳۹۳۷؛ التقریب: ۴۷۶۰۔ [8] ثقہ ثبت، عابد فقیہ اور فاضل مشہور ہیں۔التقریب: ۴۷۱۵۔

[9] تاریخ ابن ابی خیثمہ: ۳۹۰۵ و سندہ حسن۔

[10] ثقہ وصدوق ہیں۔مشیخۃ النسائی: ۱۴۱؛ التقریب: ۴۸۰۳؛ الجرح والتعدیل: ۶/ ۲۰۶؛ الثقات لا بن حبان: ۸/ ۴۷۴؛ الثقات لابن شاہین: ۷۷۲۔

امام نسائی نے کہا: "شیعی محض ثقة"۔ ۲۵۶ ہجری میں فوت ہوئے۔ الطریقی: طاء پر زبر، راء کے نیچے زیر، اور پھر قاف ہے۔

علی بن زید: ❶ قریشی، بصرہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں، مکی ہیں، پھر نقل مکانی کر کے بصرہ چلے گئے تھے۔ آپ نے انس بن مالک، ابوعثمان نہدی اور ابن المسیب سے اور آپ سے سفیان ثوری وغیرہ نے سماع حدیث کیا۔ ۱۳۰ھ میں وفات پائی۔

علی بن یزید الالہانی: ❷ قاسم بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت حدیث کرتے ہیں اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ اہل علم کی ایک جماعت نے اسے ضعیف کہا ہے۔

علی بن عاصم الواسطی: ❸ یہ یحییٰ البکاء، عطاء بن السائب اور بہت سے لوگوں سے روایت حدیث کرتا ہے اور اس سے امام احمد اور بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ اہل فن نے روایتِ حدیث میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ آپ کے پاس ایک لاکھ احادیث کا مجموعہ تھا۔ آپ نے نوے سال سے زائد عمر پائی۔ ماہ جمادی الاولیٰ ۲۰۱ھ میں فوت ہوئے۔

علاء بن زیاد بن مطر: ❹ بنوعدی کے قبیلے میں سے ہیں۔ بصرہ کے باشندے تھے۔ سرزمین شام میں آنے والے تابعین کے دوسرے طبقے میں سے ہیں۔ آپ اپنے والد اور آپ سے قتادہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۹۴ھ میں فوت ہوئے۔

عطاء بن یسار: ❺ آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے۔ مدینہ منورہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بکثرت احادیث روایت کرتے ہیں۔ ۸۴ سال کی عمر میں ۹۷ھ میں وفات پائی۔

عطاء بن عبداللہ الخراسانی: ❻ سرزمین شام میں اقامت گزیں رہے۔ آپ کی ولادت ۵۰ھ میں اور وفات ۱۳۵ھ میں ہوئی۔ مالک بن انس اور معمر بن راشد نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عطاء بن ابی رباح: ❼ آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔ آپ کے بال گھونگریالے، رنگت سیاہ تھی اور آپ کی ناک قدرے بیٹھی ہوئی تھی آپ کا ایک عضو شل (بے طاقت) تھا، بھینگے تھے، پھر نابینا ہو گئے تھے۔ جلیل القدر فقہاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ مکہ کے تابعین میں سے تھے۔ اوزاعی نے کہا: جس دن آپ کی وفات ہوئی آپ تمام لوگوں کے نزدیک سب سے بڑھ کر پسندیدہ شخصیت تھے۔ ❽ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: علم کے بہت سے خزانے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں میں تقسیم فرماتا رہتا ہے۔ اگر اللہ نے کسی کو علم کے لیے مخصوص کرنا ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اس کی زیادہ حق دار تھی۔ ❾ عطاء بن ابی رباح اصلاً حبشی تھے۔ سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں کہ عطاء، مجاہد اور طاؤس کے علاوہ میں نے کسی کو بھی رضائے الٰہی کے لیے علم حاصل کرتے نہیں دیکھا۔ ❿ آپ نے

---

❶ یہ علی بن زید بن جدعان مشہور ضعیف راوی ہے۔ التقریب: ٤٧٣٤۔ ❷ ضعیف ہے۔ التقریب: ٤٨١٧۔

❸ ضعیف ہے۔ تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین لابن شاهین: ۳۸۲؛ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۲/ ٤٥٠، بعض نے شواہد ومتابعات میں اسے معتبر قرار دیا ہے۔ دیکھئے التحریر: ٤٨٥٨۔ ❹ ثقہ ہیں۔ الطبقات الکبری: ۷/ ۲۱۷؛ الثقات لابن حبان: ۷/ ۲٦٤؛ الکاشف: ٤٣٣٠۔ ❺ ثقہ فاضل تھے۔ التقریب: ٤٦٠٥۔ ❻ ضعیف، مدلس ہے۔ التاریخ الکبیر للبخاری: ٦/ ٤٧٤؛ میزان الاعتدال: ۳/ ۷۳؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ۲۸٦؛ التقریب: ٤٦٠٠۔ ❼ ثقہ، فقیہ فاضل تھے۔ التقریب: ٤٥٩١۔

❽ تاریخ دمشق لابن عساکر: ٤٠/ ٣٩١ و سنده ضعیف / ایوب بن سوید ضعیف ہے۔

❾ تاریخ دمشق: ٤٠/ ٣٩٣ وسنده حسن؛ **تنبیه**: تاریخ میں "اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حق رکھتے" مذکور ہے۔

❿ تاریخ ابن ابی خیثمه: ٥١٦ و سنده صحیح۔ ملاحظہ: سفیان، سلمہ سے تدلیس نہیں کرتے تھے۔

۸۸ سال کی عمر پا کر ۱۱۵ھ میں وفات پائی۔ آپ نے عبداللہ بن عباس، ابو ہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی۔

عطاء بن عجلان: [1] بصرہ کے باشندے ہیں۔ انس، ابوعثمان النہدی اور بہت سے لوگوں سے احادیث روایت کرتے ہیں، اور اس سے ابن عمیر اور دیگر بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ روایت حدیث میں بعض اہل علم نے انہیں متہم قرار دیا ہے اور اسے ضعیف کہا ہے۔

عطاء بن السائب بن یزید: [2] قبیلہ بنوثقیف کے فرد ہیں۔ ۱۳۶ھ میں وفات پائی۔

عدی بن عدی: [3] قبیلہ بنوکندہ کے فرد ہیں۔ اپنے والد اور رجاء بن حیوہ سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ سے عیسیٰ بن عاصم وغیرہ نے احادیث بیان کی ہیں۔

عدی بن ثابت: [4] آپ اپنے والد کی سند سے اپنے دادا سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے آپ سے مروی ایک حدیث ''العطاس'' (چھینک کے مسائل) میں روایت کی ہے۔ آپ سے ابوالیقظان نے احادیث روایت کی ہیں۔ ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن اسماعیل البخاری سے پوچھا: عدی بن ثابت کے دادا کا کیا نام ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں ان کے نام سے واقف نہیں۔ ترمذی نے مزید فرمایا: یحییٰ بن معین نے اس کا نام ''دینار'' بیان کیا ہے۔

عیسیٰ بن یونس بن اسحاق: [5] قوت حافظہ اور عبادت میں مشہور شخصیت ہیں۔ اپنے والد، اعمش اور بہت سے لوگوں سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ سے حماد بن سلمہ جیسے جلیل القدر صاحب علم اور بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ ایک سال حج کرتے اور دوسرے سال جہاد کو جاتے تھے۔ آپ نے ۱۸۷ھ میں وفات پائی۔

عامر بن مسعود: [6] قریشی، تابعی ہیں۔ ابراہیم بن عامر کے والد تھے۔ [ابراہیم بن عامر سے] شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت حدیث کی ہے۔

عامر بن سعد: [7] بن ابی وقاص، قریش کے قبیلے بنوزہرہ میں سے ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور عثمان رضی اللہ عنہما سے اور آپ سے زہری وغیرہ نے سماع حدیث کیا ہے۔ ۱۰۴ھ میں فوت ہوئے۔

عامر بن اسامہ: [8] آپ کی کنیت ابوالملیح ہے۔ بنوہذیل قبیلے سے ہیں، بصرہ میں مقیم رہے۔ آپ نے اپنے والد، بریدہ، جابر اور انس رضی اللہ عنہم وغیرہ بہت سے لوگوں سے سماع حدیث کیا اور آپ سے آپ کے دو بیٹوں زیاد اور میسرہ وغیرہ نے روایت حدیث کی۔
الملیح: میم پر زبر، لام کے نیچے زیر اور آخر میں حاء ہے۔

---

[1] متروک، متہم بالکذب ہے۔ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ٤٠٤؛ احوال الرجال للجوزجانی: ١٤٩؛ التقریب: ٤٥٩٤؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ٢٨٧؛ الضعفاء للنسائی: ٤٨٠۔ [2] صدوق، حسن الحدیث ہیں۔ التقریب: ٤٥٩٢، ان کی اختلاط سے پہلے والی روایات حجت ہیں۔ [3] ثقہ فقیہ ہیں۔ التقریب: ٤٥٤٣۔ [4] ثقہ ہیں۔ التقریب: ٤٥٣٩۔
[5] ثقہ مامون ہیں۔ التقریب: ٥٣٤١؛ الکاشف للذہبی: ٤٤٠٣۔ [6] ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، جمہور نے انہیں تابعی قرار دیا ہے۔ دیکھئے التقریب: ٣١٠٩، مراسیل ابی زرعہ، جامع التحصیل للعلائی: ٣٢٥۔ [7] ثقہ ہیں۔ التقریب: ٣٠٨٩۔
[8] ثقہ ہیں۔ التقریب: ٨٣٩٠۔

عاصم بن سلیمان: ❶ الاحول، بصری تابعی تھے۔انس اور ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا وغیرہ سے روایت حدیث کی اور آپ سے سفیان ثوری، اور شعبہ نے سماعِ حدیث کیا۔۱۴۲ھ کو اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔

عاصم بن کلیب: ❷ بنو جرم قبیلے کے فرد ہیں اس لیے ''الجرمی'' کہلاتے ہیں، کوفہ میں مقیم رہے۔آپ نے اپنے والد اور دوسرے اہل علم سے سماعِ حدیث کیا اور آپ سے سفیان ثوری اور شعبہ نے روایت حدیث کی ہے۔آپ سے مروی احادیث صلوۃ، حج اور جہاد کے ابواب میں مذکور ہیں۔

عروہ بن زبیر بن العوام: ❸ آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔قریش کے قبیلے بنو اسد کے فرد ہیں۔آپ نے اپنے والد، اپنی والدہ اسماء اور اپنی خالہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کبار صحابہ سے احادیث کا سماع کیا۔آپ سے آپ کے بیٹے ہشام اور زہری وغیرہ نے احادیث روایت کیں۔آپ مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ہیں۔ابوالزناد نے کہا: آپ مدینہ منورہ میں ہمارے ان جلیل القدر علماء وفقہاء میں سے ہیں جن پر علم کی انتہاء ہے۔سعید بن مسیّب اور عروہ بن زبیر بھی انہی میں سے ہیں، ابن شہاب نے کہا: ''عروہ، علم کا ایسا چشمہ ہے جس میں کبھی کمی نہیں آتی۔'' ❹

عروہ بن عامر: ❺ قریشی، تابعی ہیں۔آپ کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ سے سماع حدیث کا شرف حاصل ہے۔عمرو بن دینار اور حبیب بن ثابت نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔امام ابوداود نے الطیرہ (نیک فالی وبدشگونی کے بیان) میں آپ سے مروی ایک مرسل حدیث روایت کی ہے۔

عبید بن عمیر: ❻ آپ کی کنیت ابوعاصم ہے۔حجاز کے قبیلے بنولیث کے فرد ہیں۔اہل مکہ کے قاضی تھے۔آپ کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوئی۔یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل تھا۔آپ کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔آپ نے بہت سے صحابہ کرام سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بھی بہت سے تابعین نے روایت حدیث کی۔آپ کی وفات ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات سے پہلے ہوئی تھی۔

عبید بن السبّاق: ❼ حجاز کے باشندے ہیں، تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔قلیل الحدیث ہیں، آپ سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔آپ نے زید بن ثابت، سہل بن حنیف اور جویریہ سے اور آپ سے آپ کے بیٹے سعید وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

عبیداللہ بن زیاد: یہ وہ کتا (بدبخت) ہے جس نے سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب کو قتل کرنے کے لیے لشکر ترتیب دے کر روانہ

❶ ثقہ ہیں۔التقریب: ۳۰۶۰۔ ❷ ثقہ وصدوق ہیں۔الطبقات الکبری: ۶/ ۳۴۱؛ الثقات للعجلی: ۷۴۳؛ الجرح والتعدیل: ۶/ ۳۵۰؛ الثقات لا بن حبان: ۷/ ۲۵۶؛ الثقات لا بن شاهين: ۸۳۳؛ موسوعة اقوال الامام احمد: ۲/ ۲۰۷۔

❸ ثقہ فقیہ مشہور ہیں۔التقریب: ۴۵۶۱۔ ❹ الطبقات الکبری: ۲/ ۳۷؛ تاریخ دمشق لا بن عساکر: ۴۰/ ۲۴۱؛ التاریخ الکبیر للبخاری: ۷/ ۳۱۔ ❺ بعض کے نزدیک یہ صحابی ہیں، البتہ جمہور نے انہیں تابعی قرار دیا ہے۔تاریخ یحییٰ بن معین، ۳/ ۵۷۶؛ التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/ ۳۳؛ جامع التحصیل: ۵۱۶؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی، ۲/ ۴۴۹؛ الکاشف للذهبی: ۳۷۷۷؛ التقریب: ۵۴۶۴۔ ❻ یہ ثقہ تابعی ہیں۔دیکھئے التقریب: ۴۳۸۵؛ الجرح والتعدیل: ۵/ ۴۰۹؛ الطبقات الکبری: ۵/ ۴۶۳۔ ❼ ثقہ ہیں۔التقریب: ۴۳۷۳۔

کیا تھا اور یہ ان دنوں یزید بن معاویہ کی طرف سے کوفے کا حاکم تھا۔ ۶۶ ھ کو مختار بن ابی عبید کے عہد حکومت میں ابراہیم بن مالک الاشتر کے ہاتھوں قتل ہوا۔

عکرمہ: ❶ مولیٰ عبداللہ بن عباس، ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ بربر کے باشندے تھے، مکہ کے فقہاء اور تابعین میں سے ہیں۔ آپ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ کرام سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے بھی جابر بن یزید، عمرو بن دینار، قتادہ، ایوب اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے ۸۰ سال کی عمر میں ۱۰۷ھ میں وفات پائی۔ سعید بن جبیر سے پوچھا گیا: کیا آپ سے بڑھ کر بھی کوئی صاحب علم ہے؟ تو فرمایا: عکرمہ ہے۔ ❷

علقمہ بن ابی علقمہ: ❸ ابوعلقمہ کا نام بلال ہے، وہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ آپ نے انس بن مالک اور اپنی والدہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے امام مالک بن انس اور سلیمان بن بلال نے روایت حدیث کی ہے۔

عون بن وہب: ❹ تابعی ہیں۔ وہب کی کنیت ''ابوجحیفہ'' ہے۔

ابوعثمان بن عبدالرحمٰن بن مل: ❺ النہدی، بصرہ کے رہائشی تھے۔ آپ نے قبل از اسلام جاہلیت کا زمانہ پایا اور عہد رسالت میں قبول اسلام کیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی ملاقات نہ ہوسکی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے ساٹھ سال قبل از اسلام اور تقریباً اتنی ہی عمر بعد از قبولِ اسلام پائی۔ ایک سوتیس سال کی عمر پا کر ۹۵ھ میں وفات پائی۔ آپ نے سیدنا عمر، ابن مسعود اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے قتادہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی۔ مل: میم پر پیش یا زیر (دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے) لام پر تشدید ہے۔

ابوعاصم: ❻ الشیبانی۔ امام بخاری کے شیخ ہیں۔

ابوعبیدہ ❼: بن محمد بن عمار بن یاسر العنسی، تابعی ہیں۔ جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرتے ہیں، اور عبدالرحمٰن بن اسحاق نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ العنسی: عین اور نون پر زبر اور آخر میں سین ہے۔

ابوعمیر بن انس بن مالک: ❽ انصاری ہیں، کہا جاتا ہے کہ آپ کا نام عبداللہ ہے۔ آپ اپنے انصاری چچاؤں سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ کا شمار صغار تابعین میں ہوتا ہے۔ اپنے والد انس کے بعد آپ نے طویل عمر پائی۔

ابوالعشراء: ❾ آپ کا نام اسامہ بن مالک دارمی ہے، تابعی ہیں۔ اپنے والد سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ سے حماد بن سلمہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کے نام سے متعلق متعدد اقوال ہیں۔ مذکورہ نام زیادہ

---

❶ ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ٤٦٧٣۔ ❷ تاریخ یحییٰ بن معین: ٣/ ٣٥٨، تاریخ ابن ابی خیثمہ: ٢٣٧٧ و سندہ ضعیف، مغیرہ بن مقسم مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ ❸ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٤٦٧٩۔ ❹ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٥٢١٩۔

❺ ثقہ ثبت عابد اور مخضرم ہیں۔ التقریب: ٤٠١٧۔ ❻ یہ الضحاك بن مخلد بن الضحاك بن مسلم الشيباني، ابو عاصم النبيل البصري۔ ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ٢٩٧٧۔ ❼ یہ حسن الحدیث ہیں۔ وثقہ یحییٰ بن معین، روایۃ ابن الجنید: ٢٦٧؛ الکاشف: ٦٧٣١؛ التقریب: ٨٢٣٤۔ ❽ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٨٢٨١۔ ❾ مجہول ہے۔ میزان الاعتدال: ٤/ ٥٥١؛ التاریخ الکبیر للبخاری: ٢/ ٢٢؛ العلل للترمذی: ٢/ ٦٣٤۔٦٣٥؛ التقریب: ٨٢٥١۔

مشہور ہے۔ العشر اء: عین پر پیش، شین پر زبر اور آخر میں مدّ ہے۔

ابو العالیہ رفیع بن مہران الریاحی: ❶ بنو ریاح قبیلے کے غلام تھے، اس لیے الریاحی کہلاتے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف تھے۔ سیدنا عمر اور اُبی رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت کرتے ہیں، اور آپ سے عاصم احول وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے، ابو العالیہ نے کہا: ''میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے تین مرتبہ پورے قرآن کی قراءت کی۔'' ❷ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ ۹۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

ابو العلاء: ❸ یزید بن عبداللہ بن الشخیر۔ اپنے والد، بھائی مطرف اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ سے قتادہ اور دیگر بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۱۱۱ھ میں وفات پائی۔

ابو عبدالرحمٰن الحبلی: ❹ آپ کا نام عبداللہ بن یزید (المعافری) ہے۔ مصر کے رہنے والے تھے۔ آپ کا تعلق بنو عامر قبیلے سے ہے، تابعی ہیں۔ الحبلی: حاء پر پیش اور باء پر زبر ہے۔

ابو عطیہ: ❺ بنو عقیل قبیلے کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) تھے۔ اس نسبت سے ''العقیلی'' کہلاتے ہیں۔ مالک بن حویرث سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

ابو عاتکہ: ❻ اس نے انس سے اور اس سے حسن بن عطیہ وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ محدثین نے اسے ضعیف راوی قرار دیا ہے۔

عتبہ بن ربیعہ: کافر تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سید الشہداء، حمزہ بن عبدالمطلب نے غزوۂ بدر میں اسے قتل کر کے جہنم رسید کیا تھا۔

عبداللہ بن ابی: ابن سلول رئیس المنافقین ہے۔ سلول اس کی والدہ کا نام ہے جو قبیلہ خزاعہ سے تھی۔ اس کے بیٹے کا نام بھی عبداللہ تھا اور وہ اصحاب فضیلت صحابہ میں سے تھے، انہوں نے غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی، اور خوب خدمات سرانجام دیں۔

العاص بن وائل: السہمی، قبیلہ بنو سہم کا فرد تھا۔ یہ عمرو بن العاص کا والد ہے، کافر تھا۔ اس نے اسلام کا زمانہ پایا، مگر اسلام کی دولت سے محروم رہا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے ایک سو غلام اور لونڈیاں آزاد کر دی جائیں۔ باب الوصایا میں اس کا ذکر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

❶ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۹۵۳۔ ❷ تاریخ دمشق لا بن عساکر: ۱۸/ ۱۶۸، ۱۶۹ و سندہ ضعیف، ہشام بن حسان مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ علامہ علائی نے کہا: "ھذا عجیب" جامع التحصیل: ۱۹۰۔

❸ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۷۴۰۔

❹ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۷۱۲، تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۳۳۸؛ الثقات للعجلی: ۹۰۹؛ الجرح و التعدیل: ۵/ ۱۹۷۔

❺ مجہول ہے۔ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۲/ ۷۹۸؛ الجرح والتعدیل: ۹/ ۴۱۴۔ ❻ ضعیف ہے، التقریب: ۸۱۹۳، التاریخ الکبیر للبخاری: ۴/ ۳۵۷؛ الضعفاء للنسائی: ۳۱۹، الجرح والتعدیل: ۴/ ۴۹۴، میزان الاعتدال: ۲/ ۳۳۵۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا: آپ امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دختر نیک اختر ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام ام رومان بنت عامر بن عویمر ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کے لیے آپ کے والد کو پیغام بھیجا اور نبوت کے دسویں سال ہجرت سے تین سال قبل مکہ مکرمہ میں ہی ماہ شوال میں آپ سے نکاح کیا۔ اس بارے میں کچھ مزید اقوال بھی ہیں۔ بعد از ہجرت مدینہ منورہ جا کر اٹھارہ ماہ بعد ہجرت کے دوسرے سال آپ سے شادی کی، جبکہ آپ کی عمر نو برس تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مدینہ منورہ جانے سے سات ماہ بعد آپ کی رخصتی ہوئی تھی۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نو سال گزارنے کا موقع ملا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر خواتین سے نکاح کیے ان میں سے آپ کے سوا کوئی بھی کنواری نہ تھی۔ آپ زبردست فقیہ، بہت بڑی عالمہ، فصیحہ اور فاضلہ خاتون تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ تاریخ اور اشعار عرب سے خوب واقف تھیں۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کی ایک بہت بڑی جماعت نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۱۷ ماہ رمضان المبارک ۵۷ھ یا ۵۸ھ کو منگل کی رات وفات پائی۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ آپ کو رات کے وقت دفن کیا جائے۔ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ ایام معاویہ رضی اللہ عنہ میں مدینہ منورہ میں مروان کی حکومت تھی۔

عمرہ بنت رواحہ: انصاری خاتون ہیں۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ نعمان بن بشیر کی والدہ ہیں۔ آپ کے شوہر بشیر بن سعد اور آپ کے بیٹے نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

ام عمارہ: آپ کا نام نسیبہ اور آپ کے والد کا نام کعب ہے۔ انصاری خاتون ہیں، آپ کو بیعت عقبہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہے۔ آپ نے اپنے شوہر زید بن عاصم کی معیت میں غزوۂ احد میں شرکت کی۔ اس کے بعد بیعت رضوان میں اور غزوہ یمامہ میں بھی حاضر تھیں۔ لڑائی میں حصہ لیا اور آپ کا ہاتھ متاثر ہوا۔ اس دن آپ کو تیر اور تلوار کے بارہ زخم آئے، بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ عمارہ: عین پر پیش اور میم مخفف ہے۔ نسیبہ: نون پر زبر اور سین کے نیچے زیر ہے۔

ام العلاء: [1] انصاری خاتون ہیں۔ طبقۂ تابعین کی خواتین میں سے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ کے بیٹے خارجہ بن زید بن ثابت نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی بیماری کے دوران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی عیادت کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

ام عطیہ: ان کا نام نُسیبہ ہے۔ ان کے والد کا نام کعب اور بعض نے الحارث بھی لکھا ہے۔ انصاری خاتون ہیں۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ کبار صحابیات میں سے ہیں۔ غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بالعموم شریک ہو کر مریضوں کی خدمت اور زخمیوں کا علاج معالجہ کیا کرتی تھیں۔

---

[1] یہ صحابیہ ہیں۔ دیکھئے التقریب: ۸۷۵۱؛ الکاشف للذہبی: ۷۱۳۶۔

فصل

تابعیات

عمرہ بنت عبدالرحمٰن: [1] بن سعد بن زرارہ، آپ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہ کر پرورش اور تربیت پائی۔ آپ نے ام المومنین اور دیگر صحابہ سے احادیث بکثرت روایت کی ہیں۔ آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۰۳ھ میں فوت ہوئیں۔ مشہور تابعیہ خواتین میں سے ہیں۔

فصل

صحابہ کرام/حرف الغین

غضیف بن الحارث الثمالی: [2] آپ کی کنیت ابواسماء ہے۔ سرزمین شام کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، آپ کا اپنا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میری ولادت ہوئی، میں نے آپ سے بیعت کی اور آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ آپ نے سیدنا عمر، ابوذر، اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے احادیث کا سماع کیا۔ آپ سے مکحول اور سُلیم بن عامر نے روایتِ حدیث کی ہے۔ غُضَیف: غین پر پیش، ضاد پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں فاء ہے۔ الثمالی: ثاء پر پیش اور میم مخفف ہے۔

غیلان بن سلمہ: قبیلۂ ثقیف سے ہیں۔ غزوۂ طائف کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ہجرت نہیں کر سکے تھے۔ بنوثقیف کے سرکردہ اور سربرآوردہ لوگوں میں سے تھے۔ آپ اعلیٰ پائے کے شاعر تھے۔ خلافت فاروقی کے اواخر میں فوت ہوئے۔ عبداللہ بن عمر، عروہ بن غیلان اور بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

فصل

تابعین

غالب بن خطاب بن ابی غیلان القطان: [3] بصری ہیں۔ آپ نے بکر بن عبداللہ سے اور آپ سے ضمرہ بن ربیعہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

غَرِیف بن عیاش: [4] بن الدیلمی، آپ نے واثلہ بن اسقع سے احادیث روایت کی ہیں۔ اہل شام میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ غریف: غین پر زبر، راء کے نیچے زیر اور آخر میں فاء ہے۔

ابو غالب: [5] ان کا نام حزور ہے۔ بنو باہلہ کی نسبت سے ''باہلی'' کہلاتے ہیں۔ بصرہ کے باشندے تھے۔ عبدالرحمٰن بن الحضرمی

---

[1] ثقہ ہیں۔ التقریب: ٨٦٤٣۔ [2] ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، لیکن جمہور نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ دیکھئے الجرح والتعدیل: ٧/ ٥٤؛ معجم الصحابة لا بن قانع: ٢/ ٢١٦، ذكر اسم كل صحابى للأزدى: ٣٨٢؛ الاستيعاب لا بن عبدالبر: ٣/ ١٢٥٤؛ الاصابة لا بن حجر: ٥/ ٢٤٨؛ التقريب: ٥٣٦١۔ [3] ثقہ وصدوق ہیں۔ الطبقات الكبرى: ٧/ ٢٧١؛ المغنى فى الضعفاء: ٢/ ٥٠٤؛ التقريب: ٥٣٤٦؛ موسوعة اقوال احمد: ٣/ ١٤١۔ [4] مجہول ہے۔ نیز دیکھئے التقريب: ٥٣٥٢؛ الجرح والتعديل: ٧/ ٥٩۔ [5] یہ ثقہ وصدوق، حسن الحدیث ہیں۔ تاريخ يحيىٰ بن معين رواية الدارمى: ٩١٧؛ موسوعة اقوال ابى الحسن الدارقطنى: ٢/ ٧٥٥؛ التقريب: ٨٢٩٨؛ الكاشف للذهبى: ٦٧٧٦۔

نے آپ کو خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ آپ نے ابوامامہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان سے آپ کی ملاقات سرزمینِ شام میں ہوئی تھی۔ آپ سے سفیان بن عیینہ اور حماد بن زید نے روایتِ حدیث کی ہے۔ حزور: حاء اور زاء پر زبر، واؤ مشدّد اور آخر میں راء ہے۔

فصل

صحابہ کرام/حرف الفاء

الفضل بن عباس: نبی ﷺ کے چچازاد ہیں۔ غزوۂ حنین میں آپ کے ساتھ شریک تھے۔ جب جنگ کے دوران میں مشکل مرحلہ پیش آیا تو ثابت قدم رہے۔ حجۃ الوداع میں بھی شریک تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات پر جب غسل دینے کا موقع آیا تو آپ بھی غسل دینے والوں میں شامل تھے۔ بعد ازاں جہاد کی غرض سے شام کی طرف چلے گئے تھے۔ ۱۸ھ میں طاعونِ عمواس میں اردن کے علاقے میں ۲۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ غزوۂ یرموک میں شہادت سے ہمکنار ہوئے۔ آپ کی وفات سے متعلق اس کے علاوہ اور بھی کئی اقوال ہیں۔ آپ کے بھائی عبداللہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

فضالہ بن عُبید: انصار کے قبیلے اوس کے فرد ہیں۔ آپ نے سب سے پہلے غزوۂ احد میں شرکت کی اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت رضوان سے مشرف ہوئے۔ بعد میں سرزمین شام کی طرف نقل مکانی کر گئے اور دمشق میں اقامت رکھی۔ جب سیدنا معاویہ غزوۂ صفین کے لیے گئے تو ان کی طرف سے انہیں دمشق کا قاضی تعینات کیا گیا۔ عہد معاویہ میں ہی ان کی وفات ہوئی۔ بعض اہل علم نے کہا: ۵۳ھ میں آپ نے وفات پائی۔ آپ کے غلام میسرہ اور دوسرے حضرات نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ فضالہ: فاء اور ضاد پر زبر ہے۔ عُبید: عین پر پیش اور باء پر زبر ہے۔

الفُجیع بن عبداللہ: قبیلہ بنو عامر کی نسبت سے عامری کہلاتے ہیں۔ اپنی قوم کے وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری دی، اور آپ سے سماعِ احادیث کا شرف حاصل کیا۔ آپ سے وہب بن عقبہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ الفُجیع: فاء پر پیش، جیم پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں عین ہے۔

فروہ بن مُسَیک: یمن کے قبیلے بنو غطیف کی ایک شاخ بنو مراد میں سے ہیں۔ ۹ھ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔ عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں نقل مکانی کر کے کوفہ چلے گئے اور وہیں رہائش پذیر رہے۔ شعبی اور دوسرے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ اپنی قوم کے سرکردہ اور سربرآوردہ لوگوں میں سے تھے۔ اعلیٰ درجے کے شاعر تھے۔ مُسَیک: میم پر پیش، سین پر زبر اور آخر میں کاف ہے۔

فروہ بن عمرو: انصار کے قبیلے بنو بیاضہ میں سے ہیں۔ غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ آپ سے ابوحازم التمار نے احادیث روایت کی ہیں۔

فیروز الدیلمی: آپ نے قبیلہ حمیر کے ہاں جا کر رہائش اختیار کر لی تھی، اس لیے آپ کو "حمیری" بھی کہتے ہیں۔ آپ صنعاء کے

فارسی لوگوں میں سے تھے۔ آپ ایک وفد میں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ یمن میں نبوت کے مدعی اسود عنسی کذاب کو قتل کرنے کی سعادت آپ کو حاصل ہوئی، جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں جہنم رسید کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کو بیماری کے دوران میں یہ خبر ملی تھی۔ آپ سے آپ کے بیٹوں ضحاک، عبداللہ اور دیگر بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں آپ نے وفات پائی۔ العنسی: عین پر زبر، نون ساکن اور پھر سین ہے۔

فصل

تابعین

الفرافصہ بن عمیر: ❶ قبیلہ بنو حنیفہ سے ہیں، مدینہ منورہ کے طبقہ اولیٰ کے تابعین میں سے ہیں۔ آپ نے عثمان بن عفان سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے قاسم بن محمد وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ الفرافصہ: اس میں دو فاء ہیں۔ راء مخفف، اور صاد ہے۔ محدثین پہلی فاء پر زبر پڑھتے ہیں۔ ابن حبیب کہتے ہیں کہ عرب میں یہ نام پہلی فاء پر پیش کے ساتھ ہے۔ صرف فرافصہ بن احوص کے نام میں فاء پر زبر ہے۔ اس تصریح کی صورت میں پیش نظر نام میں پہلی فاء پر پیش پڑھنی چاہیے۔ اہل لغت کے ہاں اس نام میں فاء پر زبر معروف نہیں۔

فروہ بن نوفل: ❷ اشجعی، اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے ابواسحاق الہمدانی اور ہلال بن یساف نے روایت حدیث کی ہے۔

ابن الفرک: ❸ آپ کا نام احمد بن زکریا بن فارس ہے۔ مشہور ماہر لغت ہیں۔ لغت میں آپ کی ایک کتاب "المجمل" معروف ہے۔ ہمدان میں مقیم رہے، کبار اہل علم میں سے ہیں، معروف زمانہ تھے۔ علم میں پختہ، صاحب کتاب اور شعراء کی کتابوں سے بھی بخوبی واقف تھے۔ بلاد الجبل میں رہتے تھے۔ آپ کے والد کو الفراس اور الفرسی بھی کہتے ہیں، کیونکہ وہ فراس کے ہم نشین تھے۔ الفراس: فاء کے نیچے زیر، راء مخفف اور آخر میں سین ہے۔

فصل

صحابیات

فاطمۃ الکبریٰ: آپ رسول اللہ ﷺ کی دختر نیک اختر ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہے۔ ایک قول کے مطابق آپ رسول اللہ ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحب زادی ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے خواتین عالم کا سردار ہونے کا شرف بخشا ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے ہجرت کے دوسرے سال ماہ رمضان المبارک میں نکاح کیا اور ماہ ذوالحجہ میں آپ کی رخصتی ہوئی۔ آپ کے بطن سے حسن، حسین، محسن، زینب، ام کلثوم اور رقیہ نے جنم لیا۔ نبی ﷺ کی وفات سے چھ ماہ بعد

---

❶ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۱۳۴۷؛ الثقات لا بن حبان: ۵/ ۲۹۹۔ ❷ ثقہ ہیں۔ الثقات لا بن حبان: ۵/ ۲۹۷؛ جامع التحصیل: ٦۱۹؛ تهذيب الكمال للمزی: ۲۳/ ۱۷۹۔ ❸ امام ذہبی ان کے بارے میں فرماتے ہیں: "الامام، العلامة، اللغوی، المحدث" سیر اعلام النبلاء: ۱۷/ ۱۰۳، نیز دیکھئے وفیات الاعیان لابن خلکان: ۱/ ۱۱۸؛ إنباه الرواة: ۱/ ۱۲۷، المنتظم لابن الجوزی وغیرہ۔ **تنبیہ**: ابن الفرک کے بجائے ابن الفارس ہے۔ واللہ اعلم۔

اور بقول بعض تین ماہ بعد مدینہ منورہ میں وفات پائی، اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کو علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا [1] اور عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی تدفین رات ہی کو عمل میں لائی گئی۔ آپ سے علی بن ابی طالب، اور آپ کے بیٹوں حسن وحسین اور دیگر بہت سے صحابہ کرام نے احادیث روایت کی ہیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدہ فاطمہ سے بڑھ کر کسی کو سچا نہیں پایا، ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درمیان کوئی بات ہوگئی تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کے رسول! آپ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ لیں، وہ تو جھوٹ نہیں بولیں گی۔ [2]

فاطمہ بنت ابی حبیش: قریش کے قبیلے بنو اسد سے ہیں۔ یہ وہی خاتون ہیں جنہیں استحاضہ کا عارضہ لاحق تھا۔ آپ سے عروہ بن زبیر اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ عبداللہ بن جحش کی اہلیہ ہیں۔ حبیش: جحش کی تصغیر ہے۔

فاطمہ بنت قیس: قریشی خاتون ہیں۔ ضحاک کی ہمشیرہ تھیں۔ سب سے پہلے ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ صاحب جمال اور صاحب عقل وکمال تھیں، ابو عمرو بن حفص کی زوجیت میں تھیں انہوں نے انہیں طلاق دے دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام اسامہ بن زید سے کر دیا۔

الفریعہ بنت مالک بن سنان: ابو سعید خدری کی ہمشیرہ ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہونے والی بیعت رضوان میں شامل تھیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ سے زینب بن کعب بن عجرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ الفریعہ: فاء پر پیش، راء پر زبر، یاء ساکن اور پھر عین ہے۔

ام الفضل: آپ کا نام لبابہ بنت الحارث ہے۔ قبیلہ بنو عامر سے تھیں، عباس بن عبدالمطلب کی اہلیہ ہیں۔ ان کی زیادہ اولاد آپ ہی کے بطن سے ہے۔ آپ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے ام المومنین سیدہ خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا کے بعد اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔

ام فروہ: انصاری خاتون ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ قاسم بن غنام نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

فصل

تابعیات

فاطمۃ الصغریٰ: [3] آپ سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب کی دختر نیک اختر ہیں۔ قریش کے بنو ہاشم قبیلے سے ہیں۔ حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب سے آپ کا نکاح ہوا۔ ان کی وفات کے بعد عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے آپ سے نکاح کر لیا تھا۔

---

[1] سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دینا ثابت نہیں ہے، جیسا کہ سابقہ صفحات میں وضاحت ہو چکی ہے۔

[2] مسند ابی یعلی: ٤٧٠٠؛ حلیة الاولیاء: ٢/ ٤١؛ و سنده ضعیف، عمرو بن دینار نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنا، دیکھئے مجمع الزوائد: ٩/ ٢٠١۔

[3] ثقہ ہیں۔ التقریب: ٨٦٥٢

فصل

صحابہ کرام/ حرف القاف

قبیصہ بن ذویب: [1] قبیلہ بنوخزاعہ میں سے ہیں۔ ہجرت کے پہلے سال متولد ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ ولادت کے بعد انہیں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں لایا گیا تو آپ نے ان کے حق میں برکت کی دعا فرمائی۔ صاحب علم وفقہ اور بلند مرتبے کے حامل تھے۔ ابوالزناد کہتے ہیں کہ چار اصحاب مدینہ منورہ کے فقہاء شمار ہوتے تھے۔ سعید ابن میسّب، عروہ بن زبیر، عبدالملک بن مروان اور قبیصہ بن ذویب۔ آپ نے ابوہریرہ، ابوالدرداء اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۸۶ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ یہ ابن عبدالبر کا قول ہے، انہوں نے آپ کو صحابہ میں شمار کیا ہے، جبکہ دوسرے اہل فن انہیں صحابی نہیں، بلکہ تابعین کے دوسرے طبقے میں شمار کرتے ہیں۔ قبیصہ: قاف پر زبر، باء کے نیچے زیر اور پھر صاد ہے۔ ذویب: یہ ذئب کی تصغیر ہے۔

قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو ہلال سے ہیں۔ ایک وفد کے رکن کی حیثیت سے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے آپ کے بیٹے قطن، ابوعثمان نہدی اور دوسرے حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔ مخارق: میم پر پیش، پھر خاء، پھر راء اور آخر میں قاف۔

قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ: السلمی، بصری، اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے، صالح بن عبید نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

قتادہ بن النعمان رضی اللہ عنہ: انصاری صحابی ہیں، بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ آپ کے مادری بھائی ابوسعید خدری نے اور آپ کے بیٹے عمر وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۶۵ سال کی عمر میں ۲۳ھ کو وفات پائی۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ عالی قدر صحابہ کرام میں سے ہیں۔

قدامہ بن عبداللہ: الکلابی، بعض کے نزدیک بنوعامر قبیلے میں سے تھے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ مکرمہ میں مقیم رہے اور ہجرت نہ کر سکے۔ حجۃ الوداع میں شامل تھے۔ بدر کے موقع پر اپنے اونٹوں میں رہے۔ ایمن بن نائل وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ قدامہ: قاف پر پیش اور دال مخفف ہے۔

قدامہ بن مظعون: قریش کے قبیلے جمح میں سے ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں۔ آپ نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شامل رہے۔ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہما نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۶۸ سال کی عمر پا کر ۳۶ھ میں وفات پائی۔

قطبہ بن مالک: ثعلبی، کوفہ کے باشندے تھے۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کے بھتیجے زیاد بن علاقہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

---

[1] راجح یہی ہے کہ یہ ثقہ تابعی ہیں، صحابی نہیں۔ دیکھئے الثقات للعجلی: ۱۳۷۷؛ الطبقات الکبری: ۵/ ۱۷۶؛ اسد الغابۃ: ۴/ ۸۲؛ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۴۸۴؛ الثقات لا بن حبان: ۵/ ۳۱۷؛ سیر اعلام النبلاء: ۴/ ۲۸۲؛ تہذیب الاسماء للنووی: ۲/ ۵۶؛ جامع التحصیل: ۶۳۱۔

قیس بن ابی غرزہ: الغفاری، اہل کوفہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے ابو وائل شقیق بن سلمہ نے حدیث روایت کی ہے۔ آپ سے تجارت کے مسائل کے بارے میں صرف ایک ہی حدیث مروی ہے۔ [1]

قیس بن سعد رضی اللہ عنہ: بن عبادہ، آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ انصار کے خزرج قبیلے کے فرد ہیں۔ معزز اور عالی قدر صحابہ میں سے ہیں۔ آپ ایک سمجھدار، معاملہ فہم اور بہترین جنگ جُو تھے۔ اپنی قوم کے سردار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظین میں شامل تھے۔ امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے مصر کے حاکم تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت تک ان کے ساتھ رہے اور کسی بھی موقع پر ان کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ ۶۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ قیس بن سعد، عبداللہ بن زبیر، قاضی شریح اور احنف ان میں سے کسی کے بھی چہرے پر بال نہ تھے اور (قدرتی طور پر) ان میں سے کسی کی بھی داڑھی نہ تھی۔ اس کے باوجود قیس بن سعد نہایت خوبصورت جوان تھے۔

قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو قبیصہ ہے۔ ابن عبدالبر نے فرمایا: ''آپ ابو علی کی کنیت سے معروف ہیں۔'' بنو تمیم قبیلے کی نسبت سے تمیمی کہلاتے ہیں۔ بنو تمیم کے وفد میں ایک رکن کی حیثیت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ۹ھ میں قبول اسلام کی دولت سے بہرہ مند ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دیکھ کر فرمایا تھا: ''یہ شخص خانہ بدوش لوگوں کا سردار ہے۔'' [2] صاحب عقل وفہم اور صفتِ حلم و بردباری میں مشہور تھے۔ آپ کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ آپ کے بیٹے حکیم اور دوسرے بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

قرظہ بن کعب: انصار کے خزرج قبیلے کے فرد ہیں۔ غزوۂ احد اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ عالی مرتبہ شخصیت تھے۔ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفے کا حاکم مقرر کیا تھا۔ آپ ان کے ساتھ تمام معرکوں میں شریک رہے اور انہی کے عہد خلافت میں کوفہ میں وفات پائی۔ شعبی وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ قرظہ: قاف پر پیش، راء پر زبر اور ظاء پر بھی زبر ہے۔

قرہ بن ایاس: المزنی، بصرہ کے باشندے تھے۔ آپ سے آپ کے فرزند معاویہ کے سوا کسی نے احادیث روایت نہیں کیں۔ ازارقہ نے آپ کو قتل کر دیا تھا۔ ایاس: ہمزہ کے نیچے زیر ہے۔

ابوقتادہ: آپ کا نام الحارث بن ربعی ہے، انصاری صحابی ہیں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی شہسواروں میں سے تھے۔ ۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں آپ نے وفات پائی۔ بعض اہل علم نے کہا: آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں کوفہ میں فوت ہوئے۔ آپ نے ستر سال عمر پائی۔ سیدنا علی کے ساتھ تمام معرکوں میں شامل رہے۔ آپ کو نام کے بجائے کنیت سے شہرت ملی۔ ربعی: راء کے نیچے زیر، باء ساکن اور عین کے نیچے بھی زیر ہے۔

ابوقحافہ: آپ کا نام عثمان بن عامر ہے۔ آپ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد گرامی ہیں۔ آپ کا تذکرہ بہرہ عین میں گزر چکا ہے۔

---

[1] دیکھئے سنن ابی داود: ۳۳۲۶؛ سنن الترمذی: ۱۲۰۸؛ سنن النسائی: ۳۸۲۸، ۳۸۲۹؛ سنن ابن ماجہ: ۲۱٤٥ وھو صحیح۔ [2] ادب المفرد للبخاری: ۹٥۳ و سندہ ضعیف، حسن بصری مدلس ہیں۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۸/ ۳۳۹؛ تاریخ المدینۃ لا بن شبۃ: ۲/ ٥۳۰۔ زیاد الجصاص ضعیف ہے۔

فصل

تابعین

القاسم بن محمد: ❶ بن ابی بکر صدیق۔ مدینہ منورہ کے مشہور سات فقہاء میں سے ہیں، کبار تابعین میں سے ہیں۔ اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے افضل تھے۔ یحییٰ بن سعید نے کہا: ''ہم نے مدینہ منورہ میں کوئی آدمی ایسا نہیں پایا جسے ہم ان سے افضل قرار دے سکتے۔'' ❷ آپ نے صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت سے روایتِ حدیث کی ہے جن میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا معاویہ اور دیگر بہت سے نام آتے ہیں۔ آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے ستر برس عمر پا کر ۱۰۱ھ میں وفات پائی۔

القاسم بن عبدالرحمٰن: ❸ سرزمین شام کے رہنے والے تھے۔ عبدالرحمٰن بن خالد کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے العلاء بن الحارث اور دیگر حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن یزید [بن جابر] نے فرمایا: ''میں نے عبدالرحمٰن کے مولیٰ القاسم سے بڑھ کر افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔'' ❹

قبیصہ بن ھلب: ❺ الطائی۔ انہوں نے اپنے والد ھلب سے احادیث روایت کی ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل تھا۔ آپ سے سماک نے روایت حدیث کی ہے۔ ھُلب: ھاء پر پیش، لام ساکن اور آخر میں باء ہے۔ بعض اہل علم نے کہا: اس نام کا صحیح تلفظ ھاء پر زبر اور لام کے نیچے زیر سے ہے۔

القعقاع بن حکیم: ❻ مدینہ منورہ کے رہنے والے تابعی ہیں۔ آپ نے جابر بن عبداللہ اور ابو یونس سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے سعید مقبری اور محمد بن عجلان نے روایتِ حدیث کی ہیں۔

قطن بن قبیصہ: ❼ بنو ہلال قبیلے کے فرد ہیں۔ اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے والد سے روایتِ حدیث کی ہے اور آپ سے حیان بن علاء نے احادیث روایت کی ہیں۔ قطن ایک سردار قسم کے آدمی تھے، سجستان کے حاکم رہے۔ قطن: قاف اور طاء دونوں پر زبر اور آخر میں نون ہے۔

قتادہ بن دعامہ: ❽ آپ کی کنیت ابو الخطاب ہے۔ بنوسدوس قبیلے سے تھے۔ آپ نابینا اور حافظ حدیث تھے۔ بکر بن عبداللہ المزنی نے کہا: جو آدمی اپنے دور کا سب سے زیادہ حافظے والا آدمی دیکھنا چاہتا ہو تو وہ قتادہ کو دیکھ لے، ہم نے ان سے بڑھ کر قوی حافظے والا کسی کو نہیں پایا۔'' ❾ قتادہ نے خود فرمایا: ''میرے کانوں نے جو بات بھی سنی میرے دل نے اسے یاد کر لیا اور یاد رکھا۔'' ❿ آپ کہا کرتے تھے کہ عمل کے بغیر کوئی قول مقبول نہیں۔ جس کے اعمال اچھے ہوں اللہ تعالیٰ اس کے قول کو بھی شرف قبولیت سے

❶ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۴۸۹۔ ❷ التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمہ، ۲/ ۱۶۲؛ الجرح والتعدیل، ۷/ ۱۱۸ وسندہ حسن۔
❸ ثقہ وصدوق ہیں۔ تاریخ یحییٰ بن معین، ۴/ ۴۲۸؛ التقریب: ۵۴۷۰؛ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/ ۲۲۰۔
❹ التاریخ الاوسط للبخاری: ۱/ ۲۲۰، رقم: ۱۰۴۷ و سندہ صحیح۔ ❺ یہ ثقہ، حسن الحدیث ہیں۔ الثقات للعجلی: ۱۳۷۹؛ میزان الاعتدال للذہبی: ۳/ ۳۸۴؛ التقریب: ۵۵۱۶؛ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۸/ ۳۵۰۔ ❻ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۵۵۸۔
❼ حسن الحدیث راوی ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۵/ ۳۲۳؛ التقریب: ۵۵۵۴۔ ❽ ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ۵۵۱۸۔
❾ الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ۷/ ۱۳۳۔ ❿ سیر السلف الصالحین لاسماعیل اصبہانی: ۱/ ۹۰۰۔

نوازتا ہے۔آپ نے عبداللہ بن سرجس اور انس اور دیگر بہت سے لوگوں سے احادیث روایت کی ہیں۔آپ سے ایوب،شعبہ اور ابو عوانہ وغیرہ بے شمار لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔۱۰۷ھ میں فوت ہوئے۔

قیس بن عبادہ: ❶ بصرہ کے تابعین میں طبقہ اولیٰ کے فرد ہیں۔صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ عُباد: عین پر پیش اور باء مخفف ہے۔

قیس بن ابی حازم: ❷ بنواحمس کی شاخ بنوبُجیلہ سے ہیں۔آپ نے اسلام سے قبل جاہلیت، یعنی کفر کا دور بھی پایا ہے۔آپ اسلام قبول کرنے کے بعد بیعت کرنے کے لیے نبی ﷺ کی خدمت میں آئے،مگر جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ فوت ہو چکے تھے۔آپ کا شمار کوفے کے تابعین میں ہوتا ہے۔بعض اہل علم نے انہیں صحابہ کرام میں شمار کیا ہے، جبکہ وہ اس کے معترف بھی ہیں کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب نہیں ہوسکی۔آپ نے عبدالرحمٰن بن عوف کے سوا باقی تمام عشرہ مبشرہ اور دیگر بہت سے صحابہ کرام سے روایتِ حدیث کی ہے۔آپ کے سوا تابعین میں سے کسی نے بھی نو مبشر صحابہ سے روایتِ حدیث نہیں کی۔آپ سے بہت سے تابعین نے احادیث روایت کی ہیں۔سیدنا علی بن ابی طالب کے ساتھ نہروان میں شریک تھے۔ آپ نے سو سال سے زائد عمر پائی۔۹۸ھ میں فوت ہوئے۔

قیس بن مسلم: ❸ الجدلی،کوفہ کے باشندے تھے۔آپ نے سعید بن جبیر وغیرہ سے اور آپ سے سفیان ثوری اور شعبہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔۱۲۰ھ میں وفات پائی۔الجدلی:جیم اور دال پر زبر ہے۔

قیس بن کثیر: ❹ آپ کو ابوالدرداء سے سماعِ حدیث کا شرف حاصل ہے۔آپ سے داود بن جمیل نے احادیث روایت کی ہیں۔ امام ترمذی نے آپ سے حدیث روایت کرتے ہوئے قیس بن کثیر ہی لکھا ہے اور فرمایا:''محمود بن خداش نے ہم سے اسی طرح بیان کیا ہے،جبکہ درحقیقت یہ نام کثیر بن قیس ہے۔'' ❺ امام ابوداود نے بھی کثیر بن قیس ہی ذکر کیا ہے۔ ❻ امام بخاری نے بھی ان کا ذکر قیس کی بجائے کثیر کے کالم میں کیا ہے۔ ❼

ابوقلابہ: ❽ قلابہ،قاف کے نیچے زیر،لام مخفف اور پھر باء ہے۔آپ کا نام عبداللہ بن زید الجرمی ہے،مشہور تابعی ہیں۔آپ نے انس رضی اللہ عنہ وغیرہ سے اور آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ایوب سختیانی نے فرمایا:''اللہ کی قسم!ابوقلابہ فقہاء میں سے ہیں۔'' ❾ ۱۰۶ھ کو سرزمین شام میں آپ کی وفات ہوئی۔

ابن قطن: اس کا نام عبدالعزیز (یا عبدالعزی) ہے۔کافر تھا۔دجال کے تذکرے میں اس کا ذکر آیا ہے۔قطن: قاف اور طاء پر زبر اور آخر میں نون ہے۔

قزمان: یہ ایک منافق تھا۔بظاہر اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا تھا۔باب المعجزات میں اس کا ذکر آیا ہے۔یہ غزوۂ حنین میں شریک ہوا

---

❶ ثقہ مخضرم ہیں۔التقریب: ۵۵۸۲۔ ❷ ثقہ مخضرم ہیں۔التقریب: ۵۵۶۶۔ ❸ ثقہ ہیں۔التقریب: ۵۵۹۱۔

❹ ضعیف ہے۔التقریب: ۵۶۲۴؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ۲/ ۵۳۳۔ ❺ سنن الترمذی: ۲۶۸۲۔

❻ سنن ابی داود: ۳۶۴۱۔ ❼ التاریخ الکبیر للبخاری: ۷/ ۲۰۸۔

❽ مشہور ثقہ تابعی ہیں۔التقریب: ۳۳۳۳۔ **تنبیہ**: یہ تدلیس سے بری ہیں۔ ❾ الجرح والتعدیل: ۵/ ۵۸ و سندہ صحیح۔

تھا اور بہادری کے خوب جوہر دکھائے تھے۔ صحابہ کرام نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ یقیناً جہنمی ہے، اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی فاجر (کافر، منافق) کے ذریعے سے دین اسلام کی مدد کرائے۔'' [1]

فصل

صحابیات

قیلہ بنت مخرمہ: قبیلہ بنوتمیم سے ہیں۔ عُلَیبہ کی دو بیٹیاں صفیہ اور دُحَیبہ جوان کی زیر کفالت تھیں، دونوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ دراصل قیلہ ان دونوں کی دادی تھیں۔ قیلہ کو رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ دُحیبہ اور عُلَیبہ یہ دونوں نام مصغّر ہیں۔

ام قیس بنت محصن: محصن۔ میم کے نیچے زیر، حاء ساکن اور آخر میں نون ہے۔ قبیلہ بنو اسد سے تعلق تھا۔ مشہور صحابی عکاشہ بن محصن کی ہمشیرہ ہیں، قدیم الاسلام ہیں۔ انہوں نے مکہ مکرمہ میں ہی، یعنی قبل از ہجرت اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ نے نبی ﷺ کی بیعت کی اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

فصل

صحابہ کرام/حرف الکاف

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے خزرج کے فرد ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ بدر اور اس سے بعد کے غزوات میں ان کی شرکت سے متعلق متعدد اقوال ہیں، البتہ غزوۂ تبوک کے بارے میں تو صراحت ہے کہ آپ اس میں شریک نہیں تھے۔ نبی ﷺ کے شعراء میں سے تھے۔ غزوۂ تبوک میں جو لوگ شرکت سے پیچھے رہ گئے تھے اور پھر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ان سے (بائیکاٹ کرنے اور) بات چیت کرنے سے منع کر دیا تھا، آپ بھی انہی میں سے تھے۔ آپ کے علاوہ ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع بھی غزوۂ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ آپ ۷۷ برس عمر پا کر ۵۰ھ میں فوت ہوئے۔

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ: البلوی، کوفہ کے باشندے تھے۔ ۷۵ سال کی عمر میں ۵۱ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بہت سے صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ: قبیلۂ بہز کی شاخ بنوسلمہ سے ہیں۔ سرزمین شام میں اردن کے علاقے میں رہائش پذیر رہے، اور ۹۵ھ میں وہیں وفات پائی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ: اشعری، اہل شام میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ جابر بن عبداللہ اور جُبیر بن نُفیر نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ عیاض: عین کے نیچے زیر، یاء مخفف اور آخر میں ضاد ہے۔

[1] صحیح بخاری: ۳۰۶۲؛ صحیح مسلم: ۳۰۵۔ **تنبیہ**: ''اس حدیث میں درج بالا بات موجود ہے، لیکن لڑنے والے شخص کا کوئی نام مذکور نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے بنو سلمہ کے فرد ہیں، بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس بن عبدالمطلب آپ ہی کے ہاتھوں بدر میں اسیر ہوئے تھے۔ ۵۵ھ میں مدینہ منورہ میں آپ نے وفات پائی۔ آپ کے بیٹے عمار اور حنظلہ بن قیس نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

کثیر بن صلت: ❶ بن معدی کرب، بنو کندہ کے فرد ہیں۔ آپ کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مسعود میں ہوئی۔ آپ کا نام ''قلیل'' رکھا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بدل کر ''کثیر'' رکھ دیا۔ آپ نے سیدنا ابو بکر، عمر، عثمان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی ہیں۔

کرکرہ: ❷ دونوں جگہ کاف پر زبر ہے۔ زیر بھی پڑھتے ہیں۔ بعض غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کی نگرانی پر مامور تھے۔ مال غنیمت میں غلول، یعنی خیانت کے ضمن میں ان کا ذکر آتا ہے۔

کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ: بنو اسلم قبیلے کے فرد تھے۔ صفوان بن امیہ جمحی کے مادری بھائی ہیں۔ آپ معمر بن حبیب کے غلام تھے جس نے یمنی لوگوں سے آپ کو سوق عکاظ میں خرید کر اپنا حلیف بنالیا اور ان کا نکاح کر دیا تھا۔ تاحینِ وفات مکہ مکرمہ میں رہے۔ عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ کلدہ: کاف اور لام پر زبر اور پھر دال ہے۔

ابو کبشہ: آپ کا نام عمرو بن سعید [یا عامر بن سعد] ہے۔ قبیلہ بنو انمار سے ہیں۔ سرزمینِ شام میں جا کر مقیم ہو گئے تھے۔ سالم بن ابی جعد اور نعیم بن زیاد نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

فصل

تابعین

کعب الاحبار بن مانع: ❸ آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ کعب الاحبار کے نام سے شہرت پائی۔ قبیلہ حمیر کے فرد ہیں۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا ہے، لیکن آپ کی زیارت نہیں کر سکے۔ امیر المومنین عمر بن خطاب کے زمانے میں اسلام قبول کیا۔ آپ نے سیدنا عمر، صہیب اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی ہیں۔ سیدنا عثمان کے عہد خلافت میں ۳۲ھ میں سرزمین حمص میں فوت ہوئے۔

کثیر بن عبداللہ: ❹ بن عمرو بن عوف المزنی۔ مدینہ منورہ کے باشندے ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے مروان بن معاویہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

---

❶ یہ ثقہ تابعی ہیں، صحابی نہیں، البتہ عہدِ نبوت میں پیدا ہوئے تھے۔ التقریب: ٥٦١٥؛ جامع التحصيل للعلائي: ٦٤٧؛ الثقات للعجلي: ١٤٠٧؛ الثقات لابن حبان: ٥/ ٣٣٠؛ معرفة الصحابة لأبي نعيم: ٥/ ٢٣٩٣؛ الاستيعاب لابن عبدالبر: ٣/ ١٣٠٨؛ الجرح والتعديل: ٧/ ١٥٣۔ ❷ اسد الغابة لابن الاثير: ٤/ ٤٤٥؛ صحيح بخاري: ٣٠٧٤۔

❸ ثقہ مخضرم ہیں۔ التقریب: ٥٦٤٨۔ ❹ ضعیف ہے۔ التقريب: ٥٦١٧؛ الطبقات الكبرى: ٥/ ٤١٢؛ تاريخ يحيىٰ بن معين: ٣/ ٢٢٣؛ احوال الرجال للجوزجاني: ٢٣٥؛ الضعفاء والمتروكون للنسائي: ٥٠٤؛ المجروحين لابن حبان: ٢/ ٢٢١؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ٢/ ٥٣٢، موسوعة اقوال الامام احمد: ٣/ ١٩٧۔

کثیر بن قیس: آپ کا نام کثیر بن قیس یا قیس بن کثیر ہے۔ قبل ازیں بہرۂ قاف میں آپ کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

کُریب بن ابی مسلم: ❶ آپ عبداللہ بن عباس اور معاویہ رضی اللہ عنہم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

ابوکریب بن محمد بن العلاء: ❷ بنو ہمدان سے ہیں، کوفہ کے باشندے ہیں۔ ابوبکر بن عیاش وغیرہ سے سماع حدیث حاصل ہے۔ آپ سے مروی احادیث امام بخاری اور مسلم وغیرہ نے روایت کی ہیں۔ ۲۴۸ ہجری کو فوت ہوئے۔

فصل

تابعیات

کبشہ بنت کعب بن مالک: ❸ آپ عبداللہ بن ابی قتادہ کی اہلیہ ہیں۔ بلی کے جھوٹھے کے سلسلے میں آپ سے ایک حدیث مروی ہے۔ آپ نے ابوقتادہ سے حدیث روایت کی ہے، اور آپ سے حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

کُریمہ بنت ہمام: ❹ ہمام، ہاء پر پیش اور میم مخفف ہے۔ آپ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خضاب، یعنی بال رنگنے کی بابت حدیث روایت کی ہے۔

ام کُرز: ❺ بنوخزاعہ کی ایک شاخ بنوکعب سے ہیں۔ مکہ کی باشندہ تھیں۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث روایت کی ہیں۔ مجاہد اور عطاء وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے مروی حدیث عقیقہ کے متعلق ہے۔ کُرز: کاف پر پیش، راء ساکن اور آخر میں زاء ہے۔

ام کلثوم بنت عقبہ: ❻ بن ابی معیط۔ مکہ مکرمہ میں دولتِ اسلام سے مالا مال ہوئیں اور ہجرت کر کے پیدل مدینہ آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ مکہ مکرمہ میں ان کا کوئی شوہر نہ تھا۔ چنانچہ زید بن حارثہ نے ان سے نکاح کر لیا۔ جب وہ غزوۂ موتہ میں شہادت سے ہمکنار ہوئے تو زبیر بن العوام نے ان سے نکاح کر لیا۔ ان کے درمیان طلاق واقع ہوگئی تو عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے نکاح کر لیا۔ ان کے ہاں ان کے بطن سے ابراہیم اور حمید کی ولادت ہوئی۔ عبدالرحمٰن بن عوف کی وفات کے بعد عمرو بن العاص نے ان سے نکاح کر لیا۔ ان کے ہاں ابھی چند ماہ ہی گزارے تھے کہ یہ فوت ہوگئیں۔ آپ عثمان بن عفان کی مادری بہن ہیں۔ آپ کے بیٹے حمید وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

---

❶ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٥٦٣٨۔ ❷ ثقہ حافظ ہیں۔ التقریب: ٦٢٠٤۔

❸ ثقہ ہیں، بعض نے انہیں صحابیہ بھی قرار دیا ہے۔ الثقات لابن حبان: ٣/ ٣٥٧؛ اسد الغابة: ٦/ ٢٤٩؛ الاصابة: ٨/ ٢٩٥؛ التقریب: ٨٦٦٩۔

❹ مجہولۃ الحال ہے۔ نیز دیکھئے التقریب: ٨٦٧٣۔

❺ یہ صحابیہ ہیں۔ الثقات لابن حبان: ٣/ ٤٥٩؛ الاستیعاب: ٤/ ١٩٥١؛ الکاشف: ٧١٤١؛ التقریب: ٨٧٥٧؛ تہذیب الاسماء واللغات للنووی: ٢/ ٣٦٥۔

❻ یہ صحابیہ ہیں۔ التقریب: ٨٦٦٠؛ الطبقات الکبری: ٨/ ٢٣٠؛ معرفة الصحابة لأبی نعیم: ٦/ ٣٥٤٨؛ اسد الغابة: ٦/ ٣٨٦۔

فصل

صحابہ کرام/ حرف اللام

لقیط بن عامر بن صبرہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابورزین ہے، بنوعُقیل سے ہیں۔ مشہور صحابی ہیں۔ اہل طائف میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے آپ کے بیٹے عاصم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ لقیط: لام پر زبر اور قاف کے نیچے زیر ہے۔ صبرہ: صاد پر زبر اور باء کے نیچے زیر ہے۔

لقمان بن باعوراء: [1] سیدنا ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا ان کے خالہ زاد ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے داود علیہ السلام کا زمانہ پایا اور ان سے کسب فیض کیا۔ بنی اسرائیل میں قاضی کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ سوڈان کے سیاہ فام بنونوب کے غلام تھے۔ زیادہ مشہور قول یہی ہے کہ آپ نبوت سے سرفراز نہیں ہوئے۔ بہت بڑے دانا تھے۔ کتاب الرقاق میں آپ کا ذکر آیا ہے۔

لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو عامر کے معروف شاعر تھے۔ جب آپ کی قوم کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ بھی اس وفد میں شامل تھے۔ قبل از اسلام اور بعد از اسلام بڑے سردار رہے۔ کوفہ میں رہائش رکھی اور ۱۴۰ یا ۱۵۷ سال عمر پا کر ۴۱ھ میں وفات پائی۔ طویل العمر لوگوں میں سے تھے۔ آپ کی عمر کے متعلق اور بھی متعدد اقوال ملتے ہیں۔

ابولبابہ رضی اللہ عنہ: آپ کا نام رفاعہ بن عبدالمنذر رہے۔ انصار کے قبیلے اوس کے فرد ہیں، آپ کی شہرت کنیت سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ نقباء میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ، غزوۂ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا، اور اصحاب بدر کے برابر مال غنیمت میں سے انہیں بھی حصہ عنایت فرمایا تھا۔ امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فوت ہوئے۔ آپ سے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور نافع وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

ابن اللتبیہ: آپ کا نام عبداللہ ہے، صحابی ہیں۔ صدقات کے ضمن میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ [2] اللتبیہ: لام پر پیش، تاء پر زبر، باء کے نیچے زیر اور یاء مشدّد ہے۔

فصل

تابعین

لیث بن سعد: [3] آپ کی کنیت ابوالحارث ہے۔ اہل مصر کے فقیہ ہیں، کہا جاتا ہے کہ آپ خالد بن ثابت الفہمی کے آزاد کردہ غلام

---

[1] یہ حکیم لقمان کے نام سے مشہور ہیں۔ قرآن مجید میں ان کے نام کی ایک سورت بھی ہے۔

[2] دیکھئے صحیح بخاری: ٦٩٧٩؛ صحیح مسلم: ١٨٣٢۔

[3] آپ ثقہ ثبت، فقیہ اور مشہور امام تھے۔ التقریب: ٥٦٨٤۔

تھے۔ ۹۴ھ میں مصر کے زیریں علاقوں کی ایک بستی میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ نے ابن ابی ملیکہ، عطاء اور زہری وغیرہ حضرات سے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ سے ابن المبارک وغیرہ بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۱۶۱ھ کو بغداد میں تشریف لائے۔ منصور نے آپ کو حاکمیتِ مصر کی پیش کش کی، لیکن آپ نے اس سے معذرت کر لی۔ یحییٰ بن بکیر نے کہا: ''میں نے لیث بن سعد سے بڑھ کر کسی کو کامل نہیں پایا۔'' [1] قتیبہ بن سعید نے کہا: ''لیث بن سعد ہر سال بیس ہزار دینار صدقہ کیا کرتے تھے، کبھی ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوئی تھی۔ ماہ شعبان ۱۷۵ھ کو فوت ہوئے۔

ابن ابی لیلیٰ: [2] آپ کا نام عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ یسار ہے۔ انصاری ہیں، عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چھ سال باقی تھے کہ آپ کی ولادت ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ نہر بصرہ میں دجیل کے مقام پر ۸۳ھ میں ڈوب گئے تھے۔ آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ نے بہت سے صحابہ کرام سے سماع حدیث کیا، اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث کا سماع کیا۔ آپ کوفی تابعین کے طبقہ اولیٰ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کے بیٹے محمد کو بھی ابن ابی لیلیٰ کہا جاتا ہے۔ آپ کوفہ کے قاضی اور مشہور فقیہ تھے۔ صاحبِ مذہب ہیں، یعنی آپ کے نام پر ایک مذہب بھی جاری ہوا تھا۔ محدثین جب علی الاطلاق ''ابن ابی لیلیٰ'' کہتے ہیں تو آپ ہی مراد ہوتے ہیں۔ جب فقہاء کرام ''ابن ابی لیلیٰ'' کہتے ہیں تو ان کی مراد محمد ہوتے ہیں۔ محمد بن ابی لیلیٰ کی ولادت ۷۴ھ میں اور وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی۔

ابن لہیعہ: [3] حضر موت کے باشندے ہیں۔ مشہور فقیہ ہیں، آپ کا نام عبداللہ اور کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ مصر کے قاضی تھے۔ آپ نے عطاء، ابن ابی لیلیٰ، ابن ابی ملیکہ، اعرج اور عمرو بن شعیب سے سماع حدیث کیا۔ آپ سے یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ مقریٔ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ضعیف الحدیث ہیں۔ ابوداود نے کہا: ''میں نے احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا کہ مصر میں کثرتِ حدیث اور قوت حافظہ میں ابن لہیعہ جیسا دوسرا کوئی نہ تھا۔'' آپ نے ۱۷۴ھ میں وفات پائی۔

لبید بن الاعصم: بنو زریق قبیلے کا یہودی تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ یہودیوں کا حلیف تھا۔ باب المعجزات میں جادو کے ضمن میں اس کا ذکر آیا ہے۔

ابولہب: اس کا نام عبدالعزی بن عبدالمطلب بن ہاشم ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا۔ کافر ہے۔ فتن میں اس کا ذکر آیا ہے۔

فصل

صحابیات

لبابہ بنت الحارث: آپ کی کنیت ابوالفضل ہے۔ حرفِ فاء میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

---

[1] تاریخ بغداد: ١٤/ ٥٢٤، تاریخ دمشق: ٥٠/ ٣٥٦ و سنده ضعیف، عبدالملک بن یحییٰ مجہول ہے۔

[2] ابن ابی لیلیٰ کا تذکرہ ''عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ'' کے تحت گزر چکا ہے، البتہ محمد بن ابی لیلیٰ ضعیف ہے۔ دیکھئے الجرح والتعدیل: ٧/ ٣٢٢، ٣٢٣؛ الکامل لا بن عدی: ٧/ ٣٩٠، ٣٩١؛ تاریخ اسماء الضعفاء لا بن شاهین: ٥٨٠۔

[3] صدوق، حسن الحدیث ہیں، بشرطیکہ اختلاط سے پہلے کی روایت ہو۔ یہ مدلس بھی تھے۔

فصل

صحابہ کرام/حرف المیم

مالک بن اوس بن الحدثان: [1] بصرہ کے باشندے ہیں۔ان کے صحابی ہونے کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ابن عبدالبر اور بہت سے مؤرخین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے، ابن مندہ نے کہا: ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔آپ کی رسول اللہ ﷺ سے روایت کردہ احادیث انتہائی قلیل ہیں، البتہ آپ کی صحابہ کرام سے بیان کردہ احادیث بہت ہیں۔آپ نے عشرہ مبشرہ سے احادیث روایت کی ہیں، اور سیدنا عمر بن خطاب سے آپ کی روایات بکثرت ہیں۔زہری اور عکرمہ جیسے بہت سے اصحاب علم نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔آپ نے ۹۲ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔الحدثان: حاء، دال اور ثاء تینوں پر زبر ہے۔

مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ: بنولیث قبیلے کے فرد ہیں، ایک وفد کے رکن کی حیثیت سے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور بیس دن آپ کے ہاں قیام کیا۔بصرہ میں مقیم رہے۔آپ کے بیٹے عبداللہ اور ابوقلابہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔آپ نے بصرہ میں ۹۴ھ میں وفات پائی۔

مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ: انصار کے ایک قبیلے بنومازن میں سے ہیں۔مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔بعد میں نقل مکانی کر کے بصرہ چلے گئے۔قلیل الحدیث ہیں۔

مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ: بنوکندہ قبیلے کی ایک شاخ بنوسکون میں سے ہیں۔اہل شام میں شمار ہوتے ہیں، بعض مؤرخین نے آپ کو اہل مصر میں شمار کیا ہے۔آپ سے مرثد بن عبداللہ نے احادیث روایت کی ہیں۔سیدنا معاویہ کی طرف سے لشکروں پر اور غزوۂ روم میں امیر لشکر تعینات تھے۔مرثد: میم پر پیش، راء ساکن اور اس کے بعد ثاء ہے۔

مالک بن یسار: [2] السکونی اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔ابونجدہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔آپ کے صحابی ہونے میں مؤرخین کے اقوال مختلف ہیں۔السکونی: سین پر زبر پھر کاف اور نون ہے۔

مالک بن التیہان رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوالہیثم ہے، انصاری صحابی ہیں۔بیعت عقبہ میں شامل تھے۔رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں جو بارہ نقیب مقرر کیے تھے، آپ بھی ان میں سے ایک ہیں۔غزوۂ بدر، احد اور دیگر غزوات میں شریک رہے۔آپ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے احادیث روایت کی ہیں۔عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ۲۰ھ کو آپ کی وفات ہوئی۔بعض نے لکھا ہے کہ آپ صفین میں ۳۹ھ کو شہید ہوئے۔آپ کی وفات کے متعلق کچھ مزید اقوال بھی ہیں۔الہیثم: ھاء پر زبر، یاء ساکن اور پھر ثاء ہے۔
التیہان: تاء پر زبر، یاء مشدّد اور اس کے نیچے زیر، پھر ہاء اور نون ہے۔

مالک بن قیس رضی اللہ عنہ: اپنی کنیت ابوصرمہ کے ساتھ مشہور ہیں۔بہرۂ صاد میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

---

[1] جمہور کے نزدیک یہ صحابی نہیں، بلکہ تابعی ہیں۔دیکھئے الطبقات الکبری لا بن سعد: ۵/ ۵٦؛ تاریخ یحییٰ بن معین: ۳/ ۵۲؛ التاریخ الکبیر للبخاری: ۷/ ۳۰۵؛ الجرح والتعدیل: ۸/ ۲۰۳؛ الثقات لا بن حبان: ۵/ ۳۸۲؛ سیر اعلام النبلاء: ٤/ ۱۷۲؛ جامع التحصیل: ۷۲۲، تھذیب الاسماء واللغات للنووی: ۲/ ۷۹۔

[2] دیکھئے تقریب التھذیب لا بن حجر: ٦٤۵۷؛ الکاشف للذھبی: ۵۲٦۸؛ الجرح والتعدیل: ۸/ ۲۱۷۔

مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابواسید ہے۔ اپنی کنیت کے ساتھ معروف ہیں بہرۂ ہمزہ میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ: بنو اسلم قبیلے کے فرد ہیں۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ وہی ہیں جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کا اعتراف کرنے کی بنا پر سنگسار کیا تھا۔ ان کے بیٹے عبداللہ نے ان سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

مطر بن عُکامس رضی اللہ عنہ: بنو سلمہ قبیلے سے ہیں۔ اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ ابو اسحاق سَبیعی کے سوا کسی نے آپ سے روایت نہیں کی۔ عُکامس: عین پر پیش، کاف مخفف، میم کے نیچے زیر اور آخر میں سین ہے۔

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو جہینہ سے ہیں۔ اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث ان کے ہاں متداول ہیں۔ آپ سے آپ کے فرزند سہیل نے روایت حدیث کی ہے۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ انصار کے قبیلے خزرج کے فرد ہیں۔ انصار کے جن ستر آدمیوں نے ہجرت مدینہ سے قبل مکہ مکرمہ جا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت ثانیہ کی تھی، آپ بھی ان خوش نصیب افراد میں شامل تھے۔ آپ غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو قاضی اور معلم کی حیثیت سے یمن کی طرف روانہ فرمایا تھا۔ سیدنا عمر، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ نے ۱۸ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کو سرزمین شام کا حاکم مقرر کیا تھا۔ آپ اسی سال ۱۸ھ میں طاعون عمواس میں ۳۸ سال عمر پا کر انتقال کر گئے۔ آپ کی وفات کے متعلق کچھ اور اقوال بھی ہیں۔

معاذ بن عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے خزرج کے فرد ہیں۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ آپ اور آپ کے والد غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ عمرو بن الجموح اور معاذ بن عفراء نے مل کر دشمنِ اسلام ابوجہل کو جہنم رسید کیا تھا۔ قسمۃ الغنائم میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ ابن عبدالرحمن اور ابن ابی اسحاق کی روایت ہے کہ معاذ بن عفراء نے ابوجہل کی ٹانگ کاٹ کر اسے نیچے گرایا تو یہ منظر دیکھ کر عکرمہ بن ابی جہل نے معاذ کے بازو پر وار کر کے اسے کاٹ دیا تھا۔ معاذ نے دوبارہ ابوجہل پر حملہ کر کے اسے اس قدر زخمی کر دیا کہ اس میں زندگی کی محض ایک رمق باقی رہ گئی۔ اتنے میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آ کر ابوجہل کا سر قلم کر دیا۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ وہ کفار کے مقتولین میں ابوجہل کو دیکھ کر آئیں۔ اس لیے وہ ابوجہل کی تلاش میں وہاں آ پہنچے تھے۔ معاذ بن عمرو بن الجموح سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا عثمان کے عہد خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔

معاذ بن الحارث رضی اللہ عنہ: بن رفاعہ، انصار کی ایک شاخ بنو زرقہ سے ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام عفراء ہے جو عبید بن ثعلبہ کی دختر تھیں۔ معاذ بن حارث اور رافع بن مالک خزرج میں سب سے پہلے قبول اسلام کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ معاذ اور ان کے دو بھائی عوف اور معوذ بھی بدری صحابی ہیں۔ آپ کے یہ دونوں بھائی بدر میں خلعتِ شہادت سے سرفراز ہوئے۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ آپ نے بدر کے بعد دیگر غزوات میں شرکت کی، اور بعض نے لکھا: آپ غزوۂ بدر میں زخمی ہو گئے تھے۔ مدینہ منورہ واپس آ کر انہی زخموں کے سبب آپ کی وفات ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ سیدنا عثمان کے دور تک زندہ رہے۔ عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ عفراء: عین پر زبر، فاء ساکن اور آخر میں مدّ ہے۔

معوذ بن حارث: آپ کی والدہ کا نام عفراء ہے۔ بدری صحابی ہیں۔ یہی وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہوں نے اپنے بھائی معاذ کے ساتھ مل کر ابوجہل کو قتل کیا تھا۔ (اور یہی راجح ہے) دونوں بھائی کھیتی باڑی کرتے تھے اور ان کا کھجوروں کا باغ تھا۔ غزوۂ بدر میں آپ نے بہادری کے خوب جوہر دکھائے، بالآخر خود بھی جامِ شہادت پینے کی سعادت پا گئے۔ معوذ: میم پر پیش، عین پر زبر، واو مشدد اور اس کے نیچے زیر اور آخر میں ذال ہے۔

مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ: بن عباد بن عبدالمطلب بن عبد مناف، قریشی ہیں۔ غزوۂ بدر، احد اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ اپنی سادگی کی وجہ سے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام اور تہمت لگانے والوں کی سازش کا شکار ہو گئے تھے اور انہی باتوں کی وجہ سے ان پر تہمت کی حد جاری کی گئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کا اصل نام عوف اور مسطح آپ کا لقب ہے۔ ابن عبدالبر کے بقول اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ آپ نے ۵۶ سال کی عمر میں ۳۴ھ میں وفات پائی۔ مسطح: میم کے نیچے زیر، سین ساکن، طاء پر زبر اور آخر میں حاء ہے۔ اثاثہ: ھمزہ پر پیش، اس کے بعد تاء مخفف ہے۔ عباد: عین پر زبر اور باء مشدد ہے۔

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ قریش کی شاخ بنوزہرہ کے فرد ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف کے بھانجے ہیں۔ ہجرت مدینہ سے دو سال بعد مکہ مکرمہ ہی میں آپ کی ولادت ہوئی، اور آپ کو ذوالحجہ ۸ھ میں مدینہ منورہ لایا گیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر آٹھ سال تھی۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سن کر انہیں یاد رکھا۔ اصحاب فضیلت دین داروں میں سے اور صاحب علم تھے۔ سیدنا عثمان کی شہادت تک مدینہ منورہ میں مقیم رہے، پھر مکہ مکرمہ منتقل ہو گئے، اور سیدنا معاویہ کی وفات تک وہیں رہے۔ یزید کی بیعت کے لیے آمادہ نہ ہوئے۔ جب یزید نے مکہ مکرمہ پر لشکر کشی کر کے مکہ مکرمہ کا محاصرہ کیا تو ان دنوں مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن زبیر کی عملداری تھی۔ انہی دنوں آپ حطیم میں نماز ادا کر رہے تھے کہ منجنیق کا ایک گولہ آپ کو آن لگا اور اسی سے آپ شہید ہو گئے۔ یہ ۶۴ھ ماہ ربیع الاول کے ابتدائی دنوں کا واقعہ ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ مسور: میم کے نیچے زیر، سین ساکن اور واؤ پر زبر ہے۔ مخرمہ: میم پر زبر، خاء ساکن اور راء پر زبر ہے۔

مسیّب بن حزن رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوسعید ہے۔ قریش کے قبیلے بنومخزوم کے فرد ہیں، آپ نے اپنے والد حزن کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ مسیّب ان خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے موقع پر درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت رضوان کی تھی۔ آپ سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں معروف اور متداول ہیں۔ آپ کے فرزند سعید نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ مسیّب: میم پر پیش، سین پر زبر اور یاء پر زبر اور تشدید ہے۔ حزن: حاء پر زبر، زاء ساکن اور آخر میں نون ہے۔

المستورد بن شداد رضی اللہ عنہ: قریش کی ایک شاخ بنوفہر کے فرد ہیں۔ اہل کوفہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے، پھر مصر میں سکونت اختیار کر لی اور اہل مصر میں شمار ہونے لگے۔ کہا جاتا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی، ان دنوں آپ ابھی بچے تھے، البتہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حدیث کا شرف حاصل ہے۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ: بنوثقیف کے فرد ہیں۔ غزوۂ خندق کے سال مسلمان ہوئے۔ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے، پھر نقل مکانی

کر کے کوفہ میں جا بسے تھے۔ وہیں ۵۰ ھ میں بعمر ستر سال وفات پائی۔ آپ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے وہاں کے حاکم مقرر تھے۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوکریمہ ہے۔ بنوکندہ کے فرد تھے۔ اہل شام میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث ان کے ہاں متداول ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ نے سرزمین شام میں ۹۱ سال کی عمر میں ۸۷ ھ کو وفات پائی۔

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ: آپ بنوکندہ میں سے ہیں۔ دراصل آپ کے والد بنوکندہ کے حلیف تھے، اسی لیے کندی مشہور ہو گئے۔ آپ کو ابن الاسود بھی اسی لیے کہا جاتا ہے کہ آپ کے والد نے اسود کے ساتھ محالفت کی تھی، اور مقداد اسی کی کفالت وتربیت میں پروان چڑھے تھے۔ بعض نے کہا: آپ اس کے غلام تھے تو اس نے آپ کو اپنا متبنّیٰ بنالیا تھا۔ آپ اسلام قبول کرنے والے چھٹے فرد تھے۔ علی، اور طارق بن شہاب وغیرہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ مدینہ منورہ سے تین میل دور جُرف کے مقام پر آپ فوت ہوئے تو آپ کی میت کندھوں پر اٹھا کر مدینہ منورہ لائی گئی، اور ۳۳ ھ میں جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ آپ نے ستر سال عمر پائی۔

مہاجر بن خالد: [1] بن ولید بن مغیرہ، قریش کے قبیلے بنومخزوم میں سے ہیں۔ آپ اور آپ کے بھائی عبدالرحمٰن عہد رسالت میں چھوٹے بچے تھے، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے جاتے تھے۔ جنگ جمل اور صفین میں عبدالرحمٰن نے سیدنا معاویہ کا ساتھ دیا تھا، جبکہ مہاجر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ابوعمر کا بیان ہے کہ جنگ جمل میں مہاجر کی ایک آنکھ پھوٹ گئی تھی اور یہ سیدنا علی کے ساتھ تھے۔ جنگ صفین میں شہادت پائی۔

مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ: قریش کے قبیلے بنوتمیم کے فرد ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مہاجر اور قنفذ یہ دونوں ان کے لقب ہیں۔ آپ کا اصل نام عمرو اور آپ کے والد کا نام خلف تھا۔ آپ نے مسلمان ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حقیقی مہاجر یہ ہیں۔'' [2] بعض نے لکھا: آپ نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا تھا۔ بصرہ میں مقیم رہے اور وہیں وفات پائی۔ ابو ساسان حضین بن المنذر نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ قنفذ: قاف پر پیش اور نون ساکن ہے۔ اس کے بعد قاف اور پھر ذال ہے۔ ساسان: اس نام میں دو سین ہیں۔ حضین: حاء پر پیش، ضاء پر زبر، اس کے بعد یاء اور پھر نون ہے۔

معیقیب بن ابی فاطمہ رضی اللہ عنہ: دوس قبیلے سے ہیں، سعید بن ابی العاص کے آزاد کردہ غلام تھے۔ بدری صحابی ہیں۔ مکہ مکرمہ میں اولیں دور میں اسلام قبول کیا اور جب مسلمانوں نے دوسری مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کی آپ بھی ان میں شامل تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ تک وہیں حبشہ میں رہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کی حفاظت کی خدمت آپ کے سپرد تھی۔ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے آپ کو بیت المال کی ذمہ داری سونپی تھی۔ آپ سے آپ کے بیٹے محمد اور پوتے ایاس بن حارث وغیرہ نے روایتِ حدیث کی

[1] ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ حافظ ابن عساکر نے کہا: "أدرك حياة النبي (صلی اللہ علیہ وسلم)" تاريخ دمشق: ٦١/ ٢٦٢، رقم: ٧٧٧٩؛ حافظ علائی اس کی نفی کرتے ہیں۔ دیکھئے جامع التحصيل: ٨٠٥۔

[2] معرفة الصحابة لأبي نعيم: ٥/ ٢٥٧٦ بدون السند۔

ہے۔ آپ نے ۴۰ھ کو وفات پائی۔

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ: المزنی، حدیبیہ کے موقع پر ہونے والی بیعت رضوان میں شریک تھے۔ آپ نے بصرہ میں اقامت رکھی، بصرہ میں نہرِ معقل آپ کی طرف ہی منسوب ہے۔ حسن بصری اور دیگر بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ عبید اللہ بن زیاد کے عہد میں ۶۰ھ کے بعد فوت ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ نے سیدنا معاویہ کے عہد میں وفات پائی۔

معقل بن سنان رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو الاشجع میں سے ہیں۔ فتح مکہ میں شامل تھے۔ کوفہ میں اقامت رکھی۔ آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں معروف ومتداول ہیں۔ حرہ کی لڑائی میں آپ کو باندھ کر قتل کیا گیا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، علقمہ، حسن اور شعبی وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ معقل: میم پر زبر، عین ساکن اور قاف کے نیچے زیر ہے۔

معن بن عدی رضی اللہ عنہ: البلوی، عاصم کے بھائی ہیں۔ غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اور زید بن خطاب کے درمیان مواخات کرائی تھی۔ سیدنا ابو بکر صدیق کے عہد خلافت میں جنگ یمامہ میں دونوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔

معن بن یزید رضی اللہ عنہ: بن اخنس، بنو سلمہ قبیلے سے ہیں، آپ خود، آپ کے والد اور دادا سب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ بدری صحابی ہیں۔ اہل کوفہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ وائل بن کلیب وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ: انصاری ہیں۔ مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔ آپ کا والد منافق تھا اور مسجد ضرار بنانے والوں میں سے تھا، جبکہ آپ خود پختہ مسلمان تھے اور قرآن کریم کے بہترین قاری تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نصف قرآن آپ سے پڑھا تھا۔ آپ کے بھتیجے عبدالرحمٰن بن یزید وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا معاویہ کے دورِ خلافت کے اواخر میں آپ نے وفات پائی۔ مجمع: میم پر پیش، جیم پر زیر، دوسری میم پر تشدید اور نیچے زیر اور آخر میں عین ہے۔

محجن بن الادرع رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو اسلم کے فرد ہیں، قدیم الاسلام ہیں، اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے حنظلہ بن علی، رجاء اور سعید بن ابی سعید نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ نے طویل عمر پائی۔ کہا جاتا ہے کہ سیدنا معاویہ کے دور خلافت کے اواخر میں آپ کی وفات ہوئی۔ محجن: میم کے نیچے زیر، حاء ساکن، جیم پر زبر اور آخر میں نون ہے۔

مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ: بنو غامد کے فرد ہیں۔ سیدنا علی بن ابی طالب نے آپ کو اصفہان کا حاکم مقرر کیا تھا۔ آپ کے فرزند اور ابو رملہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ مخنف: میم کے نیچے زیر، خاء ساکن، نون پر زبر اور آخر میں فاء ہے۔

مدعم: [1] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ سیاہ فام تھے۔ شروع میں آپ رفاعہ بن زید کے مملوک تھے۔ انہوں نے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کر دیا تھا۔ غلول، یعنی مال غنیمت میں خیانت کے ضمن میں آپ کا ذکر آتا ہے۔ مدعم: میم کے

[1] دیکھئے اسد الغابة: ٤/ ٣٥٥۔

نیچے زیر، دال ساکن، عین پر زبر اور آخر میں میم ہے۔

مرداس بن مالک: قبیلۂ بنواسلم میں سے ہیں۔آپ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔آپ سے صرف ایک ہی حدیث مروی ہے جسے قیس بن ابی حازم نے روایت کیا ہے۔

محیصہ رضی اللہ عنہ: بن مسعود انصاری، بنوحارث کے قبیلے میں سے ہیں، اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔غزوۂ احد، خندق اور ان سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔آپ کے بیٹے سعد نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔محیصہ: میم پر پیش، حاء پر زبر، یاء مشدد کے نیچے زیر اور صاء پر زبر ہے۔

مخارق بن عبداللہ: [1] آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔آپ سے مروی احادیث میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔آپ سے آپ کے بیٹے قابوس ہی نے روایتِ حدیث کی ہے۔

مخرفہ العبدی: [2] آپ کے نام کے بارے میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔بعض نے آپ کا نام مخرفہ اور بعض نے مخرمہ بیان کیا ہے۔اول الذکر زیادہ معروف ہے۔سوید بن قیس نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ: بنوسلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔آپ سے ابوعثمان النہدی نے روایتِ حدیث کی ہے۔سیدنا علی کے عہد میں ماہ صفر ۳۶ھ کو جنگ جمل کے دوران میں قتل ہوئے۔آپ سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔

مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے بنوعامر کے فرد ہیں۔بدری صحابی ہیں۔غزوۂ تبوک میں جو تین آدمی پیچھے رہ گئے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ان کے ساتھ بولنے سے منع کر دیا تھا، یہ بھی ان میں سے ایک ہیں۔آپ کے دوسرے دوساتھیوں کے نام ہلال بن امیہ اور کعب بن مالک ہیں۔بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کی توبہ قبول کر لی، اور ان کے حق میں قرآنی آیات نازل ہوئی تھیں۔مرارہ: میم پر پیش ہے۔

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ: قریش کے قبیلے بنوعدی کے فرد ہیں۔جلیل القدر اور صاحبِ فضیلت صحابہ کرام میں سے ہیں۔سرزمین حبشہ کی طرف جن لوگوں نے سب سے پہلے ہجرت کی آپ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں ہونے والی بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد آپ کو اہل مدینہ کی طرف بھیجا تھا، تاکہ آپ انہیں قرآن کریم اور دین کا علم سکھائیں۔آپ نے ہی ہجرت سے پہلے مدینہ منورہ میں سب سے پہلے اقامتِ جمعہ کا اہتمام کیا۔قبل از اسلام آپ مکہ مکرمہ کے انتہائی خوش حال اور فارغ البال اور انتہائی خوش پوش لوگوں میں سے تھے۔قبول اسلام کے بعد آپ نے دنیا کو خیرباد کہہ دیا۔آپ کی جلد سخت ہوگئی اور داڑھی بھر گئی تھی۔بعض نے کہا: مکہ مکرمہ میں بیعت عقبہ اولی کے بعد ہی رسول اللہ ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ بھیج دیا تھا۔چنانچہ آپ

---

[1] یہاں "مخارق بن عبداللہ" صاحب کتاب کا سہو یا وہم ہے۔راجح مخارق بن سلیم الشیبانی، ابوقابوس ہے، اور ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ دیکھئے التقریب: ٦٥٢١؛ الکاشف: ٥٣٢٨؛ التاریخ الکبیر: ٧/ ٤٣٠؛ الجرح والتعدیل: ٨/ ٣٥٢؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٤٤٤؛ تہذیب الکمال للمزی بتحقیق بشار: ٢٧/ ٣١٥، ٣١٦۔ [2] دیکھئے معرفة الصحابة لأبی نعیم: ٥/ ٢٦٤٠؛ الاستیعاب لا بن عبدالبر: ٤/ ١٤٦٦؛ اسد الغابة: ٥/ ١١٨۔

انصار کے گھروں میں جا جا کر انہیں دعوتِ اسلام دیتے۔ ایک ایک دو دو کر کے لوگ مسلمان ہوتے رہے، تا آنکہ مدینہ منورہ میں اسلام خوب پھیل گیا۔ پھر آپ نے نبی ﷺ کے نام ایک خط لکھ کر انہیں ایک جگہ جمع کر کے نماز جمعہ کے اہتمام کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں اس کی اجازت دے دی تھی۔ بعد ازاں جب مدینہ منورہ سے ستر آدمیوں نے مکہ مکرمہ جا کر نبی ﷺ سے بیعت ثانیہ کی تو آپ بھی اس وفد میں شامل تھے۔ اس موقع پر آپ چند دن مکہ میں رہ کر مدینہ منورہ واپس آ گئے تھے۔ نبی ﷺ اس کے بعد ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تھے۔ اہل مکہ میں سے آپ سب سے پہلے مدینہ منورہ آئے تھے۔ آپ نے غزوۂ احد میں شہادت پائی اور ان دنوں آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ آپ نے مکہ مکرمہ میں اسلام کے اولیں دور میں اس وقت اسلام قبول کیا تھا جب رسول اللہ ﷺ نے دارارقم کو اسلام کا مرکز تبلیغ بنایا تھا۔

معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ: قریش کے ایک خاندان بنوامیہ میں سے ہیں، آپ کی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ تھا۔ آپ اور آپ کے والد فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ مؤلفۃ القلوب میں سے ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے کاتبین وحی میں بھی شامل ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی کوئی وحی نہیں لکھی، البتہ آپ کے حکم پر ایک عام تحریر لکھی تھی۔ آپ سے عبداللہ بن عباس اور ابوسعید رضی اللہ عنہم نے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا عمر کے عہد میں اپنے بھائی یزید کے بعد سرزمین شام کے حکمران ہوئے، اور آپ اپنی وفات تک کل چالیس سال وہاں کے حاکم رہے۔ چار سال عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں، اس کے بعد سیدنا عثمان، سیدنا علی اور سیدنا حسن کے زمانوں میں بھی آپ ہی وہاں کے حاکم تھے۔ یہ مدت بیس سال ہے۔ اس کے بعد ۴۱ھ میں سیدنا حسن کی خلافت سے دست برداری کے بعد آپ وہاں کے مستقل حاکم ہوئے۔ آپ کی مستقل حکومت وخلافت کا عرصہ بھی بیس سال ہے۔ آپ نے ۷۸ سال عمر پائی اور اور ۶۰ھ کے ماہ رجب میں دمشق میں فوت ہوئے۔ آخر عمر میں آپ کو لقوے کی شکایت ہوگئی تھی۔ آپ آخر عمر میں فرمایا کرتے تھے: ''کاش! میں وادی ذی طوی میں رہنے والا قریش کا ایک عام فرد ہوتا اور مجھے حکومت نہ ملی ہوتی۔'' [1] آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی ایک ازار (تہ بند) چادر، آپ کے بال مبارک اور ناخن مبارک موجود تھے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ''مجھے میری قمیص میں کفن دے کر رسول اللہ ﷺ کی اس چادر کو میرے اوپر ڈال دینا اور آپ کے تہ بند کو میرے جسم پر تہہ بند کے طور پر باندھ دینا، میرے ناک، منہ اور سجدے کے اعضا پر رسول اللہ ﷺ کے ناخن اور بال لگا دینا اس کے بعد میرا معاملہ میرے اور سب سے بڑھ کر رحم کرنے والی ذات کے درمیان ہوگا۔'' [2]

معاویہ بن الحکم رضی اللہ عنہ: بنوسلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ آپ سے آپ کے بیٹے کثیر اور عطاء بن یسار وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۱۱۷ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

معاویہ بن جاہمہ: [3] بنوسلمہ قبیلے میں سے ہیں۔ اہل حجاز میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے والد سے اور آپ سے طلحہ بن

---

[1] تاریخ دمشق لا بن عساکر: ۵۹/ ۲۲۳ و سندہ ضعیف، زکریا بن منظور ضعیف ہے۔

[2] تاریخ دمشق: ۵۹/ ۶۱، معرفة الصحابة لأبی نعیم: ۵/ ۲۴۹۶ بدون السند۔ [3] ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری: ۷/ ۳۲۹، التقریب: ۶۷۴۹، معجم الصحابة للبغوی: ۵/ ۳۸۸، الجرح والتعدیل: ۸/ ۳۷۷، معجم الصحابة لا بن قانع: ۳/ ۷۴، الثقات لا بن حبان: ۳/ ۳۷۴، معرفة الصحابة لأبی نعیم: ۵/ ۲۵۰۴، الاستیعاب: ۳/ ۱۴۱۳، اسد الغابة لا بن الاثیر: ۵/ ۱۹۸؛ الکاشف: ۵۵۱۵؛ جامع التحصیل: ۶۸۵۔

عبیداللہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

مروان بن الحکم: 1 آپ کی کنیت ابوعبدالملک ہے۔قریش کے خاندان بنوامیہ میں سے ہیں۔آپ عمر بن عبدالعزیز کے دادا ہیں۔مروان کی ولادت رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دو ہجری میں اور بقول بعض غزوۂ خندق والے سال ہوئی۔بعض نے اس کے علاوہ بھی لکھا ہے۔آپ رسول اللہ ﷺ کی زیارت نہیں کر سکے، کیونکہ نبی ﷺ نے ان کے والد کو طائف بدر کر دیا تھا۔ جب سیدنا عثمان خلیفہ بنے تو عثمان نے انہیں مدینہ منورہ واپس بلا لیا تو وہ اپنے بیٹے کے ہمراہ واپس مدینہ منورہ آئے۔آپ کی وفات دمشق میں ۶۵ ھ میں ہوئی۔آپ نے بہت سے صحابہ سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے سیدنا عثمان، علی رضی اللہ عنہما کے علاوہ بہت سے تابعین نے بھی روایت حدیث کی ہے۔جن میں عروہ بن زبیر اور علی بن الحسین کے نام بھی شامل ہیں۔

مرہ بن کعب: 2 بنو بہز خاندان سے ہیں۔اہل شام میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔بہت سے تابعین نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔۵۵ ھ میں اردن کے علاقے میں آپ کی وفات ہوئی۔

مَزْیَدَہ بن جابر رضی اللہ عنہ: بصری ہیں۔اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔آپ سے مروی احادیث بصری اہل علم کے ہاں متداول اور معروف ہیں۔آپ کے مادری بھائی ہوذہ بن عبداللہ بن سعد نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔مزیدہ: میم پر زبر، زاء ساکن، پھر یاء پر زبر ہے۔

مسلم القرشی: 3 آپ کا نام مسلم بن عبداللہ اور بعض کے نزدیک عبیداللہ بن مسلم ہے۔

المطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ: ابو وداعہ کا نام الحارث ہے۔قریش کے خاندان بنوسہم کے فرد ہیں، آپ نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔اس کے بعد کوفہ میں، پھر مدینہ منورہ میں رہائش رکھی۔غزوہ بدر میں آپ کے والد مسلمانوں کے قیدی بن گئے تو مطلب نے چار ہزار درہم فدیہ ادا کر کے اسے آزاد کرایا تھا۔آپ سے عبداللہ بن زبیر، کثیر، جعفر اور آپ کے برادر زادے مطلب بن سائب نے روایت حدیث کی ہے۔

[عبدالمطلب] بن ربیعہ: 4 بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم، ہاشمی قریشی ہیں۔رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چھوٹے بچے تھے۔اہل حجاز میں ان کا شمار ہوتا ہے۔عبداللہ بن الحارث نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔غزوہ افریقیہ کے سلسلے میں ۲۹ ھ کو مصر گئے۔اہل مصر نے آپ سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

محمد بن ابی بکر الصدیق: آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔۸ ھ میں حجۃ الوداع کے موقع پر ذوالحلیفہ کے مقام پر آپ کی ولادت ہوئی۔آپ کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس ہے، آپ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بکثرت اور دیگر صحابہ کرام سے بھی

---

1 ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے۔التقریب: ٦٥٦٧؛ الجرح والتعدیل: ٨/ ٢٧١؛ الاستیعاب: ٣/ ١٣٨٧؛ اسد الغابة: ٥/ ١٣٩؛ جامع التحصیل: ٧٤٨ وغیرہ۔ 2 انہیں کعب بن مرہ بھی کہا جاتا ہے۔رضی اللہ عنہ دیکھئے التقریب: ٥٦٥٠۔

3 ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔دیکھئے جامع التحصیل: ٤٩٢، الکاشف: ٣٥٨٧؛ اسد الغابة: ٣/ ٥٢٥؛ الاستیعاب: ٣/ ١٠١٣؛ الثقات لا بن حبان: ٧/ ١٤٩؛ معجم الصحابة للبغوی: ٥/ ٣١٦؛ التاریخ الکبیر للبخاری: ٥/ ٣٩٨۔

4 دیکھئے التقریب: ٤١٦٢ وغیرہ۔

احادیث روایت کی ہیں۔اور آپ سے آپ کے بیٹے قاسم نے بکثرت اور دیگر تابعین نے بھی روایت حدیث کی ہے۔سیدنا معاویہ کے ساتھیوں نے ۳۸ھ میں آپ کو مصر میں قتل کر کے گدھے کے چمڑے میں سی کر جلا ڈالا تھا۔

محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ: قریش کے ایک خاندان بنو جمح میں سے ہیں، آپ کو، آپ کے والد، والدہ، بھائی حارث اور چچا خطاب سب کو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔سرزمین حبشہ میں آپ کی ولادت ہوئی۔اور ۷۴ھ میں مکہ مکرمہ میں اور بقول بعض کوفہ میں آپ کی وفات ہوئی۔آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔آپ سے آپ کے بیٹے ابراہیم اور سماک بن حرب نے روایتِ حدیث کی ہے۔کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے پہلے آپ ہی کا نام محمد رکھا گیا۔

محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ: قریش کے خاندان بنو اسد کے فرد ہیں۔ہجرت سے پانچ سال پہلے آپ کی ولادت ہوئی۔آپ نے اپنے والد کے ہمراہ حبشہ کی طرف اور بعدازاں وہاں سے واپس مکہ کی طرف، پھر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔آپ سے آپ کے آزاد کردہ غلام ابو کثیر اور دیگر بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

محمد بن عمرو بن حزم [1]: انصاری ہیں۔آپ کی ولادت رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ارضِ نجران میں ۱۰ھ کو ہوئی۔آپ کے والد نبی ﷺ کی طرف سے نجران کے حاکم تھے۔کہا جاتا ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے والد کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کی کنیت ابو عبدالملک رکھیں۔محمد ایک بہت بڑے فقیہ تھے۔آپ نے اپنے والد اور عمرو بن العاص سے احادیث روایت کی ہیں۔آپ سے مدینہ منورہ کے بے شمار لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔۶۳ھ میں حرہ کے دن ۵۳ سال کی عمر میں قتل ہو گئے تھے۔

محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ: بنو مزنیہ کے فرد ہیں۔آپ کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔جبیر بن نفیر نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔عمیرہ: عین پر زبر، میم کے نیچے زیر اور یاء کے بعد راء ہے۔

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ: انصار کے ایک خاندان بنو الحارث کے فرد ہیں، تبوک کے سوا باقی تمام غزوات میں شریک رہے۔آپ نے سیدنا عمر بن خطاب اور دیگر بہت سے صحابہ سے احادیث روایت کی ہیں۔اہل علم وفضل صحابہ میں سے ہیں۔آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اسلام قبول کیا تھا۔آپ کی وفات ۴۳ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی، جبکہ آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔

محمود بن لبید: [2] انصار کے ایک خاندان بنو عبدالاشھل کے فرد ہیں۔رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں آپ کی ولادت ہوئی۔آپ نے رسول اللہ ﷺ سے متعدد احادیث روایت کی ہیں۔امام بخاری کہتے ہیں کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ابو حاتم کہتے ہیں کہ ان کا صحابی ہونا معروف نہیں۔امام مسلم نے آپ کو تابعین کے دوسرے طبقے میں ذکر کیا ہے۔ابن عبید اللہ کہتے ہیں: امام بخاری کا قول درست ہے کہ یہ صحابی ہیں۔محمود کبار اہل علم میں سے ہیں۔آپ نے عبداللہ بن

---

[1] یہ عہد نبوت میں پیدا ہوئے تھے، لیکن ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ [2] الاستیعاب لا بن عبدالبر: ۳/ ۱۳۷۸؛ اسد الغابة لابن الاثیر: ٤/ ۳۲٤؛ التقریب: ٦٥١٧؛ سیر اعلام النبلاء: ۳/ ٤٨٥؛ جامع التحصیل: ٧٤١؛ التاریخ الکبیر للبخاری: ٧/ ٤٠٢؛ الثقات للعجلی: ١٥٤٢؛ الطبقات الکبری: ٥/ ٧٧؛ تاریخ ابن ابی خیثمه: ٢٢٩٥؛ الجرح والتعدیل: ٨/ ٢٨٩؛ الثقات لا بن حبان: ٤/ ٤٣٤؛ معرفة الصحابة لأبی نعیم: ٥/ ٢٥٢٤۔

عباس اور عتبان بن مالک سے احادیث روایت کی ہیں۔۹۶ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ: قریش کے ایک خاندان بنوعدی کے فرد ہیں، قدیم الاسلام ہیں۔اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں معروف اور متداول ہیں۔سعید بن مسیّب نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

مغیث رضی اللہ عنہ: میم پر پیش، غین کے نیچے زیر، یاء ساکن اور آخر میں ثاء ہے۔ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی بریرہ کے شوہر ہیں۔ابواحمد بن جحش کی آل کے غلام تھے۔عبداللہ بن عباس اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

المنذر بن ابی اسید: [1] انصار کے خاندان بنوساعدہ کے فرد ہیں۔ان کی ولادت ہوئی تو انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے انہیں اپنی ران پر بٹھایا اور ان کا نام ''المنذر'' رکھا۔''اسید'' ''اسد'' کی تصغیر ہے۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ: آپ کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔اشعر قبیلے کے فرد ہیں۔آپ نے مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کیا تھا۔ان دنوں باقی رفقاء کے ساتھ جہاز میں سوار ہو کر حبشہ سے واپس آئے تھے۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو ۲۰ھ میں بصرہ کا حاکم متعین کیا تھا۔آپ کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے اولیں دور میں اس ذمہ داری سے معزول کر دیا گیا، پھر آپ نے کوفہ منتقل ہو کر وہیں رہائش اختیار کر لی اور سیدنا عثمان کی شہادت تک وہاں کے حکمران رہے۔واقعۂ تحکیم کے بعد آپ مکہ مکرمہ تشریف لے آئے اور ۵۲ھ میں اپنی وفات تک وہیں مقیم رہے۔

ابومرثد رضی اللہ عنہ: ابومرثد کا نام کناز بن حصین اور بعض نے ابن حصین ذکر کیا ہے۔بنوغنوہ کے قبیلے سے تھے۔اپنی کنیت کے ساتھ معروف ہیں۔کبار صحابہ میں سے ہیں۔آپ اور آپ کے بیٹے مرثد دونوں بدری صحابی ہیں۔آپ نے حمزہ سے اور آپ سے واصلہ بن اسقع اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے روایت حدیث کی ہے۔۱۲ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔کنّاز: کاف پر زبر، نون مشدد اور آخر میں زاء ہے۔

ابومسعود رضی اللہ عنہ: عقبہ بن عمرو انصاری بدری ہیں۔بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔جمہور مؤرخین کے قول کے مطابق آپ غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے، جبکہ بعض نے لکھا ہے کہ آپ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ان میں سے پہلا قول زیادہ صحیح ہے کہ آپ غزوۂ بدر میں شریک نہیں تھے۔آپ کو بدری اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ نے بدر کے مقام پر رہائش رکھی تھی، اس نسبت سے آپ بدری ہیں۔ آپ نے کوفہ میں سکونت رکھی اور ۴۱ یا ۴۲ھ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔آپ سے آپ کے فرزند بشیر اور بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ابو مالک رضی اللہ عنہ: آپ کا نام کعب بن عاصم ہے۔اشعر قبیلے کے فرد ہیں۔امام بخاری نے التاریخ میں اور دیگر اہل علم نے یہی لکھا ہے۔امام بخاری نے عبدالرحمٰن بن غنم کے طریق سے ایک روایت میں آپ کا نام ابو مالک یا ابو عامر شک کے ساتھ لکھا ہے۔ابن المدینی نے کہا: ابو مالک درست ہے۔آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔سیدنا عمر کے دورِ خلافت میں آپ کی

---

[1] یہ عہد نبوت میں پیدا ہوئے، لیکن جمہور نے انہیں صحابہ میں شمار نہیں کیا۔

وفات ہوئی۔

ابومحذورہ رضی اللہ عنہ: آپ کا نام سمرہ بن مِعیَر ہے۔میم کے نیچے زیر ہے۔بعض اہل علم نے آپ کا نام اوس بن مِعیَر (میم کے نیچے زیر، پھر عین ساکن اور اس کے بعد یاء پر زبر) لکھا ہے۔آپ مکہ مکرمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ مؤذن تھے۔آپ نے ۵۹ھ میں مکہ مکرمہ میں ہی وفات پائی۔آپ نے وہاں سے ہجرت نہیں کی تھی اور اپنی وفات تک وہیں قیام پذیر رہے۔

ابن مربع رضی اللہ عنہ: آپ کا نام زید بن مربع ہے، انصاری ہیں۔بعض اہل علم نے آپ کا نام یزید اور بعض نے عبداللہ بھی لکھا ہے۔ اکثر نے پہلا نام ہی ذکر کیا ہے۔آپ سے یزید بن شیبان نے روایت حدیث کی ہے۔اہل حجاز میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔وقوف عرفہ سے متعلق آپ سے حدیث مروی ہے۔مربع: میم کے نیچے زیر، راء ساکن، باء پر زبر اور آخر میں عین ہے۔

فصل

تابعین عظام

محمد بن الحنفیہ: ❶ آپ کا نام محمد بن علی بن ابی طالب اور کنیت ابوالقاسم ہے۔آپ کی والدہ کا نام خولہ بنت جعفر الحنفیہ ہے۔ بعض کے نزدیک آپ کی والدہ یمامہ کی لونڈیوں میں سے تھیں، اور وہ سیدنا علی بن ابی طالب کے حصے میں آئیں۔اسماء بنت ابی بکر کا بیان ہے کہ ''میں نے محمد بن حنفیہ کی والدہ کو دیکھا، وہ ایک سندھی سیاہ فام خاتون تھیں اور قبیلہ بنو حنفیہ کی لونڈی تھیں۔'' ❷ محمد بن حنفیہ نے اپنے والد سے روایت حدیث کی ہے، اور ان سے ان کے بیٹے ابراہیم نے احادیث روایت کی ہیں۔آپ نے ۶۵ سال کی عمر میں ۸۱ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب: ❸ آپ کی کنیت ابوجعفر اور الباقر لقب ہے۔آپ نے اپنے والد زین العابدین اور جابر بن عبداللہ سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے آپ کے بیٹے جعفر الصادق نے احادیث روایت کی ہیں، ۵۶ھ میں آپ کی ولادت ہوئی اور مدینہ منورہ میں۔ ۱۱۷ یا ۱۱۸ ہجری کو ۶۳ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔آپ کی وفات کے متعلق کچھ مزید اقوال بھی ہیں۔آپ مدینہ منورہ میں جنت البقیع میں مدفون ہیں۔آپ کو ''الباقر'' کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کثیر العلم تھے۔

محمد بن یحییٰ بن حبان: ❹ آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے، انصاری ہیں۔آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ امام مالک بن انس کے اساتذہ میں سے ہیں۔امام مالک آپ کا از حد احترام کرتے اور آپ کے ذوق عبادت، زہد، فقہ اور علم کا شاندار انداز سے ذکر کیا کرتے تھے۔آپ نے ۷۴ سال کی عمر میں ۱۲۱ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔حبان: حاء پر زبر اور باء مشدد ہے۔

محمد بن سیرین: ❺ آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔انس بن مالک کے آزاد کردہ غلام تھے۔آپ نے انس بن مالک، ابن عمر اور

❶ ثقہ عالم ہیں۔التقریب: ٦١٥٧۔ ❷ الطبقات الکبری لابن سعد: ٥/ ٩١، تاریخ دمشق لابن عساکر: ٥٤/ ٣٢٣ وسندہ ضعیف، محمد بن عمر الواقدی متروک ہے۔ ❸ آپ ثقہ فاضل تھے۔التقریب: ٦١٥١۔

❹ ثقہ فقیہ ہیں۔التقریب: ٦٤٣٨١۔

❺ ثقہ، ثبت اور عابد تھے۔التقریب: ٥٩٤٧۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہ سے اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ ایک بہت بڑے فقیہ عالم، زاہد و عابد اور پرہیز گار محدث تھے، مشہور اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ علومِ شریعت میں آپ کو کافی شہرت اور کمال حاصل تھا۔ مورّق العلم العجلی نے کہا: ''میں نے اس کی فقہ میں آپ سے بڑھ کر پرہیز گار اور اس کی پرہیز گاری میں آپ سے بڑھ کر فقیہ کسی کو نہیں دیکھا'' ❶ یعنی آپ بہت بڑے فقیہ اور حد درجہ پرہیز گار تھے۔ خلف بن ہشام نے کہا: ''ابن سیرین کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسنِ سیرت، بہترین کردار اور شاندار خشوع ودیعت کیا گیا تھا، لوگ آپ کو دیکھتے تو انہیں بے اختیار اللہ تعالیٰ یاد آ جاتا تھا۔'' ❷ اشعث نے کہا: ''جب آپ سے فقہ یا حلال و حرام سے متعلق کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو آپ کا رنگ متغیر ہو جاتا اور کچھ دیر پہلے آپ کی جو کیفیت ہوتی وہ نہ رہتی۔'' ❸ مہدی کا بیان ہے کہ ''ہم ابن سیرین کی مجلس میں بیٹھتے وہ ہم سے اور ہم آپ سے باتیں کرتے، کچھ سنتے سناتے اور کثرت سے وعظ و تذکیر ہوتی، لیکن جب موت کا ذکر ہوتا تو آپ کی رنگت بدل جاتی اور چہرہ زرد پڑ جاتا اور ہمیں آپ کی شکل یوں محسوس ہوتی کہ کچھ دیر قبل آپ جس حالت میں تھے اب وہ کیفیت یکسر بدل گئی ہے۔'' ❹ آپ نے ۷۷ برس کی عمر میں ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔

محمد بن سوقہ: ❺ آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ بنو غنوہ قبیلے کے فرد اور کوفہ کے باشندے ہیں، مشہور عابد تھے۔ انس رضی اللہ عنہ، نخعی اور دوسرے بہت سے لوگوں سے آپ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ سے عبداللہ بن مبارک، سفیان بن عیینہ اور بہت سے حضرات نے احادیث روایت کی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی معصیت کو اچھا نہیں جانتے تھے۔ آپ نے اپنے بھائیوں پر ایک لاکھ درہم خرچ کیے تھے۔ آپ ثقہ اور اہل علم کے ہاں خوش خصال آدمی تھے۔

محمد بن عمرو: ❻ بن الحسن بن علی بن ابی طالب، آپ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

محمد بن سلیمان ❼: الباغندی، آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ واسط شہر کے رہنے والے تھے۔ باغندی کی نسبت سے معروف ہیں۔ بغداد میں آپ نے سکونت اختیار کر لی تھی۔ آپ نے بغداد کے بہت سے اہل علم سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی کا نام بھی ہے۔ ۲۸۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

محمد بن ابی بکر: ❽ بن محمد بن عمرو بن حزم مدنی، انصاری ہیں۔ آپ کو اپنے والد سے سماع حدیث کا شرف حاصل ہے۔ آپ سے سفیان بن عیینہ اور مالک بن انس نے روایت حدیث کی ہے۔ اپنے والد کے بعد مدینہ منورہ کے قاضی مقرر ہوئے۔ اپنے بھائی

❶ الطبقات الکبری لابن سعد: ۷/ ۱۹۶؛ حلیة الاولیاء لأبی نعیم: ۲/ ۲۶۶؛ المعرفه والتاریخ للفسوی: ۲/ ۵۶، وسنده صحیح۔ ❷ البدایة والنهایة لابن کثیر: ۹/ ۲۷۴، بدون السند۔

❸ الطبقات الکبری لابن سعد: ۷/ ۱۹۵ وسنده صحیح۔ ❹ تاریخ دمشق لابن عساکر: ۵۶/ ۱۶۹۔

❺ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۹۴۲۔ ❻ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۶۱۸۳۔

❼ حسن الحدیث راوی ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۹/ ۱۴۹؛ تاریخ بغداد: ۳/ ۲۲۶؛ میزان الاعتدال للذهبی: ۳/ ۵۷۱؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ۲/ ۵۷۹؛ نیز امام حاکم، ابن عساکر اور ضیاء المقدسی نے اپنی اپنی کتب میں روایات نقل کر کے تصحیح و تحسین فرمائی۔ ❽ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۷۶۳۔

عبداللہ سے بڑے ہیں، آپ نے ۷۲ سال کی عمر میں ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔ آپ کے والد کا ۱۲۰ھ میں انتقال ہوا۔

محمد بن المنکدر: [1] بنو تیم قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اور اپنے چچا ربیعہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے سفیان ثوری اور امام مالک وغیرہ بہت سے اہل علم نے روایت حدیث کی ہے۔ ستر سال سے زائد عمر پا کر ۱۳۰ھ میں فوت ہوئے۔ آپ مشہور اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم، زہد، عبادت، دین داری، صدق وصفا اور عفت وعصمت جیسی اعلیٰ خوبیوں سے نوازا تھا۔

محمد بن المنتشر: [2] بنو ہمدان کے فرد اور مسروق کے برادرزادے ہیں۔ آپ نے عبداللہ بن عمر، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اور دیگر بہت سے حضرات سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

محمد بن الصباح: [3] الدولابی البزار آپ کی کنیت ابوجعفر ہے۔ آپ نے حدیث کی ایک کتاب ''السنن'' کے نام سے ترتیب دی تھی۔ آپ نے شریک اور ہشیم وغیرہ سے اور آپ سے امام بخاری، مسلم، ابوداود، احمد اور دیگر بے شمار لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ علماء نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے۔ قوی الحافظہ تھے۔ ۲۲۷ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

محمد بن خالد: [4] بنو سلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے اور وہ آپ کے دادا سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ آپ کے دادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔

محمد بن زید: [5] بن عبداللہ بن عمر [المدنی]، آپ اپنے دادا عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں، اور آپ سے آپ کی اولاد کے علاوہ اعمش وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ حدیث روایت کرنے میں ثقہ راوی ہیں۔

محمد بن کعب: [6] مدنی ہیں۔ بنو قریظہ قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے بہت سے صحابہ سے سماع حدیث کیا۔ آپ سے محمد بن المنکدر وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ غزوۂ بنو قریظہ کے موقع پر آپ کے والد ان لوگوں میں سے تھے جن کے زیر ناف بال نہیں اگے تھے، اس لیے اپنے قبیلے کی بدعہدی کی وجہ سے سزائے قتل سے بچ گئے تھے۔ ۱۰۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

محمد بن ابی المجالد: [7] کوفہ کے تابعین میں سے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں معروف ومتداول ہیں۔ آپ نے بہت سے صحابہ سے سماع حدیث کیا، اور آپ سے ابواسحاق، شعبہ اور دیگر نے روایت حدیث کی ہے۔

محمد بن قیس بن مخرمہ: [8] حجازی قریشی ہیں۔ آپ نے ابوہریرہ اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے عبداللہ بن کثیر وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

محمد بن ابراہیم: [9] قریش کے خاندان بنو تیم میں سے ہیں۔ آپ نے علقمہ بن وقاص اور ابوسلمہ سے احادیث کا سماع کیا۔ ترمذی نے سعد بن سعید کے دادا قیس کے طریق سے آپ سے مروی فجر کی دو رکعتوں کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے۔ [10] یاد رہے کہ قیس، یحییٰ بن سعید اور ان کے بھائی سعد بن سعید کے دادا ہیں۔ ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ قیس بن عمرو بن قیس بن قہد ہیں۔ پھر لکھا

---

[1] ثقہ فاضل ہیں۔ التقریب: ٦٣٢٧۔ [2] ثقہ ہیں۔ التقریب: ٦٣٢٤۔ [3] ثقہ حافظ تھے۔ التقریب: ٥٩٦٦۔

[4] مجہول ہے۔ التقریب: ٥٨٥٠۔ [5] ثقہ ہیں۔ التقریب: ٥٨٩٢۔ [6] ثقہ عالم ہیں۔ التقریب: ٦٢٥٧۔

[7] ثقہ ہیں۔ التقریب: ٣٥٧٢۔ [8] ثقہ ہیں۔ التقریب: ٦٢٤٢۔ [9] ثقہ ہیں۔ میزان الاعتدال: ٣/ ٤٤٥، من تکلم فیہ وهو موثق للذهبی: ٢٩٢۔ [10] سنن الترمذی: ٤٢٢۔

ہے کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں، کیونکہ محمد بن ابراہیم تیمی کا قیس سے سماع ثابت نہیں۔ ❶ قہد: قاف پر زبر ہے۔ بعض نے کہا: یہ لفظ قہد نہیں بلکہ فہد ہے۔ یعنی نام کا پہلا حرف قاف نہیں بلکہ فاء ہے۔

محمد بن ابی بکر عوف: ❷ حجاز کے قبیلے بنو ثقیف کے فرد ہیں۔ آپ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

محمد بن مسلم: آپ کی کنیت ابوالزبیر ہے۔ قبل ازیں بہرۂ زاء میں آپ کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

محمد بن القاسم: ❸ [بن خلاد، ابوعبداللہ الضریر] ابوالعباس کی کنیت سے معروف ہیں۔ آپ نابینا تھے۔ ابوجعفر منصور کے آزاد کردہ غلام تھے۔ بنیادی طور پر آپ کا تعلق یمامہ سے تھا اور آپ کا مولد اھواز ہے۔ ۱۹۱ھ میں آپ کی ولادت ہوئی اور بصرہ میں پلے بڑھے۔ آپ اپنے دور میں سب سے زیادہ قوی الحافظہ، فصیح اللسان اور حاضر جواب تھے۔ ۲۸۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

محمد بن الفضل بن عطیہ: ❹ آپ نے اپنے والد، زیاد بن علاقہ اور منصور سے روایتِ حدیث کی ہے اور آپ سے داود بن رشید اور محمد بن عیسیٰ المدائنی نے احادیث روایت کی ہیں۔ محدثین نے آپ کی بیان کردہ احادیث کو ترک کیا، یعنی قبول نہیں کیا۔ ۱۸۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

محمد بن اسحاق [بن یسار] المدنی: ❺ قیس بن مخرمہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ تابعی ہیں۔ انہیں انس بن مالک اور سعید بن مسیّب دیکھنے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے بہت سے تابعین سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے بھی یحییٰ بن سعید، سفیان ثوری، نخعی اور سفیان بن عیینہ جیسے کبار اہل علم اور ائمہ دین نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ کو تاریخ، مغازی، ابتداء کائنات کے علم، قصص الانبیاء، علوم الحدیث والقرآن اور فقہ وغیرہ تمام علوم پر خوب دسترس تھی۔ آپ بغداد میں تشریف لائے اور وہاں درس حدیث کا انعقاد کر کے لوگوں کو حدیث کا درس دیا، پھر وہیں ۱۰۵ھ میں فوت ہوئے اور بغداد کے مشرق میں مقبرۃ الخیز ران میں مدفون ہوئے۔

مسدد بن مسرہد: ❻ بصری ہیں۔ آپ نے حماد بن زید اور ابوعوانہ وغیرہ سے سماع حدیث کیا ہے۔ آپ سے امام بخاری اور ابوداود وغیرہ بہت سے اہل علم نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۲۲۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ مسدد: میم پر پیش، سین پر زبر، دال پر تشدید اور زبر ہے۔ مسرھد: میم پر پیش، سین پر زبر، راء ساکن، ھاء پر زبر اور آخر میں دال ہے۔

مجاہد بن جبر: ❼ آپ کی کنیت ابوالحجاج ہے۔ عبداللہ بن سائب مخزومی کے آزاد کردہ غلام ہیں، مکہ مکرمہ کے طبقہ ثانیہ کے تابعین

---

❶ یہ حدیث بالکل صحیح ہے، کیونکہ ابن خزیمہ: (۱۱۱۶) میں "یحیی بن سعید عن أبیه عن جده قیس بن قهد" کی سند سے بھی ہے۔ اس کی تخریج درج ذیل ہے: المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۷۴-۲۷۵؛ السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ۴۸۳؛ ابن حبان: ۱۵۶۳، ۲۴۷۱؛ سنن الترمذي: ۴۲۲ وغیرہ۔ ❷ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۷۶۲۔ ❸ حدیث میں ضعیف ہے۔ موسوعة اقوال ابي الحسن الدارقطني: ۲/ ۶۱۵۔ ❹ متروک، متہم بالکذب ہے۔ التقریب: ۶۲۲۵۔ ❺ صدوق، حسن الحدیث اور مدلس ہیں۔ التقریب: ۵۷۲۵؛ الثقات لا بن حبان: ۷/ ۳۸۰؛ الارشاد للخليلي: ۱/ ۲۸۸؛ الكاشف للذهبي: ۴۸۱۸؛ من تكلم فيه وهو موثق: ۲۹۳؛ موسوعة اقوال الامام احمد: ۳/ ۲۳۵۔ ❻ ثقہ حافظ ہیں۔ التقریب: ۶۵۹۸۔ ❼ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۶۴۸۱۔

میں سے، اور وہاں کے معروف اہل علم، فقیہ اور قاری تھے۔ علم قراءت وتفسیر میں آپ کا مقام مسلّم ہے۔ آپ کو ان فنون میں امام کا مرتبہ حاصل ہے۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۱۰۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

جبر: جیم پر زبر، باء ساکن اور آخر میں راء ہے۔

مہاجر بن مسمار: [1] قریش کے قبیلے بنو زہرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، اسی لیے زہری کہلاتے ہیں۔ آپ سے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے ابن ابی ذئب نے روایتِ حدیث کی ہے۔ روایتِ حدیث میں ثقہ راوی ہیں۔

مکحول بن عبداللہ: [2] آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ سرزمین شام کے باشندے تھے۔ بنیادی طور پر کابل کے رہنے والے تھے۔ وہاں سے غلام کی حیثیت میں آئے۔ بنوقیس کی ایک خاتون کے غلام ہوئے۔ بعض اہل علم نے لکھا ہے کہ آپ بنولیث کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ اوزاعی کے استاذ تھے۔ زہری کا بیان ہے کہ چار اصحاب کبار اہل علم ہیں۔ مدینہ منورہ میں ابن مسیّب، کوفہ میں شعبی، بصرہ میں حسن بصری اور سرزمین شام میں مکحول۔ [3] مکحول کے دور میں ان سے بڑھ کر عمدہ فتوی دینے کی کسی میں صلاحیت نہ تھی۔ آپ جب بھی فتویٰ دیتے تو پہلے یہ کلمہ پڑھتے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہ غلطی سے بچنے کی ہمت اور نیکی کی توفیق اللہ رب العزت ہی کی طرف سے ہے۔ میں اپنی رائے دے رہا ہوں، یہ صحیح بھی ہوسکتی ہے اور غلط بھی۔ آپ نے بہت سے اہل علم سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بھی بے شمار لوگوں نے روایتِ حدیث کی۔ ۱۱۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

مسروق بن الاجدع: [4] بنو ہمدان کے فرد ہیں۔ نبی ﷺ کے اس دنیا سے رخصت ہونے سے قبل اسلام قبول کر چکے تھے۔ آپ نے صحابہ کرام مثلاً سیدنا ابوبکر الصدیق، عمر، عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اولیں عہد مبارک پایا۔ آپ ایک جلیل القدر عالم اور فقیہ تھے۔ مرہ بن شرحبیل نے فرمایا: ''کسی ہمدانی خاتون نے مسروق جیسے صاحب علم کو جنم نہیں دیا۔'' [5] شعبی فرماتے ہیں کہ ''اگر کسی گھرانے کے افراد کو جنت کے لیے پیدا کیا گیا ہے تو وہ اسود، علقمہ اور مسروق ہیں۔'' [6] محمد بن المنتشر نے کہا: ''خالد بن عبداللہ بصرہ کے حاکم تھے، انہوں نے مسروق کی خدمت میں تیس ہزار درہم بھجوائے، آپ ان دنوں صاحبِ ضرورت بھی تھے مگر آپ نے خودداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے حاکم کا یہ ہدیہ واپس کر دیا۔'' [7] کہا جاتا ہے کہ آپ بچپن میں ایک دفعہ گم ہو گئے، لیکن مل گئے تھے، اس لیے آپ کا نام مسروق پڑ گیا۔ آپ سے اہل علم کی ایک بہت بڑی جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۶۲ھ میں کوفہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

مرثد بن عبداللہ [8]: آپ کی کنیت ابوالخیر ہے۔ بنو یزن کے فرد ہیں، مصر کے رہنے والے تھے۔ آپ نے عقبہ بن عامر، ابوایوب، عبداللہ بن عمر اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم وغیرہ سے سماع حدیث کیا، اور آپ سے یزید بن ابی حبیب نے روایتِ حدیث کی ہے۔

---

[1] حسن الحدیث ہیں۔ الثقات لا بن حبان: ۷/ ۴۸۶؛ الطبقات الکبری لا بن سعد: ۱/ ۳۵۳؛ التقریب: ۶۹۲۶؛ الکاشف: ۵۶۶۱۔

[2] ثقہ فقیہ ہیں۔ التقریب: ۶۸۷۵۔ [3] الجرح والتعدیل لا بن ابی حاتم: ۸/ ۴۰۷؛ تاریخ بغداد: ۱۴/ ۱۰۴؛ تاریخ دمشق لا بن عساکر: ۷/ ۱۹۳ وسندہ صحیح۔ [4] ثقہ، فقیہ عابد اور مخضرم ہیں۔ التقریب: ۶۶۰۱۔ [5] الطبقات الکبری لابن سعد: ۶/ ۷۹ و سندہ صحیح۔ [6] تاریخ دمشق لا بن عساکر: ۵۷/ ۴۱۴؛ تاریخ بغداد: ۱۴/ ۲۴۰؛ و سندہ ضعیف۔ اسماعیل بن ابی خالد مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ [7] مختصر تاریخ دمشق: ۲۴/ ۲۴۷۔ [8] ثقہ فقیہ ہیں۔ التقریب: ۶۵۴۷۔

مالک بن مرثد ❶: آپ نے اپنے والد سے اور آپ سے سماک بن الولید وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

مسلم بن ابی بکرہ: ❷ بنوثقیف کے فرد ہیں، تابعی ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے سماع حدیث کیا اور آپ سے عثمان الشحام نے روایتِ حدیث کی ہے۔

مسلم بن یسار: ❸ الجہنی، امام ترمذی نے سورۃ الاعراف میں آپ کی سند سے عمر بن خطاب سے مروی ایک حدیث روایت کی ہے، نیز فرمایا: ''آپ کی روایت کردہ حدیث حسن ہے، البتہ آپ کا سیدنا عمر سے سماع ثابت نہیں۔'' ❹ امام بخاری نے فرمایا: ''مسلم بن یسار نے بطریق نعیم عن عمر احادیث روایت کی ہیں۔'' ❺

مصعب بن سعد: ❻ بن ابی وقاص، قریشی ہیں۔ آپ نے اپنے والد، علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور آپ سے سماک بن حرب وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

معن بن عبدالرحمٰن: ❼ بن عبداللہ بن مسعود، الہذلی۔ آپ نے اپنے والد سے احادیث روایت کی ہیں۔

معدان بن طلحہ: ❽ الیعمری۔ آپ نے سیدنا عمر، ابوالدرداء اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

معمر بن راشد: ❾ آپ کی کنیت ابوعروہ ہے۔ آپ بنوازد قبیلے کے آزاد کردہ غلام ہیں، اس نسبت سے ازدی کہلاتے ہیں۔ یمن کے بہت بڑے عالم تھے۔ زہری اور ہمام جیسے کبار اہل علم سے آپ نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ''میں نے آپ سے دس ہزار احادیث کا سماع کیا ہے۔'' ۵۸ سال کی عمر پا کر ۱۵۳ھ میں فوت ہوئے۔

فائدہ: آپ نے ''الجامع'' کے نام سے حدیث کا ایک ضخیم مجموعہ بھی مرتب کیا تھا۔

مہلّب بن ابی صفرہ: ❿ قبیلہ بنوازد کے فرد ہیں۔ خوارج کے مقابلے میں آپ کی لڑائیاں اور بہادری کے جوہر مشہور ہیں۔ آپ نے سمرہ بن جندب اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور بہت سے اہل علم نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں سرزمینِ خراسان کے مروالروذ میں ۸۳ھ میں فوت ہوئے۔ آپ بصرہ کے طبقہ اولیٰ کے تابعین میں سے ہیں۔

المورّق بن المشمرج: ⓫ العجلی، آپ کی کنیت ابوالمعتمر ہے۔ بصرہ سے تعلق تھا۔ آپ نے ابوذر، انس بن مالک اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کی ہے۔ مورق: میم پر پیش، واؤ پر زبر، راء مشدد اور آخر میں قاف ہے۔ المشمرج: میم پر پیش، شین پر زبر، دوسری میم ساکن، راء کے نیچے زیر اور آخر میں میم ہے۔

---

❶ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٦٥٤٨۔ ❷ ثقہ وصدوق ہیں۔ الثقات للعجلی: ١٧١٦؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٣٩١۔
❸ ثقہ وصدوق ہیں۔ الثقات للعجلی: ١٥٧٤؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٣٩٠؛ الکاشف: ٥٤٣٦۔ ❹ سنن الترمذی: ٣٠٧٥۔
❺ التاریخ الکبیر للبخاری: ٧/ ٢٧٦۔ ❻ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٦٦٨٨۔ ❼ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٦٨١٩۔
❽ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٦٧٨٧۔ ❾ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٦٨٠٩۔ ❿ ثقہ ثبت فاضل ہیں۔ التقریب: ٦٨٠٩۔
⓫ ثقہ عابد ہیں۔ التقریب: ٦٩٤٠۔

موسیٰ بن طلحہ: ❶ آپ کی کنیت ابوعیسیٰ ہے۔قریش کے خاندان بنوتیم سے ہیں۔آپ نے بہت سے صحابہ کرام سے سماع حدیث کیا۔۱۰۴ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

موسیٰ بن عبداللہ: ❷ الجہنی ،کوفہ کے باشندے تھے۔آپ نے مجاہد اور مصعب بن سعد سے سماع کیا اور آپ سے شعبہ، یحیٰی بن سعید اور یعلیٰ بن عبید نے روایتِ حدیث کی ہے۔

موسیٰ بن عبیدہ: ❸ الربذی۔آپ نے محمد بن کعب، محمد بن ابراہیم التیمی وغیرہ سے اور آپ سے شعبہ، عبداللہ بن موسیٰ اور علی نے روایت حدیث کی ہے۔محدثین نے آپ کو ضعیف راوی قرار دیا ہے۔۱۵۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

مطرف بن عبداللہ: ❹ بن الشخیر ،بنوعامر کے فرد ہیں۔بصرہ کے باشندے تھے۔آپ نے ابوذر، اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہما سے سماع کیا۔۸۷ھ کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔مطرف: میم پر پیش، طاء پر زبر، راء پر تشدید اور نیچے زیر اور آخر میں فاء ہے۔ الشخیر :شین کے نیچے زیر، خاء پر تشدید ہے۔

معاذ بن زہرہ: ❺ بنوسلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔کوفہ کے رہنے والے تھے۔تابعی ہیں، آپ نے مرسل احادیث روایت کی ہیں۔آپ سے حصین بن عبدالرحمٰن نے روایت حدیث کی ہے۔

معاذ بن عبداللہ: ❻ بن خبیب ،الجہنی۔مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔آپ نے اپنے والد سے روایتِ حدیث کی ہے۔

مخلد بن خفاف: ❼ عروہ سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے ابن ابی ذئب نے روایتِ حدیث کی ہے۔''الخراج بالضمان'' کہ جو آدمی جس چیز کا ضامن ہو، اس سے ہونے والی آمدنی بھی اسی کی ہوگی، کے بارے میں آپ سے حدیث مروی ہے۔

المختار بن فلفل: ❽ بنومخزوم قبیلے کے فرد ہیں۔کوفہ کے رہنے والے تھے۔آپ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے سفیان ثوری وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔فُلفُل: اس نام (لفظ) میں دو فاء ہیں اور دونوں پر پیش ہے۔

المختار بن ابی عبید: بن مسعود الثقفی ،اس کا والد جلیل القدر صحابہ کرام میں سے تھا۔ہجرت والے سال مختار کی ولادت ہوئی۔اس نے نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور نہ آپ سے کوئی روایت ہی کی ہے۔اس کے بارے میں عبداللہ بن عصمہ نے کہا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب پیدا ہوگا آپ کی مراد یہی مختار ہے۔یہ ابتداء میں علم وفضل اور نیکی میں مشہور تھا، مگر باطن میں یہ شخص ایسا نہ تھا۔یہ بالآخر عبداللہ بن زبیر سے الگ ہوگیا اور خود حکومت کا طالب ہوا، اور اس نے اپنی باطنی غلط رائے اور عقیدے کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس سے دین کے مخالف بہت سی باتیں ظاہر ہوئیں۔یہ

❶ ثقہ جلیل ہیں۔التقریب: ٦٩٧٨۔ ❷ ثقہ عابد ہیں۔التقریب: ٦٩٨٥۔ ❸ ضعیف ہے۔التقریب: ٦٩٨٩۔ ❹ ثقہ عابد اور فاضل ہیں۔التقریب: ٦٧٩٦۔ ❺ وثقہ ابن حبان وحدہ، یعنی یہ مجہول ہے۔ ❻ ثقہ وصدوق ہیں۔تاریخ یحییٰ بن معین: ١/ ٢٠٨؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٤٢٢؛ الکاشف: ٥٥٠٣؛ التقریب: ٦٧٣٦۔ ❼ حسن الحدیث ہیں۔الثقات لا بن حبان: ٧/ ٥٠٥؛ نیز امام ترمذی، ابن الجارود اور ذہبی نے حدیث کے ذریعے سے تصحیح وتحسین کی ہے۔ ❽ ثقہ وصدوق ہیں۔الثقات للعجلی: ١٥٤٥؛ الجرح والتعدیل: ٨/ ٣١٠، الثقات لا بن حبان: ٥/ ٤٢٩؛ الثقات لا بن شاهین: ١٣٩٥؛ موسوعة اقوال الامام احمد: ٣/ ٣٣٣۔

سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب کے قتل کا بدلہ لینے کا اظہار کیا کرتا تھا، لیکن در پردہ اپنی حکومت کے قیام اور حصولِ دنیا کے لیے کوشاں تھا۔ ساری زندگی اس کا یہی مشن رہا، بالآخر مصعب بن زبیر کے عہد میں ۶۹ ھ کو مقتول ہوا۔

مغیرہ بن زیاد: ❶ البجلی۔ موصل کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے مکحول اور عکرمہ سے احادیث روایت کی ہیں، ان سے وکیع، ابو عاصم اور بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ احمد بن حنبل نے انہیں ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔ مجھے صحابہ کرام میں اس کا ذکر نہیں ملا۔

مغیرہ بن مقسم: ❷ کوفہ کے معروف فقیہ ہیں، نابینا تھے۔ آپ نے ابو وائل اور شعبی سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے شعبہ، زائدہ اور ابن فضیل نے روایتِ حدیث کی ہے۔ جریر نے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے جو بات بھی سنی مجھے وہ کبھی نہیں بھولی۔'' ۱۳۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

مثنّی بن الصبّاح: ❸ اصلاً یمن کے رہنے والے تھے، پھر مکہ مکرمہ میں آباد ہو گئے تھے۔ آپ نے عطاء، مجاہد اور عمرو بن شعیب سے سماع کیا اور آپ سے امام عبدالرزاق وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ابو حازم وغیرہ نے آپ کو ''لیّن الحدیث'' یعنی حدیث کے بارے میں ضعیف قرار دیا ہے۔ ۱۴۹ھ میں آپ نے وفات پائی۔

معاویہ بن قرہ: ❹ آپ کی کنیت ابو ایاس ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے اپنے والد، انس بن مالک، اور عبداللہ بن معقل سے سماع حدیث کیا اور آپ سے قتادہ، شعبہ اور اعمش نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ایاس: ہمزہ کے نیچے زیر، یاء مخفف اور آخر میں سین ہے۔

معاویہ بن مسلم: ❺ آپ کی کنیت ابو نوفل ہے۔ آپ نے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا ہے۔ آپ سے شعبہ اور ابن جریج نے روایتِ حدیث کی ہے۔

میناء: ❻ آپ نے اپنے آقا عبدالرحمٰن بن عوف، عثمان اور ابو ہریرہ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ اور امام عبدالرزاق کے والد نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ محدثین نے آپ کو ضعیف راوی کہا ہے۔

ابو الملیح: ❼ آپ کا نام عامر بن اسامہ ہے۔ بنو ہذیل کے فرد ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ آپ نے بہت سے صحابہ کرام سے احادیث کا سماع اور ان سے روایت بیان کی ہے۔ الملیح: میم پر زبر، لام مخفف اور اس کے نیچے زیر اور آخر میں حاء ہے۔

ابو مودود: ❽ آپ کا نام عبدالعزیز بن ابی سلیمان المدنی ہے۔ آپ نے ابو سعید خدری کو دیکھا تھا، جبکہ سائب بن یزید اور عثمان

❶ ثقہ وصدوق ہیں۔ تاریخ یحییٰ بن معین: ٤/ ٥٤١١؛ الثقات للعجلی: ١٦١٦؛ الجرح والتعدیل: ٨/ ٢٢٢؛ الثقات لا بن حبان: ٣/ ٦؛ الثقات لا بن شاهین: ١٣٣٢؛ الکاشف: ٥٥٨٦؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ٢/ ٦٥٩؛ التقریب: ٦٨٣٤۔

❷ ثقہ، متقن کے ساتھ ساتھ مدلس بھی تھے۔ التقریب: ٦٨٥١۔ ❸ ضعیف ہے۔ التقریب: ٦٤٧١؛ مجمع الزوائد: ٥/ ٢ وغیرہ۔

❹ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٦٧٦٩۔ ❺ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٨٤٢١؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٣٩٦، ٤١٥؛ الجرح والتعدیل: ٨/ ٣٧٩۔ ❻ متروک، متہم بالکذب راوی ہے۔ التقریب: ٧٠٥٩۔ ❼ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٨٣٩٠۔

❽ ثقہ ہیں۔ تاریخ یحییٰ بن معین: ٤/ ١٦٦؛ الجرح والتعدیل: ٥/ ٣٨٤؛ الثقات لا بن حبان: ٧/ ١١٤؛ الثقات لا بن شاهین: ٩٣٨؛ موسوعة اقوال الامام احمد: ٢/ ٣٦٥۔

بن الضحاک سے سماع حدیث کیا۔ آپ سے ابن مہدی، القعنبی اور کامل بن طلحہ نے روایت حدیث کی ہے۔ محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ خلیفہ مہدی کے عہد میں آپ نے وفات پائی۔ ''باب فضائل سید المرسلین ﷺ'' میں آپ کا ذکر آیا ہے۔

ابو ماجدہ: [1] بنوحنیفہ قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے ابن مسعود اور، یحیٰی الجابر سے احادیث روایت کی ہیں۔ ''باب المشی بالجنازہ'' میں عبداللہ بن مسعود والی حدیث میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ ترمذی نے آپ کا نام ابو ماجد ذکر کیا ہے۔ نیز فرمایا: ''میں نے امام محمد بن اسماعیل البخاری سے سنا وہ اسے روایت حدیث میں ضعیف قرار دیتے تھے۔'' [2] ابن عیینہ نے اس کے متعلق کہا: ''وہ ایک پرندہ تھا جو اڑ گیا۔'' [3] یہ اس کے ضعف کی طرف اشارہ ہے۔

ابو مسلم الخولانی: [4] آپ کا نام عبداللہ بن ثوب تھا۔ انتہائی عبادت گزار تھے۔ سیدنا ابوبکر، عمر اور معاذ رضی اللہ عنہم سے آپ کو ملاقات کا شرف حاصل ہے۔ جُبیر بن نُفیر، عروہ، اور ابو قلابہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کے مناقب بے شمار ہیں۔ ۶۲ھ میں آپ نے وفات پائی۔

ابو المطوس: [5] آپ نے اپنے والد سے روایت حدیث کی ہے، اور آپ سے خبیب بن ابی ثابت نے احادیث روایت کی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کے اور خبیب کے درمیان عمارہ کا واسطہ ہے۔ روایت حدیث میں آپ کو ثقہ راوی قرار دیا گیا ہے۔

ابن المدینی: آپ کا نام علی بن عبداللہ ہے۔ قبل ازیں بہرۂ عین میں آپ کا ذکر ہو چکا ہے۔

ابن المثنی: [6] آپ کا نام محمد بن عبداللہ بن المثنی بن [عبداللہ بن] انس بن مالک ہے۔ انصار میں سے ہیں۔ بصرہ میں مقیم رہے۔ آپ نے اپنے والد، سلیمان التیمی اور حمید طویل وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے قتیبہ، احمد بن حنبل اور امام محمد بن اسماعیل بخاری وغیرہ ائمۂ اعلام اور اساطین علم نے روایت حدیث کی۔ ہارون الرشید کے دور میں آپ کو بصرہ کا حاکم مقرر کیا گیا۔ بغداد میں گئے تو وہاں بھی انہیں قاضی تعینات کیا گیا۔ آپ نے وہاں احادیث بھی روایت کیں۔ بعد ازاں آپ واپس بصرہ آ گئے۔ آپ کی ولادت ۱۱۸ھ میں اور وفات ۲۱۵ھ میں ہوئی۔

ابن ابی ملیکہ: آپ کا نام عبداللہ بن ابی عبداللہ ہے۔ قبل ازیں بہرۂ عین میں آپ کا ذکر ہو چکا ہے۔

المحاربی: [7] میم پر پیش، اس کے بعد حاء، پھر راء اور پھر باء ہے۔ قریش کے ایک خاندان بنو محارب کی طرف منسوب ہیں۔ آپ کا نام عبدالرحمٰن بن محمد ہے۔ آپ نے اعمش اور یحیٰی بن سعید سے روایت حدیث کی اور آپ سے احمد اور علی بن حرب نے احادیث روایت کی ہیں۔ حافظ حدیث تھے ۱۹۵ھ میں آپ نے وفات پائی۔

---

[1] مجہول ہے۔ التقریب: ۸۳۳۵؛ الکاشف: ۶۸۰۷؛ احوال الرجال للجوزجانی: ۶۶؛ موسوعة اقوال الامام احمد: ۲۲۹/۴۔ [2] سنن الترمذی: ۱۰۱۱۔ [3] کتاب الضعفاء للبخاری: ۴۳۱۔

[4] ثقہ عابد تھے۔ التقریب: ۸۳۶۷۔

[5] لین الحدیث، یعنی ضعیف ہے۔ التقریب: ۸۳۷۴۔ [6] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۶۰۴۶۔

[7] ثقہ، لا بأس بہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۹۸۱؛ سیر اعلام النبلاء: ۱۳۶/۹؛ التقریب: ۳۹۹۹؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ۴۰۴/۲؛ الطبقات الکبری لا بن سعد: ۳۹۲/۶؛ الجرح والتعدیل: ۲۸۲/۵؛ الثقات لا بن حبان: ۹۲/۷؛ الثقات لا بن شاهین: ۸۱۰۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا: قبیلہ بنو عامر کی ایک شاخ بنو ہلال میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ پہلے ان کا نام ''برہ'' تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بدل کر ''میمونہ'' رکھ دیا۔ ابتدا میں آپ مسعود بن عمرو ثقفی کی زوجیت میں تھیں۔ اس نے طلاق دے دی تو ابودرہم نے آپ سے نکاح کرلیا۔ اس کی وفات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ ذوالقعدہ ۷ھ میں عمرۃ القضاء کے موقع پر مکہ مکرمہ سے دس میل کی مسافت پر ''سرف'' کے مقام پر آپ سے نکاح کرلیا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ جس مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کیا تھا، وہیں ۵۱ یا ۶۱ھ کو آپ کی وفات ہوئی، اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ عباس کی اہلیہ ام الفضل کی اور اسماء بنت عمیس کی ہمشیرہ تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بعد کسی خاتون سے نکاح نہیں کیا تھا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

ام المنذر رضی اللہ عنہا: بنت قیس، انصاری خاتون ہیں۔ بعض نے لکھا ہے کہ آپ کا تعلق بنو عدی خاندان سے تھا۔ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے اور آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔ یعقوب بن ابی یعقوب نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

ام معبد رضی اللہ عنہا: آپ بنو خزاعہ کے قبیلے میں سے ہیں۔ آپ کا نام عاتکہ بنت خالد ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف سفرِ ہجرت کے دوران میں جب ان کے ہاں خیمے میں پہنچے تو انہوں نے اسی موقع پر اسلام قبول کیا۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اس موقع پر نہیں، بلکہ انہوں نے اس کے بعد کسی اور موقع پر مدینہ منورہ آ کر اسلام قبول کیا۔ ''حدیث ام معبد'' کے نام سے ان کا ایک مشہور واقعہ ہے۔

ام معبد بنت کعب: بن مالک، انصاری خاتون ہیں۔ تحویل قبلہ سے پہلے انہوں نے اسلام قبول کیا۔ آپ کو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کرنے کا بھی شرف حاصل ہے۔ ابن مندہ نے کہا: آپ کے بیٹے معبد نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ آپ کعب بن مالک انصاری السلمی کی اہلیہ ہیں اور آپ ہی ام معبد بنت کعب بن مالک انصاری ہیں۔ یعنی آپ کے والد کا نام کعب بن مالک انصاری اور اسی طرح آپ کے شوہر کا نام بھی کعب بن مالک انصاری ہے۔ آپ کے بیٹے معبد نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ تاریخ البخاری میں معبد کے بیان میں جو ذکر آیا ہے کہ یہ معبد، کعب بن مالک انصاری کا بیٹا ہے، اس سے ابن عبدالبر کے بیان کی تائید ہوتی ہے۔

ام مالک: بنو بہز خاندان کی خاتون ہیں۔ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ سے روایتِ حدیث کا شرف حاصل ہے۔ اہل حجاز میں سے ہیں۔ طاؤس اور مکحول نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

فصل

تابعیات

معاذہ بنت عبداللہ: 1 بنوعدی کے قبیلے سے ہیں۔آپ نے سیدنا علی اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے قتادہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔۸۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

مغیرہ[بنت حسان]: 2 آپ حجاج بن حسان کی ہمشیرہ ہیں۔آپ کو انس بن مالک کی زیارت ورؤیت کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ نے ان سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔آپ کے بھائی حجاج نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔آپ سے مروی حدیث ''باب الترجل''یعنی کنگھی کرنے کے بیان میں مذکور ہے۔

فصل

صحابہ کرام/حرف النون

النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔انصار میں سے ہیں۔ہجرت کے بعد انصاری مسلمانوں میں آپ سب سے پہلے پیدا ہونے والے بچے ہیں۔کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا سے رخصت ہوئے تو اس وقت آپ کی عمر آٹھ سال اور سات ماہ تھی۔آپ خود اور آپ کے والدین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔آپ کوفہ میں مقیم رہے۔ سیدنا معاویہ کے عہد میں آپ وہاں کے حاکم تھے۔بعدازاں آپ حمص کے بھی حکمران رہے۔وہاں آپ نے عبداللہ بن زبیر کی حمایت کی اور لوگوں کو بھی ان کی حمایت پر آمادہ کرنے لگے تو وہاں کے لوگوں نے ۶۴ھ میں آپ کو قتل کر دیا۔آپ کے بیٹے محمد اور شعبی وغیرہ دیگر بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

النعمان بن عمرو بن مقرن: 3 المزنی۔بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ہم مزنیہ کے چار سو افراد وفد کی صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔آپ نے بصرہ میں سکونت اختیار کی۔بعد میں نقل مکانی کر کے کوفہ چلے گئے۔سیدنا عمر کی طرف سے نہاوند میں بھیجے گئے لشکر کے آپ امیر تھے۔فتح نہاوند میں ۲۱ھ میں آپ مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔معقل بن یسار اور محمد بن سیرین وغیرہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔مقرن: میم پر پیش، قاف پر زبر، راء پر تشدید اور نیچے زیر اور آخر میں نون ہے۔

نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ: الاشجع قبیلے کے فرد ہیں۔ہجرت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور غزوۂ خندق کے موقع پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔آپ نے ہی بنوقریظہ اور ابوسفیان بن حرب کے درمیان سفارت کاری کی تھی۔ابوسفیان ان دنوں

---

1 ثقہ ہیں۔التقریب: ۸۶۸۴۔ 2 یہ مجہولہ ہے۔دیکھئے التحریر: ۸۶۸۵۔ 3 جمہور کے نزدیک النعمان بن مقرن اور النعمان بن عمرو بن مقرن ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں، مثلاً امام حاکم (المستدرك قبل: ۵۲۷۶) ابن عبدالبر (الاستیعاب: ۴/ ۱۵۰۵) ابن الاثیر (اسد الغابۃ: ۴/ ۵۶۶) حافظ ذہبی (سیر اعلام النبلاء: ۱/ ۴۰۳) اور بعض کے نزدیک النعمان بن مقرن صحابی اور النعمان بن عمرو بن مقرن تابعی ہیں۔مثلاً ابن حجر (التقریب: ۷۱۶۲، ۷۱۶۳) ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل: ۸/ ۴۴۵، ۴۴۶) حافظ علائی (جامع التحصیل: ۸۳۱) وغیرہ۔

مسلمان مخالف گروہوں کا سردار تھا۔ بنوقریظہ کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بے وفائی اور بدعہدی کا واقعہ معروف ہے۔ آپ نے مدینہ منورہ میں رہائش رکھی۔ آپ کے بیٹے سلمہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ سیدنا عثمان کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ بعض نے کہا: جنگ جمل میں سیدنا علی کی آمد سے قبل آپ قتل ہو گئے تھے۔ واللہ اعلم۔

نعیم بن ہمّار رضی اللہ عنہ: ھاء پر زبر اور میم پر تشدید اور آخر میں راء ہے۔ [1]

نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ: القرشی العدوی۔ النحّام آپ کا لقب ہے، بعض نے آپ کا نام نعیم بن النحّام بن عبداللہ ذکر کیا ہے۔ آپ نے مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کیا۔ قدیم الاسلام ہیں، بعض نے کہا: آپ نے سیدنا عمر سے بھی پہلے اسلام قبول کر لیا تھا، البتہ اپنے قبول اسلام کو پوشیدہ رکھے ہوئے تھے۔ جب آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو آپ کے شرف ومنزلت اور مقام ومرتبہ کی وجہ سے آپ کی قوم نے آپ کو مدینہ منورہ جانے سے روکا، کیونکہ آپ اپنے خاندان کے یتیموں اور بیواؤں کی کفالت کیا کرتے تھے۔ قوم کے لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیں چھوڑ کر نہ جائیں، آپ کو اجازت ہے کہ آپ جو دین پسند کریں اختیار کیے رکھیں، آپ نے حدیبیہ والے سال ہجرت کی تھی۔ سیدنا ابوبکر الصدیق کی خلافت کے اواخر میں ''اجنادین'' کے مقام پر خلعتِ شہادت سے سرفراز ہوئے۔ نافع اور محمد بن ابراہیم التیمی نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ النحّام: نون پر زبر، اور حاء مشدّد ہے۔ اجنادین: ہمزہ پر زبر، جیم ساکن، اس کے بعد نون، پھر دال پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں نون ہے۔

ناجیہ بن جندب رضی اللہ عنہ: بنو اسلم قبیلے کے فرد ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے اونٹوں کی ذمہ داری اور خدمت پر مامور تھے۔ آپ کو ناجیہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔ آپ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، پہلے آپ کا نام ذکوان تھا، نبی ﷺ نے بدل کر ''ناجیہ'' رکھ دیا، کیونکہ آپ قریش کے مظالم سے نجات پا کر اور بچ کر آ گئے تھے۔ حدیبیہ کے موقع پر جب ایک کنوئیں کا پانی خشک ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ کا دیا ہوا ایک تیر لے کر آپ اس کنوئیں میں اترے اور جا کر اسے کنوئیں میں نصب کر دیا۔ آپ سے عروہ بن زبیر نے روایتِ حدیث کی ہے۔ سیدنا معاویہ کے عہد میں مدینہ منورہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

نُبیشہ الخیر رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو ہذیل کے فرد ہیں۔ ابوالملیح اور ابوقلابہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں معروف اور متداول ہیں۔

نوفل بن معاویہ: الدیلی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے ساٹھ سال قبل از اسلام اور ساٹھ سال بعد از اسلام عمر پائی۔ بعض نے کہا: آپ نے کل ایک سو سال عمر پائی۔ آپ سب سے پہلے فتح مکہ میں شریک ہوئے۔ آپ اس سے پہلے اسلام قبول کر چکے تھے۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ یزید بن معاویہ کے عہد حکومت میں مدینہ منورہ میں آپ نے وفات پائی۔ آپ سے نفر دیلی نے روایتِ حدیث کی ہے۔ الدیلی: دال کے نیچے زیر اور یاء ساکن ہے۔

النواس بن سمعان: بنوکلاب کے خاندان میں سے ہیں۔ سرزمین شام میں مقیم رہے۔ آپ کا شمار اہل شام ہی میں ہوتا ہے۔ جُبیر بن نُفیر اور ابوادریس خولانی نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ سمعان: سین کے نیچے زیر اور بعض نے اس پر زبر بیان کی ہے،

---

[1] کہا گیا ہے کہ ان کا نام ہمام الغطفانی ہے۔ ان سے ابوادریس الخولانی وغیرہ نے روایت بیان کی ہے۔

میم ساکن اور پھر عین ہے۔

نُفیع بن الحارث: قبیلہ ثقیف میں سے ہیں۔آپ کی کنیت ابو بکرہ ہے۔قبل ازیں بہرۂ باء میں آپ کا ذکر ہو چکا ہے۔

نافع بن عتبہ: بن ابی وقاص، الزہری۔آپ سعد بن ابی وقاص کے برادر زادے ہیں۔آپ سے جابر بن سمرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔فتح مکہ کے دن آپ نے اسلام قبول کیا۔آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔

ابو نجیح: آپ کا نام عمرو بن عتبہ ہے۔قبل ازیں بہرۂ عین میں آپ کا ذکر ہو چکا ہے۔

فصل

تابعین عظام

نافع بن سرجس: ❶ عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام تھے۔دیلم کے باشندے تھے۔کبار تابعین میں سے ہیں۔آپ نے عبداللہ بن عمر، اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے سماعِ حدیث کیا، اور آپ سے زہری اور امام مالک بن انس جیسے اصحاب علم نے روایتِ حدیث کی۔روایتِ حدیث میں معروف لوگوں میں سے ہیں۔آپ کا شمار ان ثقہ لوگوں میں ہوتا ہے جن سے علم اخذ کیا جاتا ہے اور ان سے مروی احادیث کو محفوظ کر کے ان پر عمل کیا جاتا ہے۔عبداللہ بن عمر سے مروی اکثر احادیث کا دار و مدار آپ ہی کے طریق و سند پر ہے۔امام مالک کا قول ہے کہ جب میں نافع عن ابن عمر کے طریق سے کوئی حدیث سنتا ہوں تو میں کسی دوسرے سے اس حدیث کے سننے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔۱۱۷ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔سَرْ جِس: پہلی سین پر زبر، راء ساکن اور اس کے جیم کے نیچے زیر ہے۔

نافع بن جبیر بن مطعم: ❷ قریشی، حجازی ہیں۔اپنے والد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما وغیرہ سے احادیث روایت کرتے ہیں، اور ان سے زہری وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

نافع بن غالب: ❸ آپ کی کنیت ابو غالب [الباہلی] ہے۔درزی تھے۔بنو باہلہ قبیلے کے فرد ہیں۔بصرہ کے تابعین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔آپ نے انس بن مالک سے اور آپ سے عبدالوارث نے روایتِ حدیث کی ہے۔

نبیہ بن وہب: ❹ قبیلہ بنو کعب سے ہیں۔حجاز کے باشندے ہیں۔آپ نے ابان بن عثمان اور کعب مولیٰ سعید بن العاص سے سماعِ احادیث کیا اور آپ سے نافع نے روایتِ حدیث کی ہے۔نُبَیہ: نون پر پیش، باء پر زبر، اس کے بعد یاء ہے۔

النضر بن شمیل: ❺ آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔بنو مازن کے قبیلے سے ہیں۔مرو میں سکونت پذیر رہے۔۲۰۳ھ کے لگ بھگ وہیں وفات پائی۔آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔فن لغت، نحو اور دیگر فنون میں امامت کے رتبے پر فائز تھے۔شُمیل: شین پر پیش اور میم پر زبر ہے۔

ناصح بن عبداللہ المحلمی: ❻ ''باب الشفقة والرحمة'' میں ان کا ذکر آیا ہے۔اس نے سماک اور یحییٰ بن ابی کثیر سے سماع حدیث کیا اور اس سے یحییٰ بن یعلیٰ اور اسحٰق بن منصور السلولی نے روایتِ حدیث کی ہے۔محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

❶ ثقہ ثبت فقیہ مشہور ہیں۔التقریب: ۷۰۸۶۔ ❷ ثقہ ہیں۔التقریب: ۷۰۷۲۔ ❸ ثقہ ہیں۔التقریب: ۸۲۹۷۔

❹ ثقہ ہیں۔التقریب: ۷۰۹۷۔ ❺ ثقہ ثبت ہیں۔التقریب: ۷۱۳۵۔ ❻ ضعیف ہے۔التقریب: ۷۰۶۷؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ۳۹۲؛ الضعفاء للعقیلی: ۴/ ۳۱۱۔

النفیلی: ❶ آپ کا نام عبداللہ بن علی بن نفیل ہے۔ اپنے جد امجد کی نسبت سے ''النفیلی'' کہلاتے ہیں۔ حافظ حدیث ہیں۔ مالک سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور آپ سے امام ابوداود نے احادیث روایت کی ہیں۔ امام ابوداود نے آپ کے متعلق کہا ہے کہ میں نے ان سے بڑھ کر قوی حافظے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ امام احمد آپ کی بہت قدر کیا کرتے تھے۔ آپ دین کے ارکان میں سے ایک رکن تھے۔ ۲۳۴ھ کو آپ کی وفات ہوئی۔

النجاشی: حبشہ کے حاکم، یہ اسلام قبول کر کے نبی ﷺ پر ایمان لے آئے تھے۔ ان کا نام اصحمہ ہے۔ فتح مکہ سے قبل ان کی وفات ہوئی۔ جب نبی ﷺ کے پاس وفات کی خبر پہنچی تو آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ابن مندہ نے آپ کو صحابہ کرام میں شمار کیا ہے۔ اگرچہ انہیں نبی ﷺ کی زیارت کا موقع نہیں مل سکا۔ صحیح بات یہی ہے کہ آپ کو صحابہ کرام میں شمار نہ کیا جائے، کیونکہ آپ پر صحابی کا اطلاق کسی بھی لحاظ سے درست نہیں۔ ''صلوۃ الجنازہ'' وغیرہ میں ان کا ذکر آیا ہے۔

ابونضر: ❷ آپ کا نام سالم بن ابی امیہ ہے۔ عمر بن عبید بن معمر کے آزاد کردہ غلام تھے۔ قریش کے ایک قبیلے بنوتیم کے فرد ہیں۔ مدنی ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ امام مالک، سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

النضر: نون پر زبر اور ضاد ساکن ہے۔

ابونضرہ: ❸ آپ کا نام المنذر بن مالک ہے۔ بنوعبد قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے ابن عمر، ابوسعید اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور آپ سے ابراہیم تیمی، قتادہ اور سعید بن یزید نے روایت حدیث کی ہے۔ بصرہ کے تابعین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ حسن بصری کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے آپ کی وفات ہوئی۔

ابن النواحہ: کا نام عبداللہ ہے، یہ وہی شخص ہے جو اپنے ساتھی ابن اثال کے ہمراہ مسیلمہ کذاب کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تھا۔ ''باب الامان'' میں ان دونوں کا ذکر ہے۔ مسیلمہ کذاب کے قتل ہو جانے کے بعد ابن النواحہ مسلمانوں کے لشکر میں شامل ہو گیا تھا۔ آپ کو سیدنا عمر کے عہد میں یمنی قافلے کے ساتھ کوفہ کی طرف بھیجا گیا تھا۔ یہ اپنی قوم بنی حنیفہ کے امام تھے۔ حارثہ بن مضرس (مضرب) نے ان کے متعلق گواہی دی تھی۔ مسیلمہ کذاب کے ساتھی بستی کی ایک مسجد میں جمع ہو کر صبح کی نماز کے بعد درس و تدریس کیا کرتے تھے۔ مسیلمہ کا دعویٰ تھا کہ یہ تعلیمات اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی جاتی ہیں۔ کوفہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کے معلّم اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے وزیر یعنی مؤید ساتھی تھے۔ باغی گروہ کو پیش کیا گیا ان کی سرکشی عیاں اور واضح ہو گئی۔ تو ان سے توبہ کرائی گئی۔ یہ لوگ اپنے موقف سے تائب ہو گئے تو ابن النواحہ کے سوا باقی تمام لوگوں کی توبہ قبول کر لی گئی۔ ابن مسعود نے اس کی توبہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان لوگوں کو سرزمینِ شام کی طرف بھیج کر ان کے دلوں کے بھید اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے گئے۔ ابن مسعود نے فرمایا: اگرچہ ان کے دلوں کے بھید اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے گئے ہیں، سرزمینِ شام کا طاعون ان کے متعلق

---

❶ ثقہ ہیں۔ الجرح والتعدیل: ٥/ ١٥٩؛ الثقات لا بن حبان: ٨/ ٣٥٦؛ سیر اعلام النبلاء: ١٠ / ٦٣٤۔

❷ ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ٢١٦٩۔

❸ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٦٨٩٠۔

فیصلہ کرے گا۔ [1] ورنہ ہمیں اب ان سے کوئی سروکار نہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابن النواحہ کے قتل پر اصرار کیا، کیونکہ یہ اپنی بے دینی پر کاربند ہونے کے علاوہ اس کا مبلّغ اور ناشر بھی تھا۔ چنانچہ انہوں نے قرظہ بن کعب کو حکم دیا اور اس نے بازار میں سرعام اس کی گردن اڑادی۔

فصل

صحابہ کرام/حرف الواو

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ: بنولیث قبیلے کے فرد ہیں۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے جانے کی تیاریوں میں مصروف تھے تو یہ ان دنوں میں تشریف لاکر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے تین سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارے۔ اہل صفہ میں سے تھے۔ بصرہ میں سکونت رکھی، بعدازاں سرزمین شام کی طرف نقل مکانی کر گئے تھے۔ آپ کی سکونت دمشق سے تین فرسخ (تقریباً نو میل) دور ''البلاط'' نامی بستی میں تھی، پھر آپ بیت المقدس چلے گئے اور وہیں بعمر سو سال وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

وہب بن عمیر رضی اللہ عنہ: بن وہب جمحی۔ غزوۂ بدر میں کفر کی حالت میں مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہوئے۔ ان کے والد نے مدینہ منورہ میں آکر اسلام قبول کرلیا تو ان کے اکرام کے طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے وہب کو آزاد کردیا، پھر انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں میں ان کی خوب قدرومنزلت تھی۔ فتح مکہ کے زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صفوان بن امیہ کی طرف دعوت اسلام دے کر بھیجا تھا۔ انہوں نے سرزمینِ شام میں جہاد کے دوران میں وفات پائی۔

وابصہ بن معبد: آپ کی کنیت ابوشدّاد ہے۔ اوس قبیلے کے فرد ہیں۔ کوفہ میں مقیم رہے، پھر ''الجزیرہ'' کی طرف نقل مکانی کر گئے اور ''الرقہ'' میں وفات پائی۔ آپ سے زیاد بن ابی الجعد نے روایتِ حدیث کی ہے۔

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ: حضرموت کے باشندے اور وہاں کے شہزادے تھے۔ آپ کے والد وہاں کے ایک بادشاہ تھے۔ آپ ایک وفد کی صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ کہا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے آنے سے پہلے ہی صحابہ کرام کو ان کی آمد سے مطلع کر دیا تھا، اور فرمایا: حضرموت کے دور دراز کے علاقے سے وائل بن حجر تمہارے پاس آنے والا ہے، وہ اسلام قبول کر کے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کی رغبت رکھتا ہے اور وہ بادشاہوں کی اولاد میں سے ہے۔ جب وہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ''مرحبا'' یعنی خوش آمدید کہا۔ انہیں اپنے قریب بٹھایا اور اپنی مبارک چادر بچھا کر اس پر انہیں جگہ دی اور آپ نے ان کے حق میں یوں دعا فرمائی: یا اللہ! وائل، اس کی اولاد اور اس کے پوتوں میں برکت فرما۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی طرف سے حضرت موت کا حاکم مقرر فرمایا۔ ان سے ان کے بیٹوں علقمہ اور عبدالجبار وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ حجر: حاء پر پیش، جیم ساکن اور پھر راء ہے۔

وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ: اصلاً حبشہ کے رہنے والے ہیں، مکہ مکرمہ کے حبشی غلاموں میں سے تھے۔ جبیر بن مطعم کے غلام تھے۔

---

[1] تاریخ بغداد: ۸/ ۵۴۲ وسندہ صحیح۔ **تنبیہ**: میرے علم کے مطابق ابن النواحہ کے بارے میں یہی ایک روایت صحیح ہے، باقی ضعیف ہیں۔ مثلاً: ابو داود: ۲۷۶۲ فیہ ابو اسحاق وھو مدلس اور کچھ روایات مثلاً مسند احمد والطیالسی وغیرہ کی مسعودی کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ واللہ اعلم۔

انہوں نے ہی غزوۂ احد میں سید الشہداء امیر حمزہ بن عبد المطلب کو قتل کیا تھا۔ یہ ان دنوں کافر تھے۔ فتح طائف کے بعد آپ نے اسلام قبول کیا اور یمامہ کی لڑائی میں شامل ہوئے۔ کہا کرتے تھے کہ میں نے ہی مسیلمہ کذاب کو قتل کیا ہے۔ میں ایک بہترین آدمی (حمزہ رضی اللہ عنہ) کو قتل کر چکا ہوں تو میں نے اپنے نیزے سے ایک بدترین آدمی (مدعی نبوت مسیلمہ کذاب) کو بھی کیفرِ کردار تک پہنچایا ہے۔ سرزمین شام میں مقیم رہے اور حمص میں وفات پائی۔ آپ سے آپ کے بیٹوں اسحاق اور حرب وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

الولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو وہب ہے۔ قریشی خاندان میں سے ہیں۔ عثمان بن عفان کے مادری بھائی تھے۔ آپ نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا، جبکہ ابھی قریب البلوغ تھے۔ سیدنا عثمان نے آپ کو کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ قریش کے سرکردہ افراد اور مشہور شعراء میں سے تھے۔ ابو موسیٰ ہمدانی وغیرہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے ''الرقہ'' میں آپ کی وفات ہوئی۔

الولید بن الولید رضی اللہ عنہ: قریش کے خاندان بنو مخزوم کے فرد ہیں۔ خالد بن ولید کے بھائی ہیں۔ غزوۂ بدر کے موقع پر کافر تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہوئے تھے۔ آپ کے بھائی خالد اور ہشام نے آپ کا فدیہ ادا کیا تھا۔ جب ان کا فدیہ ادا کر دیا گیا تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ان سے کہا گیا کہ تم نے فدیہ ادا کرنے سے قبل اسلام کیوں نہ قبول کیا؟ تو فرمایا: میں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ تم یوں کہو کہ قید سے گھبرا کر مسلمان ہو گیا ہے۔ ان کے خاندان کے لوگوں نے اسلام قبول کرنے کی پاداش میں انہیں مکہ مکرمہ میں قید میں ڈال دیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قنوت نازلہ میں ان کے حق میں اور مکہ مکرمہ میں گرفتار دوسرے کمزور مسلمانوں کے حق میں رہائی کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ بالآخر انہیں ان کی قید سے رہائی مل گئی اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آن ملے۔ عمرۃ القضاء میں شریک ہوئے تھے۔ عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

ورقہ بن نوفل بن اسد: قریشی ہیں۔ اسلام سے قبل نصرانیت اختیار کر لی تھی، اور انجیل و تورات کے عالم تھے۔ کافی عمر رسیدہ تھے اور نابینا ہو گئے تھے، ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد تھے۔

ابو واقد رضی اللہ عنہ: الحارث بن عوف، بنو لیث کے فرد ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ اہل مدینہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ مکہ مکرمہ میں ایک سال معتکف رہے اور ۷۵ سال کی عمر میں ۶۸ھ کو وہیں وفات پائی اور ''فخ'' کے مقام پر مدفون ہوئے۔

ابو وہب الجشمی: ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور آپ سے انہوں نے احادیث بھی روایت کی ہیں۔ الجشمی: جیم پر پیش، شین پر زبر اور میم کے نیچے زیر ہے

فصل

تابعین عظام

وہب بن منبہ: [1] آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ صنعاء کے باشندے ہیں۔ اصلاً فارس کے لوگوں میں سے ہیں۔ آپ نے جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے احادیث کا سماع کیا۔ اور ۱۱۴ھ میں وفات پائی۔ منبہ: میم پر پیش، نون پر زبر، باء پر تشدید

[1] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۴۸۵۔

اور نیچے زیر ہے۔

وبرہ بن عبدالرحمٰن: ❶ آپ کی کنیت ابوخزیمہ ہے۔ بنوحارث قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور سعید بن جبیر سے روایتِ حدیث کی ہے، اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ وبرہ: واو پر زبر اور باء ساکن ہے۔

وکیع بن جراح: ❷ کوفی ہیں۔ بنی قیس بن غیلان کے فرد ہیں۔ کہا گیا ہے کہ آپ اصل میں نیشاپور کے نواح کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے ہشام بن عروہ، اوزاعی، اور سفیان ثوری وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے عبداللہ بن مبارک، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، علی بن المدینی اور بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ نے بغداد میں آ کر لوگوں کو احادیث سنائیں، آپ ثقہ، قابل اعتماد ایسے شیوخِ حدیث میں سے ہیں جن کی بات کی طرف لوگ رجوع کرتے تھے۔ آپ امام ابوحنیفہ کے قول کے مطابق فتوی دیا کرتے تھے۔ آپ نے ان سے بہت زیادہ سماع کیا۔ آپ کی ولادت ۹۹ھ میں ہوئی اور ۱۹۷ھ میں دس محرم کو مکہ مکرمہ سے واپسی پر آپ کی وفات ہوئی اور "فید" کے مقام پر مدفون ہوئے۔

وحشی بن حرب [بن وحشی]: ❸ آپ نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے صدقہ بن خالد وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ کو اہلِ شام میں شمار کیا جاتا ہے۔

ابو وائل: ❹ آپ کا نام شقیق بن سلمہ ہے۔ بنواسد کے قبیلے سے ہیں، کوفہ کے رہنے والے تھے۔ آپ نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے پائے ہیں۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے، لیکن آپ کی زیارت اور آپ سے احادیث کا سماع نہیں کر سکے۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت میری عمر دس سال تھی اور میں دیہات میں اپنے خاندان کی بکریاں چرایا کرتا تھا، آپ نے سیدنا عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما جیسے کبار صحابہ کرام سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ خصوصی اور قریبی تعلق تھا۔ کثیر الحدیث، اور ثقہ ہیں۔ حجاج کے دور میں آپ کی وفات ہوئی۔

الولید بن عتبہ بن ربیعہ: کافر ہے۔ غزوۂ بدر میں اس کا ذکر آیا ہے۔ غزوۂ بدر میں شرک کی حالت میں مقتول ہوا۔

فصل

صحابہ کرام/حرف الھاء

ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ: قریش کے بنواسد خاندان کے فرد ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے صاحب علم و فضل صحابہ کرام میں سے ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں سیدنا عمر بن خطاب کا نام بھی آتا ہے۔ آپ کی وفات اپنے والد سے پہلے ہوئی تھی۔ ان کے والد کی وفات ۵۴ھ میں ہوئی۔

ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ: عمرو بن العاص کے بھائی ہیں، قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ مکرمہ میں آپ نے اسلام قبول کیا اور حبشہ کی

---

❶ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۳۹۷۔ ❷ ثقہ، حافظ اور عابد ہیں۔ التقریب: ۷٤۱٤۔
❸ مستور ہے۔ التقریب: ۷۳۹۹۔ ❹ ثقہ، مخضرم ہیں۔ التقریب: ۲۷۱٦۔

طرف ہجرت بھی کی۔ جب انہیں نبی ﷺ کی ہجرت کی اطلاع ملی تو حبشہ سے مکہ مکرمہ واپس آئے اور غزوۂ خندق کے بعد مدینہ منورہ پہنچے۔ انتہائی نیک اور صاحب علم و فضل تھے۔ آپ کے برادر زادے عبداللہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۱۳ھ میں یرموک میں شہید ہوئے۔

ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ: انصاری ہیں۔ بصرہ کے باشندے تھے۔ وہیں آپ کی وفات ہوئی، آپ کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث ان کے ہاں متداول ہیں۔ آپ کے بیٹے سعد اور حسن بصری وغیرہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ: انصار کے ایک قبیلے بنو واقف کے فرد ہیں۔ غزوۂ تبوک میں شرکت سے جو تین آدمی پیچھے رہ گئے تھے، پھر بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی تھی، آپ بھی ان میں سے ایک ہیں۔ آپ کے باقی دو ساتھیوں کے نام کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع ہیں۔ بدری صحابی ہیں۔ آپ ہی کے متعلق لعان والا واقعہ ہے کہ آپ نے اپنی بیوی پر شریک کے ساتھ بدکاری کا الزام لگایا تھا۔ جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

ہزال بن [رباب] رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابونعیم ہے۔ بنو اسلم قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ کے بیٹے نعیم اور محمد بن المنکدر نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ماعز رضی اللہ عنہ کے رجم والے واقعہ میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ محمد بن المنکدر نعیم سے اور وہ اپنے والد سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: مؤرخین کے ہاں آپ کے نام و نسب کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے۔ آپ کے نام کے متعلق زیادہ مشہور قول یہ ہے کہ قبل از اسلام آپ کا نام عبدشمس یا عبدعمرو تھا اور قبولِ اسلام کے بعد آپ کا نام عبداللہ یا عبدالرحمٰن رکھا گیا۔ آپ قبیلہ دوس کے فرد ہیں۔ امام ابو احمد الحاکم کا بیان ہے کہ ہمارے نزدیک ابو ہریرہ کے اصل نام کے بارے میں صحیح ترین قول یہ ہے کہ آپ کا نام عبدالرحمٰن بن صخر ہے، البتہ آپ کی کنیت آپ کے نام پر غالب آ گئی ہے۔ اب گویا اس کنیت کے علاوہ آپ کا کوئی نام ہی نہیں۔ آپ نے خیبر کے موقع پر اسلام قبول کیا اور غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد آپ دن رات نبی ﷺ کے ساتھ ہی رہے۔ آپ کو حصولِ علم دین کا بہت زیادہ شوق تھا۔ آپ محض اتنی خوارک پر اکتفا کرتے تھے جو آپ کی بھوک کی شدت کو مٹا دے۔ رسول اللہ ﷺ جہاں بھی جاتے آپ سائے کی طرح آپ کے ساتھ ساتھ رہتے۔ جب رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لے جاتے تو آپ کی چوکھٹ پر بیٹھے رہتے۔ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہیں بہت زیادہ احادیث یاد تھیں۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ دوسرے صحابہ کو کسی مسئلے یا حدیث کا علم نہیں ہوتا تھا اور آپ کو وہ مسئلہ یا حدیث معلوم ہوتی تھی۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ آپ دن رات نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر رہتے تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں مگر مجھے وہ یاد نہیں رہتیں، بھول جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اپنی چادر بچھاؤ۔ میں نے اپنی چادر بچھائی۔ آپ نے بہت سی احادیث بیان فرمائیں مجھے ان میں سے ایک بھی حدیث نہیں بھولی۔ [1] امام بخاری فرماتے ہیں کہ آپ نے آٹھ سو سے زائد صحابہ و تابعین سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان میں عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، جابر اور انس رضی اللہ عنہم کے

[1] صحیح بخاري: ٢٠٤٧؛ صحیح مسلم: ٢٤٩٢۔

نام بھی ہیں۔ ۵۷، ۵۸ یا ۵۹ ھ میں آپ کی وفات ہوئی، جبکہ آپ کی عمر ۷۸ سال تھی۔ ابو ہریرہ کی وجہ تسمیہ: آپ کے پاس ایک چھوٹی سی بلی تھی۔ جسے آپ ہر وقت اٹھائے رہتے اور اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

ابوالہیثم: آپ کا نام مالک بن تیہان ہے، قبل ازیں بہر میم میں آپ کا ذکر ہو چکا ہے۔

ابو ہاشم رضی اللہ عنہ: آپ کا نام شیبہ بن عتبہ بن ربیعہ ہے۔ قریش میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کا نام ہشام ہے۔ بعض نے کہا: آپ کی یہ کنیت ہی آپ کا نام ہے اور یہی قول زیادہ مشہور ہے۔ آپ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں، فتح مکہ کے دن آپ نے اسلام قبول کیا۔ سرزمین شام میں مقیم رہے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آپ نے وفات پائی۔ صاحب علم وفضل اور صالح تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

فصل

تابعین عظام

ابو ہند [الحجام]: 1 ان کا نام یسار ہے۔ یہ سینگی لگایا کرتے تھے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سینگی لگائی تھی۔ آپ قبیلہ بنو بیاضہ کے غلام تھے۔ آپ نے ابو ہریرہ، عبداللہ بن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کی ہے۔

ہشام بن عروہ بن زبیر: 2 آپ کی کنیت ''ابوالمنذر'' ہے۔ قریش خاندان کے فرد ہیں۔ مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔ مدینہ منورہ کے مشہور تابعین میں سے ایک ہیں۔ کثرت سے احادیث روایت کی ہیں۔ اکابر اہل علم اور جلیل القدر تابعین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے سفیان ثوری، مالک بن انس اور ابن عیینہ جیسے بڑے محدثین نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ بغداد میں خلیفہ منصور کے ہاں بھی گئے تھے۔ آپ کی ولادت ۶۱ ھ میں ہوئی اور ۱۴۶ ھ کو بغداد میں وفات پائی۔

ہشام بن زید: 3 بن انس بن مالک، انصاری ہیں۔ آپ نے اپنے دادا انس رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث کا سماع کیا۔ بصرہ کے اہل علم میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔

ہشام بن حسان: 4 قبیلہ قردوس کے غلام تھے، اسی نسبت سے ''القردوسی'' کہلاتے ہیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ یہ ان کے غلام نہ تھے، بلکہ ان کے قبیلے میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ آپ ہی نے کہا تھا کہ حجاج بن یوسف نے جن لوگوں کو ظلم کرتے ہوئے قتل کیا ہے، اگر ان کا شمار کیا جائے تو یہ تعداد ایک لاکھ بیس ہزار بنتی ہے۔ آپ نے حسن، عکرمہ اور عطاء سے سماع کیا اور آپ سے حماد بن زید اور فضل بن عیاض وغیرہما نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۱۴۷ ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ القردوسی: قاف پر پیش، دال (مہملہ) پر پیش اور آخر میں سین (مہملہ) ہے۔

---

1 ان کے نام میں کافی اختلاف ہے۔ بعض نے عبداللہ بن ہند، بعض نے سالم بن ابی سالم تو کسی نے ابو ہند سنان ذکر کیا ہے۔ صاحبِ کتاب کا انہیں تابعین میں شمار کرنا درست نہیں ہے۔ دیکھئے الاستیعاب لابن عبدالبر: ٤/ ١٧٧٢؛ اسد الغابة لابن الاثیر: ٢/ ١٥٧، ٣١١؛ الاصابة لابن حجر: ٧/ ٣٦٣۔ 2 ثقہ، فقیہ ہیں۔ التقریب: ٧٣٠٢۔ **تنبیہ**: یہ تدلیس سے بری ہیں۔

3 ثقہ ہیں۔ التقریب: ٧٢٩٣۔ 4 ثقہ ہیں۔ التقریب: ٧٢٨٩۔ **تنبیہ**: یہ مدلس بھی ہیں۔

ہشام بن عمار: ❶ آپ کی کنیت ابوالولید ہے۔ قبیلہ بنوسلمہ کے فرد ہیں۔ دمشق کے باشندے تھے۔ قرآن کریم کے حافظ، قراءت کے ماہر اور خطیبِ دمشق تھے۔ آپ نے مالک اور یحییٰ بن حمزہ سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے امام بخاری، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، محمد بن خریم اور الباغندی نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ نے ۹۲ سال عمر پائی اور ۲۴۵ھ کو فوت ہوئے۔

ہشام بن زیاد: ❷ ابوالمقدام کنیت ہے۔ آپ نے القرظی اور حسن سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے شیبان بن فروخ اور القواریری نے روایتِ حدیث کی ہے۔ علمائے جرح وتعدیل نے اسے ضعیف راوی قرار دیا ہے۔

ہشیم بن بشیر السلمی: ❸ شہر واسط کے باشندے تھے، اس لیے ''الواسطی'' کہلاتے ہیں۔ آپ نے عمرو بن دینار، زہری، یونس بن عبید اور ایوب سختیانی وغیرہ مشہور ائمہ حدیث سے حدیث کا سماع کیا اور آپ سے امام مالک، سفیان ثوری، شعبہ اور ابن المبارک جیسے بہت سے اہل علم نے روایتِ حدیث کی۔ آپ کی ولادت ۱۰۴ھ کو اور ۱۸۳ھ میں وفات ہوئی۔

ہلال بن علی بن اسامہ: ❹ آپ اپنے جدامجد کی نسبت سے مشہور ہیں ورنہ ان کی ولدیت ابومیمونہ ہے۔ قبیلہ بنوفہر کے فرد ہیں۔ آپ نے انس، عطاء بن یسار وغیرہ سے اور آپ سے مالک بن انس وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

ہلال بن عامر: ❺ المزنی، کوفہ کے اہل علم میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے والد سے حدیث کا سماع اور رافع [بن عمرو] مزنی سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے یعلیٰ وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

ہلال بن یساف: ❻ اشجع کے غلام تھے۔ آپ کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایتِ حدیث اور ابومسعود انصاری سے سماعِ حدیث کیا اور آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

ہلال بن عبداللہ، ابوہاشم الباہلی: ❼ آپ نے ابواسحٰق سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے عفان، اور مسلم نے روایت حدیث کی ہے۔ امام بخاری نے انہیں ''منکر الحدیث'' لکھا ہے۔

ہمام بن الحارث: ❽ النخعی تابعین کے طبقہ میں سے ہیں۔ آپ نے عبداللہ بن مسعود اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما وغیرہ صحابہ سے سماعِ حدیث کیا اور آپ سے ابراہیم نخعی نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ہود بن عبداللہ بن سعد العصری: ❾ آپ نے اپنے دادا مزیدہ اور [معبد] بن وہب سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ ہر دو صحابی تھے۔ آپ سے طالب بن حجیر نے احادیث روایت کی ہیں۔

---

❶ ثقہ وصدوق ہیں۔ الثقات للعجلی: ۱۹۰۸؛ الجرح والتعدیل: ۹/ ۶۶، ۶۷؛ الثقات لا بن حبان: ۹/ ۲۳۳؛ الکاشف: ۵۹۷۳؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ۲/ ۶۹۲؛ التقریب: ۷۳۰۳۔ ❷ ضعیف ومتروک ہے۔ التقریب: ۷۲۹۲۔
❸ ثقہ ثبت ہونے کے ساتھ مدلس بھی ہیں۔ التقریب: ۷۳۱۲۔ ❹ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۳۴۴۔ ❺ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۳۴۱۔
❻ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۳۵۲۔ ❼ متروک ہے۔ التقریب: ۷۳۴۳؛ الکاشف للذہبی: ۶۰۰۲؛ الضعفاء لا بن الجوزی: ۳/ ۱۷۷۔ ❽ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۱۹۱۶؛ الجرح والتعدیل: ۹/ ۱۰۶، ۱۰۷؛ الثقات لابن حبان: ۵/ ۵۱۰؛ التقریب: ۷۳۱۶۔ ❾ حسن الحدیث ہیں۔ الثقات لا بن حبان: ۵/ ۵۱۶؛ سنن الترمذی: ۱۶۹۰۔

ہبیرہ بن یریم: [1] آپ نے سیدنا علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے ابو فاختہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ روایت حدیث میں ثقہ راوی ہیں، البتہ امام نسائی نے ان کے متعلق فرمایا: ''لیس بالقوی'' یہ روایت حدیث میں قوی (معتبر) نہیں۔ ۶۶ھ کو ان کی وفات ہوئی۔

ہزیل بن شرحبیل: [2] بنو اود قبیلے کے فرد ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ نابینا تھے۔ آپ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

ابو الہیاج الاسدی: [3] ان کا نام حیان بن حصین ہے۔ بنو اسد میں سے تھے۔ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے کاتب (سیکرٹری) تھے۔ امام احمد نے فرمایا: ''منصور بن حیان کے والد ہیں۔'' جلیل القدر تابعی ہیں۔ ان کی بیان کردہ احادیث صحیح کے درجہ کی ہیں۔ آپ نے سیدنا علی اور عمار سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے شعبی اور ابو وائل نے روایت حدیث کی ہے۔ الہیاج: یاء پر تشدید اور آخر میں جیم ہے۔

صحابیات

ہند بنت عتبہ بن ربیعہ: یہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر اپنے شوہر کے قبول اسلام کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا سابقہ نکاح بحال رکھا۔ یہ بہت فصیح اور عقل مند خاتون تھیں۔ انہوں نے جب دوسری خواتین کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ((لاتشرکن باللہ شیاءً و لاتسرقن)) کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گی اور نہ چوری کرو گی تو انہوں نے عرض کیا کہ ابوسفیان (میرا شوہر) بہت کنجوس شخص ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر محض اتنا لے سکتی ہو جو معمول کے اخراجات کے مطابق تمہاری اور تمہاری اولاد کی ضرورت کے لیے کافی ہو۔ جب آپ نے فرمایا: ((و لاتـزنین)) اور تم زنا نہ کرو گی، تو انہوں نے عرض کیا: کوئی آزاد (شریف) عورت زنا بھی کرتی ہے؟ جب آپ نے فرمایا: ((و لاتقتلن اولادکن)) اور تم اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گی، تو انہوں نے کہا: آپ نے ہماری اولاد کو تو بدر کے دن ہی قتل کر دیا تھا۔ جن کو ان کے بچپن میں ہم نے پالا پوسا اور ان کے بڑے ہونے پر آپ نے انہیں قتل کر دیا۔ [4] ان کی وفات خلیفہ ثانی امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں اسی دن ہوئی جس دن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

ام ہانی: ان کا نام فاختہ بنت ابی طالب ہے۔ امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ تھیں۔ قبل از اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا تھا، اسی طرح ہبیرہ بن ابی وہب نے بھی انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو ابوطالب نے ہبیرہ سے ان کا

---

[1] ثقہ وصدوق ہیں۔ الثقات للعجلی: ۱۸۸۵؛ الثقات لا بن حبان: ۵/ ۵۱۱؛ الجرح والتعدیل: ۹/ ۱۰۹؛ الکاشف: ۵۹۴۱؛ موسوعۃ اقوال الامام احمد: ۴/ ۳۵۔ [2] ثقہ مخضرم ہیں۔ التقریب: ۷۲۸۳۔ [3] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۵۹۶؛ الثقات للعجلی: ۲۲۸۱۔ [4] ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے الطبقات الکبری لا بن سعد: ۸/ ۹، ۲۳۷، اور متصل سند عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن عروہ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے دیکھئے معرفۃ الصحابۃ لأبی نعیم: ۶/ ۳۴۶۰۔

نکاح کر دیا تھا۔ انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو ان کے درمیان جدائی ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد بھی انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو اسلام سے پہلے بھی آپ سے دلی محبت کرتی تھی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اس محبت کا کیا عالم ہوگا، لیکن میری مجبوری یہ ہے کہ میں صاحبِ اولاد ہوں۔ [1] پھر رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں سکوت اختیار فرمایا۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے جن میں سیدنا علی اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے نام بھی آتے ہیں۔

ام ہشام: بنت حارثہ بن نعمان، صحابیہ ہیں۔ بہت سے لوگوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

فصل

صحابہ کرام / حرف الیاء

یزید بن الاسود رضی اللہ عنہ: السوائی۔ ان کے بیٹے جابر نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان کا شمار اہل طائف میں ہوتا ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں معروف ہیں۔ السوائی: سین پر پیش، واو مخفف اور اس کے بعد مدّ ہے۔

یزید بن عامر رضی اللہ عنہ: بنوسواءۃ قبیلے کے فرد ہیں۔ حجاز کے رہنے والے ہیں۔ غزوۂ حنین میں مشرکین کی طرف سے مسلمانوں کے مقابلے میں نکلے تھے۔ اس کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ سائب بن یزید وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

یزید بن شیبان رضی اللہ عنہ: بنواز د قبیلے کے فرد ہیں۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہونے اور احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ ان کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا جاتا ہے جن سے ایک ایک حدیث مروی ہے۔ آپ نے ابن مربع سے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے مروی حدیث مسائل حج سے متعلق ہے۔ مربع: میم کے نیچے زیر ہے۔

یزید بن نعامہ: [2] الضبی، آپ سے سعید بن سلمان نے احادیث روایت کی ہیں۔ غزوۂ حنین میں مشرکین کی طرف سے شریک تھے۔ اس کے بعد قبول اسلام سے مشرف ہوئے۔ امام ترمذی نے کہا: ان کا نبی ﷺ سے سماع اہلِ علم کے ہاں معروف نہیں۔ نعامہ: نون پر زبر اور اس کے بعد عین (مہملہ) ہے۔

یحییٰ بن اُسید بن حُضیر: انصاری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ان کی ولادت ہوئی۔ ان کے والد نے انہی کی نسبت سے کنیت اختیار کی۔ قراءتِ قرآن اور قاری کی فضیلت کے ضمن میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ان کی عمر اتنی تھی کہ اس عمر کے بچے باتوں کو یاد رکھ سکتے ہیں۔ [3] میرے علم کے مطابق ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔

یوسف بن عبداللہ بن سلام: ان کی کنیت ابو یعقوب ہے۔ بنی اسرائیل میں سے تھے اور سیدنا یوسف بن یعقوب کی نسل میں سے تھے۔ عہد رسالت میں ان کی ولادت ہوئی۔ جب یہ پیدا ہوئے تو انہیں نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، آپ نے انہیں اپنی گود

---

[1] الطبقات الکبری لابن سعد: ۸/ ۱۵۱؛ تاریخ دمشق لابن عساکر: ۳/ ۲۴۳ و سنده ضعیف، محمد بن سائب الکلبی متروک، متہم بالکذب ہے۔ [2] جمہور کے نزدیک یہ صحابی نہیں، بلکہ تابعی ہیں۔ دیکھئے الجرح والتعدیل: ۹/ ۲۹۲؛ اسد الغابة لابن الاثیر: ۴/ ۷۳۴؛ الکاشف للذهبی: ۶۳۶۲؛ التقریب: ۷۷۸۶؛ جامع التحصیل للعلائی: ۹۰۵؛ سنن الترمذی: ۲۳۹۲؛ العلل للترمذی: ۶۱۲؛ المراسیل لابن ابی حاتم: ۸۷۹۔ [3] الاستیعاب لابن عبدالبر: ۴/ ۱۵۶۹۔

میں بٹھایا، ان کا نام یوسف رکھا، ان کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور انہیں شیطان سے محفوظ فرمایا۔ بعض اہل علم نے کہا: انہیں نبی ﷺ کو دیکھنے کا شرف حاصل ہے، تاہم آپ سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔

یعلیٰ بن امیہ: التمیمی، الحنظلی، فتح مکہ کے موقع پر انہوں نے اسلام قبول کیا، غزوۂ حنین، طائف اور تبوک میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ان کا شمار اہلِ حجاز میں ہوتا ہے۔ صفوان، عطاء اور مجاہد وغیرہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حامیوں میں سے تھے۔ جنگ صفین میں شہادت سے ہمکنار ہوئے۔

یعلیٰ بن مرہ: بنو ثقیف کے فرد ہیں۔ صلح حدیبیہ، غزوۂ خیبر، فتح مکہ، غزوۂ حنین، طائف اور تبوک میں شرکت کی سعادت سے مشرّف ہوئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کا شمار اہلِ کوفہ میں ہوتا ہے۔

ابوالیسر: یاء پر زبر، اور سین (مہملہ) پر بھی زبر ہے۔ ان کا اصل نام کعب بن عمرو ہے۔ حرفِ کاف میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

تابعین

یزید بن ہارون: 1 بنو سلمہ قبیلے کے غلام تھے، اس نسبت سے السلمی کہلاتے ہیں۔ شہر واسط کے رہنے والے تھے۔ آپ نے بہت سے اہل علم سے روایتِ حدیث کی ہے اور آپ سے احمد بن حنبل، علی بن المدینی وغیرہ اساطینِ علم روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ بغداد میں تشریف لا کر احادیث روایت کیں، بعد ازاں واسط کو لوٹ گئے اور وہیں انتقال ہوا۔ ۱۱۸ھ میں ان کی ولادت ہوئی تھی۔ علی بن مدینی کہتے تھے کہ میں نے یزید بن ہارون سے زیادہ حافظے والا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ آپ حدیث کے بہت بڑے عالم اور قوی حافظہ کے مالک تھے۔ روایتِ حدیث میں ثقہ، اور عابد وزاہد آدمی تھے۔ ۲۱۷ھ کو فوت ہوئے۔

یزید بن زُرَیع: ان کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ قوی حافظہ کے مالک تھے۔ آپ نے ایوب اور یونس سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے علی بن المدینی اور مسدّد بن مسرہد نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا تذکرہ ''باب الشفقة والرحمة'' میں ہوا ہے۔ احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ بصرہ کے اہل علم میں علمی ثقاہت و پختگی ان پر ختم ہے۔ ماہ شوال المکرّم ۱۸۲ھ کو ۸۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔

یزید بن ہرمز: 2 الہمدانی، المدنی، قبیلہ بنو لیث کے غلام تھے۔ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایتِ حدیث کی، اور ان سے ان کے فرزند عبداللہ، عمرو بن دینار اور زہری نے احادیث روایت کی ہیں۔

یزید بن رومان: 3 ان کی کنیت ابو روح ہے۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے عبداللہ بن زبیر اور صالح بن خوّات سے روایت کی ہے اور ان سے زہری وغیرہ نے احادیث بیان کی ہیں۔

یزید بن الاصم: 4 آپ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں۔ آپ نے سیدہ میمونہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت کی ہیں۔

یزید بن نعیم بن ہزّال: 5 قبیلہ بنو اسلم میں سے ہیں۔ اپنے والد اور جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے بھی

---

1 ثقہ، متقن عابد تھے۔ التقریب: ۷۷۸۹۔ 2 ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۷۹۰۔

3 ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۷۱۲۔ 4 ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۶۸۶۔

5 ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۲۰۳۸؛ الثقات لابن حبان: ۵/ ۵۴۸؛ الکاشف للذہبی: ۶۳۶۳؛ التقریب: ۷۷۸۷۔

بہت سے اہل علم نے احادیث بیان کی ہیں۔ نعیم: نون پر [پیش] اور عین (مہملہ) پر بھی زبر ہے۔ ہزّ ال: ھاء پر زبر اور زاء مشدّ د ہے۔

یزید [ابن ابی زیاد]: (1) دمشق کے رہنے والے ہیں۔ اس نے زہری اور سلیمان بن حبیب سے روایتِ حدیث کی اور اس سے وکیع اور ابونعیم نے احادیث روایت کی ہیں۔

یعلیٰ بن مملک: (2) مملک، پہلی میم پر زبر، دوسری میم ساکن، لام پر زبر اور آخر میں کاف ہے۔ مشہور تابعی ہیں، ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا [اور ام درداء] سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے احادیثِ روایت کی ہیں۔

یعیش بن طخفہ: (3) بن قیس، قبیلہ بنوغفار میں سے ہیں۔ اپنے والد سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ ان کے والد اصحابِ صفہ میں سے تھے، اور آپ سے ابوسلمہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ طخفہ: طاء کے نیچے زیر اور خاء (معجمہ) ساکن ہے۔

یعقوب بن عاصم: (4) بن عروہ بن مسعود ثقفی، اہل حجاز میں سے ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

یحییٰ بن خلف: (5) الباہلی، آپ نے معتمر وغیرہ سے احادیثِ روایت کی ہیں اور آپ سے امام مسلم، ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۲۴۲ھ کو فوت ہوئے۔ ''باب اعداد آلۃ الجہاد'' میں ان کا ذکر آیا ہے۔

یحییٰ بن سعید: (6) الانصاری، المدنی۔ آپ نے انس بن مالک، سائب بن یزید اور بہت سے اہل علم سے حدیث کا سماع کیا ہے، اور آپ سے ہشام بن عروہ، مالک بن انس، شعبہ، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ عہد بنی امیہ میں مدینہ منورہ میں قاضی تعینات رہے۔ خلیفہ منصور نے اپنے دورِ خلافت میں انہیں عراق میں بلوا کر الہاشمیہ میں قضاء کا محکمہ ان کے سپرد کیا۔ الہاشمیہ ہی میں ۱۴۳ھ کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ علم حدیث وفقہ کے بہت بڑے امام، جیّد عالم، انتہائی زاہد، پرہیزگار اور صالح انسان تھے۔ فقہ اور دین داری کے حوالے سے نیک شہرت کے حامل تھے۔

یحییٰ بن الحُصَین: (7) آپ نے اپنی دادی ام الحصین اور طارق سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے ابواسحاق اور شعبہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ روایتِ حدیث میں ثقہ تھے۔

یحییٰ بن عبدالرحمٰن: (8) بن حاطب بن ابی بلتعہ، مدنی ہیں۔ صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ ان سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

---

(1) متروک، ضعیف ہے۔ احوال الرجال للجوزجانی: ۱۳۵؛ الضعفاء للنسائی: ٦٥١؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ٤١٥؛ الجرح والتعدیل: ۹/ ۲٦۲، ۲٦۳؛ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۲/ ۷٤۹؛ التقریب: ۷۷۱٦۔ (2) حسن الحدیث ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۵/ ۵۵٦؛ الکاشف: ٦٤۲۰؛ التقریب: ۷۸۵۰؛ سنن الترمذی: ۲۰۰۲؛ صحیح ابن خزیمہ: ۱۱۵۸۔

(3) یہ صحابی ہیں۔ الجرح والتعدیل: ۹/ ۳۰۹؛ الثقات لابن حبان: ۳/ ٤٤۹؛ التقریب: ۳۰۱۰۔ (4) حسن الحدیث ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۵/ ۵۵۲؛ الکاشف للذہبی: ٦۳۹۱؛ التقریب: ۷۸۲۰؛ یہ صحیح مسلم کے راوی ہیں اور ابن خزیمہ، حاکم اور ذہبی نے حدیث کی تصحیح وتحسین کے ذریعے سے انہیں حسن الحدیث قرار دیا ہے۔ (5) صدوق، حسن الحدیث ہیں۔ التقریب: ۷۵۳۹۔

(6) آپ ثقہ ثبت تھے۔ التقریب: ۷۵۵۹۔ **تنبیہ**: یحییٰ بن سعید الانصاری تدلیس سے بری ہیں۔ (7) ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۵۳۲۔

(8) ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۵۹۲۔

یحییٰ بن عبداللہ بن بُحیر: [1] صنعاء کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے اس آدمی سے حدیث روایت کی ہے جسے فروہ بن مُسیک سے سماعِ حدیث کا شرف حاصل تھا، اور آپ سے معمر نے احادیث روایت کی ہیں۔ بَحیر: باء پر زبر، حاء (مہملہ) کے نیچے زیر اور آخر میں راء ہے۔

یحییٰ بن ابی کثیر: [2] ان کی کنیت ابوالنصر ہے۔ یمامہ کے رہنے والے ہیں۔ قبیلہ بنو طے کے غلام تھے۔ اصلاً بصرہ کے رہنے والے تھے، پھر یمامہ کی طرف نقل مکانی کر گئے۔ آپ کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھنے کا اور عبداللہ بن ابی قتادہ سے سماعِ حدیث کا شرف حاصل ہے۔ عکرمہ اور اوزاعی وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

یونس بن یزید: [3] الایلی، آپ نے قاسم، عکرمہ، زہری سے اور آپ سے عبداللہ بن المبارک اور ابن وہب نے احادیث روایت کی ہیں۔ روایتِ حدیث میں ثقہ اور حدیث کے بہت بڑے امام ہیں۔ ۱۵۹ھ کو خالق حقیقی سے جا ملے۔

یونس بن عبید: [4] بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے حسن اور ابن سیرین سے سماعِ حدیث کیا اور آپ سے سفیان ثوری نے اور شعبہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۱۳۹ھ کو وفات پائی۔

فصل

صحابیات

یُسَیرہ: آپ کی کنیت ام یاسر ہے اور یاسر انصاری کی والدہ ماجدہ ہیں، آپ ان معزز خواتین میں سے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی۔ آپ سے آپ کی پوتی حمیضہ بنت یاسر نے احادیث روایت کی ہیں۔ یُسَیرہ: یاء پر پیش، سین (مہملہ) پر زبر، یاء ساکن اور پھر راء (مہملہ) ہے۔

[1] مستور ہے۔ التقریب: ۷۵۷۹۔ [2] ثقہ ثبت ہیں، لیکن مدلس بھی ہیں۔ التقریب: ۷۶۳۲۔
[3] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۹۱۹۔ [4] ثقہ ثبت اور فاضل ہیں۔ التقریب: ۷۹۰۹۔

باب دوم

تذکرۂ ائمہ محدثین

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ

امام مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر، بنو الاصبح قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ ائمہ محدثین کا تذکرہ کرتے ہوئے ہم نے سب سے پہلے ان کا تذکرہ اس لیے کیا ہے کہ امام موصوف کا زمانہ باقی تمام ائمہ محدثین سے پہلے کا ہے اور آپ اپنے مرتبے، معرفت اور علم کے لحاظ سے بھی جملہ ائمہ محدثین سے افضل ہیں، اور علم کے لحاظ سے بھی آپ کا مقام دیگر ائمہ سے فزوں تر ہے۔ آپ بے شمار اہلِ علم کے شیخ، اور ائمہ کرام کے جلیل القدر استاذ ہیں۔ اگر چہ مقدمۂ کتاب میں ہم نے امام بخاری اور امام مسلم کا ذکر پہلے کیا ہے، مقدم کی وجہ ان دو حضرات کی کتابیں اور ان کی شروط ہیں۔ اس کے باوجود یہاں ہم ائمہ کرام کا تذکرہ کرتے ہوئے ان دونوں کو امام مالک سے پہلے ذکر نہیں کر سکتے۔ امام موصوف قدر و منزلت کی بنا پر اسی کے حق دار ہیں کہ ان کا ذکر امام بخاری و مسلم سے بہر حال پہلے کیا جائے، البتہ کتابوں کے لحاظ سے امام بخاری و مسلم کی کتابیں مؤطا امام مالک سے مقدم ہیں۔ آپ کی ولادت با سعادت ۹۵ ھ کو اور وفات ۱۷۹ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی، جبکہ آپ کی عمر مبارک ۸۴ سال تھی۔ واقدی نے لکھا ہے کہ وفات کے وقت آپ کی عمر نوے برس تھی۔ آپ فقہ اور حدیث دونوں میں نہ صرف حجاز کے سب لوگوں کے امام ہیں، بلکہ یہ امر بھی باعث افتخار ہے کہ امام شافعی جیسی عظیم المرتبت علمی شخصیت بھی آپ کی شاگرد اور خوشہ چیں ہے۔

اساتذہ کرام: آپ نے زہری، یحییٰ بن سعید، نافع، محمد بن المنکدر، ہشام بن عروہ، زید بن اسلم، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اور ان کے علاوہ دیگر بے شمار معاصر اہل علم سے استفادہ کیا اور آپ سے بھی اس قدر اہل علم نے استفادہ کیا کہ بوجہ ان کی کثرت کے ان سب کے ناموں کا شمار بہت مشکل ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے علاقے میں لوگوں کے امام اور علمی لحاظ سے سر برآوردہ شخصیت ثابت ہوئے۔

تلامذہ کرام: آپ کے شاگردوں اور مستفیدین میں امام شافعی، محمد بن ابراہیم بن دینار، ابو ہاشم، عبدالعزیز بن ابی حازم وغیرہ آپ کے ایسے شاگرد ہیں جو خود بھی علم کے لحاظ سے موصوف کے مثل ہیں۔ ان کے علاوہ معن بن عیسیٰ، یحییٰ بن یحییٰ، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، عبداللہ بن وہب اور اس قدر اصحاب علم ہیں جن کا شمار کرنا از حد مشکل ہے اور آپ کے شاگردان گرامی امام بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین وغیرہ ائمہ کے بھی استاذ ہیں۔

بکر بن عبداللہ صنعانی کا بیان ہے کہ ہم امام مالک بن انس کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تو آپ ہمیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن کے طریق سے احادیث بیان کرنے لگے اور ہم ہر محفل میں آپ سے ربیعہ کی مزید روایات و احادیث کا تقاضا کرتے۔ بالآخر ایک دن آپ نے ہم سے کہہ ہی دیا کہ تم ربیعہ سے کیا چاہتے ہو؟ وہ ادھر حجرے میں آرام فرما رہے ہیں۔ ہم ان کے ہاں حاضر ہو گئے، ہم نے انہیں بیدار کر کے دریافت کیا: کیا آپ ہی ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ ہم نے عرض

کیا: کیا آپ وہی ربیعہ ہیں جن سے امام مالک بن انس روایت حدیث کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، ہم نے عرض کیا یہ کیا معاملہ ہے کہ آپ کے علم سے امام مالک اس قدر مستفید ہوئے کہ آپ خود اس مقام تک نہیں پہنچ سکے؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ایک مثقال دولت کا حاصل کر لینا حصولِ علم سے بہتر ہے؟ (1) عبدالرحمٰن بن مہدی کا بیان ہے کہ سفیان ثوری حدیث میں تو امام ہیں، لیکن سنت میں نہیں، جبکہ امام اوزاعی سنت میں تو امام ہیں، لیکن حدیث میں نہیں۔ اور امام مالک حدیث اور سنت دونوں میں امام ہیں۔ (2)

امام مالک علم اور دین کی تعظیم کا بہت زیادہ اہتمام کرتے تھے۔ جب مجلسِ حدیث قائم کرتے تو پہلے وضو کرتے، پھر بستر پر بیٹھ کر داڑھی میں کنگھی کرتے، خوشبو استعمال فرماتے، پھر مکمل وقار اور ہیبت کے ساتھ مسند پر تشریف رکھتے۔ بعد ازاں احادیث روایت فرماتے۔ اس بارے میں آپ سے دریافت کیا گیا تو فرمایا: میں حدیث رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کرتا ہوں۔ (3) ایک دن امام ابو حازم کی مجلس حدیث کے پاس سے گزرے، وہ بیٹھے حدیث کا درس دے رہے تھے تو امام مالک وہاں سے گزر گئے۔ اس بارے میں آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے وہاں بیٹھنے کی جگہ نہیں ملی تھی میں نے کھڑے ہو کر حدیث رسول سننا گوارا نہیں کیا۔ (4) یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ لوگوں میں سے امام مالک سے بڑھ کر صحیح احادیث کسی اور کے پاس نہیں۔ (5)

امام شافعی فرماتے ہیں: جب اہل علم کا ذکر کیا جائے تو امام مالک ان میں دمکتے تارے کی مانند ہیں، (6) اور میرے نزدیک علم حدیث میں ان سے بڑھ کر دوسرا کوئی نہیں۔ (7)

نیز فرمایا: جب تمہیں امام مالک کے طریق سے کوئی حدیث پہنچے تو تم اپنے ہاتھ روک لو، یعنی تمہیں اس بارے میں مزید چھان بین کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (8)

نیز امام شافعی نے فرمایا: جب کوئی مبتدع آپ کے ہاں آتا اور آپ سے معارضہ کرتا تو فرماتے کہ مجھے میرے دین و عقیدے پر رہنے دو۔ تم تو دین کے بارے میں متردد ہو، لہٰذا تم کسی اپنے جیسے کے پاس جا کر اس سے معارضہ کرو۔ (9)

امام مالک فرمایا کرتے تھے کہ جس آدمی کو اپنے آپ سے بھی فائدہ نہ پہنچے اس میں لوگوں کے لیے کیا خیر ہوگی؟

نیز فرمایا: کثرتِ روایات کا نام علم نہیں۔ علم در حقیقت ایک نور ہے جسے اللہ تعالیٰ کسی انسان کے دل میں ودیعت فرماتا ہے۔ (10)

ابو عبداللہ نے کہا: میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی، میں نے دیکھا کہ آپ مسجد میں تشریف فرما ہیں اور آپ کے اردگرد بہت سے لوگ موجود ہیں۔ امام مالک نبی ﷺ کے سامنے کھڑے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے کافی ساری کستوری پڑی

---

(1) تاریخ بغداد: ٩/ ٤١٤؛ مختصر تاریخ دمشق: ٨/ ٢٨٩۔ (2) تاریخ دمشق: ٣٥/ ١٨٣۔ (3) ترتیب المدارك وتقریب المسالك للقاضی عیاض: ٢/ ١٥۔ (4) الارشاد للخلیلی: ١/ ٢٠٩۔

(5) تاریخ ابن ابی خیثمه: ٢/ ٣٤٤، رقم: ٣٢٧٨؛ الجرح والتعدیل: ١/ ١٥، ٨/ ٢٠٤۔

(6) حلیة الاولیاء: ٦/ ٣١٨؛ سیر اعلام النبلاء: ٨/ ٥٧۔

(7) الانتقاء لا بن عبدالبر: ١/ ٣٣۔ (8) الانتقاء لا بن عبدالبر: ١/ ٣٣۔

(9) حلیة الاولیاء: ٦/ ٣٢٤؛ سیر اعلام النبلاء: ٨/ ٩٩۔ (10) الكامل لا بن عدی: ١/ ١٠٠؛ ترتیب المدارك: ٢/ ٦٠۔

ہے، آپ ﷺ اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کر امام مالک کو عنایت فرماتے ہیں اور امام صاحب اسے لوگوں پر نچھاور کر رہے ہیں۔ مطرف کہتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کی تعبیر علم اور اتباع سنت ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہم مکہ مکرمہ میں تھے، میری پھوپھی محترمہ نے مجھ سے کہا کہ میں نے آج رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ میں نے پوچھا، وہ کیا؟ بولیں کہ میں نے کسی کہنے والے کو یوں کہتے سنا ہے کہ آج رات روئے زمین کا سب سے بڑا عالم دنیا سے رخصت ہو گیا۔ امام شافعی نے فرمایا: ہم نے اس دن کا حساب لگایا تو وہ وہی دن تھا جس دن امام مالک اپنے رب سے جا ملے تھے۔ 1

امام مالک نے فرمایا: میں ہارون الرشید کی مجلس میں گیا تو اس نے مجھ سے کہا: ابوعبداللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے محل میں تشریف لایا کریں، تاکہ ہماری اولاد آپ سے موطا کا سماع کر سکے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ امیر المومنین کو مزید عزت سے سرفراز فرمائے، دین کا یہ علم آپ ہی کے خاندان میں سے آیا ہے۔ اگر آپ اس کی عزت کریں گے تو یہ معزز ہوگا اور اگر آپ لوگ ہی اس کی تذلیل کریں گے تو یہ ذلیل ہو کر رہ جائے گا۔ علم کی طرف چل کر جانا پڑتا ہے، علم خود چل کر کسی کی طرف نہیں آتا تو ہارون الرشید نے کہا: واقعی آپ کی بات درست ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم بھی مسجد نبوی میں جا کر لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر موطا کا سماع کیا کرو۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ہارون الرشید نے امام صاحب سے پوچھا کیا آپ کے پاس رہائش کے لیے کوئی مکان ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، ہارون الرشید نے آپ کو تین ہزار دینار دے کر کہا: آپ اس رقم سے مکان خرید لیں۔ آپ نے اس سے یہ رقم لے لی مگر اسے خرچ نہ کیا۔ 2 ہارون الرشید نے ایک موقع پر امام مالک سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ مکہ مکرمہ چلیں اور وہاں مستقل سکونت رکھیں۔ میں لوگوں کو آپ کی ترتیب دی ہوئی کتاب موطا پر اسی طرح اکٹھا کرنا چاہتا ہوں جس طرح سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قرآن کریم پر مجتمع کر دیا تھا تو آپ نے فرمایا: لوگوں کو میری کتاب موطا پر مجتمع کرنا کسی بھی لحاظ سے روا نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے جانے کے بعد صحابہ کرام مختلف علاقوں میں چلے گئے اور انہوں نے ان علاقوں کے لوگوں کو احادیث روایت کیں، اس طرح ہر علاقے والوں کے پاس مختلف قسم کا علم ہوگا۔ 3 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔'' 4 آپ کے ہمراہ جانے کی بھی مجھے کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''اگر لوگوں کو علم ہو تو حقیقت ہے کہ ان کے لیے مدینہ منورہ ہی بہتر ہے۔'' 5

نیز آپ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کی سرزمین اپنے اندر سے گندی چیز اور برے اشخاص کو خود ہی نکال باہر کرے گی۔ باقی رہے تمہارے عطا کردہ دینار، تو وہ بعینہٖ موجود ہیں، تم چاہو تو واپس لے لو اور اگر چاہو تو میرے ہی پاس رہنے دو، یعنی میں نے تو اپنے لیے قیام مدینہ منورہ کو پسند کیا ہے اور آپ ان دنانیر کے عوض مجھ سے مدینہ منورہ چھڑانا چاہتے ہیں۔ تو میں مدینۂ رسول پر دنیا کی دولت کو ترجیح نہیں دے سکتا۔

---

1 ترتیب المدارك: ۲/ ۱۴۸۔ 2 تاریخ دمشق: ۳۲/ ۳۵۶۔ 3 تاریخ دمشق: ۳۲/ ۳۵۶۔

4 یہ روایت بالکل بے اصل ہے۔ المقاصد الحسنة للسخاوی: ۳۹۔ 5 صحیح بخاری: ۱۸۷۵؛ صحیح مسلم: ۴۸۷۔

امام شافعی نے فرمایا: میں نے امام مالک کے دروازے پر خراسانی گھوڑوں اور مصر کے خچروں کا رش دیکھا، میں نے ان سے زیادہ خوب صورت گھوڑے اور خچر نہیں دیکھے۔ میں نے امام صاحب سے عرض کیا، یہ گھوڑے اور خچر کتنے خوبصورت ہیں۔ امام مالک نے فرمایا: ابوعبداللہ! یہ سب میری طرف سے آپ کے لیے ہدیہ ہیں۔ میں نے عرض کیا: آپ ان میں سے اپنی سواری کے لیے تو رکھ لیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے شہر میں سواری پر سوار ہوؤں۔ [1] اس عظیم علمی شخصیت اور بحر العلم کے مناقب احاطۂ تحریر میں لانا مشکل ہیں، لہٰذا ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

[1] جامع الاصول لابن الاثیر: ۱/ ۱۸۴ بدون السند۔

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطا، کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ حمزہ زیات کے قبیلے میں سے تھے۔ ریشم کے تاجر تھے۔ آپ کے جدامجد زوطا اہل کابل میں سے تھے اور وہ بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے مملوک تھے۔ انہوں نے انہیں آزاد کر دیا تھا۔ آپ کے والد ثابت پیدائشی مسلمان تھے۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ وہ شروع سے آزاد تھے۔ انہوں نے غلامی کا دور نہیں دیکھا۔ ثابت ابھی چھوٹے ہی تھے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے، آپ نے ان کے اور ان کی اولاد کے حق میں برکت کی دعا فرمائی۔ آپ کی ولادت ۸۰ھ میں اور وفات ۱۵۰ھ کو بغداد میں ہوئی اور آپ خیزران قبرستان میں مدفون ہوئے۔ بغداد میں آپ کی قبر معروف ہے۔ آپ کی زندگی میں چار صحابہ کرام زندہ تھے، انس بن مالک بصرہ میں، عبداللہ بن ابی اوفی کوفہ میں، سہل بن سعد ساعدی مدینہ منورہ میں اور ابوالطفیل عامر بن واثلہ مکہ مکرمہ میں، تاہم ان میں سے کسی سے بھی آپ کی ملاقات نہیں ہوئی اور نہ آپ نے ان سے براہِ راست کچھ سنا ہے۔ آپ نے فقہ کا علم حماد بن ابی سلیمان سے اخذ کیا اور عطاء بن ابی رباح، ابو اسحاق السبیعی، محمد بن المنکدر، نافع، ہشام بن عروہ اور سماک بن حرب وغیرہ سے آپ نے سماع کیا۔ آپ سے عبداللہ بن المبارک، وکیع بن الجراح، یزید بن ہارون، قاضی ابو یوسف اور محمد بن حسن الشیبانی وغیرہ بے شمار لوگوں نے استفادہ کیا۔ خلیفہ منصور آپ کو کوفہ سے بغداد لے گیا، پھر آپ تاحین وفات بغداد میں مقیم رہے۔ مروان بن محمد اموی کے عہد حکومت میں ابن ہبیرہ نے آپ کو کوفہ میں قضا کا منصب قبول کرنے پر مجبور کیا، آپ نے اس سے انکار کیا تو اس نے آپ کو روزانہ دس کوڑے، دس دن تک یعنی کل سو کوڑوں کی سزا دلوائی۔ اس نے جب اس موقف پر آپ کی استقامت دیکھی تو آپ کو اس سے معاف رکھا۔ جب منصور نے آپ کو عراق میں قضا کا منصب دینا چاہا اور آپ نے اس سے انکار کیا تو منصور نے قسم اٹھائی کہ وہ ضرور بالضرور آپ سے یہ کام لے گا تو آپ نے بھی قسم اٹھائی کہ میں یہ کام نہیں کروں گا۔ دونوں کے درمیان قسموں کا تبادلہ ہوا تو منصور نے آپ کو قید میں ڈال دیا۔ قید ہی کی حالت میں آپ کا انتقال ہوا۔ [1] حکم بن ہشام کا بیان ہے کہ مجھے سرزمین شام میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بتلایا گیا کہ امام صاحب غایت درجہ دیانت دار تھے۔ خلیفہ وقت نے اپنے خزانوں کی چابیوں پر آپ کو نگران مقرر کرنا چاہا اور کہا کہ انکار کی صورت میں آپ کو کوڑوں کی سزا جھیلنی پڑے گی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مقابلے میں خلیفہ کی سزا اور عذاب کو برداشت کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عبداللہ بن مبارک کے سامنے امام ابوحنیفہ کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا: تم کس کا تذکرہ کرتے ہو، وہ تو ایسے عظیم انسان تھے کہ ان کے سامنے دنیا کا بے انتہا مال و دولت پیش کیا گیا تو وہ اس سے کنارہ کش رہے۔ آپ کا قد میانہ تھا۔ بعض نے کہا: آپ کا نکلتا ہوا قد تھا، رنگت گندمی تھی۔ آپ کا چہرہ از حد حسین تھا۔ انداز گفتگو انتہائی شان دار اور میٹھا تھا۔ آپ کی محفل بہت ہی اچھی ہوتی۔ آپ بڑے سخی اور اپنے ملنے والوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے تھے۔ امام شافعی نے فرمایا: ''امام مالک سے پوچھا گیا، کیا آپ نے امام ابوحنیفہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا: ہاں، میں نے انہیں ایسا پایا کہ اگر وہ تمہارے ساتھ مٹی کے اس ستون کے بارے میں گفتگو کرنے لگتے تو وہ اپنی چرب زبانی سے اسے سونے کا ثابت کر سکتے تھے۔ امام شافعی نے کہا ہے کہ جو آدمی علم فقہ میں وسعت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے امام ابوحنیفہ کی خوشہ چینی کرنی چاہیے۔ [2] ابو حامد غزالی نے کہا: کہا جاتا ہے کہ امام صاحب

[1] جامع الاصول لا بن الاثیر: ۱۲/ ۹۵۲ بدون السند۔ [2] جامع الاصول لا بن الاثیر: ۱۲/ ۹۵۲ بدون السند۔

آدھی آدھی رات تک قیام کیا کرتے تھے۔ایک دفعہ کہیں چلے جارہے تھے کہ کسی نے آپ کے متعلق دوسرے سے کہا کہ یہ شخص ساری ساری رات قیام کرتا ہے تواس کے بعد آپ نے ساری ساری رات کا قیام شروع کردیا اور کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ لوگ میری عبادت کے متعلق ایسی بات کریں جو میرے اندر موجود نہ ہو۔شریک نخعی کہتے ہیں کہ امام صاحب اکثر خاموش رہتے ، بہت زیادہ سوچ بچار کرتے اور لوگوں سے بات چیت بہت کم کیا کرتے تھے۔ یہ باطنی علم اور دینی امور میں مشغول رہنے والوں کی علامات ہیں، جس آدمی کو خاموش رہنے کی توفیق اور زہد جیسی خوبی عطا کردی گئی اسے ہر قسم کا علم عطا کردیا گیا۔اگر ہم امام صاحب کے مناقب وفضائل تفصیل سے بیان کرنا چاہیں تو طول طویل تذکرہ کرنے کے باوجود ہم ان کا حق ادا نہ کر پائیں گے۔ آپ ایک بہت بڑے صاحبِ علم وعمل، انتہائی پرہیز گار، زاہد وعابد، اور علوم شریعت میں عالی قدر امام تھے۔اگرچہ مشکوۃ المصابیح میں آپ کے طریق سے کوئی حدیث روایت نہیں کی گئی، تاہم آپ کے بلند مرتبہ اور کثرت علم کے پیش نظر ہم نے آپ کا بھی تذکرہ کرنا مناسب سمجھا۔

امام محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نسب نامہ: امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید ہاشم بن عبدالمطلب بن عبدمناف قریشی مطلبی ہے۔شافع کی جوانی کی حالت میں نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تھی اور ان کے والد سائب نے غزوۂ بدر کے دن اسلام قبول کیا تھا۔بدر کے موقع پر سائب، بنوہاشم کا علم بردار تھا۔بدر کے موقع پر قید ہوا اور فدیہ ادا کر کے خود کو آزاد کرایا، اور اسلام قبول کیا۔۱۵۰ھ کے اوائل میں امام شافعی کی ولادت ہوئی۔ابھی ان کی عمر دو سال ہی تھی کہ انہیں اٹھا کر مکہ مکرمہ لایا گیا۔بعض نے لکھا ہے کہ آپ کی ولادت عسقلان میں اور بعض نے یمن میں لکھی ہے۔اسی سال امام ابوحنیفہ کا انتقال ہوا تھا۔بعض نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ جس دن امام ابوحنیفہ کی وفات ہوئی، اسی دن آپ کی ولادت ہوئی۔امام بیہقی کہتے ہیں کہ امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کی ولادت ووفات کے متعلق دن والی بات میں نے بعض روایات میں دیکھی ہے، البتہ سال والی بات اہل تاریخ کے ہاں معروف ہے۔محمد بن حکیم (الحاکم) کا بیان ہے کہ امام شافعی کی والدہ محترمہ جب حاملہ تھیں تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا مشتری (سیارہ) ان کے بطن سے نکلا اور فضا میں پہنچ کر ٹوٹ گیا۔اس کے ٹکڑے بکھر گئے اور اس کا ایک ایک ٹکڑا ہر شہر میں جا گرا۔تو معبر نے اس کی تعبیر یوں کی کہ آپ کے بطن سے ایک بہت بڑا علم جنم لے گا۔امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا: نوجوان! تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ ہی کے خاندان کا فرد ہوں۔آپ نے فرمایا: میرے قریب آجاؤ۔میں آپ کے قریب ہوگیا تو آپ نے اپنا لعاب مبارک لیا۔میں نے اپنا دہن کھولا تو آپ نے اپنا لعاب مبارک میری زبان، منہ اور ہونٹوں پر لگا کر فرمایا: اب جاؤ اور اللہ تمہیں برکتیں نصیب فرمائے۔امام شافعی نے بیان کیا کہ میں نے اپنے بچپن میں نبی ﷺ کی خواب میں زیارت کی، آپ کا سراپا انتہائی بارعب تھا۔آپ مسجد حرام میں لوگوں کی امامت فرمارہے تھے۔نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے لوگوں کو تعلیم دینا شروع کی تو میں آپ کے قریب جا پہنچا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ مجھے بھی کچھ تعلیم دیں۔آپ نے اپنی آستین سے ایک میزان نکال کر مجھے عنایت فرمائی، پھر فرمایا: تمہارے

لیے یہ ہے۔امام شافعی کہتے ہیں کہ وہاں ایک معبر تھا۔ میں نے یہ خواب اس کے سامنے بیان کیا تو اس نے کہا کہ تم علمی میدان میں امامت کے مرتبے پر فائز ہو گے اور تم سنت پر عامل رہو گے، کیونکہ مسجد الحرام کا امام سب ہی ائمہ سے افضل ہے اور میزان سے مراد ہے کہ تم ہر چیز کی حقیقت سے بخوبی واقف ہو گے۔ آپ کے تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ امام شافعی ابتدا میں تنگ دست تھے۔ آپ کے اہل خانہ نے جب آپ کو معلم (استاذ) کے سپرد کیا تو معلم کی تنخواہ ادا کرنے کی بھی ان میں سکت نہ تھی۔اس لیے وہ تعلیم دینے میں زیادہ توجہ نہ کرتا تھا۔امام صاحب اس وقت اگرچہ بہت ہی چھوٹے تھے۔ جب وہ استاذ دوسرے بچوں کو پڑھانے لگتا تو آپ اس کے الفاظ سن سن کر مزید سبق یاد کر لیتے جب استاذ اپنی جگہ سے اٹھ کر جاتا تو آپ بچوں کو وہی سبق پڑھانا شروع کر دیتے۔ استاذ نے دیکھا کہ یہ بچہ (شافعی) تو اسے اس اجرت سے بھی زیادہ کام دیتا ہے جو وہ اس سے طلب کرتا ہے۔تو اس نے تنخواہ کا مطالبہ ترک کر دیا اور وقت اسی طرح گزرتا رہا، تا آنکہ آپ نے نو برس کی عمر میں قرآن مجید مکمل پڑھ لیا۔امام شافعی کا بیان ہے کہ جب میں نے قرآن مجید مکمل پڑھ لیا تو میں نے مسجد میں اہل علم کی محافل میں حاضری دینا شروع کی۔ میں اہل علم کی خدمت میں جا کر بیٹھتا احادیث اور مسائل یاد کر لیتا۔ ہمارا گھر مکہ مکرمہ کے شعب الخیف میں تھا۔ان دنوں میں اس قدر تنگ دست ہوتا تھا کہ مجھ میں کاغذ خریدنے کی بھی سکت نہ تھی۔ میں اپنے سبق ہڈیوں پر لکھ لیا کرتا تھا۔ آپ نے ابتدائی طور پر امام مسلم بن خالد سے علم کا حصول شروع کیا۔اسی اثنا میں آپ کو پتہ چلا کہ امام مالک بن انس علمی دنیا میں مسلمانوں کے امام اور سردار ہیں، شافعی فرماتے ہیں میرے دل میں خیال آیا کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے علمی استفادہ کروں، چنانچہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک آدمی سے مؤطا مالک عاریتاً لے کر اسے حفظ کر لیا۔ پھر میں نے مکہ مکرمہ کے حاکم کی خدمت میں جا کر عرض کیا کہ میں امام مالک کی خدمت میں جا کر ان سے علم حدیث حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ان کے نام ایک سفارشی رقعہ لکھ دیں۔انہوں نے مدینہ منورہ کے حاکم کے نام خط لکھ دیا۔ میں یہ خط لے کر والیٔ مدینہ کے ہاں پہنچا تو انہوں نے کہا کہ اے نوجوان! اگر تم مجھے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک پیادہ پا جانے کا کہو تو یہ کام میرے لیے انتہائی آسان ہے مگر امام مالک جیسی عظیم علمی شخصیت کے سامنے سفارش کے لیے حاضر ہونا از حد مشکل امر ہے۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ امام صاحب کو اپنے ہاں بلوا کر یہ بات ان سے یہاں کہہ دیں تو انہوں نے کہا ایسا کرنا تو سرے سے ناممکن ہے۔البتہ یوں ممکن ہے کہ ہم اپنی سواریوں پر سوار ہو کر امام صاحب کے دروازے پر جا کھڑے ہوں اور ہم وہاں کافی دیر رکے رہیں تو امید ہے کہ ہمارے لیے ان کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ چنانچہ ہم امام صاحب کے دولت کدہ کی طرف چل دیئے۔ ایک آدمی نے آگے بڑھ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ایک سیاہ فام لونڈی باہر آئی۔ والیٔ مدینہ نے اس سے کہا کہ جا کر اپنے آقا کو میرے متعلق بتلاؤ کہ دروازے پر میں آیا ہوں۔لونڈی واپس گئی اور پھر کافی دیر بعد اس نے آ کر کہا: میرے آقا کہتے ہیں کہ اگر آپ نے کوئی مسئلہ دریافت کرنا ہو تو کاغذ پر اپنا سوال لکھ دیں۔اس کا تحریری جواب آپ کو مل جائے گا، اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور کام ہے تو آپ جانتے ہیں کہ ہم نے ایسے کاموں کے لیے جمعرات کا دن مقرر کیا ہوا ہے، لہٰذا آج ایسے کسی کام سے معذرت خواہ ہیں۔ آپ واپس تشریف لے جائیں۔ والیٔ مدینہ نے کہا کہ میں والیٔ مکہ مکرمہ کا ایک خصوصی خط لے کر حاضر ہوا ہوں۔ یہ سن کر لونڈی اندر گئی اور اس نے ایک کرسی لا کر دروازے کے سامنے رکھ دی۔ اتنے میں امام مالک بھی تشریف لائے۔ وہ

ماشاء اللہ دراز قد اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔آپ انتہائی بیش قیمت لباس زیب تن کیے ہوئے تھے۔والیٔ مدینہ نے وہ خط آپ کے حوالے کیا۔آپ نے خط میں جب یہ پڑھا کہ محمد بن ادریس ایک ذومرتبہ شخص ہے اور اس کے آنے کا یہ مقصد ہے تو آپ نے وہ خط پھینک دیا اور فرمایا: سبحان اللہ! اب یہ دور بھی آ گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا علم (دین) سفارشوں سے حاصل کیا جانے لگا ہے۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آپ کا ناگواری کا یہ انداز دیکھ کر میں آگے بڑھا اور میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی کی مزید توفیق عنایت فرمائے، میں خاندان بنومطلب کا فرد ہوں اور میرا اصل قصہ یوں ہے۔آپ نے میری بات سن کر میری طرف دیکھا، امام مالک صاحبِ فراست تھے۔آپ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: محمد، تو فرمایا: محمد! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کیے رہو۔اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے مکمل اجتناب کیا کرو۔اللہ تعالیٰ آپ کو بہت زیادہ شان وشوکت سے نوازے گا۔میں نے عرض کیا کہ آپ کا ارشاد بجا ہے۔میں اس کی پابندی کی پوری پوری کوشش کروں گا۔آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب پر اپنے نور کا القاء کیا ہے آپ اسے کسی معصیت کا ارتکاب کر کے بجھا نہ دیں۔پھر فرمایا: آپ کل اپنے ساتھ کسی کو لے آئیں جو آپ کے لیے ''الموطا'' کی قراءت کر سکے تو میں نے عرض کیا: وہ تو مجھے زبانی حفظ ہے۔میں دوسرے دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے سامنے موطا پڑھنا شروع کیا۔میں اس خوف سے کہ مبادا آپ طولِ قراءت سے ملول ورنجیدہ نہ ہوں تو میں قراءت روکتا تو آپ کو میرے پڑھنے کا انداز بہت بھایا، آپ فرماتے: جوان! مزید پڑھ لو۔یہاں تک کہ میں نے چند ہی دنوں میں پورے موطا کی آپ کے سامنے قراءت مکمل کر لی۔بعدازاں میں امام صاحب کے اس دنیا سے رخصت ہونے تک مدینہ منورہ ہی میں مقیم رہا۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی قول بیان کرتے تو یوں فرماتے کہ ہمارے استاذ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے۔عبداللہ بن امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد صاحب سے پوچھا، امام شافعی کتنے عظیم شخص تھے کہ آپ ان کے حق میں کثرت سے دعائیں کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: بیٹا! امام شافعی تو چمکتے سورج کی مانند تھے اور آپ عام لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت وعنایت تھے۔ذرا دیکھو تو سہی امام مالک اور امام شافعی کے بعد ان جیسا دوسرا کوئی آیا ہے؟ صالح بن امام احمد کا بیان ہے کہ ابا جان بیمار تھے۔امام شافعی ایک دن ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔تو ابا جان علالت کے باوجود انہیں دیکھ کر ان کی طرف لپکے۔ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔انہیں اپنی جگہ پر بٹھا کر خود ان کے سامنے بیٹھ گئے اور بیماری کے عالم میں بھی ان سے کافی دیر تک بہت سے مسائل پوچھتے رہے۔امام شافعی اٹھ کر جانے لگے اور سواری پر سوار ہوئے تو ابا جی نے ان کی رکاب تھام لی اور کافی دور تک پیدل ان کے ساتھ ساتھ چل کر گئے۔امام یحییٰ بن معین کو اس واقعے کا پتہ چلا تو کہنے لگے سبحان اللہ، آپ نے اس قدر تکلیف کیوں کی؟ تو ابا جی نے فرمایا: ابوزکریا! اگر ان کے گھوڑے کی دوسری جانب آپ ہوتے تو آپ بھی بہت سا علمی فائدہ اٹھا لیتے ان کی علمیت کا تو یہ عالم ہے کہ اگر کوئی آدمی فقہ حاصل کرنا چاہتا ہو تو ان کے خچر کی دم کو ہی سونگھ لے۔امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شافعی کے زمانے میں کسی شخص کو ان سے بڑھ کر اسلام کے ساتھ نسبت یا تعلق نہیں تھا۔میں تو نمازوں میں اور نمازوں کے بعد خاص طور پر یوں دعا کرتا ہوں، یا اللہ! میری، میرے والدین کی اور محمد بن ادریس الشافعی کی مغفرت فرما۔الحسین بن محمد الزعفرانی کہتے ہیں کہ میں نے جب بھی امام شافعی کے سامنے کچھ قراءت کی تو امام احمد بن حنبل وہاں موجود ہوتے تھے۔امام

شافعی کا قول ہے کہ محض لکھ پڑھ کر اور عزت نفس کے ساتھ عمل حاصل کر کے کوئی فلاح نہیں پاتا، البتہ جو آدمی تنگ دستی کی حالت میں اپنے آپ کو علم کے لیے وقف کر کے حصول علم کرتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے۔ نیز امام شافعی فرماتے ہیں کہ میرا جب بھی کسی سے مناظرہ ہوا تو میں نے دل سے چاہا کہ اللہ تعالیٰ اسے حق کہنے اور قبول کرنے کی توفیق وسعادت عطا فرمائے۔ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں رہے، اور میرا کسی سے بھی مناظرہ ہو تو میں نے اس بات کی کبھی پروانہیں کی کہ اللہ تعالیٰ حق بات میری زبان سے کہلواتا ہے یا اس کی زبان سے۔ یونس بن عبدالاً علیٰ کہتے ہیں: میں نے امام شافعی کو کہتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو شرک کے سوا کسی بھی گناہ میں بتلا کر دے وہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ علمِ کلام سیکھے۔ اللہ کی قسم! میں نے اہل علم کلام کی ایسی ایسی باتیں دیکھی ہیں کہ وہ باتیں میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھیں۔ نیز فرمایا: کوئی آدمی علمِ کلام حاصل کرنے کے بعد فلاح یاب نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی کے بھانجے، اپنی والدہ (امام صاحب کی ہمشیرہ) سے بیان کرتے ہیں کہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ ہم رات کو شافعی کے کمرے میں تیس بار گئے تو ہم نے ہر بار یہی دیکھا کہ چراغ ان کے سامنے ہوتا اور وہ لیٹے لیٹے کتابیں پڑھ رہے ہوتے۔ پھر کسی وقت کہتے لونڈی! چراغ لے آؤ۔ وہ چراغ لا کر پیش کرتی۔ آپ لکھتے رہتے، پھر فرماتے چراغ اٹھالو۔ دریافت کیا گیا کہ چراغ کس لیے اٹھوادیتے ہیں؟ تو فرمایا: اندھیرا دلوں کو روشن کرتا ہے۔ امام شافعی کہا کرتے تھے کہ خاموشی کے ساتھ بولنے کے خلاف اور سوچ و بچار اور غور وفکر کے ساتھ استنباطِ مسائل کے متعلق مدد حاصل کرو، نیز فرمایا: جو آدمی اپنے مسلمان بھائی کو علیحدگی میں وعظ و نصیحت کرتا ہے وہ اس کے ساتھ حقیقی خیر خواہی اور اپنی ذمہ داری کو صحیح ادا کرتا ہے، اور جو آدمی برسرِ عام کسی کو وعظ ونصیحت کرتا ہے وہ درحقیقت اسے شرمندہ اور اس سے خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔ حمیدی کہتے ہیں کہ امام شافعی صنعا سے مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ کپڑے کے دس ہزار پارچات تھے۔ آپ نے شہر سے باہر اپنا خیمہ لگایا۔ لوگ آپ سے ملنے کے لیے آتے اور آپ ہر ایک کو تحفے دیتے رہے، تا آنکہ وہ تمام پارچات ختم ہو گئے۔ اس کے بعد آپ شہر میں داخل ہوئے۔ مزنی کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی سے بڑھ کر کسی کو سخی نہیں دیکھا۔ میں عید کی رات ان کی معیت میں مسجد سے باہر آیا۔ میں آپ کے ساتھ علمی مذاکرہ کر رہا تھا۔ باتیں کرتے کرتے میں آپ کے گھر کے دروازے تک چلا گیا تو ایک غلام دراہم سے بھری تھیلی لے کر آپ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا کہ میرے آقا نے آپ کو سلام بھجوایا اور کہا ہے کہ آپ یہ تھیلی قبول فرمائیں۔ آپ نے وہ اس سے لے لی۔ اتنے میں ایک اور آدمی حاضر ہوا اور اس نے کہا: ابوعبداللہ! میری بیوی کے ہاں ابھی ابھی بچے کی ولادت ہوئی ہے، اس کی خدمت واخراجات کے لیے میرے پاس کچھ نہیں، تو آپ نے وہی تھیلی اسے عنایت کر دی اور آپ گھر کی سیڑھیوں پر اس حال میں چڑھ گئے کہ آپ کے پاس ان میں سے کچھ بھی نہ تھا۔ آپ کے فضائل ومناقب شمار سے باہر ہیں۔ آپ علمی دنیا کے امام، روئے زمین کے مشرق و مغرب کے بہت بڑے عالم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں اس قدر علوم اور قابلِ فخر اوصاف جمع کیے تھے جو آپ سے پہلے یا آپ کے بعد کسی امام کو حاصل نہ تھے۔ دنیا میں آپ کو اس قدر شہرت اور پذیرائی ملی جو دوسرے کسی کو بھی نصیب نہیں ہوئی۔ آپ نے امام مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، مسلم بن خالد اور ان کے علاوہ بے شمار اہل علم سے سماع کیا اور آپ سے امام احمد بن حنبل، ابوثور، ابراہیم بن خالد ابوابراہیم المزنی، ربیع بن سلیم (سلیمان) المرادی اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے احادیث سن کر

روایت کی ہیں۔ آپ نے ۱۹۵ھ میں بغداد میں قدم رنجہ فرمایا، پھر یہاں دو سال آپ کا قیام رہا۔ بعدازاں آپ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، اس کے بعد پھر ۱۹۸ھ میں دوبارہ بغداد آئے، اس دفعہ یہاں آپ کا قیام ایک ماہ رہا۔ پھر آپ مصر چلے گئے اور وہیں جمعہ کی رات کو نماز عشاء کے بعد آپ کا انتقال ہوا اور جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک ۵۴ سال تھی اور یہ ماہ رجب ۲۰۴ھ کی آخری تاریخ تھی۔

ربیع کہتے ہیں میں نے امام شافعی کی وفات سے چند دن پہلے خواب میں دیکھا کہ گویا آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا اور لوگ ان کے جنازے کو لے کر جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو میں نے بعض اہل علم سے اس کی تعبیر دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ یہ روئے زمین کے سب سے بڑے کسی عالم کی وفات کی طرف اشارہ ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو ہر چیز کا علم دیا تھا، چند ہی دن گزرے تھے کہ امام شافعی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مزنی کا بیان ہے کہ میں امام شافعی کے مرض الموت کے دنوں میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے پوچھا کیسے ہیں؟ تو فرمایا: میں تو اب اس دنیا سے جانے والا ہوں، عزیز و احباب کو چھوڑنے والا ہوں۔ جامِ موت پینے والا ہوں۔ اپنے برے اعمال کا بدلہ پانے والا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہونے والا ہوں۔ کچھ علم نہیں کہ میری روح جنت میں جائے گی کہ میں اسے مبارک دوں یا جہنم میں جائے گی کہ میں اس سے تعزیت کروں۔ اس کے بعد وہ رونے لگے اور انہوں نے یہ اشعار پڑھے:

وَلَمَّا قَسَا قَلْبِي وَضَاقَتْ مَذَاهِبِي
جَعَلْتُ رَجَائِي نَحْوَ عَفْوِكَ سُلَّمَا
تَعَاظَمَنِي ذَنْبِي فَلَمَّا قَرَنْتُهُ
بِعَفْوِكَ رَبِّي كَانَ عَفْوُكَ أَعْظَمَا
فَمَا زِلْتَ ذَا عَفْوٍ عَنِ الذَّنْبِ لَمْ تَزَلْ
تَجُودُ وَتَعْفُوا مَنَّةً وَّ تَكَرُّمًا
فَلَوْلَاكَ لَمْ يَسْلَمْ مِنْ إِبْلِيسَ عَابِدٌ
وَكَيْفَ وَقَدْ أَغْوٰى صَفِيَّكَ آدَمَا

مجھے احساس ہوا کہ میرے گناہ بہت زیادہ ہیں مگر جب میں نے اپنے گناہوں کا تیرے عفو کے ساتھ موازنہ کیا تو تیرا عفو بہت زیادہ تھا۔

تو ہمیشہ گناہ گاروں کی خطائیں معاف کرتا رہا اور تو اپنے فضل و کرم سے اپنے گناہ گار بندوں پر سخاوت اور ان کی خطاؤں سے درگزر کرتا رہا۔

یا اللہ! اگر تیرا فضل نہ ہوتا تو کوئی بھی عبادت گزار ابلیس کے شر سے محفوظ نہ رہ سکتا۔ اس نے تو تیرے برگزیدہ بندے آدم کو بھی نہ چھوڑا تھا۔

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے خواب میں امام شافعی کی زیارت کی تو میں نے دریافت کیا، بھائی جان! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس نے میری مغفرت کر دی، مجھے تاج پہنایا، مجھے بیوی عنایت کی اور فرمایا: یہ سب اس چیز کا بدلہ ہے کہ میں نے تجھے راضی کیا اور تو راضی رہا، اور میں نے تجھے جو کچھ دیا تو نے اس پر قناعت کی۔ فقہ، اصول، حدیث، لغت، نحو وغیرہ تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ امام شافعی ایک ثقہ، پختہ، صاحب امانت، عادل، زاہد، متقی، پرہیز گار، انتہائی صالح، سخی، حسن اخلاق کے مالک اور انتہائی بلند مرتبہ شخصیت تھے۔ کوئی آدمی ان کے اوصاف جس قدر بھی بیان کرے اور جس قدر بھی ان کی مدح وتوصیف کرے وہ اس کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ [1]

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل الشیبانی، المروزی رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں ۱۶۴ ہجری کو پیدا ہوئے، اور وہیں ۷۷ سال کی عمر میں ۲۴۱ھ کو فوت ہوئے۔ آپ فقہ وحدیث کے امام، زہد وورع اور عبادت گزاری میں سب سے بڑھ کر تھے۔ اسی لیے آپ صحیح، ضعیف، مجروح وثقہ میں بخوبی امتیاز کر لیتے تھے۔ آپ نے بغداد میں نشو ونما پائی اور وہاں کے اہل علم وفضل سے استفادہ کیا اور وہاں کے مشائخ حدیث سے حدیث کا سماع کرنے کے بعد کوفہ، بصرہ، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، یمن، شام اور الجزیرہ، وغیرہ کی طرف علمی سفر کیے۔ آپ نے اپنے دور کے کبار اہل علم یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید قطان، سفیان بن عیینہ، محمد بن ادریس الشافعی، عبدالرزاق بن ہمام وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور احادیث کا سماع کر کے انہیں لکھ کر مدوّن کیا، اور آپ سے آپ کے فرزندان گرامی صالح، عبداللہ، آپ کے چچازاد حنبل بن اسحاق، محمد بن اسماعیل بخاری، مسلم بن حجاج القشیری النیسا پوری، ابوزرعہ، ابوداود سجستانی اور بے شمار اہل علم نے آپ سے سماع اور استفادہ کیا۔ یاد رہے کہ امام بخاری نے آپ کی سند سے اپنی صحیح میں صرف ایک مقام پر کتاب الصدقات کے اواخر میں تعلیقاً صرف ایک روایت ذکر کی ہے۔ احمد بن الحسن الترمذی نے آپ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ آپ کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔ اہل اسلام میں آپ کے اقوال وآثار مشہور اور آپ کی دینی خدمات معروف ہیں۔ اور عالمِ اسلام میں آپ کا شہرہ ہے۔ آپ ایسے مجتہد ہیں جن کے قول پر لوگ عمل کرتے ہیں اور آپ کی آراء ومذہب بہت سے علاقوں میں معمول ہے۔
اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان اس زمین پر ایک حجت ہیں۔ امام شافعی نے فرمایا: ''میں بغداد سے آیا تو میں وہاں احمد بن حنبل سے بڑھ کر کسی متقی، پرہیز گار، فقیہ اور عالم کو چھوڑ کر نہیں آیا۔'' احمد بن سعید دارمی کہتے ہیں کہ میں نے کسی نوجوان کو احمد بن حنبل سے بڑھ کر حدیث رسول کا حافظ اور فقہ ومسائل حدیث کا عالم نہیں دیکھا۔ ابوزرعہ کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل کو دس لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو اس کا کیسے علم ہوا؟ فرمایا: میں نے آپ سے احادیث کا مذاکرہ، یعنی دہرائی کی تو میں ابوابِ حدیث شمار کرتا چلا گیا۔ ابراہیم حربی کہتے ہیں: میں نے احمد بن حنبل کی زیارت کی ہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر فن کے بارے میں اگلوں پچھلوں سب کا علم عطا فرمایا ہے۔ وہ جس بارے میں چاہتے ہیں بیان فرماتے ہیں اور جس کے بارے میں وہ چاہیں خاموش رہتے ہیں۔ ابوداود [سجستانی] فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل کی مجلس آخرت کی مجلس

[1] امام شافعی کے تذکرے میں اکثر اقوال الانتقاء لابن عبدالبر اور جامع الاصول لابن الاثیر میں بغیر کسی سند کے مذکور ہیں۔ واللہ اعلم

ہوتی تھی۔ وہاں دنیا کی کوئی بات نہیں ہوتی تھی۔ میں نے انہیں کبھی دنیا کے مال و دولت کا ذکر کرتے نہیں سنا۔ محمد بن موسیٰ کہتے ہیں کہ حسن بن عبدالعزیز کی خدمت میں مصر کی وراثت میں سے ان کا حصہ ایک لاکھ دینار پیش کیا گیا تو اس میں سے ہزار ہزار دینار پر مشتمل تین تھیلے امام احمد بن حنبل کی خدمت میں پیش کیے گئے اور اس نے کہا: ابوعبداللہ! یہ خالصتاً حلال میراث میں سے ہیں۔ آپ انہیں قبول فرمائیں اور اپنی ذاتی ضروریات میں صرف کریں۔ آپ نے فرمایا: مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں، میں جس حال میں ہوں میرے لیے وہی ٹھیک ہے، آپ نے وہ واپس کر دیئے اور قبول نہ کیے۔ عبدالرحمٰن بن احمد کہتے ہیں کہ میں اپنے والد سے اکثر سنا کرتا تھا کہ آپ نمازوں کے آخر میں یوں دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِي عَنِ السُّجُوْدِ لِغَيْرِكَ فَصُنْ وَجْهِي عَنِ الْمَسْأَلَةِ بِغَيْرِكَ'' یا اللہ! جس طرح تو نے میرے چہرے کو غیر اللہ کے سامنے جھکنے سے محفوظ رکھا، اسی طرح مجھے غیر اللہ کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے سے بھی محفوظ رکھ۔ میمون بن اصبغ کا بیان ہے کہ میں بغداد میں تھا کہ میں نے لوگوں کا شور و غوغا سنا پوچھنے پر پتہ چلا کہ حق گوئی کی پاداش میں امام احمد بن حنبل کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ میں بھی وہاں پہنچا، جب آپ کو ایک کوڑا مارا گیا تو آپ نے کہا ''بسم اللہ'' دوسرا کوڑا مارا گیا تو آپ کے منہ سے نکلا ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' تیسرا کوڑا مارا گیا تو فرمایا: ''القرآن كلام الله غير مخلوق'' کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ یہ مخلوق نہیں۔ چوتھا کوڑا مارا گیا تو آپ نے زبان سے کہا: ﴿لَنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا﴾ ہمیں جو بھی آزمائش آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے حق میں لکھی ہوئی ہے۔ آپ کو انتیس کوڑے مارے گئے۔ آپ کے کپڑے تار تار ہو گئے تھے۔ آپ کی شلوار ناف تک نیچے ہو گئی تو آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر اپنے ہونٹوں کو حرکت دی تو اچانک آپ کی شلوار خود بخود اوپر ہو گئی اور نیچے نہ گئی۔ سات دن بعد میری آپ سے ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھا: ابوعبداللہ! میں نے دیکھا تھا کہ آپ کے ہونٹوں کو جنبش ہوئی اس وقت آپ کیا پڑھ رہے تھے؟ فرمایا: میں نے دعا کی تھی کہ یا اللہ! میں تجھ سے تیرے اس نام کے طفیل دعا کرتا ہوں جس نے تیرے عرش کو بھرا ہوا ہے، اگر تو جانتا ہے کہ میں درست موقف پر ہوں تو میرا ستر لوگوں کے سامنے ظاہر نہ ہونے دے۔ احمد بن محمد الکندی کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا: تو کہا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی اور فرمایا: احمد! تمہیں میرا نام لینے اور بیانِ حق کی پاداش میں سزا دی گئی۔ میں نے عرض کیا: میرے رب بالکل! اللہ نے فرمایا: احمد! ادھر دیکھ۔ میں نے تیرے لیے اپنے چہرے کی طرف دیکھنا مباح کر دیا ہے۔ ......اللہ اکبر......

امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ آپ کا نام و نسب ہے۔ الجعفی اور البخاری آپ کی نسبتیں ہیں۔ الجُعفی کی وجہ سے انتساب یہ ہے کہ آپ کے جد امجد مغیرہ مجوسی تھے، انہوں نے والیٔ بخارا، یمان بخاری کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔ دراصل یمن کے ایک قبیلے کے سردار کا نام جعفی بن سعد تھا۔ اس کی طرف نسبت بھی جُعفی ہی ہے۔ آپ کی ولادت ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو جمعہ کے دن ہوئی اور آپ کی وفات ۲۵۶ھ کو عید الفطر کی رات تیرہ دن کم باسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ آپ کی کوئی نرینہ اولاد

نہ تھی۔امام بخاری علمِ حدیث میں امام ہیں۔آپ نے حصول علم کے لیے اپنے دور کے تمام اہل علم کے ہاں حاضری دی اور خراسان، جبال، عراق، حجاز، شام، مصر وغیرہ کے سفر کیے۔اور آپ نے مکی بن ابراہیم البلخی، عبیداللہ بن موسیٰ العبسی، ابو عاصم الشیبانی، علی بن المدینی، احمد بن حنبل الشیبانی، یحییٰ بن معین، عبداللہ بن زبیر الحمیدی جیسے کبار ائمہ حدیث سے سماعِ حدیث کیا اور آپ سے بھی ہر علاقے کے اہل علم نے علم حدیث حاصل کر کے اس کی نشر واشاعت کی۔فربری کہتے ہیں کہ امام صاحب سے نوے ہزار لوگوں نے صحیح بخاری کا سماع کیا۔اب آپ سے روایت کرنے والوں میں سے صرف میں باقی ہوں۔آپ کی عمر ابھی گیارہ برس ہی تھی کہ آپ نے اپنے ایک استاذ کی غلطی پر توجہ دلائی۔آپ نے دس برس کی عمر میں حصولِ علم شروع کیا تھا۔امام بخاری کا بیان ہے کہ میں نے تقریباً چھ لاکھ احادیث میں سے اپنی اس کتاب کا انتخاب کیا ہے۔ہر حدیث لکھنے سے پہلے میں نے دو رکعت نفل ادا کیے اور مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث زبانی یاد ہیں۔صحیح بخاری میں سات ہزار دو سو پچھتر احادیث ہیں مکرر احادیث کے تکرار کے بغیر اس میں احادیث کی تعداد چار ہزار ہے۔صحیح مسلم کی احادیث بھی تقریباً چار ہزار ہیں۔آپ نے اپنی کتاب کی سولہ سال میں تکمیل کی۔آپ بخارا میں تشریف لائے۔وہاں کے اصحاب الحدیث کو آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ایک سو احادیث کی اسانید ومتون کو خلط ملط کر کے کسی متن کے ساتھ کوئی دوسری سند اور کسی دوسری سند کے ساتھ دوسرا کوئی متن جوڑ دیا اور انہوں نے دس آدمیوں کو دس دس احادیث دے کر کہا: جب امام بخاری آ کر بیٹھیں اور یہ اصحاب الحدیث بھی موجود ہوں تو وہ دس آدمی امام صاحب سے ان احادیث کے متعلق دریافت کریں۔امام صاحب کی مجلس حدیث منعقد ہوئی۔اصحاب الحدیث نے آپ کے سامنے احادیث پیش کیں، آپ ہر ہر حدیث کے متعلق کہتے گئے کہ میں تو ایسی حدیث نہیں جانتا۔جب سب لوگ اپنی اپنی بات کر کے خاموش ہوئے تو آپ ان میں سے سب سے پہلے کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہاری پیش کردہ پہلی حدیث دراصل یوں ہے۔اور دوسری اس طرح اور تیسری یوں ہے۔اس طرح آپ نے ان دس کے دس آدمیوں کی پیش کردہ سو احادیث باری باری اصل متن اور صحیح سند کے ساتھ سنا دیں۔[1] تو لوگوں کو آپ کی قوت حافظہ اور علم حدیث میں آپ کی پختگی وفضیلت کا اقرار کرنا پڑا۔

ابو مصعب احمد بن ابی بکر المدینی نے ایک موقع پر کہا کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری، احمد بن حنبل سے زیادہ فقیہ اور ماہر حدیث ہیں۔ تو ان کے مصاحبین میں سے کسی نے کہہ دیا کہ آپ بہت زیادہ مبالغہ آرائی کر رہے ہیں تو ابو مصعب نے فرمایا: ''اگر تم امام مالک بن انس اور امام محمد بن اسماعیل بخاری دونوں کے چہروں کو دیکھتے تو تمہیں تسلیم کرنا پڑتا کہ علم حدیث وفقہ میں دونوں بالکل یکساں ہیں۔'' امام احمد بن حنبل کہا کرتے تھے کہ ''سرزمین خراسان میں محمد بن اسماعیل جیسا دوسرا کوئی آدمی پیدا نہیں ہوا۔'' نیز فرمایا کہ ''اہل خراسان میں چار آدمیوں پر قوت حافظہ ختم ہے، ان میں سے ایک محمد بن اسماعیل بخاری ہیں۔'' رجاء بن مرجی کہتے ہیں کہ ''محمد بن اسماعیل کو اہل علم پر وہی فضیلت حاصل ہے جو مردوں کو عورتوں پر حاصل ہے۔'' رجاء نے کہا: ''امام بخاری روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک چلتی پھرتی نشانی ہیں۔'' امام محمد بن اسحاق نے کہا: ''اس آسمان کے نیچے اور روئے زمین پر امام محمد بن اسماعیل سے بڑھ کر کوئی عالمِ حدیث نہیں۔''

---

[1] تاریخ بغداد: ۲/ ۲۰ و سندہ ضعیف، مشائخ مجہول ہیں۔

ابوسعید بن المنیر کا بیان ہے کہ امیر خالد بن احمد الذھلی والیٔ بخارا نے امام محمد بن اسماعیل بخاری کو پیغام بھیجا کہ آپ اپنی کتاب الجامع الصحیح اور کتاب التاریخ لے کر میرے ہاں تشریف لائیں، تاکہ میں آپ سے ان کتابوں کا سماع کر سکوں تو آپ نے پیغامبر سے فرمایا کہ میں علم کی توہین نہیں کر سکتا۔ نہ ہی میں اسے اٹھا کر لوگوں کے دروازوں پر لے جا سکتا ہوں۔ اگر آپ کو علم کی ضرورت ہے تو آپ میرے گھر یا میری مسجد میں تشریف لائیں۔ اگر آپ کو یہ بات اچھی نہ لگے تو آپ بے شک میرے درسِ حدیث پر پابندی لگا دیں، تاکہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن کوئی عذر تو پیش کر سکوں۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جس سے علم کے بارے میں پوچھا گیا اور اس نے علم چھپایا تو اسے نار جہنم کی لگام ڈالی جائے گی۔'' [1] اس لیے میں علم کو چھپا نہیں سکتا۔ ایک اور صاحب کا بیان ہے کہ خالد بن احمد الذھلی والیٔ بخارا نے آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ ان کے محل میں آ کر ان کی اولاد کو صحیح البخاری اور التاریخ کا درس دیا کریں۔ آپ نے اس کی یہ بات ماننے سے انکار کر دیا تو اس نے کہا کہ اچھا آپ اس کی اولاد کے لیے الگ مجلس منعقد کیا کریں جس میں دوسرے لوگ شریک نہ ہوں۔ آپ نے اس کی یہ بات ماننے سے بھی انکار کیا تو خالد بن احمد الذھلی نے بخارا کے اہل علم سے آپ کے خلاف علمی مدد چاہی۔ تو انہوں نے حسد کی بنا پر آپ کے بعض فتاوی کے بارے میں باتیں کر کے والی کو آپ کے خلاف اکسایا، اس نے انہی باتوں کی بنیاد پر آپ کو بخارا سے جلاوطن کر دیا۔ آپ نے ان کے خلاف بد دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور وہ سب تھوڑے ہی عرصے بعد مختلف مصائب اور بیماریوں میں مبتلا ہو گئے۔ محمد بن احمد المروزی کا بیان ہے کہ میں حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان سویا ہوا تھا۔ خواب میں مجھے نبی ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ''ابوزید! تم کب تک شافعی کی کتاب پڑھاتے رہو گے؟ کیا تم میری کتاب نہیں پڑھاؤ گے؟'' میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ کی کتاب کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''محمد بن اسماعیل البخاری کی الجامع الصحیح۔''

النجم بن الفضل کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی۔ اور دیکھا کہ محمد بن اسماعیل البخاری آپ کے پیچھے پیچھے جا رہے ہیں۔ آپ ﷺ جہاں قدم مبارک رکھتے، بخاری بھی وہیں وہیں قدم رکھتے جاتے۔ عبدالواحد بن آدم الطواویسی کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی۔ آپ صحابہ کرام کے جلوس میں کھڑے تھے۔ میں نے آگے بڑھ کر آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا، آپ نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ یہاں کس کے انتظار میں کھڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں محمد بن اسماعیل البخاری کا انتظار کر رہا ہوں۔ کچھ دنوں بعد ہمیں امام بخاری کی وفات کی اطلاع ملی۔ ہم نے دیکھا کہ یہ وہی وقت تھا جس وقت میں نے نبی ﷺ کو خواب میں کھڑے دیکھا تھا۔

امام مسلم بن الحجاج القشیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابوالحسین اور نام مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیشابوری ہے، آپ حدیث کے حافظ اور امام تھے۔ آپ ۲۰۴ھ کو پیدا ہوئے اور ۲۴ رجب ۲۶۱ھ کو اتوار کے دن پچھلے پہر خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ نے طلب علم کے لیے عراق، حجاز،

---

[1] سنن ابی داود: ٣٦٥٨ و سنده حسن، سنن ابن ماجه: ٢٦٤۔

شام اور مصر کے سفر اختیار کیے اور یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راھویہ، احمد بن حنبل اور عبداللہ بن مسلمہ قعنبی وغیرہ کبار محدثین سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ متعدد مرتبہ بغداد بھی تشریف لے گئے اور وہاں مجلس حدیث کا انعقاد کیا۔ آپ سے ابراہیم بن محمد بن سفیان، ترمذی، ابن خزیمہ وغیرہ کبار محدثین نے سماع حدیث کیا۔ آپ آخری مرتبہ بغداد ۲۵۷ھ میں تشریف لے گئے تھے۔ امام مسلم کہتے ہیں کہ میں نے تین لاکھ مسموعہ احادیث میں سے انتخاب کر کے یہ کتاب المسند الصحیح مرتب کی ہے۔ محمد بن اسحاق بن مندہ کا بیان ہے کہ میں نے ابو علی النیشاپوری کو فرماتے سنا کہ اس آسمان کے نیچے علمِ حدیث سے متعلق مسلم کی کتاب سے بڑھ کر کوئی کتاب زیادہ صحیح نہیں۔ امام ابو بکر الخطیب بغدادی کا کہنا ہے کہ امام مسلم نے امام بخاری کے طرز پر کتاب تیار کی۔ آپ نے ان کے علم پر نظر رکھی اور انہی کا سا انداز اختیار کیا۔ جب امام بخاری آخری مرتبہ نیشاپور تشریف لے گئے تو امام مسلم دیر تک ان کی خدمت میں رہے۔ ان کی خدمت میں حاضری دیتے رہے۔ دارقطنی کہتے ہیں کہ اگر بخاری نہ ہوتے تو امام مسلم نہ کہیں جاتے اور نہ کہیں سے واپس آتے۔

امام ابوداود سلیمان بن الاشعث السجستانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا شمار بھی ان باسعادت لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے علوم حدیث حاصل کرنے کی خاطر بہت سے سفر اختیار کیے، احادیث جمع کیں اور کتاب تصنیف کی۔ آپ نے عراق، خراسان، شام، مصر، جزیرہ وغیرہ کے اطراف کے سفر کر کے وہاں کے اہلِ علم سے اخذ و استفادہ کیا۔ آپ کی ولادت ۲۰۲ھ میں اور وفات ۱۴ شوال ۲۷۵ھ کو بصرہ میں ہوئی، آپ متعدد مرتبہ بغداد میں تشریف لائے۔ آپ آخری مرتبہ ۲۷۱ھ میں بغداد میں وارد ہوئے تھے۔ آپ نے مسلم بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل جیسے کبار اہل علم و اہل حدیث سے کسبِ فیض کیا اور آپ سے آپ کے فرزند عبداللہ، عبدالرحمٰن النیشابوری اور احمد بن محمد الخلال وغیرہ نے سماع کیا۔ آپ نے بصرہ میں سکونت رکھی۔ بغداد بھی تشریف لے گئے اور آپ نے وہاں اپنی مرتب کردہ کتاب ''السنن'' کا درس دیا۔ اہل بغداد نے آپ سے اس کتاب کو نقل کیا۔ لوگوں نے آپ کی کتاب کو امام احمد بن حنبل کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے اس کی تعریف کی۔

امام ابوداود فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پانچ لاکھ احادیث لکھیں۔ پھر ان میں سے انتخاب کر کے اس کتاب میں احادیث جمع کیں۔ میں نے اس میں چار ہزار آٹھ صد احادیث ذکر کی ہیں۔ میں نے اس میں ایسی احادیث درج کی ہیں جو میں نے اس میں صحیح یا صحیح کے قریب قریب ہیں۔ ایک آدمی کو دین کے سلسلے میں مندرجہ ذیل چار احادیث کافی ہیں:

(۱) ((اِنَّمَا الاعمالُ بِالنِّیَّات)) (صحیح بخاری:۱)

(۲) ((مِنْ حُسْنِ اِسْلام المرءِ تَرکُهٗ مَا لَا یعنیه)) (سنن الترمذی: ۲۳۱۷ و سنده ضعیف/ قرہ ضعیف ہے)

(۳) ((لَا یَکونُ المؤمنُ مُؤمِناً حتی یَرْضٰی لاخیه ما یَرْضٰی لِنَفْسِه))

(۴) ((اِنَّ الحَلَالَ بَیِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَیِّن۔)) (صحیح مسلم: ۱۰۷)

امام ابوبکر الخلال کہتے ہیں کہ امام ابوداود اپنے دور کے اہل علم میں سب سے نمایاں ہیں، ان کے معاصرین میں سے تخریج العلوم اور علوم کی بحث و تحقیق میں کوئی بھی ان سے برتر نہ تھا۔ وہ انتہائی پرہیز گار اور ہر لحاظ سے برتر تھے۔ احمد بن محمد (محمد بن احمد) البردی کہتے ہیں کہ امام ابوداود رسول اللہ ﷺ کی احادیث وعلل اور اسانید کے فن میں حفاظِ اسلام میں سے ایک ہیں۔ آپ عبادت گزاری، نیکی، پرہیز گاری میں شہ سوارانِ حدیث میں سے ہیں۔ آپ کی قمیص کی دو آستینیں ہوتی تھیں، ان میں سے ایک کافی فراخ اور دوسری تنگ ہوتی، ان سے پوچھا گیا کہ ایسی آستین بنوانے میں کیا حکمت ہے؟ تو فرمایا: کھلی آستین تو اپنی تحریریں رکھنے کے لیے ہے جبکہ دوسری آستین کو اس قدر فراخ کرنے کی ضرورت نہیں۔ امام خطابی نے لکھا: سنن ابی داود ایسی عظیم کتاب ہے کہ علوم دین میں اس جیسی دوسری کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ خود امام ابوداود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب میں ایسی کوئی حدیث درج نہیں کی جس کے ترک کرنے پر اہل علم کا اجماع ہو۔

امام ابوداود نے جب یہ کتاب (السنن) تصنیف کی تو ابراہیم الحربی نے کہا: امام ابوداود کے لیے فہم حدیث اسی طرح آسان کر دیا گیا ہے، جس طرح سیدنا داود علیہ السلام کے لیے لوہا نرم کر دیا گیا تھا۔ ابن الاعرابی سنن ابی داود کے متعلق فرماتے ہیں: ''اگر کسی کے پاس صرف قرآن کریم اور سنن ابی داود ہی ہو تو ان کے ہوتے ہوئے اسے مزید کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔''

امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابوعیسیٰ اور نام ونسب محمد بن عیسیٰ الترمذی ہے، آپ کی ولادت ترمذ میں ۲۰۹ھ میں اور وفات ۱۳ رجب ۲۷۹ھ کو سوموار کی رات ہوئی۔ آپ جلیل القدر صاحبِ علم، حافظ حدیث اور مشہور زمانہ محدث تھے۔ علمِ فقہ میں آپ کو یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ آپ نے اپنے دور کے عظیم القدر محدثین سے ملاقات کر کے ان سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ کے اساتذہ کرام میں قتیبہ بن سعید، محمود بن غیلان، محمد بن بشار، احمد بن منیع، محمد بن مثنّٰی، سفیان بن وکیع اور محمد بن اسماعیل البخاری وغیرہ ائمہ حدیث کے نام آتے ہیں۔ آپ کے اساتذہ کرام کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ ان کا شمار ناممکن ہے، اور آپ سے بھی بے حد و بے شمار لوگوں نے علم حدیث کا اکتساب کیا۔ آپ کے شاگردوں میں محمد بن احمد المحبوبی کا نام بھی آتا ہے۔ آپ نے علم حدیث کے بارے میں متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں۔ آپ کی کتاب الجامع الصحیح، یعنی جامع ترمذی آپ کی جملہ کتب میں سب سے عمدہ، سب سے زیادہ مفید ہے، اور اس کی ترتیب میں احادیث کے ساتھ ساتھ ہر باب میں دیگر متعدد مذاہب کا بھی ذکر کیا ہے جو کہ آپ کی باقی کتابوں میں نہیں۔ آپ اپنی اس کتاب میں ہر مذہب کی وجوہ استدلال اور صحیح، حسن اور غریب کی حیثیت سے ہر حدیث کا حکم بھی ذکر کرتے ہیں۔ جامع ترمذی کے آخر میں کتاب العلل کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں آپ نے اس قدر علمی نکات وفوائد جمع کر دیئے ہیں جن کی قدر اس کا مطالعہ کرنے والے کو ہی ہو سکتی ہے۔ جامع ترمذی میں بہت سے مقامات پر آپ روایت کی جرح وتعدیل بھی بیان کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس کتاب کی تصنیف کے بعد میں نے اپنی یہ کتاب علمائے حجاز کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے اسے بہت پسند کیا۔ بعد ازاں میں نے اس کتاب کو علمائے خراسان کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے بھی اسے خوب

سراہا۔اس کے بعد میں نے اپنی یہ کتاب علمائے عراق کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے بھی اس کی خوب مدح وتوصیف کی۔اہل علم اس کتاب کی خوب قدر افزائی کرتے ہیں۔بعض نے تو یہاں تک بھی کہہ دیا کہ جس آدمی کے گھر میں یہ کتاب موجود ہو تو گویا وہاں نبی ﷺ بنفس نفیس تشریف فرما ہیں اور احادیث ارشاد فرما رہے ہیں۔الترمذی: تاء کے نیچے زیر،اس کے بعد ذال (معجمہ) ہے۔یہ ترمذ شہر کی طرف نسبت ہے جو دریائے جیحون کے شرقی کنارے پر آباد ہے۔

امام احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن اور نام ونسب احمد بن شعیب النسائی ہے۔ آپ کی وفات مکہ مکرمہ میں ۳۰۳ھ کو ہوئی اور وہیں دفن کیے گئے۔آپ ایک عظیم امامِ حدیث،حافظ،عالم اور فقیہ تھے۔آپ نے اپنے دور کے کبار محدثین کی خدمات میں حاضر ہو کر ان سے کسبِ فیض کیا اور قتیبہ بن سعید،ہناد بن سریؒ،محمد بن بشار،محمود بن غیلان،ابوداود سلیمان بن الاشعث السجستانی وغیرہ مشائخ و حفاظِ حدیث سے علمِ حدیث حاصل کیا اور آپ سے بھی ابوالقاسم الطبرانی،ابوجعفر الطحاوی،ابوبکر احمد بن اسحاق السنّی الحافظ وغیرہ مشہور حضرات نے علم حاصل کیا۔حدیث اور عللِ حدیث وغیرہ فنون میں آپ نے متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔حافظ حدیث مامون مصری کا بیان ہے کہ ہم ابوعبدالرحمٰن نسائی کی معیت میں طرطوس گئے۔تو وہاں مشائخ اسلام کی ایک بہت بڑی جماعت آپ سے علم واستفادہ کے لیے جمع ہوگئی جن میں عبداللہ بن احمد بن حنبل اور محمد بن ابراہیم وغیرہ بھی شامل تھے۔ان سب نے آپس میں مشاورت کی کہ ان کی طرف سے مشائخ کے سامنے بطورِ نمائندہ کون پیش ہو تو سب نے ابوعبدالرحمٰن نسائی کے نام پر اتفاق کیا،اور سب نے آپ کی انتخاب کردہ احادیث اپنے اپنے پاس لکھیں۔امام حاکم نیشاپوری کہتے ہیں کہ فقہ الحدیث کے بارے میں ابو عبدالرحمٰن النسائی کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔جو آدمی آپ کی مرتب کردہ السنن کا مطالعہ کرے وہ آپ کے حسنِ کلام میں متحیر رہ جاتا ہے،نیز امام حاکم نے فرمایا: میں نے علی بن عمر الحافظ سے متعدد مرتبہ سنا وہ کہتے تھے کہ آج کے دور میں جتنے بھی لوگ علم حدیث کے حوالے سے معروف ہیں،ابوعبدالرحمٰن النسائی ان سب سے اعلیٰ وافضل ہیں۔آپ مذہباً شافعی تھے۔انتہائی پرہیزگار اور علم کے شائق تھے،النسائی کہلاتے ہیں۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور نام ونسب محمد بن یزید بن ماجہ ہے۔قزوین شہر کی نسبت سے قزوینی کہلاتے ہیں،آپ حافظِ حدیث تھے۔السنن کے نام سے آپ نے ایک کتاب مرتب کی جو سنن ابن ماجہ کے نام سے معروف ومتداول ہے۔آپ نے امام مالک کے شاگردوں اور لیث وغیرہ سے سماعِ حدیث کیا اور آپ سے ابوالحسن القطان وغیرہ بے شمار لوگوں نے اخذ حدیث کیا۔آپ کی ولادت ۲۰۹ھ میں اور وفات ۲۷۳ھ میں ہوئی۔آپ نے کل ۶۴ سال عمر پائی۔

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابومحمد اور نام ونسب عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے۔آپ حافظ حدیث اور سمرقند کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ نے یزید بن ہارون اور النضر بن شمیل وغیرہ سے اور آپ سے امام مسلم، ابوداود اور ترمذی وغیرہ نے سماع حدیث کیا۔امام ابوحاتم نے کہا: آپ اپنے معاصرین کے امام تھے۔آپ کی ولادت ۱۸۱ھ میں اور وفات ۷۴ سال کی عمر میں ۲۵۵ھ کو ہوئی۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابوالحسن اور نام ونسب علی بن عمر الدارقطنی ہے۔آپ حافظ حدیث، امام اور اپنے دور کے مشہور علامہ تھے۔آپ اپنے زمانے میں اپنی مثال آپ اور علمی طور پر یکتا و یگانہ قسم کے فرد تھے۔علم حدیث کی معرفت، علل حدیث اور اسماء الرجال اور معرفتِ رواۃ میں کوئی آپ کا ثانی نہ تھا۔اس کے ساتھ ساتھ آپ ہر معاملے میں انتہائی راست گو، دیانت دار، ثقہ، بااعتماد، عادل ومنصف مزاج، صحیح العقیدہ اور راست موقف و مذہب کے حامل تھے۔علوم حدیث کے علاوہ علومِ قرآن اور مذاہب فقہاء سے بھی خوب مناسبت رکھتے تھے۔آپ نے ابوسعید اصطخری سے فقہ شافعی کا درس لیا۔اوران سے احادیث اخذ کر کے انہیں مرتب بھی کیا۔آپ کو عربی ادب اور فن شعر سے بھی اچھا لگاؤ تھا۔ابوالطیب کا بیان ہے کہ امام دارقطنی حدیث کے فن میں امیر المومنین تھے۔آپ نے اپنے دور کے بہت سے کبار محدثین سے علم حدیث حاصل کیا۔اور آپ سے حافظ ابونعیم، ابوبکر البرقانی، جوہری، قاضی ابو الطیب الطبری وغیرہ بے شمار لوگوں نے سماع حدیث کیا۔آپ کی ولادت باسعادت ۳۰۵ھ میں اور وفات بدھ کے دن ۸ ذوالقعدہ ۳۸۵ھ کو ہوئی۔الدارقطنی: اس میں قاف اور نون ہے۔یہ بغداد کے ایک قدیم محلے دارقطن کی طرف نسبت ہے۔

ابونعیم الاصفہانی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی ''حلیۃ الاولیاء'' کے مصنف، ثقہ محدث، اور بلند پایہ صاحب علم ہیں، جن کی بیان کردہ احادیث معمول بہا ہیں اور تحقیقی مسائل میں ان کی رائے کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔آپ جلیل القدر محدث ہیں۔آپ کی ولادت ۳۳۴ھ کو اور وفات ماہ صفر ۴۳۰ھ کو ۹۶ سال کی عمر میں اصفہان میں ہوئی۔

الاسماعیلی رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر احمد بن ابراہیم الاسماعیلی الجرجانی، ایک جلیل القدر امام اور حافظِ حدیث ہیں۔علم فقہ، حدیث، اصول کے عالم اور دین ودنیا کے لحاظ سے مالا مال تھے۔آپ نے الصحیح علی شرط البخاری تصنیف کی۔آپ سے آپ کے فرزند گرامی ابوسعید اور فقہاء جرجان

نے علمی استفادہ کیا۔آپ کی ولادت ۲۷۷ھ کو ہوئی آپ نے ۹۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

البرقانی رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر احمد بن محمد الخوارزمی، البرقانی کی نسبت سے معروف ہیں۔آپ نے اپنے شہر میں ابوالعباس بن احمد بن نیشاپوری سے سماع کیا۔بعدازاں جرجان چلے گئے اور وہیں متوطن ہو گئے، پھر وہاں اپنی مجلس حدیث منعقد کی۔آپ ایک پختہ، متقی، پرہیز گار، انتہائی سمجھدار اور معتدل مزاج تھے۔خطیب بغداد نے کہا: میں نے اپنے مشائخ میں ان سے زیادہ پختہ حافظے والا، کوئی نہیں دیکھا، قرآن مجید کے حافظ تھے۔علم فقہ کے بہت بڑے عالم اور لغت عرب کے بھی ماہر تھے۔علم حدیث کے بارے میں آپ کی متعدد تصانیف ہیں۔آپ کی ولادت ۳۳۶ھ کو اور وفات ماہ رجب ۴۲۵ھ کو ہوئی، جبکہ آپ کی عمر ۸۹ سال تھی۔جامع المنصور کے قبرستان میں آپ کی تدفین ہوئی۔البرقانی: باء کے نیچے زیر اور زبر دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، پھر قاف اور آخر میں نون ہے۔

احمد السُّنّی رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر احمد بن السُّنّی، حافظ حدیث ہیں۔آپ نے دینور کی نسبت سے دینوری شہرت پائی۔آپ نے احمد بن شعیب النسائی وغیرہ سے اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔۳۶۴ھ کو آپ کی وفات ہوئی۔السّنّی: سین مہملہ پر پیش اور نون مکسورہ پر تشدید ہے۔سنت کے ساتھ انتہائی شغف رکھتے تھے۔اس لیے ''السّنّی'' کہلائے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر احمد بن الحسین، البیہقی، اپنے دور میں علم حدیث کی معرفت، کثرت تصانیف اور فقہ کی معرفت میں یکتا و منفرد تھے۔آپ امام ابوعبدالحاکم کے بڑے اور اہم شاگردوں میں سے تھے۔اہل علم نے کہا ہے کہ حفاظِ حدیث میں سے سات آدمی ایسے ہیں جن کی تصانیف انتہائی عمدہ ہیں، جن سے لوگوں نے بہت زیادہ استفادہ کیا۔ان کے نام یہ ہیں:

(۱) ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی

(۲) ابوعبداللہ الحاکم النیشاپوری

(۳) ابومحمد عبدالغنی الازدی، حافظ مصر

(۴) ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی

(۵) ابوعمر بن عبدالبر النمری، حافظ اہل المغرب (الاندلس)

(۶) ابوبکر احمد بن الحسین، البیہقی

(۷) ابوبکر احمد بن الخطیب البغدادی

بیہقی کی ولادت ۳۸۴ھ کو اور وفات ماہ جمادی الاولیٰ ۴۵۸ھ کو نیشاپور میں ہوئی۔وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۴ سال تھی۔

امام محمد بن ابی نصر الحمیدی رحمۃ اللہ علیہ

ابوعبداللہ محمد بن ابی نصر فتوح بن عبداللہ الاندلسی، الحمیدی، آپ کی ایک کتاب ''الجمع بین الصحیحین البخاری ومسلم'' بہت زیادہ معروف ہے۔ آپ ایک مشہور اور بڑے عالم حدیث ہیں۔ آپ نے اپنے شہر کے اہل علم سے خوب خوب استفادہ کیا، پھر مصر جا کر مہندس کے شاگردوں سے علمی حظ اٹھایا۔ مکہ مکرمہ میں آپ نے ابن فراس کے شاگردوں سے، شام میں ابن جمیع وغیرہ کے شاگردوں سے بھی خوب خوب اپنا دامن علم بھرا۔ بغداد جا کر امام دارقطنی وغیرہ کے اصحاب سے بھی خوب استفادہ کیا۔ آپ نے اہل اندلس کی ایک تاریخ بھی مرتب کی۔ الامیر بن ماکولا کہتے ہیں کہ میں نے پاک دامنی، عفت اور زہد وورع میں آپ جیسا دوسرا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ آپ کی وفات بغداد میں ماہ ذوالحجہ ۴۸۸ (یا ۴۸۰) ھ کو ہوئی۔ آپ کی ولادت ۴۲۰ ھ سے پہلے کی ہے۔

امام خطّابی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوسلیمان احمد بن محمد الخطابی، البستی، آپ اپنے دور کے جلیل القدر عالم تھے اور لوگ آپ کی قدر کرتے ہوئے آپ کا نام لیا کرتے تھے۔ آپ فقہ، حدیث، ادب عربی، غریب الحدیث وغیرہ میں اپنے دور کے یکتا و یگانہ عالم تھے۔ معالم السنن شرح سنن ابی داود، اعلام السنن اور غریب الحدیث وغیرہ آپ کی مشہور تالیفات ہیں۔

امام ابومحمد الحسین البغوی رحمۃ اللہ علیہ

ابومحمد الحسین بن مسعود البغوی شافعی فقیہ ہیں۔ المصابیح، شرح السنہ، التہذیب فی الفقہ، معالم التنزیل وغیرہ آپ کی شاندار اور عمدہ تصانیف ہیں۔ آپ فقہ اور حدیث میں لوگوں کے امام تھے۔ از حد متقی، پرہیز گار، منصف مزاج، لوگوں میں حجت (قابل اعتماد) اور دین میں از حد صحیح العقیدہ تھے۔ پانچویں صدی ہجری کے بعد ۵۱۶ ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

البغوی: باء پر زبر اور غین معجمہ پر بھی زبر ہے۔ یہ خراسان کے علاقے میں ''بغشور'' نامی ایک شہر کی طرف نسبت ہے۔ یہ نسبت خلاف قیاس ہے، بعض اہل علم نے کہا ہے کہ شہر کا نام ''بغ'' ہے۔

امام رزین بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسن رزین بن معاویہ، العبدوی، الحافظ، آپ کی کتاب ''التجرید فی الجمع بین الصحاح'' معروف ومتداول ہے۔ ۵۲۰ ھ کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔

امام المبارک بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ابوالسعادات المبارک بن محمد الجزری، اہل علم کے ہاں ابن الاثیر کی نسبت سے شہرت رکھتے ہیں۔ آپ کی کتابوں میں جامع

الاصول، مناقب الاخیار، اور النھایہ فی غریب الحدیث زیادہ شہرت کی حامل ہیں۔ آپ ایک بلند پایا عالم، محدث اور ماہر لغت تھے۔ آپ نے کبار ائمہ کی بہت بڑی تعداد سے احادیث کا سماع کیا۔ الجزیرہ میں رہتے تھے۔ بعد ازاں وہاں سے نقل مکانی کر کے ۵۶۵ ھ میں موصل چلے آئے۔ اس کے بعد سفر کے دوران میں بغداد تشریف لے جانے تک وہیں اقامت رکھی۔ حج کے بعد واپس موصل آئے اور وہیں ۶۰۶ ھ کے ماہ ذوالحجہ میں جمعرات کے دن فوت ہوئے۔

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ

ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی الحنبلی، واعظِ بغداد، آپ کی تصانیف کو علمی حلقوں میں شہرت اور مقبولیت حاصل ہے۔ آپ کی ولادت ۵۱۰ ھ میں اور وفات ۵۹۷ ھ کو ہوئی۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی، اپنے دور کے معروف امام تھے۔ جلیل لقدر عالم، فاضل، زاہد و پرہیز گار، جید فقیہ، عظیم المرتبت محدث، منصف مزاج، معتدل اور لوگوں کے با اعتماد شخص تھے۔ آپ کی بے شمار علمی، جلیل القدر اور جید مؤلفات ہیں مثلاً فقہ میں۔ ''الروضہ'' حدیث میں: ''ریاض الصالحین اور الاذکار'' شرح حدیث میں: ''المنہاج شرح صحیح مسلم'' وغیرہ آپ کی معروف کتابیں ہیں۔ ان کتابوں سے فقہ، حدیث، علوم دین اور لغت میں آپ کے تبحر علمی کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کس قدر بڑے عالم تھے۔ آپ نے اپنے زمانے کے کبار محدثین و مشائخ سے سماع حدیث کیا۔ اور آپ سے بھی بے شمار لوگوں نے علمی استفادہ کیا۔

آپ دمشق کے نواح میں واقع ایک بستی ''نویٰ'' کے رہنے والے تھے، آپ نے وہیں نشو ونما پائی۔ قرآن مجید کی وہیں پر تکمیل کی، پھر ۶۵۰ ھ میں دمشق چلے آئے۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک انیس سال تھی۔ آپ نے وہاں فقہ کا علم خوب حاصل کیا اور اس میں فائق ہوئے، ان دنوں آپ انتہائی تنگ دست اور نادار تھے۔ قوت لایموت پر قناعت کرتے۔ خواہشات پر کنٹرول رکھا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت بہت کرتے اور اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ ڈرتے تھے۔ کسی کی ملامت کی پروا کیے بغیر حق بات کھلم کھلا کہہ دیتے۔ پگڑی مختصر سی استعمال کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بلند مرتبہ عطا کیا تھا۔ راتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے اور شب بیدار رہتے۔ علم وعمل کے انتہائی حریص تھے۔ ۶۷۶ ھ کے ماہ رجب میں فوت ہوئے۔ ''نویٰ'' میں آپ کی قبر معروف ہے اور لوگ اس کی زیارت کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ [1] آپ نے کل ۴۵ سال عمر پائی۔ مؤلف کتاب عرض گزار ہے کہ جس طرح حروف تہجی میں نون آخری حروف میں سے ہے اسی طرح امام نووی کا ذکر خیر بھی اہلِ علم کی فہرست کے آخر میں ہوا ہے۔ ان شخصیات کے تذکرے کے لیے میں نے معتمد ائمہ حدیث کی کتابوں مثلاً الاستیعاب لابن عبدالبر، حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصفہانی، جامع الاصول للجزری، مناقب الاخیار لابی السعادات الجزری، الکاشف للذھبی الدمشقی وغیرہ پر انحصار کیا ہے۔

[1] اس سلسلے میں گزشتہ صفحات پر بحث گزر چکی ہے۔

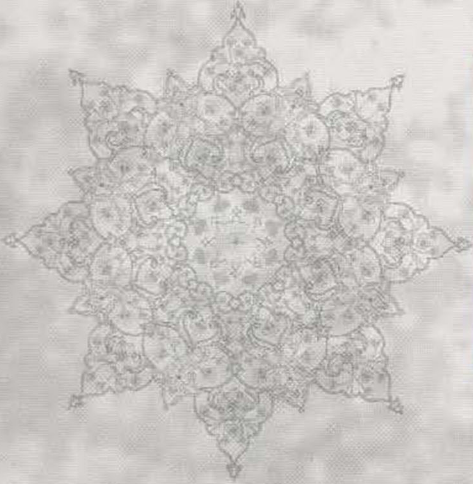
میں نے اس کتاب کی تصنیف سے ۲۰ رجب الحرام ۷۴۰ھ کو جمعہ کے دن فراغت پائی۔ میں محمد بن عبداللہ الخطیب بن محمد انتہائی کمزور و ناتواں بندہ ہوں جو اپنے رب تعالیٰ کے عفو اور مغفرت کا امیدوار اور طلب گار ہے۔

اس کتاب کی تصنیف و تکمیل میں مجھے اپنے شیخ، آقا، سلطان المفسرین، امام المحققین، دین و ملت کے لیے باعث شرف و افتخار، مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت الحسین بن عبداللہ بن محمد الطیبی کا مکمل تعاون اور راہنمائی حاصل رہی۔

میں نے اس کی تکمیل کے بعد اپنی یہ تصنیف اپنے شیخ کی خدمت میں پیش کی جیسا کہ قبل ازیں میں نے مشکوٰۃ بھی آپ کی خدمت میں پیش کی تھی، تو آپ نے مشکوٰۃ کی طرح اس عمل کی بھی تحسین فرمائی۔

والحمد للّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔





مشكوة المصابيح

مع الإكمال في اسماء الرجال